سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

(سوموار6، منگل7، بدھ8، جمعرات9، جمعۃ المبارک10-مارچ2017)
(یوم الاثنین6، یوم الثلاثۃ7، یوم الاربعاء8، یوم الخمیس9، یوم الجمع10-جمادی الثانی1438ھ)

سولھویں اسمبلی: ستائیسواں اجلاس

جلد27(حصہ اوّل): شمارہ جات : 1تا5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

ستائیسواں اجلاس

سوموار،6۔مارچ2017

جلد 27:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	ایجنڈا	------------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	------------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	13
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	14
6۔	چیئرمینوں کا پینل	------------	15

صفحہ نمبر		مندرجات	نمبر شمار
		تعزیت	
15	------------	معزز ممبر ملک محمد ظہور انور کی وفات، معزز وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان کی والدہ، معزز ممبر ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کی والدہ ماجدہ کی وفات، چیئرنگ کراس لاہور، سہیون شریف اور کوئٹہ دہشتگردی میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت	7۔
		سوالات (محکمہ مواصلات وتعمیرات)	
16	------------	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	8۔
48	------------	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے)	9۔
49	------------	غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	10۔
		توجہ دلاؤنوٹس	
57	------------	(کوئی توجہ دلاؤنوٹس پیش نہ ہوا)	11۔
		رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
58	------------	مسودہ قانون (ترمیم) پرائیویٹ ایجوکیشن انسٹیٹیوشن پروموشن اینڈریگولیشن پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کاایوان میں پیش کیا جانا	12۔
58	------------	کورم کی نشاندہی	13۔
		منگل،7۔مارچ2017	
		جلد 27:شمارہ 2	
63	------------	ایجنڈا	14۔
65	------------	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	15۔
66	------------	نعت رسول مقبول ﷺ	16۔
		سوالات (محکمہ سکولز ایجوکیشن)	
67	------------	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	17۔

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
18-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	107
19-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	110
	پوائنٹ آف آرڈر		
20-	نشان زدہ سوالات کو غیر نشان زدہ سوالات کی فہرست میں شائع کرنا	------------	127
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)		
21-	نشان زدہ سوال نمبر 14/2405 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	131
22-	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت	------------	131
	تحاریک استحقاق		
23-	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	------------	134
	تحاریک التوائے کار		
24-	بھینسوں اور گائے کو لگائے جانے والے خطرناک انجکشن کے دودھ ٹیسٹ میں ہارمون نہ ہونے کا انکشاف (---جاری)	------------	135
25-	محکمہ لائیو سٹاک اور ضلعی حکومت لاہور شہر میں زہریلے دودھ کی فروخت روکنے میں ناکام (---جاری)	------------	136
26-	میاں میر ہسپتال لاہور کو فنکشنل کرنے کا مطالبہ	------------	138
27-	ڈسٹرکٹ ہسپتال قصور کے ڈاکٹروں کی غفلت اور مناسب علاج نہ ہونے کی وجہ سے نور پور کا بچہ جاں بحق	------------	138
28-	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	139
	قرارداد		
29-	ملک بھر میں ہونے والی حالیہ دہشت گردی کی پُرزور مذمت	------------	140
30-	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	143

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	قرارداد		
31-	لاہور میں ہونے والے پاکستان سپر لیگ کے فائنل کے کامیاب انعقاد پر اظہار مسرت	-----------	144
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی		
32-	مسودہ قانون متعارف کرنے کی اجازت کی تحریک	-----------	151
33-	کورم کی نشاندہی	-----------	152
	بدھ، 8-مارچ2017		
	جلد 27: شمارہ 3		
34-	ایجنڈا	-----------	155
35-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	157
36-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	158
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)		
37-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	159
38-	کورم کی نشاندہی	-----------	159
39-	کورم کی نشاندہی	-----------	162
40-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (---جاری)	-----------	163
41-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	187
42-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	203
	تحاریک استحقاق		
43-	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	-----------	217
	تحاریک التوائے کار		
44-	لاہور پارکنگ کمپنی شہریوں کو پارکنگ کی سہولیات فراہم کرنے میں ناکام (---جاری)	-----------	218

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
45-	ٹمبر لینڈ مافیا کے ہاتھوں مری کے جنگلات سکڑنے کا انکشاف ------------	218
46-	کورم کی نشاندہی ------------	219
47-	ٹمبر لینڈ مافیا کے ہاتھوں مری کے جنگلات سکڑنے کا انکشاف (---جاری) ------------	220
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
48-	لاہور رنگ روڈ اتھارٹی کی سالانہ کارکردگی رپورٹس برائے سال 12-2011 اور 13-2012 کا پیش کیا جانا ------------	221
49-	مدبندی حسابات، حکومت پنجاب برائے سال 15-2014 کے اکاؤنٹس بارے آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ کا پیش کیا جانا ------------	221
	بحث	
50-	پری بجٹ بحث ------------	222
	جمعرات،9-مارچ2017	
	جلد 27:شمارہ 4	
51-	ایجنڈا ------------	233
52-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	235
53-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	236
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
54-	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------	237
55-	کورم کی نشاندہی ------------	244
	تعزیت	
56-	معزز وزیر ملک ندیم کامران کی خوشدامن کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	245

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
57۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (۔۔۔جاری) ------------	245
58۔	غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------	271
	رپورٹیں(جو پیش ہوئیں)	
59۔	تحاریک استحقاق بابت سال16-2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کاایوان میں پیش کیاجانا ------------	291
60۔	کورم کی نشاندہی ------------	291
	توجہ دلاؤنوٹس	
61۔	(کوئی توجہ دلاؤنوٹس پیش نہ ہوا) ------------	292
	رپورٹ(جو پیش ہوئی)	
62۔	ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ کے معاملے پر نشان زدہ سوال نمبر269 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر4 کی رپورٹ کاایوان میں پیش کیاجانا ------------	293
	تحاریک التوائے کار	
63۔	ژالہ باری سے سرگودھااور بھلوال میں کینو کی فصل کو شدید نقصان کا سامنا ------------	293
64۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	295
	قرارداد	
65۔	خواتین کے حقوق کی خاطر جدوجہد کرنے والی خواتین کو خراج تحسین کاپیش کیاجانا ------------	296
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
66۔	پری بجٹ بحث (۔۔۔جاری) ------------	299

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
	جمعتہ المبارک،10۔مارچ2017	
	جلد 27:شمارہ 5	
313	ایجنڈا ------------	67۔
315	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	68۔
316	نعت رسول مقبولﷺ ------------	69۔
317	کورم کی نشاندہی ------------	70۔
	سوالات(محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)	
318	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------	71۔
328	کورم کی نشاندہی ------------	72۔
328	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات(۔۔۔جاری) ------------	73۔
342	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات(جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	74۔
366	غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------	75۔
	انڈکس	76۔

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(88)/2017/1557. Dated: 22nd February 2017. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 6th March 2017 at 02:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the
21st February, 2017

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ6۔مارچ2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مواصلات وتعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

پری بجٹ بحث

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1- ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیراعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2- چیئرمینوں کا پینل

1-	میاں مناظر حسین رانجھا، ایم پی اے	پی پی-31
2-	جناب ماجد ظہور، ایم پی اے	پی پی-140
3-	ڈاکٹر نوشین حامد، ایم پی اے	ڈبلیو-356
4-	جناب منور احمد گل، ایم پی اے	پی پی-127

3- کابینہ

1-	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2-	جناب جہانگیر خانزادہ	:	امور نوجواناں، کھیلیں*
3-	جناب شیر علی خان	:	وزیر کانکنی ومعدنیات، ٹرانسپورٹ*
4-	جناب تنویر اسلم ملک	:	مواصلات وتعمیرات
5-	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر آثار قدیمہ

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11-جون2013، 29-مئی 2015 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (6تا20-مارچ 2017) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 28-نومبر 2016 کو نئے وزراء کو محکموں کا چارج دیا گیا اور کچھ وزراء کے محکمے تبدیل کئے گئے۔

6

6-	جناب امانت اللہ خان شادی خیل	:	وزیر آبپاشی
7-	رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور
8-	لیفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان	:	وزیر انسداد دہشت گردی
9-	محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
10-	خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ	:	وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
11-	خواجہ عمران نذیر	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ
12-	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
13-	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات، اطلاعات وثقافت *
14-	خواجہ سلمان رفیق	:	وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن
15-	رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
16-	سید زعیم حسین قادری	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
17-	شیخ علاؤ الدین	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
18-	سید رضا علی گیلانی	:	وزیر ہائر ایجوکیشن
19-	میاں یاور زمان	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
20-	محترمہ نغمہ مشتاق	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
21-	ملک ندیم کامران	:	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
22-	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر مال
23-	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
24-	جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	وزیر زراعت
25-	جناب آصف سعید منیس	:	وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
26-	ملک احمد یار ہنجرا	:	وزیر جیل خانہ جات

7

27۔	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
28۔	مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
29۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
30۔	چودھری محمد شفیق	:	وزیر خصوصی تعلیم
31۔	محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول*
32۔	ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا	:	وزیر خزانہ
33۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری سرفراز افضل	:	امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ
2۔	راجہ محمد اویس خان	:	زکوٰۃ و عشر
3۔	جناب نذر حسین	:	قانون و پارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	:	لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	جناب کرم الٰہی بندیال	:	توانائی
6۔	حاجی محمد الیاس انصاری	:	سماجی بہبود و بیت المال
7۔	چودھری فقیر حسین ڈوگر	:	جیل خانہ جات
8۔	میاں طاہر	:	سیاحت
9۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	:	اوقاف و مذہبی امور
10۔	جناب امجد علی جاوید	:	بہبود آبادی
11۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	ریونیو
12۔	جناب عمران خالد بٹ	:	صنعت، کامرس و سرمایہ کاری
13۔	جناب محمد نواز چوہان	:	ٹرانسپورٹ
14۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	:	تحفظ ماحول
15۔	چودھری محمد اسد اللہ	:	خوراک
16۔	نوابزادہ حیدر مہدی	:	مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
17۔	رانا محمد افضل	:	داخلہ
18۔	خواجہ محمد وسیم	:	امداد باہمی

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرPA:4-18/2013 مورخہ 12۔دسمبر2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔
- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرPA:4-18/1157 مورخہ 23,17۔فروری2017 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

19۔	لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	:	اشتمال املاک،پی ڈی ایم اے
20۔	جناب رمضان صدیق بھٹی	:	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
21۔	جناب محمد حسان ریاض	:	سپیشلائزڈہیلتھ کیئراینڈمیڈیکل ایجوکیشن
22۔	چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ)	:	ایس اینڈجی اے ڈی
23۔	جناب سجاد حیدر گجر	:	ہاؤسنگ،شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
24۔	جناب محمد نعیم صفدر انصاری	:	مواصلات وتعمیرات
25۔	میاں محمد منیر	:	آبکاری ومحصولات
26۔	ملک محمد علی کھوکھر	:	پرائمری اینڈسیکنڈری ہیلتھ کیئر
27۔	رانااعجازاحمدنون	:	زراعت
28۔	جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
29۔	جناب عامر حیات ہراج	:	کانکنی ومعدنیات
30۔	رانابابر حسین	:	خزانہ
31۔	میاں نوید علی	:	محنت وانسانی وسائل
32۔	جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹرانسپکشن ٹیم
33۔	سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
34۔	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی وترقیات
35۔	سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
36۔	چودھری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
37۔	میاں فدا حسین	:	جنگلات،جنگلی حیات وماہی پروری
38۔	چودھری زاہداکرم	:	کالونیز

11

39-	محترمہ شاہین اشفاق	:	ترقی خواتین
40-	محترمہ مہوش سلطانہ	:	ہائر ایجوکیشن
41-	محترمہ جوئس رُوفن جُولیس	:	سکولز ایجوکیشن
42-	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	:	**اطلاعات وثقافت**
43-	جناب طارق مسیح گل	:	انسانی حقوق واقلیتی امور

5- ایڈووکیٹ جنرل

جناب شکیل الرحمان خان

6- ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک
سپیشل سیکرٹری	:	حافظ محمد شفیق عادل

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا ستائیسواں اجلاس

سوموار،6۔مارچ2017

(یوم الاثنین،6۔جمادی الثانی1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام4بج کر35منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ
عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ
مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ
وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٦٩﴾

سورة العنکبوت آیات68 اور 69

اور اس سے ظالم کون (ہوگا) جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے یا جب حق بات اُس کے پاس آئے تو اس کی تکذیب کرے۔ کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے؟(68) اور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم اُن کو ضرور اپنے رستے دکھادیں گے اور اللہ تو نیکوکاروں کے ساتھ ہے(69)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اس کرم کا کروں شکر کیسے ادا جو کرم مجھ پہ میرے نبی کر دیا
میں سجاتا تھا سرکار کی محفلیں مجھ کو ہر غم سے رب نے بری کر دیا
جو درِ مصطفیٰ کے گدا ہو گئے دیکھتے دیکھتے کیا سے کیا ہو گئے
ایسی نظرِ کرم کی ہے سرکار نے دونوں عالم میں اُن کو غنی کر دیا
جو بھی زینت بنا ان کے دربار کی جو بھی بیٹھا ہے محفل میں سرکار کی
کوئی صدیق، فاروق، عثمانؓ بنا اور کسی کو نبی نے علیؓ کر دیا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ پہلے سیکرٹری صاحب پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں گے اور اس کے بعد دعائے مغفرت ہو گی۔

چیئر مینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	میاں مناظر حسین رانجھا، ایم پی اے	پی پی۔31
2۔	جناب ماجد ظہور، ایم پی اے	پی پی۔140
3۔	ڈاکٹر نوشین حامد، ایم پی اے	ڈبلیو۔356
4۔	جناب منور احمد گل، ایم پی اے	پی پی۔127

شکریہ

تعزیت

معزز ممبر ملک محمد ظہور انور کی وفات، معزز وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان کی والدہ، معزز ممبر ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کی والدہ ماجدہ کی وفات، چیئرنگ کراس لاہور، سہیون شریف اور کوئٹہ دہشتگردی میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

جناب سپیکر: انتہائی افسوس کے ساتھ اس ایوان کے ایک معزز ممبر ملک محمد ظہور انور، پی پی۔23 قضائے الہیٰ سے وفات پا گئے ہیں، ان کے علاوہ وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان) کی والدہ ماجدہ، ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) ایم پی اے کی والدہ ماجدہ، چیئرنگ کراس لاہور، سہیون شریف اور کوئٹہ میں ہونے والے دہشتگردی کے واقعات میں شہید ہونے والوں کے ایصالِ ثواب کے لئے دعا کرائی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر3253 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے اور اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو پھر اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال جناب وحید اصغر ڈوگر کا ہے۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! سوال نمبر7528 ہے، اس سوال کا جواب پڑھا دیا جائے۔

ضلع ساہیوال: پکیاں سڑکاں سوکھے پینڈے پروگرام کے تحت سڑکوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*7528: جناب وحید اصغر ڈوگر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں سال14-2013، 15-2014 اور16-2015 کے دوران کتنی رقم وزیراعلیٰ پنجاب کے پروگرام "پکیاں سڑکاں سوکھے پینڈے" کے تحت سال وار فراہم کی گئی؟

(ب) اس پروگرام کے تحت اس ضلع میں اس عرصہ کے دوران جو سڑکیں تعمیر ہوئیں ان کے نام، لمبائی اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس عرصہ کے دوران تحصیل چیچہ وطنی حلقہ پی پی-224 میں جو سڑکیں اس پروگرام کے تحت شروع کی گئی، ان کے نام، لمبائی اور ان پر خرچ کردہ رقم کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) مالی سال16-2015 میں اس حلقہ کی جو سڑکیں بنائی جارہی ہیں ان کے نام اور دیگر تفصیل علیحدہ سے فراہم کریں؟

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! یہ جواب پڑھ دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! انہوں نے ساہیوال کے حوالے سے سوال پوچھا تھا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ آپ کو کہہ رہے ہیں کہ جواب پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر!

(الف) ضلع ساہیوال میں 14-2013 میں ایسا کوئی پروگرام شروع نہ کیا گیا تھا جبکہ سال 15-2014 اور سال 16-2015 کے دوران وزیراعلیٰ پنجاب کے پروگرام "خادم پنجاب دیہی روڈز پروگرام" کے تحت سال وار درج ذیل رقم فراہم کی گئی۔ اس میں تمام allocation phase wise بتا دی گئی ہے۔ فیز-I میں 135 ملین کی رقم، فیز-II میں 275 ملین کی رقم اور یہ ٹوٹل 436 ملین کے قریب رقم تھی۔ ابھی فیز-III میں 62 ملین جبکہ فیز-IV on going ہے جس میں اگر یہ کہیں تو allocation بتا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ پورا جواب پڑھ دیں لہٰذا پورا جواب پڑھ کر ہی بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر!

(ب) اس جز میں roads کی لمبائی، اس کی estimation cost اور جو رقم اس پر لگ چکی ہے اس کی ساری detail اس میں لکھ دی گئی ہے۔ یہ 19 کے قریب roads ہیں اور اگر کہتے ہیں تو میں roads کے نام بھی پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ تو کہہ رہے ہیں کہ آپ سب کچھ پڑھ کر سنا دیں جو جواب میں لکھا ہوا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! کشادگی و بہتری سڑک چک نمبر 58/5-L کی ایک کلومیٹر لمبائی تھی جس پر 2.962 ملین کی رقم 15-2014 میں خرچ کی گئی جبکہ 16-2015 میں 3.933 ملین کی رقم خرچ کی گئی۔ کشادگی و بہتری سڑک چک نمبر 56/GD دولا بالا براستہ چک نمبر 57/GD کی لمبائی چار کلومیٹر تھی جس پر 7.282 ملین کی رقم سال 15-2014 میں جبکہ 16-2015 میں 24.880 ملین کی رقم خرچ کی گئی۔ کشادگی و بہتری سڑک سٹیشن چوک نور شاہ روڈ تا دربار مراد شاہ کی 1.65 کلومیٹر لمبائی تھی۔ اسی طرح کشادگی و بہتری سڑک مڈھالی چوک تا 82/6-R براستہ چک نمبر 85/6-R, 86/6-R ساتھ 6-R

راجباہ، کشادگی و بہتری سڑک سیم پُل محمد پور روڈ تا نامہ سمور براستہ آڑا تلہ، کشادگی و بہتری سڑک اڈا جھال تا چشتیاں چوک براستہ میر داد معافی، کشادگی و بہتری سڑک لنک روڈ R-112/7تا R-113/7، کشادگی و بہتری سڑک لنک روڈ L-16/14تا 20فارم۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ جو آپ نے جواب دیا ہے اس کو پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! یہ roads کی تفصیلات پوچھ رہے ہیں وہ میں بتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے جو جواب لکھ کر بھیجا ہے صرف اس کو پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! یہ roads کی تفصیلات پوچھ رہے ہیں تو میں وہی پڑھ کر سنا رہا تھا۔ اگر جواب کو دیکھا جائے تو اس حوالے سے ساری details اس میں لکھی ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ ان کا کوئی ضمنی سوال ہے تو بتا دیں۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: اس سوال کا جو جواب لکھا ہوا ہے وہ پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ اس ایجنڈے کے اندر جو آپ نے جواب لکھ کر بھیجا ہے وہ پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! ساہیوال میں ایسا کوئی پروگرام نہیں تھا جو میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ اس پروگرام کے تحت 15-2014 میں جو سڑکیں تعمیر ہوئیں ان کے نام اور رقم کی تفصیل میں نے پڑھ دی ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ پہلے پڑھا جا چکا ہے۔ اب آپ جز (ب) پر چلے جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! میں نے جز (ب) پڑھ کر سنا دیا ہے اور اس میں roads کی جو تفصیلات پوچھی گئی ہیں وہ بتا دی ہیں۔

جناب سپیکر! (ج) جز میں خادم پنجاب دیہی روڈز پروگرام کے تحت تمام دیہی روڈز کی منظوری ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹی (DCC) دیتی ہے جس میں ضلع کے تمام ایم پی ایز اور ایم این ایز کے علاوہ ایکسیئن ہائی ویز، ای ڈی او ز وغیرہ بھی شامل ہوتے ہیں تو اس عرصہ کے دوران DCC نے حلقہ پی پی۔224 چیچہ وطنی میں خادم پنجاب دیہی روڈ پروگرام کے تحت کسی سکیم کی منظوری نہ دی ہے۔

جناب سپیکر!(د) جز میں پوچھا تھا کہ 16-2015 میں سڑکیں بنائی گئی ہیں تو اس کی تفصیلات یہ ہیں کہ خادم پنجاب دیہی روڈز پروگرام کے تحت فی الحال حلقہ پی پی-224 چیچہ وطنی میں کوئی سکیم نہ ہے لیکن پراونشل ہائی وے ڈویژن ساہیوال میں کسی نئی سڑک کی تعمیر کا منصوبہ فی الحال زیر غور نہ ہے۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ بات کنفرم کرنا چاہوں گا کہ مجھے پی پی-224 کا ایم پی اے مانتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! کیا مجھے اس حلقے کا ایم پی اے مانتے ہیں؟

جناب سپیکر: ڈوگر صاحب! یہ کون سی بات آپ نے کر دی ہے؟

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! پھر یہ جھوٹ کیوں بول رہے ہیں کیونکہ مجھے تو اس کمیٹی کے اندر نہیں بلایا گیا؟

جناب سپیکر: نہیں، آپ معزز ممبر ہیں۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! مجھے اس کمیٹی میں شامل کرنے کا نوٹیفکیشن دکھا دیں اور کسی میٹنگ میں مجھے بلانے کے حوالے سے ثابت کر دیں ورنہ جھوٹے جواب دینے پر آپ ان کے خلاف کارروائی کریں۔

جناب سپیکر: میں نے انہیں جو کہنا تھا وہ کہہ دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! آپ نے خود ہی جواب دے دیا ہے کیونکہ ماشاء اللہ ڈوگر صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایم پی اے ہیں اور سب ہی مانتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ DCC کے mandate کو تسلیم کیا جاتا ہے اور میں ان کی اطلاع کے لئے یہ بھی بتا دوں کہ اس سال ان کے حلقے کی ایک سکیم under consideration ہے اور اسے consider کر لیا گیا ہے۔ اگر یہ چاہتے ہیں تو میں ان سے اس کی detail share کر سکتا ہوں۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! الحمد للہ مجھے ایم پی اے تسلیم کیا ہے تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جھوٹا جواب انہوں نے کیوں لکھا ہے اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے؟

جناب سپیکر: ڈوگر صاحب! انہوں نے صرف آپ کو ایم پی اے تسلیم نہیں کیا بلکہ حلقے کے عوام نے آپ کو منتخب کر کے یہاں بھیجا ہے۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! الحمد للہ میں ایم پی اے منتخب ہوا ہوں لیکن غلط جواب دینے پر ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! دوسرا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سکیم کے تحت جب اعلان کیا گیا تھا کہ پنجاب کی تمام سڑکیں تین سالوں کے دوران نئے سرے سے تعمیر ہوں گی تو کیا یہ صحیح بات ہے کیونکہ جب یہ سکیم شروع کی گئی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے ان کی بات سن لیں پھر اگلا سوال کریں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! معزز ممبر اپنے سوال کو دہرا دیں۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! اسمبلی میں اعلان کیا گیا تھا کہ پنجاب کی تمام سڑکیں تین سالوں میں نئی بنائی جائیں گی تو کیا یہ درست ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! اعلان کے مطابق تو ایسا ہی تھا اور اسے phase wise تقسیم کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ خیبر پختونخوا پروگرام 150- ارب روپے پر مشتمل ہے اور ایک سال میں اتنی بڑی رقم خرچ کرنا بھی بڑا مشکل تھا اس لئے اسے phase wise کیا گیا ہے۔ فیز-1، فیز-2 اور فیز-3 مکمل ہیں اور فیز-4 ابھی شروع ہے جس پر کام جاری ہے۔ Phase wise جتنی amount allocations ہوتی رہی ہیں، کی تفصیل اگر یہ چاہیں تو میں انہیں دے سکتا ہوں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ پروگرام چل رہا ہے اور بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ الحمد للہ فیز-4 on going ہے جس میں ان کی سکیم کو بھی consider کیا گیا ہے اور اس کی allocation بھی موجود ہے۔ اگر اس کے علاوہ کوئی ایسی بات ہے تو میں حاضر ہوں۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! انہوں نے یہ admit کیا ہے کہ iv phases میں یہ کام مکمل ہو گا تو میں بتانا چاہتا ہوں کہ ابھی ان کے جواب کے مطابق تین phases میں حلقہ پی پی-224 کے لئے کوئی سڑک نہیں رکھی گئی۔ کیا حلقہ پی پی-224 کی ایک سال کے دوران تمام سڑکیں مکمل کر لیں گے ؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ پوچھ رہے ہیں کہ فیز-4 میں یہ سارا کام مکمل ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! فیز-4 میں ان کی اپنی recommendation کے مطابق rehabilitation of roads from Chicha Watni Booray Wala Road 15 Mor to 24/1 11 L جس کی لمبائی 5.25 کلو میٹر ہے جو کہ آخری مرتبہ 87-1986 میں بنی تھی اس کی 77 ملین روپے cost رکھی گئی اور انشاء اللہ یہ سکیم اسی سال میں مکمل ہو جائے گی۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! انہوں نے ابھی کہا ہے کہ میری recommendation پر اتنا جھوٹ بولا جا رہا ہے تو یہ میری recommendation show کر دیں؟

جناب سپیکر: آپ سے مراد یہ کمیٹی ہے۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ کمیٹی میں تمام ایم پی ایز ہیں اور مجھے ایم پی اے بھی تسلیم کر رہے ہیں۔ ایک سال میں یہ سکیم کبھی بھی مکمل نہیں ہو گی تو میرا خیال ہے کہ یہ admit کر لیں کہ سستی روٹی پروگرام کی طرح یہ بھی۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ دعا کریں کہ یہ سکیمیں مکمل ہو جائیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے ضمنی سوال کر تو لئے ہیں اب آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ایک سوال کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ جو DCC کا ذکر کر رہے ہیں تو مجھے اس بارے بتا دیں کہ اس کا معیار کیا ہے اور اس کا نوٹیفکیشن کون کرتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! DCC کے mandate کے متعلق سب کو معلوم ہے جس میں ایم پی ایز اور ایم این ایز صاحبان کے علاوہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے افسران۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ آپ نے بتا دیا ہے اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! جس طرح معزز ممبر بھی فرما رہے ہیں کہ اس ایوان میں سچی بات کرنی چاہئے تو آپ اس محکمہ کو کہیں کہ اس کے اندر یہ mention کر دیں، اگر آپ کے معیار کے اندر یہ ہے کہ صرف حکومتی ممبر ہی اس کمیٹی کے ممبر ہو سکتے ہیں تو آپ یہ تمام کے لفظ کا ذکر کیوں کر رہے ہیں؟ کوئی ایک اپوزیشن کا ممبر بتا دیں جو کسی ضلع کے اندر DCC کا ممبر ہے، کوئی ایک نام مجھے بتا دیں، اگر یہ غلط بات اس ایوان کے اندر کرتے ہیں تو آپ اس کے اوپر کیوں نہیں رولنگ دیتے؟

جناب سپیکر: انہوں نے ممبر صاحبان کی بات کی ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! تو پھر ہم کون ہیں، ہم یہاں پر کیا کرنے آتے ہیں، ہم کون لوگ ہیں، ہم یہاں پر کس لئے بیٹھتے ہیں اور کیا ہم ممبر نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بتائیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! محکمہ سے جواب صحیح لکھوائیں ناں۔ اس میں لکھ دیں کہ صرف حکومتی ممبران ہیں اور آپ یہ کیوں لکھتے ہیں کہ تمام ممبران ہیں؟

جناب سپیکر: میرے لئے تو تمام ممبر ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! نہیں۔ آپ کے لئے ہیں تو آپ کا ہمیں کیا فائدہ؟ آپ مجھے یہ بتا دیں ناں کیونکہ ممبران کا استحقاق تو آپ خود مجروح کروا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جب استحقاق مجروح ہوگا تو پھر دیکھیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پہلے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے میرے سوال کا جواب لے دیں ناں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! DCC کے حوالے سے نوٹیفکیشن میں پورے ضلع کے ایم این ایز اور ایم پی ایز اس کے ممبران ہیں۔ میں

سمجھتا ہوں کہ اس میں اپوزیشن کے road کو consider کیا گیا ہے تو یقینی طور پر یہ ممبر ہوں گے۔ فی الحال نئے سسٹم کے بعد ابھی دوبارہ سے DCC notify ہوں گی تو انشاء اللہ اس کو بھی consider کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! اس Devolution Plan کے بعد دوبارہ make sure ضرور کی جائے گی کہ انشاء اللہ ہمارے اپوزیشن کے ممبران بھی اس کمیٹی کا حصہ ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ اس ایوان کے custodian ہیں تو آپ اس معاملے کو intervene کریں کیونکہ چار سال گزر گئے ہیں اور ابھی پاناما کیس کے فیصلے کے بعد۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ آئندہ آپ کو شامل کریں گے آپ اس چیز کا یقین رکھیں۔ اگلا سوال رانا محمود الحسن کا ہے۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! سوال نمبر 7757 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے رانا محمود الحسن کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بی سی جی روڈ ملتان کے متاثرین اراضی اور معاوضہ سے متعلقہ تفصیلات

*7757: رانا محمود الحسن: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ BCG ملتان تا بہاولپور روڈ جو کہ تزئین، کشادگی اور مرمت کے مراحل میں ہے کہ ایسے متاثرین جن کی اراضی اس منصوبہ میں آئی ہے ان کو معاوضہ ادا نہیں کیا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز متاثرین کی تفصیلات بیان فرمائیں؟

(ج) حکومت پنجاب مندرجہ بالا متاثرین کو فوری معاوضہ کی ادائیگی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری):

(الف) BCG چوک سڑک ملتان تا بہاولپور کی تزئین، کشادگی اور مرمت کا کام مکمل ہو چکا ہے۔اس منصوبہ میں کل متاثرین اراضی جن کی تعداد تقریباً302 ہے جن میں سے 299 متاثرین کو مبلغ۔/21,77,63,890 روپے کی ادائیگی کر دی گئی ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مندرجہ ذیل تین متاثرین کی ادائیگی باقی ہے کیونکہ ان متاثرین کی جگہ بعد میں لی گئی تھی جس کی وجہ سے ان کے معاوضہ کی ادائیگی نہ ہو سکی اور رقم کی ادائیگی کے لئے لینڈ ایکوزیشن ایکٹ1894 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

1۔	جٹ سیالکوٹی ہوٹل	مبلغ۔/8,34,847
2۔	پیراں دتہ	مبلغ۔/4,00,000
3۔	باقر قریشی	مبلغ۔/10,40,560

(ب) متاثرین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایک متاثر جس کا نام باقر قریشی ہے اس نے ابھی تک درخواست نہیں دی جیسے ہی وہ درخواست دے گا۔اس کی رقم کی جانچ پڑتال کے بعد ادائیگی کا بندوبست کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! پوچھا گیا تھا کہ BCG چوک سے بہاولپور روڈ تک روڈ کی مرمت، تزئین و کشادگی ہوئی ہے یا نہیں؟ جواب میں لکھا ہے کہ مرمت وغیرہ ہو چکی ہے، تزئین و آرائش ہو چکی ہے حالانکہ وہاں پر آج تک مرمت نہیں ہوئی۔ایک رابطہ سڑک جو BCG چوک سے ٹیکنیکل کالج جانے والی سڑک پر آدھے کلو میٹر کا حصہ ابھی تک مرمت نہیں ہوا۔مجھے یہ بتائیں گے کہ وہ حصہ کب تک مرمت ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! یہ روڈ تو مکمل ہو چکی ہے اس کے interlink کے ساتھ ملحقہ روڈز ہوں گی۔اگر ایسا کوئی issue ہے تو انہیں ضرور چیک کروا لیتے ہیں۔ویسے وہاں پر روڈز کی تعمیر، تزئین و کشادگی ہر لحاظ سے مکمل ہے۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! یہ غلط جواب feed کیا گیا ہے کل بھی میں وہاں سے گزرا ہوں عرصہ دراز سے اس روڈ میں گڑھے پڑے ہوئے ہیں معزز پارلیمانی سیکرٹری چیک کروائیں اور ایوان کو بتائیں کہ آئندہ کتنے دنوں میں وہ ٹھیک کر دی جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! جواب کے مطابق یہ روڈ مکمل ہے لیکن میں معزز ممبر کی satisfaction کے لئے اس کو دوبارہ چیک کروا لیتا ہوں اگر وہاں پر کوئی ایسا issue ہوا تو ان سے مل کر اس کو مکمل کروا دیتے ہیں ویسے ہمارے ریکارڈ کے مطابق یہ روڈ مکمل ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اگر یہ غلط ثابت ہوا تو پھر محکمے کو بھگتنا پڑے گا۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! اس کے لئے کمیٹی بنا دیں جو اس کو چیک کرے۔

جناب سپیکر: اس معاملے کو پارلیمانی سیکرٹری صاحب خود چیک کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتا ہوں یہ جو انہوں نے سڑک کی کشادگی کا ذکر کیا ہے کہ پی سی جی چوک سڑک ملتان تا بہاولپور تک اور بہاولپور تا ملتان کے درمیان سڑک دورویہ ہے۔ ملتان سے بہاولپور جانے والی سڑک بہت اچھی بنی ہوئی ہے، کئی سالوں سے اُس کو repairing کی بھی ضرورت نہیں اور جو بہاولپور سے ملتان آنے والی سڑک کا portion ہے وہ آئے دن ٹوٹتی ہے، خراب ہوتی ہے مسلسل اُس کی repair چلتی ہے۔ میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آیا مالی سال 18-2017 میں اس پوری سڑک کو نیا بنانے کا کوئی منصوبہ موجود ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! جیسے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ وہاں پر سڑک مکمل ہے اور یقینی طور پر جو سڑک بنتی ہے کچھ عرصہ بعد اُس کی maintenance بھی چاہئے ہوتی ہے تو اس حوالے سے ہمیں اگر معزز ممبر کوئی specific area identify کر دیں کیونکہ routine maintenance تو چلتی رہتی ہے اور اُس کو special repair کے لئے دوبارہ consider کیا جا سکے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے یہ متوجہ کیا ہے کہ یہ جو دورویہ سڑک ملتان اور بہاولپور کے درمیان ہے اُس road کا وہ portion جو ملتان سے بہاولپور جاتا ہے وہ بہت شاندار تعمیر ہوا ہے جب سے بنی ہے کبھی اُس پر repair کی ضرورت نہیں پڑی لیکن جو سڑک کا دوسرا حصہ بہاولپور سے ملتان والا ہے یہ آئے دن ٹوٹتا رہتا ہے، جب تھوڑی سی بارش ہوتی ہے تو یہ سڑک بہہ جاتی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا جو بہاولپور سے ملتان والا portion ہے اس کو بھی دوسرے portion کی طرح اچھے طریقے سے تعمیر کرنے کا کوئی منصوبہ محکمے کے زیر غور ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! ایسا منصوبہ تو زیر غور نہیں ہے لیکن ہم site کو چیک کروا لیتے ہیں اگر اُس کی حالت واقعی جس طرح سے معزز ممبر بتا رہے ہیں تو انشاء اللہ اُس کو نہ صرف consider بلکہ اُس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس موقع پر میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جو میٹرو بس کا منصوبہ لاہور میں بنا تھا تو میں نے ایک سوال دیا تھا کہ 116 منصوبے 23 بلین کے سدرن پنجاب اور بہاولپور کے تھے جو سارے کے سارے cut down کر کے میٹرو بس پر لگا دیئے گئے مجھے میٹرو بس بنانے پر اعتراض نہیں ہے لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں جو کم از کم 23 بلین---

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کے پاس اس کا کیا proof ہے اور اس بات کا اس سوال کے ساتھ تعلق ہے؟ آپ اپنی بحث میں جو مرضی کہیں یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جب میں نے سوال دیا تھا اُس کا پورا جواب موجود ہے اور میں عرض کر رہا ہوں کہ وہاں بھی کچھ بننے دیا کریں یہ یقین دہانی کرا دیں کہ ہم بنائیں گے۔ اتنا سا کہہ دینے میں کیا مشکل ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 8065 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: بلڈنگز کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8065: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ میں محکمہ مواصلات و تعمیرات نے سال 14۔2013 سے آج تک کل کتنی بلڈنگز کی تعمیر شروع کی ان میں سے کون سی بلڈنگز مکمل ہو چکی ہیں اور کن پر کام جاری ہے مذکورہ بلڈنگز کے تخمینہ جات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ بلڈنگز میں سے کس کس بلڈنگ کا تخمینہ revise کیا گیا ہے؟

(ج) مذکورہ بلڈنگز کی تعمیر کے لئے ٹینڈر کی غرض سے کس کس اخبار میں اشتہارات دیئے گئے؟

(د) مذکورہ بلڈنگز میں سے کون سی بروقت مکمل ہوئیں اور کون سی تاخیر کا شکار ہوئیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری):

(الف) سال 14۔2013 سے آج تک گوجرانوالہ میں اٹھارہ بلڈنگز کی تعمیر شروع کی گئی جن میں سے چار بلڈنگز کا کام مکمل ہو چکا ہے اور چودہ بلڈنگز پر کام جاری ہے۔ تخمینہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ بلڈنگز میں سے دو بلڈنگز کا تخمینہ revise ہوا ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ بلڈنگز کی تعمیر کے لئے ٹینڈر کی غرض سے DGPR لاہور کو اشتہار بھیجا گیا جو اخبارات میں شائع ہوا ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ بلڈنگز میں سے جو بروقت مکمل ہوئیں اور تاخیر کا شکار ہوئیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کے جز (الف) میں جو محکمے کی طرف سے جواب آیا ہے وہ یہ ہے کہ سال 14۔2013 سے آج تک گوجرانوالہ میں 18 بلڈنگز کی تعمیر شروع کی گئی جن میں سے چار بلڈنگز کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ تو ضمنی سوال یہ ہے کہ

بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ دو ہیں ایک ڈسٹرکٹ ڈیپارٹمنٹ ہے اور ایک پراونشل ڈیپارٹمنٹ ہے اس میں کوئی وضاحت نہیں کی گئی کہ یہ جو بلڈنگز ہیں یہ ڈسٹرکٹ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے مکمل کی ہیں یا پراونشل بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے مکمل کی ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ چار سالوں میں صرف اٹھارہ بلڈنگز اب تک شروع کی گئی ہیں یہ مکمل غلط اور reply incomplete ہے تو میری گزارش ہے کہ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھتے ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! پوچھ لیں اس میں کوئی وضاحت ہی نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! معزز ممبر کا یہ سوال ہے کہ یہ بلڈنگز ڈسٹرکٹ ڈیپارٹمنٹ کی ہیں یا پراونشل ڈیپارٹمنٹ کی ہیں تو اب سارے ڈیپارٹمنٹ پراونشل ڈیپارٹمنٹ کے under ہو گئے ہیں اور سوال کے مطابق ابھی وہاں پر exactly 18 buildings ہیں اگر ان کے پاس کوئی معاملہ ہے تو identify کر دیں ہمارے ریکارڈ کے مطابق یہی ہے اور اُن کے پورے status کی ہمارے پاس detail ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! یہ جو اٹھارہ بلڈنگز ہیں ان کے نام بتا دیں کہ کس کس ڈیپارٹمنٹ کی یہ بلڈنگز ہیں۔ ڈسٹرکٹ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے کون سی execute buildings کی ہیں اور پراونشل ڈیپارٹمنٹ نے کون کون سی execute building کی ہیں یہ بلڈنگز سینکڑوں کی تعداد میں ہیں میں گوجرانوالہ کا رہنے والا ہوں مجھے پتا ہے وہاں کتنی ڈویلپمنٹ ہوئی ہے یہ نامکمل جواب ہے؟ اس کی کوئی وضاحت ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کے ساتھ share کر سکتا ہوں میرے پاس اٹھارہ بلڈنگز کی detail ہے اُن کی date of start اور completion موجود ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ معزز ممبر اور آپ کی بات نہیں ہے یہ ایوان کی بات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! میں اس کو ایوان میں present کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: معزز ممبر کو اس کی detail کی کاپی دی گئی ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میرے پاس اس detail کی کوئی کاپی نہیں ہے اور بلڈنگز اس سے زیادہ تعمیر ہوئی ہیں مجھے معلوم ہے میں وہاں کا رہنے والا ہوں یہ بالکل نامکمل جواب ہے آپ مہربانی کر کے اس کو متعلقہ کمیٹی کو refer کر دیں تاکہ حقائق سامنے آجائیں۔

جناب سپیکر: آپ سوال دیتے وقت یہ بات پوچھتے تو بہتر ہوتا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! پھر یہ بتا دیں کہ پراونشل ڈیپارٹمنٹ نے کون سی بلڈنگز مکمل کی ہیں اور ڈسٹرکٹ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے کون سی مکمل کی ہیں؟ ان کے پاس اس کی کوئی details نہیں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! میں نے معزز ممبر کو detail فراہم کر دی ہے کہ 104 بلڈنگز مکمل ہوئی ہیں اور چودہ نامکمل بلڈنگز ہیں وہ بھی نامکمل نہیں ہیں بلکہ اُن پر کام جاری ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وہاں پر جو بلڈنگز مکمل ہوئی ہیں اُس سے زیادہ کام ہوا ہے لیکن انہوں نے جواب نہ مکمل دیا ہے یہ پتا نہیں ہے کہ یہ کام پراونشل بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کا کیا ہوا ہے یا ڈسٹرکٹ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کا کیا ہوا ہے؟ اس کی کوئی وضاحت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! سوال میں پوچھا گیا تھا محکمہ مواصلات و تعمیرات پراونشل ڈیپارٹمنٹ کے under جو بلڈنگز تھیں اُس کے متعلق یہ بتایا گیا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کا تو کوئی ذکر ہی نہیں ہے اسی لئے میں کہہ رہا ہوں کہ یہ نامکمل جواب ہے آپ مہربانی فرمائیں اس سوال کو متعلقہ کمیٹی کو refer کر دیں تاکہ حقائق سامنے آجائیں اور پورا جواب آجائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ کے حوالے سے اس میں ایسا کوئی ذکر نہیں تھا اگر معزز ممبر کہتے ہیں تو میں ان کو ڈسٹرکٹ کی

detail بھی share کروادیتا ہوں اور پراونشل ڈیپارٹمنٹ کے تحت تھا اُس کا جواب اور ساری detail بھی موجود ہے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 8244 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ مواصلات و تعمیرات میں کمیشن کے خاتمہ اور لاہور میں انڈر پاسز / فلائی اوور سے متعلقہ تفصیلات

*8244: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت نے محکمہ مواصلات و تعمیرات میں کمیشن کے خاتمہ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور گزشتہ تین سالوں میں محکمہ کے کتنے اہلکاروں اور افسروں کے خلاف اس ضمن میں کیا تادیبی کارروائی ہوئی ہے؟

(ب) سٹی ڈسٹرکٹ لاہور میں کل کتنے فلائی اوورز اور کتنے انڈر پاسز آپریشنل ہیں، کتنے مزید زیر تعمیر ہیں اور کتنے مزید زیر غور ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری):

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات کے افسران کا کمیشن کی وصولی کے سلسلے میں کوئی ٹھوس ثبوت نہ ہے تاہم کام کے معیار کو یقینی بنانے کے لئے سپروائزری رول ہمہ وقت ادا کیا جاتا ہے۔ کسی بھی قسم کی مالی بے ضابطگی کی نشاندہی پر متعلقہ افسران کے خلاف تادیبی کارروائی PEEDA Act کے مطابق کی جاتی ہے۔ گزشتہ تین سالوں میں اس حوالے سے 247 افسران کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی اور مالی بے ضابطگیوں کے الزام ثابت ہونے پر 142 اہلکاران کو PEEDA Act کے مطابق سزائیں دی گئیں۔

(ب) سٹی ڈسٹرکٹ لاہور میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کے تحت کل تین فلائی اوورز اور گیارہ انڈر پاسز آپریشنل ہیں اس وقت کوئی فلائی اوور اور انڈر پاس زیر تعمیر نہ ہے اور نہ ہی کوئی محکمہ کے زیر غور ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں آپ کے توسط سے کہ ایک گھمبیر مسئلہ بہاولپور میں ہوا ہے 162 عارضی ورک چارج ملازم ہیں جن کے جو دس، پندرہ، بیس سال سے 89 days کے آرڈر ہوتے ہیں ایک دن کا وقفہ ہوتا ہے پھر 89 days کے آرڈر ہوتے ہیں اُن کو پانچ ماہ سے تنخواہ نہیں ملی اور اب یہ جو نیا سسٹم آگیا ہے تو اس کے نتیجے میں 162 ملازمین کہیں بھی کوئی کام کرنے کے قابل نہیں ہیں ان کو layoff کر دیا گیا ہے۔ میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے دردمندانہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس معاملے کو address کریں۔ اگر آپ ان کے ساتھ اس طرح کریں گے تو یہ 162 خاندان رُل جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! میں بالکل یہ ensure کرواتا ہوں کہ ہم اس کو چیک کر دیں گے اگر ایسا کوئی معاملہ ہوا تو اس کو حل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اس کو دیکھ لیا جائے، اس کو examine کریں اور اس بات کو seriously take up کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے جو کمیشن کے حوالے سے سوال اٹھایا ہے۔

جناب سپیکر: کیا جواب ٹھیک نہیں آیا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جواب تو ٹھیک آیا ہے لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جتنے بھی PEEDA Act کے تحت اقدامات ہیں، یہ محکمہ اور جتنے بھی نیشنل بلڈنگ ڈیپارٹمنٹس ہیں ان کے اندر ایک کمیشن مافیا ہے جو نیچے سے لے کر اوپر تک اور اوپر سے لے کر نیچے تک جاتا ہے۔ یہ systemize ہو گیا ہے اور اس کے اندر کوئی کمی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تادیبی کارروائیوں کا جو نظام ہے کیا یہ اس کے علاوہ بھی کوئی قانون سازی اور کوئی دوسرا طریق کار وضع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے اس جواب میں سارا کچھ بیان کر دیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے جو کچھ بتایا ہے میں اس کی تفصیل کسی وقت fresh question میں منگواؤں گا لیکن آج بھی ہر نیشنل بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے اندر systemize کرپشن موجود ہے یہ آپ بھی جانتے ہیں اور پورا ایوان جانتا ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا محکمہ اس حوالے سے کوئی مزید اقدامات زیر غور لانے کے لئے تیار ہے؟ اس کے لئے ایوان کی کمیٹی بنائی جائے جو اس پر غور و خوض کرے۔ اچھی خاصی رقم اس دو نمبری میں ضائع ہو جاتی ہے، ٹھیکیدار دو نمبر کام کرتے ہیں اس کے نتیجے کے اندر ہماری جو تعمیرات ہوتی ہیں وہ substandard ہوتی ہیں۔ اسی کا ایک شاخسانہ ہم نے ابھی دیکھا ہے کہ خانپور نہر پر 225۔ارب روپے کا منصوبہ بنا جس سے ہائیڈرل بجلی پیدا ہونی تھی اور یہ بہت اچھا منصوبہ تھا لیکن اس میں جیسے ہی پانی چھوڑا گیا وہ سارے کا سارا منصوبہ پانی کے اندر بہہ گیا۔ اس دو نمبری اور کرپشن کی یہ تازہ ترین مثال ہے۔

جناب سپیکر: اس کو لکھ پڑھ کر میرے پاس لائیں پھر ہم اس کو دیکھتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس پر لکھا ہے لیکن ابھی اسی پر بات کریں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! جیسا کہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ کمیشن مافیا کے حوالے سے کوئی ٹھوس ثبوت تو نہیں ہے لیکن جہاں پر افسران کی negligence اور inefficiency پائی گئی ان کے خلاف پیڈا ایکٹ کے تحت ایکشن ہوئے ہیں اور ان کی سروسز پر cut بھی لگے ہیں اور مزید بھی اس میں یہی پالیسی ہو گی۔ اس کے علاوہ اگر ان کے پاس کوئی specific یا proof substantial ہیں تو یہ بتائیں ہم انشاء اللہ ان کے خلاف بھرپور اور سخت کارروائی کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ صرف یقین دہانی کروادیں کہ انہوں نے محکمہ سی اینڈ ڈبلیو میں کمیشن مافیا کا مکمل خاتمہ کر دیا ہے اور اب وہاں کوئی کمیشن سسٹم موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ اپنی حد تک تو کر سکتے ہیں باقی کی حد تک وہ دیکھ کر بتائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: چلیں، مہربانی۔

جناب سپیکر:اگلاسوال نمبر 8297 میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں۔اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!میرا سوال نمبر 8299 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات:کھاریاں ڈنگہ تا چھمبر براستہ ناگراں سنگھو روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8299:میاں طارق محمود:کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ Widening/Construction of Road from Kharian Dinga to Chimber via nigrian sango baddo(length=14.80 km) Dist Gujrat کے بارے میں وزیر اعلیٰ کے حکم کے مطابق Letter.No.DS. Assembly CMO.15AB 113(B) Chief Minister Punjab کے مطابق یہ سکیم ADP 2015-16 میں شامل کرنے کا حکم کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سکیم وزیر اعلیٰ کے حکم کے باوجود ADP 2016-17 میں شامل نہیں ہے؟

(ج) جبکہ یہ سڑک انتہائی ضرورت کی حامل ہے،کیا حکومت اس کو خادم اعلیٰ پنجاب رورل روڈ پروگرام KPRRP 2017-18 میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیا وجہ ہے نیز اس کا تخمینہ لاگت بھی بتایا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب محمد نعیم صفدر انصاری):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے کہ یہ سکیم ADP سال 17۔2016 میں شامل نہ ہے۔

(ج) تاہم جیسا کہ جز(ب)میں واضح کیا گیا ہے کہ اس سکیم کا کچھ حصہ لمبائی 7.50 کلو میٹر KPRRP Phase-IV میں شامل کر دیا گیا ہے۔اس کا تخمینہ لاگت مبلغ 84.505 ملین روپے ہے۔اس پر کام بھی جاری ہے تاہم اس سکیم میں بدو مع لنک اپر جہلم کینال شامل نہ ہے جہاں تک سڑک از کھاریاں ڈنگہ روڈ تا ملوآنہ کا معاملہ ہے تو اس ضمن میں یہ عرض ہے کہ

سڑک کا یہ حصہ KPRRP کے معیار پر پورا نہیں اترتا کیونکہ اس کی چوڑائی 16 فٹ ہے۔ تاہم اگر حکومت فنڈز مہیا کرے تو بدو مع لنک اپر جہلم کینال تعمیر KPRRP کے پروگرام کے تحت کی جاسکتی ہے۔ اس کی لمبائی 4 کلومیٹر ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (ج) کے آخر میں یہ کہا گیا ہے کہ "اس ضمن میں عرض ہے کہ سڑک کا یہ حصہ KPRRP کے معیار پر پورا نہیں اترا کیونکہ اس کی چوڑائی 16 فٹ ہے تاہم اگر حکومت فنڈز مہیا کرے تو بدو مع لنک اپر جہلم کینال تعمیر KPRRP کے پروگرام کے تحت کی جاسکتی ہے۔ اس کی لمبائی چار کلومیٹر ہے۔"

جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں یہ پوچھا ہے کہ کیا حکومت اس کو خادم اعلیٰ پنجاب رُورل روڈ پروگرام 18-2017 KPRRP میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیا وجہ ہے نیز اس کا تخمینہ لاگت بھی بتایا جائے یہ چار کلومیٹر تسلیم کرتے ہیں کہ یہ KPRRP کے تحت بن سکتی ہے تو اس کا تخمینہ لاگت کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! اس کی کل لمبائی ساڑھے گیارہ کلومیٹر تھی، ساڑھے سات کلومیٹر مکمل کی جاچکی ہے اور باقی چار کلومیٹر کا جو patch رہتا ہے اس کا تخمینہ لاگت 45 ملین ہے۔ جب ان کی DCC next meeting ہو اور اس میں ہمارے معزز ایم پی اے identify کریں تو انشاء اللہ یہ فنڈز کی دستیابی پر مکمل کر دی جائے گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ سکیم تو وہ ہے جو موقع پر شروع ہے جس کے اوپر انہوں نے خود تسلیم کیا ہوا ہے کہ اس کے لئے 84.5005 ملین روپے رکھے ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ختم ہو گیا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے وہاں کام جاری ہے۔ جب کوئی کام جاری ہو اور گاؤں سے پہلے سڑک نامکمل رہ جائے تو لوگوں میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ یہ بڑا توجہ طلب مسئلہ ہے جس میں انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ KPRRP کے تحت مکمل کی جاسکتی ہے اور اس کی لمبائی چار کلومیٹر ہے۔ یہ اس سڑک کے ساتھ اس کو attach کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ DCC کے حوالے سے ہر ایم پی اے اور ایم این اے کو share ملتا ہے، اِن کا جتنا share تھا اس حوالے سے وہاں کام جاری ہے۔ next phase میں اگر معزز ممبر کی جانب سے اس روڈ کو identify کیا گیا تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ یقینی طور پر اس کو مکمل کریں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ خود مان رہے ہیں کہ یہ ضروری ہے، بن سکتی ہے اور KPRRP کی سڑک جاری ہے۔ یہ بات اسمبلی کے floor پر ہو رہی ہے تو اس سے بڑا اور کون سا ادارہ ہے جہاں سے اس کی منظوری کی ضرورت ہے؟ یہاں ڈیپارٹمنٹ بھی موجود ہے یہ اُن کو کہیں کہ اس کو شامل کر دیا جائے۔ جب ایک کلومیٹر سڑک پیچھے رہ جائے تو لوگوں میں بے چینی پائی جاتی ہے اور وہ پریشان ہوتے ہیں کہ یہ سڑک کیوں مکمل نہیں ہو رہی ہے؟ اس کا تو یہی حل ہے کہ آپ محکمے کو کہیں کہ اس کو مکمل کرا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ جتنے فنڈز کی allocation کی گئی تھی اس حوالے سے کام جاری ہے اور جتنے فنڈز available ہیں وہ وہیں پر لگنے ہیں لیکن چونکہ یہ اس کا interlink area ہے اور اس کے لئے 45 ملین الگ سے چاہئیں ہوں گے۔ Next phase میں معزز ممبر کو جو بھی حصہ ملے گا یا ان سے جو بھی priorities مانگی جائیں گی تو یہ اس کو identify کر دیں ہم اس کو مکمل کر دیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ قصہ آپ کے سامنے ہے۔ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں انہوں نے خود مان لیا ہے کہ یہ سڑک معیار کے مطابق ہے اور چار کلومیٹر سڑک بنی چاہئے۔ اگر آج کام بند ہو گیا تو پھر کب شروع ہو گا؟ پھر بعد میں میرا سوال آئے گا کہ ایک سڑک راستے میں رہ گئی ہے۔ یہ تو موقع کے اوپر کام شروع ہے اور انہیں یقین دہانی کرانی چاہئے کہ ٹھیک ہے ہم اس کو ساتھ ہی شامل کرتے ہیں۔ اسمبلی سے بڑا اور کون سا forum ہو گا، بجٹ اسمبلی میں پاس ہوتا ہے یا کہیں اور سے پاس ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ بتائیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! یہ DCC کا مینڈیٹ ہے اور میاں صاحب اسی کے ممبر ہیں، وہیں سے approve ہو کر آئی ہے یہ دوبارہ

اس کی approval دے دیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ہم نے تو execute کرنا ہے۔ یہ approve کروا کر دے دیں ہم اس کو execute کر دیں گے۔

MR SPEAKER: Mian Sahib! Now the ball is in your court.

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ہم جو مسئلہ یہاں اسمبلی کے floor پر لاتے ہیں وہ اہم ہی ہوتا ہے۔ اگر یہ سارے کام ضلع میں ہی چلنے ہیں تو پھر اس ایوان کا کیا فائدہ ہے؟ انہیں چاہئے کہ یہ کہیں کہ یہ ضروری ہے اور میں اس کو حل کروادوں گا۔ یہاں پر پارلیمانی سیکرٹری کس لئے بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے ڈسٹرکٹ کی نمائندگی کرنی ہے یا صوبے کی نمائندگی کرنی ہے۔ یہ بتائیں تو سہی اس کا ذرا جواب دیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ محکمے کو کہیں اگر وہ بننا ضروری ہے تو پھر اس کا کوئی estimate لگائیں اور اس کا تحرک کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! میاں صاحب ہمارے بڑے سینئر ہیں تو میں ان سے صرف یہی request کروں گا کہ جہاں انہوں نے پہلے DCC کے forum سے اس کی approval لی چونکہ ہمارا محکمہ executive agency کے طور پر کام کرتا ہے یہ مینڈیٹ DCC کا ہی ہے وہاں پر ان کو جو فنڈز یا mandate ملیں یہ ہمیں approve کروا کر بھیجیں ہم انشاء اللہ اسے مکمل کریں گے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ضروری ہے تو یقینی طور پر یہ ضروری ہوگا اور ہم execute کریں گے جب یہ identify کریں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں تو حیران ہوں اس سے پہلے آج تک اس طرح کا کوئی جواب نہیں آیا ہے۔ انہوں نے اس طرح کے ہی جواب دینے ہیں تو میں سارے ایوان کے سامنے یہ رکھ رہا ہوں اور ممبران سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ اس جواب سے مطمئن ہیں؟

معزز ممبران: نہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں "نہیں" کی آوازیں)

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اور یہ کہہ بھی رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ آپ نے کیا کہا اور کس کے لئے کہا "نہیں"؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! وہ کہہ رہے ہیں کہ مطمئن نہیں ہیں، مطمئن تو تب ہوتے ہیں جب کوئی۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں، آپ ڈی سی سی کمیٹی میں اس کو رکھیں۔ اس کے بعد آپ ان سے رابطہ بھی کر لیں۔ آپ نے صرف یہ معمولی کام کرنا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جو سکیم شروع ہو جائے تو ڈیپارٹمنٹ اس پر اپنی مرضی کر سکتا ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں جب کوئی راستے میں رکاوٹ آ جائے یا رہ جائے تو تھوڑے بہت فنڈز بھی ان سکیموں پر خرچ کر سکتے ہیں۔ اگر میرے پاس فنڈز ہوئے تو میں ان کو دے دوں گا لیکن یہ کہیں کہ یہ سکیم مکمل کرائیں گے۔ یہ تو ان کا کہنا بنتا ہے، میں ان سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8303 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: پی پی۔113 تریڑاں والا گمٹی روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8303: میاں طارق محمود: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات حلقہ پی پی۔113 تریڑاں والا گمٹی روڈ براستہ un-manned ریلوے کراسنگ کی تعمیر کب شروع ہوئی اس کا تخمینہ لاگت کتنا ہے اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور کتنا کام روڈ پر ہوا ہے کتنا کس کس جگہ بقایا ہے؟

(ب) بقایا کام مکمل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت اس روڈ کو جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری):

(الف) ضلع گجرات حلقہ پی پی۔113 تریڑاں والا گمٹی روڈ un-manned ریلوے کراسنگ کی تعمیر مالی سال 15-2014 میں شروع ہوئی اور اسی سال سڑک کا کام مکمل کر لیا گیا۔ اس سڑک کا تخمینہ لاگت مبلغ 22.94 ملین روپے ہے جس میں سے مبلغ 18.885 ملین روپے خرچ ہوئے۔ اس رقم (18.885) میں سے مبلغ 4.00 ملین روپے محکمہ ریلوے کو ادائیگی بذریعہ چیک نمبر E851190 مورخہ 30-05-2015 بحوالہ چٹھی نمبر GT/2143 مورخہ 06-06-2015 برائے پھاٹک کی گئی تھی۔ تاہم محکمہ ریلوے نے یہ چیک بحوالہ چٹھی نمبر

W662/14-481مورخہ 2015-06-16یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ ٹیکنیکل ڈرائنگ تیار نہیں ہے۔ اس کی اطلاع مورخہ 2015-07-01 کو موصول ہوئی۔ یہ سکیم مالی سال 15-2014میں شامل تھی جبکہ یہ سکیم مالی سال16-2015اور17-2016میں شامل نہ ہے اور اس وقت unfunded ہے۔ تاہم اس سکیم کو schemes unfundedلسٹ میں شامل کیا گیا ہے اور فنڈز مبلغ 9.00ملین روپے (محکمہ ریلوے کی ڈیمانڈ کے مطابق) حکومت سے مانگے گئے ہیں فنڈز کی دستیابی پر محکمہ ریلوے کو ادائیگی کر دی جائے گی۔ تاہم ابھی تک موقع پر پھاٹک نہ لگایا گیا ہے۔

(ب) سڑک کا کوئی کام بقایا نہ ہے۔ تاہم پھاٹک کا کام بقایا ہے جو کہ ریلوے ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ یہ دیکھ لیں کہ جواب کے آخر میں کہتے ہیں کہ یہ سکیم مالی سال16-2015اور17-2016 میں شامل نہ ہے اور اس وقت unfunded ہے۔ تاہم اس سکیم کو schemes unfundedلسٹ میں شامل کیا گیا ہے اور فنڈز مبلغ 9 ملین روپے (محکمہ ریلوے کی ڈیمانڈ کے مطابق) حکومت سے مانگے گئے ہیں فنڈز کی دستیابی پر محکمہ ریلوے کو ادائیگی کر دی جائے گی تاہم ابھی تک موقع پر پھاٹک نہ لگایا گیا ہے۔ سڑک کا کوئی کام بقایا نہ ہے تاہم پھاٹک کا کام بقایا ہے جو کہ ریلوے ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ ہے۔اگر یہی سڑکوں کا حال ہے اور آپ نے راستے میں سڑکیں چھوڑ دینی ہیں، یہ سڑک تو KPRRP کی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! ماشاءاللہ آپ خود بھی اس ایوان کے بڑے پرانے ممبر ہیں۔ اب جو کام فیڈرل گورنمنٹ کا ہے، چونکہ ریلوے فیڈرل گورنمنٹ کا ادارہ ہے تو آپ اس بارے میں ان سے بھی تھوڑا رجوع کریں، آپ صرف محکمہ پر نہ چھوڑیں۔ محکمہ تو اپنی ذمہ داری پوری کر رہا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے ریلوے والوں کو30- مئی2015 کو چیک دیا ہے۔ اب آپ دیکھیں کہ انہوں نے ان کو چیک واپس کیا۔ اب2015 سے لے کر اب تک وہ سکیم راستے میں پڑی ہوئی ہے اور اس کا کوئی والی وارث نہیں ہے؟ اسی طرح جو سڑکیں بنیں وہ آدھی بن جائیں اور آدھی پڑی رہیں تو کیا وہ ہماری بدنامی کا باعث ہیں یا ہماری کامیابی کا باعث ہیں؟ یہ ان کا فرض بنتا ہے کہ جو unfunded

Schemes ہیں ان کو مکمل کریں۔ اگر سارا کچھ ایم پی اے نے کرنا ہے تو پھر ڈیپارٹمنٹ کس لئے بیٹھا ہوا ہے اور اس کی کیا ذمہ داری ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ کا تحرک ہی ہو گا تو اس کے بعد ہی کچھ کام ہو گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ہم جتنی کوشش کرتے ہیں وہ آپ کے سامنے ہے ان سے پوچھیں کہ وہ پھاٹک کب تک مکمل کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! پھاٹک کا کام کب تک مکمل کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! جہاں تک سڑک کا کام ہے تو وہ مکمل ہے اور ڈیپارٹمنٹ نے لکھ کر بھی بھیجا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ پھاٹک کا کام پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! یہ unfunded schemes declare ہوئی تھیں لیکن ہم نے پھر بھی دوبارہ پی اینڈ ڈی کو بھیجا ہے اور ریلوے ڈیپارٹمنٹ کو بھی بھیجا ہے تاکہ فنڈز وہاں سے ملیں، ہم ان کو چیک دیں گے اور وہ اپنا کام مکمل کر کے site مکمل کر لیں گے۔ امید ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ اسی financial year میں اس کو مکمل کروا دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، کب مکمل کروائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! On the availability of funds اسی جون financial year تک مکمل کروا لیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اب آپ کے سامنے یہ بھی قصہ ہے کہ انہوں نے چیک دیا اور وہ چیک واپس آ گیا تو پھر پیسے کدھر گئے؟ جب ان کو چیک گیا ہے اور واپس آ گیا ہے تو پھر unfunded کیسے ہو گئی؟ یہ کہتے ہیں کہ سڑک مکمل ہے تو میں کہتا ہوں کہ ان کے محکمہ کا چیف انجینئر یا کوئی چلا جائے اور اگر سڑک مکمل ہے تو مجھے بتا دینا۔ ایک طرف سے تو سڑک بھی مکمل ہو گئی ہے لیکن پھاٹک سے آگے گاؤں تک سڑک بھی مکمل نہیں ہے اور پھاٹک بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! جو issues یہاں سوال میں آنے والے ہوتے ہیں وہی ہم یہاں لے کر آتے ہیں۔ یہ ابھی بھی اس کو بڑا light لے رہے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو پھر ڈیپارٹمنٹ نے کیا کرنا ہے اور ڈیپارٹمنٹ کا کیا جواب ہے؟

جناب سپیکر: اس سوال کو متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور دو ماہ میں اس کی رپورٹ مکمل کر کے ایوان میں پیش کی جائے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں نے غیر نشان زدہ سوال کے بارے میں بات کرنی تھی۔

جناب سپیکر: جی، یہ تو ہو ہی نہیں سکتی۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری! آپ کے ڈیپارٹمنٹ سے متعلق غیر نشان زدہ سوالات ہیں ان کے جوابات کیوں نہیں آئے؟ آپ یہ انکوائری کر کے ایوان کو بتائیں گے۔ جنہوں نے جواب نہیں دیا آپ اس کی ذمہ داری fix کریں۔ آپ جو بھی کر سکتے ہیں وہ کریں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں نے اس سلسلے میں بات کرنی تھی کہ اس میں میرا سوال بھی شامل تھا اس کا بھی جواب نہیں آیا۔ بہر حال آپ نے حکم دے دیا ہے لیکن میں نے وہ نشان زدہ سوال کیا تھا، میں نے وہ خود اپنے ہاتھ سے لکھا تھا اور سٹار کا نشان بھی بنایا تھا۔ اب نشان زدہ کو غیر نشان زدہ کس طرح کر دیا جاتا ہے؟ میرا سوال نمبر 1422 ہے اس کو چیک کر لیا جائے۔ میں نے اس سوال پر سٹار خود ڈالا تھا اور نشان زدہ بنایا تھا لیکن اس کو غیر نشان زدہ کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! اس کو چیک کروا کر مجھے بتائیں۔ جی، اگلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! On his behalf.

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، میرے خیال میں ladies first جی، آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے بعد میں موقع دے دینا۔

جناب سپیکر: نہیں، بعد میں دیکھیں گے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8334 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ: رنگ روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8334: **الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چنیوٹ شہر کے ارد گرد رنگ روڈ کس سال کتنے وزن کی کپیسٹی کی گاڑیوں کو برداشت کرنے کے قابل تعمیر کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور، فیصل آباد، سرگودھا اور جھنگ کی اطراف جانے والے ڈمپر اس رنگ روڈ سے گزرتے ہیں جس وجہ سے رنگ روڈ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا ہے اور حادثات رونما ہو رہے ہیں؟

(ج) اس روڈ کی مرمت ضلعی حکومت کے ذمہ ہے یا صوبائی حکومت کے ذمہ ہے؟

(د) کیا حکومت اس روڈ کی مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری):

(الف) چنیوٹ شہر کے ارد گرد رنگ روڈ کی تعمیر سال 2005 میں شروع ہوئی اور سال 2013-14 میں مکمل ہوئی اور اس کو 8 ٹن فی ایکسل لوڈنگ کپیسٹی پر ڈیزائن کیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ لاہور، فیصل آباد اور جھنگ جانے والے ڈمپر اور دوسری گاڑیاں اس رنگ روڈ سے گزرتی ہیں اور یہ سڑک اوور لوڈ گاڑیوں اور بارشوں کی وجہ سے متاثر ہوئی ہے تاہم اس سڑک کی ٹوٹ پھوٹ کو کافی حد تک routine maintenance کے ذریعے ٹھیک کر دیا گیا ہے۔

(ج) اس کی مرمت صوبائی حکومت کے ذمہ ہے۔

(د) جی ہاں! Routine maintenance کے ذریعے مرمت کا کام کیا گیا ہے علاوہ ازیں special repair کی مد میں تخمینہ جات تیار کر دیئے گئے ہیں جس کی منظوری کے بعد سڑک کی special repair کا کام مکمل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ یہ سڑک 2005 میں شروع ہوئی تھی اور 2013 مکمل ہوئی تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سڑک نے کتنی عرصے میں مکمل ہونا تھا اور یہ جو تقریباً 9 سال بن رہے ہیں تو کتنے زائد سال کے پیریڈ میں مکمل ہوئی ہے اور escalation کی مد میں کتنی رقم ادا کی گئی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! یہ روڈ starting تین پورشن پر بنی ہے۔ اس میں ایک portion construction of bypass from Chiniot Jhang Road to Chiniot Sargodha Road 6.49 کلو میٹر، اس میں دوسرا پورشن رنگ روڈ چنیوٹ سٹی لنک اس کی لمبائی 12.6 کلو میٹر ہے۔ تیسرا پورشن چنیوٹ پنڈی بھٹیاں تا چنیوٹ سرگودھا روڈ 7.75 کلو میٹر ہے۔ یہ تینوں پورشن اس وقت مکمل ہیں بلکہ روڈ کی کپیسٹی ایکسل لوڈنگ مینجمنٹ کے حوالے سے ڈیزائن کیا گیا تھا۔ اس وقت یہ روڈ مکمل ہے اور اس پر maintains routine بھی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ میرا simple question تھا۔ میں نے روڈ کی تعمیر کے متعلق نہیں پوچھا بلکہ میں نے صرف ٹائم پیریڈ اور رقم پوچھی ہے؟

جناب سپیکر: جی، اس پر اب کتنے پیسے خرچ ہو گئے ہیں اور پہلے کتنے پیسے تھے؟ آپ ان کو تھوڑا یہ بتادیں جو بھی ممکن ہو لیکن سوال تو یہ fresh بنتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! [*****] بول دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، [*****] کیوں بولیں۔ جی، کون کہتا ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ہم کہتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ان کی اس بات کو حذف کیا جاتا ہے۔ جی، جو انہوں نے پوچھا ہے آپ ان کی بات کا جواب دیں۔ آپ کے پاس جواب ہے یا نہیں ہے؟

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! جیسے آپ خود ہی identify کر رہے ہیں۔ یہ fresh question بنتا ہے جب یہ اس کی detail کے حوالے سے پوچھیں گے تو ہم ان کو پوری detail فراہم کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، محمد ارشد ملک صاحب! آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ چنیوٹ شہر کے ارد گرد رنگ روڈ کس سال کتنے وزن کی کپیسٹی کی گاڑیوں کو برداشت کرنے کے قابل تعمیر کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے بتا دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں گزارش ہی کر رہا ہوں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ چنیوٹ شہر کے ارد گرد رنگ روڈ کی تعمیر سال 2005 میں شروع ہوئی اور سال 14-2013 میں مکمل ہوئی اور اس کو آٹھ ٹن فی ایکسل لوڈنگ کپیسٹی پر ڈیزائن کیا گیا ہے تو معزز پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں کہ وزن کی کپیسٹی یہ کس طرح calculate کرتے ہیں اور کیا ڈیپارٹمنٹ نے کوئی ایسی calculation کی ہے کہ کتنی گاڑیاں اس پر چل رہی ہیں اور کتنے لوڈ کی چل رہی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، یہ ٹیکنیکل بات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! یہ ایک جنرل سوال ہے۔ جب کسی بھی روڈ کو بنایا جاتا ہے تو اس پر لوڈ ایکسل لوڈ مینجمنٹ کو دیکھ کر پھر بنایا جاتا ہے۔ یہ جو general standard ہے وہ تقریباً آٹھ ٹن فی ایکسل کے حساب سے بنایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: وہ انہوں نے بھی پڑھ لیا ہے۔ اب وہ پوچھ رہے ہیں کہ فی ایکسل کیا ہوتا ہے، وہ بتائیں، بقول ان کے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! میں ان کے سوال کو صحیح طریقہ سے سمجھ نہیں پایا۔ ان کا فی ایکسل سے کیا مراد ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اپنا سوال دہرا دیتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے جواب دیا ہے کہ یہ آٹھ ٹن فی ایکسل لوڈنگ کپیسٹی پر ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یہ بتا دیں کہ اس

ڈیزائن کے مطابق کتنے ایکسل کی گاڑی نے کتنا لوڈ لینا ہوتا ہے اور اس وقت وہاں سے گاڑیاں maximum کتنا لوڈ لے کر جا رہی ہیں اور کیا یہ اس ڈیزائن کے مطابق عملدرآمد ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: آپ بس ایکسل ہی پوچھ رہے ہیں۔ باقی اس کے بعد آپ کے پاس اور کوئی بات نہیں ہے۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، مظہر عباس راں!

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ آٹھ ٹن فی ایکسل جو کہ general capacity ہوتی ہے اس پر دیہی روڈ بنائی جاتی ہیں جو کہ عام طور پر ٹھیکیدار اور دوسرے لوگ بناتے ہیں اور لوڈر استعمال ہوتے ہیں۔ میں نے اس issue پر پہلے قرارداد دی تھی کہ میرے حلقہ پی پی۔201 میں موٹروے بنا، لوڈر استعمال ہوئے، ان پر کوئی قانون لاگو نہ کیا گیا۔ میں نے یہاں قرارداد میں ٹھیکیدار کے لئے کہا تھا کہ اس کو پابند کیا جائے کہ وہ ان سڑکوں کی مرمت کرے لیکن اس پر کوئی ایکشن نہیں ہوا۔ کیا جو سڑکیں توڑ دی گئی ہیں ان کی مرمت کے لئے سی اینڈ ڈبلیو کے پاس کوئی قانون ہے، فنڈ ہے یا ٹھیکیدار اس پر کام کریں گے؟ مہربانی کر کے اس کو کمیٹی کے سپرد کریں تاکہ میرے حلقہ میں لوڈر سے کوئی 60,70 کلومیٹر جو سڑکیں تباہ ہوئی ہیں ان کی ٹھیکیدار سے مرمت کروائی جا سکے یا انہوں نے خود maintain کرنی ہیں تو معزز پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں کہ وہ کروا دیں گے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! ویسے تو جو بھی general road بنائی جاتی ہے اس کے لوڈ مینجمنٹ کو دیکھ کر ہی بنائی جاتی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، یہ آپ کمیٹی کمیٹی نہ کھیلا کریں، آپ مہربانی کریں۔ (قہقہے)

میں جسے سمجھوں گا اسے کمیٹی کے سپرد کروں گا۔ یہ بات آپ کی ٹھیک نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے جو سوال کیا تھا اس سوال کا جواب نہیں آیا۔ آپ وہ دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: وہ ٹیکنیکل بات ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے پورے پنجاب کا فائدہ کرنا چاہتا ہوں۔ پورے ایوان میں موجود ممبران کا اور جو غیر حاضر ممبران ہیں ان کا بھی فائدہ کرنا چاہتا ہوں اگر آپ مجھے مہربانی کر کے ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: کس بات کے لئے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہمارا فائدہ ہو جائے گا جب ہم سب کے روڈز ہمارے حلقوں میں بن جائیں گے، پنجاب کے جو ہائی ویز ہیں ان کی سنی جائے گی۔ معاملہ اس طرح ہے کہ موٹروے پر لوڈ کو چیک کیا جاتا ہے لیکن آپ اور میں جس سڑک پر سے گزر کر آتے ہیں اس پر بھی گاڑیوں کے لوڈ کو چیک کیا جاتا ہے اور ایکسل ریٹ وہ ہوتا ہے جس طرح کہ کسی گاڑی کے تین ایکسل ہیں تو اس پر 24 ٹن allowed ہے، اگر اس کے چھ ایکسل ہیں تو اس پر 48 ٹن allowed ہے، یہ فارمولا بالکل ٹھیک ہے، آپ صرف یہ مہربانی کروادیں کہ ہمیں ڈیپارٹمنٹ سے اس کی assurance دلوائیں کہ جس طرح موٹروے پر وزن چیک ہوتا ہے اسی طرح یہ عملدرآمد کروادیں تو ہم پارلیمنٹیرین کے 50 فیصد مسائل ویسے ہی ختم ہو جائیں گے۔ اب جس طرح ہمارے بھائی معزز ممبر میاں طارق کہہ رہے ہیں تو روڈز بنانے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی، روڈز ٹوٹیں گے ہی نہیں۔ اب ایک چھ ایکسل کی جو گاڑی ہے وہ 48 ٹن کی بجائے 160 ٹن وزن لے کر آتی ہے، وہ 120 ٹن وزن کے بارے بتائیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مہربانی کریں، ہم کوئی کمیٹی کمیٹی نہیں کھیل رہے۔ آپ سے ادب سے استدعا ہے کہ اس سوال میں پنجاب کی روڈز کی جان ہے۔ اس سے یہ روڈز بچ جائیں گی اگر آپ مہربانی کر کے اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اس فارمولے پر پوری طرح عمل کروائیں۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! میں اس میں یہ add کروں گا کہ وہ جو سڑکیں انہوں نے اوور لوڈنگ کی وجہ سے توڑی ہیں اس ٹھیکیدار کو ہم کمیٹی میں بلائیں گے، وہ اس کے ٹھیکے میں تھیں، اس نے ان کی مرمت کرنی تھی۔ 50/60 کلومیٹر کی سڑکیں تباہ ہو گئی ہیں، اس ٹھیکیدار کو کمیٹی میں بلا کر ان کی مرمت کروائی جائے گی۔ یہ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ میرے حلقہ کی دیہی سڑکیں اوور لوڈنگ کی وجہ سے تباہ ہو گئی ہیں اور آئندہ پچاس سال یہ نہیں بن سکیں گی۔ اس کے لئے میں نے توجہ دلاؤ نوٹس دیا تھا، میں ہر جگہ پر گیا لیکن کہیں کوئی شنوائی نہیں ہوئی، وہ سب ٹھیکیداروں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں، ان ٹھیکیداروں کو کمیٹی میں آنے کے لئے پابند کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم صفدر انصاری): جناب سپیکر! جس طرح ہمارے معزز ممبران نے کہا، اب لوڈ مینجمنٹ چونکہ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کا سبجیکٹ ہے، انہوں نے اس کو چیک کرنا ہوتا ہے تو میں ان کی تسلی کے لئے چونکہ یہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے relevant نہیں ہے لیکن initiate یہاں سے کیا گیا تھا تو میں انفارمیشن کے لئے بتا دوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم کے مطابق ایک ایسا پراجیکٹ launch کیا گیا ہے جس پر initiate تو مواصلات و تعمیرات نے کیا ہے لیکن کام ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ نے کرنا ہے اور وہی جوابدہ ہوں گے، وہ یہی لوڈ مینجمنٹ کے حوالے سے ہے، پنجاب کے بارہ exist entrances پر weight stations بنائے جا رہے ہیں۔ چونکہ یہ واقعی problem تو ہے، اس بات میں کوئی شک نہیں، اس کے علاوہ موبائل weight stations بھی بنا رہے ہیں جو اس لوڈ مینجمنٹ سسٹم کو چیک کریں گے۔ اب چونکہ یہ سارا ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ اس کو دیکھ رہا ہے لہٰذا تفصیل تو وہی بتا سکتے ہیں لیکن جو سول ورکس ہے، جو مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے چیز ہے وہ سننے میں ابھی یہی ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کی coordination سے ان کے پاس bids کا process ہو چکا ہے یا ہو رہا ہے، اس بات کو ٹرانسپورٹ سے متعلقہ لوگ confirm بتائیں گے تو مواصلات و تعمیرات کو جتنی بھی duties دی جائیں گی، جو یہاں پر کام دیا جائے گا، ہم سول ورکس کے پابند ہیں لیکن یہ بات ضرور ہے کہ اس طرح کا ایک پراجیکٹ گورنمنٹ آف پنجاب launch کرنے جا رہی ہے، اس میں لوڈ مینجمنٹ کو ہی دیکھا جائے گا کہ اس میں problems کہاں آتی ہیں، جو گاڑیاں پنجاب province میں دوسرے provinces سے آئیں گی تو ان کے لوڈ مینجمنٹ کے بارے ان کو message دینا، ان کو unload بھی کرنا لیکن انشاء اللہ جلد ہی یہ ایک پراجیکٹ launch ہو رہا ہے جس میں لوڈ مینجمنٹ کو ہی consider کرتے ہوئے weight stations بنیں گے اور اس بات کو ensure کیا جائے گا کہ روڈز پر جتنے ایکسل کی general permission ہے وہی گاڑیاں یہاں پر چل سکیں اور جو موٹروے کی مثال دے رہے ہیں اسی چیز کو یہاں پر انشاء اللہ precedent کے طور پر رکھا جائے گا۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری بتا رہے ہیں کہ اس کے لئے لوڈ مینجمنٹ کوئی کمپنی یا ادارہ بنا رہے ہیں لیکن جو نقصان ہو چکا ہے میں اس کے لئے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں متعلقہ افسران کو بلایا جائے کہ ایسا کیوں ہے، جب اس پراجیکٹ کو مکمل ہوئے ایک سال ہو گیا ہے، ڈمپروں نے وہ سڑکیں توڑ دی ہیں، ان کی مرمت کون کروائے گا؟ ہمارے پاس پنجاب میں تو اتنے فنڈز

نہیں ہیں کہ ایک حلقہ میں 50/60 کلو میٹر کی سڑکوں کی مرمت کر دی جائے۔ مہربانی کر کے اس کو کمیٹی کے سپرد کریں، ہم کمیٹی میں سے کچھ نہیں نکالنا چاہتے، سوائے اس کے کہ ذمہ داروں کو پابند کر کے ان سے سڑکوں کی مرمت کروائی جائے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! خادم پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے جو خادم اعلیٰ پنجاب رورل روڈز پروگرام دیا ہے، ہمارے پنجاب کے، ہمارے پارلیمنٹیرینز کے اور ہمارے لوگوں کے وہ ایسے ایسے روڈز بن گئے جو کبھی کسی نے سوچا بھی نہیں تھا اور یہ آج بالکل صحیح فرما رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو ضمنی سوال کرنے کی اجازت نہیں دی۔

Please have your seat. Please have your seat. Let me speak now. Let me speak now.

آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ ماحول کو خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ آپ ضمنی سوال کر رہے تھے؟ جب آپ کی باری آئے گی تو اس میں جو مرضی کرنا۔ آپ کی مہربانی۔

معزز ممبران: اس سوال کو متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے، اس کی رپورٹ دو مہینے کے اندر آئے۔ جی، اب جو سوالات رہ گئے ہیں میں ان کو دیکھ لوں۔ پہلا سوال نمبر 3253 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8297 میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے، سوالات مکمل ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع اوکاڑہ: بصیر پور تا دیپالپور روڈ کی تعمیر ومرمت کی تفصیلات

*3253: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ بصیر پور تا دیپالپور ضلع اوکاڑہ روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور عرصہ پانچ سال سے مذکورہ سڑک کی حالت نہایت ہی خستہ حال ہو چکی ہے ؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ عرصہ دراز سے مذکورہ سڑک کی تعمیر ومرمت نہ کی گئی ہے ؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کو دوطرفہ کارپٹ روڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ سڑک سال 2001 سے ضلعی حکومت اوکاڑہ کے زیر انتظام رہی۔ فنڈز کی کمی کے باعث سڑک خستہ حالی کا شکار رہی تاہم سالانہ ترقیاتی پروگرام 14-2013 کے تحت محکمہ شاہرات پنجاب نے اس کی بحالی ومرمت کا کام شروع کیا جو کہ مارچ 2015 تک 161 ملین روپے کی لاگت سے ختم کر لیا گیا۔

(ب) درست نہ ہے سڑک مذکورہ کی مرمت کام مارچ 2015 میں مکمل ہوا اور سڑک کی حالت تسلی بخش ہے۔

(ج) مطلوبہ ٹریفک کاؤنٹ نہ ہونے کی وجہ سے سڑک کو دوطرفہ کارپٹ کرنے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

اوکاڑہ: رینالہ خورد تا بابا بالا روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8297: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیاوزیر مواصلات تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) رینالہ خورد تا بابا بالا روڈ تحصیل رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ کب تعمیر ہوئی تھی ؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ متذکرہ بالا سڑک خراب اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے ؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) رینالہ خورد تا بابا بالا تحصیل رینالہ خورد سال 01-2000 میں تعمیر ہوئی۔

(ب) جی ہاں! درست ہے سڑک متذکرہ بالا ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ج) وزیر اعلیٰ پنجاب مورخہ 2017-02-15 کو رینالہ خورد کے دورہ کے وقت سڑک مذکورہ کی مرمت و بحالی کے احکامات صادر فرما چکے ہیں جس کے تحت سڑک کی مرمت و بحالی کا ایسٹیمیٹ جس کا تخمینہ لاگت 198.143 ملین روپے ہے۔ایسٹیمیٹ کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی کے بعد سڑک کی مرمت و بحالی کا کام فوراً شروع کر دیا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لودھراں: کروڑ پکا، میلسی و دیگر ہیوی روڈ سے متعلقہ تفصیلات

297: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لودھراں، کروڑ پکا، میلسی، وہاڑی، بورے والا اور بورے والا سے چیچہ وطنی اور پھر بورے والا سے عارف والا اور عارف والا سے ساہیوال اور پھر لاہور سے بائی روڈ کا ایک اہم اور ٹریفک کے حوالے سے ہیوی روٹ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ روٹ تا حال سنگل ہے اور اس وجہ سے جان لیوا حادثات ہوتے رہتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس روٹ کو ڈبل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ لودھراں، کروڑ پکا، میلسی، وہاڑی، بورے والا، چیچہ وطنی روڈ کی کل لمبائی 148 کلو میٹر ہے اور چوڑائی 20 فٹ ہے۔ جس میں سے 17 کلو میٹر سڑک از بورے والا شہر بطرف چیچہ وطنی ڈبل (دورویہ) ہو چکی ہے جبکہ مزید 9.43 کلو میٹر سڑک کو

دورویہ کرنے کا کام جاری ہے۔ چیچہ وطنی سے بطرف لاہور N-5 سڑک نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے زیر انتظام ہے۔اسی طرح بورے والا ،عارف والا تا ساہیوال روڈ کی کل لمبائی 90کلو میٹر ہے ۔ بورے سے عارف والا تک اس سڑک کی لمبائی 47کلو میٹر ہے اور یہ کارپٹ سڑک 24فٹ چوڑی ہے۔ عارف والا سے ساہیوال تک سڑک کل لمبائی 43کلو میٹر جس میں سے 39کلو میٹر دورویہ ہو چکی ہے جبکہ بقیہ 4کلو میٹر اپریل 2017تک مکمل کر دی جائے گی۔ سنگل سڑک حادثات کی ایک وجہ ہو سکتی ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(ب)میں بیان کیا گیا ہے کہ مندرجہ بالا دونوں سڑکات کی کل لمبائی 238کلو میٹر ہے جس میں سے 56کلو میٹر سڑک ڈبل (دورویہ)ہو چکی ہیں اور مزید چودہ کلو میٹر پر کام جاری ہے۔ بقیہ 168کلو میٹر چوڑائی 20فٹ تا 24فٹ سڑک کو دورویہ کرنے کا حکومت پنجاب کا فی الحال منصوبہ نہ ہے۔

فیصل آباد محکمہ ہائی وے اور بلڈنگ کے لئے مالی سال 15-2014 میں مختص شدہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

628:جناب احسن ریاض فتیانہ :کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) محکمہ ہائی وے اور بلڈنگ ضلع فیصل آباد کے لئے مالی سال 15-2014 میں کتنا فنڈز صوبائی بجٹ میں اور ضلعی حکومت نے مختص کیا۔ تفصیل فراہم کی جائے ؟

(ب) مالی سال 15-2014 میں متذکرہ محکموں کو 31- دسمبر 2014 تک کون کون سی مد میں کتنا فنڈ فراہم کیا گیا؟

(ج) اس عرصہ کے دوران کتنا فنڈ کس کس منصوبہ پر خرچ ہوا، خرچ کردہ رقم کی انسپکشن کہاں سے کروائی گئی؟

(د) بقایا فنڈز کتنا ہے اور کب تک فراہم ہو گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) مالی سال 15-2014 میں محکمہ ہائی وے کو صوبائی حکومت کی طرف سے 1262.00 ملین روپے مختص کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

i. سالانہ ترقیاتی منصوبہ جات کی مد میں 930.00 ملین

ii. خادم پنجاب رورل پروگرام کی مد میں 332.00 ملین

iii. مالی سال15- 2014میں محکمہ بلڈنگ کو صوبائی حکومت کی طرف سے 1839.983/- ملین روپے مختص کئے گئے۔

(ب) رواں مالی سال15-2014میں31۔دسمبر2014تک محکمہ ہائی وے ضلع فیصل آباد نے 406.500ملین مختص کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

i. سالانہ ترقیاتی منصوبہ جات کی مد میں362.00ملین

ii. کھیت سے منڈی تک کی مد میں44.500ملین

رواں مالی سال15-2014میں31۔دسمبر2014تک محکمہ بلڈنگ ضلع فیصل آباد کو Grant-42میں1070.117اور24 (M/R Grant P21024)میں31.064 ملین روپے فراہم کئے گئے۔

(ج) مالی سال15-2014کے دوران محکمہ ہائی وے فیصل آباد نے جن منصوبوں پر خرچہ کیاان کی تفصیل منصوبہ کے مطابق درج ذیل ہے اور ان کی انسپکشن ہر سال کے اختتام پر ڈی جی اکاؤنٹس ورکس کے دفتر سے کروائی جاتی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مالی سال15-2014 دوران محکمہ بلڈنگ فیصل آباد نے Grant-42 میں347.604 اور24 (M/R Grant P21024)میں20.716ملین روپے خرچ کئے۔ خرچ کردہ رقم کی انسپکشن ڈائریکٹر جنرل، اکاؤنٹس ورکس پنجاب لاہور سے کروائی جاتی ہے۔

(د) محکمہ ہائی وے ضلع فیصل آباد کے منصوبہ جات کے لئے سال15-2014 مندرجہ ذیل فنڈز بقایا تھے۔

i. سالانہ ترقیاتی منصوبہ جات کی مد میں568.00ملین روپے

ii. کھیت سے منڈی تک کی مد میں60.654ملین روپے

iii. خادم پنجاب رورل روڈ پروگرام کی مد میں332.00ملین روپے

محکمہ بلڈنگ ضلع فیصل آباد کے بقیہ فنڈز کے لئے جون 2015 Grant No. 42میں 164.574 ملین روپے24) M/R Grant P21024میں69.085ملین روپے فراہم ہوئے۔

ضلع ساہیوال میں سڑکوں کی مرمت کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

1421: جناب وحید اصغر ڈوگر: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال مالی سال2015۔16 کے دوران کتنی روڈز کی مرمت کے لئے صوبائی اور ضلعی حکومت نے رقم مختص کی، کتنی خرچ ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ب) حلقہ پی پی۔224 ساہیوال میں مالی سال2015۔16 میں کتنی رقم روڈز کی مرمت پر خرچ ہوئی، کتنی اور کون کون سی سڑک کی مرمت کی گئی ہے، کتنی پر کام جاری ہے اور کتنا کام بقایا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس حلقہ کی تمام مرمت طلب سڑکوں کو جلد از جلد مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع ساہیوال میں مالی سال2015-16 کے دوران پراونشل ہائی وے ڈویژن ساہیوال ضلع ساہیوال کی حدود میں آٹھ عدد صوبائی روڈز کی سالانہ مرمت کے لئے کل -/1,39,63,877 روپے خرچ کئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. ساہیوال نور شاہ روڈ از کلومیٹر نمبر2.45 تا27.48 کلومیٹر — خرچہ -/20,46,716 روپے
2. ساہیوال عارف والا روڈ از کلومیٹر نمبر2.54 تا29.65 کلومیٹر — خرچہ -/8,88,363 روپے
3. چیچہ وطنی بورے والا روڈ از کلومیٹر نمبر84.52 تا115.92 کلومیٹر — خرچہ -/27,81,398 روپے
4. ساہیوال پاکپتن روڈ از کلومیٹر نمبر3.07 تا16.10 کلومیٹر — خرچہ -/33,74,551 روپے
5. اقبال نگر تا کماند روڈ — خرچہ -/15,22,659 روپے
6. ہڑپہ سٹیشن تا ہڑپہ میوزیم — خرچہ -/7,07,137 روپے
7. اولڈ جی ٹی روڈ پاسنگ از ساہیوال شہر — خرچہ -/26,43,053 روپے
8. ساہیوال قطب شہانہ روڈ — خرچہ ....

(ب) حلقہ پی پی۔224 ساہیوال میں صرف ایک صوبائی سڑک چیچہ وطنی بورے والا روڈ پراونشل ہائی وے ڈویژن ساہیوال کی حدود میں آتی ہے جس پر مالی سال 2015-16 میں سالانہ مرمت پر خرچ ہوئے اس سڑک پر مالی سال2015-16 میں کام مکمل ہو گیا ہے اور کوئی کام جاری نہ ہے اور سڑک کی حالت بہتر ہے۔

(ج) اس حلقہ میں پراونشل ہائی وے ڈویژن ساہیوال کی حدود میں صرف ایک سڑک چیچہ وطنی بورے والا روڈ آتی ہے اور باقی سڑکات ضلعی حکومت کی حدود میں آتی ہے اور ضلعی حکومت کا محکمہ اس بارے میں بہتر تفصیلات فراہم کر سکتا ہے۔

سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کے لئے لوڈ مینجمنٹ پالیسی سے متعلقہ تفصیلات

1456: رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہر سال نئی سڑکوں کی تعمیر اور پرانی سڑکوں کی مرمت پر اربوں روپے خرچ ہوتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لوڈ مینجمنٹ نہ ہونے کی وجہ سے یہ روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتے ہیں؟

(ج) لوڈ مینجمنٹ کی پالیسی پر کب تک عملدرآمد شروع ہو جائے گا؟

(د) مذکورہ پالیسی کی قانونی حیثیت کیا ہے اور عملدرآمد کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) یہ کام محکمہ ٹرانسپورٹ پنجاب کے ذمہ لگایا گیا ہے اور اس پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔ صوبائی حکومت نے اس منصوبہ کے لئے 2000 ملین روپے مختص کئے ہیں۔

(د) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ اس منصوبہ کے لئے 2000 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے اور weigh bridge کی خریداری کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔

اوکاڑہ بصیر پور تا محمد نگر روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

1481: ملک محمد وارث کلو: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بصیر پور تا محمد نگر روڈ براستہ کوٹ شیر خان، طاہر خورد، چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ عرصہ 10 سال سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کو سال 2015-16 کے خادم اعلیٰ کے پروگرام KPRRP میں شامل نہیں کیا گیا اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت بصیر پور تا محمد نگر روڈ براستہ کوٹ شیر خان، طاہر خورد، چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کو KPRRP پروگرام کے تحت سال2016 میں شامل کر کے تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) بصیر پور تا محمد نگر روڈ براستہ کوٹ شیر خان، طاہر خورد، چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ، سڑک ضلعی حکومت اوکاڑہ کے زیر کنٹرول ہے اور یہ درست ہے کہ سڑک عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ سڑک مذکورہ KPRRP خادم پنجاب دیہی روڈز پروگرام 16-2015 میں شامل نہ ہے۔ سڑک مذکورہ ضلع کوآرڈینیشن کمیٹی برائے ضلع اوکاڑہ کی جانب سے فراہم کردہ ترجیحی لسٹ کی سیریل نمبر 4 پر شامل تھی جو کہ فنڈز کی کمی کے باعث پروگرام میں شامل نہ ہو سکی۔

(ج) خادم پنجاب دیہی روڈز پروگرام فیز-III پر کام جاری ہے جس میں مذکورہ سڑک شامل نہ ہے البتہ سڑک مذکورہ ضلعی کوآرڈینیشن کمیٹی کی ترجیحی لسٹ میں شامل ہونے اور فنڈز کی دستیابی پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

اوکاڑہ ہیڈ گل شیر تا روحیلہ پوران لنک روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلق تفصیلات

1485: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہیڈ گل شیر تا روحیلہ پوران تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ لنک روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور جب سے یہ سڑک بنائی گئی ہے اس کی مرمت نہ کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کو خادم اعلیٰ پروگرام KPRRP سال 16۔2015 میں بھی شامل نہ کیا گیا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کو وزیر اعلیٰ کے پروگرام KPRRP کے تحت تعمیر و مرمت کرنے کے لئے سال 17۔2016 کے سالانہ بجٹ میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) سڑک مذکورہ ضلعی حکومت اوکاڑہ کے زیر کنٹرول ہے اور یہ درست ہے کہ ہیڈ گل شیر تا روحیلہ پوران تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ لنک روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ سڑک مذکورہ KPRRP خادم پنجاب دیہی روڈز پروگرام 16-2015 میں شامل نہ ہے۔

(ج) سڑک مذکورہ ہیڈ گل شیر تا روحیلہ پوران کو سالانہ ترقیاتی پروگرام 17-2016 میں جنرل سیریل نمبر 3597 پر شامل کر لیا گیا ہے اور سڑک مذکورہ کی تعمیر و مرمت کا کام جلد شروع کر دیا جائے گا۔

قصور: پتوکی بلوکی ہیڈ پر پل اور سرائے مغل کے علاقہ کی سڑکوں کی تعمیر

1531: محترمہ شازیہ کامران: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل پتوکی بلوکی ہیڈ پر پل جو سرائے مغل اور پھول نگر کو ملاتا ہے عرصہ دراز سے expire ہو چکا ہے؟

(ب) فارم ٹو مارکیٹ روڈ پروگرام کے تحت ضلع قصور سرائے مغل اور اس سے ملحقہ گاؤں کی سڑکیں عرصہ دراز سے تعمیر کی منتظر ہیں یہ پل اور سڑکیں کب تک خادم اعلیٰ پنجاب کے پروگرام کے تحت تعمیر ہوں گی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) تحصیل پتوکی بلوکی ہیڈ پر پل جو سرائے مغل اور پھول نگر کو ملاتا ہے محکمہ انہار نے عرصہ دراز پہلے تعمیر کیا تھا۔ جو کہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے یہ پل محکمہ ہائی وے سے متعلقہ نہ ہے لہٰذا اس بارے میں متعلقہ محکمہ انہار سے رجوع فرمایا جائے۔

(ب) خادم اعلیٰ پنجاب فارم ٹو مارکیٹ روڈ پروگرام ضلعی انتظامیہ میں مرتب ہوتا ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ پبلک نمائندے (ایم پی اے اور ایم این ایز) اپنے اپنے حلقہ کے منصوبہ جات متعلقہ ڈی سی او کے دفتر میں جمع کرواتے ہیں۔ اس کے بعد تمام نمائندوں کی باہمی رضامندی کے بعد ترجیحی لسٹ متعلقہ ڈی سی او اور ڈی سی سی کے ذریعے مرتب کرتا ہے۔ جسے بعد میں

فنڈز کو دیکھتے ہوئے سکیمیں فائنل ہوتی ہیں۔یعنی اس تمام عمل کی تشکیل و تکمیل ڈی سی او آفس میں ہی ہوتی ہے۔

گجرات ڈنگہ روڈ کی بحالی و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

1684: میاں طارق محمود: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ Rehabilitation of Gujrat Dinga Road ضلع گجرات on going سکیم ہے جس کے لئے مالی سال 17-2016 میں 50.000 ملین روپے رکھے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کے بقایا حصہ کی تعمیر و مرمت کے لئے محکمہ مواصلات و تعمیرات نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر وزیر اعلیٰ پنجاب کو 12-اگست 2016 کو سمری ارسال کی اور اس سکیم کے لئے مزید رقم فراہم کرنے کی درخواست کی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چیئرمین پی اینڈ ڈی نے اس سمری پر اعتراض لگا کر واپس کر دیا اور اس سکیم کی سمری دوبارہ مالی سال 18-2017 کے لئے put-up کرنے کے احکامات صادر فرمائے؟

(د) اس پر اعتراض لگانے کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت اس سکیم کے لئے مالی سال 17-2016 کے ضمنی بجٹ میں فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) درست ہے

(ب) درست ہے

(ج) درست ہے

(د) فنڈز کی کمی کی وجہ سے مذکورہ سمری چیئرمین پی اینڈ ڈی نے واپس سی اینڈ ڈبلیو کو بھجوا دی۔ تاہم اس کے اگلے مالی سال 18-2017 کے ADP Draft میں شامل کرنے کے احکامات صادر فرمائے لیکن مالی سال 17-2016 کے ضمنی بجٹ میں اس سڑک کو شامل کرنے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

ملتان:پی پی-203کی سڑکوں کی مرمت و دیگر تفصیلات

1721:رانا طاہر شبیر:کیاوزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-203ملتان کی بستی ملوک تا شجاع آباد مین روڈ،2-مین روڈ لاڑ تا شجاع آباد،3-متے والا پل تا چک 14فیض نہر کے ساتھ والی روڈ،4-قصبہ مائنر کے ساتھ والی روڈ موضع(9)نو فیض بہت زیادہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔جس کی وجہ سے لوگوں کو بہت دشواری کا سامنا ہے؟

(ب) کیا حکومت ان سڑکات کو مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔اگر ہاں تو کب تک،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات(جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ سڑکات ہذا قابل مرمت ہیں۔

(ب) محکمہ شاہرات و تعمیرات کی از سرِ نو تشکیل(Restructuring)مروجہ یکم جنوری 2017 سے پہلے یہ سڑکات ضلعی حکومت کے زیرِ انتظام تھیں۔یکم جنوری 2017سے لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013کے نفاذ کے بعد ان سڑکات کی ملکیت کا معاملہ حکومت پنجاب کے زیر غور ہے۔ان سڑکات کی مرمت کے ضمن میں بیان کیا جاتا ہے کہ جونہی حکومتِ پنجاب کی طرف سے ہدایات موصول ہوئیں تو تخمینہ لاگت لگا کر برائے تکنیکی منظوری اور اجرا فنڈز کی درخواست کر دی جائے گی۔فنڈز کے موصول ہونے پر ان سڑکات کی بطریق احسن مرمت کر دی جائے گی۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر:اب توجہ دلاؤ نوٹس کا وقت ہے---

ڈاکٹر فرزانہ نذیر:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:.No point of orderآپ بیٹھیں،ہم کام کر رہے ہیں،آپ ہر بات پر پوائنٹ آف آرڈر لیتے ہیں۔آپ کی بڑی مہربانی ذرا تشریف رکھیں۔

شیخ اعجاز احمد:جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: ذرا تشریف رکھیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب احسن ریاض فتیانہ اور دوسرا میاں محمود الرشید کا ہے ہم انہیں جمعرات تک کے لئے pending کرتے ہیں۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب چودھری محمد اکرم مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) پرائیویٹ ایجوکیشن انسٹیٹیوشن پروموشن اینڈ ریگولیشن پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری محمد اکرم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں

The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017 (Bill No. 3 of 2017)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! Kindly کارروائی آگے چلانے سے پہلے کورم پورا کروا دیجئے۔

جناب سپیکر: لوجی کر لو قرارداد پاس۔ کورم کی نشاندہی ہو گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ تمام معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں چونکہ گنتی شروع ہے

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پندرہ منٹ کے لئے ایوان adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پرپندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے
اجلاس کی کارروائی ملتوی کر دی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 6 بج کر 17 منٹ پر
دوبارہ کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس بروز منگل 7-مارچ 2017 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

منگل، 7-مارچ2017

(یوم الثلاثہ، 7-جمادی الثانی1438ھ)

سولھویں اسمبلی: ستائیسواں اجلاس

جلد 27: شمارہ 2

63

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ7۔مارچ2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

(مسودات قانون)

1. The Punjab Private Educational Institutions (Promotion And Regulation) (Amendment) Bill 2017.

MRS GULNAZ SHAHZADI: to move that leave be granted to introduce the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017.

MRS GULNAZ SHAHZADI: to introduce the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017.

2. The Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.

MIAN KHURRAM JAHANGIR WATTOO: to move that leave be granted to introduce the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.

MIAN KHURRAM JAHANGIR WATTOO: to introduce the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.

64

حصہ دوم

قراردادیں

(مفادعامہ سے متعلق)

(مورخہ 7۔فروری 2017کے ایجنڈے سے زیرالتواء رکھی گئی قرارداد)

جناب محمد سبطین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ قومی شناختی کارڈ کا حصول ہر شہری کا بنیادی حق ہے مگر شناختی کارڈ کے حصول میں دیگر مشکلات کے ساتھ ساتھ اس ادارے کی کسی غلطی کا خمیازہ بھی عوام کو ہی بھگتنا پڑتا ہے اور لوگوں کی بڑی تعداد عدالتوں میں دھکے کھا رہی ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نادرا کو پابند کیا جائے کہ اگر شناختی کارڈ میں غلطی کا ذمہ دار نادرا ہو تو اس کو وہ خود ہی درست کریں تاکہ عوام کو پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** اس ایوان کی رائے ہے کہ بہاولپور شہر میں بہاول وکٹوریہ ہسپتال اور میڈیکل سٹورز مارکیٹ کے درمیان ٹریفک کے زبردست دباؤ کو کم کرنے کے لئے فلائی اوور تعمیر کیا جائے یا ٹریفک انڈر پاس تعمیر کر دیا جائے۔

2۔ **محترمہ تمکین اختر نیازی:** اس ایوان کی رائے ہے کہ روات کے انڈسٹریل ایریا سمیت پوٹھوہار کے پس ماندہ علاقہ جات کی ترقی اور خوشحالی کی خاطر انہیں سی پیک (CPEC) میں شامل کیا جائے۔

3۔ **جناب احمد خان بھچر:** ہائی کورٹ سے پابندی کے باوجود صوبہ بھر میں میڈیکل سٹورز پر جانوروں میں دودھ بڑھانے والے انجکشن کی کھلے عام فروخت جاری ہے۔ان ٹیکوں کے استعمال سے خطرناک بیماریاں پھیل رہی ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ یہ انجکشن فروخت کرنے والے میڈیکل سٹورز کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

4۔ **بیگم خولہ امجد :** اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بھر میں کوڑا کرکٹ سے بجلی پیدا کرنے کے پلانٹ لگائے جائیں تاکہ آلودگی میں کمی کے ساتھ ساتھ توانائی کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

5۔ **محترمہ گلناز شہزادی:** اس ایوان کی رائے ہے کہ خواتین کالجز کی مانیٹرنگ کے لئے مرد اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے ساتھ خاتون اسسٹنٹ ڈائریکٹر بھی تعینات کی جائے تاکہ ان کالجز کی کارکردگی کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

65

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا ستائیسواں اجلاس

منگل،7۔مارچ2017

(یوم الثلاثہ،7۔جمادی الثانی1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر30منٹ پر زیر صدارت **جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔**

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ
تُوعَدُونَ (30) نَحْنُ أَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ
وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ (31)
نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ (32)

سُوْرَةُ حٰمٓ السجدة آیات30تا32

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ(اس پر)قائم رہے ان پر فرشتے اُتریں گے(اور کہیں گے)کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ(30)ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی(تمہارے رفیق ہیں)اور وہاں جس (نعمت)کو تمہارا جی چاہے گا تم کو(ملے گی)اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے(موجود ہوگی)(31) (یہ)بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے((32)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبولﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی
خلق سے اولیاء، اولیاء سے رُسل
سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی
جس کے تلووں کا دھون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی
غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

سوالات

(محکمہ سکولزایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر2532 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: چلڈرن لائبریری میں شارٹ کورسز کی بندش ودیگر تفصیلات

*2532: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چلڈرن لائبریری لاہور میں شارٹ کورسز کروائے جاتے تھے مگر بعض ناگزیر وجوہ کی بناء پر بند کر دیئے گئے کیوں؟

(ب) چلڈرن لائبریری میں کل کتنی کتب ہیں نیز ان کتب میں کون کون سے موضوعات کی کتابیں رکھی گئی ہیں؟

(ج) چلڈرن لائبریری میں موجود لائبریرین کتنے گریڈ کی ہے، اس کو کب بھرتی کیا گیا اور اس کی ماہانہ تنخواہ کیا ہے اور دیگر دی جانے والی سہولیات کی تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) چلڈرن لائبریری میں کل کتنے بڑے اور کتنے چھوٹے درخت موجود ہیں نیز ان درختوں کی دیکھ بھال کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے جاتے ہیں؟

(ہ) چلڈرن لائبریری لاہور میں بنایا جانے والا گورنمنٹ سکول کل کتنے کمروں پر مشتمل ہے نیز ان کمروں کو کس کس کلاس رومز، پرنسپل روم اور سٹاف روم میں مختص کیا گیا ہے اور اس سکول میں کون کون سی کلاسز لی جاتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) چلڈرن لائبریری لاہور میں تمام شارٹ کورسز باقاعدگی اور تواتر سے ہو رہے ہیں۔صرف جن دنوں ڈینگی کی وباء پھیلی تھی تو شام کے کورسز عارضی طور پر بند کئے گئے تھے۔

(ب) بچوں سے متعلق تمام موضوعات پر کتب موجود ہیں۔(انسائیکلو پیڈیاز)ریفرنس بکس (ڈکشنریز،جنرل نالج)معلومات عامہ،فکشن(Easy reader)آرٹس،سپورٹس،سائنس اسی طرح کے بہت سے موضوعات کی کتب اردو اور انگریزی زبان میں موجود ہیں۔رجسٹر کے اندراج کے مطابق اس وقت تک لائبریری میں کتب کی تعداد23000ہے۔

(ج) چلڈرن لائبریری لاہور میں لائبریرین کی پوسٹ گریڈ17کی ہے مورخہ14۔02۔1993 میں بھرتی کئے گئے لائبریرین کا دوران ملازمت08۔08۔2014کو انتقال کے باعث یہ پوسٹ تاحال خالی ہے۔ان کی ماہانہ بنیادی تنخواہ۔/40000روپے تھی اور لائبریرین کو تنخواہ کے علاوہ کوئی دیگر سہولت میسر نہ ہے۔اب لائبریری کی دیکھ بھال اسسٹنٹ لائبریرین کے سپرد ہے جو گریڈ17کے ہیں۔

(د) چلڈرن لائبریری لاہور میں114بڑے اور76چھوٹے درخت موجود ہیں جن کی دیکھ بھال ایک ہیڈ مالی اور چار مالیوں کو سونپی گئی ہے۔

(ہ) چلڈرن لائبریری لاہور میں قائم کردہ گورنمنٹ سکول تین منزلہ بلڈنگ پر مشتمل ہے جس میں کل27کمرے ہیں یہ کمرے چار لیبز:(کمپیوٹر،فزکس،بیالوجی،کیمسٹری)دو سٹاف روم، دو کلرک روم،ایک پرنسپل روم،ایک لائبریری اور بقیہ17کمرے نرسری تا میٹرک کی کلاسز کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر!اس سوال کے جز(ج)میں جو میں نے لائبریرین کی پوسٹ سے متعلق پوچھا تھا اس میں بتایا گیا ہے کہ یہ لائبریرین1993میں بھرتی کی گئی تھی اور2014میں انتقال کے باعث یہ پوسٹ تاحال خالی ہے۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ سیٹ ابھی تک پُر کیوں نہیں کی گئی نیز اسی جواب میں بتایا گیا ہے کہ گریڈ17کے جو اسسٹنٹ لائبریرین ہیں وہ یہ ڈیوٹی کر رہے ہیں جبکہ لائبریرین کی پوسٹ بھی گریڈ17کی ہے۔اس پوسٹ کو ابھی تک کیوں نہیں پُر کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! اسسٹنٹ لائبریرین کا بھی گریڈ 17 ہے اور لائبریرین کی سیٹ کو بھی گورنمنٹ جلد ہی پُر کردے گی۔ ویسے یہ چلڈرن لائبریری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے under نہیں آتی ہے لیکن ہم نے یہ مسئلہ اٹھایا تھا تو اس پوسٹ کو جلد ہی پُر کر دیا جائے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اگر یہ سکولز ایجوکیشن کے under نہیں ہے تو پھر متعلقہ ڈیپارٹمنٹ ہی اس کا بہتر جواب دے سکتا ہے اور جو ایکشن لینا ہے وہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ ہی لے سکتا ہے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو refer کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 2880 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: چلڈرن لائبریری کمپلیکس میں بچوں کو تفریح فراہم کرنے کے لئے خرید کی گئی اشیاء و دیگر تفصیلات

*2880: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

چلڈرن لائبریری کمپلیکس لاہور میں سال 2011 کے دوران بچوں کو تفریح پہنچانے کے لئے کیا کیا چیزیں خریدی گئیں، خریدی گئی چیزوں کے الگ الگ نام، اشیاء کی قیمت اور یہ کہاں کہاں سے اور کتنے میں خریدی گئیں، الگ الگ تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

چلڈرن لائبریری کمپلیکس لاہور کو سال 2011 میں کوئی ڈویلپمنٹ گرانٹ نہیں ملی۔ نان ڈویلپمنٹ گرانٹ بجٹ 2011 کے اخراجات کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس سوال کو بھی متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کر دیں کیونکہ یہ بھی لائبریری سے متعلق ہی ہے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو بھی متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2919 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 68۔ ر ب کلاں میں عملہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2919: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 68۔ ر ب کلاں تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں کل کتنا سٹاف ہے، نام، عہدہ اور گریڈ بیان کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کی عمارت طالبات کی تعداد کے مطابق نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا میں اکثر اساتذہ سکول دیر سے آتے ہیں جس سے سکول کے سالانہ رزلٹ پر اثر پڑتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا کا سال 13-2012 آٹھویں جماعت اور میٹرک کا رزلٹ مایوس کن رہا ہے؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ سکول کی انچارج صاحبہ اور دیر سے آنے والی ٹیچرز کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 68 ر۔ب کلاں میں کل سٹاف کی تعداد 19 ہے۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے بلکہ سکول کی عمارت طالبات کی تعداد کے مطابق کافی ہے۔

(ج) مذکورہ سکول کی اساتذہ بروقت سکول آتی ہیں اور سکول کا سالانہ رزلٹ بھی حوصلہ افزاء ہے۔

(د) درست نہ ہے بلکہ مذکورہ سالوں کے دوران سکول کا رزلٹ حوصلہ افزاء ہے تفصیل درج ذیل ہے:

جماعت	2012	2013
کلاس ہشتم	89.18فیصد	100فیصد
میٹرک	88.33فیصد	68فیصد

(ہ) مذکورہ سکول کی انچارج صاحبہ کی کارکردگی تسلی بخش ہے اور تمام اساتذہ بروقت سکول آتی ہیں۔تاہم اگر اس حوالے سے کبھی کوئی شکایت موصول ہوئی تو ذمہ داران کے خلاف فوری حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!میں نے ضلع فیصل آباد کے سکول کے بارے میں سوال کیا تھااور ان سے یہ پوچھا تھا کہ کیامذکورہ سکول کی عمارت طالبات کی تعداد کے حساب سے کافی ہے اور دوسرا سوال پوچھا تھا کہ کیامذکورہ سکول کی انچارج صاحبہ سکول ٹائم پر آتی ہیں اوران کی حاضری پوری ہیں؟انہوں نے جواب میں لکھ دیا ہے کہ سکول کی عمارت طالبات کی تعداد کے مطابق کافی ہے اور سکول کی اساتذہ بھی بروقت سکول آتی ہیں۔یہ تو صرف ایکstatement ہے۔ پچھلی دفعہ بھی میرے اس قسم کے سوالات تھے جس کا یہاں ایوان میںprove ہوا تھا کہ جواب غلط آئے ہیں اور پھر وہ سوال کمیٹی کو ریفر کیا گیا تھا۔ وہاں کمیٹی میں یہ بات بھی ہوئی تھی کہ جب یہ لوگ لکھتے ہیں کہ اساتذہ کی تعداد کافی ہے یا عمارت طالبات کے مطابق کافی ہے تو اس کے لئے کوئی ثبوت بھی دیں یعنی اساتذہ کی attendance sheets ساتھ لگائیں اور سکول کی عمارت کے اندر کتنے کمرے ہیں وہ بھی ساتھ بتائیں۔یہ کمیٹی میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ اس طرح کا جواب بالکل ناکافی ہوتا ہے کہ اساتذہ وقت پر آتے ہیں اوران کی حاضری پوری ہے۔ ہمارے پاس کیا ثبوت ہے جبکہ یہ ریکارڈ پر موجود ہے کہ اس اسمبلی میں غلط جوابات آتے ہیں، یہ تو کوئی جواب نہ ہوا کہ سکول کی عمارت طالبات کے حساب سے کافی ہے، یہ کس طرح عمارت کافی ہے اور وہاں پر کتنے کمرے ہیں؟ میرا سوال ہے کہ طالبات کی تعداد کتنی ہے اوراس کے حساب سے کمرے کتنے ہیں؟

جناب سپیکر: جی،اگر آپ یہ پوچھتیں تو وہ ضرور بتاتے۔اب آپ تعداد طالبات بھی پوچھ رہی ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!سوال کا جواب نامکمل ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ نے ان کی بات سن لی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ نامکمل جواب ہے اور جب تک اس کا صحیح جواب نہیں ہوگا، ویسے تو یہ 2013 میں سوال کیا گیا تھا اور اس کا جواب 2017 میں آ رہا ہے۔ اگر یہ سوال کیا گیا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ تو جب سوال کی باری آتی ہے تب ہی ایوان میں آتا ہے۔ ان کا تو اس میں قصور نہیں ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ اسی وجہ سے سوال کیا گیا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ نے ان کی بات غور سے سن لی ہے؟ اس کا جواب دیجئے اگر آپ کے پاس جواب ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! جتنا محترمہ نے پوچھا تھا اس کے مطابق ان کو جواب دیا گیا ہے۔ انہوں نے پوچھا تھا کہ کتنا سٹاف ہے اور ہم نے بتا دیا ہے کہ 19 کا سٹاف ہے اور annexure اس کے ساتھ ہے۔ دوسرا سوال یہ تھا کہ سکول کی عمارت طالبات کی تعداد کے مطابق ہے یا نہیں؟ وہ عمارت طالبات کی تعداد کے مطابق ہی ہے تو ہم نے یہ لکھا ہے۔۔۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کیا ان کی ratio کے مطابق ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! ان کی ratio یہی بنتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، floor ان کے پاس ہے وہ جواب دیں گی تو پھر اس کے بعد مزید پوچھنا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! انہوں نے لکھا ہے کہ اکثر اساتذہ سکول میں دیر سے آتے ہیں جس سے سکول کے سالانہ رزلٹ پر اثر پڑتا ہے۔ میں آپ کو بتاتی ہوں کہ اساتذہ میں سے چند ایک تھیں جس میں نادیہ انچارج تھی انہیں وارننگ دے دی گئی ہے۔ اس کے بعد وہ سکول بالکل ریگولر آ رہی ہیں اور اساتذہ وقت پر آ رہے ہیں۔ مزید یہ کہ اس بات کا رزلٹ پر کوئی اثر نہیں ہے کیونکہ لیٹ آتی ہوں گی ہو سکتا ہے کہ اسمبلی شروع ہونے سے پہلے آ رہی ہیں یا بعد میں آ رہی ہیں یا چلیں! جس طرح بھی تھیں انہیں وارننگ دے دی گئی تھی لیکن ان کے سکول کے رزلٹ بہت اچھے آ رہے ہیں اور وہ اپنی کارکردگی ٹھیک ادا کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میری درخواست یہی ہے کہ ان جوابات کو زیادہ مکمل طور پر دیا جائے۔ اگر بتایا ہے کہ عمارت کافی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ یہ بھی بتا دیا جائے کہ عمارت میں پندرہ یا چودہ کمرے ہیں جو کہ اتنے طالبات کے لئے کافی ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے خود admit کیا ہے کہ وہاں پر ٹیچرز لیٹ آتی تھیں اور ان کو وارننگ دی گئی تھی جس کے بعد وہ بہتر ہوئیں۔ اس کو جواب میں mention کرنے میں کوئی حرج تو نہیں ہے کیونکہ جب یہ سوال 2013 میں دیا گیا تھا تو یہ complaint وہاں پر تھی۔ ان کو چاہئے تھا کہ جب ان سے سوال کیا گیا کہ ان کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتے ہیں تو اس سوال کے جواب میں یہ ہونا چاہئے تھا کہ جی، ہاں ان کو وارننگ دی گئی تھی جس کے بعد ان میں بہتری آ گئی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس طرح سے سوالوں کے مکمل جواب ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ اپنی طرف سے مکمل جواب دیتے ہیں۔ جی، جو وہ بات کر رہی ہیں آپ اس کا جواب بھی اچھے طریقے سے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! محترمہ بالکل صحیح کہہ رہی ہیں۔ آئندہ ہم مکمل طور پر جواب دیں گے یعنی اگر یہ اساتذہ کا پوچھیں گی تو ان کے نام بھی دے دیں گے، وقت پوچھیں گی تو حاضری کی لسٹ بھی دے دیں گے جس طرح سے یہ satisfied ہوں لیکن یہ ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ کارروائی اس وقت ہوتی ہے جب وارننگ کے باوجود بھی ٹیچرز نہ سنے تب جا کر کارروائی ان کے خلاف کی جاتی ہے۔ اب انہوں نے admit کر لیا ہے، کوئی وجہ ہو گی یا کوئی conveyance نہیں ملتی ہو گی یا گھر دور ہو گا یا ویسے بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ لیٹ ہوتی ہوں گی یا وہ اس کو اتنا ضروری نہیں سمجھتی ہوں گی۔ آپ نے نشاندہی کر دی ہے لہٰذا آئندہ ایسے کر دیا جائے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، نشاندہی پر آپ ان کی شکر گزار ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! میں بہت زیادہ شکر گزار ہوں۔ ویسے بھی میں ان سے بڑی متاثر ہوں کیونکہ وہ بڑی تیاری کر کے آتی ہیں اور میں بھی آگے سے بڑی تیاری کر کے کھڑی ہوتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2920 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ سکول (بوائز) کو فنڈز کی فراہمی، استعمال و دیگر تفصیلات

*2920: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ہائی سکول فار بوائز باغبانپورہ لاہور کا کل کتنا رقبہ ہے۔ کتنے رقبہ پر عمارت ہے اور کتنا رقبہ گراؤنڈ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے؟

(ب) مذکورہ سکول کو پچھلے پانچ سالوں کے دوران کل کتنا فنڈ کس کس مد میں دیا گیا اور کہاں کہاں خرچ کیا گیا، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ سکول میں کل کتنا سٹاف ہے۔ نام، عہدہ اور گریڈ بیان کریں؟

(د) سکول ہذا میں موجود سٹاف میں کتنا سٹاف ایسا ہے جو عرصہ دس سال سے اسی سکول میں تعینات ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق کوئی ملازم عرصہ تین سال سے زیادہ ایک جگہ تعینات نہیں رہ سکتا ہے؟

(و) کیا حکومت ایسے ملازمین کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) گورنمنٹ ہائی سکول فار بوائز کا کل رقبہ 42 کنال ہے جبکہ 23 کنال پر عمارت ہے۔ آٹھ کنال آٹھ مرلہ گراؤنڈ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

(ب) مذکورہ سکول کو پچھلے پانچ سالوں کے دوران کل جتنا فنڈ جس جس مد میں دیا گیا۔ سال وار تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سکول ہذا میں کل 103 کا سٹاف موجود ہے۔ لسٹ (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سکول ہذا میں موجود سٹاف سے 44 سٹاف ممبر 10 سال سے زیادہ عرصہ سے تعینات ہیں۔

(ہ) درست نہ ہے۔ٹیچنگ سٹاف کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے ایسی کوئی پالیسی موجود نہ ہے۔

(و) جواب جز(ہ)کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر:کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد:جناب سپیکر!باغبانپورہ کے جس گورنمنٹ ہائی سکول کا ذکر ہے تو اس میں، میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہ جو42کنال پر سکول ہے اس میں سٹوڈنٹس کی تعداد کتنی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن(محترمہ جوئس روفن جولیس):جناب سپیکر!انہوں نے یہ پوچھا نہیں تھا لیکن آپ نے جو آئندہ کے لئے adviseکی ہے اس پر پورا عمل ہوگا۔

ڈاکٹر نوشین حامد:جناب سپیکر!ایک درخواست اور بھی ہے کہ سوالات کے حوالے سے کمیٹی میں بڑا detail سے ذکر ہوا تھا کہ ڈیپارٹمنٹ کی یہ کوتاہی ہے کہ سوالات اتنے اتنے عرصے pending رہتے ہیں۔سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی ان سے سوال کیا گیا تھا تو وہ اس کا کوئی جواب نہیں دے سکے تھے تو آپ کے توسط سے میری پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے درخواست ہے کہ وہ تھوڑا سا ڈیپارٹمنٹ کو کھینچیں تاکہ timelyوہاں سے جواب آسکیں۔

جناب سپیکر:جی،ٹھیک ہے۔محترمہ!timelyجواب لیا کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن(محترمہ جوئس روفن جولیس):جناب سپیکر!ان کا یہ سوال 07-01-2014وصول ہوا تھا اور30-06-2014کو سوال کا جواب آگیا تھا۔اب اسمبلی میں باری باریturnپر سوال آتے ہیں کیونکہ ہمارے اتنے زیادہ ممبران ہیں اور وہ سب سوالات کرتے ہیں۔شکریہ

جناب سپیکر:جی،اگلا سوال محترمہ باسمہ چودھری کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!.On her behalf

جناب سپیکر:جی،سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!سوال نمبر3579ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ٹیچرز کو ملنے والے بگ سٹی الاؤنس سے متعلقہ تفصیلات

*3579: محترمہ باسمہ چودھری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ لاہور کے زیر انتظام سکولوں میں ان ٹیچرز کی تعداد کیا ہے جو بگ سٹی الاؤنس وصول کر رہے ہیں اور کتنے ٹیچرز کو یہ الاؤنس نہیں دیا جا رہا؟

(ب) کیا بگ سٹی الاؤنس وصول کرنے والوں میں ضلع لاہور کے رورل ایریاز کے تمام سکول ٹیچرز بھی شامل ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور کے کچھ رورل ایریاز کے سکول ٹیچرز کو بگ سٹی الاؤنس نہیں دیا جا رہا اگر ایسا ہے تو اس تفاوت کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ لاہور کے زیر انتظام ایسے سکولز جو کہ میونسپل کارپوریشن کی حدود میں واقع ہیں ان کے تمام ٹیچرز Big City Allowance وصول کر رہے ہیں ان کی تعداد 9712 ہے جبکہ ایسے سکولز جو کہ میونسپل کارپوریشن کی حدود سے باہر rural area میں واقع ہیں ان میں کام کرنے والے ٹیچرز کو Big City Allowance نہیں دیا جاتا اُن کی تعداد 4412 ہے۔

(ب) جی نہیں! میونسپل کارپوریشن کی حدود سے باہر rural area میں واقع سکولز کے ٹیچرز کو Big City Allowance نہیں دیا جاتا۔

(ج) درست نہ ہے میونسپل کارپوریشن کی حدود سے باہر rural area میں واقع سکولز کے ٹیچرز کو Big City Allowance نہیں دیا جاتا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس میں لاہور سٹی ڈسٹرکٹ میں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے آگے دو سوال ہیں۔ اگر آپ یہ سوال کر لیں گے تو آپ کا ایک سوال چلا جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ایک سوال چھوڑ دوں گا۔ یہ پوچھا گیا تھا کہ سٹی ڈسٹرکٹ لاہور کے زیر انتظام سکولوں میں ان ٹیچرز کی تعداد کیا ہے جو بگ سٹی الاؤنس وصول کر رہے ہیں لیکن میں یہ کہوں گا کہ زیادہ خدمت تو وہ ٹیچرز کرتے ہیں جو رورل ایریا میں جاکر سروس کرتے ہیں۔ اس وقت routine یہ ہے کہ شہروں میں زیادہ بچے اور بچیاں پڑھ جاتی ہیں اور پھر وہ دیہاتوں میں جاکر سروس کرتی ہیں۔ چاہئے تو یہ کہ ان کو رورل الاؤنس بھی دیا جائے تاکہ جو ان کا آنے جانے کا خرچہ ہوتا ہے وہ over and above ہوتا ہے تو پھر بگ سٹی میں آنے کی دوڑ لگی رہتی ہے کہ واپسی ہو جائے۔ اگر رورل الاؤنس announce کر دیں اور زیادہ دے دیں تو اس سے بہتر صورتحال ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، یہ تو آپ لوگوں نے کرنا ہے انہوں نے تو نہیں کرنا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ کیا محکمہ کے پیش نظر ایسی کوئی تجویز زیر غور ہے یعنی جو رورل ایریا میں بچے اور بچیاں سکولوں میں سروس کر رہی ہیں تو کیا ان کو رورل الاؤنس دیا جا سکے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! دیہات کے اندر جتنی بھی بچیاں جاتی ہیں اگر وہ وہاں پر رہائش اختیار کریں گی، وہاں پر رینٹ پر کوئی گھر لیں گی تو basic pay کا 30 فیصد الاؤنس انہیں ملتا ہے اور شہروں کے اندر کیونکہ رینٹ زیادہ ہوتے ہیں یا شہروں میں اخراجات اور مہنگائی زیادہ ہوتی ہیں تو ان کو basic pay کا 45 فیصد الاؤنس ملتا ہے۔ یہ پالیسی 2008 میں بنائی گئی تھی اور ابھی تک اسی پالیسی پر عمل ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا چھوٹا سا ضمنی سوال یہ ہے کہ تین سال پہلے سترہ اور اٹھارویں گریڈ کے اندر ڈپٹی ڈی اوز اور ہیڈ ماسٹر بھرتی کئے گئے تھے۔ اب ان کو تین سال بھرتی ہوئے ہو گئے ہیں اور وہ پانچ سال کے لئے پبلک سروس کمیشن کے ذریعے آئے تھے۔ ماضی میں یہ روایت رہی ہے کہ کچھ عرصے بعد ان کو permanent کر دیا جاتا ہے تو کیا حکومت ان ڈپٹی ڈی اوز یا ہیڈ ماسٹر male اور female کو مستقل کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! ریگولر کرنے کی پالیسی ہے کہ جب وہ تین سال کے کنٹریکٹ پر آتے ہیں تو انہیں ایک ٹریننگ کرنی پڑتی ہے اور جو ٹریننگ کرتے جاتے ہیں وہ ریگولر ہو جاتے ہیں اور جو نہیں کرتے وہ وہیں پھنسے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 5629 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی ای سی کے جماعت ہشتم کی ڈیٹ شیٹ میں عربی اور کمپیوٹر کے مضامین سے متعلقہ تفصیلات

*5629: **الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ایگزامینیشن کمیشن وحدت کالونی لاہور کی طرف سے ڈیٹ شیٹ برائے امتحان جماعت ہشتم سال 2013 میں عربی / کمپیوٹر عملی امتحان بعد از تحریری امتحان شامل تھا جبکہ 2014 کے لئے شائع ہونے والی ڈیٹ شیٹ میں عربی اور کمپیوٹر کے مضامین کو نکال دیا گیا ہے؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو 2014 کی ڈیٹ شیٹ سے ان ضروری مضامین کو کیوں اور کس کے کہنے پر نکالا گیا ہے، کیا آئندہ ان کو شامل کرنے کا حکومت ارادہ رکھی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) کیا عربی مضمون کو نصاب سے خارج کرنا یہ حکومت کے اپنے بیان سے تضاد بیانی نہیں ہے کہ ہم عربی زبان کو خصوصی توجہ دے رہے ہیں کیونکہ یہ بین الاقوامی اور ہماری مذہبی زبان ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) درست ہے۔

(ب) پنجاب ایگزامینیشن کمیشن ایک خود مختار ادارہ ہے جو کہ پنجم و ہشتم جماعت کے طلباء کے امتحانات لیتا ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی سربراہی میں 2013-11-29 کو منعقد کی گئی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ پنجاب ایگزامینیشن کمیشن صرف پانچ مضامین (انگلش، اردو، سائنس، ریاضی، اسلامیات) کا امتحان لے گا جس پر فوری عملدرآمد اور اُس کے بارے میں

رپورٹ دینے کے لئے لیٹر نمبرDDC/PMIU/SED/2014/11842 بتاریخ 16۔01۔2014 کو جاری ہوا۔ میٹنگ کے منٹس(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ پنجاب ایگزامینیشن کمیشن حکومت کی جاری کردہ پالیسی پر اسیسمنٹ کے حوالے سے عملدرآمد کرتا ہے۔ اگر حکومت ان مضامین کو اسیسمنٹ کا حصہ بنانے کا فیصلہ کرتی ہے تو پنجاب ایگزامینیشن کمیشن ان مضامین کو سالانہ امتحان میں شامل کرنے کا پابند ہوگا۔

(ج) طلباء کی عربی زبان میں مہارت جس طرح کہ امتحان میں مطلوب ہوتی ہے اُس کو اسلامیات کے پرچہ میں شامل کیا گیا ہے اور خاص طور پر ایسے سوالات جیسا کہ مختلف سورتوں کے تراجم اور تشریح کو شامل کیا گیا ہے کیونکہ بعض سورتوں کو اسلامیات کے نصاب میں ناظرہ، حفظ اور ترجمہ کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ تاہم سکولوں کو یہ اجازت نہیں دی گئی کہ وہ کسی قسم کے مضمون کو نصاب سے خارج کریں اور سکول کی روزانہ کی سرگرمیوں میں اُسے نظر انداز کریں اور اُن کا امتحان نہ لیا جائے۔ سکول انتظامیہ کے لئے لازم ہے کہ اپنے سکول کی سطح پر عربی، معاشرتی علوم، کمپیوٹر سائنس اور دوسرے اختیاری مضامین کا امتحان لیں۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟ کس جز پر جائیں گے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! پہلے جز پر ہی شروع ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو انہوں نے "درست" کہہ دیا ہے تو اور کیا کرنا ہے، آپ نے جو کہا انہوں نے کہہ دیا ٹھیک ہے۔ آگے چلیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: نہیں۔ اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ بتا سکیں گے، یہ کہہ رہے ہیں کہ پہلے تو وحدت سکول کے 2014 میں یہ مضامین تھے تو 2013 میں کون کون سے مضامین تھے اور 2014 میں کون کون سے مضامین تھے، کون سا فرق آیا، یہ دو عربی اور کمپیوٹر کو نکالنے کے بعد نئے کون سے مضامین آئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس) جناب سپیکر! عربی اور جو کمپیوٹر ہے یہ option دیا جاتا ہے اور جو انگلش، اردو، سائنس، ریاضی اور اسلامیات ہیں ان کا امتحان لیا جاتا ہے لیکن ہمارے گورنمنٹ سکولز کے اندر کمپیوٹر اور عربی زبان بھی پڑھائی جاتی ہے۔ اسلامیات کے

اندر قریباً عربی کا کافی کورس ہوتا ہے، جو اسلامیات کے اندر ہی بچے پڑھتے ہیں اور یہ لازمی امتحان میں ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2014 میں جو دو مضمون عربی اور کمپیوٹر نکالے ہیں ان کی جگہ کون سے مضمون لے آئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! یہ مضمون ان کی جگہ نہیں لئے گئے بلکہ یہ مضمون as a subject کلاسز میں پڑھائے جاتے ہیں، ان کی جگہ کوئی نہیں لیا گیا، ہم نے سٹوڈنٹس کی assessment کرنی ہوتی ہے اور assessment کے لئے ہم نے پانچ subjects رکھ دیئے ہیں، ان سے assessment ہو جاتی ہے۔ سکولوں کے اندر عربی بھی پڑھائی جاتی ہے۔ کچھ بچے کمپیوٹر رکھ لیتے ہیں اور کچھ عربی رکھ لیتے ہیں۔ عربی as a language پڑھائی جارہی ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے کہ وفاقی حکومت نے بھی حکم دیا ہے اور قومی اسمبلی میں فیصلہ ہو گیا ہے کہ چھٹی جماعت تک قرآن پاک ناظرہ پڑھایا جائے گا پھر ترجمہ لیکن ترجمہ پڑھنے پڑھانے سے جو اس کی لغت ہے وہ تو سمجھ نہیں آتی۔ میرا اس میں سوال یہ ہے کہ کیا عربی پڑھانے کے لئے بھی سکول یا محکمہ اتنی ہی توجہ دیتا ہے جتنی انگلش کو پڑھانے کے لئے توجہ دیتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! ہاں جی! ان کا عربی کا سلیبس ہے۔ ان کا روز پیریڈ ہوتا ہے۔ انہوں نے عربی کے لئے قاری صاحب رکھے ہوئے ہیں۔ یہ سارا کام ہو رہا ہے، پھر کس طرح آپ محکمے کو کہہ سکتے ہیں کہ وہ توجہ نہیں دے رہا، توجہ دینے کے لئے تو یہی ہے کہ سلیبس لگوایا جائے، عربی کی کتاب لگوائی جائے، پھر عربی زبان کے لئے ٹیچر رکھا جائے، بچوں کا پیریڈ مقرر کیا جائے، سکول کی سطح پر بچوں کی assessment لی جائے، عربی کا امتحان سکول خود internal examinations میں لیتا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! یہاں ہے کہ ہم نے عربی کو اختیاری مضمون کا درجہ دیا ہے۔ حضور کا حکم ہے کہ **"تعلموا العربیۃ فانھا من دینکم"** عربی کو سیکھو، کم امر کا صیغہ ہے، حکم ہے۔ حضور اس کو حکم اور واجب قرار دے رہے ہیں اور ہماری حکومت اس کو صرف اختیاری مضمون قرار دیتی ہے۔

جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں جز (ب) میں یہ لکھا ہے کہ پنجاب ایگزامینیشن ایک خود مختار ادارہ ہے۔ ادارہ خود مختار ہے اور پھر فیصلہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے دفتر میں ہی ہو رہا ہے کہ اب یہ مضمون نکال دیں اور یہ ڈال دیں۔ اگر خود مختار ادارہ ہے تو پھر ان کو وہاں سے کوئی مشورہ لینے کی کیا ضرورت ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! یہ exam لینے تک تو یہی ہے۔ اب ایک پنجاب ایگزامینیشن کمیشن بنایا گیا ہے، وہ ڈیٹ شیٹس مرتب کرتا ہے، وہ پانچویں جماعت کی کرتا ہے، پھر آٹھویں جماعت کی کرتا ہے، وہ ایگزامینیشنز لیتا ہے۔ اب یہ وزیر اعلیٰ تو نہیں نہ کرے گا، ان کو اس چیز کا اختیار دیا گیا ہے کہ وہ سارا اپنا کام کریں۔ چیکنگ کیسے ہو رہی ہے، یہ سارا کام وہی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال جناب محمد نعیم انور کا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! On his behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 6233 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب محمد نعیم انور کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولنگر: فورٹ عباس میں سکولوں کی اپ گریڈیشن کا مسئلہ

***6233: جناب محمد نعیم انور:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر حلقہ پی پی۔284 فورٹ عباس شہر میں 1950 میں بوائز مڈل سکول کو اپ گریڈ کر کے بوائز ہائی سکول کا درجہ دیا گیا 63 سال گزرنے کے باوجود شہر میں ایک ہی بوائز ہائی سکول چل رہا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ مزید کوئی بوائز ہائی سکول بنانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ج) کیا محکمہ سکولز ایجوکیشن مظہر العلوم مڈل سکول کو اپ گریڈ کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے؟

(د) کیا حکومت فورٹ عباس شہر میں گورنمنٹ ماڈل پرائمری سکول کو مڈل سکول کا درجہ دینے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) درست ہے۔

(ب) سال15-2014 میں تعداد طلباء کی بنیاد پر گورنمنٹ مظہر العلوم پرائمری سکول کو مڈل کا درجہ دیا گیا ہے اور آئندہ سال مزید تعداد بڑھنے پر اس سکول کو ہائی سکول کے درجہ کی سکیم میں شامل کر دیا جائے گا۔ براہ راست ہائی سکول کا قیام حکومت کی پالیسی کا حصہ نہ ہے پہلے سے ہی موجودہ سکولوں کو حکومت کے مجوزہ معیار پر پُورا اُترنے پر اپ گریڈ کیا جاتا ہے۔

(ج) جواب جز(ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(د) اپ گریڈیشن کے حوالے سے حکومت کے مجوزہ معیار پر پورا اُترنے کی صورت میں گورنمنٹ ماڈل پرائمری سکول کو ایلیمنٹری سکول کی سطح پر اپ گریڈ کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! جز(د) کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ اپ گریڈیشن کے حوالے سے حکومت کے مجوزہ معیار پر پورا اترنے کی صورت میں گورنمنٹ ماڈل پرائمری سکول کو ایلیمنٹری سکول کی سطح پر اپ گریڈ کر دیا جائے گا۔ میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے یہ سوال ہے کہ معیار کی کوئی تفصیل بتائیں کہ یہ کس معیار کے اوپر پورا اترے گا تو پھر یہ اپ گریڈ ہو گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! اپ گریڈیشن کے لئے دو تین چیزیں معیار میں دیکھی جاتی ہیں، ایک تو enrollment دیکھی جاتی ہے، ایک یہ ہے کہ زمین ہے، کمرے پورے ہیں یا نہیں۔ اگر کمرے بن گئے ہیں تو اس کو اپ گریڈ کر دیا جاتا ہے، پھر اس کے ساتھ سیٹیں بھی sanction کر دی جاتی ہیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! یہی معیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! معیار تو میں تفصیل سے آپ کو بتا دیتی ہوں۔ آپ کے گھر آ کر بھی بتا دوں گی۔ (قہقہے)

جناب سپیکر! یہ میرے حلقے میں ہیں۔ یہ نارٹیز کے ووٹ میں ہی انہیں لے کر دیتی ہوں۔ یہ on the floor admit کر لیں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر! اس میں بوائز اور گرلز سکول کے لئے علیحدہ علیحدہ ایریا ہوتا ہے۔ بوائز ذرا کھیل کو د زیادہ کرتے ہیں لہٰذا ان کو چند احاطے زیادہ دے دیا جاتا ہے اس کے لئے بیس مرلہ ہے اور گرلز سکول کے لئے 20 بیس مرلہ 100 سٹوڈنٹس ہوں گے یعنی enrollment تھوڑی پوری ہو گی تو پھر ہی وہاں پر کوئی اپ گریڈیشن ہو گی۔ 80 سٹوڈنٹس گرلز ہوں گی، کلاس فور اور فائیو میں سٹوڈنٹس چونکہ کم ہو جاتے ہیں اس لئے یہ 15 یا 20 سٹوڈنٹس پر بھی اپ گریڈیشن ہو سکتی ہے۔ ہائر کا پوچھنا ہے تو وہ بھی بتا دیتی ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: ایک آپ کر لیں۔ ایک پھر وہ۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پہلے کون کرلے؟

جناب سپیکر: چلیں، ایک سوال پہلے آپ کر لیں ناں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ سینئر ہیں۔ وہ پہلے کر لیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی مہربانی ہے۔ جی، کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ کا بھی شکریہ۔ ملک صاحب کا بھی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) کی آخری لائن میں یہ کہا گیا ہے کہ فورٹ عباس میں ایک ہی بوائز ہائی سکول چل رہا ہے۔ اس سے تاثر یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہاں پر دیگر کوئی ہائی سکول نہیں ہے یا اس سے مراد کوئی ہائر سیکنڈری سکول نہیں ہے یا کالج بھی نہیں ہے اور کیا وہاں پر ہائر سیکنڈری سکول موجود ہے یا کوئی کالج بھی موجود ہے یا ہائی سکول ہی اکلوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! فورٹ عباس شہر میں جو بوائز مڈل سکول ہے اس کو اپ گریڈ کیا گیا ہے، اس کو ہائی سکول کا درجہ دیا گیا ہے۔ اس سکول میں قریباً 1580 بچے پڑھ رہے ہیں۔ ایک وہاں پر مظہر العلوم مڈل سکول ہے اور ایک وہاں پر گورنمنٹ ماڈل پرائمری سکول ہے جسے اب مڈل سکول کرنے کا گورنمنٹ ارادہ رکھتی ہے، باقی وہاں پر پرائمری سکولز ہیں، دوسرے سکولز بھی ہیں، وہاں پر کالج بھی ہیں۔ اب جتنا سوال یہاں کیا گیا ہے اتنا ہی میں نے

آپ کو بتا دیا ہے اور ہائی سکول جو ہے وہ direct نہیں بنتا۔ پہلے پرائمری، پرائمری سے مڈل اور مڈل سے پھر ہائی سکول ہوتا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ تو مجھے بھی خبر ہے کہ direct نہیں بنتا ہے۔ میں کوئی انجان نہیں ہوں۔ سوال یہ ہے کہ 1950 میں اس کو ہائی سکول کا درجہ دیا گیا ہے تو 63 سال گزر گئے ہیں، یہ کوئی کم وقت نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! یہ آپ نے اچھی نشاندہی کی ہے۔ اس پر ضرور غور کیا جائے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: چلیں۔ آپ کی بات پر غور ہو گیا۔ ٹھیک ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں تو یہ نہیں کہتا کہ کمیٹی میں بھیج دیا جائے۔ اچھا ہے، ٹھیک ہے کہ انہوں نے وضاحت کر دی ہے، اطمینان دے دیا ہے۔۔۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے، مہربانی۔ اب ان کو سوال کرنے دیں۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جز (ب) میں بھی معیار پر پورا اترنے پر اپ گریڈ کیا جاتا ہے، یہ محکمہ سکولز ایجوکیشن نے جواب دیا ہے اور جز (د) میں بھی اپ گریڈیشن کے حوالے سے ہے کہ حکومت کے مجوزہ معیار پر پورا اترنے کی صورت میں جو ایلیمنٹری سکول ہیں انہیں اپ گریڈ کر دیا جائے گا تو جس طرح پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے پہلے جواب دیا ہے کہ جو جو سکولز اس معیار پر پورا اترتے ہیں یعنی جہاں پر زمین پوری ہے، طلباء و طالبات کی تعداد 80 ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس سوال سے متعلقہ بات کریں، اسے دوسرے ضلع میں لے کر نہ جائیں۔ مجھے پتا ہے کہ آپ اس طرف آئیں گے۔ آپ اس سوال سے متعلق بات کریں، انہوں نے جو جواب دیا ہے آپ اس کے بارے میں بات کریں۔ please confine yourself.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے خود on the floor of the House admit کیا ہے کہ جو جو سکولز اس معیار پر پورا اتریں گے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس سوال پر ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں یا نہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر:پھر پوچھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!ماشاء اللہ سیکرٹری سکولز ایجوکیشن عبدالجبار شاہین صاحب یہاں موجود ہیں یہ بڑےefficient سیکرٹری ہیں۔آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ جو جو سکولز معیار پر پورا اترتے ہیں کیا انہیں اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر:وہ انہوں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!پرائمری سے مڈل اور مڈل سے ہائی میں جا سکتے ہیں زمین بھی پوری ہے،کمرے بھی موجود ہیں اور حکومت کے بڑے کم پیسے لگیں گے۔

جناب سپیکر:آپ اس سوال کے بارے میں ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!مہربانی کر کے ان سکولوں کو اپ گریڈ کر دیں۔

جناب سپیکر:کس کو اپ گریڈ کر دیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جو جو سکولز اس معیار کو پورا کرتے ہیں انہیں اپ گریڈ کر دیں۔

جناب سپیکر:جو جو نہیں بلکہ اس سکول کی بات ہو رہی ہے۔آپ تشریف رکھیں۔آپ کی بڑی مہربانی۔ گورنمنٹ اپنے طور پر کرے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):جناب سپیکر!Priority کے لحاظ سے ہی ہو گا آپ جن کی پہلے نشاندہی کرتے ہیں وہ کر دیئے جاتے ہیں لیکن سارے تو نہیں ہو سکتے۔

جناب سپیکر:آپ آپس میں بات نہ کریں۔تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!بہت شکریہ

جناب سپیکر:یہ سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ڈاکٹر صاحب!یہ سوال تو گیا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!میرا دوسرا سوال بھی ہے۔

جناب سپیکر: جی، دوسرا سوال بھی آگیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا پہلے والا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 6582 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 2014: کلاس 5th کے نتائج کا تجزیہ

*6582: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے سال 2014 کے امتحانی نتائج کے مطابق صوبائی دارالحکومت لاہور کا 5th کلاس کا نتیجہ 43 فیصد رہا جبکہ مظفر گڑھ جیسے پسماندہ ضلع میں 5th کا رزلٹ 71 فیصد رہا؟

(ب) کیا حکومت نے ان وجوہات کا تعین کیا ہے کہ لاہور میں رزلٹ 43 فیصد کیوں رہا؟

(ج) کیا حکومت سال 2015 میں اساتذہ کی ٹریننگ کے لئے اہتمام کر رہی ہے اگر حکومت اساتذہ کی ٹریننگ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس کا کیا میکانزم ہو گا اور کن مضامین کی ٹریننگ ہو گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے منعقدہ امتحان برائے امتحانی سال 2014 کے مطابق ضلع لاہور کا پانچویں جماعت کا نتیجہ 49 فیصد جبکہ ضلع مظفر گڑھ کا نتیجہ 65 فیصد رہا۔

(ب) پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے سال 2015 منعقدہ امتحان برائے امتحانی سال 2014 کے مطابق پنجاب میں تمام گورنمنٹ سکولز کے طلبہ کا نتیجہ تقریباً 56 فیصد جبکہ پرائیویٹ سکولز کے طلبہ کا نتیجہ تقریباً 68 فیصد رہا۔

1. PEC کا امتحان پرائیویٹ سکولز کے طلباء کے لئے اختیاری جبکہ گورنمنٹ سکولز کے طلباء کے لئے لازمی ہے۔ مشاہدے میں آیا ہے کہ پرائیویٹ سکولز کے لئے PEC کا امتحان اختیاری ہونے کی وجہ سے وہ اپنے تمام طلباء کے بجائے بہتر نتیجہ کے حصول کی غرض سے صرف منتخب بچوں کو PEC کا امتحان دلواتے ہیں اسی لئے ان کا نتیجہ بہتر رہتا ہے۔ لاہور میں گورنمنٹ سکولز کے طلبہ کی زیادہ تعداد جبکہ پرائیویٹ سکولز کی کم تعداد PEC کے امتحان میں شامل ہوئی۔ اسی طرح مظفر گڑھ میں گورنمنٹ سکولز کے طلباء کی کم تعداد جبکہ پرائیویٹ سکولز کے طلبہ کی زیادہ تعداد PEC کے امتحان میں شامل

ہوئی۔لاہور کا نتیجہ کم جبکہ مظفر گڑھ کا نتیجہ زیادہ رہنے کی وجہ بظاہر لاہور میں گورنمنٹ سکولز کے تمام طلباء اور مظفر گڑھ میں پرائیویٹ سکولز کے زیادہ اور لائق طلباء کی PEC کے امتحان میں شمولیت ہے۔

2. ان وجوہات کی بناء پر لاہور کا نتیجہ مظفر گڑھ سے کم رہا۔

(ج) محکمہ سکول ایجوکیشن اساتذہ کی تربیت کو بہت اہمیت دیتا ہے اساتذہ کی تربیت کے مختلف پروگرامز سارا سال جاری رہتے ہیں اور اس حوالے سے محکمہ سکول ایجوکیشن کا ذیلی ادارہ ڈائریکٹوریٹ آف سٹاف ڈویلپمنٹ "DSD" مختلف مضامین میں جدید تدریسی اور انتظامی امور پر تربیتی پروگرامز ترتیب دیتا ہے۔

DSD نے سال 2014 میں پرائمری سکول ٹیچرز کی ڈائیگنوسٹک، سپیشلائزڈ اور لیڈر شپ ٹریننگ کروائی ہے اس کے علاوہ پروموشن لنکڈ اور نئے بھرتی ہونے والے ایجوکیٹرز کی انڈکشن ٹریننگ کا اہتمام بھی ہو چکا ہے اور سال 2015 میں بھی اسی نوعیت کی ٹریننگ کروائی گئی ہے جس میں چار ہفتے کی ڈائیگنوسٹک ٹریننگ 50 فیصد طریقہ تدریس pedagogy اور 50 فیصد مواد content پر مشتمل تھی اور چار ہفتے کی سپیشلائزڈ ٹریننگ 100 فیصد content پر مشتمل تھی۔

اسی طرح DSD نئے بھرتی ہونے والے ایجوکیٹر کی ٹریننگ کا اہتمام بھی کرتا ہے جس میں مواد content اور طریقہ تدریس pedagogy پر مہارت شامل ہیں۔ اس کے علاوہ SST سے ہیڈ ٹیچر اور SS پر موٹ ہونے والے اساتذہ کی ٹریننگ کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ پروموشن لنکڈ ٹریننگ مندرجہ ذیل پہلوؤں پر کروائی جاتی ہے۔

1. Information Communication Technology
2. Academic
3. Punjab Education English Language Initiative
4. New Government Initiative
5. Admin
6. Finance
7. Leadership

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کون سے جز پر ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں جز(ج) کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اساتذہ کی ٹریننگ کے حوالے سے سات کے قریب identify avenues کئے ہیں جن میں Academic، Information Communication Technology وغیرہ شامل ہیں۔ میں ملائیشیا کی مثال دینا چاہتا ہوں کہ وہ ملک ترقی میں بہت آگے چلا گیا ہے، اس کے بہت سارے فیلڈز میں سرکاری motive success here and hereafter یعنی دنیا میں اور دنیا کے بعد کی آخرت کی کامیابی بھی وہ اپنے پورے سسٹم میں induct کرتے ہیں۔ یہاں جو PEF بنا کر سکولوں کو اس کے تحت لایا گیا ہے یہ حکومت کی ٹھیک کوشش ہے کہ اچھے سے اچھے نتائج ہوں، پڑھائی اچھی ہو کیونکہ گورنمنٹ کے سکولوں کے اندر بالعموم میری بھی observation ہے اور لوگوں کی بھی observation ہے۔ میرے ایک اچھے دوست جب سیکرٹری تعلیم مقرر ہوئے تو میں نے ان سے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ اب سکولوں کا قبلہ درست ہو گا تو انہوں نے ہنستے ہوئے تبصرہ کیا اور کہا کہ ڈاکٹر صاحب میرا تبصرہ سن لیں کہ سیکرٹری تعلیم کی تین بچیاں ہیں اور تینوں پرائیویٹ سکولوں میں پڑھتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آخرت کی اور اللہ تعالیٰ کے حاضر ناظر ہونے کے تصور اور جوابدہی سے sense of responsibility زیادہ بہتر ہوتی ہے۔ ٹیچرز جنہوں نے نئی نسل تیار کرنی ہوتی ہے محکمے نے ان کی ٹریننگ کے لئے جو سات avenues گنوائے ہیں یہ بہت اچھے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا محکمے کے نزدیک ان کے character building کے حوالے سے بھی کوئی avenue زیر غور ہے یا ٹریننگ کے اندر اس کو بھی شامل کیا جاتا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! معزز ممبر کے دوسرے سوال میں پوری ٹریننگ کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ ہم ان کو induction ٹریننگ دیتے ہیں، جب یہ ایجوکیٹرز بھرتی ہوتے ہیں تو یہ direct سکولوں میں نہیں جا سکتے جب تک یہ induction training نہ کریں۔ اس کے بعد جب ان کی ایک یا دو سال service ہو جاتی ہے تو ان کو in service training دی جاتی ہے اور ان کی سہ ماہی ٹریننگ چل رہی ہے۔ یہ ٹریننگ سسٹم اتنا strong کر دیا گیا ہے کہ کوئی بھی ٹیچر بغیر ٹریننگ کلاسوں کے اندر نہیں جا سکتا۔ اگر ہم نے کسی ٹیچر کو پروموشن دینی ہے تو اس کی پروموشن ٹریننگ ہو گی پھر اس طرح سے سارا سال یہ ٹریننگ پروگرام کرایا جاتا ہے۔ بچوں کے اندر leadership qualities پیدا کرنے کے لئے اساتذہ کو leadership training کرائی

جاتی ہے اور اس کا پورا data دیا ہوا ہے۔ اگر نیٹ بھی کھولیں تو اس پر بھی سارا data موجود ہے کہ جو ایجوکیٹرز بھرتی کئے جاتے ہیں انہیں کون کون سی trainings دی جاتی ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میڈم صاحبہ نے بالکل ٹھیک کہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ سکولز ایجوکیشن کے سیکرٹری، ڈپٹی سیکرٹری، سپیشل سیکرٹری سب محنت کرتے ہیں دن رات لگے رہتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ مختلف میٹنگز کے اندر بھاگ دوڑ ہوتی ہے۔ میں اس سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ ٹیچرز کی ٹریننگ کا سسٹم ماضی کے مقابلے میں بہت بہتر ہوا ہے اور یہ اچھا ہے لیکن میں نے جس avenue کی طرف اشارہ کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اساتذہ اور پھر ان کے توسط سے بچوں کی جو character building ہے مثلاً پانچ وقت نماز باجماعت ادا کرنا مسلمان مرد اور بڑے بچوں کے لئے مسجد میں ضروری ہے اور خود رب تعالیٰ نے قرآن کے اندر فرمایا ہے کہ جن کو میں اقتدار دیتا ہوں وہ نماز اور زکوٰۃ کا نظام قائم کرتے ہیں۔ آئین پاکستان کے مطابق گورنمنٹ کی یہ obligation ہے کہ وہ ان چیزوں کو رواج دے اور انہیں بہتر کرے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ اساتذہ کے character building کے حوالے سے آپ نے جو سات avenues بتائے ہیں یہ بہت اچھے ہیں اور ان کو جاری رہنا چاہئے لیکن ان کی کردار سازی، اللہ کے ہاں جواب دہی پھر وہ اسی طرح بچوں کے اندر اسے develop کریں گے اس ٹریننگ کے اندر اس حوالے سے بھی کوئی mechanism موجود ہے؟ اگر میڈم صاحبہ کے علم میں پوری طرح نہیں ہے تو سیال صاحب تشریف فرما ہیں ان سے کوئی پرچی لے لیں تاکہ پتا چلے کہ کیا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: ایسی بات نہیں ہے۔ محترمہ! پرچی کے بغیر ہی جواب دیتی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! اس وقت محکمہ ایجوکیشن کی اوّلین ترجیح یہی ہے کہ ہماری ایجوکیشن Ideology of Pakistan کے مطابق ہو اس کے لئے اسلامیات لازمی ہے، عربی بھی پڑھائی جاتی ہے، بچوں کو سپارے پڑھائے جاتے ہیں، ناظرہ کروایا جاتا ہے۔ جہاں تک باجماعت نماز کی آپ کی تجویز کا تعلق ہے میں یہ تجویز پسند کرتی ہوں اور محکمے کو دے دوں گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔
محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! سوال نمبر 7023 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر مراد راس کی ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مفت اور لازمی تعلیم کے قانون سے متعلقہ تفصیلات

*7032: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مفت اور لازمی تعلیم کا قانون 2014 میں پاس ہوا لیکن ایک سال سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود اس کے قواعد وضوابط کی تشکیل اور رولز آف بزنس نہیں بنائے گئے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس تاخیر کی کیا وجوہات ہیں اور کب تک مذکورہ بالا قواعد وضوابط کی تشکیل اور رولز آف بزنس کا کام مکمل ہو جائے گا، ایوان کو مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) درست نہ ہے۔ ڈرافٹ رولز تیار ہو گئے۔ جو باقاعدہ منظوری کے بعد نافذ العمل ہوں گے۔

(ب) سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا ہدف ہے کہ 100 فیصد بچوں کا سکولوں میں داخلہ یقینی بنایا جائے۔ اس مقصد کے لئے محکمہ تیزی سے انتظامات مکمل کر رہا ہے۔ مفت اور لازمی تعلیم کے قانون 2014 کے تحت قواعد وضوابط مرتب کرنے کا عمل جاری ہے اور اس سلسلے میں محکمہ ہذا متعلقہ شعبے کے ماہرین کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔ مذکورہ بالا قواعد وضوابط کی تشکیل کا کام جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟
محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ سوال مفت اور لازمی تعلیم کے قانون سے متعلقہ تفصیلات کے حوالے سے ہے اس کے جواب سے ایسے لگتا ہے کہ ابھی تک سب کچھ future tense میں ہو رہا ہے، ہو گا، کریں گے، کر رہے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ 2014 کو منظور ہوا تھا اور اب 2017 آ گیا ہے۔ کیا اب تک اس کی منظوری ہو گئی ہے اور کیا یہ implement ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ! تعلیم مفت اور لازمی کے حوالے سے محترمہ پوچھ رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! جب اسمبلی سے کوئی بھی ڈرافٹ بنتا ہے یا بل منظور کر لیا جاتا ہے تو پھر محکمہ قانون کو اس کی سمری ارسال کی جاتی ہے۔ ایسے نہیں کہ اگر آج یہاں سے پاس کر لیا گیا ہے تو وہ اگلے دن نافذ ہو جاتا ہے۔ آخر ہم نے قواعد و ضوابط کے مطابق ہی چلنا ہوتا ہے، اس پر محکمہ قانون نے ایک observation لگائی تھی جسے وزیر اعلیٰ نے دیکھا اور اب یہ سمری چیف سیکرٹری کے پاس ہے اس پر باقاعدہ process جاری ہے اور تقریباً ہو گیا ہے۔ یہ جو صیغہ ہے کہ کر لیا جائے گا تو جب بل پاس ہوتا ہے تو implementation کے لئے بھی تو تھوڑا ٹائم چاہئے ہوتا ہے اس لئے کر لیا جائے گا کہتے ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! جب وہ جواب دے رہے ہیں تو آپ ان کا جواب سنیں پھر اس کے بعد اپنی بات کریں۔ پہلے ان کو بات کرنے دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ نے اپنی بات مکمل کر لی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جی۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! محترمہ بیٹھ گئی تھیں تو میں نے بات شروع کی تھی۔

جناب سپیکر: وہ بول رہی تھیں تو ساتھ ہی آپ بھی بول پڑیں۔ جی، اب آپ بات کریں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں عرض کر رہی ہوں کہ اس کی منظوری 2014 میں ہوئی تھی اور اب 2017 آ گیا ہے۔ تین سال گزر جانے کے بعد بھی ابھی کون سی hitch ہے، کون سے ایسے مسائل ہیں؟ بچوں کے لئے مفت اور لازمی تعلیم بہت ہی important ہے لیکن اس پر اتنی دیر کیوں لگ رہی ہے۔ کیا آپ نے اس پر کوئی انکوائری کرائی ہے کہ اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! انکوائری کی تو تب ضرورت ہوتی ہے جب کوئی جرم سرزد ہو رہا ہو۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ اس قانون کو فوری طور پر نافذ کر دیا جائے گا محکمہ سکول ابھی enrollment کر رہا ہے، محکمہ سکول کمرے بنا رہا ہے، خادم اعلیٰ پروگرام بن رہا ہے، DFID کا پروگرام آ رہا ہے۔ جس کے تحت کمرے بنائے جا رہے ہیں، اس کے علاوہ اساتذہ کو بھرتی کیا جا رہا ہے اور ان کو training دی جا رہی ہے۔ مفت اور لازمی تعلیم کے قانون کے تحت والدین کو پابند کیا جائے گا کہ وہ بچوں کو لازمی طور پر سکول بھیجیں ورنہ ان کے خلاف کارروائی ہو گی تو

اس کے لئے بڑی سوچ و بچار کی ضرورت ہے۔ اگر والدین اپنے بچوں کو سکول نہیں بھیجیں گے تو کیا انہیں ہم جیلوں میں ڈال دیں گے؟ یہ کیک کی recipe جیسا کام نہیں ہے کہ سب کچھ mix-up کیا، اس کو Oven میں رکھا اور کیک تیار ہو گیا۔ یہاں پر بہت سے معاشرتی عوامل بچے کی تعلیم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اب حکومت بھٹہ مزدوروں کے بچوں کو سکولوں میں داخل کروا رہی ہے اور ان بچوں کو ایک ہزار روپے stipend بھی دیا جا رہا ہے تاکہ کسی طریقے سے ہماری enrollment پوری ہو سکے۔ میں معزز ممبر کی بات سے متفق ہوں لیکن اس قانون کو عملی طور پر نافذ کرنے کے لئے وقت درکار ہے۔ شکریہ

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میری بہن پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے فرمایا ہے کہ یہ کوئی اتنا بڑا جُرم نہیں کہ جس کی انکوائری کی جائے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس سے بڑا جُرم ہم اپنے بچوں کے ساتھ نہیں کر سکتے۔ ہمارے بچوں اور آنے والی نسلوں کی بڑی بدقسمتی ہے کہ ہم ان کو تعلیم کے زیور سے بھی آراستہ نہیں کر سکتے۔ ہمیں پتا نہیں مزید کتنے سال درکار ہوں گے کہ ہم اپنے بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم دے سکیں۔ ہماری poverty line بہت نیچے ہے اور ہمارے بہت سے بچے سکولوں میں جانا afford ہی نہیں کر سکتے۔ میں سمجھتی ہوں کہ محکمہ تعلیم اس قانون کو ہنگامی بنیادوں پر نافذ کرے اور اس معاملے کو اتنا light نہیں لینا چاہئے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس میں تاخیر کر کے محکمہ تعلیم ایک بہت بڑا جُرم کر رہا ہے بلکہ آنے والی نسلوں کے ساتھ ظلم کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس بابت ذرا مزید تیزی سے کاوش کی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے ہم اس قانون کو بہت جلد نافذ کر دیں گے۔ محکمہ قانون enrollment پوری کرنے اور نئے سکول بنانے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔ مفت اور لازمی تعلیم کا قانون دوسرا معاملہ ہے۔ اس کے تحت تمام والدین کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے سکولوں میں بھیجیں۔ جب یہ قانون بنے گا تو پھر اس پر عملدرآمد بھی ہو جائے گا۔ اس بارے میں والدین کو باقاعدہ awareness دینا ہو گی، ایسی teams بنانا ہوں گی جو والدین کو اس کی افادیت بتائیں اور پھر والدین بچوں کو سکولوں میں بھیجیں گے۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل اچھا ہو گا۔ اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر7150 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: جوہر ٹاؤن میں سکولز سے متعلقہ تفصیلات

*7150: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جوہر ٹاؤن لاہور میں بوائز و گرلز کتنے سرکاری ہائی سکولز کہاں کہاں ہیں، تفصیلات فراہم کریں۔

(ب) جوہر ٹاؤن لاہور واقع سرکاری سکولز میں کتنا عملہ کام کرتا ہے، سکولز وار تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) ان سکولز میں اساتذہ کی کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں، اسامی وار تفصیلات فراہم کریں؟

(د) کیا حکومت ان اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) جوہر ٹاؤن لاہور کے علاقہ میں دو سرکاری ہائی سکولز ہیں۔

i. گورنمنٹ ہائی سکول وفاقی کالونی لاہور سٹی

ii. گورنمنٹ گرلز ہائی سکول وفاقی کالونی لاہور سٹی

(ب) جوہر ٹاؤن لاہور میں واقع سرکاری سکولز میں کام کرنے والے عملے کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

i. گورنمنٹ ہائی سکول وفاقی کالونی لاہور سٹی میں کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

ii. گورنمنٹ ہائی سکول وفاقی کالونی لاہور سٹی میں ایس ایس ٹی کی دو اسامیاں بوجہ ریٹائرمنٹ اگست2015 خالی ہوئی ہیں۔

(د) دونوں اسامیاں جلد پُر کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ جوہر ٹاؤن لاہور میں کتنے اور کہاں کہاں سرکاری بوائز و گرلز سکولز ہیں؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ بوائز و گرلز ہائی

سکولز وفاقی کالونی میں ہیں۔اس وقت جوہر ٹاؤن لاہور کی سب سے بڑی سوسائٹی اور اس میں آبادی بہت زیادہ ہے تو کیا حکومت جوہر ٹاؤن میں مزید سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! جوہر ٹاؤن میں پہلے ہی دو ہائی سکولز واقع ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ جوہر ٹاؤن کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ وہاں پر دو ہائی سکولز ہیں۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا نے تجویز کیا ہے کہ جوہر ٹاؤن میں مزید سکولز بنائے جائیں تو میں یہ تجویز وزیر سکولز ایجوکیشن اور سیکرٹری تعلیم کو پہنچا دوں گی۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جوہر ٹاؤن کی آبادی اس وقت لاکھوں میں ہے لہٰذا یہاں مزید سکولوں کی ضرورت ہے۔اس آبادی کے لئے دو سکولز ناکافی ہیں اور ان سکولوں کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے۔دوسرا یہاں جواب کے جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ ایس۔ایس۔ٹی کی دو اسامیاں خالی ہیں۔یہ اسامیاں 2015 سے خالی تھیں تو کیا یہ اسامیاں ابھی تک خالی ہیں یا پُر کر دی گئی ہیں؟ مجھے اس بابت صورتحال سے update آگاہ کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! گورنمنٹ ہائی سکول وفاقی کالونی لاہور میں اساتذہ کی کوئی اسامی خالی نہ ہے تاہم لیب اسسٹنٹ، سکیورٹی گارڈ اور چوکیداروں کی اسامیاں خالی ہیں۔اس سکول میں ایس ایس ٹی اساتذہ کی جو دو اسامیاں خالی تھیں اب وہ پُر ہو گئی ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ سعدیہ سہیل رانا نے ایک تجویز بھی دی ہے کہ جوہر ٹاؤن میں آبادی زیادہ ہو گئی ہے لہٰذا وہاں پر مزید سکولز بنائے جائیں تو اس تجویز پر بھی غور کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! محترمہ کی یہ تجویز محکمہ کو پہنچا دی جائے گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 7192 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جہلم: بے نام درخواستوں کی انکوائری پر ملازمین اساتذہ کے تحفظات

*7192: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ای ڈی او ایجوکیشن جہلم کے آفس میں شکایات پر مبنی بے نام درخواستیں بعض شر پسند عناصر ذاتی رنجش کی بناء پر اساتذہ / ملازمین کو بلیک میل اور ہراساں کرنے کے لئے جمع کروا رہے ہیں اور محکمہ بغیر سوچے سمجھے متعلقہ اساتذہ / ملازمین کے خلاف کارروائی شروع کر دیتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کوئی بھی بے نام درخواست بغیر محکمانہ کارروائی فائل کر دی جانی چاہئے اگر ہاں تو محکمہ سکولز ایجوکیشن ضلع جہلم جس قاعدہ و قانون کے تحت گمنام درخواستوں پر کارروائی کرتا ہے اس کی کاپی مہیا کریں؟

(ج) یکم جنوری 2014 سے آج تک جس جس بوائز و گرلز سکول کے اساتذہ / ملازمین کے خلاف جو درخواستیں موصول ہوئیں اور محکمہ نے ان بے نام درخواستوں پر جو کارروائی کی ان کی نقول فراہم کریں؟

(د) کیا حکومت بے نام درخواستوں پر کارروائی بند کرنے اور ملازمین / ٹیچرز (مرد / خواتین) کو بلیک میلنگ اور ہراساں کرنے والوں سے تحفظ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) گمنام شکایات / درخواستوں پر کارروائی نہیں کی جاتی۔

(ج) بے نام درخواستوں پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

(د) جز (الف، ب اور ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرے سوال کے تمام جوابات نفی میں آئے ہیں جبکہ میں سمجھتی ہوں کہ ایسا نہیں ہے کیونکہ یہ میرا علاقہ ہے اور وہاں پر بے شمار ایسی شکایات ریکارڈ پر ہیں۔ میرے حلقہ میں ایک گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پنڈر تو وال ہے۔ وہاں پر دسویں جماعت کی ٹیچر نے تمام لڑکیوں کے

منہ پر سیاہی مل دی تھی اور اس پر علاقے میں بڑا شور مچا تھا۔وہ ٹیچر contract پر تھی اس لئے اسے نکال دیا گیا۔اس کی ایک ٹیلیفون کال ای ڈی او (ایجوکیشن) کو گئی اور اس نے وہاں کے ایک میل ٹیچر کو اس پاداش میں دور دراز علاقے میں ٹرانسفر کر دیا کیونکہ اس میل ٹیچر کی دو بچیاں اسی سکول میں پڑھتی تھیں اور اس نے سیاہی ملنے والی ٹیچر کی شکایت کی تھی۔

جناب سپیکر!میں نے یہ ایک چھوٹی سی مثال عرض کی ہے۔اس علاقے میں بے شمار شکایات ہیں جبکہ محکمہ میرے سوال کے جواب میں کہہ رہا ہے کہ "درست نہ ہے"۔پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ مجھے بتادیں کہ دسویں جماعت کی بچیوں کے منہ کالے کیوں کئے گئے؟محکمہ کے لئے یہ کہنا بڑا آسان ہے کہ "ایسا کچھ نہیں ہے" جبکہ اصل حقائق اس کے برعکس ہیں۔پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ اس کا جواب دے دیں؟

جناب سپیکر: چلیں،اب ان کی بات سُنتے ہیں کہ وہ اس کے بارے میں کیا کہتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):جناب سپیکر!محترمہ راحیلہ انور نے جس واقعہ کا ذکر کیا،یہ انتہائی افسوسناک ہے۔محترمہ نے اپنے سوال میں بے نام درخواستوں کا ذکر کیا تھا۔جز(ب اور د) میں بھی گمنام شکایات اور بے نام درخواستوں کا ذکر کیا گیا ہے۔درخواست دینے والے کو تو bold ہونا چاہئے،کم از کم وہ معزز ممبر محترمہ راحیلہ انور کو ہی ساتھ لے جاتا۔درخواست دینے والے کو اپنا نام،پتا اور ہونے والی زیادتی کے بارے میں تفصیل سے لکھنا چاہئے تھا اگر پھر محکمہ کارروائی نہ کرتا تو ہم بازپُرس کرتے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر!مجھے وہ ساتھ کیوں لے کر جاتے؟میں تو اپنے سوال کا جواب چاہتی ہوں۔آپ in writing دیں یا فون کریں یہ بے نام ہی ہوتا ہے۔انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ ایسا کچھ نہیں ہوا۔میں نے انہیں اس کی example دے دی ہے کہ یہ بات ریکارڈ پر ہے۔یہ کیسے نفی کر رہی ہیں کہ ایسا نہیں ہوتا اور ساتھ کہہ رہی ہیں کہ میں ساتھ چلی جاتی؟مجھے وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے ہمارا علاقہ تو ایسی باتوں سے بھرا پڑا ہے اور جگہ جگہ ایسی شکایات مل رہی ہیں۔میں تو اس محکمہ سے request کرنا چاہتی ہوں کہ اس بات کو serious لیا جائے۔

جناب سپیکر!میں نے جز(ب) میں ان سے سوال کیا تھا کہ کیا حکومت بے نام درخواستوں پر کارروائی بند کرنے اور ٹیچرز (مرد و خواتین) کو blackmailing اور ہراساں کرنے والوں سے تحفظ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو انہوں نے اس میں جواب دیا ہوا ہے کہ جز(الف،ب اور ج) کی روشنی میں

مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔ میں نے ان کو یہ example دے دی ہے اور میں ان سے request کرتی ہوں کہ اس معاملے کو serious لیا جائے کیونکہ خاص طور پر دیہی علاقوں میں کچھ کیے بغیر اس کو ایک طرح سے قانون بنا دیا گیا ہے کہ ایک گمنام کال پر کسی بھی ٹیچر کو اُٹھا کر کہیں اور پھینک دیا جاتا ہے تو ایسی چیزوں سے انہیں تحفظ دینے کی ضرورت ہے۔ محترمہ پارلیمانی سیکرٹری مجھے on the floor of the House یہ یقین دہانی کرا دیں کہ اس طرح کے جو واقعات ہو رہے ہیں آئندہ ایسے واقعات نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! محکمہ ایسا ہرگز نہیں کرتا اگر کوئی ایسی ٹیلیفون کال آتی ہے تو وہ اپنے طور پر اس کی ضرور انکوائری کرتے ہیں کہ یہ کال کیوں آئی ہے؟ یہ جو بے نام درخواستیں ہیں تو ایسا نہیں ہوتا کہ محکمہ ایک ٹیچر بھرتی کرتا ہے اُس کے خلاف کوئی بے نام درخواست آ گئی تو ہم اُس ٹیچر کو ٹرانسفر کر دیں ایسا نہیں ہوتا۔ میری بہن نے جس بات کی نشاندہی کی ہے ہم اس کا ضرور نوٹس لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 7677 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: ڈویژنل پبلک سکول لالہ موسیٰ سے متعلقہ تفصیلات

*7677: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈویژنل پبلک سکول لالہ موسیٰ گجرات کی کل کتنی زمین ہے یہ زمین کس محکمہ ڈیپارٹمنٹ کی ہے اس منصوبہ پر کتنی لاگت آئے گی کیا یہ رقم حکومت فراہم کرے گی، یہ منصوبہ کب تک مکمل ہو گا؟

(ب) اس میں جو سٹاف بھرتی کیا گیا اس کی تفصیل نام، تعلیمی، قابلیت، عہدہ، گریڈ اور پتا جات فراہم کریں ان کی بھرتی کرنے کے لئے جو سلیکشن بورڈ بنایا گیا تھا اس کے ممبران کے نام اور عہدہ بتائیں؟

(ج) اس بابت جو اخبار میں اشتہار دیا گیا اس کی تفصیل فراہم کی جائے نیز جن لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے ان کی بھرتی کا طریق کار بھی بتایا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف)

1. قائداعظم ڈویژنل پبلک سکول لالہ موسیٰ کے قیام کے لئے سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے گورنمنٹ ایلیمنٹری کالج، لالہ موسیٰ کی ناقابل استعمال اراضی میں سے 57 کنال اراضی الاٹ کی۔
2. پہلے مرحلے میں ایک تعلیمی بلاک 80.90 ملین روپے کی لاگت سے تعمیر کیا جائے گا۔
3. پنجاب گورنمنٹ نے ادارے کی تعمیر کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی جبکہ قائداعظم ڈویژنل پبلک سکول، گوجرانوالہ نے ابتدائی طور پر 40 ملین کی رقم تعمیراتی مقاصد کے لئے مہیا کی ہے۔ تعمیراتی مقاصد کے لئے باقی درکار رقم عوامی عطیات سے پوری کی جائے گی۔
4. پہلے تعلیمی بلاک کی تعمیر تقریباً ایک سال میں مکمل کی جائے گی۔

(ب) اس میں جو سٹاف بھرتی کیا گیا اُس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام و پتا	سکیل	ایجوکیشن
1	مس مصباح امتیاز، پرنسپل A-10 بھمبر روڈ، گجرات	18	ایم اے ٹیچر ایجوکیشن
2	مس فوزیہ تبسم، ٹیچر جی ٹی روڈ، نزد رائل پیلس میرج ہال، لالہ موسیٰ	16	ایم اے ایجوکیشن
3	مس سلمہ شبیر، ٹیچر لیاقت روڈ گرجکھ، نزد احمد ہسپتال، گوجرانوالہ	16	ایم اے انگلش
4	مس لبنیٰ ناز، ٹیچر مکان نمبر 3/138 وڑائچ سٹریٹ، محلہ نور احمد پور، لالہ موسیٰ	16	ایم اے انگلش ایم ایڈ
5	مس عائشہ عماد، ٹیچر 8/123، کھوکھر سٹریٹ، کریم پورہ لالہ موسیٰ	16	ایم ایس سی مائیکرو بیالوجی ایم بی اے
6	مس تنزیلہ مریم، ٹیچر سٹریٹ نمبر 03، لالہ زار کالونی، لالہ موسیٰ	16	ایم ایس سی اکنامکس
7	مس تقدیس فضل، ٹیچر مدینہ روڈ، گجرات	16	بی ایس آنرز بیالوجی

8	مس مدیحہ فضل، ٹیچر مدینہ روڈ، گجرات	16	ایم بی اے
9	مس رابعہ شفقت، ٹیچر جوگی محلہ، لالہ موسیٰ	16	ایم اے انگلش
10	مس سندس طاہر، ٹیچر گلبرگ کالونی، گجرات	16	بی ایس آنرز گرافک ڈیزائننگ
11	مس انیلہ ایوب، ٹیچر ویرووال، پوسٹ آفس لالہ موسیٰ	16	بی ایس آنرز گرافک ڈیزائننگ
12	سیدہ آمنہ فاروق، ٹیچر مدینہ روڈ، گجرات	16	ایم ایس سی میتھ بی ایڈ
13	مس رقیہ اعجاز، ٹیچر وہنڈ، پوسٹ آفس لالہ موسیٰ	16	ایم ایس سی ڈیفنس سٹڈیز
14	مس سنیہ اختر، اسسٹنٹ ٹیچر ایلیمنٹری کالج فار بوائز روڈ، لالہ موسیٰ	12	بی ایس آنرز اکنامکس
15	مس میمونہ کوثر، اسسٹنٹ ٹیچر محلہ کریم پورہ، لالہ موسیٰ	12	بی اے بی ایڈ
16	مس عائشہ صدیقہ، قاریہ محلہ احمد آباد، لالہ موسیٰ	14	----
17	مسٹر سراج الحق، میوزک ٹیچر سٹریٹ نمبر 04، عزیز کالونی سیالکوٹ روڈ، گوجرانوالہ	14	----
18	مسٹر غلام احمد، اکاؤنٹنٹ پوسٹ آفس جوڑا جلال پور، گجرات	14	----
19	مس زرتاج اشرف، اسسٹنٹ ٹیچر مکان نمبر 11/92 النور سٹریٹ، گلی گراں، لالہ موسیٰ	12	----
20	مس فوزیہ امتیاز، اسسٹنٹ ٹیچر گلبرگ کالونی، گجرات	12	----

سیکشن کمیٹی قائداعظم ڈویژنل پبلک سکول لالہ موسیٰ کی تفصیلات۔

نمبر شمار	نام ممبر	عہدہ
1	مسٹر عرفان علی کاٹھیا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر، گجرات	چیئر مین کمیٹی
2	مسٹر ذوالفقار علی باگڑی اسسٹنٹ کمشنر، کھاریاں	ممبر
3	مسٹر طاہر کاشف ای ڈی او، ایجوکیشن گجرات	ممبر
4	مس ترنم ریاض پرنسپل، جناح پبلک سکول، حافظ حیات، گجرات	ممبر
5	مس مصباح ریاض پرنسپل، قائداعظم ڈویژنل پبلک سکول لالہ موسیٰ	ممبر

(ج) قائداعظم ڈویژنل پبلک سکول لالہ موسیٰ میں سٹاف کی بھرتی کے لئے اشتہار ڈائریکٹر جنرل تعلقات عامہ، پنجاب لاہور کی وساطت سے قومی اخبارات کو بھجوایا گیا جو کہ 7-جنوری2016 کو روزنامہ "جنگ" لاہور، روزنامہ "نیشن" لاہور اور روزنامہ "تجارت" گوجرانوالہ میں شائع ہوا۔

بھرتی کا طریق کار:

سٹاف کو تحریری امتحان وانٹرویو کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا۔ تمام امیدواران کا تحریری امتحان لیا گیا اور تحریری امتحان کے نتائج کی بنیاد پر شارٹ لسٹڈ امیدواران کو انٹرویو کے لئے بلایا گیا اور سٹاف کی بھرتی قابلیت اور میرٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے کی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ب) پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو سٹاف بھرتی کیا گیا ہے اُس کی تفصیل دی گئی ہے جس کے نمبر 1 پر مس مصباح امتیاز، پرنسپل A-10 بھمبر روڈ، گجرات کا نام ہے اور سلیکشن کمیٹی قائداعظم ڈویژنل پبلک سکول، لالہ موسیٰ کی تفصیلات میں بھی مس مصباح امتیاز، پرنسپل قائداعظم ڈویژنل پبلک سکول کا نام ہے۔ اس طرح بھی کبھی ہوا ہے کہ بھرتی کرنے والی خود ہی پرنسپل بن جائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! جب ایک پرنسپل کو بھرتی کر لیا جاتا ہے تو پھر پرنسپل نے ہی اساتذہ کے ساتھ بیٹھ کر اُنہیں چلانا ہوتا ہے تو ایک پرنسپل کو اعزازی طور پر ساتھ رکھ لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ قائداعظم ڈویژنل پبلک سکول ایک پرائیویٹ ادارہ ہے ان کا اپنا بورڈ آف گورنرز ہوتا ہے، ان کی ریکروٹمنٹ کمیٹی بھی اپنی ہوتی ہے اور ڈپٹی کمشنر ان کا Honorary Chairman ہوتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ بات ہی مختلف ہے یہ سوال سب لوگوں کے سامنے ہے۔ آپ خود اسے ذرا دیکھ لیں یہ سوال تو کمیٹی کے سپرد کرنے والا ہے اور یہ تو اسمبلی کے ساتھ مذاق والی بات ہے۔ گریڈ-18 کے لئے بھرتی کرنے والے لوگوں کی اپنی تعلیم صرف ایم اے ایجوکیشن ہے۔ محکمہ تعلیم نے 57 کنال اراضی ایلیمنٹری کالج سے لے کر دی ہے اور دیکھنے والی صورتحال یہ ہے کہ ہم اتنی قیمتی زمین

دے کر اس طرح کے ادارے بنائیں گے کہ اگر ہم نے گریڈ۔18 کی پرنسپل رکھنی ہے تو ایک ٹیچر خود ہی اپنے آپ کو appoint کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! وہاں پر ایلیمنٹری کالج ہے جس میں ٹیچرز ٹریننگ ہوتی ہے اور اس کی زمین 114 کنال تھی اُس میں سے محکمہ نے 57 کنال اراضی ڈویژنل پبلک سکول کو الاٹ کر دی ہے تو ڈویژنل پبلک سکول ایک بہترین ادارہ ہے جو گوجرانوالہ کے اندر بہت اعلیٰ تعلیم دے رہا ہے یہاں تک کہ اس سکول کے بچے بورڈ میں positions لے رہے ہیں تو اگر مفاد عامہ کے پیش نظر محکمہ سکولز اُنہیں کہتا ہے کہ یہاں پر اپنی بلڈنگ بنا لو کیونکہ ہم پرائیویٹ پارٹنرشپ کے بغیر اپنے تعلیمی نظام کو نہیں چلا سکتے۔ ڈویژنل پبلک سکول کی معقول سی فیس ہوتی ہے یہ نہیں کہ بیکن ہاؤس یا دوسرے اداروں کی طرح ان کی دس دس، بارہ بارہ ہزار ماہانہ فیس ہو۔ جتنے بھی سفید پوش لوگ ہیں وہ اپنے بچوں کو ان اداروں میں پڑھاتے ہیں، ان کے رزلٹ باقاعدگی سے اچھے آ رہے ہیں تو اگر محکمہ نے ان کو جگہ دے دی ہے کہ یہاں پر اس طرح کا ایک اور اچھا ادارہ بنا دیا جائے اور انہوں نے اپنے 40 لاکھ روپے کے ساتھ وہاں پر بلڈنگ بنائی ہے تو پھر ہمیں کیا اعتراض ہے کہ اگر وہ تعلیم جیسے اچھے کام میں حکومت کا ساتھ دے رہے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن ٹیچرز کی selection ہونی ہے اُن میں سے کوئی آدمی Selection Committee کا ممبر ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ اُن کا یہ سارا پرائیویٹ سسٹم ہے اُن کا بورڈ آف گورنرز اپنا ہے، Selection Committee اپنی ہے تو میرے علم میں جو بات آئی ہے کہ جیسے معزز ممبر کہہ رہے ہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ جس کو ہم نے ہیڈ مسٹریس تعینات کیا تھا تو ٹیچرز کی سلیکشن کے دوران اُس کو اپنے ساتھ بٹھا لیا تھا اور باقی چار ممبرز بھی اس میں شامل تھے۔ معزز ممبر نے یہ نشاندہی کر دی ہے تو میں کمشنر صاحب سے اس کے متعلق ضرور بات کروں گی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محترمہ پارلیمانی سیکرٹری نے بتایا ہے کہ یہ ڈویژنل پبلک سکول ایک private identity ہے تو ان کے اپنے بورڈ آف ڈائریکٹرز اور ان کی اپنی Selection Committee ہے۔ پہلے اس بات کو clear کیا جائے کہ یہ سرکاری ادارہ ہے یا یہ پرائیویٹ ادارہ ہے؟ اگر یہ ادارہ پرائیویٹ ہے تو پھر اس کے متعلق یہاں پر کیوں بحث ہو رہی ہے؟ کیونکہ یہاں پر تو سرکاری محکموں کے issues پر بحث ہو سکتی ہے۔

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر! میرے بچے اس سکول میں پڑھتے ہیں یہ سیمی گورنمنٹ سکول ہے، یہ پرائیویٹ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! کمشنر صاحب اس سکول کے چیئرمین ہیں اور یہ خود سے اپنے لئے فنڈز create کرتے ہیں۔ گوجرانوالہ میں بڑے سرمایہ دار لوگ ہیں ان سب نے مل کر یہاں funding کی تھی۔ آپ کے بچے تو اب وہاں پڑھ رہے ہیں میری بیٹی نے میٹرک وہاں سے کیا تھا اور اس نے top کیا تھا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ہم پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کی ساری باتیں مان لیتے ہیں کہ بچے وہاں پڑھ رہے ہیں یہ ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب پھر جو سکول لالہ موسیٰ میں بننے جا رہا ہے اور یہ ساری لسٹ آپ کے سامنے ہے۔ وہاں ہیڈ مسٹریس بھی وہی ہے جو اپنا انٹرویو بھی خود لے رہی ہے۔ وہ گریڈ۔18 میں جا رہی ہے۔ اس کے بعد اس سکول کا future کیا ہوگا؟

جناب سپیکر! میں آپ کو صحیح کہہ رہا ہوں اس کو پڑھ لیں کیونکہ یہ غور طلب issue ہے۔ ہم نے 57 کنال زمین بھی دی ہے۔ کمشنر صاحب اس کے سربراہ ہیں تو اس کو Semi Government تو کہہ سکتے ہیں لیکن اس کو بالکل پرائیویٹ نہیں کہہ سکتے اس لئے اس کی انکوائری بھی ضرور ہونی چاہئے۔ یہ کمیٹی کے سپرد کرنے والا سوال ہے۔ اس طرح بالکل نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ چیز سامنے آ گئی ہے۔ ہم میرٹ کی بات کرتے ہیں کہ میرٹ پر بھرتی ہوگی۔ ہم پرنسپل بھرتی کرنے لگے تو ہم نے اس کی عمر دیکھی ہے نہ اس کی ایجوکیشن دیکھی ہے۔ وہ ایم اے ٹیچر ایجوکیشن ہے۔ وہ کیا اتنے بڑے ادارے کو چلائے گی؟ آپ کے سامنے جو issue ہے یہ بڑا اہم ہے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو ایجوکیشن کی سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق رپورٹ دو ماہ میں پیش کی جائے گی۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8137 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یوتھ فیسٹیول کے مقابلوں کے جج بننے والے اساتذہ کے مسائل

*8137: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جہلم میں یوتھ فیسٹیول کے زیر انتظام تقریری و تحریری مقابلوں کے جج بننے والے اساتذہ غیر متعلقہ سبجیکٹس سے مقرر کئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یوتھ فیسٹیول پر تو کروڑوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں جبکہ اساتذہ (مرد / خواتین) کو جو بحیثیت جج دور دراز علاقوں سے آتے ہیں ان کو ٹی اے / ڈی اے نہیں دیا جاتا؟

(ج) کیا حکومت اساتذہ کے مذکورہ مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) درست نہ ہے۔ ضلع جہلم میں یوتھ فیسٹیول کے زیر اہتمام تقریری و تحریری مقابلوں کے جج بننے والے اساتذہ متعلقہ مضامین سے ہی مقرر کئے گئے تھے۔

(ب) درست نہ ہے۔ جو اساتذہ (مرد / خواتین) بحیثیت جج مقرر ہوتے ہیں اُن کو قواعد و ضوابط کے تحت ٹی اے / ڈی اے کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ ضلع جہلم میں منعقد کردہ یوتھ فیسٹیول کے حوالے سے کسی بھی استاد کی ٹی اے / ڈی اے کے لئے درخواست زیر التواء نہ ہے۔

(ج) اس حوالے سے محکمہ کو کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ اگر کسی قسم کی بے ضابطگی محکمہ کے نوٹس میں لائی گئی تو اس کا فوری ازالہ کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ہمیشہ کی طرح سارے جوابات نفی میں ہیں۔ انہوں نے جز(ب) میں کہا ہے کہ درست نہ ہے جو اساتذہ(مرد / خواتین) بحیثیت جج مقرر ہوتے ہیں اُن کو قواعد و ضوابط کے تحت ٹی اے / ڈی اے کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ان لوگوں کے ٹی اے / ڈی اے کا کیا معیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن(محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! یوتھ فیسٹیول میں ان کو آنے جانے کا کرایہ دیا جاتا ہے اور ان کو کیا دینا ہے۔ اس کے علاوہ جہاں وہ جتنے دن stay کرتے ہیں اس کا خرچہ دیا جاتا ہے۔ یہ دور دراز علاقوں سے نہیں تھے بلکہ ڈویژن، ضلع اور تحصیل کی سطح پر خادم اعلیٰ نے پہلی دفعہ شروع کیا جب بچوں کے تقریری مقابلے کرائے گئے۔ یہ 12-2011 اور 14-2013 میں ہوا۔ ان میں جج ایک ضلع سے بلائے جاتے تھے وہ ججمنٹ کرتے تھے کہ بچے کیسے تقریریں کر رہے ہیں جیسا کہ آپ کو پتا ہے کہ نمبر دیتے تھے۔ ان کو قانون کے مطابق ٹی اے / ڈی اے دیا جاتا ہے جیسے ہمارا بھی مقرر ہے۔ ہمیں بھی گاڑی کا یا آنے جانے کا اور attend کرنے کا خرچہ ملتا ہے۔ اسی طرح ان کا بھی ٹی اے / ڈی اے ہوتا ہے کوئی لاکھوں روپیہ تو ان کو نہیں دیا جاتا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ان سے خادم اعلیٰ کی definition چاہتی ہوں۔ مجھے چیف منسٹر کا تو پتا ہے لیکن خادم اعلیٰ کا مجھے نہیں پتا براہ مہربانی define کر دیں پھر میں پوچھوں گی کہ خادم اعلیٰ کون ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن(محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! ہم خادم اعلیٰ وزیر اعلیٰ کو کہتے ہیں کیونکہ وہ دن رات ہر محکمہ میں خدمت کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ بتا دیں کہ ہم کن کو خادم اعلیٰ کہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن(محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! ہم وزیر اعلیٰ کو خادم اعلیٰ کہتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آئین میں ایسا کوئی عہدہ نہیں ہے اس لئے میں نے پوچھ لیا ہے۔ آپ کی مہربانی کہ میرے علم میں اضافہ ہو گیا کہ وزیر اعلیٰ خادم اعلیٰ ہیں۔ اگر ہم اپنے علم میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں تو کسی کو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8427 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: گورنمنٹ پرائمری سکول برنالی میں مزید کمروں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8427: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول برنالی ضلع گجرات پی پی۔113 میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد 273 ہے اور اس میں آٹھ سیکشن ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا میں صرف پانچ کلاس روم ہیں جس بناء پر ایک کمرے میں دو کلاسز بیٹھتی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس سکول میں مزید کمرے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) درست ہے ۔ گورنمنٹ پرائمری سکول برنالی ضلع گجرات پی پی۔113 میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد 274 ہے جبکہ مذکورہ سکول میں آٹھ سیکشن کی بجائے سات سیکشن ہیں۔

(ب) درست ہے کہ سکول ہذا میں صرف پانچ کلاس روم ہیں دو کلاسز برآمدہ میں بیٹھتی ہیں۔

(ج) حکومت مذکورہ سکول میں مالی سال 18۔2017 کے دوران مزید کمرے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس سے اس سکول میں کمروں کی کمی پوری ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (الف) میں لکھا ہے کہ درست ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول برنالی ضلع گجرات پی پی۔113 میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد 274 ہے جبکہ مذکورہ سکول میں آٹھ سیکشن کی بجائے سات سیکشن ہیں۔ جز (ب) میں لکھا ہے کہ درست ہے کہ سکول ہذا میں صرف پانچ کلاس رومز ہیں دو کلاسز برآمدہ میں بیٹھتی ہیں اور آگے جز (ج) میں کہتے ہیں کہ حکومت مذکورہ سکول میں مالی سال 18۔2017 کے دوران مزید کمرے بنائے گی۔ میں یہ سوال پوچھتا ہوں کہ missing

facilities کے متعلق ہم تین سال سے بتا رہے ہیں۔ اس مسئلہ میں کس کی لاپرواہی ہے کہ بچے برآمدہ میں بیٹھ رہے ہیں اور کیا حکومت لاپرواہی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! بچوں کی تعداد 274 ہے، سات سیکشن ہیں، پانچ کلاس رومز ہیں اور مالی سال 18-2017 میں مزید دو کمرے بنا دیئے جائیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے سکولوں کی یہی حالت رہے گی اور محکمہ خود نہیں دیکھے گا اور کیا یہ facility missing نہیں ہے کہ 274 طالبعلم ہیں اور ان کے لئے صرف پانچ کمرے ہیں۔ یہ لاپرواہی ہے اگر میں سوال نہ دیتا تو پھر وہ بچے باہر ذلیل و خوار ہوتے رہتے، وہ کتنے عرصے سے ہو رہے ہیں تو اس کا کون ذمہ دار ہے اور کیا محکمہ تعلیم ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! missing facility اور ہے۔ گورنمنٹ خادم پنجاب سکول پروگرام کے تحت اضافی کلاس رومز بنا رہی ہے۔ اس کے علاوہ DFID والے ہیں جو جنوبی پنجاب میں اور جس جس جگہ نہیں ہیں وہاں مزید کلاس رومز بنا رہے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ گورنمنٹ کام نہیں کر رہی۔ وہاں پانچ کلاس رومز ہیں 274 بچے ہیں دو کلاسز برآمدہ میں بیٹھتی ہیں۔ اب 18-2017 میں priority کی بنیاد پر دو مزید کمرے بنا دیئے جائیں گے تو سارے سیکشن کلاس رومز کے اندر بیٹھیں گے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع بہاولپور: کلاس 5th کے رزلٹ سے متعلقہ تفصیلات

*6581: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے سال 2014 کے نتائج کے مطابق ضلع بہاولپور کا 5th کلاس کا رزلٹ کیا رہا، بالخصوص انگریزی اور ریاضی مضامین میں طلباء کی کارکردگی کیسی رہی؟

(ب) ضلع بہاولپور میں ریاضی اور انگریزی کے اساتذہ کے لئے ٹریننگ کا کیا اہتمام ہے نیز حکومت ریاضی اور انگریزی تعلیم کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سال 2014 میں پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کا رزلٹ 55.59 فیصد جبکہ ضلع بہاولپور کا رزلٹ 62.11 فیصد رہا اسی طرح انگریزی اور ریاضی کا رزلٹ بھی 62.11 فیصد سے زائد رہا۔ یوں انگریزی اور ریاضی کے مضامین میں بھی طلباء کی کارکردگی حوصلہ افزاء رہی۔

(ب) ضلع بہاولپور میں ریاضی اور انگریزی کے اساتذہ کی ٹریننگ کے حوالے سے گزارش ہے کہ بہاولپور کے 5101 اساتذہ نے ریاضی اور سائنس کی ٹریننگ حاصل کی۔ حال ہی میں اگست کے دوران ضلع بہاولپور کے 4945 پرائمری اساتذہ نے دوبارہ ریاضی اور انگلش کے مضامین میں اپنی مہارتوں اور تعلیمی صلاحیتوں میں نکھار لانے کے لئے نئے طریق کار سیکھے تاکہ سکول میں ان سے مزید استفادہ کیا جا سکے۔ مزید یہ کہ نئے بھرتی ہونے والے 1007 اساتذہ کی انڈکشن ٹریننگ بھی کروائی گئی تاکہ سکول جانے سے پیشتر اُن کو بہتر تربیت دی جا سکے جس سے اچھے نتائج حاصل ہوں۔

حکومت نے ریاضی اور انگریزی تعلیم کی بہتری کے لئے مختلف اقدامات اٹھائے ہیں۔ ان مضامین میں پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے مارچ 2015 اور اگست 2015 میں تین تین روزہ تربیتی کورسز کا انعقاد کیا ہے۔ مزید برآں اساتذہ کی سہ ماہی تربیتی ورکشاپ پر بھی ان مضامین کو اہمیت دی جا رہی ہے اور اساتذہ کو دوران تدریس معاونت کے لئے بھی ان مضامین پر توجہ مرکوز کی جا رہی ہے۔ نیز یہ کہ رواں سال میں کرائی گئی ٹریننگ

میں کل 1,80,000 پرائمری ٹیچرز کو ریاضی اور انگلش و سائنس جیسے اہم مضامین پڑھانے کی خصوصی تربیت دی گئی۔ ریاضی اور انگریزی تعلیم کی بہتری کے لئے اساتذہ کی ٹریننگ کے حوالے سے مختلف پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں جن کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے۔

- جماعت اول تا پنجم کے نصاب کو پڑھنا اور اس کی تیاری کرنا۔ خصوصی طور پر ریاضی اور انگریزی کے عنوانات دلچسپ انداز میں سب بچوں تک پہنچانا۔
- عام موضوعات میں محکمہ تعلیم اور سکول کا تعارف، اور بہتر کلاس روم ماحول۔
- کلاس روم مینجمنٹ، اچھے اساتذہ کی خصوصیات، ماڈل سبق کی تیاری اور کلاس روم میں اس کے مطابق پڑھانا۔

مزید برآں Continuous Professional Development پروگرام کی سرگرمیوں کے تحت ہر ماہ کے اختتام پر پرائمری اساتذہ کا پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈے PD DAY کا متعلقہ Cluster Centre پر انعقاد کیا جاتا ہے جس میں تربیت یافتہ عملہ اساتذہ کی تعلیمی سرگرمیوں اور پیشہ وارانہ مہارتوں سے متعلق اساتذہ کی راہنمائی کرتا ہے اور انھیں جدید تعلیمی چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے قابل بناتا ہے۔

سمبڑیال شہر میں گرلز ہائی سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*8457: محترمہ شبینہ ذکر یابٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سمبڑیال شہر میں کتنے گرلز ہائی سکول ہیں کیا حکومت مزید سکول قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر ان کی تعداد ناکافی ہے؟

(ب) ان سکولوں میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور حکومت ان کو پُر کرنے کا ارادہ کب تک رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سمبڑیال شہر میں ایک گورنمنٹ گرلز ہائی سکول موجود ہے۔ سمبڑیال شہر کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر مندرجہ ذیل سکول کی نشاندہی کی گئی ہے جسے اَپ گریڈ کیا جا سکتا ہے۔

i. گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول نئی آبادی سمبڑیال

حکومت کی منظوری اور فنڈز کی فراہمی کے بعد مندرجہ بالا سکول کو اَپ گریڈ کر دیا جائے گا۔

(ب) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سمبڑیال میں کل منظور شدہ اسامیاں 64 ہیں جن میں پرنسپل (گریڈ20) کی اسامی خالی ہے۔ محکمہ سکول ایجوکیشن کی جانب سے (گریڈ20) میں ترقی کا کیس صوبائی سیلیکشن بورڈ کو بھیجا جارہا ہے۔ بورڈ کی جانب سے منظوری کے بعد موزوں ٹیچر کو مذکورہ سکول میں پرنسپل تعینات کر دیا جائے گا۔

سیالکوٹ میں دانش سکول سے متعلقہ تفصیلات

*8458: محترمہ شبینہ ذکریا بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کتنے دانش سکول کا قیام عمل میں لایا گیا ہے ڈسکہ اور تحصیل سمبڑیال میں ان کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) اگر کوئی دانش سکول نہیں ہے تو کیوں اور حکومت یہاں کب تک یہ سکول کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کسی دانش سکول کا قیام عمل میں نہ لایا گیا ہے۔ البتہ ضلع ہذا میں مندرجہ ذیل دو سکولوں کو "سنٹرز آف ایکسیلینس اتھارٹی" کا درجہ دیا جا چکا ہے۔ جن کے تمام امور دانش اتھارٹی چلا رہی ہے۔

i. گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول برائے طلباء، سیالکوٹ

ii. گورنمنٹ لیڈی اینڈرسن ہائر سیکنڈری سکول برائے طالبات سیالکوٹ

(ب) ابتدائی طور پر پنجاب کے چھ پسماندہ اضلاع کا انتخاب کیا گیا۔ ان اضلاع میں بہاولپور، رحیم یار خان، میانوالی، اٹک، ڈیرہ غازی خان اور راجن پور شامل ہیں جہاں اس وقت چودہ دانش سکولز (گرلز و بوائز) کام کر رہے ہیں۔ سیالکوٹ و دیگر اضلاع میں ان سکولوں کے قیام کا فیصلہ متعلقہ ایکٹ کی روشنی میں مرحلہ وار کیا جائے گا۔

سرگودھا: محکمہ تعلیم میں خالی سیٹوں کی نشاندہی میں بے ضابطگیوں و دیگر تفصیلات

*8549: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں سرگودھا محکمہ تعلیم کی طرف سے ایجوکیٹر کی خالی سیٹوں کی نشاندہی میں سنگین غلطیوں کی وجہ سے بھرتی کا عمل مشکوک اور متنازعہ ہو گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ تعلیم نے ریکارڈ کی درستی اور ذمہ داروں کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہوداحمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔اس ضمن میں گزارش ہے کہ مورخہ 05.12.2016تک ایجوکیٹرز کی بھرتی کے لئے اہل امیدواران سے بذریعہ اخبار اشتہار درخواستیں طلب کی گئیں۔بمطابق شیڈول 09.01.2017تا 16.01.2017انٹرویو کا عمل مکمل ہوا اور مورخہ07.02.2017کو عبوری فہرستیں برائے اعتراضات آویزاں کی گئیں نیز ای ایس ای (سائنس / میتھ) سکیل نمبر 9اور ایس ایس ای (میتھ) سکیل نمبر16کے لئے مورخہ 07.02.2017تک بذریعہ اخبار اشتہار درخواستیں طلب کی گئیں اور مورخہ 21.02.2017تا22.02.2017انٹرویو کا عمل مکمل کیا گیا۔ بھرتی کا عمل گورنمنٹ پالیسی 17-2016کے مطابق شفاف طریقہ سے جاری ہے اور اس میں کوئی پیچیدگی اور رکاوٹ حائل نہ ہے۔

(ب) جز(الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ٹبہ سلطان پور ضلع وہاڑی کے ایلیمنٹری سکول سے متعلقہ تفصیلات

1227: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولزایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول ساندہ تھانہ ٹبہ سلطان پور ضلع وہاڑی میں طالب علموں کی تعداد 220جبکہ مطلوبہ تعداد میں ٹیچرز نہ ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول میں سکیورٹی گارڈ اور چوکیدار بھی نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سکول متروروڈ پر گاؤں سے دور ویران جگہ پر واقع ہے جس کی وجہ سے ہر وقت دہشت گردی کا خطرہ رہتا ہے؟

(د) کیا حکومت اس سکول میں سکیورٹی گارڈ، چوکیدار، ٹیچر اور دیگر missing facilities فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول ساندہ تحصیل میلسی میں طلبہ کی تعداد 220 کی بجائے 205 ہے۔ یہ بات بھی درست نہ ہے کہ مذکورہ سکول میں اساتذہ کی تعداد کم ہے مذکورہ سکول میں اس وقت 10 اساتذہ کام کر رہے ہیں اور طلبہ کی تعداد کے مطابق اساتذہ کی تعداد Student Teacher Ratio کے مطابق 1:20 بنتی ہے جبکہ محکمانہ قواعد کے مطابق یہ تناسب 1:40 ہے۔

(ب) سکول میں سکیورٹی گارڈ اور چوکیدار کی اسامیاں خالی ہیں۔ مذکورہ سکول میں ایک نائب قاصد تعینات ہے نیز عارضی طور پر ایک چوکیدار کا انتظام بھی کر دیا گیا ہے۔

(ج) یہ سکول گاؤں سے تھوڑا دور ویران جگہ پر واقع ہے۔ نیز کسی بھی قسم کی دہشت گردی کے خطرے سے نمٹنے کے لئے حکومت کے وضع کردہ SOPs کے مطابق انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔

(د) مذکورہ سکول میں تمام سہولیات موجود ہیں۔ ٹیچرز کی کوئی اسامی خالی نہیں ہے جبکہ سکول میں سکیورٹی گارڈ اور درجہ چہارم کی خالی اسامیاں آئندہ ہونے والی بھرتی کے دوران پُر کر دی جائیں گی۔ تاہم سکول ہذا میں ایک نائب قاصد تعینات ہے اور عارضی طور پر ایک چوکیدار کا انتظام بھی کر دیا گیا ہے۔

ضلع ساہیوال: سرکاری سکول کی انرولمنٹ اور مسنگ فسلیٹیز سے متعلقہ تفصیلات

1246: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے زیر انتظام کتنے سرکاری سکول کام کر رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ سکولوں میں بچوں کی انرولمنٹ اور missing facility کے حوالے سے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع ساہیوال میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت دس سکولز کام کر رہے ہیں۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب ایجوکیشن لاہور کو حوالگی کے وقت مذکورہ بالا دس سکولوں کی انرولمنٹ درج ذیل تھی۔

سکول کا نام	تعداد طلبا	ڈرنکنگ واٹر	چاردیواری	ٹائلٹ	بجلی	فرنیچر
گورنمنٹ پرائمری سکول L-5/57	34	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں	جزوی
گورنمنٹ پرائمری سکول L-5/66	98	ہاں	ہاں	نہیں	ہاں	ہاں
گورنمنٹ پرائمری سکول L-5/77	72	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں
گورنمنٹ پرائمری سکول کھنانہ میاں	59	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں
گورنمنٹ پرائمری سکول L-11/26	84	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں
گورنمنٹ پرائمری سکول R-6/87-A	70	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں
گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چھینہ کرملی	41	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں
گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول اکبر شاہ	49	ہاں	ہاں	ہاں	نہیں	ہاں
گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول L-9/124	120	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں
گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول L-9/112 چک وسراں	77	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں

قصور: حلقہ پی پی-180 کے سکولوں میں مسنگ فسلیٹیز کی فراہمی

1282: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-180 قصور کے کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز میں missing facilities ہیں؟

(ب) سال 15-2014 اور 16-2015 میں اس حلقہ کے سکولوں میں missing facilities کی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی اور کتنی رقم خرچ کی گئی، ان سکولوں کے نام اور خرچ کی گئی رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس حلقہ کے تمام سکولوں میں missing facilities کب تک مہیا کر دی جائیں گی ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی-180 قصور کے 13 پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں missing facilities موجود ہیں۔ ان سکولوں میں جن بنیادی سہولیات کی کمی ہے، اُن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ٹائلٹ بلاک	08
چاردیواری	23
فراہمی بجلی	02

سکول وار تفصیل۔(Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) مالی سال15-2014اور16-2015میں حلقہ پی پی-180 میں missing facilities کی مد میں 43.625 ملین کی رقم مختص کی گئی جس میں سے اب تک40.060 ملین رقم خرچ کی گئی ہے۔ سکول وار تفصیل(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی-180 قصور کے جن سرکاری سکولوں میں بنیادی سہولیات مہیا نہیں ہیں اُنھیں مالی سال17-2016 کی سکیم میں شامل کیا جارہا ہے توقع ہے کہ عنقریب اس حلقہ کے بنیادی سہولتوں سے محروم سکولوں کو بنیادی سہولیات فراہم کر دی جائیں گی۔

سرگودھا گورنمنٹ کمیونٹی ماڈل مڈل سکول چک نمبر29 شمالی میں اساتذہ کی تعیناتی

1306: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کمیونٹی ماڈل مڈل سکول چک نمبر29 شمالی سرگودھا کی عمارت کی تعمیر2 سال قبل مکمل ہوئی لیکن اس سکول میں ضروری عملہ تعینات نہیں کیا گیا ہے جس کی وجہ سے کلاسوں کا اجراء نہیں ہو سکا ہے؟

(ب) کیا حکومت درج بالا سکول میں عملہ تعینات کر کے کلاسوں کا اجراء یقینی بنائے گی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) درست ہے کہ گورنمنٹ کمیونٹی ماڈل مڈل سکول چک نمبر29 شمالی سرگودھا کی بلڈنگ دو سال قبل مکمل ہو گئی تھی لیکن محکمہ بلڈنگ نے یہ عمارت2016 میں محکمہ تعلیم کے حوالے کی جس کے بعد محکمہ سکول ایجوکیشن نےSNE کی منظوری کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو لیٹر نمبر2016/SO(SNE)Sargodha مورخہ 14-06-2016 کے تحت ارسال کر دیا ہے۔ SNE کی منظوری کے بعد عملہ تعینات کر دیا جائے گا۔ لیٹر کی کاپی ساتھ(Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) عارضی طور پر سکول میں عملہ تعینات کر دیا گیا ہے۔ اور مڈل کلاسز کا اجراء بھی کر دیا گیا ہے۔

فیصل آباد: گورنمنٹ پرائمری سکول
چک نمبر367 گ-ب جڑانوالہ سے متعلقہ تفصیلات

1310: باؤاختر علی: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر367 گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں ٹیچروں اور تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کی تعداد کتنی ہے، کلاس وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹیچر سکول میں حاضر نہیں ہوتے لیکن حاضری لگی ہوتی ہے ان کو چک نمبر367 گ ب کے لنمبر دار کی سرپرستی بھی حاصل ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان اساتذہ کے خلاف کارروائی کرنے اور ان کو سکول میں پورا ٹائم دینے کا پابند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر367 گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں ٹیچرز کی تعداد تین ہے۔ تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کی کلاس وار تعداد درج ذیل ہے:

کچی	اول	دوم	سوم	چہارم	پنجم	میزان
44	20	16	10	07	04	101

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ سکول ہذا کا باقاعدگی سے وزٹ ہوتا ہے اور متعلقہ AEO کی رپورٹ کے مطابق مذکورہ سکول کا جب بھی وزٹ کیا گیا ٹیچرز کو ڈیوٹی پر حاضر اور مصروف کار پایا گیا۔ علاوہ ازیں مانیٹرنگ ٹیمیں بھی باقاعدگی سے سکولوں کا وزٹ کرتی ہیں۔ چک نمبر367 گ ب کے لنمبر دار کی ٹیچرز کو سرپرستی حاصل نہیں بلکہ وہ سکول کونسل کا باقاعدہ ممبر ہے اور سکول کونسل کے اجلاسوں میں بھی شرکت کرتا ہے۔

(ج) مذکورہ سکول کے اساتذہ اپنی ڈیوٹی باقاعدگی سے ادا کر رہے ہیں اور اگر کوئی ٹیچر ایسی حرکت کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے خلاف فوری طور محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

ڈیرہ غازی خان میں ٹیچرز و دیگر متعلقہ تفصیلات

1341: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں سکولز ایجوکیشن کے کتنے ٹیچرز ریگولر اور کتنے کنٹریکٹ پر ہیں؟

(ب) کنٹریکٹ پر کام کرنے والے اساتذہ کے نام و عہدہ سے تفصیلاً آگاہ کریں؟

(ج) ضلع ہذا میں2013 سے اب تک کتنے سکول اپ گریڈ کئے گئے، ان کی تعداد اور نام سے آگاہ فرمائیں؟

(د) ضلع کے کتنے سکولوں کی سکیورٹی کے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں نیز سکیورٹی کے انتظامات کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے یا سکول انتظامیہ کی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں سکول ایجوکیشن کے ریگولر اور کنٹریکٹ ٹیچرز کی تعداد درج ذیل ہے۔

ریگولر	کنٹریکٹ
6764	1782

(ب) کنٹریکٹ پر کام کرنے والے اساتذہ کے نام اور عہدے کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈیرہ غازی خان میں 2013 سے اب تک 9 سکولز اپ گریڈ ہوئے ہیں۔ اُن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول ٹھیکر تحصیل تونسہ
2۔ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول مت چانڈیہ
3۔ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول ہاران پور
4۔ گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول ٹک شیر
5۔ گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول مت کرانی
6۔ گورنمنٹ بوائز ایلیمنڑی سکول چانالہ
7۔ گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول بُزدانی
8۔ گورنمنٹ گرلز ایلیمنڑی سکول ریٹرا
9۔ گورنمنٹ گرلز ایلیمنڑی سکول جہان خان

(د) ضلع ڈیرہ غازی خان میں 691 سکولوں کے سکیورٹی کے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ صوبائی سطح پر تمام تعلیمی اداروں میں سکیورٹی کے انتظامات یقینی بنانے کے لئے وقتاً فوقتاً ضلعی حکومتوں کو ہدایات دیتا رہتا ہے اور اس ضمن میں محکمہ داخلہ پنجاب اور دیگر سکیورٹی اداروں کے طے شدہ (SOPs) پر عملدرآمد کیا جاتا ہے۔ تعلیمی اداروں کی سکیورٹی محکمہ سکول ایجوکیشن اور ضلعی حکومت کے ماتحت سکول انتظامیہ کی مشترکہ طور پر ذمہ داری ہے۔

ضلع گجرات محکمہ سکولز ایجوکیشن میں بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

1412: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جون 2013 سے آج تک گریڈ ایک سے پانچ گریڈ تک جتنے لوگ محکمہ سکولز ایجوکیشن ضلع گجرات میں بھرتی ہوئے ہیں ان کے نام اور پتے بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کچھ عرصہ قبل آرمی کے ریٹائرڈ لوگ بھی اس ضلع میں بھرتی ہوئے ہیں اگر ہاں تو ان کے نام اور پتاجات نیز بھرتی کا طریق کار بتایا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) یکم جون 2013 سے آج تک 53 ملازمین گریڈ ایک میں بھرتی کئے گئے جو کہ معذور ہیں فہرست (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ماہ اگست 2016 میں 620 ملازمین گریڈ ایک میں بھرتی کئے گئے۔ اس کے علاوہ کوئی بھرتی نہیں ہوئی۔

(ب) درست ہے کہ کچھ عرصہ قبل 147 میٹرک پاس آرمی کے ریٹائرڈ لوگ بھی ضلع گجرات میں بھرتی ہوئے ہیں فہرست (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بھرتی ریکروٹمنٹ پالیسی 2015 کے تحت کی گئی کاپی (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پی پی۔72 فیصل آباد کے سکولوں میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

1418: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔72 فیصل آباد کے جن گرلز و بوائز ہائی سکولوں میں اساتذہ کی تعداد پوری نہ ہے ان سکولوں کے نام اور خالی اسامیوں کی تعداد سکول وار بتائیں؟

(ب) ان سکولوں میں اساتذہ کی تعداد پوری نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) حکومت ان سکولوں میں کب تک خالی اسامیوں پر اساتذہ کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔72 فیصل آباد میں بیس بوائز اور گرلز ہائی / ہائر سیکنڈری سکولوں میں اساتذہ کی کل 42 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

Gender	HM	SS	SSS	SST	EST	PST	Total
Male	–	–	–	1	15	2	18
Female	3	2	2	2	10	15	24

سکول وار خالی اسامیوں کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کی جانب سے تبادلہ جات پر پابندی اور اساتذہ کی ریٹائرمنٹ کی وجہ سے یہ اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) آئندہ ریکروٹمنٹ میں حکومت کی جاری کردہ پالیسی کے مطابق ان خالی اسامیوں پر اساتذہ کو تعینات کر دیا جائے گا۔

ضلع ساہیوال: سکولوں میں مسنگ فسلیٹیز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

1420: جناب وحید اصغر ڈوگر: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال مالی سال15-2014 اور16-2015 کے دوران کتنی رقم سکولوں میں missing facilities کی فراہمی کے لئے ضلعی حکومت اور صوبائی حکومت نے فراہم کی؟

(ب) اس میں سے کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی بقایا ہے۔اس ضلع میں ان سالوں کے دوران جن سکولوں میں missing facilities فراہم کی گئیں ان سکولوں کے نام اور جو جو سہولیات فراہم کی گئیں ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان سالوں کے دوران حلقہ پی پی-224 ساہیوال کے سکولوں کے لئے اس پروگرام کے تحت کتنی رقم مختص کی گئی جن سکولوں میں سہولیات فراہم کی گئیں ان کے نام اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل بتائیں؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) حکومت نے ضلع ساہیوال میں مالی سال15-2014 کے دوران مبلغ 261.2 ملین کی رقم سکولوں میں missing facilities کے لئے فراہم کی گئی ہے۔اور مالی سال16-2015 کے دوران مبلغ 137 ملین کی رقم missing facilities کے لئے فراہم کی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں15-2014 اور16-2015 کے دوران سرکاری سکولوں میں missing facilities کی مد میں فراہم کردہ رقم اور دیگر تفصیلات (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) ان سالوں کے دوران حلقہ پی پی-224 ساہیوال کے سکولوں کے لئے اس پروگرام کے تحت مختص کی گئی رقم اور دیگر جملہ تفصیلات (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ملتان: پی پی-200 کے سکولوں کی اپ گریڈیشن اور مسنگ فسلیٹیز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

1468: جناب شوکت حیات خان بوسن: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال2013تا2016پی پی-200 ملتان میں کتنے سکول (لڑکوں اور لڑکیوں) کو اپ گریڈ کیا گیا؟

(ب) اس عرصہ کے دوران پی پی-200 میں کتنے سکول (لڑکوں اور لڑکیوں) میں missing facility کی مد میں رقوم خرچ کی گئی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سال2013تا سال 2016کے دوران پی پی-200میں مندرجہ ذیل گرلز سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا۔

سیریل نمبر	تعداد سکولز اپ گریڈ	لیول	بوائز	گرلز	کل
1	پرائمری سے مڈل سکول	مڈل	–	3	3
2	مڈل سے ہائی سکول	ہائی	–	6	6
	کل	–	–	9	9

نوٹ: سکولوں کی تفصیل(Annex- A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال2013تا2016کے دوران حلقہ پی پی-200میں89سکولوں میں ناکافی سہولیات کی مد میں89.161ملین روپے خرچ کئے گئے جن میں50گرلز اور39بوائز سکولز شامل ہیں۔ تفصیل(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع گجرات: گرلز پرائمری سکول رندھیر سے متعلقہ تفصیلات

1473: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رندھیر گاؤں یونین کونسل بھاؤ گیسٹ پور ضلع گجرات میں گرلز پرائمری سکول کب بنایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سکول ہذا کی بلڈنگ خراب ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سکول محکمہ جنگلات کے ساتھ ہے اور نزدیک ترین کوئی گرلز پرائمری سکول نہ ہے؟

(د) کیا حکومت سکول کو اپ گریڈ کرکے مڈل کا درجہ دینے اور بلڈنگ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہوداحمد خان):

(الف) رندھیر گاؤں یونین کونسل بھاؤگیسٹ پور ضلع گجرات میں گرلز پرائمری سکول مورخہ 1975-01-01 کو بنایا گیا تھا۔

(ب) درست نہ ہے۔ سکول کی عمارت دو کمروں، برآمدہ اور واش روم پر مشتمل ہے۔ سکول کی چار دیواری بھی مکمل ہے جبکہ فرش معمولی خراب ہیں ۔

(ج) درست ہے۔ سکول محکمہ جنگلات کے قریب ہے اور گاؤں کے نزدیک ہے۔ جبکہ نزدیک ترین گرلز پرائمری سکول نہ ہے۔

(د) مذکورہ سکول اپ گریڈ کے لئے feasible نہ ہے۔ کیونکہ طلباء کی تعداد کم ہے۔

گورنمنٹ پرائمری سکول بدھوال (گجرات) میں سہولیات کی فراہمی

1474: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولزایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ پرائمری سکول بدھوال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کب بنا تھا اب بلڈنگ کی حالت کیسی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سکول میں بجلی اور پانی کی سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے بچوں کا سکول جانا ناممکن ہو گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سکول کو آباد کرنے کے لئے پانی و بجلی کی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہوداحمد خان):

(الف) پرائمری سکول بدھوال 1993-04-16 کو بنا تھا۔ سکول کی عمارت دو کمرے لیٹرین چار دیواری پر مشتمل ہے۔ گیٹ بھی لگا ہوا ہے۔ ایک کمرہ بمعہ برآمدہ خطرناک ہے۔ جو کہ زیر مرمت ہے۔

(ب) مذکورہ سکول میں پانی کی سہولت موجود ہے، بجلی نہ ہے لیکن بچے سکول میں آکر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(ج) حکومت نے بجلی کے نئے کنکشن کے لئے سات لاکھ چار ہزار آٹھ سو ساٹھ روپے کا ڈیمانڈ نوٹس جاری کروایا تھا۔ جو کہ مورخہ 2014-04-01 کو جمع بھی کروا دیا تھا۔ اب نئے کنکشن

کے لئے کام جاری ہے۔ بجلی کے پول لگ چکے ہیں اور کیبل کا کام جاری ہے، جو کہ چند روز میں مکمل ہو جائے گا۔

لاہور: تعلیمی اداروں سے متعلقہ تفصیلات

1479: ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کل کتنے سرکاری پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول موجود ہیں؟

(ب) ان سرکاری سکولوں میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد کیا ہے؟

(ج) ان سرکاری سکولوں میں تعینات اساتذہ کی تعداد کیا ہے؟

(د) کیا سرکاری سکولوں میں اساتذہ اور بچوں کی تعداد کے تناسب کا خیال رکھا جاتا ہے؟

(ہ) کیا ان سرکاری سکولوں میں اساتذہ کی تعداد بچوں کی تعداد کی مناسبت سے ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع لاہور میں مندرجہ ذیل پرائمری / مڈل / ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز ہیں۔

پرائمری	مڈل	ہائی سکول	ہائر سیکنڈری سکول	میزان
565	228	344	23	1160

(ب) ان سرکاری سکولوں میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کی تعداد 592129 ہے۔

(ج) ان سرکاری سکولوں میں تعینات اساتذہ کی تعداد 11441 ہے۔

(د) سرکاری سکولوں میں اساتذہ اور بچوں کی تعداد کے تناسب کا خیال رکھا جاتا ہے اور چالیس طالبعلموں کے لئے ایک استاد کا ہونا ضروری ہے۔

(ہ) ان سرکاری سکولوں میں اساتذہ کی تعداد بچوں کی تعداد کی مناسبت سے ہے۔

گجرات: گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈنگہ میں کمروں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1500: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈنگہ میں طالبات کی تعداد کتنی ہے اگر طالبات کی تعداد زیادہ ہے تو حکومت اس میں نیا بلاک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ طالبات کے بیٹھنے کی جگہ ناکافی ہے اگر ایسا ہے تو حکومت اس کے بارے میں کیا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سکول میں کمروں کی تعمیر کی سکیم سالانہ بجٹ 17-2016 میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈنگہ میں طالبات کی تعداد 1320 ہے۔ طالبات کی تعداد زیادہ ہے اور کمروں کی تعداد کم ہے۔ اس سلسلہ میں ضلعی حکومت گجرات کی طرف سے 8.816 ملین کے فنڈز کی درخواست زیر نمبر DDC/GRT/2015(9)2 مورخہ 2015-08-22 کو محکمہ سکول ایجوکیشن میں موصول ہوئی تھی تاہم مالی سال 18-2017 میں اضافی کمروں کی سکیم میں ضلع گجرات کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔

(ب) درست ہے۔ جیسا کہ جواب جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ مالی سال 17-2016 کی سکیم میں ضلع گجرات شامل نہیں ہے تاہم آئندہ مالی سال کے دوران ضلع گجرات میں اضافی کمروں کی تعمیر کے لئے فنڈز مہیا کر دیئے جائیں گے۔

(ج) جُز (ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

لاہور: گورنمنٹ مڈل سکول مزنگ میں عملہ صفائی کی تعیناتی کا مسئلہ

1535: **محترمہ فائزہ احمد ملک**: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ مڈل سکول مزنگ لاہور میں سال 2012 سے صفائی کے لئے عملہ نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول میں صفائی کے لئے بچوں کی ہفتہ وار ڈیوٹیاں لگی ہوئی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس سکول میں عملہ صفائی کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ گورنمنٹ مڈل سکول روزہ پیر ابو اسحاق، مزنگ لاہور سے مسماۃ لالہ بی بی خاکروبہ مورخہ 30.11.2013 کو ریٹائرڈ ہو گئی تھی۔ اس کے بعد سکول کی صفائی کے لئے SMC فنڈ سے پرائیویٹ خاکروب کا انتظام کیا گیا ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ سکول کی صفائی کے لئے بچوں کی ہفتہ وار ڈیوٹیاں قطعاً نہیں لگائیں گئیں۔ پرائیویٹ خاکروب موجود ہے جو سکول کی صفائی کرتا ہے۔

(ج) محکمہ تعلیم ضلع لاہور میں کلاس فور کی بھرتی کے شیڈول کا اشتہار جلد ہی اخبارات میں دے دیا جائے گا۔ آئندہ کلاس فور کی بھرتی میں مذکورہ سکول میں خاکروب کی خالی اسامی کو پُر کر دیا جائے گا۔

گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک 29 شمالی سرگودھا میں مڈل کلاسز کا اجراء

1552: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 29 شمالی سرگودھا کی اپ گریڈیشن برائے مڈل سکول منظور ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مڈل کلاسوں کے لئے ضروری بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے لیکن ابھی تک مطلوبہ ٹیچرز تعینات نہ ہونے کی وجہ سے چھٹی کلاس میں داخلہ شروع نہیں ہو سکا؟

(ج) حکومت مڈل کلاسوں کے اجراء کے لئے مطلوبہ عملہ کب تک تعینات کرے گی تاکہ مڈل کلاسوں کا اجراء بلاتاخیر ہو سکے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چک 29 شمالی کی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے۔ جہاں تک مطلوبہ ٹیچرز تعینات کرنے اور چھٹی کلاس میں داخلہ شروع کرنے کا تعلق ہے اس ضمن میں گزارش ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ تعلیم نے مڈل سکول کا سٹاف (SNE) بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر SO(SNE)Sargodha/2016 مورخہ 22-08-2016 کر دیا ہے مسمات ثناء اکرم ایس ایس ٹی اور فوزیہ امین ای ایس ٹی کو سکول ہذا میں تعینات کر دیا گیا ہے۔

آرڈر کا پیAnnex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ چھٹی کلاس میں داخلے کا آغاز بھی کر دیا گیا ہے۔

(ج) نئی بھرتی کا اشتہار دیا جا رہا ہے اور متعلقہ سکول کی خالی اسامیاں اشتہار میں شامل کر دی جائیں گی۔ آئندہ ریکروٹمنٹ میں خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

لاہور: پی پی۔148 میں سکولز سے متعلقہ تفصیلات

1566: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی حلقہ پی پی۔148 لاہور میں کل کتنے سکولز ہیں؟

(ب) ان میں بچے اور بچیوں کی تعداد بتائی جائے؟

(ج) 2014 میں ان سکولز میں کتنی تعداد تھی اور اب 2015 میں کتنی enrolment ہوئی؟

(د) ان سکولز کے تمام ہیڈ ماسٹر، ہیڈ مسٹریس اور پرنسپل کے نام اور تعیناتی کی تاریخ بتائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع لاہور کے حلقہ پی پی۔148 میں کل 35 سکولز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	تعداد سیکنڈری سکولز	تعداد پرائمری/ ایلیمنٹری سکولز (بوائز)	تعداد پرائمری/ ایلیمنٹری سکولز (گرلز)	میزان
1۔	بوائز (09) گرلز (09)	06	11	35

(ب) ضلع لاہور کے حلقہ پی پی۔148 بچے اور بچیوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	تعداد طلباء سیکنڈری	تعداد طالبات سیکنڈری	تعداد طلباء پرائمری/ ایلیمنٹری (بوائز)	تعداد طلباء پرائمری/ ایلیمنٹری (گرلز)	میزان
1	7002	9212	1048	2803	20065

(ج) ضلع لاہور کے حلقہ پی پی۔148 میں سکولز میں بچوں اور بچیوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

سال	DEO(SE), Lahore	DEO(M-EE), Lahore	DEO(W-EE), Lahore	میزان
2014	17215	1005	2788	21008
2015	16690	1048	2803	20541

(د) کاپی کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

سکول اساتذہ پر عائد بے جا پابندیوں سے متعلقہ تفصیلات

1567: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا سکولز میں طلباء کی کم حاضری پر اساتذہ کو جرمانے و سزا کا کوئی قانون ہے اگر ہے تو کم از کم کتنے فیصد حاضری پر جرمانہ / سزا ہے اور کتنے فیصد تک معافی ہے ؟

(ب) ترقی یافتہ ممالک میں سکولوں میں طلباء کی حاضری کتنے فی صد تک رائج ہے کیا ان ممالک میں بھی کم حاضری پر جرمانہ سزا متعین ہے اگر ہے تو اس کی تفصیل کیا ہے ؟

(ج) گزشتہ چھ ماہ کے دوران کتنے کتنے فیصد حاضری پر تحصیل چنیوٹ کے کن کن اساتذہ کو جرمانہ / سزا ہوئی ہر ایک کی تفصیل الگ الگ کیا ہے ؟

(د) کیا طلباء کو سکولوں میں حاضر کرنا اساتذہ کے فرائض میں شامل ہے اگر نہیں تو اس ناکردہ گناہ پر اساتذہ کو جرمانہ / سزا سروس بک میں Red Entry کیوں کی جارہی ہے ؟

(ہ) اساتذہ کی سالانہ اتفاقیہ چھٹیاں کتنی ہیں۔ چھٹی کے حصول کا کیا طریق کار ہے فوتیدگی کی بروقت پیشگی اطلاع کس طرح دی جاسکتی ہے ؟

(و) تحصیل چنیوٹ میں کل کتنے پرائمری اساتذہ (میل + فی میل) ہیں ان میں سے کتنے اساتذہ (میل + فی میل) پولیو ڈیوٹی کر رہے ہیں ایک سکول میں سے کتنے فیصد اساتذہ (میل + فی میل) کو پولیو ڈیوٹی پر لگایا جاسکتا ہے اور کتنے اساتذہ (میل + فی میل) کا سکول میں حاضر ہونا ضروری ہے پولیو ڈیوٹی کرنے والے اساتذہ کا سکول میں باقاعدہ حاضری اندراج کس قانون کے تحت ہوتا ہے اگر ایسا نہیں تو ایک استاد ایک وقت میں دو جگہ پر حاضر کیسے ہو رہا ہے ؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) Chief Minister Punjab School Reforms Road Map میں ہر سکول کے لئے طلباء کی حاضری کا ٹارگٹ 90 فیصد ہے طلباء کی تعداد کم ہونے کی صورت میں اساتذہ کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

(ب) محکمہ جواب دینے سے قاصر ہے۔

(ج) گزشتہ چھ ماہ کے دوران 90 فیصد سے کم حاضری پر تحصیل چنیوٹ کے 30 اساتذہ کو جرمانہ / سزا ہوئی ہے۔ ان کی تفصیل (Annex–A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کوالٹی ایجوکیشن کو بہتر بنانے کے لئے طلباء کو سکولوں میں حاضر کرنا اساتذہ کے فرائض میں شامل ہے۔

(ہ) اساتذہ کی سالانہ اتفاقیہ چھٹیاں25 ہیں۔ فوتیدگی کی بروقت پیشگی اطلاع بذریعہ فون دی جاسکتی ہے۔اتفاقیہ چھٹیاں کسی پرائیویٹ کام کی وجہ سے لی جاسکتی ہیں۔

(و) چنیوٹ گورنمنٹ پرائمری وایلیمنٹری اور ہائی سکولز (میل + فی میل) میں پرائمری اساتذہ کی کل تعداد1176 ہے۔ متعلقہ یو سی / وارڈ کے سکولوں سے پرائمری اساتذہ کی ڈیوٹی پولیو مہم پر لگائی جاتی ہے ان میں تقریباً ایک ایک استاد کی پولیو ڈیوٹی لگائی جاتی ہے ان اساتذہ کی حاضری سکول میں نہیں لگتی بلکہ محکمہ صحت میں لگتی ہے ان کے آرڈر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کیے جاتے ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب: گرلز و بوائز ہائی سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

1569: جناب طارق محمود باجوہ: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ میں گرلز و بوائز کے کتنے ہائی سکولز کس کس مقام پر ہیں؟

(ب) کیاان ہائی سکولز میں سائنس ٹیچر کی اسامیاں ہیں، کس کس سکول میں کون کون سی اسامی خالی ہے؟

(ج) کیا ہر سکول میں سائنس لیب اور کمپیوٹر لیب مکمل ہے؟

(د) کیا ضلع کے تمام ہائی سکولز میں سہولیات مکمل ہیں اگر نہیں تو کب تک missing facility مکمل کی جائیں گی؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں گرلز36، بوائز53، کل89 ہائی سکولز ہیں جن کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ننکانہ صاحب کے اِن ہائی سکولز میں سائنس ٹیچر کی کل125 اسامیاں ہیں، اِن میں دس اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ننکانہ صاحب کے 54 ہائی سکولوں میں سائنس لیب موجود ہے،35 ہائی سکولوں میں سائنس لیب موجود نہ ہے۔ ضلع ننکانہ صاحب کے تمام ہائی سکولوں میں آئی ٹی لیب موجود ہے جن کی تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع ننکانہ صاحب کے 75ہائی سکولوں میں سہولیات مکمل ہیں جبکہ 14 سکولوں میں موجودہ مالی سال کے دوران missing facilities مکمل کی جارہی ہیں۔ تفصیل(Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گجرات:پی پی-111کے گرلزوبوائزسکولوں میں کمروں کی تفصیلات

1571: حاجی عمران ظفر: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گجرات شہرپی پی-111 میں کتنے گرلز و بوائز سکول کہاں کہاں کس کس نام سے چل رہے ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں کمروں کی تعداد سکول وار بتائیں؟

(ج) کیاان سکولوں میں کمروں کی تعداد طالب علموں کے مطابق پوری ہے کس کس سکول میں کمرے طالب علموں کے مطابق کم ہیں۔ان میں مزید کمروں کی تعمیر کرنے کے لئے حکومت مالی سال17-2016 میں فنڈز فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تواس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولزایجوکیشن(رانامشہوداحمد خان):

(الف) گجرات شہر میں پی پی-111میں پچاس گرلز و بوائز سکولز چل رہے ہیں ۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سکولوں میں کمروں کی تعداد سکول وار(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی پی-111میں موجود سکولوں میں طالب علموں کے مطابق جتنے کمروں کی ضرورت ہے اُس کی تفصیل(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔پنجاب بھر میں اضافی کمروں کی مد میں حکومت نے مالی سال17-2016میں15000 ملین روپے مختص کئے ہیں۔تاہم امسال اس میں ضلع گجرات کو شامل نہیں کیاگیا ہے آئندہ سال حکومت ضلع گجرات میں اضافی کمروں کی تعمیر کے لئے فنڈ مہیاکرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس سے پی پی-111کے سکولوں میں اضافی کمروں کی کمی پوری ہو جائے گی۔

فیصل آباد:بوائزوگرلزہائی سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

1581: محترمہ مدیحہ رانا: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں بوائز و گرلز ہائی سکولوں کے نام، جگہ اور ان میں بچوں کی تعداد بتائیں؟
(ب) ان سکولوں میں کون سی سہولیات ہیں؟
(ج) ان سکولوں کے مذکورہ بالا سال کے نتائج کی تفصیل بتائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):
(الف) فیصل آباد میں بوائز و گرلز ہائی سکولوں کے نام، جگہ اور ان میں بچوں کی تعداد کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) فیصل آباد میں بوائز و گرلز ہائی سکولوں میں موجود بنیادی سہولیات کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) ان سکولوں کے نتائج کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

نشان زدہ سوالات کو غیر نشان زدہ سوالات کی فہرست میں شائع کرنا

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پچھلی دفعہ بھی آپ سے request کی گئی تھی کہ ہم جو سوالات اسمبلی میں جمع کراتے ہیں۔ ان پر star بھی لگا کر آپ کے آفس میں جمع کرا دیتے ہیں لیکن وہ اسمبلی میں discussion میں نہیں آتے اور غیر نشان زدہ سوالات کی لسٹ میں ڈال دیئے جاتے ہیں۔ اب یہ بتا دیا جائے کہ اسمبلی کا فورم کس مقصد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ہم اپنے حلقہ کے لوگوں کے مسائل کے متعلق یہاں سوال دیتے ہیں اگر ان کے جوابات یہاں discuss نہیں ہونے تو پھر ہمارا یہاں پر آنے کا مقصد کیا ہے اور ہم یہاں اس اسمبلی میں کیوں آئے ہیں؟ پچھلے ایک سال سے یہی چل رہا ہے کہ سوال غیر نشان زدہ سوالات کی فہرست میں ڈال دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمیں کہتے ہیں کہ اس پر نشان لگائیں تو ہم نشان لگا کر بڑی شد و مد کے ساتھ تیاری کر کے سوال دیتے ہیں تاکہ جواب آئے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ میں نے ابھی سیکرٹری صاحب سے request کی کہ میرا سوال اِدھر کیوں آیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حلقہ سے متعلقہ ہے۔ میں نے کہا کہ ٹھیک ہو گیا۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ Rule پڑھ لیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے پڑھا ہے کہ آپ کی discretion اور power ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ Rule-45(3) پڑھ لیں لیکن میری بات سنیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ میری ایک عرض سن لیں۔ اب یہ دیکھیں کہ یہ حلقے کا سوال ہے اور آپ نے اس کو غیر نشان زدہ فہرست میں ڈال دیا ہے۔ کیا سوال نمبر 2919 اور 2920 حلقے سے متعلقہ نہیں ہیں تو پھر یہ discretion کیوں ہے، میرا سوال ہی ہر مرتبہ غیر نشان زدہ فہرست میں کیوں ڈال دیا جاتا ہے؟ آپ یہ فرما دیں کہ بھئی! آئندہ سے آپ نے اسمبلی میں سوال جمع نہیں کروانے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! کیوں سوال جمع نہیں کروانے آپ ضرور جمع کروائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پھر کیا ہم نے اسی طرح سے ذلیل ہونا ہے؟

جناب سپیکر: میں اس کو دیکھتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یعنی ہمارے حلقے کی عوام نے اسی طرح سے ذلیل ہونا ہے کیا وہ اس قابل بھی نہیں ہیں کہ ان کے متعلقہ سوالات اسمبلی فورم پر discuss کئے جائیں؟

جناب سپیکر: میں اس کو اپنے طور پر دیکھتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ نے دو ماہ پہلے بھی یہی فرمایا تھا بے شک آپ ریکارڈنگ نکلوا کر سن لیں اور آج پھر آپ یہی فرما رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ جو کہہ رہے ہیں وہ میں سنتا ہوں، آپ کی بات میں نے سن لی ہے اگر اللہ کرے آپ اپنی جگہ پر سچے ہوں تو میں اس کا نوٹس لوں گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس میں سچے جھوٹے ہونے کی کیا بات ہے؟ یہ سوال آج آیا ہے جو کہ ممبر نے دیا ہے اور انہوں نے پڑھا ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! بس ٹھیک ہے بات ختم ہو گئی۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: چیمہ صاحب! نہیں، قطعاً ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ دیکھیں میری بات سنیں آپ اس بات کو ذہن سے نکال دیں۔ آپ دونوں صاحبان میرے ساتھ میٹنگ کریں تاکہ میں آپ کو actual position بتانے کی طرف آؤں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ actual position یہاں پر بتائیں تاکہ ہماری پبلک کو بھی پتا چلے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! وہ پھر میں نے آرڈر کر دیا ہے because order is order. آپ تشریف رکھیں آپ کی بہت مہربانی مجھے پڑھنے دیں۔ جی، Question Hour is over now.

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کے لفظوں سے پتا نہیں چل رہا آپ کے عملوں سے پتا چل رہا ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! دیکھیں ناں میں آپ کے متعلق کوئی بغض رکھتا ہوں اور نہ ہی کوئی بد عملی کرتا ہوں۔ میں کبھی ایسا نہیں کرتا ہوں۔ آپ کی مہربانی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر آپ ہم کو اسمبلی میں بولنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ بولیں گے ضرور لیکن سیدھا بولیں گے لیکن اگر آپ اس طرح سے بولیں گے تو وہ مناسب نہیں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جو حق مجھے اسمبلی نے دیا ہے میں وہ مانگ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کی بہت مہربانی ہے۔ I am thankful لہٰذا اب آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جو حق کی بات ہے وہ ہم یہاں پر ضرور کریں گے اور وہ آپ سنیں گے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ معزز ممبر ہیں اور میرے لئے قابل احترام ہیں آپ کی بات ضرور سنیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! معزز ممبر کو میں نے کیا کرنا ہے جب میرے حلقے کے کام ہی نہیں ہونے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اگر آپ کے خلاف کوئی بات ہے تو اس کا نوٹس لیں گے۔ آپ بہت کوشش کرتے ہیں اور میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! لیکن میں نے آپ کو بولنے نہیں دینا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بہت مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کو ایک بات بتا دوں کہ ہمارا بزنس نہیں آ رہا تو ٹھیک ہو گیا ہے اب اگر وقفہ سوالات ہو یا کچھ بھی ہو ہم حق بجانب ہیں کہ جو وقفہ سوالات کے اندر آپ نے parameters طے کئے ہیں کل سے ہم وہ parameters اپنے لے کر چلیں گے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ کیوں direction دے رہے ہیں اور یہ direction دینے والے کون ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! کوئی بات نہیں ان کا حق ہے ان کو کہنے دیں۔ آپ behave کریں دیکھیں وہ بھی اور آپ بھی معزز ممبر ہیں لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! [*******]

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! [*******] (شور و غل)

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔ آپ personal attack نہ کریں یہ اچھی بات نہیں ہے۔ بڑی مہربانی اب آپ مجھے بھی بولنے دیں۔ آپ دونوں صاحبان کا بہت بہت شکریہ۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، چودھری فیصل فاروق چیمہ مجلس قائمہ برائے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں لہٰذا میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 14/2405 کے بارے میں مجلس قائمہ مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری فیصل فاروق چیمہ: جناب سپیکر! میں

Starred Question Nos. 2405/2014 asked by Dr Syed Waseem Akhtar MPA, PP-271

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر: جی، اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

ملک محمد حنیف اعوان

سیکرٹری اسمبلی: پہلی درخواست ملک محمد حنیف اعوان، ایم پی اے، پی پی۔114 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"23تا31۔اگست2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ مدیحہ رانا

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ مدیحہ رانا، ایم پی اے، ڈبلیو-346 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"31-اگست تا یکم ستمبر 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)، ایم پی اے، پی پی-222 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"31-اگست تا یکم ستمبر 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب آزاد علی تبسم

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب آزاد علی تبسم، ایم پی اے، پی پی-51 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"29-اگست تا 2- ستمبر 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب عبدالرؤف مغل

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب عبدالرؤف مغل، ایم پی اے، پی پی-94 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"2-ستمبر23،24،27اور28-جنوری2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ گلناز شہزادی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ گلناز شہزادی، ایم پی اے،ڈبلیو-329 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"14تا23-اکتوبر2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

نوابزادہ عبدالرزاق خان نیازی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست نوابزادہ عبدالرزاق خان نیازی، ایم پی اے، پی پی-218 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"14تا24-اکتوبر2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر فرزانہ نذیر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر فرزانہ نذیر، ایم پی اے،ڈبلیو-323 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"14تا24-اکتوبر2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب وحید اصغر ڈوگر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب وحید اصغر ڈوگر، ایم پی اے، پی پی۔224 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"22-اگست تا2- ستمبر2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ سلطانہ شاہین

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ سلطانہ شاہین، ایم پی اے، ڈبلیو۔313 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"14-اکتوبر، 19-نومبر تا 5-دسمبر2016 اور23تا27-جنوری2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق سید محمد محفوظ مشہدی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 7/17 جناب احمد خان بھچر کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ دیں گے۔ جی، منسٹر صاحب!

بھینسوں اور گائے کو لگائے جانے والے خطرناک انجکشن
کے دودھ ٹیسٹ میں ہارمون نہ ہونے کا انکشاف

(---جاری)

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! محکمہ لائیو سٹاک نے مفاد عامہ کے مدنظر اور ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اپریل 2015 میں بوسٹن 250 اور دیگر اسی طرح کے مصنوعی اور مضر صحت ہارمونز بنانے والی کمپنیوں کے خلاف معزز عدالت اور ڈرگ ریگولیٹر اتھارٹی نے بھی اپنا ٹھوس مؤقف پیش کیا ہے۔ محکمہ لائیو سٹاک نے نہ صرف اس امر کی نشاندہی کی بلکہ عوام آگاہی اور قانونی کارروائی بھی عمل میں لائی گئی جس کے نتیجے میں زہر قاتل ہارمونز کی رجسٹریشن کینسل کر دی گئی جس کی کاپی لف ہے۔ محکمہ لائیو سٹاک نے معزز عدالت کے حکم پر کارروائی کرتے ہوئے سال 2015-16 میں مختلف ڈیری فارمز، ویٹرنری ڈرگ سٹورز اور بھینس کالونیوں میں کارروائی کی اور مضر صحت ہارمونز کے خلاف آگاہی دی اور انجکشن بیچنے، خریدنے اور استعمال کرنے والوں کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔ 2905 ویٹرنری ڈرگ سٹور چیک کئے گئے اور 16050 انجکشن پکڑے۔ مزید برآں آگاہی مہم کے سلسلے میں 2976 ڈیری فارم visit کئے گئے جس کی کاپی ساتھ لف ہے۔ واضح رہے کہ boostin injection کو oxytocin کے ساتھ confuse نہ کیا جائے۔ مزید برآں محکمہ لائیو سٹاک نے سپریم کورٹ آف پاکستان میں رٹ پٹیشن نمبر 2374L/2016، ہائی کورٹ ملتان بنچ میں رٹ پٹیشن نمبر 5086M/16 کے تحت boostin کے خلاف جواب جمع کروایا ہے اور محکمہ قانونی کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس گھناؤنے دھندے میں ملوث افراد اور کمپنیوں کے حوالے سے محکمہ لائیو سٹاک نے محکمہ صحت کو ان تمام عوامل سے آگاہ کیا ہے تاکہ ڈرگ انسپکٹر انسانی میڈیکل سٹوروں پر بھی اس کی فروخت پر کارروائی کر سکیں۔ محکمہ لائیو سٹاک

پورے پنجاب میں boostin-250 اور اس طرح کے hormones رکھنے والوں کے خلاف کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ منسٹر صاحب! اگلی تحریک التوائے کار نمبر 86/17 بھی آپ کے متعلقہ ہے۔ بھچر صاحب! آپ ان کی بات سنیں کیونکہ آپ کی تحریک التوائے کار کا نوٹس ان کو دیا ہوا تھا اور یہ اس کا جواب دے رہے ہیں۔

وزیر لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! دودھ کی کوالٹی کا کنٹرول پنجاب فوڈ اتھارٹی کے purview میں آتا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس حوالے سے بات کر رہے ہیں۔

محکمہ لائیوسٹاک اور ضلعی حکومت لاہور شہر میں زہریلے دودھ کی فروخت روکنے میں ناکام

(---جاری)

وزیر لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! دودھ کی کوالٹی کا کنٹرول فوڈ اتھارٹی کے purview میں آتا ہے۔ محکمہ لائیوسٹاک نے گوالا ایسوسی ایشن فروخت کنندگان اور دوسرے علاقوں سے بذریعہ ٹینکر دودھ لانے والے حضرات سے متعدد meetings کر کے ان کے مسائل جاننے کی کوشش کی ہے تاکہ شہریوں کو خالص اور ملاوٹ سے پاک دودھ لاہور میں دستیاب ہو سکے۔ ان meetings کے دوران گوالہ حضرات، دودھی حضرات، دکاندار اور مویشی پال حضرات بشمول ٹینکر مالکان سے درج ذیل مسائل کی نشاندہی ہوئی ہے۔

1. کچھ کمپنیاں اور ادارے درآمد شدہ سستا اور گھٹیا کوالٹی کا خشک دودھ اور whey powder vegetable fat ملا کر جعلی دودھ کی تیاری اور ترسیل میں ملوث ہیں جن کے خلاف محکمہ خوراک اور پنجاب فوڈ اتھارٹی نے بھرپور مہم اور کارروائی شروع کر رکھی ہے۔

2. حکومت کی طرف سے دودھ کی قیمت پر عائد کنٹرول کی وجہ سے لائیوسٹاک farmers نے اپنی production کو نہ صرف روک رکھا ہے بلکہ دودھ دینے والے جانوروں کی disposal بہت تیزی سے جاری ہے۔ مزید برآں دودھ دینے والے جانوروں کی قیمت پر کنٹرول کی وجہ سے آمدن کم ہونے کی وجہ سے اچھے minerals استعمال نہ کروائے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے دودھ کی کوالٹی میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ اس سلسلے میں پانچ ہزار farmers، دکاندار، دودھی اور گھروں کے دودھ کی کوالٹی اور قیمت کی بابت ایک مشترکہ سروے محکمہ لائیوسٹاک، ویٹرنری یونیورسٹی، فوڈ اتھارٹی، USAID اور ڈیری ایسوسی ایشن کے تعاون سے مکمل کیا گیا ہے جس سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ لائیوسٹاک کا farmer دودھ کی مناسب قیمت بوجہ کنٹرول قیمت دودھ کی پیداوار کو بڑھانے اور کوالٹی بہتر کرنے سے گریزاں ہے۔ اس سلسلے میں سفارشات حکومتِ پنجاب کو ارسال کر دی گئی ہیں جن کی تائید کسان کمیشن نے کر دی ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ کی تجویز ہے کہ درآمد کیا جانے والا milk powder اور whey powder پر عائد ڈیوٹی بڑھائی جائے تاکہ مقامی farmers اپنے جانوروں کے دودھ کو مارکیٹ میں لا سکیں۔ مزید برآں خشک دودھ اور whey powder سے بنائے جانے والے جعلی دودھ کو کنٹرول کرنے میں مدد ملے گی۔

جناب سپیکر! مزید تجویز ہے کہ تمام دودھ کی دکانات، ٹینکرز، chillers، ڈرم اور دیگر مشینری جو کہ دودھ کی transportation میں استعمال کی جاتی ہے، تمام کمپنیاں اور ادارے ان پر واضح طور پر اپنے ادارے کا نام تحریر کریں تاکہ ملاوٹ شدہ دودھ کا خاتمہ ہو سکے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 143 جناب محمد شعیب صدیقی کی ہے۔ جی، صدیقی صاحب!

میاں میر ہسپتال لاہور کو فنکشنل کرنے کا مطالبہ

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی-147 میں 130 بیڈز پر مشتمل گورنمنٹ میاں میر ہسپتال بنانے کے لئے 2007-08 میں منظوری ہوئی اس کے لئے اس وقت کی حکومت نے 440 ملین روپے فنڈز رکھے، اُن میں سے 387 ملین روپے سے بلڈنگ مکمل کر لی گئی بقیہ 53 ملین روپے سے مشینری اور آلات خریدے جانے تھے لیکن کچھ نہیں خریدا گیا۔ یہاں سٹاف مکمل ہے جو سالہا سال سے تنخواہیں لے رہا ہے، ہسپتال میں صرف آؤٹ ڈور کی نامکمل سہولت فراہم کی جا رہی ہے اور یہاں ایمرجنسی سمیت کوئی دوسرا شعبہ ہسپتال فنکشنل نہیں ہے۔ ہسپتال میں بیڈز، ادویات، مشینری، آلات اور بنیادی ٹیسٹوں کی سہولت ہی میسر نہیں کی گئی۔ مفاد عامہ کے اس اہم ترین منصوبے سے حکومت کی جانب سے چشم پوشی سے میرے حلقہ کے عوام میں انتہائی پریشانی، اضطراب اور غم وغصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 148/17 محترمہ شنیلا رُوت کی ہے۔ جی، محترمہ!

ڈسٹرکٹ ہسپتال قصور کے ڈاکٹروں کی غفلت اور مناسب علاج نہ ہونے کی وجہ سے نور پور کا بچہ جاں بحق

محترمہ شُنیلا رُوت: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 14- فروری 2017 کی خبر کے مطابق قصور نور پور کا امجد اپنے دس ماہ کے بیمار بیٹے زبیر کو علاج معالجے کی غرض سے ڈسٹرکٹ ہسپتال لے کر آیا جہاں بچہ ڈاکٹروں کی مبینہ غفلت کی وجہ سے دم توڑ گیا۔ والدین نے الزام عائد کیا ہے کہ ڈاکٹروں اور عملے کی مبینہ غفلت اور مناسب علاج نہ ہونے کی وجہ سے ہمارا بچہ تڑپ تڑپ کر دم توڑ گیا۔ لواحقین نے حکومتِ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ اس واقعہ کا جلد از جلد نوٹس لیا جائے اور ذمہ داران کے خلاف

کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان)، قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید)، قاضی احمد سعید، ڈاکٹر سید وسیم اختر، سردار وقاص حسن موکل اور چودھری غلام مرتضیٰ حال ہی میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کی مذمت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ قرارداد مشترکہ طور پر پیش کی جارہی ہے۔ جس طرح سے آپ نے نام پڑھے ہیں اس میں میرے علاوہ تمام پارلیمانی لیڈر ساتھ ہیں اور یہ مشترکہ طور پر پیش کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے حال ہی میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کی مذمت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے حال ہی میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کی مذمت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے حال ہی میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کی مذمت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اپوزیشن لیڈر کو قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر اپوزیشن لیڈر موجود ہیں تو وہ پیش کر دیں مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب! میں نے تو پہلے ہی کہا ہے کہ یہ قرارداد مشترکہ طور پر اور unanimously پیش ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

ملک بھر میں ہونے والی حالیہ دہشت گردی کی پُرزور مذمت

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ملک بھر میں ہونے والی دہشت گردی کے حالیہ واقعات کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ 12-فروری 2017 کو کراچی میں نجی ٹی وی چینل کی گاڑی پر ہونے والے حملے میں اسسٹنٹ کیمرہ مین جاں بحق ہو گیا۔ 13-فروری 2017 کو چیئرنگ کراس لاہور میں ہونے والے خودکش حملے میں ڈی آئی جی ٹریفک کیپٹن (ریٹائرڈ) سید احمد مبین اور ایس ایس پی ذوالفقار گوندل سمیت 13 اہلکاران اور شہری شہید ہوئے جبکہ 85 افراد زخمی ہوئے۔ 15-فروری 2017 کو مہمند ایجنسی میں ایک سرکاری دفتر پر حملے میں پانچ افراد شہید ہوئے اور اسی روز پشاور میں جج حضرات کی گاڑی پر خودکش حملے میں ایک شخص جاں بحق ہوا۔ 16-فروری 2017 کو سیہون شریف میں حضرت لعل شہباز قلندر کے مزار

پر خود کش حملے میں85زائرین شہید اور 200 سے زائد زائرین زخمی ہوئے۔گزشتہ رات یعنی5اور6۔مارچ2017کی درمیانی شب بھی مہمند ایجنسی کے علاقہ میں واقع پاک افغان بارڈر پر دہشت گردوں نے حملہ کیا اور پاک فوج کی جوابی فائرنگ سے دس دہشت گرد ہلاک ہوگئے۔اس حملے میں پانچ فوجی اہلکاران نے بھی جام شہادت نوش کیا۔

یہ ایوان تمام شہدا کے درجات کی بلندی اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لئے دعا گو ہے نیز یہ ایوان شہید ہونے والے سکیورٹی اداروں کے افسران اور اہلکاران کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان ان واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد،ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما افواج پاکستان،پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کی دعا کرتا ہے۔

یہ ایوان دہشت گردی کے خلاف جاری آپریشن"رد الفساد"کی بھرپور تائید اور حمایت کرتا ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ملک بھر میں ہونے والی دہشت گردی کے حالیہ واقعات کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔12۔فروری2017کو کراچی میں نجی ٹی وی چینل کی گاڑی پر ہونے والے حملے میں اسسٹنٹ کیمرہ مین جاں بحق ہوگیا۔ 13۔فروری2017کو چیئرنگ کراس لاہور میں ہونے والے خودکش حملے میں ڈی آئی جی ٹریفک کیپٹن(ریٹائرڈ)سید احمد مبین اور ایس ایس پی ذوالفقار گوندل سمیت13اہلکاران اور شہری شہید ہوئے جبکہ85افراد زخمی ہوئے۔15۔فروری 2017کو مہمند ایجنسی میں ایک سرکاری دفتر پر حملے میں پانچ افراد شہید ہوئے اور اسی روز پشاور میں جج حضرات کی گاڑی پر خودکش حملے میں ایک شخص جاں بحق ہوا۔16۔فروری2017کو سیہون شریف میں حضرت لعل شہباز قلندر کے مزار پر خودکش حملے میں85زائرین شہید اور200سے زائد زائرین زخمی ہوئے۔

گزشتہ رات یعنی 5 اور 6-مارچ 2017 کی درمیانی شب بھی مہمند ایجنسی کے علاقہ میں واقع پاک افغان بارڈر پر دہشت گردوں نے حملہ کیا اور پاک فوج کی جوابی فائرنگ سے دس دہشت گرد ہلاک ہوگئے۔ اس حملے میں پانچ فوجی اہلکاران نے بھی جام شہادت نوش کیا۔

یہ ایوان تمام شہدا کے درجات کی بلندی اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لئے دعا گو ہے نیز یہ ایوان شہید ہونے والے سکیورٹی اداروں کے افسران اور اہلکاران کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان ان واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما افواج پاکستان، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کی دعا کرتا ہے۔

یہ ایوان دہشت گردی کے خلاف جاری آپریشن "رد الفساد" کی بھرپور تائید اور حمایت کرتا ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ملک بھر میں ہونے والی دہشت گردی کے حالیہ واقعات کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ 12-فروری 2017 کو کراچی میں نجی ٹی وی چینل کی گاڑی پر ہونے والے حملے میں اسسٹنٹ کیمرہ مین جاں بحق ہوگیا۔ 13-فروری 2017 کو چیئرنگ کراس لاہور میں ہونے والے خودکش حملے میں ڈی آئی جی ٹریفک کیپٹن (ریٹائرڈ) سید احمد مبین اور ایس ایس پی ذوالفقار گوندل سمیت 13 اہلکاران اور شہری شہید ہوئے جبکہ 85 افراد زخمی ہوئے۔ 15-فروری 2017 کو مہمند ایجنسی میں ایک سرکاری دفتر پر حملے میں پانچ افراد شہید ہوئے اور اسی روز پشاور میں جج حضرات کی گاڑی پر خودکش حملے میں ایک شخص جاں بحق ہوا۔ 16-فروری 2017 کو سیہون شریف میں حضرت لعل شہباز قلندر کے مزار پر خودکش حملے میں 85 زائرین شہید اور 200 سے زائد زائرین زخمی ہوئے۔ گزشتہ رات یعنی 5 اور 6-مارچ 2017 کی درمیانی شب بھی مہمند ایجنسی کے علاقہ میں واقع

پاک افغان بارڈر پر دہشت گردوں نے حملہ کیا اور پاک فوج کی جوابی فائرنگ سے دس دہشت گرد ہلاک ہو گئے۔اس حملے میں پانچ فوجی اہلکاران نے بھی جام شہادت نوش کیا۔

یہ ایوان تمام شہدا کے درجات کی بلندی اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لئے دعا گو ہے نیز یہ ایوان شہید ہونے والے سکیورٹی اداروں کے افسران اور اہلکاران کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان ان واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما افواج پاکستان، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کی دعا کرتا ہے۔

یہ ایوان دہشت گردی کے خلاف جاری آپریشن "رد الفساد" کی بھرپور تائید اور حمایت کرتا ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان لاہور میں ہونے والے پاکستان سپر لیگ کے فائنل کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے حوالے سے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے لاہور میں ہونے والے پاکستان سپر لیگ کے فائنل کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے لاہور میں ہونے والے پاکستان سپر لیگ کے فائنل کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے لاہور میں ہونے والے پاکستان سپر لیگ کے فائنل کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

لاہور میں ہونے والے پاکستان سپر لیگ کے فائنل کے کامیاب انعقاد پر اظہار مسرت

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان لاہور میں ہونے والے پاکستان سپر لیگ کے فائنل کے کامیاب انعقاد پر اظہار مسرت کرتا ہے۔ اس موقع پر قومی یکجہتی کا شاندار مظاہرہ دیکھنے میں آیا اور پوری قوم نے جس طرح دہشت گردی کے خلاف متحد ہو کر جذبہ حب الوطنی کا مظاہرہ کیا وہ یقیناً قابل تعریف ہے۔ اس اقدام سے دنیا بھر میں پاکستان کا مثبت تاثر ابھارنے میں بہت مدد ملی ہے اور مستقبل میں انٹرنیشنل کرکٹ کی راہ ہموار ہوئی ہے۔ فائنل کے انعقاد سے پاکستان کو تنہا قرار دیئے جانے کا تاثر غلط ثابت ہو گیا اور پاکستان کے مخالفوں کو واضح پیغام بھی مل گیا۔

یہ ایوان اس کامیابی پر حکومت پنجاب، پاکستان کرکٹ بورڈ، سکیورٹی اداروں اور تمام متعلقہ اداروں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان لاہور میں ہونے والے پاکستان سپر لیگ کے فائنل کے کامیاب انعقاد پر اظہار مسرت کرتا ہے۔اس موقع پر قومی یکجہتی کا شاندار مظاہرہ دیکھنے میں آیا اور پوری قوم نے جس طرح دہشت گردی کے خلاف متحد ہو کر جذبہ حب الوطنی کا مظاہرہ کیا وہ یقیناً قابل تعریف ہے۔اس اقدام سے دنیا بھر میں پاکستان کا مثبت تاثر ابھارنے میں بہت مدد ملی ہے اور مستقبل میں انٹرنیشنل کرکٹ کی راہ ہموار ہوئی ہے۔فائنل کے انعقاد سے پاکستان کو تنہا قرار دیئے جانے کا تاثر غلط ثابت ہو گیا اور پاکستان کے مخالفوں کو واضح پیغام بھی مل گیا۔

یہ ایوان اس کامیابی پر حکومت پنجاب، پاکستان کرکٹ بورڈ، سکیورٹی اداروں اور تمام متعلقہ اداروں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔"

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! I oppose it

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں بھی اسے oppose کرتا ہوں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میں بھی اسے oppose کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گو نواز گو" اور "مک گیا تیرا شو شہباز" جبکہ معزز ممبران حزب اقتدار
کی طرف سے "رو عمران رو" کی نعرے بازی)

(شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔آپ نے oppose کیا ہے اب لاء منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔نیشنل لیول کی بات ہے آپ کو ایسے نہیں کرنا چاہئے۔پہلے لاء منسٹر صاحب کی بات سن لیں پھر آپ لوگوں کی بات سنیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ ایک national event تھا اس event کی پوری دنیا میں تعریف کی گئی جب اس event کے انعقاد کا فیصلہ ہوا اور یہ فیصلہ پاکستان کرکٹ بورڈ نے کیا اُس فیصلے کو پوری دنیا میں، پورے ملک میں سراہا گیا اور اُس کے بعد جو واقعات ہوئے ان کے خلاف معزز ایوان نے ابھی ایک قرارداد اُن واقعات کی مذمت اور اپنے شہداء کے درجات کی بلندی کے

لئے پاس کی ہے۔اُن واقعات کے بعد یہ PSL فائنل کا انعقاد ایک سوالیہ نشان اور ایک challenge کے طور پر اُبھرا۔ایک طرف دہشت گردوں کا یہ ہدف تھا کہ اس کا انعقاد نہ ہونے دیا جائے یا اس کے انعقاد کو سبوتاژ کیا جائے تاکہ پاکستان کا ایک بہتر اور soft impression دنیا میں نہ جائے اور دوسری طرف پوری قوم یہ چاہتی تھی public at large level کے اوپر لوگوں کا مطالبہ تھا کہ اس PSL کا انعقاد کیا جائے تاکہ یہ تاثر گہرا نہ ہونے پائے کہ پاکستانی قوم دہشت گردوں کے خوف میں مبتلا ہے۔

جناب سپیکر !5۔مارچ کا دن آتے آتے یہ ایک ایسا event بن گیا تھا کہ ایک طرف دہشت گردی کا خوف تھا اور دوسری طرف دہشت گردی کے خلاف پاکستانی قوم کا عزم اور حوصلہ تھا۔یہ ان دونوں چیزوں کے درمیان ایک مقابلے کی صورتحال پیدا ہو گئی تھی۔دونوں ٹیمیں جنہوں نے اس فائنل میں حصہ لیا اُن کی جیت ہار بے معانی ہو گئی تھی اور لوگوں کا focus اس طرف تھا کہ کیا یہ دہشت گردی کامیاب ہوتی ہے یا پاکستان کامیاب ہوتا ہے تو 5۔مارچ کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے پاکستان کامیاب ہوا۔پوری قوم نے اُس دن خوشی کا اظہار کیا، عزم کا اظہار کیا، حوصلے کا اظہار کیا تو وہ جذبہ دیدنی تھا۔

جناب سپیکر !میں نے یہ جو قرارداد پیش کی ہے اس میں قطعی طور پر کئی اور پہلوؤں کو اس قرارداد میں شامل کیا جا سکتا تھا۔اب جب میں اس پر تقریر کرنے کے لئے اُٹھا ہوں تو بہت ساری باتوں کی نشاندہی یا بہت ساری باتوں کو ہدف تنقید بنایا جا سکتا ہے اور relevantly بنایا جا سکتا ہے لیکن میں کسی بات میں نہیں پڑنا چاہتا یہ صرف اور صرف پوری قوم کے اُس جذبے کو اس ایوان کی طرف سے خراج تحسین ہے۔

جناب سپیکر !میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر ہمیں کسی قسم کی سیاست یا point scoring سے بالاتر ہو کر اس معزز ایوان کو نہ صرف پورے پنجاب بلکہ پورے پاکستان میں جو جذبہ حبُ الوطنی، جو جذبہ قومی یکجہتی سامنے آیا ہے اُس جذبے کو خراج تحسین پیش کرنا چاہئے اور اسے اتفاق رائے سے منظور کرنا چاہئے۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر !میں نے اس قرارداد کو اس لئے oppose کیا ہے کہ میں یہ چاہتا ہوں اس میں یہ اضافہ کیا جائے کہ نیز ایوان یہ سفارش کرتا ہے جو تین چار روز سکیورٹی اور دوسرے Law Enforcing Agency کے اہلکاروں نے دن رات ڈیوٹی دے کر اس کو کامیاب بنایا اور

event ٹھیک طریقے سے مکمل ہو گیا تو پاکستان کرکٹ بورڈ کو جو کروڑوں روپے کی آمدنی ہوئی ہے اُس میں سے اُن سکیورٹی اہلکاروں کو special honorarium دیا جائے یہ اس میں شامل کیا جائے۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان کہہ رہے تھے کہ اس PSL کے بارے میں قرارداد کو ایوان میں متفقہ طور پر منظور کروایا جائے تو PSL کے بارے میں ایک چیز clear کر دوں ہم سب پاکستانی ہیں اور کھیل کے فروغ کے لئے جو پاکستان تحریک انصاف اور عمران خان نیازی کی خدمات اس ملک کے لئے ہیں وہ کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ یہ عمران خان ہی تھا جو 1992 کے اندر ورلڈ کپ پاکستان میں لے کر آیا یہاں پر خوشیاں دیں تو PSL کے حوالے سے اس کے اندر درستی کر لیں کہ P for Panama, S for Still, L for Liability ہے جو ابھی تک Panama Still Liability چل رہی ہے اور دوسری بات یہ پوری دنیا کے اندر ایک مؤقف دینا چاہتے ہیں تو نہایت ہی افسوس کا مقام ہے کہ جو ٹکٹیں 500 روپے کی تھیں وہ ثابت کریں کہ کس بنک سے عام عوام کو ملیں۔ اپنے ایم این ایز اور ایم پی ایز کو ٹکٹیں دی گئی کہ وہاں پر یہ لوگ کھلاڑی لے کر جائیں۔

جناب سپیکر! یہ سوشل میڈیا کے اوپر موجود ہے میں اس کا proof دے دوں گا۔ یہ سن لیں کہ کسی بھی بنک سے 4 ہزار اور 12 ہزار سے کم کی ٹکٹیں نہیں مل رہی تھیں وہاں پر یہ تھا کہ اپنے ہی لوگوں کو لے جا کر میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے نعرے مارے جائیں گے۔ پوری دنیا نے دیکھا جو جمہوری ملک کہلاتا ہے وہاں پر "گو نواز گو" کے نعرے لگے جو پاکستان کی جگ ہنسائی پوری دنیا کے اندر اُس PSL کی موجودگی میں ہوئی ہے کہ ہماری عوام نے وہاں پر مسترد کیا ہے ان کے ایم این ایز اور ایم پی ایز وہاں پر موجود ہیں مگر اُس کے باوجود عوام نے فیصلہ دے دیا ہے جس کو یہ آج تک سننے کے لئے تیار نہیں ہیں اور اس ملک کی تاریخ کے اندر پہلی دفعہ چار دن پہلے سے تمام مساجد کو بند کیا گیا، نمازیوں کے لئے دروازے بند کئے گئے۔ ایسا تو کسی کفر کی حالت کے اندر بھی نہیں ہوتا اور سٹیڈیم کے آس پاس کی تمام آبادیوں کو اُس PSL کی آڑ کے اندر گیس کی فراہمی بند کی گئی، لوگوں کے گھروں کے چولہے بند کئے گئے اور کرفیو کی صورتحال تھی۔ سٹیڈیم کے اردگرد کی کوئی سڑک اس دن۔۔۔ (شور و غل)

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میںon the floor of the House کہہ رہا ہوں بعض تعلیمی اداروں میں بچوں کے سالانہ امتحان ہو رہے ہیں اور میرے اپنے بچوں نے ٹیوشن پڑھنے کے لئے کینٹ، ماڈل ٹاؤن جانا تھا لیکن لاہور کی کوئی سڑک کھلی نہیں مل رہی تھی کہ وہ جا کر پیپر کی تیاری کر سکیں۔ آپ نے گیس تک بند کر دی اور لوگوں کے چولہے بند ہو گئے۔ جو لوگ players کی بات کر رہے ہیں، آپ کے انٹرنیشنل players نے ہمارے ملک میں آنے سے انکار کیا اور آپ نے الزام لگایا کہ عمران خان کی statement پر وہ players نہیں آئے۔ کل پیٹرسن نے یہ بیان دیا ہے کہ میں عمران خان کی statement کی وجہ سے نہیں بلکہ دہشت گردی کی وجہ سے نہیں آیا۔

جناب سپیکر! یہ آج فوج کے جھنڈے تلے میچ کروا کر سمجھتے ہیں۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: صدیقی صاحب!Relevant ہو کر بات کریں یہ بات ٹھیک نہیں ہے، آپ تشریف رکھیں۔Please have your seat

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے بھی oppose کیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے relevant ہو کر بات کرنی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ جو قرارداد اس معزز ایوان میں پیش کی گئی ہے ہم نے اس کو oppose کیا ہے کیونکہ اس کی ٹھوس وجوہات ہیں۔ ہمارے قائد جناب عمران خان جن کی وجہ سے دنیا بھر میں پاکستان کی پہچان ہوئی۔ دنیا عمران خان کے نام سے پاکستان کو پہچانتی ہے۔ دنیا میں عمران خان کی جو خدمات ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ PSL پر آئیں، کیا کر رہے ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے oppose کیا ہے میں اُسی پر آ رہا ہوں لیکن آپ interrupt نہ کریں، مجھے سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ عمران خان کی شخصیت اور جو محبت ان کو کرکٹ سے ہے، جو خدمات عمران خان کی کرکٹ اور پاکستان کے لئے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ ہیں اور نہ آئندہ آنے والی کئی دہائیوں تک کوئی شخص وہ خدمات سرانجام دے سکتا ہے۔ اس سرزمین کے عظیم سپوت عمران خان نے کرکٹ اور اس قوم کے لئے بہت خدمات سرانجام دیں۔ عمران خان نے جن

خدشات کا اظہار کیا تھا وہ حرف بہ حرف درست ثابت ہوئے ہیں۔ یہ PSL لاہور کی عوام کے لئے عذاب بن گیا تھا۔ مسجدوں کو تالے لگے، خانہ کعبہ میں بھی نماز کے وقت طواف بند ہو جاتا ہے لیکن PSL کے ارد گرد مسجدوں کو تالے لگے ہوئے تھے، گھروں کی گیس بند تھی، بچے سکول کالج نہیں جا سکتے تھے اور مریض ہسپتال نہیں جا سکتے تھے۔ ان نااہل حکمرانوں نے، ان ڈاکوؤں اور چوروں نے عوام کے ٹیکسوں کا کروڑوں روپیہ اس نجم سیٹھی کے ذریعے ہوا میں اڑا دیا۔

جناب سپیکر! PSL اور کھیل کا مخالف کوئی نہیں ہے لیکن اس PSL کے پیچھے جو آپ کا مائنڈ تھا، جو ایجنڈا تھا ہم نے اس کی مخالفت کی ہے اور آپ نے دیکھ لیا کہ کس طرح عوام کو ٹکٹوں کے لئے ذلیل کیا گیا۔ بنکوں سے ٹکٹیں نہیں ملیں۔۔۔(شور وغل)

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جو ٹکٹ انہوں نے اپنے ایم پی ایز، ایم این ایز کو دیئے وہ ٹکٹ عوام نے پچیس سو، تین ہزار روپے میں خرید کر، جس نعرے سے بچنے کے لئے وہ ٹکٹ تقسیم کئے گئے تھے وہی نعرے پوری قوت سے سٹیڈیم میں گونجا۔ وہ عوام کے دل کی آواز تھی۔ کسی طرح بھی اس کا کریڈٹ اس نااہل پنجاب حکومت کو نہیں جا سکتا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، بڑی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پولیس راولپنڈی میں عوام کو گھروں سے نکال کر مار رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں! Please have your seat

اس قرارداد کی مخالفت کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان لاہور میں ہونے والے پاکستان سپر لیگ کے فائنل کے کامیاب انعقاد پر اظہار مسرت کرتا ہے۔ اس موقع پر قومی یکجہتی کا شاندار مظاہرہ دیکھنے میں آیا اور پوری قوم نے جس طرح دہشت گردی کے خلاف متحد ہو کر جذبہ حب الوطنی کا مظاہرہ کیا وہ یقیناً قابل تعریف ہے۔ اس اقدام سے دنیا بھر میں پاکستان کا مثبت تاثر ابھارنے میں بہت مدد ملی ہے اور مستقبل میں انٹرنیشنل کرکٹ کی راہ ہموار ہوئی ہے۔ فائنل کے انعقاد سے پاکستان کو تنہا قرار دیئے جانے کا تاثر غلط ثابت ہو گیا اور پاکستان کے مخالفوں کو واضح پیغام بھی مل گیا۔

یہ ایوان اس کامیابی پر حکومت پنجاب، پاکستان کرکٹ بورڈ، سکیورٹی اداروں اور تمام متعلقہ اداروں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! میری ایک بات سنیں، جب سپیکر بول رہا ہو تو اس کے درمیان آپ interference نہیں کر سکتے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر تھا۔

جناب سپیکر: نہیں، اُس وقت کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا تھا۔ اب ہم غیر سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ غلط قرارداد پاس کروائی گئی ہے میں اس پر واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر جناب محمد عارف عباسی واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ تھا کہ ابھی کچھ دن پہلے فیصل چوک پر بم بلاسٹ ہوا جس میں کیپٹن (ریٹائرڈ) مبین صاحب شہید بھی ہوئے۔ میرا اس کے اوپر سوال یہ تھا اور یہ بات سوچنے والی ہے کہ ہمارے ہوم منسٹر بھی شہید ہو چکے ہیں اور ان کے شہید ہونے کی وجہ inadequate security تھی۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کے جو SOPs ہیں اس کے مطابق آپ کا کوئی بھی صوبائی سیکرٹری CC 1600 CC, 1700 سے بڑی گاڑی نہیں رکھ سکتا تو کون سے SOP کے ذریعے ہوم سیکرٹری نے بلٹ پروف Land Cruiser گاڑی رکھی ہوئی ہے اور اس کے ساتھ دو دو

ڈالے بھی چلتے ہیں؟ کیا وجہ ہے کہ ہمارے یہاں پر لاء منسٹر، ہوم منسٹر بے چارے ان گاڑیوں میں پھرتے ہیں---

جناب سپیکر: ان کے پاس بھی ہیں، آپ کو کس نے کہا کہ ان کے پاس نہیں ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس پر میرا سوال یہ ہے کہ اُس ایک ہوم سیکرٹری کے لئے---

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، یہ بات relevant نہیں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! وزراء بے چارے جو شہادتیں دیتے پھر رہے ہیں ان کا بھی تو کوئی پُرسان حال ہونا چاہئے---

جناب سپیکر: آپ بے چارے نہ کہیں وہ وزراء کرام ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ان کو بھی تو کوئی سکیورٹی دیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل مسودہ قانون اور مفاد عامہ سے متعلق قرارداد یں ہیں۔

Mrs Gulnaz Shehzadi may move the Punjab Private Educational Institution Promotion and Regulation (Amendment) Bill 2017.

مسودہ قانون متعارف کرنے کی اجازت کی تحریک

MRS GULNAZ SHEHZADI: Mr Speaker! I move:

"That the leave be granted to introduce the Punjab Private Educational Institutions Promotion and Regulation (Amendment) Bill 2017."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the leave be granted to introduce the Punjab Private Educational Institutions Promotion and Regulation (Amendment) Bill 2017“.

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! I oppose it

جناب سپیکر: جی، محترمہ! بات کریں۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 8-مارچ 2017 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

بدھ،8۔مارچ2017

(یوم الاربعاء،8۔جمادی الثانی1438ھ)

سولہویں اسمبلی: ستائیسواں اجلاس

جلد 27: شمارہ 3

155

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ8۔مارچ2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ رنگ روڈ اتھارٹی لاہور کی سالانہ کارکردگی رپورٹس برائے سال 12-2011 اور 13-2012

ایک وزیر رنگ روڈ اتھارٹی لاہور کی سالانہ کارکردگی رپورٹس برائے سال 12-2011 اور 13-2012 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ مدبندی حسابات، حکومت پنجاب برائے سال 15-2014 کے اکاؤنٹس بارے آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ

ایک وزیر مدبندی حسابات، حکومت پنجاب برائے سال 15-2014 کے اکاؤنٹس بارے آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) عام بحث

پری بجٹ بحث

157

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا ستائیسواں اجلاس

بدھ 8-مارچ 2017

(یوم الاربعاء، 8-جمادی الثانی 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 15 منٹ پر زیر صدارت جناب **سپیکر رانا محمد اقبال خان** منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ الَّذِىۡ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝
يَحۡسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخۡلَدَهٗ ۝ كَلَّا لَيُنۡۢبَذَنَّ فِى الۡحُطَمَةِ ۝
وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا الۡحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ الۡمُوۡقَدَةُ ۝ الَّتِىۡ
تَطَّلِعُ عَلَى الۡاَفۡـئِدَةِ ۝ اِنَّهَا عَلَيۡهِمۡ مُّؤۡصَدَةٌ ۝ فِىۡ
عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝

سورۃ الھُمَزۃ 1 تا 9

ہر طعن آمیز اشارتیں کرنے والے چغل خور کی خرابی ہے(1) جو مال جمع کرتا اور اس کو گن گن کر رکھتا ہے(2)(اور) خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کی ہمیشہ کی زندگی کا موجب ہو گا(3) ہرگز نہیں وہ ضرور حطمہ میں ڈالا جائے گا(4) اور تم کیا سمجھے کہ حطمہ کیا ہے؟(5) وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے(6) جو دلوں پر جا لپٹے گی(7)(اور) وہ اس میں بند کر دیئے جائیں گے(8)(یعنی آگ کے) لمبے لمبے ستونوں میں(9)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لوگ جو ان کے گیت گاتے ہیں
عظمتیں بے شمار پاتے ہیں
جن کا کوئی نہ ہو زمانے میں
ان کو سینے سے وہ لگاتے ہیں
آپ کی یاد بھی عجب شے ہے
غم زمانے کے بُھول جاتے ہیں
باندھ رکھا ہے میں نے رختِ سفر
دیکھیں سرکار کب بلاتے ہیں

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر5612 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔اگر وقفہ سوالات کے دوران آ جائیں تو اس سوال کو take up کر لیں گے ورنہ یہ سوال dispose of تصور کیا جائے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی میں نے آپ کا نام نہیں پکارا اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

کورم کی نشاندہی

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہمارے سوالات ایجنڈے پر نہیں آتے اور اس حوالے سے کل بھی میں نے آپ سے request کی تھی اور آج بھی میرے سوال دوسری فہرست میں ڈالے گئے ہیں جبکہ نشان زدہ فہرست میں صرف ایک سوال ہے تو میں اس حوالے سے احتجاج کرتے ہوئے کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اب تو آپ نے کورم کی نشاندہی کر دی ہے تو میں اس بارے میں بعد میں بات کروں گا۔جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہ ہے لہٰذا20منٹ کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر دوپہر 12بج کر30منٹ پر
دوبارہ کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے۔ اب اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔ آپ بتادیں گے کہ کتنے معزز ممبران اس وقت ایوان میں موجود ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں نہیں، کورم پورا ہے، جب میں نے کہہ دیا ہے تو کورم پورا ہے۔93 ممبران ایوان میں موجود ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ممبرز پورے نہیں ہیں آپ ممبران کو کھڑے کر کے گنتی کروائیں۔

جناب سپیکر: آپ مجھے یہ نہ کہیں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ ممبران پورے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گنتی پوری نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ایوان میں93 ممبران ہیں۔ آپ تشریف رکھیں، پلیز آپ تشریف رکھیں۔ آپ Chair کے ساتھ ایسے بات نہ کریں، آپ مہربانی کریں۔ میاں صاحب! آپ کا سوال ہے آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پہلے گنتی پوری کروالیں۔

جناب سپیکر: میں کہہ رہا ہوں کہ گنتی پوری ہے۔ گنتی دوبارہ کروالی گئی ہے، گنتی پوری ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔ میں کورم کی دوبارہ نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، دوبارہ گنتی کر لی گئی ہے، کورم پورا ہے کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: 93 ممبران موجود ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ موجود ہیں۔ میری رولنگ ہے کہ موجود ہیں۔ اگر آپ بات کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے نہیں تو میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گنتی پوری کریں۔ کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! کیا آپ اپنی بات کرنا چاہتے ہیں یا نہیں کرنا چاہتے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ زیادتی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میں زیادتی نہیں کر رہا آپ کر رہے ہیں۔ آپ Chair کو dictate کرنے کی کوشش مت کریں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ اگر آپ بات کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے نہیں تو میں اس سوال کو dispose of کر دوں گا۔ (قطع کلامیاں)

میں ایسے آپ کی کوئی بات نہیں سنوں گا۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ کا سوال ہے آپ سوال کر لیں۔ آپ Chair کے بارے میں کوئی غلط الفاظ استعمال کریں گے تو میں آپ پر action لوں گا۔ I am telling you this. Be careful. (قطع کلامیاں)

آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا سوال ہے۔ آپ اپنے سوال کا جواب لینا چاہتے ہیں یا نہیں؟ (قطع کلامیاں)

آپ کا Chair کے ساتھ یہ کیا رویّہ ہے؟ آپ dictate کرتے ہیں، کیا آپ Chair کو dictate کر رہے ہیں؟ (قطع کلامیاں)

میں نے جب announce کیا تھا تو اس وقت کورم پورا تھا۔ آپ اس طرح dictate مت کریں۔ آپ اس طرح مت کریں۔ آپ جب point out کریں گے تو پھر میں دیکھوں گا۔ یہ سوال آپ کا ہے آپ اس کا جواب لیں۔ (قطع کلامیاں)

آپ بولتے رہیں۔ آپ Chair کو dictate مت کریں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ طریق کار ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کیا یہ طریق کار میں نے خود بنایا ہے؟ یہ آپ کے قانون اور آئین نے بنایا ہے۔ آپ کیا کہتے ہیں اور آپ کیا طریقہ اختیار کر رہے ہیں؟ نہیں، نہیں۔ آپ یہ سوال لینا چاہتے ہیں یا نہیں؟ آپ مجھے بتائیں۔ آپ بات نہیں کرنا چاہتے تو کیا میں اس سوال کو dispose of کر دوں؟ میں آئین کے مطابق ہوں اور ایوان کا custodian ہوں۔ I am telling you this. آپ ایسی بات نہ کریں۔ آپ اپنے آپ کو کنٹرول کریں۔ کیا آپ اب بھی کورم point out کرنا چاہتے ہیں؟

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں point out کر رہا ہوں کہ کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم point out کیا گیا ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جب میں کہوں گا کہ کورم پورا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ کورم پورا ہے۔ بڑی مہربانی۔ اب کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے گو سپیکر گو کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: آپ Chair کے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔ کیا میں آپ کا announce کر دوں؟ میں یہ نہیں کرنا چاہتا۔ آپ سپیکر کو کدھر بھیجنا چاہتے ہیں، کیا آپ کے پاس کوئی چیز ہے تو بھیجو اور کیا آپ کے پاس کوئی چیز ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے گو سپیکر گو کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے گو عمران گو کی نعرے بازی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(---جاری)

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں آپ کو بار بار کہہ رہا ہوں، میں بار بار آپ کا نام پکار رہا ہوں کہ آپ کا سوال ہے۔ اگلا سوال نمبر 1856 میاں محمد اسلم اقبال کا ہے--- موجود نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے نہیں تو یہ سوال dispose of تصور کیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 2411 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے--- موجود نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے ورنہ یہ سوال dispose of تصور کیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 2600 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے--- موجود نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے ورنہ یہ سوال dispose of تصور کیا جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5541 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سپورٹس کمپلیکس سمن آباد لاہور سے متعلقہ تفصیلات

*5541: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سمن آباد سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر و آرائش پر کل کتنی لاگت آئی؟

(ب) سمن آباد سپورٹس کمپلیکس کو کب تعمیر کیا گیا نیز اس کی تعمیر کے لئے اشتہار کن کن اخبارات میں کب دیا گیا، اخبار کا نام اور اشتہار کی تاریخ سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) سمن آباد سپورٹس کمپلیکس میں کھلاڑیوں کو کون کون سی سہولتیں میسر ہیں نیز کھلاڑیوں کو مزید بہتر سہولتیں فراہم کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(د) سمن آباد سپورٹس کمپلیکس کا کل رقبہ کتنا ہے، کتنے رقبہ پر سپورٹس کمپلیکس تعمیر کیا گیا اور کتنے رقبہ کو بطور گراؤنڈ استعمال کیا جا رہا ہے؟

(ہ) سپورٹس کمپلیکس سمن آباد کو پی ایچ اے نے کب اپنی تحویل میں لیا اور اس کمپلیکس میں کل کتنے ملازمین اور مالی کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) سمن آباد سپورٹس کمپلیکس ایل ڈی اے نے 1982 میں تعمیر کروایا لہٰذا تعمیر کی لاگت کا علم ایل ڈی اے کو ہے جبکہ اس کی آرائش پر تقریباً 41 ملین روپے لاگت آئی۔

(ب) سمن آباد سپورٹس کمپلیکس کو 1982 میں تعمیر کیا گیا۔ ان کے اشتہارات کا علم ایل ڈی اے کو ہے اور یہ سوال ایل ڈی اے سے متعلقہ ہے۔

(ج) سمن آباد سپورٹس کمپلیکس میں کھلاڑیوں کی سہولت کے لئے 1۔بیڈ منٹن 2۔ ٹیبل ٹینس 3۔ جمنیزیم 4۔ ایروبکس 5۔ سکواش 6۔ سوئمنگ پول 7۔ سنوکر ہیں۔ کھلاڑیوں کو مزید سہولتیں فراہم کرنے کے لئے حکومت کا فی الحال پروگرام نہ ہے۔

(د) سمن آباد سپورٹس کمپلیکس کا کل رقبہ دس ایکڑ اور سات کنال بمعہ بلڈنگ، سوئمنگ پول، گراؤنڈز ہے۔ سپورٹس کمپلیکس بلڈنگ بشمول سوئمنگ پول کا ایریا تقریباً سات کنال ہے اور کرکٹ گراؤنڈ کا رقبہ پانچ ایکڑ اور سیر کرنے والوں کے لئے گراؤنڈ کا رقبہ پانچ ایکڑ ہے۔

(ہ) سمن آباد سپورٹس کمپلیکس کو پی ایچ اے نے ایل ڈی اے سے 1998-11-17 کو اپنی تحویل میں لیا ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ج) میں کہا گیا ہے کہ ٹیبل ٹینس وغیرہ کی سہولت نہ ہے۔ کیا گورنمنٹ یہ سہولیات خصوصاً خواتین کے لئے فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کیا اس جمنیزیم میں سہولیات دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
گو نواز گو، گو شہباز گو اور گو سپیکر گو کی نعرے بازی)

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں عرض ہے کہ سمن آباد سپورٹس کمپلیکس جو 1982 میں تعمیر کرایا گیا اور 1998 کے اندر پی ایچ اے کی تحویل میں دے دیا گیا تھا۔ اس کی آرائش اور تعمیر پر تقریباً 41 ملین روپے خرچ کئے گئے۔ سمن آباد سپورٹس کمپلیکس میں کھلاڑیوں کی سہولت کے لئے بیڈ منٹن اور ٹیبل ٹینس

موجود ہیں۔اس کے علاوہ محترمہ کا جو سوال ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ تھوڑے ہی دنوں میں within one month عورتوں کے لئے بھی باقاعدہ طور پر وہاں کھیلوں کے حوالے سے بندوبست کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے اور میں نے پہلے بھی خواتین کے حوالے سے ہی سوال پوچھا ہے۔ مجھے یہ بتادیں چونکہ خواتین کو کھیلوں اور جمنیزیم کی سہولیات کم ملتی ہیں۔ کیا حکومت ایسا کوئی ارادہ رکھتی ہے کہ یہاں پر خواتین کو یہ سہولیات مل جائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ بالکل اس کا ارادہ ہے۔ اب یہ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے مطابق بن چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آنے والے وقت میں اس کو اور بھی فنڈز دیئے جا رہے ہیں اور یہ بھی سوچا جا رہا ہے کہ اس کو اور جگہ پر plan out کیا جائے۔ صرف سمن آباد تک یہ سہولت نہ رہے بلکہ دوسری سوسائٹیوں میں بھی بنائے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ بہت خیال رکھ رہے ہیں۔ اگلا سوال بھی محترمہ آپ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5760 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ایل ڈی اے کے ترقیاتی فنڈز اور کاموں سے متعلقہ تفصیلات

*5760: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2014 کے دوران ایل ڈی اے کو ترقیاتی کاموں کے لئے کل کتنا بجٹ دیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں ایل ڈی اے کے ترقیاتی کاموں کے لئے سبزہ زار کو ایک کروڑ ستر لاکھ، جوبلی ٹاؤن کے لئے چار کروڑ تیس لاکھ، جوہر ٹاؤن فیز ون، فیز ٹو کے لئے تین کروڑ، موہلنوال کے لئے ایک کروڑ چالیس لاکھ، مصطفیٰ ٹاؤن کے لئے ساٹھ لاکھ اور نیو ہاؤسنگ سکیم کے لئے ستر کروڑ روپے رکھے گئے تھے نیز متذکرہ علاقوں میں کل کتنی رقم خرچ کی گئی اور کتنی رقم ایل ڈی اے انتظامیہ کی عدم توجہی اور کام میں غفلت کی وجہ سے بقایا بچی؟

(ج) ضلع لاہور میں لبرٹی پلازہ کی پارکنگ کے لئے کل کتنی رقم سال2014 میں رکھی گئی تھی نیز کتنی رقم خرچ کی گئی اور کتنی بقایا بچی اور کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) سال2014 کے دوران ایل ڈی اے کو ترقیاتی کاموں کے لئے 2604.35 ملین روپے دیئے گئے۔

(ب) سال2014 کے دوران ایل ڈی اے نے سڑکوں کی بحالی، مرمت وپیچ ورک کے لئے 20 کروڑ روپے مختص کئے جن میں سے 15 کروڑ خرچ کئے گئے باقی رقم جاری کاموں کی تکمیل کے بعد رواں مالی سال میں ادا کی گئی۔

(ج) ضلع لاہور میں لبرٹی پلازہ کی پارکنگ کے لئے سال2014 میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 2015 میں دیا ہے اور اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ 2014 میں 20 کروڑ روپے مختص کئے گئے اس میں سے 15 کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں اور باقی کی رقم رواں سال میں ادا کر دی جائے گی۔ مجھے یہ بتادیں کہ جو فنڈ 2014 میں allocate ہوا ہے اس کی ادائیگی 2017 میں کس طرح سے ہو گی؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم سب نے یہ فیصلہ کیا ہے کیونکہ کورم پورا نہیں تھا اور غلط روایت قائم کی گئی ہے لہٰذا ہم احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس موقع پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی جاری رہے گی؟

معاون خصوصی برائے وزیراعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! الحمد للہ کورم پورا ہے یہ گنتی کر لیں۔ یہ ایوان کی بے عزتی کر رہے ہیں اور ان کو رولز کے مطابق چلنا چاہئے۔ وقفہ سوالات چل رہا ہے۔ ان کا ایجنڈا ہی کچھ اور ہے اور یہ ملک دشمنی پر اتر آئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب! آپ تشریف رکھیں۔ بہت مہربانی۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے سوال پوچھ لیا تھا لیکن میں دوبارہ پوچھ لیتی ہوں۔ میرے سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ 2014 میں20 کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے جن میں سے 15 کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں اور باقی کی رقم رواں سال میں ادا کر دی جائے گی۔ مجھے یہ بتا دیں کہ جو فنڈ 2014 میں allocate ہوا ہے اس کی ادائیگی 2017 میں کس طرح سے ہو گی اور یہ کن کاموں پر خرچ ہوا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جب بجٹ allocate کیا جاتا ہے۔ یہ ان کا ضمنی سوال نہیں بنتا بلکہ یہ fresh question بنتا ہے لیکن یہ جو 2014 اور 2017 کے بارے میں پوچھ رہی ہیں تو اس میں ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی نسبت فنانس ڈیپارٹمنٹ کا matter زیادہ ہے۔ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کو پیسے ملیں گے تو ہم نے اس وقت کام کرنا ہے۔ یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ سوال بنتا ہے لہٰذا آپ ان کو یہ سوال کریں کہ آپ ایسی سکیمیں کیوں کر رہے ہیں جیسا کہ آپ نے فنڈ 2014 میں دیا ہے تو اس کو 2014 میں ہی release کریں اور اگر 2017 میں فنڈ دیا ہے تو اس کو 2017 میں release کریں؟ ہم نے تو take up کرنا ہے اور ہم کو جیسے ہی پیسے ملتے ہیں ہم نے ویسے ہی بنانا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال 2015 سے ہے تو اس کا جواب پھر 2015 میں ہی آنا چاہئے تھا۔ چلیں، اگر منسٹر صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ 2015 میں ادائیگی کر دی گئی ہے تو کن کاموں پر کی گئی، کیا ادائیگی کر دی گئی ہے یا نہیں، کتنی ادائیگی ہوئی ہے، کتنی باقی ہے اور کن کاموں پر کی گئی ہے؟ بلکہ میرے سوال کا جواب ہی مکمل نہیں ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اگر محترمہ چاہتی ہیں تو میں اس کے بارے میں بتا دیتا ہوں ویسے یہ fresh question بنتا ہے۔ لاہور پاکستان کا دوسرا بڑا شہر ہے اس کی آبادی جیسے جیسے بڑھتی جا رہی ہے اس کی وجہ سے ٹریفک کا بھی بے پناہ رش ہو گیا ہے۔ اس کے انفراسٹرکچر کو جدید تقاضوں کے مطابق کرنے اور ہاؤسنگ کالونی میں بہتر معیار زندگی میسر کرنے کے لئے ایل ڈی اے پچھلی چار دہائیوں سے اس شہر کو خوبصورت بنانے میں کوشاں ہے۔ ایل ڈی اے نے پچھلی چار دہائیوں میں ضلع لاہور میں جوہر ٹاؤن، علامہ اقبال ٹاؤن،

سبزہ زار ٹاؤن، ٹاؤن شپ، گلبرگ ٹاؤن، فیصل ٹاؤن، جوبلی ٹاؤن اور ایل ڈی اے ہاؤسنگ سکیم جیسی شاندار سکیموں کو develop کیا جس نے شہر کی تقدیر کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ آج لاہور ایشیا کے سب سے اوّل شہروں میں شامل ہوتا ہے۔ ایل ڈی اے ہر سال اپنے سالانہ بجٹ میں ڈویلپمنٹ کے لئے بجٹ رکھتا ہے۔ 2014 میں ایل ڈی اے نے 2604.35 ملین کا بجٹ رکھا جس میں سے 2250 ملین پنجاب گورنمنٹ نے مہیا کیا ہے۔ اس رقم سے مولانا شوکت علی روڈ کو پنجاب یونیورسٹی سے توسیع دے کر ملتان روڈ سے جوڑ دیا گیا۔ اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ شیخوپورہ میں لاہور، سرگودھا روڈ کی توسیع کی گئی اس پر دو عدد انڈر پاس تعمیر کئے گئے۔ 2014 میں ہی ایل ڈی اے نے اپنے وسائل سے ضلع لاہور میں سڑکوں کی بحالی اور مرمت کے لئے 20 کروڑ روپے مختص کئے جس کے تحت جوہر ٹاؤن، علامہ اقبال ٹاؤن، جوبلی ٹاؤن، سبزہ زار ٹاؤن، گلشن راوی، گجرپورہ اور ماڈل ٹاؤن توسیع سکیم اور سڑکوں کی بحالی و مرمت کے کام کئے گئے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بتانا بھی ضروری سمجھوں گا کہ 2014 میں لبرٹی کار پارکنگ پلازہ کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی۔ میں نے سوال کا proper جواب دے دیا ہے۔ آپ جس بھی developed countries or cities میں چلے جائیں آپ جتنا بھی کام کر لیں وہ کم ہوتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ایل ڈی اے نے perfection کر دی ہے تو perfection اس دنیا میں کہیں بھی نہیں ہے۔ ہر روز کا کام نکلتا ہے اور ہر روز ڈویلپمنٹ ہوتی ہے۔ اگر کہیں کوئی ایسی کمی ہے تو یہ مجھے point out کر دیں ہم اس کمی کو انشاء اللہ دُور کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں منسٹر صاحب کا اتنا طویل جواب بالکل ہی مختلف ہے۔ میں نے صرف ایک چھوٹا سا سوال کیا تھا کہ یہ پیسوں کے متعلق بتا دیں کہ وہ پیسے کہاں پر خرچ ہوئے ہیں اور کتنی ادائیگی ہو چکی ہے؟ میں نے ہاں یا ناں میں رقم کے متعلق سوال پوچھا تھا؟ دوسرا اگر یہ ڈیپارٹمنٹ سے پیسے نہیں لے سکے تو اس میں ان کے ڈیپارٹمنٹ کی نااہلی ہے کہ یہ فنڈ release اور مکمل ادائیگیاں نہیں کروا سکے تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میرے خیال میں محترمہ confuse ہیں کیونکہ یہ دو تین سوال combine ہی کر دیتی ہیں۔ اگر انہوں نے question put کرنا ہے کہ یہ پیسے کہاں کہاں پر خرچ ہوئے ہیں یہ مجھ سے specifically پوچھ

لیں کہ اس اس علاقے میں کہاں کہاں کتنے پیسے لگے ہیں؟ یہ fresh question کر دیں تو میں ان کو تفصیل فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر! دوسرے نمبر پر یہ جو بات کرتی ہیں تو یہ پیسے فنانس ڈیپارٹمنٹ release کرتا ہے۔ انہوں نے اگر اس بارے میں کچھ پوچھنا ہے تو یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ والوں کو put question کریں اور ان کو پوچھیں کہ آپ لوگوں کو کیسے کیسے بجٹ allocate کر رہے ہیں؟ آپ کا سوال 2014 کا ہے تو آپ نے 2014 میں کن کن محکموں کو فنڈ دیا ہے اور کن محکموں کو فنڈ نہیں دیا؟ یہ ان کا ہم سے سوال کرنا نہیں بنتا بلکہ ان کا فنانس ڈیپارٹمنٹ سے سوال کرنا بنتا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے کس محکمے میں سوال جمع کروانے ہیں یا کیا سوال کرنے ہیں تو اس کے لئے الحمدللہ مجھے منسٹر صاحب کی guideline کی ضرورت نہیں ہے؟ میرا خیال ہے کہ ایوان میں بیٹھے ہوئے زیادہ تر لوگ اس چیز کو مانیں گے کہ منسٹر صاحب جو جواب دے رہے ہیں اس سے بہتر میرے سوال ہی ہیں اور میں جو بات کر رہی ہوں وہ relevant کر رہی ہوں۔ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ میں اس طرح سے سوال کروں تو منسٹر صاحب نے شاید اس جواب کو خود بھی نہیں پڑھا ہے کیونکہ ان کا محکمہ جواب دے رہا ہے کہ 20 کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ یہ مجھے مشورہ دینے سے پہلے خود جواب پڑھ لیتے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں معذرت خواہ ہوں کہ محترمہ کو میری وجہ سے تکلیف آ رہی ہے لیکن یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے لہٰذا محترمہ آپ میرے چیمبر میں آ جائیں تو میں ساری تفصیل separately فراہم کر دوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! انہوں نے relevant سوال ہی کیا ہے اور منسٹر صاحب آگے سے کیا کہہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! وہ بات کر رہی ہیں لہٰذا آپ تشریف رکھیں انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں کی۔ منسٹر صاحب! یہ ایوان کی پراپرٹی ہوتی ہے اور یہ آپ کو ایوان میں ہی بتانا ہوتا ہے۔ اگر fresh question کی بات ہو تو پھر وہ آپ ان کو کہہ دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ specifically پوچھ لیں کہ اس علاقے میں کتنے پیسے لگے ہیں میں نے تو ان کو بتا دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! محکمے نے جواب میں 20 کروڑ روپے کی جو رقم لکھی ہے اس کے بارے میں یہ تفصیل پوچھ رہی ہیں اور منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ میرے پاس چیمبر میں آجائیں، یہ کوئی طریقہ ہے اور یہ کوئی language استعمال کرنے والی ہے۔ جب ایوان میں سوال ہو گا تو اس کا جواب بھی ایوان میں ہی آئے گا اور اس کا جواب چیمبر میں نہیں آنا ہوتا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اس بات کو کسی اور طرف نہ لے کر جائیں اور ایسے نہ کریں۔ میں نے ان کو کہہ دیا ہے لہٰذا اب آپ تشریف رکھیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سیکرٹری ہاؤسنگ یہاں پر موجود نہیں ہیں اور یہ تمام سوالات انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ وہاں لوگوں کو پلاٹس اور گھر نہیں مل رہے لہٰذا ان سوالوں کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں نے تو آپ کو اجازت نہیں دی۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اگر چیمبر والی بات پر میری محترمہ بہن کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں اس پر ان سے معذرت کرتا ہوں۔ یہ میرے لئے بہت قابل احترام ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ چیمبر والی بات پر معذرت کر رہے ہیں۔ جی، ٹھیک ہے۔ مہربانی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: No point of order at this stage.

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہاں پر سیکرٹری ہاؤسنگ موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کو کس نے کہا ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں۔ میں بھی ایوان میں ہوں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب بالکل یہاں پر ہی تھے اور میرے خیال میں ابھی بھی یہاں پر ہی ہوں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر7257 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے ورنہ یہ سوال dispose of تصور کیا جائے گا۔ اگلا سوال باؤ اختر علی کا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر7305 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پلازوں اور شاپنگ سنٹرز سے کمرشلائزیشن فیس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*7305: باؤ اختر علی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں موجود پلازوں اور شاپنگ سنٹروں سے سال2013 تا2015 میں کل کتنی کمرشلائزیشن فیس قومی خزانہ میں جمع ہوئی، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں پلازوں اور شاپنگ سنٹروں نے سال2013 تا2015 میں کمرشلائزیشن فیس سرکاری خزانہ میں جمع نہیں کروائی بلکہ بعض افسروں کو لاکھوں روپے رشوت دیکر معاملہ ختم کروالیا؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان پلازوں اور شاپنگ سنٹروں کے مالکان اور ذمہ دار سرکاری ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع لاہور میں کمرشلائزیشن فیس کی مد میں سال2013 تا2015 تقریباً/7314.641 ملین روپے جمع ہوئے ان میں سے/6,65,48,24,166 روپے مستقل کمرشلائزیشن فیس کی مد میں اور/65,96,37,423 روپے سالانہ کمرشلائزیشن فیس کی مد میں وصول کئے گئے، جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں جن پلازوں اور شاپنگ سنٹروں کے مالکان نے کمرشلائزیشن فیس جمع نہ کروائی ہو ان کے خلاف وقتاً فوقتاً آپریشن کیا جاتا ہے اور ان عمارات کو ایل ڈی اے سیل کرتا ہے اور کمرشلائزیشن فیس بھی وصول کی جاتی ہے۔

(ج) ایل ڈی اے کے کچھ اہلکار جن کے بارے میں کمرشل فیس کی مد میں کرپشن کے الزامات تھے اُن کے خلاف مورخہ 13.02.2017 کو ایک اعلیٰ سطح کی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کہ ان تمام شکایات کی تحقیقات کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! معزز منسٹر صاحب نے جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ ہم لاہور میں کمرشل پلازوں کی کمرشلائزیشن فیس کے حوالے سے گاہے بگاہے پوچھتے رہتے ہیں اور ان سے وصولی کی ہم نے مہم چلائی ہوئی ہے۔ میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور میں کتنے پلازوں کو seal کیا، notices issue کئے، اِس مد میں اُن سے کتنی رقم وصول کی یا جو پلازہ مالکان قانون کی violation کرتے ہیں اُن کے خلاف کتنی ایف آئی آرز درج ہوئیں، اس حوالے سے مجھے اور ایوان کو وزیر صاحب بتائیں کہ اس کی کیا تفصیل ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! باؤ اختر علی نے کمرشل پلازوں کے حوالے سے بہت اچھا point out کیا ہے، اس کے متعلق میں بھی یہ سمجھتا ہوں اور ایل ڈی اے بھی یہ سمجھتا تھا کہ اس کے اندر ہماری بہت ساری کمیاں تھیں کیونکہ پہلے ریکارڈ کمپیوٹرائز نہیں ہوتا تھا۔ ان کے عملہ کے اوپر منحصر ہوتا تھا کہ وہ وہاں پر جا کر seal کرتا ہے یا نہیں، عملہ کسی کو وہاں پر رعایت بھی دے دیتا تھا اور کہیں کسی کی سفارش بھی آ جاتی تھی لیکن اب اس چیز کو بالکل ختم کرتے ہوئے ہم پورا ریکارڈ کمپیوٹرائز کر رہے ہیں۔ تقریباً 80 فیصد کمپیوٹرائز ہو چکا ہے اور باقی 20 فیصد جو رہ گیا ہے وہ within one month or two weeks of time سارے کا سارا ریکارڈ کمپیوٹرائز ہو جائے گا۔ میرے بھائی نے جیسے کہا تو 2012 سے لے کر 2015 تک تقریباً 7۔ارب 32 کروڑ روپے کی recovery ہو چکی ہے جس کی پوری تفصیل ایوان کی میز پر رکھی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: یہ تفصیل آپ نے کہاں پر رکھی ہوئی ہے؟ یہ آپ مجھے بتائیں اور ان کو direct نہ بتائیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ ایوان کی میز پر رکھی ہوئی ہے جس کو یہ پڑھ بھی سکتے ہیں اور اگر اس کے متعلق کچھ اور پوچھنا ہے تو وہ بھی میں بتا سکتا ہوں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو اعداد و شمار دیئے ہیں وہ جز(الف) میں تھے جبکہ جز (ب) میں انہوں نے کہا ہے کہ جن پلازہ مالکان نے کمرشلائزیشن فیس جمع نہیں کرائی اُن کے خلاف ہم action لے رہے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ ان کے خلاف اگر action لے رہے ہیں تو آیا لاہور جیسے شہر میں انہوں نے کوئی پلازہ seal کیا، کسی پلازے کو نوٹس بھیجا، کسی پلازہ مالک کے خلاف کوئی ایف آئی آر درج کرائی، اگر ایسا کیا گیا ہے تو ایوان میں جواب دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اس پر کافی زیادہ کارروائی ہوئی تھی اور جب بھی کارروائی کی جاتی ہے تو لوگ کورٹ میں چلے جاتے ہیں۔ یہ اتنے زیادہ بھی نہیں ہیں اور ٹوٹل 9 سے 10 ہیں۔ میں معزز ممبر کو بتاتا ہوں کہ 2007 تک 58 شاہراہوں کو کمرشل declare کیا گیا تھا اور 2012 میں گلبرگ stream کو بھی declare کر دیا گیا تھا۔ جب کوئی پلازہ seal کیا جاتا ہے تو ظاہری بات ہے کہ اگر بے ضابطگیاں ہوں تو seal کیا جاتا ہے لیکن پلازہ مالکان کبھی بھی اپنی چھوٹی سی چیز کے لئے اپنے پلازے seal نہیں کرواتے اور وہ سب سے پہلے اپنی recovery جمع کروا دیتے ہیں۔ اس کے اندر میں یہ نہیں کہتا کہ ہمارا عملہ بالکل ٹھیک ہے لیکن میں نے خود کہا ہے کہ اس کو ہم computerize کر رہے ہیں۔ جہاں پر ہمارے عملے کی غفلت ہے اس پر ہم نے انکوائری ٹیم بٹھائی ہے اور اس پر انکوائری ہو رہی ہے۔ کچھ کیس باقاعدہ طور پر نیب میں اور کچھ کیس اینٹی کرپشن میں بھی گئے ہوئے ہیں۔ اس کا process بالکل حکومت کے تحت ہو گا اور اگر معزز ممبر کو اس کی مکمل تفصیل چاہئے تو کل ان کو ایک ایک بندے کی پوری تفصیل بھی مہیا کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، باؤ صاحب!

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! آپ نے وزیر موصوف کا جواب سنا ہے۔ میرا جز(ب) میں ایک سادہ سا سوال ہے کہ جن پلازوں کے متعلق انہوں نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ violation کی ہے تو میں یہی پوچھ رہا ہوں کہ اگر انہوں نے violation کی ہے تو ان کو قانون کے مطابق کیا سزا دی گئی ہے، آیا پلازے seal کئے گئے، کسی عدالت میں بلایا گیا، اُن سے کمرشلائزیشن کی فیس وصول کی گئی، اگر وصول کی گئی ہے یا کوئی قانونی کارروائی کی گئی ہے تو اس حوالے سے ایوان کو بتایا جائے، اگر کسی عدالت میں ان کے

خلاف ایف آئی آر گئی ہے تو اس کی تفصیل بھی بتائی جائے جبکہ وزیر موصوف تین سال میں جو پیسے وصول ہوئے ہیں وہ بتا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر آپ نے قانونی کارروائی کی ہے تو وہ بتا دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ یہاں پر لاتعداد کمرشل پلازے ہیں جن پر کافی ساری ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں۔ اگر یہ مجھ سے کسی specific پلازے کے متعلق پوچھیں تو میں بتا دیتا ہوں۔ اس حوالے سے اگر یہ fresh question کر دیں تو میں ساری تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دوں گا جو کہ بہت بڑا ریکارڈ ہو گا۔ پلازوں کے اوپر ایف آئی آر تو فوراً ہو جاتی ہے لیکن اس کا طریق کار یہ ہے کہ پلازے کو seal کر دیا جاتا ہے جس کا مالک فوری پیسے جمع کرواتا ہے تو اسی وقت وہ seal کھول دی جاتی ہے۔ اس کا جو قانون موجود ہے اس کے مطابق ہی کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب اس پر کافی سوال ہو گئے ہیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! یہ بہت اہمیت کا حامل سوال ہے۔ لاہور جو کہ پنجاب کا دارالخلافہ ہے، ایک big city ہے اس کا یہ اہم جز ہے اور اس وقت اسی بناء پر لاہور میں تجاوزات کی بھرمار ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ مجھے specifically point out کر دیں اور fresh question کر دیں تو میں ان کو پوری تفصیل بتا دیتا ہوں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ خود بتا رہے ہیں کہ اتنے زیادہ پلازے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ ان کی بات سن لینے دیں اُس کے بعد جواب دیجئے گا۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! ابھی ایک فاضل ممبر نے پوائنٹ آف آرڈر پر محکمہ کے سیکرٹری کا پوچھا ہے تو سیکرٹری صاحب ابھی بھی لابی میں موجود نہیں ہیں۔ میرے خیال میں انہوں نے غلط بیانی کی ہے کہ سیکرٹری صاحب یہاں پر موجود ہیں جبکہ سیکرٹری صاحب یہاں پر موجود ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ پہلے موجود تھے لیکن اب کا مجھے نہیں پتا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ پہلے بھی غلط بیانی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرے پہلے ضمنی سوال کا جواب تو نہیں آیا لیکن اب میں جز (ج) میں جانا چاہتا ہوں۔ میں پہلے تو یہ کہوں گا کہ میرا سوال 5- فروری 2016 کو وصول ہوا جس کی 14- مارچ 2016 کو ترسیل ہوئی۔ منسٹر صاحب نے اپنے جز (ج) کے جواب میں کہا کہ ہمارے کچھ ملازم کرپشن میں ملوث ہیں جن کے خلاف ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی بنا دی گئی ہے جو کہ 13- فروری 2017 کو بنائی گئی یعنی تقریباً ایک سال وقفہ کے بعد کمیٹی بنائی گئی ہے۔ اگر اس کمیٹی کو بنے 25 دن ہو گئے ہیں تو ان کے جواب کے مطابق جو لوگ بھی کرپشن میں ملوث ہیں کیا وہ ابھی اپنی سیٹوں پر کام کر رہے ہیں، اُن کے خلاف کوئی action ہوا ہے اور اگر اعلیٰ سطحی تحقیقاتی کمیٹی نے کوئی action لیا ہے تو اُس کا ایوان میں جواب دیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ان کی بات بالکل بجا اور ٹھیک ہے۔ میں نے اس منسٹری کا charge ٹھیک دو مہینے پہلے سنبھالا ہے، اس سے پہلے کا مسئلہ میں بھی آ کر دیکھ رہا ہوں۔ اس محکمے کے اندر different 36 departments ہیں اور ہر ایک ڈیپارٹمنٹ کو دیکھتے ہوئے ٹائم بھی لگتا ہے۔ مجھے یہ تھوڑا سا ٹائم دے دیں کیونکہ میں یہاں پر یہ assure کرا رہا ہوں۔ میں نے جب منسٹری سنبھالی ہے تو الحمد للہ کمیٹی بن گئی ہے جو کہ کام کر رہی ہے۔ I assure you کہ اگلی دفعہ اِن کو انشاء اللہ تعالیٰ شکایت کا موقع بھی نہیں آئے گا اور ان کے سامنے یہ ساری چیزیں آ جائیں گی۔ کمیٹی اس پر action کرے گی تو وہ لوگ انشاء اللہ تعالیٰ جیل میں ہوں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، مہربانی۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! یہ سوال بہت اہمیت کا حامل ہے۔ میری آپ سے یہ request ہے کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں کیونکہ یہ بہت بڑا سلسلہ ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ اس حوالے سے ایک کمیٹی بنائی ہے۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! فاضل ممبر میرے colleague ہیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ اگر آپ اس معاملے کو پھر کمیٹی کے through لے جائیں گے، پہلے آپ نے اس پر کیا action کروایا؟ اتنی مشکل سے وہاں پر ایک کمیٹی بنی

ہے جو اس معاملے پر action لے رہی ہے اور اسے دیکھ رہی ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ وہ کمیٹی اس معاملے پر ٹھیک action نہیں لیتی تو پھر آپ اس معاملے کو ضرور کمیٹی کو refer کریں میں بھی اسے سپورٹ کروں گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 7410 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئیں تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 8294 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو بھی وقفہ سوالات ختم ہونے تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8337 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہی ہے تو اس کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جائے۔ اگلا سوال نمبر 8470 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو ٹھیک ہے اس سوال کو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 8476 جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو بھی وقفہ سوالات ختم ہونے تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8502 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ: پی پی۔73 میں شروع سیوریج سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*8502: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) چنیوٹ پی پی۔73 کے محلہ جات فاروق آباد، دل خوشاب، جھرکن، احمد پورہ، قاسم ٹاؤن، غفور آباد، اور رائے چند وغیرہ کے لئے سیوریج سکیم کب منظور ہوئی، اس کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے تاریخ اجراء اور تاریخ انتہا کیا تھی؟

(ب) اس سکیم کے تحت کل کتنی پیمائش میں پائپ کس کس قطر کے ڈالے جانے تھے، کل کتنی حوضیاں اور مین ہول بننے تھے کتنے ان میں سے کتنے مکمل ہو گئے ہیں اور کتنے زیر تعمیر ہیں؟

(ج) اس سکیم کا ٹھیکہ کس ٹھیکیدار کو دیا گیا، اس وقت سے لے کر اب تک محکمے کے ایس ڈی او، ایکسیئن اور اوورسیئرز کون کون رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ تاحال بہت سی حوضیوں کو مین ہولز کے ساتھ منسلک نہیں کیا گیافاروق آباداور دل خوشاب محلوں کا پانی مین ہولوں میں نہیں ڈالا گیااور ایک علاقہ کا گندا پانی پائپ لائنوں کی بجائے ریلوے لائن سے ملحق پلاٹوں میں جارہا ہے۔

(ہ) کیا حکومت کسی دیگر ادارے سے اس سکیم کی چیکنگ اور انکوائری کروا کے جلد از جلد مکمل کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) چنیوٹ حلقہ پی پی۔73 کے مذکورہ محلہ جات میں سیوریج سکیم مورخہ 2012-12-24 کو منظور ہوئی اور اس کے لئے مبلغ 198.435 ملین روپے مختص ہوئے اور گورنمنٹ نے درج ذیل ترتیب سے فنڈز کا اجراء کیا۔

نمبر شمار	مہیا کردہ فنڈز (ملین)	سال
1۔	60.000	2012-13
2۔	70.889	2013-14
3۔	38.435	2014-15
4۔	40.459	2015-16
ٹوٹل	209.783	

اس سکیم کی تاریخ ابتدا 2013-01-31 تھی جو کہ 2015-01-30 کو مکمل ہونا تھی مگر فنڈز کی بروقت دستیابی نہ ہونے کے سبب یہ سکیم 16-06-23 کو مکمل ہوئی۔

(ب) اس سکیم کے تخمینہ کے تحت درج ذیل ترتیب سے پائپ ڈالے گئے۔

نمبر شمار	پائپ کا قطر	لمبائی (فٹ)
1۔	"42	'2473
2۔	"36	'3562
3۔	"33	'1735
4۔	"27	'978
5۔	"24	'2942
6۔	"21	'1386
7۔	"18	'6845
8۔	"15	'4002
9۔	"12	'43130
10۔	"9	29230

اس میں کل 200 حوضیاں اور 1178 مین ہول بننے تھے اور تمام مکمل ہو چکے ہیں اور اس میں کوئی زیر تعمیر نہ ہے۔

(ج) اس سکیم کا ٹھیکہ مروجہ قوانین کے تحت میسرز حیات علی اینڈ کو، کو ملا۔ سکیم کی ابتدا سے لے کر تکمیل تک مختلف ایکسیئن / ایس ڈی اوز اور سب انجینئرز فرائض سرانجام دے چکے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ایکسیئن

	نام	دورانیہ
1۔	سردار اعتزاز نادر	10۔11۔2011تا10۔01۔2015
2۔	ندیم انور	12۔01۔2015تا23۔04۔2016
3۔	محمد اسحاق زیدی	19۔05۔2016 سے تاحال جاری ہے
	ایس ڈی او بشیر احمد	ابتدا سے تاحال جاری ہے۔
	سب انجنیئر ارشاد حسین	ابتدا سے تاحال جاری ہے

(د) جی نہیں! یہ درست نہیں ہے تمام حوضیاں بشمول محلہ فاروق آباد اور محلہ دل خوشاب کو متعلقہ مین ہول سے منسلک کر دیا گیا ہے اور ہر علاقہ کا گندا پانی پائپ لائنوں میں چل رہا ہے اور کسی بھی خالی پلاٹ میں کوئی پانی جمع نہ ہے۔

(ہ) چونکہ سکیم ہذا پر کسی بھی قسم کی کوئی قابل شنوائی شکایت نہ ہے اس لئے کسی بھی قسم کی انکوائری کی ضرورت نہ ہے جبکہ ٹی ایم اے کے عملہ نے تمام چیکنگ اور تخمینہ کے مطابق کئے گئے کام کو درست قرار دینے کے بعد اس کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ گزشتہ تین سال سے ڈسپوزل کامیابی سے چل رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! معزز وزیر موصوف بہت بہترین انسان اور اچھی صفات کے مالک ہیں جنہیں میں آپ کی وساطت سے بتانا چاہتا ہوں کہ محکمہ نے مکمل غلط بیانی کی ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ جھوٹ بولا ہے کہ "ساری سکیم مکمل ہو گئی ہے"، سکیم قطعاً مکمل نہیں ہوئی کیونکہ میں ہفتے کے دن وہاں چنیوٹ اس سکیم کو دیکھنے گیا تو پانی manholes میں جانے کی بجائے جگہ جگہ کھڑا ہے اور کھلے جوہڑ میں جا رہا ہے جس کی وجہ سے تعفن اتنا زیادہ تھا کہ ڈسٹرکٹ آفیسر پلاننگ بھی میرے ساتھ تھے جو اس سکیم کو دیکھ نہیں سکے۔ اس حوالے سے میری پہلی گزارش یہ ہے کہ مجھے چیمبر میں جانے پر کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ وزیر موصوف میرے بھائی ہیں اور میں انہیں چیمبر میں جا کر ہفتے کے دن کی بنائی ہوئی

تازہ ترین تصاویر دکھاتا ہوں۔ وزیر موصوف میرے ساتھ چنیوٹ جانے کا پروگرام بنائیں تو میں انہیں موقع دکھاؤں گا کہ وہ سکیم مکمل ہوئی ہے یا وہ لعنت کا دھبہ بنی ہے۔ تیسرا میرا مطالبہ یہ ہے کہ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور غلط بیانی کرنے والے لوگوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں الحاج محمد الیاس چنیوٹی کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ موصوف کبھی غلط بیانی کریں گے کیونکہ ان کے بزرگوں نے کبھی غلط بیانی کی ہے نہ کبھی یہ کر سکتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اس کے اندر کوئی شک نہیں کیونکہ میں نے بھی اس سکیم کا پتا کروایا ہے اور وہاں پر ایکسیئن صاحب گئے ہوئے تھے تو وہاں پر دو کتے مرے ہوئے پائے گئے جس کی وجہ سے پانی overflow ہوا۔ اس سکیم کے اندر کچھ ایسی گلیاں بھی ہیں جو رہ گئی ہیں یعنی ان پر کام نہیں ہوا۔ میں بالکل ان کے ساتھ وہاں جانے کے لئے تیار ہوں، میں ان کے ساتھ وہاں پر visit کروں گا اور اس کے اوپر action بھی لیا جائے گا۔ وہاں پر جو کمی یا خامیاں رہ گئی ہیں انشاء اللہ انہیں بھی پورا کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: چنیوٹی صاحب! منسٹر صاحب نے آپ کی بات مان لی ہے کہ وہ ہفتے کو آپ کے ساتھ جائیں گے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ حوضیوں کو manholes کے ساتھ attach کیا گیا ہے جبکہ یہ غلط بیانی ہے جس کی وجہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور ایسا جھوٹ بولنے والوں کے خلاف مجھے تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ وہ حوضیاں manholes کے ساتھ attach نہ ہوں یا گلیوں کے ساتھ attach نہ ہوں کچھ تو ہوئی ہوں گی اور کچھ رہ گئی ہوں گی۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ وزیر موصوف چنیوٹ جانے کے لئے وقت مقرر کر دیں کیونکہ میں تو آج بھی چنیوٹ جانے کے لئے تیار ہوں۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ تو آج چنیوٹ جانے کے لئے تیار ہوں گے لیکن وزیر موصوف نے اپنی مصروفیات دیکھ کر وقت نکال کر جانا ہے تو وہ آپ کو پہلے بتادیں گے۔ منسٹر صاحب جانے سے پہلے آپ کو بتادیں گے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب کو بھی وزیر موصوف ساتھ ہی لے کر آئیں تو ہم ان کی وہاں پر مہمانداری بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: مہمانداری کریں یا نہ کریں وہ علیحدہ بات ہے۔ چنیوٹی صاحب! وہ آپ کے اس حکم کے مطابق جو آپ نے کہا ہے آپ کے پاس جائیں گے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8505 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: پی پی۔222 کے دیہات میں صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*8505: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال پی پی۔222 کے چکوک G-D/56، 6-R/88-87، G-D/61-60، G-D/59 اور نگ آباد، قطب شہانہ، چک بشرہ، L-9/116، L-9/117، L-9/118، L-9/120 کا زیرزمین پانی کڑوا ہے؟

(ب) کیا حکومت ان دیہاتوں کے زیر زمین پانی کا جائزہ لینے کے لئے کوئی ٹیم فوری طور پر بھجوانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان دیہاتوں کے باسیوں کو پینے کے صاف پانی کے لئے کوئی واٹر سپلائی سکیم مہیا نہ کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت ان چکوک و دیہاتوں میں پانی کا صاف پانی مہیا کرنے اور واٹر سپلائی سکیمیں جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک ان کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) چیف انجینئر (ساؤتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ پنجاب

یہ درست نہ ہے۔ ضلع ساہیوال پی پی۔222 کے چکوک 87-88/6-R,56/G-D، چک بشرہ، اور نگ آباد، قطب شہانہ کا پانی میٹھا ہے اور پینے کے قابل ہے جبکہ 118/9-L,120/9-L,60-61/G-D,59/G-D,117/9-L,116/9-L کا زیرِ زمین پانی کڑوا ہے اور پینے کے قابل نہ ہے۔

(ب) چیف انجینئر (ساؤتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ پنجاب

جی ہاں! حکومت ان دیہاتوں کے زیرِ زمین پانی کا جائزہ لینے کے لئے جلد ٹیمیں بجھوانے کا ارادہ رکھتی ہے جبکہ حکومت اس سے پہلے بھی متعدد بار ان دیہاتوں کے زیرِ زمین پانی کو چیک کرنے کے لئے ٹیمیں بھیج چکی ہے اور پانی کے نمونہ جات پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی لیبارٹری موجود ساہیوال سے چیک کروا چکی ہے۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب صاف پانی کمپنی

جی ہاں! ان چکوک و دیہات کے زیر زمین پینے کے پانی کا تجزیہ کروانے کے لئے نمونہ جات حاصل کر لئے گئے ہیں۔

(ج) چیف انجینئر (ساؤتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ پنجاب

120/9-L کمیر کی واٹر سپلائی سکیم محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی زیرِ نگرانی تعمیر کے مراحل میں ہے۔

پنجاب صاف پانی کمپنی

پنجاب صاف پانی کمپنی ان دیہات و چکوک میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے اس میں موجود کثافتوں کے پیش نظر فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کرے گی۔

(د) چیف انجینئر (ساؤتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ پنجاب

جی ہاں! حکومت ان چکوک و دیہات میں پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جیسا کہ جز (ج) میں بیان کیا گیا ہے کہ چک نمبر 120/9-L کمیر میں واٹر سپلائی کا کام جاری ہے جو کہ فراہمی پر ایک سال میں مکمل کر لی جائے گی۔

پنجاب صاف پانی کمپنی

بہت جلد ان دیہات و چکوک میں پنجاب صاف پانی کمپنی پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے مختلف منصوبہ جات کی تکمیل کرے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال پی پی-222 کے چکوک 56/G-D، 87-88/6-R، 60-61/G-D، 59/G-D اور نگ آباد، قطب شہانہ، چک بشیرہ، 120/9-L، 118/9-L، 116/9-L، 117/9-L کا زیر زمین پانی کڑوا ہے؟ جس کے جواب میں محکمہ نے لکھا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ ضلع ساہیوال پی پی-222 کے چکوک 56/G-D، 87-88/6-R، چک بشیرہ، اور نگ آباد، قطب شہانہ کا پانی میٹھا ہے۔ میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جو Annexure انہوں نے ساتھ لگایا ہے Annexure-A میں ہے کہ water testing report of different villages District Sahiwal جس میں سیریل نمبر 3 پر clear cut بشیرہ گاؤں کے آگے the remarks unfit لکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے اور نگ آباد کے حوالے سے لکھا ہے کہ یہ درست ہے لیکن رپورٹ میں اور نگ آباد کے آگے بھی unfit لکھا ہوا ہے۔ ہم کس کو مانیں؟ الیاس چنیوٹی صاحب نے تو تحریک استحقاق کا ذکر کیا ہے لیکن میں کوئی ایسی گزارش نہیں کرنا چاہتا چونکہ الیاس چنیوٹی کے ساتھ ایسا پہلی دفعہ ہوا ہے جبکہ ہمارے سوالوں کے ہر روز ڈیپارٹمنٹس ایسے ہی غلط جواب لے کر آجاتے ہیں جس سے ہم use to ہو چکے ہیں۔ یہ دیکھ لیں کہ ہم نے محکمہ کا کون سا جواب ماننا ہے؟ اس کا فیصلہ آپ خود فرمالیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! معزز ممبر مجھے بھی جانتے ہیں اور میں بھی انہیں جانتا ہوں۔ آخر ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہو گی تو یہ یوں بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں تھوڑا سا یہ بتانا چاہ رہا تھا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے جنوبی پنجاب والوں پر خاص طور پر احسان کیا ہے۔ میرا بھی اسی علاقے سے تعلق ہے تو ہم وہ لوگ تھے ۔ جو خود بھی اس محرومی کا شکار ہیں کہ ہمارے پاس وہاں پر صاف پانی کی سہولت نہیں تھی اور میرے فاضل بھائی کا تعلق بھی ساؤتھ پنجاب سے ہی ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: معزز ممبر ساہیوال سے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ساہیوال سے ہی ساؤتھ پنجاب شروع ہو جاتا ہے وہاں پر صرف ایک سکیم نہیں چلی اب دو سکیمیں چل رہی ہیں۔ میں ان کی آپ کو پوری detail دے دیتا ہوں جہاں پر جو unfit areas ہیں اُدھر RO plants لگا کر پانی پینے کے قابل بنا دیا جائے اور جدھر صاف پانی ہے ، پانی fit ہے وہاں پر نئے plant لگا کر یا ہمارے جو plants کسی وجہ سے بند ہیں ابھی تک نہیں چل رہے تھے اُن کو rehabilitate کر کے دوبارہ سے on کر دیا جائے اس کے لئے schemes رکھی گئی ہیں۔ صاف پانی کی پہلی سکیم کے لئے تقریباً 30۔ارب روپے رکھے گئے ہیں تو ساؤتھ پنجاب کے اندر میرے فاضل بھائی اس پریشانی کو بالکل بھول جائیں انشاء اللہ تعالیٰ اسی سال کے اندر ہی اندر کیونکہ یہ اگلے دو تین سال کا پراجیکٹ ہے اس پراجیکٹ کے لئے پوری دنیا سے international firms کو بلایا گیا ہے اور one of the best in the world لوگ یہاں پر آ کر کام کر رہے ہیں۔ ان کی feasibility report کے مطابق international standard کے frailest type ہیں باقی companies آ کر plants لگا رہی ہیں اور یہاں پر وہ RO plants لگائے جا رہے ہیں جن کی اگلے پانچ سال وہ پوری take care کریں گے۔ یہ نہیں ہو گا کہ آج پانی کا کوئی plant لگا یا جو چھ ماہ یا سال بعد ختم ہو جائے گا، نہیں بلکہ اُس کی transparency اُس کی ہر چیز کو international companies ہی maintain کریں گی۔

جناب سپیکر! میں اس پر assure کرنا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ساؤتھ پنجاب اور اَپر پنجاب دونوں کے لئے سکیمز ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور نئی ٹیکنالوجی بھی آ گئی ہے کہ آپ کے waste water کو بھی صاف کر کے استعمال کے لئے دنیا میں introduce کیا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت دور نہیں کہ صوبہ پنجاب کے اندر بھی اگلے دو یا تین ماہ کے اندر یہ کام بھی شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ صاف پینے کے پانی کے لئے جتنا کام حکومت پنجاب اس وقت کر رہی ہے آج تک پچھلے دور میں یہ کام ہوا اور نہ آگے کوئی کر سکے گا۔ اتنی بڑی رقم 30۔ارب

روپے صرف اس سال کے لئے خاص طور پر رکھے گئے ہیں۔ یہ 200-ارب روپے سے اوپر کا پراجیکٹ ہے اور جو معزز ممبر رپورٹ کر رہے ہیں یہ بات صحیح کر رہے ہیں۔ یہ محکمے نے رپورٹ کیا ہے اب جو رپورٹ آئے گی وہ international companies کی رپورٹ ہو گی اُس کے مطابق جدھر پانی unfit ہوگا وہاں پر RO Plant لگا دیا جائے گا اور جہاں پر پانی fit ہے وہاں پر عام پمپس لگا کر پانی سپلائی کیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کی تھوڑی سی تصحیح کروا دوں کہ [**********]

جناب سپیکر: ان گول مول باتوں کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے خادم پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا وژن بتایا ہے بہت خوشی ہے اللہ کرے یہ جلد از جلد اس کو مکمل کر لیں اس پر عملدرآمد ہو جائے۔

جناب سپیکر! جو جواب آیا ہے اس میں انہوں نے southern Punjab اور سارے پنجاب کی بات کی ان کی مہربانی ہے۔ یہ کب تک مکمل کریں گے؟ میں ان کو گزارش کر دیتا ہوں کہ یہ لسٹ water testing report of different villages in PP-222 اس میں ایک unfit 118/9-L ہے، unfit 113/9-L ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! معزز ممبر بات کو آگے لے کر جا رہے ہیں میں عرض کر دیتا ہوں یہ بڑا technical issue ہے آپ کو لگتا ہے کہ پانی کا sample ٹھیک ہے، یہ میٹھا پانی ہے اگر اُس کے اندر بیکٹریا ہو تو پانی unfit ہو جاتا ہے، بیکٹریا cause بنتا ہے Hepatitis کا، بیکٹریا kidney کی diseases کا cause بنتا ہے، آپ کا پانی ٹھیک نہ ہونا اس کا مطلب ہے آپ آنے والے بچوں کے اوپر اتنا بڑا ظلم کر رہے ہیں کہ آنے والے بچوں کو fever رہنا، گلہ خراب رہنا، زکام رہنا، یہ اُن کے اندر common بیماریاں ہیں۔ میرے فاضل ممبر یہ چیز سمجھ نہیں رہے کہ ہم جیسے پرانے دور میں ہوتا تھا ہم خود بھی ذمہ دار ہیں کہ ہاں یہاں میٹھا پانی ہے یہاں سے کھود دو، نلکا لگا دیں، پانی چل رہا ہے، سارے پی رہے ہیں۔ یہ چیک نہ کیا کہ پانی کے اندر بیکٹریا تو نہیں ہے، بیکٹریا ہوگا تو اُس سے کیا ہوگا؟ وہ جو میٹھا پانی بھی ہے وہ unfit پانی ہو جاتا ہے اس کے اندر

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

چھوٹی چھوٹی ٹیکنیکل چیزیں ہیں اس لئے میں نے کہا ہے اس پر وزیراعلیٰ پنجاب نے اتنا heavy انوسٹمنٹ کیا ہے اور اس پر پوری دنیا سے یہاں پر کانفرنس کی۔ پوری دنیا سے لوگوں کو بلا کر دنیا کی one of the best companies کو یہاں پر بُلا کر American companies کیا، Canadian companies کیا، آپ یقین مانیں ہم صاف پانی کے پراجیکٹ کے اوپر رات کے 9،9 بجے تک meeting attend کرکے وزیراعلیٰ ہاؤس سے آرہے ہیں۔ رات کو 11،11 بھی بج جاتے ہیں۔ آج کل صبح 7:00 بجے سے لے کر رات 11:00 بجے تک 12:00 بجے تک صرف صاف پانی پر کام ہو رہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے ہمیشہ فرمایا ہے کہ specific بات کریں چھوٹا سا سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے آپ کو پالیسی بتائی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ سوال سے related ہی نہیں ہے۔ These things are not related with the question.

جناب سپیکر: یہ related ہے ایوان کے بتانے کے لئے انہوں نے اچھا کیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ 30۔ارب روپے کا یہ پراجیکٹ ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی بات درست کروادوں یہ بات سنتے ہی نہیں ہیں۔ میں نے کہا ہے کہ اس سال 30۔ارب روپے رکھے گئے ہیں یہ پانی کا اتنا بڑا پراجیکٹ ہے کہ معزز ممبر اندازہ نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! فاضل ممبر کو کہیں یہ پنجاب کے ایم پی اے ہیں یہ صرف ایک جگہ کے ایم پی اے نہیں ہیں، یہ مسئلہ صرف ایک جگہ کا نہیں ہے، ایک شہر کا نہیں ہے، یہ پورے ساؤتھ پنجاب کا مسئلہ ہے اور یہ اَپر پنجاب کا مسئلہ ہے، پورے پنجاب کا مسئلہ ہے، ہمارے آنے والی generation کا مسئلہ ہے اور آنے والے چھوٹے بچوں کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر! میں آج آپ سے بات کرتا ہوں میرے والد صاحب اس معزز ایوان کے ممبر رہے ہیں ابھی اُن کی death ہوئی ہے اُن کے دونوں گردے کام کرنے چھوڑ گئے اُن کو liver کے اندر کینسر آگیا اُس کی main cause کیا تھی وہی پانی وہ پیتے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: اللہ تعالیٰ اُن کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔
Please have your seat. Let him speak.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس سال جو محکمے نے 30۔ارب روپے لگانے ہیں یہ کب تک ساہیوال میں اور خصوصی طور پر حلقہ پی پی۔222 جس کے یہ گاؤں جو انہوں نے unfit قرار دیئے ہیں؟

118/9-L,113/9-L,109/9-L,110/9-L,108/9-L,107/9-L,
106/9-L,100/9-L,93/9-L,92/9-L, 95/6-R,94/6-R,

جناب سپیکر: آپ کسی اور معزز ممبران کا بھی خیال رکھیں اور آگے دوسرے معزز ممبران کے بھی سوالات ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 115/9-L,112/9-L گنگیجا، گنگارام, 93/6-R, 116/6-R,117/9-L,96/9-L,

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ کتنے سارے گاؤں ہیں اس میں ہم نے ان کو زمین دے دی ہے۔

جناب سپیکر: ہم آپ کے اگلے سوال پر جا رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ اسی سوال کے متعلق ہے ہم نے ڈیپارٹمنٹ کو زمین دے دی ہے جتنی ان کی requirement تھی یہ کب تک اُس پر عملدرآمد کر دیں گے، کب یہ RO plants لگ جائیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! شکر ہے فاضل ممبر نے خود ہی مان لیا کہ ہم ڈیپارٹمنٹ والے کام تو کر رہے ہیں آپ یہ دیکھیں ان سے ہمارے ڈیپارٹمنٹ والوں نے اگر زمینیں بھی لے لیں، ہر چیز کر لی اس کا مقصد ہے کہ آپ کام کی سپیڈ کا اندازہ لگائیں کہ کتنی سپیڈ سے کام ہو رہا ہے۔ میرے بھائی! آپ کو مبارک ہو آپ کا کام پہلے ہی اسی کے اندر ہے۔ جو پہلا فیز آئے گا آپ کا ساہیوال اسی کے اندر شامل ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جب آپ اگلا الیکشن لڑنے جائیں گے تو آپ بڑے دھڑلے سے لوگوں کو کہیں گے کہ دیکھو، میاں محمد شہباز شریف نے آپ لوگوں کے لئے صاف پانی کا بندوبست کر دیا ہے۔ جتنی سکیمیں آپ پڑھ رہے ہیں یہ ہمارے

ڈیپارٹمنٹ نے آپ کو provide کی ہوئی ہیں۔اس کا مقصد ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کام کر رہا ہے۔آپ اس ڈیپارٹمنٹ کو کچھ تو appreciate کریں کیونکہ جب کوئی ڈیپارٹمنٹ کام کرے اسے appreciate کیا جانا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!منسٹر صاحب ابھی کہہ رہے تھے کہ اس سال یہ سکیمیں مکمل ہو جائیں گی یہ ہمیں کوئی specific time تو دے دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر!یہ بے فکر رہیں اس سال دسمبر سے پہلے ہی ان کے پاس صاف پانی آ جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، اللہ خیر کرے۔Question Hour is over now

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جوہر ٹاؤن لاہور: ریکارڈ سے غائب فائلوں اور انکوائری سے متعلقہ تفصیلات

*5612: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جوہر ٹاؤن لاہور کے فیز-I اور فیز-II کی کافی فائلیں ایل ڈی اے کے ریکارڈ سے غائب ہیں اگر ہاں تو کتنی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان غائب ہونے والی فائلوں میں محکمہ کے عملے کا ملوث ہونے کا خدشہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مجاز اتھارٹی نے ان غائب ہونے والی فائلوں کی انکوائری کے لئے جو کمیٹی مورخہ 2009-12-10 بذریعہ آفس آرڈر نمبر LDA/DCPI/3566 بنائی تھی، اس نے آج تک کیا کارروائی کی، اس کیس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ(سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) یہ درست ہے کہ فیز-I کی 479اور فیز-II کی 582، کل 1061 مثلہ جات ایل ڈی اے کے ریکارڈ سے گمشدہ پائی گئی ہیں جن کی بابت محکمہ نے 30۔جولائی 2009 کو روزنامہ "جنگ" میں اشتہار شائع کیا تھا جس میں عوام الناس کو مطلع کیا گیا تھا کہ ان پلاٹوں کی ملکیت کی تصدیق نہیں کی جاسکتی اوران کالین دین ایل ڈی اے نے ممنوع قرار دیا ہے اگر کوئی شخص ان پلاٹوں کا لین دین کرتا ہے تو محکمہ ذمہ دار نہ ہو گا۔

(ب) ان فائلوں کی گمشدگی میں محکمہ کے عملے کے ملوث ہونے کے خدشہ کو یکسر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا تاہم گمشدہ فائلوں کے ذمہ داران ان کی نشاندہی کے لئے جناب ناظم اعلیٰ لاہور ترقیاتی ادارہ، لاہور کے احکامات کے تحت ڈائریکٹر properties hidden اور ڈائریکٹر ریسرچ پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی گئی جس کا باقاعدہ نوٹیفکیشن ڈائریکٹر آئی اینڈ سی نے مورخہ 10.12.2009 کو بذریعہ آفس آرڈر نمبری LDA/DC&I/3566 جاری کیا کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) انکوائری کمیٹی کے مطابق انکوائری سال 2012 میں مکمل کر کے انکوائری رپورٹ ایڈمنسٹریشن ڈائریکٹوریٹ کو ارسال کر دی گئی تھی لیکن 9۔مئی 2013 کو ایل ڈی اے پلازہ میں آگ لگنے کے افسوسناک واقعہ میں تمام ریکارڈ جل گیا اور اس وقت یہ انکوائری رپورٹ ایل ڈی اے کے پاس نہ ہے۔تاہم گمشدہ مثلہ جات کے ذمہ داران کی نشاندہی کے لئے ڈائریکٹر ریسرچ اور ڈائریکٹر ہڈن پراپرٹیز پر مشتمل انکوائری کمیٹی دوبارہ قائم کر دی گئی ہے۔

لاہور: کچی آبادی چودھری کالونی کے گھروں کو مسمار کرنے کی تفصیلات

*1856: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کچی آبادی چودھری کالونی ایل او ایس لاہور کو ختم کر دیا گیا تا کہ سڑک کو کھلا کیا جاسکے؟

(ب) مذکورہ آبادی کے کتنے گھروں کو مسمار کیا گیا؟

(ج) متاثرہ لوگوں کو پے منٹ کی تمام تفصیلات مہیا کی جائیں؟

(د) زمین کاریٹ اور ڈھانچہ کا کیا ریٹ دیا گیا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہاں پر کچی آبادی کی رہائشی جگہ کو کمرشل ریٹ پر بھی پے منٹ کی گئی ہے، اس کی تفصیل بھی مہیا کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) کچی آبادی ایل او ایس کو ختم نہیں کیا گیا۔ آبادی میں سے جتنی جگہ درکار تھی اتنا ہی رقبہ حاصل کیا گیا ہے۔

(ب) کچی آبادی چودھری کالونی کے 32 گھروں کو مسمار کیا گیا ہے۔

(ج) متاثرہ گھروں کی پے منٹ کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) زمین کا معاوضہ۔/2,55,000 روپے 15 فیصد + فی مرلہ بمطابق قانون ادا کیا گیا ہے اور ڈھانچہ کے لئے بلڈنگ کی کیٹیگری، عمر اور دیگر عوامل کو مدنظر رکھ کر اسیسمنٹ کر کے ادائیگی کی گئی ہے۔

(ہ) کچی آبادی کے کسی بھی رہائشی کو کمرشل ریٹ پر ادائیگی نہیں کی گئی۔

لاہور: ٹاؤن شپ ہاؤسنگ سکیم کی ایل ڈی اے کو منتقلی و دیگر تفصیلات

*2411: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹاؤن شپ ہاؤسنگ سکیم کو محکمہ ہاؤسنگ و شہری ترقی نے پلان کیا اگر یہ درست ہے تو یہ بھی بتایا جائے کہ اس سکیم کا انتظامی کنٹرول کتنا عرصہ اس محکمہ کے پاس رہا؟

(ب) اس ہاؤسنگ سکیم میں کتنی کیٹیگریز کے پلاٹ بنائے گئے کس کس طبقہ کے لئے کس شرح کے ساتھ کوٹا مخصوص کیا گیا پلاٹ کی الاٹمنٹ کا کیا طریق کار تھا؟

(ج) یہ سکیم کن شرائط کے تحت ایل ڈی اے کے حوالہ کی گئی، کیا ایل ڈی اے کے ساتھ حوالگی کے وقت کوئی تحریری معاہدہ کیا گیا اہم شرائط کیا تھیں کیا ایل ڈی اے اس سکیم کے بنیادی پلان میں تبدیلی کا مجاز ہے محکمہ ہاؤسنگ کے دور میں فی کنال نقشہ منظوری اور پلاٹ ٹرانسفر فیس کیا تھی؟

(د) جب یہ سکیم ایل ڈی اے کے حوالہ کی گئی تو تمام پلاٹس اور ان کے الاٹیز کا بھی مکمل ریکارڈ ایل ڈی اے کے حوالہ کیا گیا اگر یہ درست ہے تو اس وقت ایل ڈی اے نے کیوں اپنی من مانی شرائط اور چارجز پلاٹس ٹرانسفر وغیرہ عائد کر رکھے ہیں اور کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے کے اہل کار مختلف الاٹیز کو ریکارڈ منگوانے کے بہانے تنگ کرتے ہیں اور ریکارڈ مکمل نہ ہونے کا بہانہ کرتے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ٹاؤن شپ سکیم کو محکمہ مواصلات و تعمیرات نے سال 62-1961 میں پلان کیا تھا اور اس کا انتظامی کنٹرول محکمہ ہاؤسنگ و شہری ترقی کے حوالہ کیا گیا جس کے پاس 31-07-1993 تک کنٹرول رہا اور سکیم ہذا لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے حوالہ ہو گئی۔ نوٹیفکیشن تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) ٹاؤن شپ سکیم میں رہائشی، کمرشل، انڈسٹریل اور پبلک یوٹیلٹی کیٹیگریز کے مختلف سائز کے پلاٹ بنائے گئے جن کوٹا اور طبقہ کو پلاٹ الاٹ کئے گئے ان میں پبلک کوٹا، گورنمنٹ کوٹا، ڈیفنس کوٹا، لینڈ آنر کوٹا، لیبر کوٹا، آرمی کوٹا MLA کوٹا وغیرہ شامل ہیں۔ پلاٹ بمطابق پالیسی الاٹ کئے گئے تھے۔

(ج) بمطابق وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری مورخہ 17-01-95 شرائط کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ایل ڈی اے ایکٹ 1975 کے سیکشن 13 کے تحت اتھارٹی سکیم میں ردوبدل کی مجاز ہے۔

(د) محکمہ ہاؤسنگ نے سکیم کی منتقلی پر تمام الاٹیز کی فائلوں کا مکمل ریکارڈ ایل ڈی اے کو نہ دیا تھا جو فائلیں ایل ڈی اے کو وصول نہ ہوئی تھیں ان کی ڈوپلیکیٹ فائل کی تیاری کے لئے سال 2000 میں اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا۔ بمطابق نوٹیفکیشن مورخہ 31-07-1993 تمام شرائط / ٹرانسفر فیس وغیرہ ایل ڈی اے کی پالیسی کے مطابق وصولی ہوتی ہے ون ونڈو سیل پر لوگ اصل کاغذات کی جانچ پڑتال کے لئے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے رُوبرُو پیش ہوتے ہیں دفتری اہلکاروں کو ملنے کی اجازت نہ ہے۔

لاہور: پانی کی فراہمی کے لئے لگائے گئے ٹیوب ویلز
کی تعداد و موجودہ صورتحال کی تفصیلات

*2600: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں پانی کی فراہمی کے لئے کتنے ٹیوب ویلز، کتنے کیوسک کے اور کس کس جگہ پر لگائے گئے ہیں، کتنے ٹیوب ویل اپنی عمر پوری کر چکے ہیں، کتنے ٹیوب ویلز کے بور ختم ہو چکے ہیں، فی الوقت کتنے ٹیوب ویل بالکل صحیح کام کر رہے ہیں؟

(ب) محکمہ واسا شہریان لاہور کو کتنے گیلن پانی روزانہ فراہم کرتا ہے جو شہر کی کتنے فیصد آبادی کی ضرورت پوری کرتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے کہ 50 گیلن فی کس یومیہ پانی کی فراہمی کم از کم معیار ہے؟

(ج) پانی کی کتنی فیصد لائینز اپنی عمر پوری کر چکی ہیں، سالانہ تبدیلی کے تحت کتنی لائینز تبدیل کی جاتیں ہیں، کتنی فیصد واٹر سپلائی کی لائینز ایس بس ٹاس کی ہیں اور کتنی آئرن پائپ؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) واسا لاہور میں پانی کی فراہمی کے لئے 527 ٹیوب ویلز نصب ہیں جن میں چار کیوسک کے 276 ٹیوب ویلز، تین کیوسک کا ایک ٹیوب ویل، دو کیوسک کے 247 ٹیوب ویلز اور ایک کیوسک استعداد کے تین ٹیوب ویلز ہیں اور ٹیوب ویلز کے مقامات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اِن میں سے 105 ٹیوب ویلز کی پیداواری استطاعت پہلے سے کم ہو چکی ہے۔ اگرچہ یہ ٹیوب ویل کام کر رہے ہیں مگر اپنی ڈیزائن استعداد کے مطابق کام نہیں کر رہے۔ جن کی تبدیلی کا عمل جاپان انٹرنیشنل کوآپریشن ایجنسی (JICA) کے تعاون سے اگست 2016 سے جاری ہے۔ ان میں سے بیس ٹیوب ویلز کی تنصیب کا عمل مکمل ہو چکا ہے جبکہ بقایا ٹیوب ویلز کی تنصیب کا عمل 30۔ نومبر 2017 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

(ب) محکمہ واسا شہریان لاہور کو 500 ملین گیلن سے زائد پانی روزانہ فراہم کرتا ہے جو واسا کے زیر انتظام 90 فیصد آبادی کی ضرورت کو پورا کر رہا ہے۔ یومیہ پانی کی فراہمی کا کم از کم معیار 75 گیلن فی کس ہے۔

(ج) پانی کی75 فیصد لائینز اپنی عمر پوری کر چکی ہیں۔ پانی کی لائنوں کی سالانہ تبدیلی گورنمنٹ کے فنڈز پر منحصر ہے۔ البتہ گورنمنٹ آف پنجاب نے2008 سے2017 تک تقریباً800 کلومیٹر لائنوں کو تبدیل کروانے کے لئے فنڈ مہیا کئے۔ مزید برآں اگلے دو سال میں تقریباً 400 کلومیٹر پائپ لائنوں کی تبدیلی کے لئے فنڈ مہیا کئے جا رہے ہیں۔ اس پراجیکٹ پر ماہ فروری سے کام جاری ہے۔

سرگودھا صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*7257: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے صاف پانی کی فراہمی کے لئے ایک کمپنی تشکیل دی ہے اگر ایسا ہے تو اس کمپنی کا دائرہ کار کیا ہے اور کیا صاف پانی کی فراہمی میں شہر سرگودھا / ضلع سرگودھا بھی شامل ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ضلع سرگودھا کے کن دیہاتوں میں صاف پانی فراہم کرنے کا منصوبہ ہے؟

(ج) کیا چک نمبر 51 جنوبی پٹھان والا سرگودھا کو بھی صاف پانی فراہم کیا جائے گا اور وہ موجودہ پروگرام میں شامل ہے یا نہیں؟

(د) اگر شامل ہے تو اس چک کو صاف پانی کب تک مہیا ہو سکے گا اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے پینے کے صاف اور محفوظ پانی کی فراہمی کے لئے پنجاب صاف پانی کمپنی تشکیل دی ہے۔ اس کمپنی کا دائرہ کار پنجاب کے صرف دیہی علاقوں میں صاف اور محفوظ پانی کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے اور ضلع سرگودھا کے دیہی علاقے بھی اس میں شامل ہیں۔

(ب) ضلع سرگودھا کے ان تمام دیہی علاقوں میں جہاں پینے کا صاف اور محفوظ پانی میسر نہیں وہاں پینے کا صاف اور محفوظ پانی فراہم کیا جائے گا۔

(ج) جی ہاں! چک نمبر51 جنوبی پٹھان والا سرگودھا میں سروے مکمل ہوتے ہی پینے کا صاف اور محفوظ پانی فراہم کرنے کے لئے کام شروع کر دیا جائے گا۔

(د) پنجاب صاف پانی کمپنی کی طرف سے سروے کیا جا رہا ہے، سروے مکمل ہوتے ہی پانی کے معیار کے مطابق پلانٹ لگانے کا ٹھیکہ دے دیا جائے گا۔

صوبہ کی عوام کو پینے کے لئے صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*7410: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عوام الناس کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے حکومت کی کیا ذمہ داری ہے؟

(ب) صوبہ کے عوام کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے لئے حکومت نے بالخصوص اپنے موجودہ دور میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں بالخصوص دیہی علاقوں میں پینے کا صاف پانی دستیاب نہیں ہے جس کی وجہ سے بیماریاں جنم لے رہی ہیں؟

(د) اگر مندرجہ بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت عوام الناس کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) عوام کو پینے کا صاف پانی کی فراہمی حکومتی ذمہ داری ہے 2014 سے قبل یہ ذمہ داری صرف پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور تحصیل مینجمنٹ ایڈمنسٹریشن سر انجام دے رہے تھے۔ 2014 میں حکومت نے اس کام کے لئے پنجاب صاف پانی کمپنی بنائی ہے۔ جو عوام الناس کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے لئے دن رات کام میں مصروف ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے کہ مارچ2014 میں حکومت نے پنجاب صاف پانی کمپنی بنائی ہے۔ جس نے جنوبی پنجاب میں116 پلانٹ لگائے ہیں اور ہزاروں لوگ ان پلانٹس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

(ج) صوبے کے کچھ دیہی علاقوں بالخصوص جنوبی پنجاب میں پینے کے صاف پانی کی دستیابی کم ہے جس کی وجہ سے مختلف بیماریاں جنم لے رہی تھیں۔ پنجاب صاف پانی کمپنی کے اقدامات سے ان بیماریوں میں خاطر خواہ کمی اور پانی کی دستیابی میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔

(د) الف۔ب۔ج (جوابات ملاحظہ فرمائیں)۔

لاہور: جوبلی ٹاؤن میں پٹرول پمپ / سی این جی سٹیشن لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*8294: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چند ماہ قبل جوبلی ٹاؤن لاہور میں دو پلاٹوں پر پٹرول پمپ / سی این جی سٹیشن قائم کرنے کے لئے نیلامی ہوئی تھی یہ کس کی نگرانی میں کب ہوئی تھی اور ان کی نیلامی کی اجازت کس اتھارٹی نے دی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کی نیلامی ہونے کے بعد سب سے زیادہ بولی دہندہ سے ایل ڈی اے نے تین کروڑ روپے سے زائد رقم بھی وصول کر لی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ زر بیعانہ وصول کرنے کے بعد ایل ڈی اے کو خیال آیا کہ جن جگہوں پر پٹرول پمپ / سی این جی سٹیشن لگانے ہیں یہ آلودگی کا باعث ہوں گے، ان جگہوں کے قریب گرڈ سٹیشن ہے اور ان پلاٹوں پر سی این جی سٹیشن /پٹرول پمپ لگانا مناسب نہ ہوگا؟

(د) کیا حکومت اس بابت انکوائری کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جوبلی ٹاؤن میں پٹرول پمپ سائٹس بمقام پلاٹ نمبر 33 سوک سنٹر اور 47 سوک سنٹر کی نیلامی مورخہ 28.04.2016 کو ہوئی تھی۔ نیلامی کی کارروائی آکشن کمیٹی ایل ڈی اے کی پیشگی اجازت اور اسی کی زیر نگرانی ہوئی تھی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ متعلقہ پٹرول پمپ سائٹس کی زر بیعانہ اور سکیورٹی کی مد میں مطلوبہ رقوم سب سے زیادہ بولی دینے والے بولی دہندگان سے وصول کی گئی۔

(ج) متعلقہ پلاٹ جوبلی ٹاؤن کے سکیم پلان کے مطابق پٹرول پمپ سائٹس ہیں۔ ان پلاٹوں کو مورخہ 28.04.2016 کو نیلام کیا گیا بعد ازاں کامیاب بولی دہندگان نے پٹرول پمپ کی تعمیر

کے لئے متعلقہ حکومتی اداروں میں این او سی کے لئے درخواست دی جس کو محکمہ ماحولیات نے نکاسی آب کی غیر موجودگی اور گرڈ سٹیشن سے قریب ہونے کی تکنیکی وجوہات کی بناء پر مسترد کر دیا۔

(د) فی الحال کوئی انکوائری منظور نہ ہوئی ہے۔ متعلقہ پلاٹ سکیم پلان کے مطابق پٹرول پمپ سائٹس ہی ہیں اور ان کو مجاز اتھارٹی کی پیشگی اجازت کے بعد ایل ڈی اے کے قواعد و ضوابط کے مطابق مورخہ 28.04.2016 کو نیلام کیا گیا بعد ازاں محکمہ تحفظ ماحول کے این او سی دینے کے انکار کی وجہ سے کامیاب بولی دہندگان نے زربیعانہ کی واپسی کے لئے درخواست دی جس کو ڈائریکٹر جنرل ایل ڈی اے نے ثالثی کی حیثیت سے منظور کر لیا اور پلاٹ نمبر 33 سوک سنٹر کے کامیاب بولی دہندہ کو اس کی جمع کردہ رقم واپس کر دی گئی تاہم پلاٹ نمبر 47 سوک سنٹر کی درخواست پر کارروائی زیر غور ہے۔

میٹرو ٹرین لاہور کے لئے خرید کردہ اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*8337: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میٹرو ٹرین لاہور کے لئے کتنی زمین کہاں کہاں سے خرید یا حاصل کی گئی؟

(ب) یہ زمین کس کس ریٹ پر خرید کی گئی؟

(ج) ان علاقہ جات میں زمین کا ریٹ کیا ہے؟

(د) کتنی رقم کی ادائیگی زمین مالکان کو کر دی گئی کتنی بقایا ہے ان کو ادائیگی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) اگر اس ادائیگی کی تحقیقات یا آڈٹ ہوا ہے تو اس کی رپورٹ ایوان میں فراہم کی جائے؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ اس ادائیگی میں malafide پے منٹ پکڑی گئی ہے اگر ہاں تو اس کے ذمہ داران کون کون ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) میٹرو ٹرین لاہور کے لئے جو زمین خرید کی گئی اس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) میٹرو ٹرین لاہور کے لئے جو زمین خرید کی گئی اس کی شرح معاوضہ کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) متاثرین کو ادائیگی ڈسٹرکٹ پرائس اسیسمنٹ کمیٹی کے تعین کردہ ریٹ کے مطابق کی گئی ہے جو کہ تقریباً مارکیٹ ریٹ کے مطابق ہوتا ہے۔

(د) کل ایوارڈ شدہ رقم۔/17,15,97,71,960روپے ہے جس میں سے مبلغ ۔/11,36,01,76,173روپے متاثرین کو ادا کر دیئے گئے ہیں جبکہ مبلغ ۔/5,79,95,95,787روپے کی ادائیگی بقایا ہے۔ جن متاثرین کو ادائیگی نہ ہوئی ہے ان کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس ادائیگی کا آڈٹ جاری ہے اور تاحال مکمل نہ ہوا ہے۔

(و) اس ادائیگی میں کوئی بھی malafide ادائیگی نہ ہوئی ہے اور نہ ہی کوئی ایسا واقعہ سامنے آیا ہے۔

میانوالی میں واٹر سپلائی اور ڈرینج کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*8470: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میانوالی میں اس وقت واٹر سپلائی اور ڈرینج کی کتنی سکیمیں کہاں کہاں پر کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنی کب سے بند ہیں؟

(ج) ان سکیموں کو چلانے کے لئے کتنی رقم درکار ہے اور ان کی بندش کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کون کون سی سکیمیں نامکمل ہونے کی بناء پر بند ہے؟

(ہ) سال 15-2014/ 16-2015 اور 17-2016 کے دوران ان سکیموں کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) میانوالی میں اس وقت 204 واٹر سپلائی سکیمیں اور 77 ڈرینج سکیمیں کام کر رہی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان میں سے 43واٹر سپلائی سکیمیں بند ہیں جن کے بند ہونے کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ ڈرینج کی کوئی سکیم بند نہ ہے۔

(ج) ان بند سکیموں کو چلانے کے لئے تقریباً420.389ملین روپے درکار ہیں۔ان کی بندش کی وجوہات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) میانوالی میں اس وقت صرف ایک واٹر سپلائی سکیم موسیٰ خیل بجلی کے عدم ٹرانسفارمر / بجلی کنکشن کی وجہ سے بند ہے۔

(ہ) سال17-2016 میں موسیٰ خیل سکیم کے لئے2.222ملین روپے آئے ہیں اور محکمہ ہذا ٹرانسفارمر کے لئے ادائیگی کر چکا ہے۔ سکیم مالی سال 17-2016 میں چالو ہو جائے گی۔

راولپنڈی:پی پی-13 کے ترقیاتی پراجیکٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8476:جناب محمد عارف عباسی : کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پی پی-13راولپنڈی میں 30- جون2013سے یکم دسمبر2016تک کل کتنی ترقیاتی سکیموں پر عملدرآمد کیا گیا تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) پی پی-13راولپنڈی میں30- جون2013سے یکم دسمبر 2016تک کل کتنے ترقیاتی کام ہوئے اور ادا کی گئی رقوم کی تفصیلات سے بھی ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-13کے بعض ٹھیکے قواعد وضوابط کو نظرانداز کر کے من پسند افراد کو دیئے گئے اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) واسا راولپنڈی

پی پی-13راولپنڈی میں30- جون2013سے یکم دسمبر2016تک کل4ترقیاتی سکیموں پر عملدرآمد کیا گیا ہے جس میں دو سکیمیں مکمل ہو گئی ہیں اور دو پر ابھی کام جاری ہے۔مزید برآں جاری ترقیاتی سکیمیں پورے شہر پر محیط ہیں اور ان جاری سکیموں کا کچھ حصہ پی پی-13 میں شامل ہے جس پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔

نمبر شمار	منصوبہ	تعمیر سال	پی پی میں ترقی کام
1-	NA-56میں پانی کی سپلائی کو بڑھانا	2015تا2016	4عدد ٹیوب ویل
2-	NA-56میں19فلٹریشن پلانٹ کی تعمیر	2015تا2016	3عدد فلٹریشن پلانٹس

3-	مری روڈ کے مشرقی طرف سیوریج لائنوں کی بچھائی	2015تا2017	2کلومیٹر کی "9انچ سے "21انچ قطر کے سیوریج پائپ لائن کی بچھائی
4-	پرانی بوسیدہ پانی کی پائپ لائنوں کی تبدیلی	2016تا2018	3انچ سے 8انچ کے قطر کی 3کلومیٹر پرانی لائنوں کی تبدیلی

راولپنڈی ترقیاتی ادارہ

2013 سے 2016 تک پی پی-13 میں آر ڈی اے نے صرف ایک سکیم پر کام کا آغاز کیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکیم کا نام: تعمیر و بہتری راول روڈ، ائرپورٹ روڈ تا چاندنی چوک راولپنڈی،

Administrative Approval: Rs.441.072 million

Date of A.A: 26.01.2016

Date of Commencement: 08.03.2016

Date of Completion: W.I.P

PHA راولپنڈی

پی ایچ اے نے 16-2015 میں ڈیپازٹ ورک کے طور پر وقار النساء گرلز کالج میں کرکٹ سٹیڈیم تعمیر کیا تھا۔

(ب) **واسا راولپنڈی**

پی پی-13 راولپنڈی میں 30- جون 2013 سے یکم دسمبر 2016 تک کل 4 عدد ترقیاتی کام ہوئے اور ادا کی گئی رقم تقریباً 36 ملین روپے ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

منصوبہ	ادا کی گئی رقم
1-NA-56 میں پانی کی سپلائی کو بڑھانا	13.00 ملین روپے
2-NA-56 میں 19 فلٹریشن پلانٹس کی تعمیر	3.5 ملین روپے
3-مری روڈ کے مشرقی طرف سیوریج لائنوں کی بچھائی	19.5 ملین روپے
4-پرانی بوسیدہ پانی کی پائپ لائنوں کی تبدیلی	__________

راولپنڈی ترقیاتی ادارہ

2013 سے 2016 تک پی پی 13 میں آر ڈی اے نے صرف مذکورہ بالا سکیم پر ہی کام کیا ہے جس کا خرچہ دسمبر 2016 تک -/114,437,233 روپے ہوا ہے۔

پی ایچ اے راولپنڈی

پی ایچ اے نے صرف کرکٹ سٹیڈیم پر کام کیا تھا جس پر مبلغ 36.094 ملین خرچ ہوئے۔

(ج) واسا راولپنڈی

جی نہیں! پی پی۔13 کے تمام منصوبے پنجاب پیپرا رولز 2014 اور 2016 ترمیمی رولز کی روشنی میں منتخب فرموں کو دیئے گئے ہیں۔

راولپنڈی ترقیاتی ادارہ

مذکورہ بالا سڑک پر ٹھیکہ قواعد وضوابط کے مطابق دیا گیا ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ ٹینڈر میں کل سات فرموں نے حصہ لیا اور میسر سلیمان انٹر پرائزز نے سب سے کم بڈ (Bid) بھری اور اس کی بولی اسٹیمیٹ سے 13.56 فیصد کم تھی جس کی وجہ سے میسر سلیمان انٹر پرائزز کو مذکورہ بالا سکیم کا ٹھیکہ ایوارڈ کیا گیا۔

پی ایچ اے راولپنڈی

کرکٹ سٹیڈیم کے ٹھیکہ جات قواعد وضوابط کے مطابق دیئے گئے۔

ضلع لاہور اور ساہیوال میں منظور شدہ آشیانہ ہاؤسنگ سے متعلقہ تفصیلات

*8507: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال اور ضلع لاہور میں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم منظور ہوئی ہیں؟

(ب) کیا یہ ہاؤسنگ سکیم مکمل ہو چکی ہے یا نہیں ان کا کتنا کام مکمل اور کتنا نامکمل ہے مکمل، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا اس سکیم میں سڑکیں، بجلی، سوئی گیس، اور پانی وغیرہ فراہم کر دیا گیا ہے؟

(د) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم ساہیوال اور لاہور میں جو رہائشیں مکمل ہو چکی ہیں کیا ان کی الاٹمنٹ ہو چکی ہے اگر ہاں تو کن کن کو الاٹ کی گئیں اس کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں اور جن کی الاٹمنٹ نہیں ہوئی کب تک الاٹمنٹ قبضہ دے دیا جائے گا۔

(ہ) ان سکیم پر کل کتنی لاگت آئی اور ان کا تخمینہ لاگت کیا تھا؟

(و) باقی رہائش گاہیں کب تک مکمل ہو جائیں گی اور اس میں حائل کیا رکاوٹیں ہیں تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں! ضلع ساہیوال میں ایک اور ضلع لاہور میں دو ہاؤسنگ سکیم (آشیانہ قائد اور آشیانہ اقبال منظور ہوئی ہے

(ب) ضلع ساہیوال میں 106 گھر اور 87 پلاٹ پلان کئے گئے تھے جو کہ مکمل ہو چکے ہیں اور آشیانہ قائد میں 1916 گھروں میں سے 1182 گھر مکمل ہو چکے ہیں جبکہ آشیانہ اقبال لاہور میں 6400 فلیٹس کا پلان منظور ہوا ہے جو کہ ابتدائی مراحل میں ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال اور رآشیانہ قائد لاہور میں سڑکیں بجلی اور پانی مہیا کر دیا ہے۔

(د) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم ساہیوال میں 106 گھروں میں سے 95 گھروں کی الاٹمنٹ ہو چکی ہے جبکہ 87 پلاٹ مکمل الاٹ ہو چکے ہیں۔

آشیانہ قائد لاہور میں 1916 گھروں میں سے 1870 کی الاٹمنٹ ہو چکی ہے۔ بقایا گھروں کی الاٹمنٹ بذریعہ قرعہ اندازی جلد کی جاے گی۔

(ہ) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم ساہیوال کا تخمینہ لاگت 337 ملین روپے تھا اور اب تک 315 ملین لاگت آئی ہے آشیانہ ہاؤسنگ سکیم لاہور کا تخمینہ لاگت 2762 ملین روپے تھا اب تک 1554 ملین لاگت آئی ہے۔

(و) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم لاہور میں باقی رہائش گاہیں 31۔ دسمبر 2017 تک مکمل ہو جائیں گی۔

لاہور: ایڈن گارڈن ہاؤسنگ سکیم رائیونڈ روڈ کی خریدار کو پلاٹوں کا قبضہ دلوانے سے متعلقہ تفصیلات

*8555: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایڈن گارڈن ہاؤسنگ سکیم رائیونڈ روڈ لاہور کی انتظامیہ نے لوگوں سے پلاٹوں کی رقم وصول کر لی ہے مگر ان کو پلاٹوں کا قبضہ نہیں دے رہی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کی انتظامیہ اب پلاٹ مالکان سے مزید رقم کی ڈیمانڈ کر رہی ہے؟

(ج) اس سکیم میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنانے کی منظوری ایل ڈی اے سے حاصل کی گئی اور منظوری کے عوض ایل ڈی اے کو کون کون سے پلاٹ / رقم دی گئی؟

(د) کیا حکومت کو اس سکیم کی چیکنگ کا اختیار ہے کیا حکومت اس سکیم کے پلاٹ خرید کرنے والوں کو پلاٹ دلوانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ایل ڈی اے کے ریکارڈ کے مطابق ایڈن گارڈن ہاؤسنگ سکیم رائیونڈ روڈ پر واقع نہ ہے، بلکہ فیروزپور روڈ پر واقع ہے۔ یہ سکیم برقبہ 666.22 کنال پر محیط ہے اور موضع گجومتہ اور ڈولو خورد میں واقع ہے جو کہ ایل ڈی اے سے 2008 کو منظور ہوئی۔ مزید برآں منظور شدہ پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کے پلاٹوں کی خرید و فروخت کا معاملہ خریدار اور فروخت کنندہ کے درمیان طے پاتا ہے اور ایل ڈی اے اس میں فریق نہ ہوتا ہے۔ تاہم سکیم ہذا میں سے رنگ روڈ گزر رہی ہے جس کی وجہ سے سکیم کی پلاننگ تبدیل ہوئی ہے جس کی بابت ترمیمی سکیم پلان سپانسرز نے جمع کروا دیا ہے جو محکمہ ایل ڈی اے میں بمطابق مروجہ قوانین زیرِ کارروائی ہے۔

(ب) منظور شدہ پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کے پلاٹوں کی خرید و فروخت کا معاملہ خریدار اور فروخت کنندہ کے درمیان طے پاتا ہے اور ایل ڈی اے اس میں فریق نہ ہوتا ہے۔

(ج) منظور شدہ سکیم پلان کے مطابق اس سکیم میں دو بلاکس یعنی اے اور بی بلاک ہیں۔ اے بلاک میں تقریباً 717 رہائشی پلاٹس جبکہ بی بلاک میں تقریباً 634 رہائشی پلاٹس ہیں جو کہ مختلف کیٹیگری (2 مرلہ سے 20 مرلہ) پر مشتمل ہیں۔ قانون کے مطابق، سکیم کی منظوری کے عوض کوئی رقم یا پلاٹ وصول نہیں کیا جاتا بلکہ بطور گارنٹی برائے ترقیاتی کام 20 فیصد پلاٹس بطور رہن مختص کئے جاتے ہیں اور ایل ڈی اے صرف منظوری فیس وصول کرتا ہے۔ مزید برآں 20 فیصد ایریا یعنی 70.91 کنال پر مشتمل 262 رہائشی پلاٹس ایل ڈی اے کے پاس بطور گارنٹی ترقیاتی کام وغیرہ کے لئے رہن شدہ مختص ہیں۔ بمطابق قانون سکیم میں واقع رقبہ جات برائے سڑکات، اوپن سپیس، قبرستان اور ایک فیصد پبلک بلڈنگ وغیرہ ایل ڈی اے کو ٹرانسفر کرائی جاتی ہیں۔

(د) ایل ڈی اے صرف اس سکیم کے ترقیاتی کام، رہن شدہ پلاٹس اور مفادِ عامہ کی جگہوں کی نگرانی کا اختیار رکھتی ہے چونکہ یہ سکیم سال 2008 میں منظور ہوئی اور عرصہ پانچ سال میں ترقیاتی کام کی تکمیل ہونا تھی لیکن بوجہ راستہ برائے رنگ روڈ، سکیم ہذا میں ترقیاتی کام عرصہ پانچ سال میں مکمل نہ ہو سکے۔ رنگ روڈ کی تعمیر کی وجہ سے سکیم کی پلاننگ تبدیل ہوئی ہے جس کی بابت ترمیمی سکیم پلان محکمہ ایل ڈی اے میں بمطابق موجودہ قوانین زیرِ کارروائی ہے۔ مزید برآں نیب پنجاب نے متاثرین کو پلاٹ دلوانے کا معاملہ سپانسرز کے ساتھ take up کیا ہوا ہے۔

لاہور: ایڈن گارڈن ہاؤسنگ سکیم گجومتہ سے متعلقہ تفصیلات

*8558: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایڈن گارڈن ہاؤسنگ سکیم گجومتہ فیروزپور روڈ لاہور کا نقشہ ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہے اگر ہاں تو یہ سکیم کتنے رقبہ پر ایل ڈی اے سے بنانے کی منظوری حاصل کی گئی اور کس کس ڈویلپر نے اس کی منظوری حاصل کی؟

(ب) ایڈن گارڈن ہاؤسنگ سکیم گجومتہ میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں؟

(ج) کیا اس سکیم کے ڈویلپر نے جن افراد سے پلاٹوں کی رقم حاصل کی ہے ان کو پلاٹوں کا قبضہ دے دیا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ایل ڈی اے کے ریکارڈ کے مطابق ایڈن گارڈن ہاؤسنگ سکیم فیروزپور روڈ پر واقع ہے۔ یہ سکیم برقبہ 666.22 کنال واقع موضع گجومتہ اور ڈولو خورد ایل ڈی اے سے 2008 کو منظور ہوئی یہ سکیم ایڈن ہاؤسنگ پرائیویٹ لمیٹڈ نے بذریعہ چیف ایگزیکٹو محمد امجد (ڈویلپر) منظور کروائی۔ منظور شدہ سکیم پلان دو بلاکس یعنی اے اور بی بلاک پر مشتمل ہے۔

(ب) منظور شدہ سکیم پلان کے مطابق اس سکیم میں دو بلاکس یعنی اے اور بی بلاک ہیں۔ اے بلاک میں تقریباً 717 رہائشی پلاٹس جبکہ بی بلاک میں تقریباً 573 رہائشی پلاٹس ہیں جو کہ مختلف کیٹیگری (2 مرلہ سے 20 مرلہ) پر مشتمل ہیں۔

(ج) منظور شدہ پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کے پلاٹوں کی خرید و فروخت کا معاملہ خریدار اور فروخت کنندہ کے درمیان طے پاتا ہے اور ایل ڈی اے اس میں فریق نہ ہوتا ہے۔۔ قانون کے مطابق، ایل ڈی اے صرف سکیم کی منظوری کے عوض بطور گارنٹی برائے ترقیاتی کام 20 فیصد پلاٹس بطور رہن رکھتا ہے۔ چنانچہ اس سکیم کا 20 فیصد ایریا یعنی 70.91 کنال پر مشتمل 262 رہائشی پلاٹس ایل ڈی اے کے پاس بطور گارنٹی ترقیاتی کام وغیرہ کے لئے رہن شدہ مختص ہیں۔ تاہم سکیم ہذا میں سے رنگ روڈ گزر رہی ہے جس کی وجہ سے سکیم کی پلاننگ تبدیل ہوئی ہے جس کی بابت ترمیمی سکیم پلان سپانسرز نے محکمہ ایل ڈی اے میں جمع کروا دیا ہے جو کہ ایل ڈی اے میں بمطابق مروجہ قوانین زیرِ کارروائی ہے۔ مزید برآں متاثرین کو پلاٹ دلوانے کا معاملہ محکمہ نیب پنجاب میں زیر کارروائی ہے اور اس سلسلہ میں پنجاب اسمبلی نے بھی ایک سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہاؤسنگ بھی تشکیل دی ہے جس کے مختلف اجلاس منعقد ہو چکے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع اٹک میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

455: جناب محمد شاویز خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع اٹک میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے کون سی سکیمیں جاری ہیں اور رواں مالی سال کے دوران ان سکیموں کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا ہے؟

(ب) ضلعی حکومت اٹک نے ضلع میں پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا آئندہ ضلع ہذا میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے کوئی منصوبہ بنانے کی تجویز زیر غور ہے۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع اٹک کی سات سکیمیں برائے فراہمی آب زیر تعمیر ہیں۔اُن کی مالیت 504.238 ملین ہے جس میں سے رواں مالی سال کے دوران 75.520 ملین جاری ہو چکے ہیں۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلعی حکومت نے PHED کو اس سلسلے میں رواں مالی سال کوئی سکیم / فنڈز فراہم نہ کئے ہیں۔

(ج) جی ہاں!اس سلسلے میں تفصیل درج ذیل ہے:

1. پی پی۔15 حلقہ میں ایک سکیم بنانے کی تجویز زیر غور ہے جن کانام واٹر سپلائی سر والا شکر درہ ہے۔ تخمینہ لاگت 17.732 ملین ہے۔
2. پی پی۔16 حلقہ میں ایک سکیم بنانے کی تجویز زیر غور ہے جس کا نام واٹر سپلائی سکیم ملاں منصور ہے۔ تخمینہ لاگت 12.786 ملین ہے۔
3. ایم پی اے پی پی۔17 سوال کنندہ میں 19 سکیمیں بنانے کی تجویز زیر غور ہے جن کا تخمینہ لاگت 118.997 ملین ہے۔ تفصیل۔(Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
4. پی پی۔18 میں دو سکیمیں بنانے کی تجویز زیر غور ہے جن کا تخمینہ لاگت 39.214 ملین ہے۔ تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
5. پی پی۔19 میں دو سکیمیں بنانے کی تجویز زیر غور ہے جن کا تخمینہ لاگت 36.601 ملین ہے۔ تفصیل (Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حلقہ پی پی 130 میں واٹر سپلائی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

503: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ میں محکمہ پبلک ہیلتھ نے دیہہ 1۔آدم کے چیمہ 2۔ متیرانوالی 3۔ مندرانوالہ اور ڈسکہ میں دیگر جگھوں پر واٹر سپلائی سکیمز بنائی تھیں جو کہ بالکل بند ہو چکی ہیں عوام کو صاف پانی میسر نہ ہے؟

(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ کب تک ان واٹر سپلائی سکیموں کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف)

1. آدم کے چھیہ میں واٹر سپلائی کی کوئی سکیم محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے نہ کروائی ہے۔
2. میترانوالی سکیم کے Rehabilitation Funds پنجاب گورنمنٹ نے جاری کر دیئے ہیں بقیہ کام مکمل کر کے سکیم کو چالو کر دیا جائے گا۔
3. مندرانوالہ میں واٹر سپلائی کی سکیم کے Rehabilitation Funds مہیا نہیں کئے گئے۔ جیسے ہی گورنمنٹ آف پنجاب فنڈز مہیا کرے گی سکیم کا باقی کام مکمل کر کے چلا دیا جائیگا۔

(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ کو واٹر سپلائی سکیموں کے rehabilitation funds جاری کر دیئے جائیں تو سکیموں کو چالو کر دیا جائے گا۔

چنیوٹ شہر میں سیوریج سسٹم کی خرابی سے متعلقہ تفصیلات

1173: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ چند سالوں میں دیہاتوں سے بہت بڑی آبادی نے چنیوٹ شہر میں سکونت اختیار کر لی ہے جس کی وجہ سے سیوریج کے اور دیگر عوامی مسائل پیدا ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی ایم اے چنیوٹ کی طرف سے حکومت کو تجویز دی گئی ہے کہ آئندہ 50 سالہ منصوبہ کے لئے شہر کے ارد گرد سیم نالہ کھودنے کی منصوبہ بندی کی جائے؟

(ج) کیا حکومت آبادی کو مہلک بیماریوں سے بچانے کے لئے فوری طور پر شہر کے ارد گرد بڑا سیم نالہ کھودنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ کی لاہور روڈ پر بہت بڑی آبادی قائم ہے اور موجودہ سیوریج لائن جو زیر تعمیر ہے اس میں اس آبادی کا گندا پانی نہیں ڈالا جاتا اور موضع راؤ باغ کی بہت بڑی آبادی گندے پانی میں رہنے اور گندا پانی پینے پر مجبور ہے اس آبادی کے نکاسی آب کے لئے کیا تجویز زیر غور ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ گذشتہ چند سالوں میں چنیوٹ شہر کی آبادی میں اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ سے سیوریج کے اور دیگر عوامی مسائل میں اضافہ ہوا ہے لیکن سیوریج کی سہولت باہم پہنچانے کے لئے حکومت پنجاب نے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئر نگ کے تحت گزشتہ پانچ سالوں میں مختلف سکیموں کا آغاز کیا تھا۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سکیم	تخمینہ لاگت	موجودہ حالت
1۔	تعمیر سیوریج/ڈرین و بچھائے جانے سیور لائن از تحصیل چوک تا سیم نالہ ہمراہ چنیوٹ فیصل آباد روڈ ضلع چنیوٹ	38.736 ملین روپے	تکمیل شدہ
2۔	ایلسٹینشن ری ہیبلیٹیشن سیوریج	198.435 ملین روپے	تکمیل شدہ
3۔	نیو اربن سیوریج سکیم برائے محلہ فتح آباد، رشیدیہ، عثمان آباد، پیرس روڈ معظم شاہ، شاہبل شاہ، باقی وال، راجاں مقصود آباد، عالی و عید گاہ ضلع چنیوٹ	199.694 ملین روپے	زیر تعمیر

(ب) سوال متعلقہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن / میونسپل کمیٹی چنیوٹ ہے۔

محکمہ ہذا کے پاس ایسا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔ اگر حکومت پنجاب کی جانب سے مناسب احکامات صادر فرمائے جائیں تو منصوبہ پر کام شروع کیا جاسکتا ہے۔

(ج) متعلقہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن / میونسپل کمیٹی چنیوٹ

(د) ہاں! یہ درست ہے کہ چنیوٹ لاہور روڈ پر بہت بڑی آبادی قائم ہے البتہ سیوریج سکیم چنیوٹ سٹی کے تحت لاہور روڈ کی تقریباً 70 فیصد آبادی کا گندا پانی اس سکیم میں ڈالا گیا ہے۔

موضع راؤ باغ کی نکاسی آب کی سکیم کا تخمینہ بحکم وزیر اعلیٰ پنجاب حکومت کو ارسال کیا گیا ہے۔ بر موصولی منظوری و فراہمی مالی وسائل منصوبہ پر عملدرآمد کر دیا جائے گا۔

ضلع سیالکوٹ میں ٹیوب ویل، فلٹریشن پلانٹ و دیگر تفصیلات

1279: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئر نگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ شہر میں یکم جنوری 2012 سے آج تک کتنے فلٹریشن پلانٹ اور کتنے ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں، کتنے ڈسپوزل سٹیشن کس کس جگہ پر لگائے گئے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے کام کر رہے ہیں اور کتنے خراب ہیں جو خراب ہیں کب تک کام کرنا شروع کر دیں گے تفصیل سے اگاہ کریں؟

(ج) یکم جنوری 2012 سے آج تک سیالکوٹ میں کتنی سیوریج سکیمیں کہاں کہاں شروع کی گئی، کتنی مکمل ہوئیں اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے۔ ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا محکمہ پبلک ہیلتھ نے سیالکوٹ شہر میں پینے کے صاف پانی کی دستیابی کا پروگرام بنایا ہے اگر بنایا ہے تو کب کام شروع ہو گا اور کب تک مکمل ہو گا۔ تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف)

1. محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے سیالکوٹ میں 2012 سے اب تک کوئی فلٹریشن پلانٹ شہر میں نصب نہ کیا ہے۔
2. 2012 سے محکمہ نے سیالکوٹ شہر میں چار عدد ٹیوب ویل لگائے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i)	ٹیوب ویل محلہ چاہ ملاریاں	3.500 تخمینہ لاگت۔
(ii)	ٹیوب ویل محلہ آرائیاں رنگ پورہ	3.500 تخمینہ لاگت۔
(iii)	ٹیوب ویل محلہ محمد پورہ	3.500 تخمینہ لاگت۔
(iv)	ٹیوب ویل محلہ چاہ گوندلاں	3.500 تخمینہ لاگت۔

3. 2012 سے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سیالکوٹ نے شہر میں کوئی ڈسپوزل سٹیشن نہیں لگایا مگر اس سال ایک ڈسپوزل سٹیشن رنگ پورہ محلہ اسلام آباد میں بنا رہے ہیں اس پر مبلغ -/17.500 ملین روپے خرچ ہوں گے جو اس سال کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔

(ب) مندرجہ بالا ٹیوب ویل تسلی بخش کام کر رہے ہیں۔

(ج) 2012 سے درج ذیل سکیمز مکمل کی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(الف) نمبر شمار	سکیم کا نام	تخمینہ لاگت
1.	آر سی سی سیور/نالہ رحمان پورہ، بن پھاٹک	(15-2014)17.150 ملین
2.	آر سی سی سیور/نالہ رحمان پورہ	(15-2014)3.130 ملین
3.	آر سی سی سیور/نالہ رام گڑھا	(15-2014)5.250 ملین
4.	مہیا کرنا، بچھانا آر سی سی سیور، نالیاں/نالہ شفی دا پٹھ	(15-2014)15.000 ملین

جاری منصوبہ جات

1.	تعمیر سیور یج اینڈ ڈرینج سکیم کشنے والی	(16-2015)18.833ملین
2.	تعمیر سیور یج اینڈ ڈرینج سکیم تلواڑا مغلاں	(16-2015)27.087ملین
3.	تعمیر نالہ اور آر سی سی سیور نالہ بھیڈ پٹرول پمپ شیل چوک تا پاکستان چوک نالا پلکھو محمود غزنوی روڈ سیالکوٹ	(16-2015)46.780ملین
4.	مہیا کرنا اور لگانا آر سی سی سیور ڈسپوزل سٹیشن رنگ پورہ روڈ تا براستہ ظفر آباد محلہ اسلام آباد تا نالہ ایک سیالکوٹ	(16-2015)17.500ملین
5.	مہیا کرنا اور لگانا آر سی سی سیور پائپ لائن وٹف ٹائل اور تعمیر ڈرین و نالہ محلہ شجاع آباد سیالکوٹ	(16-2015)11.500ملین
6.	تعمیر سیور یج پائپ زہرہ میموریل چوک سے ریلوے کراسنگ تا اجمل گارڈن شتاب گڑھ عدالت گڑھ تا نالہ ایک سیالکوٹ	(16-2015)96.216ملین

(د) محکمہ پبلک ہیلتھ کی طرف سے سیالکوٹ شہر میں صاف پانی مہیا کرنے کا کوئی پروگرام نہ ہے۔ اگر حکومت اس مد میں فنڈ مہیا کرے تو نیا منصوبہ بنایا جا سکتا ہے۔

اورنج لائن ٹرین منصوبہ کے متاثرین سے متعلقہ تفصیلات

1424: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اورنج لائن ٹرین منصوبہ کی زد میں کتنے رہائشی گھر آئے؟

(ب) کتنے رہائشیوں کو معاوضہ دیا گیا؟

(ج) کیا متاثرہ رہائشی معاوضے سے مطمئن ہیں؟

(د) متاثرہ رہائشیوں کو اب تک کتنی مالیت میں معاوضہ ادا ہوا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) لاہور اورنج لائن میٹرو ٹرین منصوبہ کی زد میں 471 رہائشی گھر آئے ہیں۔

(ب) 451 گھروں کے رہائشیوں کو معاوضہ ادا کر دیا گیا۔

(ج) جی ہاں! متاثرہ رہائشی معاوضے سے مطمئن ہیں۔

(د) اب تک ادا شدہ معاوضہ مبلغ -/1,920,668,803 روپے بنتا ہے۔

تحصیل لیول کی ہاؤسنگ کالونی کے لئے رقبہ کی تفصیلات

1461:ڈاکٹر محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ):کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

تحصیل لیول پر ہاؤسنگ سکیم منظور کرنے کے لئے کم از کم کتنی زمین درکار ہوتی ہے اور ڈسکہ میں جو ہاؤسنگ کالونیاں بنائی جارہی ہیں وہ کتنے کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں مکمل تفصیلات دی جائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

تحصیل لیول پر ہاؤسنگ سکیم بنانے کے لئے 35 ایکڑ سے لے کر 50 ایکڑ تک زمین درکار ہوتی ہے ہمارے محکمے نے ابھی تک ڈسکہ میں کوئی سکیم نہیں بنائی۔اگر پرائیویٹ سکیمیں بنی ہیں تو ان کی تفصیل ٹی ایم اے کے پاس ہوگی البتہ ہمارے محکمے نے نارنگ منڈی میں 35 ایکڑ پر سکیم بنائی ہے اور جون 2016 میں پسرور میں 50 ایکڑ پر 3 مرلہ ہاؤسنگ سکیم مکمل کی ہے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب کے دفتر سے محترم محمد آصف باجوہ ایم پی اے پی پی۔130 ڈسکہ کی درخواست جنوری 2016 میں موصول ہوئی ہے جس میں غریب عوام کے لئے سکیم بنانے کا کہا گیا ہے۔

2016-17 کے بجٹ میں نئی سکیموں کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی تاہم زمین کی تلاش شروع کر دی گئی ہے۔

ملتان:پی پی۔200 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

1470:جناب شوکت حیات خان بوسن:کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 2013 تا 2016 پی پی۔200 ضلع ملتان میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی کتنی سکیموں کو منظور کیا؟

(ب) یہ سکیمیں کتنی لاگت کی تھیں ان میں کتنی سکیمیں تاحال مکمل نہیں ہوئیں اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) چیف انجینئر (ساؤتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ پنجاب

سال2013تا2016پی پی۔200ضلع ملتان میں واٹر سپلائی کی کوئی نئی سکیم منظور نہ ہوئی ہے جبکہ سیوریج کی9 سکیمیں منظور ہوئی ہیں۔

ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن (واسا) ملتان

سال2013تا2016پی پی200ضلع ملتان میں واسا کا واٹر سپلائی / سیور کی کوئی سکیم منظور نہ ہوئی ہے۔

(ب) چیف انجینئر (ساؤتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ پنجاب تفصیل درج ذیل ہے:

1. قاسم آباد Rs.3.350 million ملین روپے
2. طارق آباد (گلشن نور) 3.540 ملین روپے
3. کرلیاں والا 1.060 ملین روپے
4. نظام والا 8.810 ملین روپے
5. مبارک پور 4.500 ملین روپے
6. لطف آباد 8.958 ملین روپے
7. محمد پور کالرو 5.474 ملین روپے
8. سیوڑہ چوک۔ 99.890 ملین روپے
9. اعلم پور 14.598 ملین روپے

درج بالا سکیموں میں سیریل نمبر1تا7 مکمل ہیں جبکہ سیریل نمبر 8 اور 9 پر کام جاری ہے۔ سیریل نمبر9اعلم پور جون2017 میں مکمل ہو جائے گی جبکہ سیریل نمبر8سیوڑہ چوک پر مکمل فنڈز فراہم نہ ہونے کی وجہ سے یہ سکیم دسمبر2017 میں مکمل ہو گی۔

گجرات:پی پی۔111 میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

1499: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 15-2014 میں حلقہ پی پی۔113 گجرات میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے کل کتنی سکیمیں شروع کی ہیں ان کی سکیم وار مالیت بتائی جائے اور کیا ان پر کام مکمل ہو گیا ہے اگر کام مکمل نہیں ہوا تو اس کی کیا وجہ ہے محکمہ ان کاموں کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

سال15-2014 میں حلقہ پی پی-113 گجرات میں ایک عدد سکیم "پرووین آف واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم فارڈنگہ سٹی" شروع ہوئی اور اس کی مالیت 197.050 ملین ہے۔ سکیم ہذا پر کام جاری ہے۔ سکیم کے PC-1 کے مطابق سکیم کی تکمیل 30.06.2017 تک ہے۔ مگر حکومت نے اب تک PC.1 کے مطابق فنڈز نہ دیئے ہیں لہٰذا سکیم کی تکمیل کا انحصار حکومت کی طرف سے فنڈز کی دستیابی پر ہے۔

سرگودھا سلانوالی سٹی ہاؤسنگ سکیم سے متعلقہ تفصیلات

1529: رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سلانوالی سٹی ضلع سرگودھا میں ہاؤسنگ سکیم کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا ہاؤسنگ سکیم سلانوالی کے پلاٹ غریب لوگوں میں مفت تقسیم کرنے کا ارادہ ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ہاؤسنگ سکیم سلانوالی کو خاص طور پر غریب لوگوں کے لئے بنایا گیا تھا لیکن بعد ازاں اس کا فی مرلہ ریٹ رکھ دیا گیا ہے۔ حکومت مفاد عامہ کے تحت کب تک غریب لوگوں کو میرٹ پر مفت پلاٹ تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) تین مرلہ ہاؤسنگ سکیم تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا میں بنائی گئی ہے جو کہ 58 ایکڑ پر مشتمل ہے۔ مزید تفصیل درج ذیل ہے:

کل پلاٹس	=1439 عدد
کوٹا عوام الناس	=1295عدد
کوٹا شہید پولیس	=43عدد
کوٹا شہید فوج	=43عدد
کوٹا شہید سول	=43عدد
کوٹا معذور افراد	=15عدد

ٹوٹل 1439 پلاٹس میں سے 496 پلاٹس مختلف کوٹاجات گورنمنٹ پالیسی کے مطابق الاٹ کر دیئے۔

(ب) جی نہیں! پلاٹس گورنمنٹ آف پنجاب کی پالیسی کے مطابق No Profit No Loss کی بنیاد پر دیئے جاتے ہیں اور قیمت دس برابر اقساط ششماہی پانچ سال میں وصول کی جاتی ہے۔

(ج) جی نہیں۔ سکیم وزیر اعلیٰ pro-propoor initiative کے تحت تجویز ہوئی اور پالیسی کے مطابق بغیر نفع نقصان کے اس کا ریٹ بنایا گیا ہے اور قیمت پلاٹ دس برابر اقساط میں وصول کی جاتی ہیں۔ محکمہ ہذا کے پاس ابھی تک گورنمنٹ نے کوئی ایسی پالیسی نہیں دی جس کے تحت غریبوں کو مفت پلاٹس دیئے جا سکتے ہیں۔ گورنمنٹ کے کسی ایسے ارادے سے محکمہ لاعلم ہے۔

تحصیل سلانوالی واٹر سپلائی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

1530: رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا میں واٹر سپلائی کون کون سی سکیم چل رہی ہے۔ بند سکیموں کی تفصیل بتائی جائے۔ آئندہ پائپ لائن میں کون سے چکوک شامل کئے جا رہے ہیں؟

(ب) سیوریج اور واٹر سپلائی کی جن سکیموں پر کام ہو رہا ہے، ان کا کام کب تک مکمل ہو جائے گا؟

(ج) آپریشن اینڈ مینٹیننس ونگ کب تک کام شروع کرے گا اور واٹر سپلائی سکیموں کو سنبھالے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا میں ٹوٹل 27 عدد واٹر سپلائی سکیمیں مکمل ہوئی ہیں اور ان میں سے دس عدد سکیمیں چل رہی ہیں باقی 17 عدد سکیمیں بند پڑی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جو سکیمیں چل رہی ہیں ان میں۔

1۔	رورل واٹر سپلائی سکیم شاہین آباد	2۔	رورل واٹر سپلائی سکیم 126/SB
3۔	رورل واٹر سپلائی سکیم 131/SB	4۔	رورل واٹر سپلائی سکیم 125/SB
5۔	رورل واٹر سپلائی سکیم 120/SB	6۔	رورل واٹر سپلائی سکیم 123-124/SB
7۔	رورل واٹر سپلائی سکیم 119/SB	8۔	رورل واٹر سپلائی سکیم 122/SB
9۔	رورل واٹر سپلائی سکیم 135/SB	10۔	رورل واٹر سپلائی سکیم 126/NB

اور جو سکیمیں بند پڑی ہیں ان کی وجہ چوری ٹرانسفارمر، موٹر اور پائپ لائن کی مرمت ہے جس کے لئے محکمہ کے پاس فنڈ نہ ہیں ان سکیموں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ رورل واٹر سپلائی سکیم136/SB	2۔ رورل واٹر سپلائی سکیم147-148/NB
3۔ رورل واٹر سپلائی سکیم149-150/NB	4۔ رورل واٹر سپلائی سکیم49/SB
5۔ رورل واٹر سپلائی سکیم127/SB	6۔ رورل واٹر سپلائی سکیم128/SB
7۔ رورل واٹر سپلائی سکیم161/NB	8۔ رورل واٹر سپلائی سکیم116-119/SB
9۔ رورل واٹر سپلائی سکیم 124/NB	10۔ رورل واٹر سپلائی سکیم121/SB
11۔ رورل واٹر سپلائی سکیم132/SB	12۔ رورل واٹر سپلائی سکیم136/NB
13۔ رورل واٹر سپلائی سکیم151/NB	14۔ رورل واٹر سپلائی سکیم130/SB
15۔ رورل واٹر سپلائی سکیم129/SB	16۔ رورل واٹر سپلائی سکیم135/NB
17۔ رورل واٹر سپلائی سکیم144-145/NB	

آئندہ کے لئے ارباب اختیار سے اب تک کوئی ہدایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) تحصیل سلانوالی میں تین عدد نئی سکیمیں چل رہی ہیں جن میں دو واٹر سپلائی اور ایک عدد سیوریج ڈریج کی سکیمیں شامل ہیں جبکہ تفصیل درج ذیل ہے:

1. رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر122جنوبی۔
2. رورل واٹر سپلائی سکیم شاہین آباد۔
3. رورل سیوریج ڈریج سکیم چک نمبر133جنوبی۔

مندرجہ بالا سکیم ہائے جون2017تک مکمل ہو جائیں گی۔

(ج) یہ انتظامی معاملہ حکومت پنجاب کے دائرہ اختیار میں ہے۔

لاہور اورنج ٹرین کے لئے حاصل کردہ اراضی سے متعلقہ تفصیلات

1538: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

لاہور اورنج ٹرین کے ٹریک کے لئے گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول ملتان روڈ اور نیازی بلڈنگ ملتان روڈ کے درمیان جن لوگوں کے گھر، دکانیں یا ذاتی گزرگاہیں آئیں ان کے نام، رقبہ، کھاتہ، کھتونی نمبر اور جو رقم ان کو ادا کی گئی، اس کی تفصیل تاریخ ادائیگی وار بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

لاہور اورنج ٹرین کے ٹریک کے لئے گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول ملتان روڈ اور نیازی بلڈنگ ملتان روڈ کے درمیان جن لوگوں کے گھر، دکانیں آئی تھیں ان کے نام اور رقبہ،

کھاتہ، کھتونی نمبر اور جو رقم ان کو ادا کی گئی ہے اس کی تفصیل مع تاریخ ادائیگی تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: ایل اوایس سڑک کی ایکسٹینشن سے متعلقہ تفصیلات

1564: میاں محمد اسلم اقبال: کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ایل اوایس سڑک کی ایکسٹینشن جو کہ ملتان روڈ سے گلشن راوی تک بنائی جارہی ہے اس کی زد میں کتنے مکانات آرہے ہیں تفصیلات بیان کی جائیں؟

(ب) ان لوگوں (رہائشیوں) کو کتنا معاوضہ ادا کیا گیا تفصیلات بتائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک کا نقشہ تبدیل کر دیا گیا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ایل اوایس سڑک کی ملتان روڈ سے گلشن راوی تک کوئی ایکسٹینشن نہیں کی جارہی ہے بلکہ ایلیویٹڈ ایکسپریس وے گندے نالے کے اوپر بنائی جارہی ہے جو کہ مین بلیوارڈ گلبرگ سے شروع ہو کر گندے نالے کے اوپر گلشن راوی تک جائے گی وہاں سے گلشن راوی مین بلیوارڈ کے اوپر سے ہوتی ہوئی بند روڈ کراس کرتے ہوئے موٹروے تک جائے گی۔اس منصوبہ کی زد میں آنے والی اراضی اور عمارات کا تخمینہ، کاروبار کے نقصان اور نقل مکانی کے معاوضہ کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایل او ایس سڑک کی توسیع از ملتان روڈ تا گلشن راوی ایلیویٹڈ ایکسپریس وے مین بلیوارڈ گلبرگ / جیل روڈ تا موٹروے M2 لاہور کا حصہ ہے۔مذکورہ پراجیکٹ کے لئے ملتان روڈ تا گلشن راوی بند روڈ تک مبلغ -/90,16,98,182 روپے کا ایوارڈ سنایا گیا ہے جس میں سے مبلغ -/18,50,04,445 روپے معاوضہ متاثرہ رہائشیوں کو ادا کر دیا گیا ہے۔مزید برآں جس طرح متاثرین درخواستیں جمع کروا رہے ہیں بقایا معاوضہ کی ادائیگی کی جارہی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

سرگودھا:پی پی-35 کے نکاسی کے نالہ جات کی صفائی سے متعلقہ تفصیلات

1590:چودھری فیصل فاروق چیمہ:کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-35 تحصیل وضلع سرگودھا کے مختلف چکوک میں نکاسی کے نالہ جات گزشتہ سالوں میں بنے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مناسب صفائی نہ ہونے سے یہ نالے مکمل طور پر بند ہو چکے ہیں اور چکوک کا گندا پانی لوگوں کے گھروں کے آگے کھڑا ہے جس سے مختلف بیماریاں جنم لے رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چک45جنوبی،44 جنوبی،46 جنوبی،58 جنوبی،115 جنوبی، 111جنوبی،106 جنوبی،113 جنوبی،112 جنوبی،142 جنوبی،109 جنوبی، 99 شمالی، 98شمالی اور101 شمالی کے نکاسی نالہ جات مکمل طور پر بند پڑے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان نالوں کی صفائی یا دوبارہ تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے چند ایک چکوک میں مناسب دیکھ بھال اور صفائی نہ ہونے کی وجہ سے نالے بند ہو گئے ہیں جن کی صفائی کا بندوبست کیا جانا ضروری ہے، محکمہ کے پاس ان کی صفائی کا کوئی انتظام نہ ہے۔

(ج) ان تمام چکوک میں نکاسی آب کے لئے نالے تعمیر کئے گئے مگر گاؤں والوں کی عدم صفائی کی وجہ سے چند نالے بند پڑے ہیں اگر ان کی صفائی کروائی جائے تو نکاسی نظام بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ چونکہ محکمہ ہذا کے پاس ان کی صفائی کے لئے نہ تو فنڈ ہیں اور نہ ہی عملہ صفائی ہے۔ان تمام نالہ جات کی صفائی متعلقہ CBO یا TMA کے ذمہ ہے۔

(د) ان نالوں کی صفائی کا ذمہ متعلقہ CBO یا TMA کے پاس ہے۔اگر نالوں کی مکمل صفائی کروائی جائے تو نئے نالے بنانے کی ضرورت نہ ہے۔

فیصل آباد: پی پی-58 میں واٹر فلٹریشن پلانٹس سے متعلقہ تفصیلات

1601: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-58 فیصل آباد میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس کس کس جگہ پر کب سے کام کر رہے ہیں۔

(ب) کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس کب سے بند پڑے ہیں۔ان کی بندش کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) حکومت کتنے مزید واٹر فلٹریشن پلانٹس پی پی-58 میں کہاں کہاں لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تو کب تک؟

(د) ان واٹر فلٹریشن پلانٹس کی مرمت اور دیکھ بھال پر کتنی رقم سال 15-2014 اور 16-2015 میں خرچ کی گئی ہے۔ تفصیل پلانٹ وار بتائیں؟

(ہ) ان واٹر فلٹریشن پلانٹس کو چلانے کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں۔ان کے عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پنجاب صاف پانی کمپنی کی طرف سے پی پی-58 فیصل آباد میں پانی کا معیار جانچنے کے لئے سروے جاری ہے اور واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تعداد کا فیصلہ پانی کے معیار کی روشنی میں کیا جائے گا۔

(ب) پنجاب صاف پانی کمپنی کی طرف سے سروے جاری ہے۔

(ج) پنجاب صاف پانی کمپنی کی طرف سے پی پی-58 فیصل آباد میں پانی کا معیار جانچنے کے لئے سروے جاری ہے اور واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تعداد کا فیصلہ پانی کے معیار کی روشنی میں کیا جائے گا۔

(د) پنجاب صاف پانی کمپنی کی طرف سے سروے جاری ہے۔

(ہ) پنجاب صاف پانی کمپنی کی طرف سے سروے جاری ہے۔

جناب سپیکر: معزز ممبران! یہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ نمبر 209(a) ہے "سپیکر کا فیصلہ اور رولنگ" ذیلی قاعدہ نمبر 3 کے تابع اگر سپیکر ایوان کے اندر یا اپنے دفتر میں کسی فائل پر کسی معاملہ پر رولنگ دیتا ہے تو یہ فیصلہ یا رولنگ چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔

اب میں اُن کو گزارش کرتا ہوں کہ وہ ایوان میں تشریف لے آئیں۔ بہتر بات یہی ہے کہ وہ اپنے طور پر آ جائیں۔ انہوں نے جتنی دفعہ بھی کورم پوائنٹ آؤٹ کیا اتنی دفعہ ہی کورم پورا تھا۔ جو گنتی کی گئی اور جو مجھے بتایا گیا اس کے مطابق کورم پورا تھا۔ جب انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کیا تھا اُس وقت کورم پورا تھا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! چاہے اپوزیشن ہو یا گورنمنٹ پارٹی ہو جب سپیکر رولنگ دے دے تو اس کے بعد کوئی تبصرہ نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو بتا دیا اب وہ نہ پڑھیں تو میں کیا کروں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ تو انہیں خود ہی مان لینا چاہئے تھا اور ایوان کو چلنے دینا چاہئے تھا اس سے ایوان کا کتنا وقت ضائع ہوا ہے۔ اپوزیشن ہو یا گورنمنٹ ہو میری requestیہ ہے کہ سپیکر صاحب سے تعاون کیا جانا چاہئے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق سید محمد محفوظ مشہدی کی ہے۔ میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرے دو سوال ہیں جو انتہائی اہم ہیں اور جن کی وجہ سے لوگوں کو بے پناہ نقصان پہنچ رہا ہے۔ میں اپنے ٹائم پر آیا ہوں اور 10 بجے سے لے کر اب تک یہاں موجود ہوں لیکن مجھے ٹائم نہیں ملا۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کا ٹائم ضائع نہیں کیا میں نے تو کوشش کی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرے ان دو سوالوں کو لے لیا جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ نہیں ہو سکتا۔ مجھ پر پابندی ہے آپ Rulesکو amendکروا لیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ان سوالوں کو آئندہ سیشن میں لے لیا جائے یہ انتہائی اہم نوعیت کے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں اب کچھ نہیں کر سکتا۔ آپ دوبارہ دیں پھر دیکھیں گے۔ یہ تحریک استحقاق سید محمد محفوظ مشہدی کی تھی۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pendingکیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر:اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر 18/17 ڈاکٹر محمد افضل،جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔جی،رمضان صدیق بھٹی!

لاہور پارکنگ کمپنی شہریوں کو پارکنگ کی سہولیات فراہم کرنے میں ناکام

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!شکریہ۔اس ضمن میں بیان کیا جاتا ہے کہ روزنامہ "دنیا"کی جو نیوز شائع ہوئی تھی وہ حقیقت پر مبنی نہ ہے۔لاہور پارکنگ کمپنی نے پرانا و بوسیدہ نظام کو بدل کر ایک اچھا نظام لاہور میں لے کر آئے ہیں۔لاہور پارکنگ کمپنی لاہور میں جو نئے پارکنگ پلازہ تعمیر کئے گئے ہیں ان کو چلا رہی ہے اس کے علاوہ روٹری پارکنگ سسٹم کو بھی متعارف کرایا گیا ہے جو کہ فیروزپور روڈ پر پہلے install کر دیا گیا ہے۔ جن جگہوں پر رش ہے ان مقامات پر روٹری سسٹم کی پارکنگ کو لگایا جائے گا۔لاہور پارکنگ کمپنی نے پارکنگ کے نظام میں بہتری کے لئے major parking stands پر CC TV کیمرے لگائے ہیں۔ہم لاہور میں اس سال انشاء اللہ تعالیٰ چار نئے پارکنگ پلازے بنانے جا رہے ہیں جس سے پارکنگ کے مسائل میں کمی آئے گی۔

جناب سپیکر:جی،اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے۔لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 149/17 ملک تیمور مسعود اور محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 151/17 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 153/17 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔جی،انصاری صاحب!

ٹمبر لینڈ مافیا کے ہاتھوں مری کے جنگلات سکڑنے کا انکشاف

چودھری اشرف علی انصاری:جناب سپیکر!شکریہ۔میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی

جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" کی اشاعت مورخہ 31۔ جنوری 2017 کی خبر کے مطابق ٹمبر لینڈ مافیا کے ہاتھوں مری کے جنگلات ختم ہونے لگے۔ جنگلات کا رقبہ دن بدن سکڑ رہا ہے۔ ماحولیاتی آلودگی بھی بڑھنے لگی۔ تفصیلات کے مطابق مری کے گھنے جنگلات لینڈ مافیا اور ٹمبر مافیا کے بے رحم ہاتھوں ختم ہونے لگے جبکہ میونسپل فارسٹ کا رقبہ دن بدن سکڑتا جا رہا ہے۔ لینڈ اور ٹمبر مافیا نے ملی بھگت سے میونسپل فارسٹ سے روزانہ بڑی تعداد میں کیل کے قد آور سبز درخت کاٹ کر ان کی قیمتی عمارتی لکڑی مختلف آرا مشینوں اور زیر تعمیر بلڈنگز پر پہنچائی جا رہی ہے۔ مری کے کل جنگلات 79000ہزار ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہیں جن میں سٹیٹ فارسٹ 47285ایکڑ، گزارہ فارسٹ 26000ایکڑ میونسپل 35000ایکڑ اور کینٹ فارسٹ 2215ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے جن میں دیودار کیل، چیڑ، برونگی اور نایاب قسم کے درخت پائے جاتے ہیں۔ میونسپل و دیگر جنگلات کے افسران اور اہلکاران نے بااثر افراد کے ساتھ ملی بھگت سے مری گلڈنہ روڈ، گھڑیال، نیر گولی اور دیگر جنگلات میں قبضہ کر کے جنگلات کی اراضی پر ناجائز تعمیرات شروع کرا رکھی ہیں۔ بڑے پیمانے پر جنگلات کی کٹائی سے نہ صرف ملکہ کوہسار مری کا قدرتی حسن تیزی سے اجڑ رہا ہے بلکہ ماحولیاتی آلودگی میں بھی تیزی سے اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ کورم کی نشاندہی کے لئے تشریف لائے ہیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ معزز ممبران! میں آپ سے التماس کرنا چاہتا ہوں کہ ماشاء اللہ آپ تمام کے تمام لاکھوں اور کروڑوں افراد کی نمائندگی کر رہے ہیں تو وہ آپ سے اچھی توقعات لے کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ سے میری گزارش ہے کہ اس معزز ایوان کے ممبر ہونے کے ناتے سے آپ کو اپنی ذمہ داری اچھے طریقے سے سنبھالنی چاہئے۔ بس میری اتنی گزارش ہے۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! پھر آپ ہمیں پوائنٹ آف آرڈر بھی دیا کریں۔

جناب سپیکر: جی، جب ٹائم ہوتا ہے تو میں پوائنٹ آف آرڈر ضرور دیتا ہوں۔ جی، اشرف علی انصاری کی تحریک التوائے کار جاری تھی۔

ٹمبر لینڈ مافیا کے ہاتھوں مری کے جنگلات سکڑنے کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ جنگلات کی تباہی میں دیگر وجوہات کے ساتھ ساتھ ایک بڑی وجہ غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیز بھی ہیں۔ میری ایکسپریس وے کی تعمیر، جدید سفری سہولیات اور سیاحت کے فروغ کے لئے سنگ میل ثابت ہو گی لیکن ایکسپریس وے کی تعمیر کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے لینڈ مافیا نے ایکسپریس وے سے ملحقہ ہزاروں کنال جنگل کی اراضی پر قبضہ کر کے یہاں پر وسیع پیمانے پر تعمیرات کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ جس سے معروف تفریحی خطہ ملکہ کوہسار مری خوبصورت سرسبز و شاداب پہاڑ تیزی سے اجڑے پہاڑوں میں تبدیل ہو رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ملکہ کوہسار مری کے قدرتی حسن کی تباہی و بربادی اور ماحولیاتی آلودگی میں خطرناک حد تک اضافہ کے ساتھ ساتھ سیاحت کے فروغ میں بھی بے شمار مشکلات پیدا ہوں گی لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔ Laying of Reports. اور pre-budget discussion ہے۔ اب ہم پہلے Laying of Report take up کرتے ہیں۔

لاہور رنگ روڈ اتھارٹی کی سالانہ کارکردگی رپورٹس برائے سال12-2011اور13-2012کا پیش کیا جانا

MR SPEAKER: Annual activity reports of the Lahore Ring Road Authority for the years 2011-12 & 2012-13. A Minister may lay.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Annual Activity Reports of the Lahore Ring Road Authority for the years 2011-12 & 2012-13.

MR SPEAKER: Annual Activity Reports of the Lahore Ring Road Authority for the years 2011-12 & 2012-13 have been laid

مدبندی حسابات، حکومت پنجاب برائے سال15-2014کے اکاؤنٹس بارے آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ کا پیش کیا جانا

MR SPEAKER: Audit Report of the Auditor-General of Pakistan on the Accounts of Government of the Punjab, Appropriation Accounts for the year 2014-15. Minister for Law may lay.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah khan): Mr Speaker! I lay the Audit Report of the Auditor-General of Pakistan on the Accounts of Government of the Punjab, Appropriation Accounts for the year 2014-15.

MR SPEAKER: Audit Report of the Auditor-General of Pakistan on the Accounts of Government of the Punjab, Appropriation Accounts for the year 2014-15 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-I for examination and report within the period of one year.

بحث

پری بجٹ بحث

جناب سپیکر: اب آج کے ایجنڈے کا اگلا آئٹم پری بجٹ بحث ہے۔ اس بحث کا آغاز محترمہ وزیر خزانہ کی تقریر سے ہو گا، جو ممبران اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوا دیں۔ جی، محترمہ!

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے لئے یہ امر باعث فخر ہے کہ ان معزز ممبران اسمبلی کے ساتھ پری بجٹ سیشن کی جو روایت ہماری موجودہ حکومت نے ڈالی تھی ہم اس کو احسن طریقے سے آگے لے جا رہے ہیں۔ آج کے پری بجٹ سیشن کا جو آغاز ہو رہا ہے، بجٹ18-2017 یہ اسی روایت کی ایک کڑی ہے۔

جناب سپیکر! جیسا کہ آپ اور معزز ممبران جانتے ہیں کہ بجٹ سازی کا مقصد صوبائی وسائل میں اضافہ کرنا اور ان وسائل کو عوام کے مسائل کے حل، معاشی و معاشرتی ترقی کے لئے مختص کرنا اور استعمال کرنا ہے۔ اس امر میں بھی کوئی شک نہیں کہ چونکہ معزز ممبران کا عوام سے direct رابطہ رہتا ہے تو بجٹ سازی اور پالیسی سازی میں آپ ایک بہت ہی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس پری بجٹ سیشن کا مقصد بھی عوام کے پیش نظر جو مسائل ہیں ان پر بحث کرنا اور ان کے تدارک کے لئے تجاویز حاصل کرنا ہے تاکہ صوبائی حکومت ان آراء کی روشنی میں آئندہ مالی سال بجٹ18-2017 کی ترجیحات کا تعین کر سکے۔ یوں ہم سب مل کر عوام کی ترقی اور خوشحالی کے لئے کوشاں رہیں اور آئندہ مالی سال میں ان تجاویز کو بجٹ کا حصہ بنا کر ایک مثبت قدم آگے بڑھائیں۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ صوبہ پنجاب میں ترقی و خوشحالی کے لئے اپنے وسائل کا بہترین استعمال کرے۔ اسی ضمن میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور عوامی نمائندگان کی مشاورت سے Punjab Growth Strategy ترتیب دی گئی ہے، آئندہ سال کا بجٹ اسی Strategy کے اہداف اور targets کو حاصل کرنے کے لئے ایک اہم قدم ثابت ہو گا۔

جناب سپیکر! میری ممبران اسمبلی سے گزارش ہے کہ اس پری بجٹ سیشن میں، بجٹ 18-2017 کی ترتیب کے لئے اپنی قیمتی تجاویز سے ہمیں آگاہ کریں۔ اس مقصد کے لئے ہم نے ایک مختصر سوالنامہ بھی ترتیب دیا ہے جو آپ سب کے پاس یہاں پر ہے۔ پچھلے سال بھی ہم نے ایسا کیا تھا۔ تمام

معزز ممبران سے گزارش ہے کہ یہ سوالنامہ بھریں اور سیکرٹری اسمبلی کے دفتر میں جمع کروادیں، اگر آپ اس کو اگلے دو دن میں جمع کرا دیں گے تو انشاء اللہ winding up speech میں اس کے analysis بھی ہم آپ کے سامنے پیش کریں گے تاکہ آپ کو بھی یہ اندازہ ہو جائے کہ ان تجاویز کی روشنی میں حکومت پنجاب ایک دفعہ پھر عوام دوست، پروگریسو بجٹ ترتیب کر سکے اور اس کو پیش کر سکے۔

جناب سپیکر! پچھلے سال بھی کوئی تقریباً 100 سے زیادہ معزز ممبران نے پری بجٹ ڈسکشن میں تقاریر کے ذریعہ اور اس سوالنامہ کے ذریعہ حصہ لیا تھا اور جن ترجیحات کا انہوں نے تعین کیا تھا ان میں تعلیم، صحت، لاء اینڈ آرڈر اہم ترین تھیں۔ تعلیم کے شعبہ میں پرائمری اور فنی تعلیم کی بہتر سہولیات، اساتذہ کی تربیت، missing facilities کی فراہمی، خواتین کے لئے مزید اداروں کا قیام، صحت کے شعبہ میں پرائمری صحت کی سہولیات کی فراہمی، ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کی بھرتی، زچہ وبچہ کے لئے لیڈی ڈاکٹرز کی موجودگی اہم ترین ترجیحات تھیں۔ لاء اینڈ آرڈر کے شعبہ میں اراکین اسمبلی نے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال، پولیس اصلاحات، مانیٹرنگ نظام کی بہتری اور عوامی feedback کو بہتر بنانے کی ضرورت پر زور دیا تھا۔ اس کے علاوہ زرعی آلات، کھاد وغیرہ پر سبسڈی اور کاشتکاروں کو قرضوں کی فراہمی جیسے اقدامات پر زور دیا گیا تھا۔

جناب سپیکر! مجھے یہ کہتے ہوئے انتہائی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ حکومت پنجاب نے معزز ممبران اسمبلی کی جانب سے نشاندہی کرائی جانے والی ترجیحات کو حتی الامکان بجٹ سازی میں استعمال کیا اور موجودہ سال کے دوران ان ترجیحات کو عملی جامہ پہنانے میں بہت تیز رفتاری سے عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ میں آپ کو مثال کے طور پر بتاتی ہوں کہ تعلیم کے شعبہ میں 256۔ارب روپے کے وسائل فراہم کئے گئے ہیں۔ ان وسائل کے ذریعہ enrollment میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ سکولوں میں missing facilities فراہم کی جا رہی ہیں۔ نئے اداروں کی تعمیر پر ریکارڈ خرچ ہو رہے ہیں۔ سکولوں کی مخدوش عمارات کی بحالی، مزید کلاس رومز کی تعمیر، سکولوں میں میرٹ اور صرف میرٹ کے bases پر اساتذہ کی بھرتی کی جا رہی ہے۔ صحت کے شعبہ میں آپ کی تجاویز کے تحت ٹی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو کی ٹوٹل revamping ہو رہی ہے۔ ہسپتالوں میں نئے یونٹس کی فراہمی، ویکسینیشن کے نظام میں بہتری، ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی حاضری کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے منصوبے بھی تیز رفتاری سے اپنی تکمیل کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ ہیلتھ انشورنس کا

پروگرام جو کہ ایک revolutionary programme ہے اس کا افتتاح ہو چکا ہے، وہ چار اضلاع میں عملدرآمد بھی ہے اور اس سے کوئی ایک دو نہیں، ابھی تک two hundred thousands سے زیادہ غریب عوام کے لئے مفت صحت کے علاج کو پرائیویٹ سیکٹر میں ممکن بنایا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ بھی ممبران اسمبلی کی ترجیحات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کسانوں کو سود سے پاک قرضے فراہم کئے جا رہے ہیں۔ حکومت نے زرعی inputs پر سبسڈی فراہم کی ہے اور لاء اینڈ آرڈر کے لئے safe city جیسے بہت ہی بڑے اور سود مند effective منصوبوں کو بہت ہی effective انداز میں implement کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں پرامید ہوں کہ پچھلے سال کی طرح اس سال بھی پری بجٹ سیشن میں ہمارے معزز ممبران مثبت اور قابل عمل تجاویز لے کر آئیں گے اور بجٹ سازی کی set priorities کرنے کے لئے ہماری مدد کریں گے۔ میں خاص طور پر آپ سب سے یہ request کرتی ہوں کہ عوام کو جو اہم مسائل درپیش ہیں آپ ان کو focus کریں، جیسے تعلیم اور صحت کے معیار کو مزید بہتر بنانا، شعبہ زراعت اور لائیو سٹاک کے موجودہ مسائل اور ان کا حل، عوام الناس کو صاف پانی کی فراہمی، بے روزگاری اور غربت کے خاتمہ کے لئے تجاویز، نوجوانوں کو فنی تربیت دینے کے لئے تجاویز، خواتین کی ترقی کے لئے تجاویز، environment کی protection کے لئے تجاویز، لاء اینڈ آرڈر کے حصول، دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے تجاویز، عوام الناس کے بہتر نقل و حمل کے لئے تجاویز اور محاصل میں اضافہ کے لئے معزز ممبران اسمبلی کی آراء اور تجاویز ہمارے لئے بہت ہی قیمتی ثابت ہوں گی۔

جناب سپیکر! میں آج پری بجٹ سیشن کی وساطت سے معزز ممبران سے request کرتی ہوں کہ بحیثیت عوامی نمائندگان ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم عوام کے مسائل اس ایوان میں زیر بحث لائیں اور ان کے تدارک کے لئے suggestions and proposals کو بھی یہاں debate کریں تاکہ ہم انہیں بجٹ کا حصہ بنا سکیں اور عوام کی خوشحالی کے سفر کو تیز کیا جا سکے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک بار پھر گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ پچھلے سال کی طرح اس سال بھی مجھے بہت امید ہے کہ ہمارے معزز ممبران نہ صرف تقاریر کے ذریعے بلکہ سوالنامہ بھر کر ہمیں وہ تجاویز دیں گے جو ہم اپنے بجٹ میں شامل کریں گے۔ میں آپ کو یہ بھی یقین دہانی کراتی ہوں کہ last time کی طرح اب بھی آپ کی تجاویز ضائع نہیں جائیں گی بلکہ ان کا analysis کریں گے اور میں لا کر

آپ کے سامنے پیش کروں گی اور انشاء اللہ انہیں بجٹ کی ترجیحات میں بہت اچھی طرح سے reflect کیا جائے گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: ڈاکٹر نوشین حامد!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب ذوالفقار غوری!

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کی توجہ کا طلبگار ہوں میں نے یہ بات اس لئے کہی ہے کہ بجٹ برائے مالی سال 17-2016 چوتھا بجٹ تھا۔ اس میں مینارٹی کے لئے 46 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک مینارٹی ڈویلپمنٹ فنڈ رکھا تھا، جب ہمیں یہ ڈویلپمنٹ فنڈ ملا تو ایک کروڑ 80 لاکھ روپیہ ہمیں دیا گیا اور یہ بھی فروری میں ہوا لیکن ابھی تک اس کی DDC ہو سکی، اس کی administrative approval ہو سکی اور نہ ہی اس پر implement ہو سکا۔ جون 2016 میں یہ بجٹ پیش کیا گیا اور اب مارچ 2017 ہے تقریباً 9 ماہ تک یہ سلسلہ ایسے ہی رہا لہٰذا آپ خود اندازہ لگا لیجئے کہ اگلے تین ماہ میں اس پر implement کیسے ہو گا؟

جناب سپیکر! میں نے آپ کو جو تجاویز دی تھیں، میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی کہا تھا اور دو صفحے تحریری بھی دیئے تھے کہ پلیز آپ ان پر غور کیجئے گا لیکن میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ میری اس تقریر اور جو دو کاغذ دیئے تھے ان میں سے ایک شق پر بھی کوئی غور نہیں ہوا، کوئی بات نہیں ہوئی۔ میں کبھی بھی احساس کمتری میں مبتلا نہیں ہوں کہ ہمارا اتنا بڑا بجٹ ہے اور میں اقلیت سے تعلق رکھتا ہوں اور ہمارے سات آٹھ ممبر ہیں۔ اگر ہماری یہی ratio ہے تو کوئی بات نہیں اور خدا نے چاہا تو یہ ratio بڑھتی بھی رہے گی لیکن جب تک ہم اس ایوان میں ہیں آپ کو ہمیں ساتھ لے کر چلنا چاہئے کیونکہ یہی جمہوریت کا تقاضا ہے، میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کا وژن بھی یہی ہے کہ وہ اقلیتوں کو ساتھ لے کر چلیں چونکہ ہم بھی آپ کی اس حکومت کا حصہ ہیں، ہم مسلم لیگ (ن) کے ورکر ہیں اور ہمیں بھی یہ حق حاصل ہے کہ آپ جو دوسرے ممبران کے ساتھ کرتے ہیں وہی ہمارے ساتھ بھی کریں۔

جناب سپیکر! ہمارا کوٹا پانچ فیصد رکھا گیا ہے لیکن اس سلسلے میں میری تجویز ہے کہ آئندہ بجٹ میں اس کوٹے کو بڑھایا جائے چونکہ ہماری آبادی زیادہ ہے اور ہمارا work بھی بہت زیادہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے بجٹ میں تعلیم اور صحت کے حوالے سے آپ کی بہت بڑی کاوش ہے آپ نے بڑی محنت کی اور واقعی ہمیں ضرورت ہے کہ ہم صحت اور تعلیم کے بجٹ کو اور زیادہ بڑھائیں چونکہ تعلیم ہی

سے ڈویلپمنٹ ہوتی ہے تعلیم ہی سے ترقی ہوتی ہے اور تعلیم ہی سے ہماری آنے والی نسلیں کامیابی کی طرف گامزن ہوں گی۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ پوری دنیا کو پتا ہے کہ 25۔دسمبر کو کرسمس منایا جاتا ہے لیکن یقین مانئے کہ اس سلسلے میں ہماری کمیونٹی کو جو فنڈ ملتا ہے اس کی implementation فروری کے last week اور مارچ کے first week میں ہوئی ہے۔یہ کتنا تضاد ہے کہ 25۔دسمبر کو کرسمس ہوئی اور تین ماہ بعد فنڈز دینے کے حوالے سے implement ہو رہا ہے، پلیز آپ اس پر بھی غور کیجئے گا۔

جناب سپیکر! پچھلے بجٹ میں محترمہ وزیر خزانہ نے کہا تھا کہ آئندہ مالی سال میں سیالکوٹ میں ڈولفن فورس شروع کی جائے گی لہٰذا میں آپ کو یاد دہانی کراتا ہوں کہ آئندہ بجٹ میں سیالکوٹ میں ڈولفن فورس کے لئے بجٹ رکھا جائے چونکہ آپ کی پچھلی بجٹ تقریر میں بھی لکھا ہوا ہے کہ آئندہ مالی سال میں سیالکوٹ میں یہ سہولت مہیا کی جائے گی لہٰذا میں آپ کو دوبارہ یاد دہانی کراتا ہوں کہ اس پر غور کیجئے گا۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ مرے کالج سیالکوٹ اور گارڈن کالج راولپنڈی کا نوٹیفکیشن ہو چکا ہے لیکن implement نہیں ہو سکا کہ کالج nationalize ہوئے تھے وہ ہمیں واپس کئے جائیں۔ مرے کالج سیالکوٹ اور گارڈن کالج راولپنڈی بہت مشہور کالج ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ ایجوکیشن اور ہیلتھ میں مینارٹی کا اور اس میں بھی خصوصاً کرسچئن کا ایک بہت بڑا کردار ہے لہٰذا اسے بھی یاد رکھا جائے اور اسی ناتے دوبارہ عرض کروں گا کہ آپ مرے کالج سیالکوٹ اور گارڈن کالج راولپنڈی کو واپس کریں تاکہ ہماری تعلیم اور ہمارے لوگ accommodate ہوں اور پاکستان کو اس کا فائدہ ہو چونکہ مرے کالج میں پرائیویٹ تعلیم mission spirit کے تحت ہوتی ہے اور جو لوگ mission spirit کے تحت کام کرتے ہیں یقیناً وہ کامیابی حاصل کرتے ہیں اور سابقہ سالوں میں ایسا ہی رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اگر بجٹ میں 46 کروڑ روپیہ رکھا تھا تو اس میں ہمارے سات ایم پی ایز کو ایک کروڑ 80 لاکھ روپے دیئے تھے۔ اگر ہم سات لوگ ہیں تو یہ تقریباً بارہ تیرہ کروڑ روپیہ بنتا ہے اگر اس میں سکالرشپ کو بھی جمع کر لیں تو یہ 22 کروڑ روپیہ بن جاتا ہے اور یہ ٹوٹل 35 کروڑ بنتا ہے لیکن آپ نے ہمارا 46 کروڑ رکھا تھا لیکن ابھی تک 11 کروڑ کا نہیں پتا کہ وہ کس مد میں رکھا تھا اور اسے کہاں استعمال کیا گیا۔ میری یہ بھی درخواست ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز wind up کریں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ۔

جناب سپیکر: جی، غوری صاحب!

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ ہمارا جو بجٹ بچ گیا ہوا ہے وہ ہمارے تمام ممبران میں تقسیم کر دیا جائے تاکہ ہم اپنے ڈویلپمنٹ کے کام بہتر طریقے سے کر سکیں چونکہ یہی پاکستان مسلم لیگ (ن) کا وژن ہے، یہی میرے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کا وژن ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ چلیں اور وہ بھی ہمیں ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں چونکہ جمہوریت کا یہی تقاضا ہے لہٰذا مہربانی کر کے میری ان باتوں کو ضرور لکھیے گا اور میں چاہتا ہوں کہ ان پر implement بھی ہو۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ ڈاکٹر نوشین حامد کے بعد ڈاکٹر سید وسیم اختر ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے فاضل بھائی نے بہت اچھی تجاویز دیں ہیں میں صرف ایک ہی بات کرنا چاہتا ہوں کہ گارڈن کالج راولپنڈی اور مرے کالج سیالکوٹ کے حوالے سے وزیر اعلیٰ نے رانا ثناء اللہ خان، سیکرٹری فنانس، سیکرٹری ایجوکیشن اور مجھ پر مشتمل کمیٹی بنا دی ہے اور ہم نے اس کی تین میٹنگز کر لیں۔ وزیر اعلیٰ نے لکھا ہے چونکہ یہ ادارے زیادہ اچھے طریقے سے چلاتے ہیں جس طرح ایف سی کالج واپس کیا گیا ہے اسی طرز پر ان کے TORs بنا کر دیئے جائیں۔ یہ سپریم کورٹ کا بھی فیصلہ ہے کہ انتظامیہ nationalize ہوئی تھی لیکن پراپرٹی nationalize نہیں ہو سکتی اس لئے میں اپنے بھائی کو جنہوں نے بہت اچھا اظہار خیال کیا ہے انہیں یہ بتانا ضروری تھا کہ اس پر کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر سید وسیم اختر!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا نام مولانا مسرور نواز جھنگوی کا ہے۔ مولانا صاحب! آپ پانچ منٹ میں اپنی بات مکمل کریں گے۔

مولانا مسرور نواز جھنگوی: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کی توجہ اپنے شہر جھنگ کی طرف مبذول کروانا

چاہوں گا۔ میرا ضلع جھنگ ایک پسماندہ علاقہ ہے اور عرصہ دراز سے اس پر ظلم کیا جا رہا ہے۔ ضلع جھنگ دوسرے مختلف اضلاع مثلاً ٹوبہ ٹیک سنگھ، چنیوٹ، فیصل آباد، لیہ، مظفر گڑھ، میانوالی، خوشاب اور ملتان سے منسلک ہے۔ میں یہ بات تسلیم کرتا ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف ایک بہترین ایڈمنسٹریٹر ہیں لیکن ہمارے صاحب اقتدار لوگوں نے جھنگ کی طرف ان کی توجہ مبذول نہیں کروائی۔ جھنگ میں کسی لحاظ سے کوئی بھی سسٹم کارآمد نہیں یعنی ضلع جھنگ میں ایجوکیشن، سیوریج اور حفظان صحت کا کوئی مناسب انتظام نہیں ہے۔ میری چند گزارشات ہیں اور میں خواہش رکھتا ہوں کہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا ان کو نوٹ فرمائیں اور آنے والے بجٹ کا انھیں حصہ بنائیں۔

جناب سپیکر! میری پہلی گزارش یہ ہے کہ جھنگ یونیورسٹی already approved ہے لیکن اس کے لئے فنڈز release نہیں کئے جا رہے تو میری درخواست ہے کہ اس کے لئے فنڈز release کئے جائیں۔

جناب سپیکر! دوسری گزارش یہ ہے کہ جھنگ ایک زرعی علاقہ ہے اور یہاں کے لوگوں کی معیشت کا زیادہ تر انحصار زراعت پر ہے لہٰذا جھنگ شہر میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کا سب کیمپس بنایا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ ایوب ریسرچ سنٹر کا آفس بھی بنایا جائے کیونکہ جب تک نیا بیج شہر میں متعارف ہوتا ہے یا عوام تک پہنچتا ہے تو اس وقت تک اس پر حکومت کی طرف سے پابندی لگ چکی ہوتی ہے۔ اگر جھنگ میں ایک ریسرچ سنٹر ہو گا تو عام لوگوں تک نئے بیج جلد پہنچ سکیں گے اور اس سے پیداوار زیادہ ہو گی۔ فیصل آباد سے جھنگ double road منظور ہو چکی ہے۔ یہ double road فیصل آباد ضلع کی حد تک تو بنا دی گئی ہے لیکن آگے جھنگ تک اسے نہیں بنایا گیا۔ میری گزارش ہے کہ اس سڑک کو جھنگ تک مکمل کیا جائے۔

جناب سپیکر! چونکہ جھنگ کی آبادی بہت زیادہ ہو چکی ہے اس لئے ڈی ایچ کیو جھنگ کو اپ گریڈ کیا جائے۔ ضلع جھنگ سے ملحقہ دیگر اضلاع سے بھی مریض یہاں پر آتے ہیں جبکہ یہ ڈی ایچ کیو ان تمام ضروریات کے لئے ناکافی ہے لہٰذا اسے فوری طور پر اپ گریڈ کیا جائے۔ اسی طرح جھنگ میں 600 بستروں پر مشتمل ایک نیا ہسپتال قائم کیا جائے تاکہ ضلع جھنگ کی عوام کے صحت کے مسائل کو حل کیا جا سکے۔ اسی طرح جھنگ شہر کا سیوریج سسٹم مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور وہاں پر نکاسی آب کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں ہے۔ حکومت نے ڈیڑھ کروڑ روپے کی لاگت سے نیسپاک کے ذریعے اس حوالے سے ایک سروے کروایا ہے۔ اس سروے میں بتایا گیا ہے کہ شہر کا سیوریج سسٹم کس طرح سے درست

کیا جا سکتا ہے تو اس کے لئے فنڈز release کئے جائیں، اگر مکمل فنڈز release نہیں ہو سکتے تو کچھ فنڈز release کر دیئے جائیں تاکہ اس پر working شروع ہو جائے اور پھر آہستہ آہستہ شہر کا سیوریج سسٹم بہتر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! جھنگ کی تقریباً تمام سڑکیں تباہ شدہ حالت میں ہیں لہٰذا ان کو نئے سرے سے تعمیر کرنے کے لئے فنڈز release کئے جائیں۔ ہمارے شہر میں ایک خاکی شاہ روڈ ہے۔ یہ سڑک پچھلے آٹھ سالوں سے زیر تعمیر ہے۔ اس سڑک کی وجہ سے تین قیمتی جانیں بھی ضائع ہو چکی ہیں اور یہ بات وزیر اعلیٰ کے بھی علم میں ہے۔ یہ شہر کی مرکزی سڑک ہے، نہ صرف مرکزی بلکہ یہ ہماری جناز گاہ کی سڑک ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس سڑک کی تعمیر کے لئے فوری طور پر فنڈز release کئے جائیں۔ اس کا سیوریج سسٹم مکمل ہو چکا ہے اگر اس سڑک کی تعمیر کے لئے فنڈز release ہو جائیں تو یہ جلد بن جائے گی۔

جناب سپیکر! جھنگ شہر تین آبادیوں یعنی جھنگ سٹی، سیٹلائٹ ٹاؤن اور جھنگ صدر پر مشتمل ہے۔ ان آبادیوں کی ضروریات کے پیش نظر جھنگ شہر میں تین ماڈل بازار دیئے جائیں۔ جھنگ شہر کو جدید دور کی ضروریات کے مطابق ایک جدید لائبریری کی ضرورت ہے تاکہ جھنگ کے تشنگانِ علم اپنی علمی پیاس بجھا سکیں۔

جناب سپیکر! جھنگ میں کرسچئن کالونی کے اندر پانی کا ایک بہت بڑا جوہڑ ہے۔ یہ جوہڑ وہاں پر عرصہ دراز سے موجود ہے اور اس کی وجہ سے کرسچئن آبادی مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہی ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس جوہڑ کو ختم کیا جائے یا اس کے پانی کی نکاسی کا کوئی انتظام کیا جائے اور اس کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 9-مارچ 2017 بوقت صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ انشاء اللہ کل بھی یہ بحث جاری رہے گی اور پھر وزیر خزانہ صاحبہ اس کو wind up کریں گی۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

جمعرات،9۔مارچ2017

(یوم الخمیس،9۔جمادی الثانی1438ھ)

سولھویں اسمبلی: ستائیسواں اجلاس

جلد 27: شمارہ 4

233

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 9-مارچ 2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

پری بجٹ بحث جاری رہے گی

235

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا ستائیسواں اجلاس

جمعرات،9-مارچ2017

(یوم الخمیس،9-جمادی الثانی 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر30منٹ پر زیر صدارت **جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔**

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ
أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ
كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧١﴾ وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ
فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٧٢﴾

سورۃ بنیٓ اسرآئیل 71تا 72

جس دن ہم سب لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے۔ تو جن (کے اعمال) کی کتاب ان کے داہنے ہاتھ میں دی جائے گی وہ اپنی کتاب کو (خوش ہو کر) پڑھیں گے اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہ ہو گا(71)اور جو شخص اس (دنیا) میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا۔ اور (نجات کے) رستے سے بہت دور(72)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سلطان کرم قُرب کا زینہ مجھے دے دو
مدفن کے لئے خاک مدینہ مجھے دے دو
خوشبو سے مہک جائے میرا گھر میرے آقا
خیرات میں اک بوند پسینہ مجھے دے دو
تڑپوں تو تڑپنے کی خبر جائے مدینے
کچھ ایسا تڑپنے کا قرینہ مجھے دے دو

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ باؤ اختر علی کا پہلا سوال ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 3006 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بی آئی ایس ای کی جانب سے امتحانی فیس کے ساتھ 550 روپے برائے سند وصولی و دیگر تفصیلات

*3006: باؤ اختر علی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میٹرک کے امتحان میں پاس ہونے پر طلباء و طالبات کو سندیں، رزلٹ کے کتنے عرصہ بعد بھیج دی جاتی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ہر متعلقہ بورڈ بغیر کوئی اضافی رقم وصول کئے سال 2009 سے پہلے تک سندیں جاری کرتا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2010 سے ہر بورڈ امتحانی فیس کے ساتھ 550 روپے برائے اجراء سند وصول کر رہا ہے اگر ہاں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو جو طلباء و طالبات فیل ہو جاتے ہیں ان کی سند کی مد میں جمع کروائی ہوئی رقم کا کیا بنتا ہے اور کیا بورڈ مطلوبہ رقم واپس کرنے کو تیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) میٹرک کے امتحان میں پاس ہونے والے طلباء وطالبات کی اسناد ایک سال کے اندر اندر جاری کر دی جاتی ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ ہر متعلقہ بورڈ 2009 تک تمام اسناد بغیر اضافی فیس کے جاری کرتا تھا۔

(ج) ہاں! یہ درست ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب کی طرف سے سال 2010 میں گورنمنٹ کے تمام تعلیمی اداروں کے طلباء و طالبات کو سیکنڈری سکول کی سطح پر رجسٹریشن اور امتحانی فیس سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا جبکہ حکومت کی طرف سے بورڈز کو کسی قسم کی کوئی مالی معاونت نہ ہے جس کی وجہ سے پنجاب بھر کے نو تعلیمی بورڈز کے مخدوش مالی حالات کے پیش نظر سرٹیفکیٹ فیس کا نفاذ کیا گیا اس ضمن میں عرض ہے کہ امتحانی فیس کے ساتھ سرٹیفکیٹ فیس کی وصولی کا معاملہ مختلف رٹ پٹیشن کی صورت میں لاہور ہائی کورٹ لاہور میں زیر سماعت آیا جہاں تمام پٹیشن کو dispose of کر دیا گیا۔

(د) ایسے طلباء و طالبات جو کہ ایک مرتبہ امتحان میں فیل ہو جاتے ہیں وہ بھی پاس ہونے کی غرض سے امتحان میں شرکت کرتے ہیں ایسے امیدواران سے دوبارہ سرٹیفکیٹ کی مد میں کسی قسم کی فیس وصول نہیں کی جاتی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں انہوں نے فرمایا ہے کہ ایک سال میں سند طلباء کو دی جاتی ہے تو کیا کوئی ایسا اقدام ہو سکتا ہے کہ یہ سند early طلباء کو دی جائے تاکہ ان کا تعلیمی سال ضائع ہونے سے بچ جائے؟

جناب سپیکر: جی؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! early یہ ہے کہ limit ایک سال سے کم کی جائے، اس کو شارٹ کیا جائے کہ طلباء کو سند تھوڑے عرصہ میں دی جائے تاکہ اس سے اُن کا تعلیمی سال بچ جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں معزز ممبر کو یہ بتانا چاہوں گی کہ بورڈ marks sheet immediately جاری کر دیتا ہے جس کی وجہ سے طلباء کالجز یا جہاں پر بھی وہ admission لینا چاہتے ہیں اُس کی بنیاد پر مل جاتا ہے اور جو سند ہے وہ maximum early period میں بورڈ جاری کرتا ہے صرف جو supplementary exams ہوتے ہیں اُن کا result تھوڑا لیٹ ہوتا ہے کیونکہ وہ exam بھی بعد میں ہوتا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2009 میں جو رزلٹ کارڈ تھا وہ بغیر کسی فیس کے طلباء کو دیا جاتا تھا 2009 کے بعد 2010 میں اس پر 550 روپے رزلٹ فیس لگا دی گئی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ بتا سکتی ہیں کہ اس کی وجہ کیا ہے اس فیس کا اجراء کیوں کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! 2009 میں وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم کے بعد admission fee تمام پبلک سیکٹر کے کالجز کی ختم کر دی گئی تھی admission fee ختم ہونے کے بعد جو ایک سال تھا اُس میں Boards کو budget manage کرنے میں problems آئی تھیں جس کے بعد بورڈ نے یہ decide کیا کیونکہ board autonomous bodies ہیں انہوں نے یہ اپنے طور پر decide کیا کہ سند کی فیس 550 روپے طلباء سے لی جائے تاکہ جو boards کے expenditures ہیں اُن کو meet کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے یہ سوال ہے وہ ایوان کو بتائیں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب جن کا وژن ایجوکیشن پر focus ہے اور انہوں نے ایجوکیشن میں طلباء کو ایسی ایسی رعایتیں دی ہیں کہ جن کی مثال نہیں ملتی۔ یہ 550 روپے جو رزلٹ کی مد میں طلباء پر لاگو کر دیئے گئے یہ اس کی کوئی definition نہیں بنتی کہ ایک طرف تو ہم ایجوکیشن میں غریب طلباء کو مراعات دے رہے ہیں اور دوسرا یہ 550 روپے طلباء پر لاگو کر کے ہم یہ پیغام دے رہے ہیں کہ ہم رزلٹ کارڈ کے بھی 550 روپے لے رہے ہیں اس کی وجہ بتائی جائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! بالکل وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا یہ وژن ہے کہ طلباء کو بہت زیادہ initiative تعلیم کے حوالے سے دیئے جائیں اور اُن کے بہت سارے initiative ہیں جس سے طلباء کو معاونت ملتی تاکہ وہ اپنی تعلیم کو بہتر سے بہتر حاصل کر سکیں۔ جہاں تک یہ بورڈ کے رزلٹ کارڈ فیس 550 روپے کا issue ہے وہاں پر طلباء سے جو داخلہ فیس لی جاتی تھی وہ معاف کی گئی تھی تو بورڈ کو گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے کوئی مالی معاونت نہیں ہوتی انہوں نے اپنے اخراجات خود پورے کرنے ہوتے ہیں اور بورڈ کا پورا سال امتحانات کا سلسلہ

چلتا رہتا ہے اور اُن کے اخراجات اُن کی آمدنی سے برابر نہیں ہو رہے تھے جس کی وجہ سے اُن کو یہ سرٹیفکیٹ کی فیس رکھنا پڑی۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! جز(ج) سے میرا ضمنی سوال ہے کہ جو طلباء فیل ہو جاتے ہیں اُن سے بھی رزلٹ فیس 550 روپے وصول کی جاتی ہے۔ اس فیس کو کہاں خرچ کیا جاتا ہے کوئی ایسا اقدام ہے کہ جو طلباء فیل ہو جاتے ہیں اُن کو وہ فیس واپس کر دی جائے؟

جناب سپیکر: فیس معاف کی جائے یا جرمانہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جو طلباء یا طالبات exam میں فیل ہو جاتے ہیں ظاہر ہے بورڈ اُن کا سرٹیفکیٹ تو جاری کرتا ہے اُن کا جو expenditure ہے وہ اُن فیل طلباء کے لئے بھی ہو رہا ہے۔ ظاہر ہے جو طلباء فیل ہو جاتے ہیں اگر وہ supplementary exam میں reappear ہونا چاہتے ہیں یا اگلے سال appear ہونا چاہتے ہیں تو اُنہیں اُس سٹر ٹیفکیٹ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن اُس میں جو فیل ہونے والے طلباء ہیں اُن کو بورڈ کی طرف سے یہ facility ہے کہ جو اُن کے سٹر ٹیفکیٹ کی فیس ہے وہ اُن سے صرف ایک دفعہ وصول کی جاتی ہے اگر وہ دوبارہ reappear ہوتے ہیں یا supplementary exam میں جاتے ہیں تو اُن سے دوبارہ سند کی فیس نہیں لی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 7291 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اُن کی طرف سے تحریر آئی ہے کہ میرے سوالات کو اور میری جو بھی کارروائی ہے اس سوال کو till 14th March تک pending کیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7938 جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 7939 بھی جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو بھی take up کر لیا جائے گا۔ جی، اگلا سوال۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: نہیں اب میں اگلے سوال پر چلا گیا ہوں۔ جی، اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر8278 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کالجز میں داخلہ فیس کی رقم استعمال اور کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8278: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر کے کالجز میں فرسٹ ائر، تھرڈ ائر اور دیگر کلاسز میں داخلہ کے وقت کتنی رقم / فیس کس کس مد میں وصول کی جاتی ہے؟

(ب) اس رقم / فیس کو کس مد میں کہاں جمع کروایا جاتا ہے یا خرچ کیا جاتا ہے؟

(ج) گورنمنٹ کے کالجز میں جو فنڈز یوزر کمیٹیاں ہوتی ہیں ان میں کن کن کو ممبرز، کون نامزد کر سکتا ہے ان کی نامزدگی کا معیار کیا ہے؟

(د) کیا اس کمیٹی میں پرنسپل متعلقہ کالج اپنی مرضی سے کسی کو نامزد کر سکتا ہے تو کس قاعدہ / قانون کے تحت؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) صوبہ پنجاب کے تمام کالجز میں فرسٹ ائر اور تھرڈ ائر میں داخلہ کے وقت جو فیس وصول کی جاتی ہے ان کی تفصیل نوٹیفکیشن نمبر SO(CA)1-44/2016 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس نوٹیفکیشن نمبر SO(CA)1-44/2016 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) معیار کی تفصیل نوٹیفکیشن نمبر SO(CA)1-44/2016 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اگر جوائنٹ اکاؤنٹ ہے تو کالج کا پرنسپل وائس پرنسپل کو نوٹیفکیشن نمبر SO(CA)1-44/2016 کے تحت نامزد کر سکتا ہے جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو مجھے نوٹیفکیشن کی کاپی دی گئی ہے وہ بالکل مدہم ہے اس سے کوئی سمجھ نہیں آرہی میں نے یہ کاپی سیکرٹری صاحب کو بھی دکھائی ہے۔

جناب سپیکر: میں آپ کی بات سن نہیں پایا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے تمام جواب میں کہہ دیا ہے کہ تفصیل لف شدہ نوٹیفکیشن نمبرSO(CA(1-002016 میں درج ہے:

ڈیپارٹمنٹ نے جو نوٹیفکیشن کی کاپیاں بھیجی ہیں یہ بالکل مدہم ہیں، ان سے بالکل کچھ نظر نہیں آرہا۔ میں نے سیکرٹری صاحب کو بھی کاپی دکھائی ہے اس کو ذرا دیکھ لیں ڈیپارٹمنٹ کو کم از کم ایک کاپی توclear دینی چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ کو کوئی دوسری عینک بھیجوں یا آپ کے پاس عینک ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرے پاس عینک ہے آپ ذرا ملاحظہ کریں میں نے سیکرٹری صاحب کو کاپی دکھائی ہے یہ بہت ہی مدہم ہے۔ جب بھی کوئی پیپر اسمبلی میں آئے وہ بالکلclear ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ ان کو پڑھ کر سنا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میرے پاس اس نوٹیفکیشن کی کاپی موجود ہے یہ ایک بڑا نوٹیفکیشن ہے اگر آپ کہتے ہیں تو میں اسے پڑھ دیتی ہوں ورنہ ان کو اس کی کاپی فراہم کر دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اسے پڑھ دیں اور اس کی کاپی بھی فراہم کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس میں ہے کہ:

Purpose/ scope & utilization.

(a) Purchase of sports material, journals and general expenditure on games and libraries watering, cleaning and leveling of play grounds.

b) General functions of the college. Purchase of anti-dengue material. Expenses on general cleanliness of the college.

c) Expenses in connection with examination, including the purchase of duplicating machines for printing question papers.

d) Expenses in connection with scouting and educational trips to places of geographical and historical interest.

e) Expenses on student societies and clubs organized by the college.

Expenditure Sanctioning Authority. Principal Full Powers subject to.

i) Approval from college council.

ii) Purchases carried out through notified purchase committee.

جناب سپیکر! یہ نوٹیفکیشن پورا پڑھنا ہے؟ کیونکہ یہ بہت بڑا نوٹیفکیشن ہے یا میں معزز ممبر کو کاپی provide کر دوں۔

جناب سپیکر: آپ انہیں یہی کاپی دے دیں جو آپ پڑھ رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اسی جز میں یہ بتایا گیا ہے کہ:

Purchase of anti-dengue material. Expenses on general cleanliness of the college

تو اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب میں جتنی میڈیسن ڈینگی کی مد میں استعمال ہوئی ہیں وہ کتنی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے معزز ممبر اگر expenditures کے ایک ایک head کی detail مانگیں گے تو میں انہیں دے دوں گی۔ انہوں نے تو صرف وہ پوچھا ہے کہ خرچ کہاں کہاں پر ہو رہا ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے تو خود لکھا ہے کہ ڈینگی کی مد میں ہم بچوں سے جمع کر رہے ہیں۔ میرا تو سوال یہ ہے کہ ڈینگی کی مد میں کتنا پیسا خرچ آیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے ویسے میں ان کو expenditure کی detail provide کر دوں گی۔ ہر کالج میں "کالج کونسل" ہوتی ہے اس کی Purchase Committee ہوتی ہے جس کی اجازت سے ہی خریداری کی جاتی ہے۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ کا سوال آگے آ رہا ہے۔

کورم کی نشاندہی

نوابزادہ عبدالرزاق خان نیازی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اجلاس آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر آدھ گھنٹہ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(آدھ گھنٹہ وقفہ کے بعد جناب سپیکر دوپہر 12 بج کر 42 منٹ پر
دوبارہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

تعزیت

معززوزیرملک ندیم کامران کی خوشدامن کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: جی، کورم پورا ہے للذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ ملک ندیم کامران کی خوشدامن قضائے الٰہی سے فوت ہو گئی ہیں اُن کے لئے دعا کرائی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(---جاری)

جناب سپیکر: جی، میاں طارق محمود صاحب!آپ کا سوال ہے۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال تھا کہ purchase of anti-dengue material expenses پر کتنا پیسا خرچ ہوا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):جناب سپیکر!شکریہ۔ میں معزز ممبر کو بتاناچاہوں گی کہ انہوں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں صرف فیس کی detail پوچھی تھی جو انہیں مہیا کر دی گئی ہے۔انہوں نے جز(ب) میں پوچھا ہے کہ پیسا کہاں جمع کرایا جاتا ہے اور کہاں خرچ کیا جاتا ہے ؟ میں معزز ممبر کو بتا دیتی ہوں کہ داخلہ فیس اور ٹیوشن فیس treasury میں جمع ہوتی ہے اور باقی فیسیں کالج کے فنڈز میں جمع ہوتی ہیں۔ جز(ج) میں انہوں نے پوچھا تھا کہ کالج کی User Funds Committees کو کون نامزد کرتا ہے؟ وہ پیپر ارولز کے مطابق نامزد کی جاتی ہیں، کالج کونسل اُن کو monitor کرتی ہے۔ان کے جز(د) کے حوالے سے انہیں نوٹیفکیشن مہیا کر دیا گیا ہے۔انہوں نے کہیں پر اخراجات کی تفصیل نہیں مانگی لیکن اب یہ تفصیل مانگ رہے ہیں تو ہم انہیں بعد میں وہ تفصیل مہیا کر دیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے صفحہ نمبر 7 پر جو annexure دیا ہے اس میں انہوں نے لکھا ہے:

c) Maintenance and Repair of Building, Sanitation Facilities of the College

جناب سپیکر! محترمہ پارلیمانی سیکرٹری یہ بتادیں کہ اس بلڈنگ کی sanitation کی مرمت بچوں سے پیسے لے کر کی جاتی ہے یا اس کے لئے کوئی علیحدہ فنڈز ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جیسے میں نے پہلے بتایا ہے کہ داخلہ فیس اور ٹیوشن فیس کے علاوہ جتنے بھی فنڈز ہیں وہ کالج انتظامیہ کے پاس آتے ہیں جن کو کالج کونسل اور Funds Users Committee استعمال کرتی ہے اور وہی decide کرتے ہیں کہ ان فنڈز کو کہاں پر استعمال کرنا ہے اور وہ ہر کالج میں اپنی ضرورت کے مطابق decide کرتے ہیں اور ان فنڈز کو استعمال کرتے ہیں اور یہ committees باقاعدہ notified ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بلڈنگ کی maintenance بچوں سے پیسے اکٹھے کر کے کی جاتی ہے یا حکومت اس کے لئے فنڈز دیتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! بلڈنگ کی repair وغیرہ حکومت کرتی ہے لیکن صفائی وغیرہ کے اخراجات کے لئے کالج کے فنڈز استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال بھی میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8284 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: کالج بلڈنگز کی سالانہ سپیشل مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*8284: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنی رقم صوبہ کے کالجوں کی عمارات کی سالانہ مرمت / سپیشل مرمت کے لئے رکھی گئی تھی۔ تفصیل سال وار بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران جو رقم اس مد کے لئے رکھی گئی تھی کیا وہ ضلع وار فراہم کی گئی تھی یا کالج وار اگر ضلع وار رقم فراہم کی گئی تو ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) درج بالا ان سالوں کے دوران ضلع گجرات کو کتنی گرانٹ دی گئی اور کالجوں میں کس طریق کار کے تحت گرانٹس تقسیم کی گئی۔ تفصیل کالج وار بتائیں؟

(د) کیا اس ضلع کے کالجوں کو فراہم کردہ گرانٹ کے استعمال کی تحقیقات کروائی گئی ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) مالی سال 16-2015 اور 17-2016 میں صوبہ بھر کے تعلیمی اداروں کی عمارات کی مرمت کے لئے مندرجہ ذیل رقم بجٹ میں مختص کی گئی۔

نمبر شمار	سال	مختص رقم
1۔	2015-16	572,500,000/- روپے
2۔	2016-17	600,000,000/- روپے

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ مندرجہ بالا اعداد و شمار بجٹ کی کتاب سے حاصل کئے گئے ہیں اور ان کی مصدقہ معلومات محکمہ تعمیرات و مواصلات کے پاس موجود ہوں گی۔ یہ بجٹ گرانٹ نمبر PC024 میں محکمہ خزانہ براہ راست محکمہ تعمیرات و مواصلات کو فراہم کرتا ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ صوبہ بھر میں رقم ضلع وار محکمہ تعمیر و مواصلات فراہم کرتا ہے اور اسے بعد میں ضرورت کے مطابق اداروں پر خرچ کیا جاتا ہے اس کی مصدقہ تفصیل محکمہ تعمیرات و مواصلات ہی فراہم کر سکتا ہے۔ یہ رقم محکمہ خزانہ براہ راست محکمہ تعمیرات و مواصلات کو فراہم کرتا ہے اور اس میں محکمہ اعلیٰ تعلیم کے پاس مصدقہ معلومات موجود نہیں ہوتیں۔

(ج)

نمبر شمار	کالج کا نام	2015-16	2016-17	مقصد
1۔	گورنمنٹ کالج آف کامرس گجرات	200,000/-	250,000/-	ہاسٹل کی سفیدی اور مرمت کے لئے
2۔	گورنمنٹ آئی ڈی جنجوعہ کالج برائے خواتین لالہ موسیٰ	255,000/-		کالج بلڈنگ کی مرمت کے لئے
3۔	گورنمنٹ انٹر کالج کڑیانوالہ	300,000/-		کالج بلڈنگ کی سپیشل مرمت کے لئے
4۔	گورنمنٹ ڈگری کالج کھاریاں	275,000/-		کالج بلڈنگ کی مرمت کے لئے

(د) جہاں تک تحقیقات کا تعلق ہے تو تمام ریکارڈ محکمہ تعمیرات و مواصلات کے پاس موجود ہوتا ہے اور اس کی تحقیقات کی ذمہ داری متعلقہ محکمہ کی ہے لہٰذا اس کی وجوہات اور تفصیل مذکورہ محکمہ فراہم کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے جز(د) میں پوچھا تھا کہ کیا اس ضلع کے کالجوں کو فراہم کردہ گرانٹ کے استعمال کی تحقیقات کرائی گئی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اس کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ جہاں تک تحقیقات کا تعلق ہے تو تمام ریکارڈ محکمہ تعمیرات و مواصلات کے پاس موجود ہوتا ہے اور اس کی تحقیقات کی ذمہ داری متعلقہ محکمہ کی ہے لہٰذا اس کی وجوہات اور تفصیل مذکورہ محکمہ فراہم کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے سوال میں تو انہوں نے یہ کہا ہے کہ maintenance and repair کا کام User Committee کرتی ہے اور آگے یہ کہتے ہیں کہ یہ ڈیپارٹمنٹ ہی کوئی اور ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ان کو clear کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس میں دو چیزیں clear کرنا چاہتی ہوں۔ اس سوال کے حوالے سے maintenance and repair کا کام مواصلات و تعمیرات کے محکمہ کے ذمہ ہوتا ہے۔ پنجاب بھر میں جتنے بھی ادارے ہیں ان کی maintenance and repair اسی محکمہ کے ذمہ ہے اور اس کی detail بھی وہی مہیا کر سکتے ہیں۔ اس سوال کے حوالے سے میں آپ کو بھی درخواست کروں گی کہ اس کو متعلقہ محکمہ کو refer کر دیا جائے۔ ان کا دوسرا جو سوال ہے تو اس میں میں نے صرف اتنا جواب دیا تھا کہ کالج کی maintenance کا کام وہ گورنمنٹ آف پنجاب کراتی ہے لیکن sanitation کا کام User Committees کرا سکتی ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ دونوں سوال آپ کے سامنے ہیں ایک میں تو انہوں نے کہا کہ maintenance and repair of buildings, sanitation, facilities of the college. یہ ایک طرف تو یہ کہہ رہی ہیں کہ ہم بچوں سے فنڈلے کر بناتے ہیں اور دوسری طرف کہتی ہیں کہ محکمہ ہی کوئی اور ہے۔ یہ دونوں سوال آپ کے سامنے ہیں اور جواب بھی آپ کے سامنے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کو بھی معلوم ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات ان کے ماتحت نہیں ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ پھر بچوں سے پیسے کیوں لیتے ہیں؟ یہاں سوال تو یہ ہے کہ انہوں نے یہاں لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ آپ کو بتاتی ہیں۔ آپ سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ کالج کی sanitation اور صفائی ستھرائی سے متعلقہ معاملہ ہے تو اس کا Fund User Committee یا کالج کونسل فیصلہ کرتی ہے کہ اس فنڈ کو اس حوالے سے استعمال کرنا ہے یا نہیں لیکن maintenance and repair totally محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلقہ ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں ان کے اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ میری صرف گزارش یہ ہے کہ ڈگری کالج ایسا کر رہے ہیں تو کیا کل کو یونیورسٹیاں بھی یہ پیسے اکٹھا کرنا شروع کر دیں گی۔

جناب سپیکر: آپ ایک سوال دے دیں ہم محکمہ مواصلات و تعمیرات کو بھجوا دیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے request کی ہے کہ ایک طرف یہ کہتے ہیں کہ ہم فنڈ اکٹھا کر رہے ہیں اور داخلے کے ساتھ پیسے لے رہے ہیں۔ انہوں نے یہ نوٹیفکیشن اسمبلی میں رکھا ہے۔ اس میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہم maintenance and sanitation کے پیسے بچوں سے اکٹھے کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری طرف یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ محکمہ بلڈنگ کا کام ہے۔ اگر ان کا کام ہے تو پھر یہ نوٹیفکیشن کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ اس نوٹیفکیشن کو withdraw کریں یا ڈیپارٹمنٹ کی سطح پر انکوائری ہونی چاہئے اس طرح تو نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کو بھی سب معلوم ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ محترمہ ابھی آپ کو جواب دیں گی۔ جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! میں دوبارہ مزید وضاحت کر دیتی ہوں کہ جو maintenance and sanitation ہے تو maintenance میں آپ کے کالج کے garden and plantation بھی آ سکتی ہے جو چھوٹی normal

maintenance ہے اس کالج کی Fund User Committees استعمال کر سکتی ہیں۔ Maintenance and repair جیسے باقاعدہ چھت کی مرمت، واٹر سپلائی، ڈرین یا دروازہ کھڑکی وغیرہ تبدیل کرنا ہے یعنی جو بڑی maintenance and repair ہے وہ محکمہ تعمیرات و مواصلات کے under آتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کیا یہ پیسے اکٹھے کر کے یہ کام کرتے ہیں؟ یہ نوٹیفکیشن جو سامنے ہے اس کو یہ clear کریں۔ یہ بچوں سے داخلہ فیس کے ساتھ پیسے اکٹھا کر کے باغیچے وغیرہ کا کام کراتے ہیں۔ کیا یہ غریب بچوں پر بوجھ نہیں ہے؟

جناب سپیکر: بچوں پر بوجھ نہ ڈالیں اور محکمہ مواصلات والوں کو کہیں کہ وہ جو معاملات ہیں ان کو ٹھیک کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں ایک دفعہ پھر وضاحت کر دیتی ہوں کہ پچھلے سوال میں ان کو نوٹیفکیشن کی جو detail دی گئی تھی وہ گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے ہے جس کے تحت Fund User Committees کالج کونسل کی اجازت سے بنائی جاتی ہیں وہ فنڈز استعمال کر سکتی ہیں۔ ہر کالج میں جو جو requirements ہوتی ہیں جس کی پوری detail دی گئی ہے ان پر وہ فنڈز استعمال کر سکتی ہیں جس کا فیصلہ کالج کونسل اور Fund User Committees کرتی ہیں جس میں چھوٹی maintenance یعنی باغ، پودے، درخت یا کیاری وغیرہ بنانا شامل ہے اور جو بلڈنگ کی repair ہے وہ محکمہ مواصلات و تعمیرات ہی کرتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ کی مہربانی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ جیسے کہتے ہیں کر لیتے ہیں لیکن جو maintenance of building لکھا ہوا ہے۔ آپ اس کو دیکھیں۔

جناب سپیکر: ایسا کام جس کے نہ کروانے سے بچوں کا حرج ہو رہا ہو تو وہ کام کروا لیتے ہیں۔ اب محکمہ مواصلات و تعمیرات کا کام ان کے ذمہ نہیں ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8350 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کی اراضی کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8350: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب یونیورسٹی کے رقبہ پر شادی ہالز کس قانون کے تحت بنائے گئے ہیں کیا وہ رجسٹرڈ ہیں اگر ہاں تو رجسٹریشن کی تفصیل فراہم کی جائے یہ کتنے کرایہ پر کس کو دیئے گئے ہیں؟

(ب) یونیورسٹی کی کتنی اراضی کتنے عرصہ کس کو دی گئی ہے کیا حکومت اس کی لیز کینسل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اسے دوبارہ تشہیر کر کے مارکیٹ ریٹ کے مطابق لیز/ٹھیکہ پر دینا چاہتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جناح ہسپتال سے علامہ اقبال ٹاؤن تک روڈ کی توسیع کے لئے اراضی پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کی گئی ہے اگر ہاں تو کتنی اراضی دی گئی اس سے پہلے یہ اراضی کس مقصد کے لئے استعمال کی جاتی تھی، روڈ کی تعمیر کے لئے کس نے یہ اراضی ایلوکیٹ کی تھی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے نوٹیفائیڈ زمین جو کہ روڈ کے دونوں اطراف ہے سیمی کمرشل ہے اس میں سے 12 کنال مختلف لوگوں اور لیڈی آمنہ جس نے سیکرٹریٹ کی رینوویشن ڈیزائن کی تھی کو الاٹ کی ہے؟

(ہ) پنجاب یونیورسٹی کی کتنی اراضی کس مقصد اور کتنے عرصہ کے لئے کس پالیسی اور کنٹریکٹ کے تحت کس کو دی گئی ہے اور اب یہ کس مقصد کے لئے کب سے استعمال کی جارہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) ہائر ایجوکیشن کمیشن، اسلام آباد اور گورنر پنجاب کی ہدایت کے مطابق تمام یونیورسٹیز اپنی آمدنی بڑھانے کے لئے کمرشل منصوبے شروع کر سکتی ہیں۔ اس آمدنی کو ریسرچ اور ڈویلپمنٹ کے لئے استعمال کیا جائے کیونکہ گورنمنٹ کی طرف سے گرانٹس میں کمی آرہی ہے تفصیل (Flag-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یونیورسٹی کی تقریباً909 ایکڑ زمین سالانہ لیز پر دی گئی ہے۔ سنڈیکیٹ کی تشکیل کردہ لینڈ کمیٹی کے فیصلے کے مطابق ہر سال فی ایکڑ کے نئے ریٹ مقرر کئے جاتے ہیں۔ یونیورسٹی کی اراضی، زرعی مقصد کے لئے استعمال کئے جانا قطعی طور پر ایک عارضی سلسلہ ہے۔ لیز کے کینسل کرنے یا لیز کے متعلق کوئی احکامات وہدایات وغیرہ کے سلسلے میں پنجاب یونیورسٹی ایک خود مختار ادارہ ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ جناح ہسپتال سے علامہ اقبال ٹاؤن تک روڈ کی توسیع کے لئے اراضی پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کی گئی تھی۔ سنڈیکیٹ کے فیصلہ کے مطابق مفادِ عامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے تقریباً305 کنال اراضی جناح ہسپتال سے علامہ اقبال ٹاؤن تک روڈ کی توسیع کے لئے مختص کی گئی ہے۔ یہی اراضی پہلے زرعی مقصد کے لئے سالانہ لیز پر پٹہ داروں کے زیر استعمال تھی۔

(د) گو کہ معاہدہ کی شق نمبر5 کے مطابق ایل ڈی اے اتھارٹی کو اعتراض نہ ہے کہ یونیورسٹی سڑک کے دونوں اطراف کی جگہ کو کمرشل کرلے، مگر یہ بات کہ اس میں سے 12 کنال مختلف لوگوں کو دی گئی ہے، یا لیڈی آمنہ کو کوئی زمین الاٹ کی گئی ہے، درست نہ ہے۔

(ہ) پنجاب یونیورسٹی کی کل اراضی 1781 ایکڑ میں سے تقریباً909 ایکڑ اراضی زرعی مقصد کے لئے سالانہ لیز پر دی گئی ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ کی تشکیل کردہ لینڈ کمیٹی کی طے شدہ پالیسی کے مطابق زرعی اراضی سالانہ لیز پر پٹہ داروں ہی کو دی گئی ہے کیونکہ یہ زمین زرعی مقصد کے لئے صرف عارضی سلسلہ کے لئے سالانہ پٹہ پر دی جاتی ہے لہٰذا یہ اراضی صرف اور صرف عارضی طور پر زرعی مقصد کے لئے استعمال کی جارہی ہے۔ یہ صرف اس وقت تک ہے جب تک یونیورسٹی کو تعلیم و تحقیق کے لئے زمین درکار نہ ہو۔ یونیورسٹی کو جب بھی تعلیم و تحقیق کے لئے زمین کی اگر ضرورت پڑے تو اپنے تعلیمی مقصد کے لئے زمین پٹہ دار سے خالی کرواکر استعمال کر سکتی ہے۔ یونیورسٹی کی اراضی کو سالانہ لیز پر زرعی مقصد کے لئے دینا صرف اور صرف ایک انتہائی عارضی سلسلہ ہے کہ جب تک زمین خالی پڑی ہے اس وقت تک زمین سے کچھ آمدن ہو سکے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یونیورسٹی ایک public utility site ہے تو کس قانون کے تحت وہاں شادی ہال بنانے کی اجازت دی گئی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو آپ کی وساطت سے یہ بتانا چاہوں گی کہ 2007-01-18 کو صدر پاکستان نے ڈاکٹر عطاء الرحمن جو اس وقت HEC کے چیئرمین تھے اُن کو یہ اجازت دی تھی۔ میں معزز ممبر کے لئے پڑھ بھی دیتی ہوں کہ:

> The University with large area of excess land to endeavor maximizing return to their assets through commercial activities which in term could be diverted to supplement their income and utilize for development and educational purposes.

جناب سپیکر! صدر پاکستان نے ان کو 2007 میں اجازت دی تھی کہ وہ یونیورسٹی کے assets کو اپنی income بڑھانے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد ان کی ایک دوسری میٹنگ گورنر صاحب کے ساتھ ہوئی تھی جس میں بھی ان کو یہی اجازت دی گئی جس کے تحت انہوں نے یونیورسٹی آف پنجاب میں commercial activities شروع کی تھیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یونیورسٹیوں کو اجازت صرف اسمبلی دے سکتی ہے اور کوئی ڈیپارٹمنٹ یا Academic Council اجازت نہیں دے سکتی۔ اس کے علاوہ وہاں پر کس قانون کے تحت پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم بنائی گئی اور ممبران کو وہاں پر پلاٹ الاٹ کئے گئے؟ اس یونیورسٹی میں سارے ممبران کو پلاٹ الاٹ کئے گئے تو اس کو پرائیویٹ یا اپنے مقاصد کے لئے کس نے استعمال کرنے کی اجازت دی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں تھوڑا سا clear کروں گی کہ صدر پاکستان نے ان کو commercial activities کی اجازت 2007 میں دی تھی۔ یہاں پر صرف زمین کو lease out کیا گیا ہے جو کہ زرعی مقاصد کے لئے کیا گیا ہے اور وہاں پر شادی ہال بنائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جب ضرورت پڑتی ہے تو کیا آپ اراضی واپس لے لیتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ہمارا ان کے ساتھ معاہدہ ہے۔ اس کی کاپی میرے پاس موجود ہے میں وہ کاپی بھی ان کو دے دوں گی کہ یونیورسٹی جب چاہے وہ زمین ان سے خالی کرا سکتی ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ایل ڈی اے کا یہ اختیار ہی نہیں ہے کہ ان کو اجازت دے۔ یہ تو public utility site ہے۔ اس کا قانون اسمبلی نے منظور کیا ہے اور ایک خاص مقصد کے لئے کیا ہے۔ یہ اس کو expand کیوں نہیں کرتے، یہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو داخلے کیوں نہیں دیتے، پرائیویٹ یونیورسٹیوں کی بہتات ہے ہر جگہ کھل گئی ہیں تو ان یونیورسٹیوں میں چند بچوں کو داخلہ دیتے ہیں یہاں زیادہ بچوں کو کیوں داخلے نہیں دیتے، ان کے پاس جب رقبہ پڑا ہے تو اس کو کیوں استعمال نہیں کرتے اور یہ public utility site کو اپنے ذاتی مقاصد کے لئے کیوں استعمال کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں یہاں پر ان کو بتانا چاہوں گی کہ پنجاب یونیورسٹی کی کل اراضی 1781 ایکڑ ہے جس میں سے 909 ایکڑ اراضی lease out کی گئی ہے۔ یہ lease زرعی مقاصد کے لئے ایک سال کے لئے دی جاتی ہے اور شادی ہالوں کے لئے تین سال مدت ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جو معاہدہ کیا گیا ہے اس میں یہ شامل ہے کہ یونیورسٹی جب چاہے ان کو نوٹس دے کر وہ جگہ خالی کرا سکتی ہے۔ یونیورسٹی کو جب بھی expansion کی ضرورت ہوگی یا اس جگہ پر مزید ڈیپارٹمنٹس کی ضرورت ہوگی تو وہاں جو بھی commercial activity ہے وہ within one month وہاں سے ختم ہو جائے گی۔ یہ معاہدہ کا حصہ ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم والے جو لوگ گھر میں جا کر بیٹھ گئے ہیں کیا آپ ان کو بھی نکال دیں گے؟ مجھے یہ بتایا جائے کہ کس قانون کے تحت پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم بنائی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! وہاں پر کوئی پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم نہیں ہے صرف زرعی مقاصد کے لئے زمین دی گئی ہے اور شادی ہال کی بجائے marquees ہیں۔ یونیورسٹی کو جب بھی ضرورت ہوگی وہ ان سے لے لیں گے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ان سے گزارش کروں گا کہ وہاں پر ہاؤسنگ سکیم بنالی گئی ہے۔ وہاں جو Academic Council کے ممبران ہیں وہ اپنے پلاٹ الاٹ کر کے اپنے گھر بنا چکے ہیں۔ ان سے آپ کیسے خالی کرائیں گے تو کس قانون کے تحت ایسا ہوا ہے؟

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! صدر پاکستان کے حوالے سے جو آپ نے بات کی ہے تو سپریم کورٹ آف پاکستان کی اس پر ruling ہے کہ ایجوکیشن کے لئے جتنی بھی جگہ ہے اس کو کسی بھی purpose کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ میڈم لیز کی جو پالیسی بیان کر رہی ہیں یہ تو ہر leaser کی پالیسی ہوتی ہے۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کی یہ ruling ہے کہ ایجوکیشن کی جگہ کو آپ ماسوائے ایجوکیشن کے کسی اور purpose کے لئے استعمال نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس کا تھوڑا سا background explain کرتی ہوں۔ جیسے جیسے پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں بڑھتی جا رہی ہیں تو پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کو HEC کی فنڈنگ کم ہوتی جا رہی ہیں کیونکہ ان کی division ratio بڑھ گئی ہے۔ اب پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کو اپنے اخراجات پورا کرنے کے لئے they have to do some activities اور اُس وقت کے HEC کے چیئرمین ڈاکٹر عطاء الرحمن کو صدر پاکستان نے یہ اجازت دی تھی کہ آپ یہ commercial activities کر سکتے ہیں لیکن پراپرٹی یونیورسٹی کے پاس رہے گی یعنی اس کی ownership کسی کو نہیں دی جا سکتی لہٰذا اس کا صرف ایک فائدہ یہ ہے کہ یونیورسٹی کو اس کی سالانہ انکم ہو رہی ہے اور یونیورسٹی جب چاہے وہ جگہ خالی کروا سکتی ہے۔ یہاں پر صرف شادی ہال جو دیئے گئے ہیں وہ بھی marquees بنی ہوئی ہیں یا agriculture purpose کے لئے land دی گئی ہے اور یونیورسٹی نے جس وقت expansion کرنی ہو گی وہ اپنی جگہ خالی کروا لے گی تو اس میں ایسی کوئی پریشانی والی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے یہ issue نیب، کورٹس اور ہر جگہ پر discuss ہو کر clear ہو چکا ہے اور یونیورسٹی کا جو بھی point of view تھا اس کو accept کیا گیا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! محترمہ جو بات بتا رہی ہیں وہ قانون کے مطابق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! میں صاحبہ نہیں ہوں لہٰذا آپ مہربانی کریں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ بات قانون کے مطابق نہیں ہے۔ اگر آپ نے اس سے فائدہ لینا ہے تو آپ اس کو expand کریں اور زیادہ سے زیادہ ادارے کھولیں۔ مارکیٹیں اور بازار بھی بنادیں تو ان کی income بڑھ جائے گی۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! یہ آپ کی جو proposal ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے اب وہ کام کریں گی۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ جو بات کر رہی ہیں وہ قانون کے مطابق نہیں ہے۔۔۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس پر کافی ضمنی سوال ہو گئے ہیں لہٰذا اب کارروائی آگے چلنے دیں۔ دیکھ لیں اب آپ کی مرضی ہے۔ چنیوٹی صاحب! میرے خیال میں میاں صاحب کو موقع دے دیں کیونکہ وہ بزرگ ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کا اور چنیوٹی صاحب کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے اپنی باری مجھے عنایت فرمائی ہے۔ بہت شکریہ

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! اس کے بعد مجھے بھی بات کرنے کا موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: اگر اس کے بعد ٹائم ہوا تو آپ کو موقع دے دیں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پاکستان کے حوالے سے ہیں۔

MR SPEAKER: Supplementary question on this question particularly.

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہی تو ضمنی سوال ہے کہ یہ بھی اسی طرح کا ایک المیہ ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کا ملکیتی رقبہ کسی کو بھی کسی بھی طور پر فروخت اور لیز پر نہیں دیا جا سکتا یہ سپریم کورٹ کی ruling ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ یتیم کا مال سمجھ کر اس کو لوٹا اور کھایا پیا جا رہا ہے ادھر یہ کہا جا رہا ہے کہ اس کی فنڈنگ کم ہو گئی ہے تو کیا اس کی فنڈنگ بڑھائی نہیں جا سکتی؟ صدر پاکستان اور ہائر ایجوکیشن کمیشن اس کی فنڈنگ میں اضافہ کر دیں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! جیسا کہ میڈم نے بتایا کہ آمدنی بڑھانے کے لئے وہاں شادی ہال بنائے گئے ہیں اور ظاہری بات ہے کہ اس کی جو انکم ہوگی اس سے یونیورسٹی کو فائدہ ہوگا تو کیا پورے پنجاب میں دیگر جو کالجز کی grounds ہیں ان کو شادی یا کسی اور function کے لئے مخصوص کرایہ پر دینے کی اجازت ہے؟

جناب سپیکر: ایسی کوئی بات نہیں ہے یہ نہیں ہو سکتا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! یعنی شادی ہال کے طور پر یا وہاں ٹینٹ لگا کر ان کی grounds میں شادی کا function کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: چنیوٹی صاحب! وہاں پر function نہیں کر سکتے یہ آپ کو مجھے اور ہم سب کو پتا ہے یہ بات پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! شادی ہال بنانے کی اجازت ہے اور عارضی ٹینٹ لگانے کی اجازت نہیں ہے تو یہ کیا تفریق ہے؟

جناب سپیکر: اگر وہ جگہ دے رہے ہیں تو ان کی اپنی ملکیت ہے جب ان کو ضرورت پڑے گی وہ اپنی جگہ واپس کر کے استعمال کر لیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو بتانا چاہوں گی ہم کسی بھی یونیورسٹی، کالج یا کسی بھی ایسے ادارے کو شادی یا کسی اور function کے لئے استعمال نہیں کر سکتے۔ یہ جو یونیورسٹی آف پنجاب کا issue ہے یہ باقاعدہ lease out کیا گیا ہے۔ یہ معاملہ HEC President of Pakistan کے بعد گورنر اور HEC نے اس کو allow کیا جس کے بعد یہ سنڈیکیٹ کے پاس آیا تو سنڈیکیٹ نے اس کو approve کیا اس کے بعد یہ lease out کیا گیا ہے۔ اس کی باقی تفصیل میں پہلے ہی بتا چکی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 8366 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اس سوال کو ان کی request کے مطابق pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال حاجی عمر فاروق کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! سوال نمبر 8478 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹیکسلا: بوائز و گرلز کالجز میں ٹیچرز کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8478: حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج واہ کینٹ، ٹیکسلا شہر اور بوائز ڈگری کالج ٹیکسلا میں ٹیچرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد گریڈ و عہدہ وار بیان فرمائیں؟

(ب) اس وقت کتنی اسامیاں کس کس گریڈ و عہدہ کی کس تاریخ سے خالی ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف)

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج (خواتین)، واہ کینٹ

پرنسپل	=	01
ایسوسی ایٹ پروفیسر	=	02
اسسٹنٹ پروفیسر	=	08
لیکچرار	=	11

2۔ گورنمنٹ ڈگری کالج (خواتین) ٹیکسلا

پرنسپل	=	01
ایسوسی ایٹ پروفیسر	=	01
اسسٹنٹ پروفیسر	=	07
لیکچرار	=	12

3۔ گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز) ٹیکسلا

پرنسپل	=	01
ایسوسی ایٹ پروفیسر	=	01
اسسٹنٹ پروفیسر	=	09
لیکچرار	=	04

(ب)

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج (خواتین)، واہ کینٹ

پرنسپل	=	01	31-01-2017
اسسٹنٹ پروفیسر	=	01	16-08-2016
لیکچرار	=	01	18-08-2016

2۔ گورنمنٹ ڈگری کالج (خواتین) ٹیکسلا

پرنسپل	=	01	31-12-2016
ایسوسی ایٹ پروفیسر	=	01	17-01-2017
اسسٹنٹ پروفیسر	=	01	14-11-2016

3۔ گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز) ٹیکسلا

پرنسپل	=	01	09-05-2016
ایسوسی ایٹ پروفیسر	=	01	30-03-2014
اسسٹنٹ پروفیسر	=	05	05-04-14
			01-09-16
			23-08-16
			04-05-10
			31-12-12
لیکچرار	=	03	06-09-16
			01-09-16
			07-09-16

(ج) حکومت ان اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے۔ لیکچرار کی تقرری بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوتی ہے۔ جب پبلک سروس کمیشن سلیکشن کرلے گی تو محکمہ ان کی تقرری کے احکامات جاری کردیگا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں تین کالجز کے بارے میں پوچھا تھا اور اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ تینوں کالجز واہ کینٹ کالج خواتین، ٹیکسلا کالج خواتین اور بوائز ٹیکسلا کالج میں

بھی پرنسپل کی اسامیاں خالی ہیں۔ پنجاب کی پوری تحصیل میں اتنے عرصے سے تین گورنمنٹ آف پنجاب کے کالجز کی پرنسپلز کیا ناپید ہو چکی ہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو بتانا چاہوں گی کہ وہاں پر principals transfer ہوئیں اور ریٹائرڈ ہوئیں تو اس کے بعد وہاں پر جو most senior teachers تھیں ان کی temporary duty assign کر دی گئی ہے اس کی لسٹ بھی میرے پاس موجود ہے وہ بھی میں ان کو دے دوں گی۔ اب وہاں پر پرنسپلز working charge پر موجود ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ principals penal منگوالیا گیا ہے اور بہت جلد وہاں پر انشاء اللہ پرنسپلز کی تعیناتی کر دی جائے گی۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میں یقین دہانی کروانے پر اپنی بہن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ ایک اور وضاحت جز (ب) کے حوالے سے فرمادیں کہ ڈگری کالج برائے خواتین واہ کینٹ میں اسسٹنٹ پروفیسر کی ٹوٹل ایک اسامی ہے اور وہ خالی ہے۔ اسسٹنٹ پروفیسر ڈگری کالج خواتین ٹیکسلا ایک اسامی ہے وہ بھی خالی ہے۔ ڈگری کالج بوائز میں اسسٹنٹ پروفیسر کی ایک اسامی ہے اور 2014 سے وہ بھی خالی ہے۔ اسی طرح ٹیکسلا میں لیکچرار کی ٹوٹل اسامیاں چار ہیں اور ان میں سے تین اسامیاں خالی ہیں جن میں سے ایک اسامی 2016 سے، دوسری اور تیسری بھی 2016 سے خالی ہے اس کی کیا وجوہات ہیں تو وہ ذرا بتادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس ضمن میں معزز ممبر کو بتانا چاہوں گی کہ mostly جو سیٹیں خالی ہوئی ہیں وہ گزشتہ سال 2016 میں خالی ہوئی ہیں۔ اس میں کچھ ٹیچرز وہ ہیں جن کا tenure پورا ہو جاتا ہے اور ان کی ریٹائرمنٹ ہو جاتی ہے اس کی وجہ سے اسامی خالی ہو جاتی ہے یا ٹیچرز خود اپنی ٹرانسفر کروالیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ سیٹیں خالی ہو جاتی ہیں لیکن وہاں پر تعلیم یا ٹیچرز کی کمی کو CTIs کے ذریعے سے پورا کیا جاتا ہے تاکہ وہاں پر طالبات کی تعلیم کا حرج نہ ہو اور جو ٹیچرز کی کمی ہے وہ اس طرح سے پوری کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ ہے کہ ہمارا جو regular بھرتی کا پبلک سروس کمیشن کے through process ہے وہ چلتا رہتا ہے۔ اس سال بھی we have started that process and we are hoping کہ انشاء اللہ یہ سیٹیں بھی پُر ہو جائیں گی۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے بوائز کالج ٹیکسلا میں اسسٹنٹ پروفیسر کی ٹوٹل 9اسامیاں ہیں جن میں سے پانچ اسامیاں 2014 کی خالی ہیں تو یہ 2014 سے 2017 تک بہت وقت گزر گیا ہے تو کیا نئی بھرتی اور پبلک سروس کمیشن یہ تمام ادارے active نہیں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں ان کو بتانا چاہوں گی کہ جو گزشتہ سال 2016 گزرا ہے اس میں بھی پبلک سروس کمیشن نے بھرتیاں کی تھیں جس کے نتیجے میں 2500 لیکچرار بھرتے کئے گئے اور ان کو different places پر لگایا گیا ہے تو یہ سیٹ بھی ہمارے نوٹس میں تھی ہم اس کو پُر کرنا چاہ رہے تھے لیکن وہاں پر اس وقت کوئی ٹیچر نہیں گیا لہٰذا اس کمی کو CTIs کے ذریعے سے پورا کیا جارہا ہے۔ CTIs بھی qualified teachers ہوتے ہیں اور masters level سے کم کوئی بھی ٹیچر نہیں ہوتا۔ پبلک سروس کمیشن کے through جو بھرتی کا process ہے اس میں اس سیٹ کو ہم انشاء اللہ پوری کوشش کریں گے کہ پُر کردیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8479 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹیکسلا: بوائز و گرلز کالجز میں تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*8479: حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج واہ کینٹ اور ٹیکسلا شہر میں لڑکیوں کی تعداد کلاس وار بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ کالج میں بی اے اور بی ایس سی کلاسز میں لڑکیوں کے داخلے کے لئے منظور شدہ سیٹیں کتنی ہیں اور اس وقت تعداد کیا ہے علیٰحدہ علیٰحدہ کالج وار بیان فرمائیں؟

(ج) اس وقت مذکورہ کالج کی مسنگ فسلیٹیز کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ کالج وار بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) 1۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹیکسلا

Ist Year = 226, 2nd Year = 146

3rd Year = 86, 4th Year = 84

2۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین واہ کینٹ

Ist Year = 366, 2nd Year = 332

3rd Year = 150, 4th Year = 121

3۔ گورنمنٹ کالج برائے بوائز ٹیکسلا

Ist Year = 140, 2nd Year = 56

(ب) 1۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹیکسلا

منظور شدہ سیٹیں = 100

2۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین واہ کینٹ

منظور شدہ سیٹیں = 150

3۔ گورنمنٹ کالج برائے بوائز ٹیکسلا

منظور شدہ سیٹیں = 50

(ج) مذکورہ کالج کا ایک ترقیاتی منصوبہ جس کی مالیت 2.307 ملین روپے موجودہ مالی سال برائے 2016-17 کے ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے جس کے تحت پینے کے صاف پانی کی فراہمی اور کالج کنٹین کی بحالی کا کام کیا جا رہا ہے تاہم مزید مسنگ فسلیٹیز کا جائزہ لیا جا رہا ہے اور ضروری قانونی کاروائی کے بعد انہیں فراہم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! جز (ج) پر میرا ضمنی سوال ہے۔ اس میں انہوں نے کہا ہے کہ مذکورہ کالج کا ایک ترقیاتی منصوبہ جس کی مالیت 2.307 ملین روپے موجودہ مالی سال برائے 2016-17 کے ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے۔ جو کام کئے گئے کیا اس کی کوئی وضاحت یا تفصیل بتائی جا سکتی ہے کہ اس رقم سے اس کالج میں کیا کام کروائے گئے؟

جناب سپیکر: 2016-17 تو ابھی چل رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس میں بڑا کام پینے کا صاف پانی اور کالج کی کنٹین کی بحالی کا ہے جس پر کام ہو رہا ہے۔ اگلے سال کے جو ہمارے plans ہیں یا مزید اس میں ہم جو کام کرنا چاہتے ہیں اُس کی تفصیل میں آپ کو لے کر دے دوں گی۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میں اپنی بہن سے گزارش کروں گا کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹیکسلا کے احاطے کے اندر پہلے سے پرانی مسجد موجود ہے۔ پرنسپل سے ہماری بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ اسے ہم اسلامی بلاک بنا دیتے ہیں لیکن مقامی آبادی جو اس مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جاتی ہے اُن کی خواہش ہے کہ ہمیں ایک طرف مخصوص جگہ دے دی جائے جس کا راستہ جی ٹی روڈ پر ہو تاکہ سکیورٹی لحاظ سے وہ مسجد اسلامی بلاک کے طور پر دے دی جائے۔ وہاں پر این او سی کا مطالبہ ہو رہا ہے تو کیا اس میں یہ help کر سکتی ہیں تاکہ وہ این او سی جاری ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، یہ سوال کا حصہ تو نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ان سے request کروں گی کہ یہ مجھے written اپنی تجویز اور problem دے دیں تو ہم اس کو محکمے میں discuss کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کو دیکھ لیں۔ اب سوال ختم ہو گئے ہیں۔ جو سوال میں نے pending کئے تھے اب وہ take up کر لیتے ہیں۔ دو سوال جناب ثاقب خورشید کے ہیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال نمبر 7938 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یو ای ٹی لاہور میں بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*7938: **جناب محمد ثاقب خورشید:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یو ای ٹی لاہور میں 2010 سے 31- مئی 2016 تک کنٹریکٹ پر کتنے ملازمین کس کس اسامی پر کس شعبہ میں بھرتی کئے گئے؟

(ب) بھرتی کئے گئے ملازمین کی مدت کنٹریکٹ کتنی کتنی تھی اور کس کس اسامی کے کنٹریکٹ میں کب اور کتنی بار توسیع دی گئی؟

(ج) کیا بھرتی قواعد و ضوابط کے مطابق میرٹ پر کی گئی، کس کس اخبار میں اشتہار دیا گیا اور کس کس اسامی پر کتنی کتنی درخواستیں وصول ہوئیں؟

(د) ان اسامیوں کا تنخواہ package کیا تھا اور اس package میں کب، کتنا اضافہ کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور میں2010 سے مئی2016 کے عرصہ کے دوران مختلف اسامیوں اور شعبہ جات میں کنٹریکٹ پر537ملازمین کو بھرتی کیا گیا۔ تفصیل(Flag-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 2010 سے2013 کے عرصہ کے دوران332 ملازمین کو چھ ماہ کے کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا تھا جن کے کنٹریکٹ میں وقتاً فوقتاً چھ چھ ماہ کی توسیع کی جاتی رہی اور بعد ازاں انھیں مستقل کر دیا گیا جبکہ2013 سے31- مئی2016 کے دوران94 ملازمین کو ایک سال کے کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا جن کی مدت ملازمت میں وقتاً فوقتاً ایک سال کی توسیع کی جاتی رہی۔ اسی عرصہ کے دوران111 افراد کو لیکچرار اور اسسٹنٹ پروفیسر کی اسامیوں پر مختلف شعبہ جات میں دو سال کے کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا، اس کے علاوہ بیس پی ایچ ڈی پروفیسر کو ریٹائرمنٹ کے بعد قومی اسمبلی کی قرارداد اور سنڈیکیٹ کے فیصلے کی روشنی میں دو سال کے کنٹریکٹ پر رکھا گیا ہے۔ تفصیلFlag-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام بھرتی قواعد و ضوابط کے مطابق میرٹ پر کی گئی اور مختلف اخبارات میں بھرتی کے لئے اشتہارات دیئے گئے جن میں روزنامہ "جنگ"، روزنامہ "نوائے وقت" اور روزنامہ "ایکسپریس" وغیرہ شامل ہیں۔537 اسامیوں کے لئے5602 درخواستیں موصول ہوئیں ہر اسامی کے لئے موصول ہونے والی درخواستوں کی تعداد کی تفصیلFlag-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان اسامیوں کی تنخواہ کاpackage(بی پی ایس) اور پنجاب گورنمنٹ کی کنٹریکٹ پالیسی کے مطابق دیا گیا اور ہر سال جو مستقل ملازمین کی تنخواہ میں اضافہ ہوتا تھا اس کے مطابق کنٹریکٹ ملازمین کی تنخواہوں میں بھی اضافہ کیا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! اس جواب کے تحت یونیورسٹی کے سارے ملازمین کنٹریکٹ پر رکھے گئے ہیں تو کیا یہ ساری یونیورسٹی کنٹریکٹ پر ہی ہے؟ یہاں2010 سے لے کر2016 تک537 ملازمین کنٹریکٹ پر رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):جناب سپیکر!میں آپ کے توسط سے انہیں بتانا چاہوں گی کہ اس میں ایک correction کرنے والی ہے، یہ ٹوٹل تعداد 457 ہے جو کہ printing error ہے۔

جناب سپیکر: میرے پاس تو 537 ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):جناب سپیکر!یہ printing میں error ہے جسے میں correct کرانا چاہ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، clerical mistake ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):جناب سپیکر!میں صرف یہ بتانا چاہتی ہوں کہ 2010 سے 2013 تک جو ملازمین بھرتی کئے گئے تھے۔اس کی لسٹ میرے پاس موجود ہے جو میں ان کو provide کر دوں گی۔ان میں سے 42 کے علاوہ باقی تمام کو regular کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ 2013 سے 2016 onwards جو ملازمین کنٹریکٹ پر بھرتی ہیں اُن کا ابھی کنٹریکٹ period چل رہا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید:جناب سپیکر!اس کے جز(ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ قومی اسمبلی کی قرارداد اور Syndicate کے فیصلے کی روشنی میں دو سال کا مزید کنٹریکٹ دیا گیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہائر ایجوکیشن کیا قومی اسمبلی جو ہمارے لئے قابل احترام ہے، اس کے ماتحت ہے یا صوبائی اسمبلی کے ماتحت ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):جناب سپیکر!اس میں قومی اسمبلی کا decision regarding PhDs تھا کہ ہمارے جو PhDs سرکاری ملازمین 60 سال کی عمر میں ریٹائرڈ ہوتے ہیں، اگر اُن PhDs کو کالجز دوبارہ hire کرنا چاہیں تو وہ 65 سال کی age تک اُن کو ایک ایک سال کے لئے hire کر سکتے ہیں لیکن اگر اس کی ضرورت پڑتی ہے تو اس کو increase کر لیا جاتا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید:جناب سپیکر!اس میں تیسرا ضمنی سوال ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی:جناب سپیکر!میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے سوال دیا ہے اُن کو تو کر لینے دیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! پہلے والے سوال کے متعلقہ ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! جز (ب) میں مجھے جو تفصیل دی گئی ہے اس میں لکھا گیا ہے کہ چھوٹے ملازمین کا ٹیسٹ لیا گیا ہے۔ اس میں درخواست دہندگان کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن ٹیسٹ اور انٹرویو کے لئے چند لوگوں کو بلایا گیا ہے، کیا اس میں پسند ناپسند ہے یا امیدواران آتے ہی کم ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میرے پاس 2010 سے 2013 تک تمام اسامیوں کی پوری لسٹ موجود ہے اور اس سے آگے ٹوٹل درخواست گزار لوگ جو انٹرویو میں حاضر ہوئے اور جو بھرتی ہوئے اُن کی لسٹ موجود ہے۔

(اذانِ ظہر)

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میرے پاس پوری لسٹ موجود ہے جو 2010 سے 2013 کے دورانیہ میں مختلف شعبہ جات میں چھ ماہ کے کنٹریکٹ کے لئے بھرتی کئے گئے۔ لسٹ میں ٹوٹل اسامیوں، ٹوٹل درخواست گزار، انٹرویو دینے والے افراد اور جو بھرتی ہوئے تھے اُن کی پوری detail موجود ہے جو میں ان کو دے دیتی ہوں اور اس کے بعد اگر انہیں کوئی اعتراض ہو تو مجھے بتادیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! یہ detail میرے پاس ہے جو ابھی table سے ملی ہے لیکن میں نے یہ پوچھا ہے کہ چھوٹے ملازمین کا جو ٹیسٹ لیا جا رہا ہے اُن کی تعداد کم ہے جبکہ درخواستیں دینے والے لوگ بہت زیادہ ہیں۔ کیا short list کرکے پسند ناپسند کی بنیاد پر جن کو بھرتی کیا جانا ہوتا ہے اُن کو بلایا جاتا ہے کیونکہ سارے کے سارے ہی ایسے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ایسا نہیں ہے of course میرٹ کو follow کیا جاتا ہے اور ہر یونیورسٹی کی Syndicate and Selection Committees ہوتی ہیں جو سارے process کو follow کرتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، چنیوٹی صاحب! آپ سوال کریں کیونکہ آپ نے پھر نماز کے لئے بھی جانا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! جز (ہ) میں تنخواہ package سے متعلق پوچھا گیا ہے لہٰذا میرا محترمہ سے یہ ضمنی سوال ہے کہ وہ لیکچرار جو 2009 ,2005 ,2002 اور 2012 میں بھرتی ہوئے اُن کی تنخواہوں کا کیا package ہے اور جب یہ regular کر دیئے گئے تو کیا انہیں pay protection دی گئی؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جتنے بھی کنٹریکٹ ملازمین ہوتے ہیں اُن کو پنجاب گورنمنٹ کی کنٹریکٹ پالیسی کے مطابق تنخواہ کا package دیا جاتا ہے جس میں 30 percent of minimum of pay scale as social security جو اُن کی پنشن نہیں ہوتی اس کے تحت دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: چنیوٹی صاحب! آپ کون سے سوال پر جواب پوچھ رہے ہیں؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: یہ سوال نمبر 7939 ہے۔

جناب سپیکر: ابھی تو ہم 7938 پر بات کر رہے ہیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! اُس میں بھی یہی سوال تھا اور اِس میں بھی یہی سوال ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ ثاقب خورشید صاحب! اب آپ سوال کریں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! آخری ضمنی سوال ہے کہ ادنیٰ ملازم جنہیں درجہ چہارم کے ملازمین کہا جاتا ہے، ان کے لئے تو ٹیسٹ ہے اور جو لیکچرار یا اسسٹنٹ پروفیسرز رکھے جاتے ہیں، ان کے لئے کوئی ٹیسٹ نہیں ہیں تو یہ کھلا تضاد کیوں ہے؟

جناب سپیکر: آپ نے پارلیمانی سیکرٹری کا جواب نہیں سنا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں نے بتایا ہے کہ یہ سارا process سنڈیکیٹ کی approval کے بعد مکمل کیا جاتا ہے اور ہر یونیورسٹی کی ایک ایگزیکٹو باڈی ہوتی ہے کیونکہ یونیورسٹیاں autonomous bodies ہوتی ہیں جہاں پر سنڈیکیٹ ہی بھرتی کے سارے process کو decide کرتی ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جن سوالات کا پارلیمانی سیکرٹری نے جواب دے دیا ہے ان پر repetition نہیں ہو گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ 2010 سے 2016 کے دوران 537 ملازمین جنہیں correct کر لیا ہے کہ یہ 457 ملازمین رکھے گئے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ یہ سوال نہیں کر سکتے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے بات کرتا ہوں کہ یہ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ یہ چھ مہینے کے لئے رکھے گئے ہیں اور تین سال سے زیادہ کا کنٹریکٹ extend نہیں ہو سکتا تو اب 2010 سے لے کر 2017 آ گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ارشد ملک صاحب! جب اس سوال کا جواب آ رہا تھا تو آپ اس وقت کہاں تھے، جب یہ جواب دے رہے تھے اور correction کروا رہے تھے تو آپ کہاں تھے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ادھر ہی بیٹھا ہوا تھا اس لئے میں نے آپ کو correction کے متعلق بتایا ہے۔

جناب سپیکر: کتنے نمبر ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 457 ہیں۔ میں نے یہ سنا ہے اور میں پورے خشوع و خضوع کے ساتھ جواب سنتا ہوں۔ 457 کی correction کی ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ 2010 سے لے کر 2013 تک چھ ماہ کے لئے 332 ملازمین کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا، اس کے بعد فرمایا ہے کہ 2013 سے 31۔ مئی 2016 کے دوران 94 ملازمین کو ایک سال کے کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا ہے اور پھر محترمہ فرما رہی ہیں کہ اس عرصہ کے دوران 111 افراد کو لیکچرار واسسٹنٹ پروفیسرز کو دو سال کے لئے بھرتی کیا گیا ہے، یہ تمام کنٹریکٹ extend ہو رہے ہیں تو کیا محکمہ انہیں permanent کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کیونکہ چھ، چھ مہینے کا کنٹریکٹ extend کرنے جا رہے ہیں تو انہیں مستقل کر دیا جائے تاکہ ان کی کارکردگی بہتر ہو سکے۔

جناب سپیکر: مستقل کر دیا جائے یہ تو آپ کی تجویز ہے ناں۔ آپ ان سے ضمنی سوال پوچھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری یہی گزارش ہے کہ کیا محکمہ انہیں مستقل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور درجہ چہارم کے ملازمین کے لئے کیا معیار ہے کوئی 8 کلاس پاس ہے اور کوئی 6 جماعت پاس ہے۔۔۔

جناب سپیکر: سنڈیکیٹ بھی موجود ہے ناں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بھرتی کے لئے کیا معیار ہے، یہ اس کو کس طرح دیکھتے ہیں اور سنڈیکیٹ کا کیا معیار ہے اور سنڈیکیٹ میں کون کون سے لوگ ہیں؟

جناب سپیکر: مجھے نہیں پتا کہ آپ اس کے ممبر ہیں کہ نہیں؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں انہیں تھوڑا سا correct کرنا چاہوں گی جو کہ پہلے بھی میں نے کیا ہے کہ 537 کی جگہ 457 ہے جس میں 2010 سے لے کر 2013 تک 232 ملازمین بھرتی ہوئے جن میں سے 42 ریگولر نہیں ہو پائے because انہیں کمیٹی نے approve نہیں کیا اور باقی تمام کو regular کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ بات ختم ہوئی اب آپ تشریف رکھیں۔ مہربانی۔ اگلا سوال بھی جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال نمبر 7939 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فاطمہ جناح وومن یونیورسٹی راولپنڈی میں بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*7939: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فاطمہ جناح وومن یونیورسٹی راولپنڈی میں 2011 سے 31۔مئی 2016 تک کتنے ملازمین کس کس اسامی پر بھرتی کئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھرتی قوانین اور قواعد وضوابط کے مطابق کی گئی اور میرٹ کو ملحوظ خاطر رکھا گیا؟

(ج) بھرتی کے لئے کس اخبار میں اشتہار دیا گیا اور کس کس اسامی کے لئے کتنی درخواستیں وصول ہوئیں؟

(د) بھرتی کی مدت کنٹریکٹ کتنی تھی اور کس کس ملازم کے کنٹریکٹ میں کتنی بار توسیع دی گئی؟

(ہ) ان بھرتی کئے گئے ملازمین کا تنخواہ package کیا تھا اور اس package میں کب کتنا اضافہ کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):

(الف) فاطمہ جناح وومن یونیورسٹی، راولپنڈی میں 2011 سے 31-مئی 2016 کے عرصہ کے دوران 257 افراد کو مختلف اسامیوں پر بھرتی کیا گیا جس کی تفصیل (Flag-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فاطمہ جناح وومن یونیورسٹی، راولپنڈی میں تمام بھرتیاں قواعد وضوابط اور میرٹ کے مطابق کی جاتی ہیں۔

(ج) بھرتی سے متعلق اشتہارات روزنامہ "جنگ"، "نوائے وقت"، "ڈان" اور "دی نیوز" میں دیئے گئے۔ اسامیوں کے لئے موصول ہونے والی درخواستوں کی تفصیل (Flag-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بھرتی کی مدت کنٹریکٹ تین سال تھی اور اس میں کسی قسم کی کوئی توسیع نہیں کی گئی۔

(ہ) بھرتی کئے گئے ملازمین کی تنخواہ حکومت پنجاب کے (بی پی ایس) سکیل کے مطابق دی جاتی ہے اور ان میں حکومت پنجاب کے بجٹ کے مطابق دیئے گئے الاؤنس دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! جز (الف) میں لکھا ہے کہ 257 افراد کو مختلف اسامیوں پر بھرتی کیا گیا ہے لیکن مجھے دی گئی تفصیل میں بہت زیادہ فرق ہے جو میرے پاس موجود ہے تو اس حوالے سے کس سے پوچھا جائے؟

جناب سپیکر: آپ کے پاس کتنی لسٹ ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! وہ کہہ رہے ہیں کہ 257 افراد کی لسٹ میرے پاس نہیں ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! ایک میں 577، دوسری میں 310، تیسری میں 1229، چوتھی میں 356 اور 2016 میں 96 ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! ان کے پاس regular اور کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے والے لوگوں کی ٹوٹل لسٹ ہے۔ میرے پاس اس حوالے سے 257 افراد کی لسٹ موجود ہے جو میں انہیں provide کر دیتی ہوں جو کہ کنٹریکٹ پر 2011 سے 2016 تک کے دوران بھرتی ہوئے ہیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہتے ہیں کہ revise کر لیتے ہیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! جز (د) میں تھا کہ بھرتی کی مدت کنٹریکٹ کتنی تھی اور کس کس ملازم کے کنٹریکٹ میں کتنی بار توسیع دی گئی تو جواب کے مطابق 14-2013 میں کنٹریکٹ پر ملازمین بھرتی ہوئے تو کیا اس وقت تین سال پورے ہو گئے ہیں کیونکہ 2017 آ گیا ہے اور کیا اب انہیں دوبارہ کنٹریکٹ دیں گے یا انہیں فارغ کر دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جیسے جواب میں بتایا گیا ہے کہ بھرتی کی مدت کنٹریکٹ تین سال تھی جس میں کسی قسم کی توسیع نہیں کی گئی۔ جن کا تین سال کا پیریڈ مکمل ہو گیا ہے انہیں سنڈیکیٹ اور ان کی سلیکشن کمیٹی نے regular کر دیا ہے اور جو ان کے معیار پر پورا نہیں اترتے تھے انہیں نکال دیا گیا ہے۔ یہ بھرتیاں different time periods میں ہوئی ہیں۔ جن کے تین سال ابھی مکمل نہیں ہوئے وہ کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ وقفہ سوالات ختم ہوا اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں خواتین کے لئے مزید یونیورسٹیاں قائم کرنے کا مسئلہ

889: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں سرکاری سطح پر کتنی خواتین یونیورسٹیاں چل رہی ہیں ان کے نام نیز ان یونیورسٹی کے کیمپس کس کس شہر میں قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا حکومت صوبہ کے تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز پر خواتین کے لئے علیحدہ سے یونیورسٹی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) تاحال صوبہ بھر میں چھ خواتین یونیورسٹیز کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ جن کے نام درج ذیل ہیں:

1. فاطمہ جناح وومن یونیورسٹی، راولپنڈی
2. لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی، لاہور
3. دی وومن یونیورسٹی ملتان
4. گورنمنٹ کالج فار وومن یونیورسٹی سیالکوٹ
5. گورنمنٹ صادق ڈگری کالج فار وومن یونیورسٹی، بہاولپور
6. گورنمنٹ کالج فار وومن یونیورسٹی، فیصل آباد

(ب) ڈویژنل ہیڈکوارٹرز پر خواتین کے لئے علیحدہ سے یونیورسٹی بنانے کا کوئی منصوبہ تاحال زیر غور نہیں۔ تاہم ایسا کوئی بھی فیصلہ feasibility study کرنے کے بعد کیا جائے گا۔

لاہور: انٹرمیڈیٹ بورڈ کے چیئرمین، سیکرٹری اور کنٹرولر سے متعلقہ تفصیلات

890: **محترمہ فائزہ احمد ملک**: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ایجوکیشن انٹرمیڈیٹ بورڈ میں چیئرمین، سیکرٹری، کنٹرولر کی اسامیاں کتنے گریڈ کی ہیں، ان اسامیوں پر تعیناتی کے لئے تعلیم، گریڈ اور تجربہ کی تفصیل کیا ہونی چاہئے؟

(ب) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیم اور تجربہ کی تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا یہ ملازمین مطلوبہ تعلیمی قابلیت، تجربہ اور گریڈ کے حامل ہیں؟

(د) کیا ان کو کبھی کسی دیگر بورڈز میں ان اسامیوں پر تعینات کیا گیا تھا تو کب اور کس بورڈ میں، کیا حکومت ان کی کارکردگی سے مطمئن ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) چیئرمین، سیکرٹری اور کنٹرولر امتحانات کی اسامیوں پر تعیناتی کے لئے گریڈ، تعلیمی اہلیت اور تجربہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

چیئرمین:

گریڈ : BPS-20

تعلیمی قابلیت: ایم ایس سی / ایم اے

تجربہ: کم از کم تین سال ایڈمنسٹریشن کا تجربہ

سیکرٹری:

گریڈ: BPS-18/19

تعلیمی قابلیت: ایم ایس سی/ایم اے

تجربہ: کم از کم تین سال ایڈمنسٹریشن کا تجربہ

کنٹرولر امتحانات:

گریڈ: BPS-18/19

تعلیمی قابلیت: ایم ایس سی/ایم اے

تجربہ: کم از کم تین سال ایڈمنسٹریشن کا تجربہ

(ب) نام: پروفیسر ڈاکٹر محمد نصر اللہ ورک عہدہ۔چیئرمین، گریڈBPS-20

تعلیمی اہلیت: پی ایچ ڈی اور ایڈمنسٹریشن کا18 سالہ تجربہ

نام: پروفیسر فقیر محمد کیفی عہدہ۔ایکٹنگ سیکرٹری، گریڈ BPS-18

تعلیمی اہلیت: ایم۔اے اور ایڈمنسٹریشن کا13 سالہ تجربہ

نام: انور فاروق عہدہ۔کنٹرولر امتحانات، گریڈ BPS-19

تعلیمی اہلیت: ایم ایس سی (جیوگرافی) ایم ایڈ اور12 سالہ ایڈمنسٹریشن کا تجربہ رکھنے کی بنیاد پر تعینات ہیں۔

(ج) جی ہاں! افسران بالا مطلوبہ گریڈ، تعلیمی اہلیت اور تجربہ کے حامل افسران ہیں۔

(د) جی ہاں! جناب انور فاروق، کنٹرولر امتحانات، تعلیمی بورڈ لاہور اس سے قبل بطور سیکرٹری، تعلیمی بورڈ سرگودھا تعینات تھے جبکہ دیگر دونوں افسران کی تعیناتی پہلے کسی بورڈ میں نہیں کی گئی۔تینوں افسران کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔

گوجرانوالہ: گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج فاروق گنج سے متعلقہ تفصیلات

1038: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج فاروق گنج گوجرانوالہ کتنے رقبہ پر محیط ہے، کورڈ ایریا کی تفصیلات بتائی جائے؟

(ب) کالج میں کون کون سی فیکلٹی کی منظور شدہ اسامیاں ہیں، ان میں سے کون سی اسامیاں پُر ہیں اور کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں، تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) کیا کالج میں بی ایس سی کلاسز ہو رہی ہیں، اب تک کتنے داخلے ہو چکے ہیں، کلاسز کے اجراء و داخلہ سے متعلق تفصیلات بتائیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج فاروق گنج گوجرانوالہ 16 کنال رقبہ پر محیط ہے جبکہ کالج کا کورڈ ایریا 3 کنال 4 مرلہ ہے۔

(ب) کالج ہذا میں مختلف فیکلٹی کی منظور شدہ اسامیاں 23 ہیں جن میں سے 12 اسامیاں پُر ہیں اور 11 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کالج ہذا میں ابھی تک بی ایس سی کلاسز کا اجراء نہیں ہوا۔

سیالکوٹ: سرکاری کالجز سے متعلقہ تفصیلات

1075: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کون کون سے سرکاری بوائز و گرلز کالجز کہاں کہاں واقع ہیں؟ تفصیلات فراہم کریں۔

(ب) ان کالجوں میں کون کون سی فیکلٹیز کی تعلیم دی جاتی ہے، تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) ان کالجوں میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کی تعداد کتنی ہے کالجز وار، کلاس وار، فیس وار تفصیلات دیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں سرکاری بوائز و گرلز کالجز کی تفصیل درج ذیل ہے:

تحصیل سیالکوٹ

1. گورنمنٹ مرے کالج (مرے کالج روڈ سیالکوٹ)
2. گورنمنٹ جناح اسلامیہ کالج (کالج روڈ سیالکوٹ)
3. گورنمنٹ علامہ اقبال پوسٹ گریجویٹ کالج (پیرس روڈ سیالکوٹ)
4. گورنمنٹ علامہ اقبال کالج فاروومن (خادم علی روڈ سیالکوٹ)
5. گورنمنٹ ڈگری کالج فاروومن حاجی پورہ (حاجی پورہ روڈ سیالکوٹ)
6. گورنمنٹ ڈگری کالج فاروومن کپوروالی
7. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف کامرس (قلعہ سیالکوٹ)

8. گورنمنٹ کالج آف کامرس فاروومن(پیرس روڈ سیالکوٹ)
9. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس(کچہری روڈ سیالکوٹ)
10. گورنمنٹ نواز شریف ڈگری کالج(لیبر کالونی پسرور روڈ نزد گلشن اقبال پارک سیالکوٹ)
11. گورنمنٹ ڈگری کالج فاروومن ڈھلے والی(ہیڈمرالہ روڈ سیالکوٹ)

تحصیل ڈسکہ

12. گورنمنٹ ڈگری کالج ڈسکہ(ڈسکہ روڈ)
13. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فارووومن ڈسکہ(ڈسکہ روڈ)
14. گورنمنٹ شہباز شریف ڈگری کالج جاکے چیمہ(P.O جاکے چیمہ)
15. گورنمنٹ اسلامیہ انٹر کالج مترانوالی(P.O مترانوالی)
16. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس ڈسکہ(ڈسکہ روڈ)

تحصیل سمبڑیال

17. گورنمنٹ اسلامیہ ڈگری کالج سمبڑیال(وزیرآباد روڈ)
18. گورنمنٹ ڈگری کالج فارووومن سمبڑیال(سمبڑیال)
19. گورنمنٹ ڈگری کالج فارووومن بھوپال والہ(P.O بھوپال والہ)

تحصیل پسرور

20. گورنمنٹ ڈگری کالج فارووومن پسرور(پسرور نزد کچہری)
21. گورنمنٹ ڈگری کالج پسرور(پسرور)
22. گورنمنٹ ڈگری کالج فارووومن قلعہ کالروالا(P.O قلعہ کالروالا)
23. گورنمنٹ ڈگری کالج فارووومن چونڈہ
24. گورنمنٹ ڈگری کالج چونڈہ
25. گورنمنٹ ڈگری کالج فارووومن سوکن ونڈ(P.O سوکن ونڈ)
26. گورنمنٹ ڈگری کالج فارووومن چوبارہ(P.O چوبارہ)
27. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس پسرور(پسرور)

(ب) جز(ب)کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جز(ج)کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ بھر میں سرکاری کالجز میں لائبریری سائنس کے پروفیسروں کی تقرری کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

1123: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں سرکاری کالجز میں لائبریری سائنس کے اسسٹنٹ پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور پروفیسر کی تقرری کے لئے کیا معیار مقرر کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن میں ان اسامیوں پر لائبریرین کے پروفیشنل تجربہ کو تدریسی اور تحقیقی تجربہ کے برابر تسلیم نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا حکومت یہ ارادہ رکھتی ہے جس طرح ڈاکٹرز کے تجربہ کو بطور تدریسی اور تحقیقی تجربہ consider کیا جاتا ہے اسی طرح لائبریرین کے پروفیشنل تجربہ کو بھی بطور تدریسی اور تحقیقی تجربہ consider کیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) 1۔ برائے پروفیسر

پی ایچ ڈی یا مساوی تعلیمی قابلیت متعلقہ مضمون میں مع نو سالہ تدریسی / تحقیق کا تجربہ منظور شدہ کالجز / یونیورسٹی یا پروفیشنل تجربہ متعلقہ فیلڈ۔ نیشنل یا انٹرنیشنل تنظیم مع چھ تحقیقی اشاعت بحیثیت پرنسپل مصنف۔

2۔ برائے ایسوسی ایٹ پروفیسر

1۔ پی ایچ ڈی یا مساوی تعلیمی قابلیت متعلقہ مضمون میں مع نو سالہ تدریسی / تحقیق کا تجربہ منظور شدہ کالجز / یونیورسٹی یا پروفیشنل تجربہ متعلقہ فیلڈ۔ نیشنل یا انٹرنیشنل تنظیم مع دو تحقیقی اشاعت یا ایم فل متعلقہ مضمون میں مع ایک سالہ تدریسی / تحقیق کا تجربہ منظور شدہ کالجز / یونیورسٹی یا پروفیشنل تجربہ متعلقہ فیلڈ۔ نیشنل یا انٹرنیشنل تنظیم مع چار تحقیقی اشاعت

2۔ برائے اسسٹنٹ پروفیسر

1۔ پی ایچ ڈی متعلقہ مضمون میں مع (تدریسی / تحقیقی) کالجز یا یونیورسٹی میں دو سالہ تجربہ۔

2۔ ایم فل متعلقہ مضمون منظور شدہ یونیورسٹی سے مع تدریسی / تحقیقی تجربہ کالجز یا یونیورسٹی میں 5 سالہ۔

یا

3۔ ماسٹر ڈگری کم از کم 2nd کلاس متعلقہ مضمون میں مع 7 سالہ تدریسی تجربہ کالج / یونیورسٹی کا

(ب) درست ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں مختلف ہیں اسسٹنٹ پروفیسر،ایسوسی ایٹ پروفیسر اور پروفیسر کو سینئر لائبریرین، ڈپٹی چیف لائبریرین کے مساوی قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ لائبریرین کے پیشہ ورانہ کام کی نوعیت اور پروفیسرز کے تدریسی / تحقیقی کام کی نوعیت مختلف ہے۔

(ج) محکمہ تعلیم میں ابھی کوئی حکم نامہ جاری نہیں ہوا۔

حلقہ پی پی۔276(بہاولپور)میں سرکاری کالجز کی تفصیلات

1124:ڈاکٹر محمد افضل:کیاوزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) حلقہ پی پی۔276(بہاولپور)میں گرلز اور بوائز کالجز کی کتنی تعداد ہے؟

(ب) اگر حلقہ میں کوئی کالج نہیں تو کیا حکومت وہاں لڑکے اور لڑکیوں کے لئے کالجز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن(سید رضا علی گیلانی):

(الف) حلقہ پی پی۔276(بہاولپور)میں بوائز گرلز کالجز موجود نہ ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی۔276 کے قریب حلقہ پی پی۔275 میں چار عدد کالجز موجود ہیں۔

1. گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج یزمان
2. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین یزمان
3. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ٹیل والا
4. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس، یزمان

حلقہ پی پی۔276 سے ملحقہ حلقہ پی پی۔268 میں دو عدد کالجز موجود ہیں۔

1. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین،احمد پور شرقیہ
2. گورنمنٹ صادق عباس پوسٹ گریجویٹ کالج ڈیرہ نواب صاحب

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ حلقہ پی پی۔276(بہاولپور) سے تعلق رکھنے والے طلباء وطالبات درج بالا چھ کالجز میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کالجز میں سے گورنمنٹ کالج برائے خواتین یزمان کے پاس ایک بس،گورنمنٹ کالج برائے خواتین احمد پور شرقیہ کے پاس دو بسوں اور گورنمنٹ صادق عباس پوسٹ گریجویٹ کالج ڈیرہ نواب صاحب کے پاس دو بسوں کی سہولت میسر ہے جو طلباء وطالبات کو ارد گرد کے علاقوں بشمول پی پی۔276 سے

کالجز تک لانے اور لے جانے کے لئے استعمال کی جا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ ٹرانسپورٹ کی سہولت بھی موجود ہے۔

گورنمنٹ بوائز کالج متر انوالی (سیالکوٹ) میں رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

1151: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ بوائز کالج متر انوالی (سیالکوٹ) کتنے رقبہ پر مشتمل ہے، اس میں کتنے کلاس رومز و دفاتر ہیں، تفصیلات بتائیں؟

(ب) کیا کالج میں کوئی ہاکی گراؤنڈ موجود ہے تو ہاکی گراؤنڈ کا رقبہ کتنا ہے، مکمل تفصیلات دی جائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ اسلامیہ انٹر کالج متر انوالی کا رقبہ 17 کنال اور 12 مرلہ پر مشتمل ہے۔ کالج کی عمارت کی تفصیل درج ذیل ہے:

کلاس رومز	09
پرنسپل آفس	01
دفتر	01

(ب) کالج ہذا میں ہاکی گراؤنڈ موجود نہ ہے۔ تاہم کالج 17 کنال 12 مرلہ رقبہ پر مشتمل ہے جس میں سے پانچ کنال پانچ مرلے پر عمارت تعمیر کی گئی ہے اور آٹھ کنال رقبہ گراؤنڈ کی شکل میں موجود ہے۔

گورنمنٹ بوائز کالج ڈسکہ میں زیر تعمیر تھیٹر ہال سے متعلقہ تفصیلات

1152: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ بوائز کالج ڈسکہ میں ہال زیر تعمیر ہے جس کی چھت بھی ڈالی جا چکی ہے اور عرصہ پانچ سال سے اس پر مزید تعمیرات کا کام بند ہو چکا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس ہال کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) جی ہاں! کالج ہذا کے ہال اور ایڈمن بلاک کی تعمیر کا کام عرصہ پانچ سال سے رُکا ہوا تھا۔ لیکن اب حکومت پنجاب کی طرف سے مبلغ 5.638 ملین روپے فراہم کر دیئے گئے ہیں۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ مذکورہ بالا منصوبہ کے لئے مبلغ 5.638 ملین روپے کی رقم فراہم کی گئی ہے۔ یہ رقم مورخہ 15-09-11 کو محکمہ مواصلات و تعمیرات کو فراہم کی گئی ہے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ یہ منصوبہ موجودہ مالی سال میں ہی مکمل کر دیا جائے۔

سیالکوٹ: گورنمنٹ ڈگری کالج ڈسکہ کی گراؤنڈ آبادیوں سے نیچے ہونے سے متعلقہ تفصیلات

1156: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج ڈسکہ (سیالکوٹ) کی گراؤنڈ کا لیول گردونواح کی آبادیوں سے نیچے ہے جس کی وجہ سے گراؤنڈ میں آبادیوں کا اور بارشوں کا پانی کھڑا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ گراؤنڈ ناقابل استعمال ہے؟

(ب) اس گراؤنڈ کی سطح کو اونچا کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) کالج ہذا 1959 میں بنا تھا اور اس وقت گردونواح میں آبادی موجود نہ تھی۔ تاہم اب گراؤنڈ کے ارد گرد آبادیاں بن چکی ہیں جس کی وجہ سے گراؤنڈ کی سطح باہر کی نسبت نیچی ہے اور بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ گراؤنڈ قابل استعمال ہے اور بارش کے پانی کی نکاسی فوراً کر دی جاتی ہے

(ب) حکومت پنجاب نے حال ہی میں کالج ہذا کی مسنگ فسیلٹیز کے لئے ایک منصوبہ جس کی مالیت 8 ملین روپے ہے منظور کیا ہے۔ اس منصوبہ کا PC-I تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور موجودہ مالی سال میں اس کالج کی بنیادی ضروریات بشمول گراؤنڈ کی بھرائی کے کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

لاہور: گرلز کالجز کی بلڈنگز سے متعلقہ تفصیلات

1177: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہر لاہور کے گرلز کالجز میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کس کس کالج کی بلڈنگ کی تعمیر کی گئی، ان کے نام اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کس کس کالج کی عمارت خستہ حال اور کس کی عمارت طالبات کے لحاظ سے کم ہے کتنے کمرہ جات کی مزید ضرورت ہے کالج وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان کالجز کے مذکورہ مسائل کب تک حل کر دیئے جائیں گے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) شہر لاہور کے گرلز کالجوں میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران بلڈنگ کی تعمیر پر اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) شہر لاہور کے کسی بھی کالج کی عمارت خستہ حال نہ ہے۔ تاہم یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ طالبات کی بڑھتی ہوئی تعداد کے باعث کمرہ جات کی ضرورت میں اضافہ ہوا ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	کالج کا نام	مطلوبہ کمرہ جات کی تعداد
1-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، شاہدرہ لاہور	06
2-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، شالامار ٹاؤن لاہور	08
3-	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ اسلامیہ کالج برائے خواتین کوپر روڈ لاہور	06
4-	گورنمنٹ اسلامیہ کالج برائے خواتین، لاہور کینٹ	15
5-	گورنمنٹ کالج برائے خواتین، گلبرگ لاہور	20
6-	گورنمنٹ جناح ڈگری کالج برائے خواتین، مزنگ لاہور	10
7-	گورنمنٹ کالج برائے خواتین، مصطفی آباد لاہور	14
8-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، رائیونڈ لاہور	06
9-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ٹاؤن شپ لاہور	15
10-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، کاہنہ نو لاہور	06
11-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، واپڈا ٹاؤن لاہور	06

(ج) سال 2015-16 میں محکمہ اعلیٰ تعلیم نے ایک مشترکہ سمری برائے فراہمی مسنگ فسیلٹیز وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کی تھی جس میں لاہور کے دو کالجوں (جو نمبر شمار 9 اور 10 پر جز (ب) میں شائع شدہ ہیں) کو مسنگ فسیلٹیز کی فراہمی کے منصوبہ جات منظور کر لئے گئے

ہیں اور باقی منصوبہ جات کو اگلے مالی سال سے سالانہ ترقیاتی بجٹ میں مرحلہ وار شامل کیا جائے گا۔

گوجرانوالہ ڈویژن میں پرائیویٹ یونیورسٹیوں کے کیمپس سے متعلقہ تفصیلات

1189: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں کون کون سی یونیورسٹی کہاں کہاں کام کر رہی ہے؟

(ب) ڈویژن بھر میں کون کون سی یونیورسٹی کے کیمپس کہاں کہاں واقع ہیں، کیمپس وار تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) ڈویژن بھر میں کون سی پرائیویٹ یونیورسٹی کے کیمپس کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں گورنمنٹ کی درج ذیل یونیورسٹیز کام کر رہی ہیں:

i. یونیورسٹی آف گجرات
ii. گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی، سیالکوٹ
iii. گفٹ یونیورسٹی، گوجرانوالہ

(ب) گوجرانوالہ ڈویژن میں یونیورسٹیز کے مندرجہ ذیل کیمپس ہیں:

i. پنجاب یونیورسٹی گوجرانوالہ کیمپس، نزد پنڈی بائی پاس، گوجرانوالہ
ii. رچنا انجینئرنگ یونیورسٹی، جوڑا، گوجرانوالہ۔
iii. یونیورسٹی آف گجرات، سیالکوٹ کیمپس۔
iv. یونیورسٹی آف انجینئرنگ، نارووال کیمپس۔
v. یونیورسٹی آف گجرات، نارووال کیمپس، اسلامیہ کالج، نارووال۔
vi. یونیورسٹی آف سرگودھا، گوجرانوالہ کیمپس، نزد سیالکوٹ بائی پاس، گوجرانوالہ۔
vii. ورچوئل یونیورسٹی، ڈی سی روڈ، گوجرانوالہ۔
viii. ورچوئل یونیورسٹی، جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ۔
ix. علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، پیپلز کالونی، گوجرانوالہ۔

(ج) گوجرانوالہ ڈویژن میں پرائیویٹ یونیورسٹیز کے مندرجہ ذیل کیمپس ہیں۔

(i) یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیاء انڈر دی نیم آف ہیریٹیج کالج جی ٹی روڈ شاہین آباد، گوجرانوالہ
(ii) یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب کالج آف کامرس نزد گارڈن ٹاؤن، گوجرانوالہ

گجرات: گرلز کالجز میں تعینات پرنسپلز سے متعلقہ تفصیلات

1191: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات کے سرکاری گرلز کالجز ان کے نام، ان کالجز میں تعینات پرنسپل کا نام، گریڈ، تجربہ اور اس ضلع اور متعلقہ کالجز میں عرصہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(ب) کس کس کالج میں پرنسپل مطلوبہ گریڈ سے کم گریڈ کی تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا حکومت جن کالجز میں کم گریڈ کی پرنسپل کام کر رہی ہیں اور ان کا عرصہ تعیناتی تین سال سے زیادہ ہے ان کو یہاں سے ٹرانسفر کرنے اور مطلوبہ گریڈ کی حامل پرنسپل تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) عرصہ تعیناتی

نمبر شمار	کالج	پرنسپل	گریڈ	ریگولر/ انچارج	عرصہ تعیناتی	تجربہ
1	گورنمنٹ ابن امیر کالج برائے خواتین جلال پور جٹاں	مسز شمشاد ممتاز	19	ریگولر	ایک سال آٹھ ماہ	پانچ سال
2	گورنمنٹ آئی ڈی جنجوعہ کالج برائے خواتین لالہ موسیٰ	مسز رو باب جعفری	20	ریگولر	پانچ سال دس ماہ	پانچ سال دس ماہ
3	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کوٹلہ عرب علی خان	نوشین ناز	17	انچارج	22دن	22دن
4	گورنمنٹ کالج برائے خواتین بھاگووال کلاں	عاصمہ نوشین	17	انچارج	2ماہ	2ماہ
5	گورنمنٹ نواب ممتاز کالج برائے خواتین دولت نگر	خالدہ اشرف	18	انچارج	3سال9ماہ	3سال9ماہ
6	گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈنگہ	مسرت زاہرہ	18	انچارج	8سال4ماہ	8سال4ماہ
7	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کھاریاں	طاہرہ رشید	18	انچارج	1سال4ماہ	6سال
8	گورنمنٹ کالج برائے خواتین سرائے عالمگیر	شاہدہ سکندر	19	انچارج	11ماہ	11ماہ
9	گورنمنٹ کالج برائے خواتین گلیانہ	شازیہ نورین	17	انچارج	6ماہ	6ماہ
10	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس خواتین گجرات	ثوبیہ عامر	18	انچارج	3سال	3سال
11	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کنجاہ	عنبرین مشتاق	17	انچارج	پانچ ماہ	پانچ ماہ

(ب) مطلوبہ گریڈ سے کم عرصہ تعیناتی

نمبر شمار	کالج	مطلوبہ گریڈ	مطلوبہ گریڈ سے کم کی تعینات پرنسپل	عہدہ	گریڈ
1	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کوٹلہ عرب علی خان	19	نوشین ناز	لیکچرار ان انگلش	17
2	گورنمنٹ کالج برائے خواتین بھاگووال کلاں	19	عاصمہ نوشین	لیکچرار ان ذوالوجی	17
3	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کھاریاں	19	خالدہ اشرف	اسسٹنٹ پروفیسر آف میتھ	18
4	گورنمنٹ کالج برائے خواتین گلیانہ	19	مسرت زاہرہ	اسسٹنٹ پروفیسر آف اسلامیات	18
5	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس خواتین گجرات	19	طاہرہ رشید	اسسٹنٹ پروفیسر آف اردو	18
6	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کنجاہ	19	شاہدہ سکندر	لیکچرار ان کیمسٹری	17
7	گورنمنٹ کالج برائے خواتین گلیانہ	19	شازیہ نورین	لیکچرار ان اسلامیات	17
8	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس خواتین گجرات	19	ثوبیہ عامر	انسٹرکٹر آف کامرس	18

(ج) حکومت پوری کوشش کر رہی ہے کہ مطلوبہ گریڈ کی پرنسپلز کو ہی تعینات کیا جائے لیکن مطلوبہ گریڈ کی پرنسپلز دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے کم گریڈ آفیسر کو بطور انچارج پرنسپل (ops) تعینات کی جاتی ہیں۔ ان کی تعیناتی کا دورانیہ نہیں ہوتا بلکہ مطلوبہ گریڈ کی پرنسپل کے تعینات ہونے پر انچارج پرنسپل یا DDO خود بخود فارغ ہو جاتی ہیں۔ ضلع گجرات میں صرف دو گرلز کالجز میں مطلوبہ گریڈ کی پرنسپلز کام کر رہی ہیں۔

جن کالجز میں کم گریڈ کی پرنسپلز کام کر رہی ہیں۔ کم گریڈ پرنسپل عارضی حیثیت رکھتی ہیں۔ برابر گریڈ کی خواہش مند آفیسرز ملنے پر جن کالجز میں کم گریڈ کی انچارج پرنسپل کام کر رہی ہیں ریگولر پرنسپل تعینات کر دی جاتی ہیں۔

بہاولپور میں خواتین یونیورسٹی کے لئے علیحدہ جگہ مختص کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1287: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور میں وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کے تحت خواتین یونیورسٹی، گورنمنٹ صادق ڈگری کالج میں قائم کر دی گئی ہے مگر اس کالج کی جگہ ناکافی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس خواتین یونیورسٹی کے لئے علیحدہ زمین الاٹ کرنے اور گورنمنٹ صادق ڈگری کالج برائے خواتین کی پرانی حیثیت کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) جی ہاں! وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کے تحت بہاولپور میں گورنمنٹ صادق ڈگری کالج فار گرلز میں خواتین یونیورسٹی قائم کر دی گئی ہے۔اس کالج کا رقبہ خواتین یونیورسٹی کے لئے کم ہے۔اس لئے حکومت پنجاب کی طرف سے خواتین یونیورسٹی کے لئے 999 کنال اور تین مرلہ رقبہ چک نمبر 10/BC میں مختص کیا گیا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے یونیورسٹی کی توسیع کے لئے اضافی الاٹ کر دی ہے اور قبضہ ملنے پر یونیورسٹی کا نیا کیمپس بنایا جائے گا۔تاہم ڈگری کالج کی بحالی کا ارادہ ہے اور نہ ایسا کرنا مناسب ہو گا۔کیونکہ یونیورسٹی میں نہ صرف اعلیٰ ثانوی شعبہ جات بدستور کام کر رہے ہیں۔بلکہ مختلف شعبہ جات میں اعلیٰ تعلیم دی جا رہی ہے جو کہ اس خطہ کی بچیوں کے لئے نہایت موزوں اور از حد ضروری ہے۔یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ یونیورسٹی کا قیام ایک ایکٹ کے تحت کیا جاتا ہے جس میں اسے انتظامی اور مالی خود مختاری دے دی جاتی ہے تاکہ وہ اپنے فیصلہ جات مقامی سطح پر کر سکے۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ جو خاندان اپنی بچیوں کو مخلوط تعلیم میں تعلیم نہیں دینا چاہتے وہ اس خواتین کی یونیورسٹی میں اپنی بچیوں کو اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ کر سکتے ہیں اس لئے اس سہولت کو ختم کرنے کی بجائے مزید بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔

بہاولپور: گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سیٹلائٹ ٹاؤن کو زمین کی فراہمی و دیگر تفصیلات

1288: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نشان زدہ سوال نمبر 4820 جس کا جواب یکم فروری 2016 کو ایوان میں پیش ہوا ہے کے جواب میں کالج سے متصل وول فیکٹری کی جگہ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سیٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور کو دینے کے حوالے سے لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 کے تحت نوٹیفکیشن جاری ہو چکا ہے اور مزید کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے؟

(ب) حکومت یہ زمین کب تک متعلقہ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سیٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور کو وزیر اعلیٰ کے اعلان اور وعدہ کے مطابق دے گی، اس کی تاریخ سے ایوان کو مطلع

فرمائیں نیزیکم فروری2016 کے بعد سے اس پر محکمہ نے جو کارروائی متعلقہ اداروں سے اس بابت کی ہے،اس کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) درست ہے۔

(ب) محکمہ اعلیٰ تعلیم نے متعلقہ زمین کی باقاعدہ منتقلی کے لئے بورڈ آف ریونیو کو کیس بھجوایا مگر مذکورہ محکمہ سے جواب موصول ہوا ہے کہ جو زمین واگزار کرنے کے بعد متعلقہ مالکان کو فراہم کرنی ہے وہ محکمہ کوآپریٹو کی زمین ہے اوراس محکمہ نے زمین دینے سے انکار کر دیا ہے اس کے بعد محکمہ اعلیٰ تعلیم نے ڈپٹی کمشنر بہاولپور کو مورخہ 27.12.2016 کو خط تحریر کیا کہ وہ اس معاملہ میں ایک رپورٹ بھجوائے تاکہ اس پر ضروری کارروائی کی جاسکے۔

میانوالی گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین موچھ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1320: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین موچھ تحصیل وضلع میانوالی پانچ سالوں سے زیر تعمیر ہے اور سینکڑوں لڑکیوں کو دور دراز علاقوں میں تعلیم کے لئے جانا پڑتا ہے؟

(ب) کیااس کی تعمیر جلدازجلد کروانے کاارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین موچھ تحصیل وضلع میانوالی سیشن(18-2016) سے فعال ہے اور96طالبات زیر تعلیم ہیں۔

(ب) یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ محکمہ مواصلات وتعمیرات کالج کی عمارتیں تعمیر کرنے کے مجاز ہیں اورانہوں نے جس ٹھیکیدار کواس عمارت کی تعمیر کاٹھیکہ دیااس نے کام وقت پر مکمل نہ کیاجس کی بنیاد پر مذکورہ محکمہ نے اس کے خلاف تادیبی کارروائی کی اور نئے ٹھیکیدار کوتعمیر کاکام سونپ دیاجو جلدہی مکمل کرلیاجائے گا۔

لاہور میں انٹر وڈگری برائے وگرلز کالجز سے متعلقہ تفصیلات

1367: محترمہ حناپرویز بٹ: کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کتنے انٹر اور ڈگری بوائز و گرلز کالجز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان کالجز میں کلاس وار طلباء و طالبات کی تعداد بتائی جائے، سال 16-2015 میں سالانہ نتائج کی شرح کلاس وار بتائی جائے؟

(ج) ان کالجز میں اساتذہ کی تعداد کالج وار بتائی جائے؟

(د) ان کالجز میں کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اور اس وقت کتنی اسامیاں کتنے عرصہ سے خالی پڑی ہیں ان کے خالی رہنے کی کیا وجوہات ہیں، کیا حکومت خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) ضلع لاہور کے تمام انٹر، ڈگری اور پوسٹ گریجویٹ گرلز اور بوائز کالجز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور کے تمام کالجز میں طلباء و طالبات کی تعداد کلاس وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ 2015 سالانہ امتحانات کے نتائج کی شرح ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور 2016 کے امتحانات کے نتائج کے بعد ہی شرح بتائی جا سکتی ہے۔

(ج) ضلع لاہور کے تمام بوائز اور گرلز کالجز میں اساتذہ کی تعداد کلاس وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان تمام کالجز میں منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں حکومت خالی اسامیوں پر جلد از جلد نئی بھرتیاں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع سرگودھا میں انٹر و ڈگری کالج سے متعلقہ تفصیلات

1378: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں کتنے انٹر اور ڈگری بوائز و گرلز کالجز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ہر کالج کی کلاس وار طلباء و طالبات کی تعداد بتائی جائے، نیز ان کی سال 16-2015 میں سالانہ نتائج کی شرح کلاس وار بتائی جائے؟

(ج) ان کالجز میں اساتذہ کی تعداد کالج وار بتائی جائے؟

(د) ان کالجز میں کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اور اس وقت کتنی اسامیاں کتنے عرصہ سے خالی پڑی ہیں ان کے خالی رہنے کی کیا وجوہات ہیں، کیا حکومت خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) یہ کہ ضلع سرگودھا میں 15 بوائز اور 17 گرلز کالجز ہیں ان کی کل تعداد 32 ہے۔ ان میں ایک پوسٹ گریجویٹ، 29 ڈگری اور دو انٹر کالج شامل ہیں۔

جن کی تفصیلات ضمیمہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بوائز کالجز کی تعداد:

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج بھیرہ	2۔ گورنمنٹ ڈگری کالج میانی
3۔ گورنمنٹ ڈگری کالج بھلوال	4۔ گورنمنٹ ڈگری کالج کوٹ مومن
5۔ گورنمنٹ ڈگری کالج پھلروان	6۔ گورنمنٹ گرلز انٹر کالج 75 ایس بی
7۔ گورنمنٹ ڈگری کالج 90 SB	8۔ گورنمنٹ ڈگری کالج بھاگٹانوالہ (سرگودہا)
9۔ گورنمنٹ انبالہ مسلم کالج	10۔ گورنمنٹ میاں محمد نواز شریف ڈگری کالج
11۔ گورنمنٹ ڈگری کالج شاہپور	12۔ گورنمنٹ ڈگری کالج جھاوریاں
13۔ گورنمنٹ ڈگری کالج سلانوالی	14۔ گورنمنٹ ڈگری کالج فروکہ
15۔ گورنمنٹ ڈگری کالج ساہیوال	

گرلز کالجز کی تعداد:

1۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج فروکہ	2۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج پھلروان
3۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج بھلوال	4۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کوٹ مومن
5۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج 23 بلاک	6۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج NB98
7۔ گورنمنٹ گرلز انٹر کالج 75 SB	8۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج SB36
9۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج بھاگٹانوالہ	10۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج فاروق کالونی
11۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ گرلز کالج	12۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ماڑی
13۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج شاہپور	14۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج سلانوالی
15۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج میانی	16۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج بھیرہ

(ب) جز (ب) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ج) جز (ج) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(د) جز (د) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں مزید کمروں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1417: **محترمہ مدیحہ رانا**: کیاوزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں جی سی یونیورسٹی کا کل رقبہ کتنا ہے اور کتنے رقبے پر بلڈنگ بنی ہوئی ہے؟

(ب) کیا حکومت بڑھتی ہوئی طالب علموں کی تعداد کی وجہ سے مزید کمرے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

وزیر ہائرایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد کا کل رقبہ 237.500 ایکڑ (اولڈ کیمپس + نیو کیمپس) جس میں سے 15.470 ایکڑ پر بلڈنگ بنی ہوئی ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کیمپس	کل رقبہ	تعمیر شدہ بلڈنگ کا رقبہ	تعمیر شدہ عمارات کی تفصیل
1	اولڈ کیمپس	37.500ایکڑ	6.450ایکڑ	اکیڈمک بلاکس، گرلز ہاسٹلز، لیبارٹریز، ایڈمنسٹریشن بلاک، لائبریری اور فارن فیکلٹی ہاسٹل
2	نیو کیمپس	200.000ایکڑ	9.020ایکڑ	اکیڈمک بلاکس، گرلز ہاسٹلز، لیبارٹریز، ایڈمنسٹریشن بلاک، آڈیٹوریم، لائبریری، رہائشی کالونی برائے ملازمین
کل رقبہ		237.500ایکڑ	15.470ایکڑ	

(ب) نیو کیمپس میں دو اکیڈمک بلاکس کی تعمیر مکمل ہوچکی ہے دو کی تعمیر جاری ہے اور دس اکیڈمک بلاکس اور سپورٹس کمپلیکس بھی ماسٹر پلان میں شامل ہیں جو کہ مستقبل میں تعمیر کئے جائیں گے یونیورسٹی ہذا میں فی الحال طالب علموں کی ضرورت کے مطابق کمرہ جات موجود ہیں مگر مستقبل میں مزید تعمیر کی ضرورت ہوگی۔

لودھراں: ڈبلیو۔بی365 خواتین ڈگری کالج کی تعمیر کا مسئلہ

1536: **محترمہ فائزہ احمد ملک**: کیاوزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین 365/WB تحصیل دنیاپور ضلع لودھراں کی تعمیر 2010 میں شروع ہوئی لیکن فنڈ نہ ملنے کی وجہ سے ابھی تک کالج کی بلڈنگ مکمل نہ ہو سکی ہے تقریباً 80 فیصد کام مکمل ہوا ہے، باقی 20 فیصد کام نہ ہونے کی وجہ سے کروڑوں روپے کی بلڈنگ ضائع ہو رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ کالج ایک سکول کے دو کمروں میں چل رہا ہے۔ طالبات موجودہ دور میں بھی زمین پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کالج کے لئے کروڑوں روپے کے سامان کی خریداری بھی ہو چکی ہے۔ یہ سامان ڈگری کالج مخدوم عالی میں پڑا ہوا ضائع ہو رہا ہے؟

(د) کیا حکومت اس کالج کی بلڈنگ جلد از جلد مکمل کروانے کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین WB/365 تحصیل دنیاپور ضلع لودھراں کی تعمیر 2010 میں شروع ہوئی اور تقریباً 90 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے باقی ماندہ کام کے لئے محکمہ اعلیٰ تعلیم نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے بعد 9.869 ملین روپے سال 16-2015 میں جاری کر دیئے تھے اور تعمیر کا کام مکمل کیا جا رہا ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ کالج سکول کی عمارت میں قائم کیا گیا ہے تاہم تین کمرہ جات کالج کی طالبات کے لئے مختص کئے گئے ہیں اور طالبات کے بیٹھنے کے لئے فرنیچر کی سہولت بھی موجود ہے۔

(ج) اس نئے کالج کے قیام کے لئے 12.946 ملین روپے ضروری سامان و آلات کے لئے مختص کئے گئے تھے جو سال 13-2012 اور 14-2013 میں خریدا گیا اور اسے گورنمنٹ کالج مخدوم عالی میں کیا گیا تاکہ عمارت کی تکمیل کے بعد بغیر کسی انتظار کے تمام ضروری سامان فوری فراہم کیا جا سکے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہ سامان محفوظ ہے اور ضائع نہیں ہو رہا۔

(د) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کر دی گئی کہ اس کالج کی عمارت کی تکمیل کے لئے محکمہ اعلیٰ تعلیم نے 9.869 ملین روپے سال 16-2015 میں فراہم کر دیئے گئے تھے اور عمارت کو مکمل کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

بہاولنگر: گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز مروٹ سے متعلقہ تفصیلات

1576: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج فار بوائز مروٹ ضلع بہاولنگر کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے نیز کن کن مضامین کے اساتذہ کی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک یہ اسامیاں پر ہو جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج فار بوائز، مروٹ، ضلع بہاولنگر میں ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد22 ہے۔ان میں سے کل19 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔	اسسٹنٹ پروفیسر (ریاضی)از31.3.2015	2۔	اسسٹنٹ پروفیسر (انگلش)از31.3.2015
3۔	اسسٹنٹ پروفیسر (بیالوجی)از31.3.2015	4۔	اسسٹنٹ پروفیسر (اسلامیات)از31.3.2015
5۔	لیکچرار (کیمسٹری)از31.3.2015	6۔	لیکچرار (انگلش)از31.3.2015
7۔	لیکچرار (ریاضی)از31.3.2015	8۔	لیکچرار (شماریات)از31.3.2015
9۔	لیکچرار (کمپیوٹر سائنس)از31.3.2015	10۔	لیکچرار (ایجوکیشن)از31.3.2015
11۔	لیکچرار (تاریخ)از31.3.2015	12۔	لیکچرار (معاشیات)از31.3.2015
13۔	لیکچرار (باٹنی)از31.3.201514	14۔	لیکچرار (کامرس)از31.3.2015
15۔	لیکچرار (جغرافیہ)از31.3.2015	16۔	لیکچرار (پنجابی)از31.3.2015
17۔	لیکچرار (فزیکل ایجوکیشن)از31.3.2015	18۔	لیکچرار (عمرانیات)از31.3.2015
19۔	19۔لائبریرین از31.3.2015		

(ب) مروٹ چولستان کے قریب واقع پنجاب کا دور دراز علاقہ ہے۔حکومت پنجاب کی طرف سے سال 2015 میں مروٹ میں بوائز ڈگری کالج کا آغاز ہوا۔اس وقت سے کالج میں اکثر اسامیاں خالی ہیں۔ان خالی اسامیوں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ہر سال حکومت کی طرف سے کالج ٹیچر انٹرنی(CTI) تعینات کئے جاتے ہیں۔اس وقت انگلش، کیمسٹری، ریاضی، کمپیوٹر سائنس، اکنامکس اور اسلامیات کے کل چھ کالج ٹیچر انٹرنی(CTI)اس کالج میں تعینات ہیں۔اس وقت اس کالج میں فرسٹ ائر کلاس میں134اور سیکنڈ ائر کلاس میں86 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: اب رپورٹیں پیش ہونی ہیں۔ سید حسین جہانیاں گردیزی مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 16-2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

سید حسین جہانیاں گردیزی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں تحریک استحقاق نمبر 22 بابت سال 2015، تحریک استحقاق نمبر 7، 30، 34 اور 36 بابت سال 2016 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! شکریہ

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ کورم کے لئے تشریف لائے ہیں اور انہوں نے کورم کی نشاندہی کی ہے اس لئے گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے اور کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی کی جائے۔ جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: Please have your seat. Please have your seat for a bit.

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! اسی مسئلے پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج چاروں توجہ دلاؤ نوٹس اپوزیشن کی طرف سے ہیں لیکن وہ non-serious لوگ صرف یہاں کورم کی نشاندہی کرنے آتے ہیں چار توجہ دلاؤ نوٹس ہیں چاروں اپوزیشن کے معزز ممبران کے ہیں باہر کے اضلاع سے آفیسرز یہاں آتے ہیں لیکن یہ اُن کی ---

جناب سپیکر: جی، یہ اُن کا حق ہے ہر کوئی معزز ممبر اس کی نشاندہی کر سکتا ہے رولز میں موجود ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: No please have your seat.

مجھے بات کرنے دیں انہوں نے مجھے ٹوک دیا تھا پھر میں نے انہیں تھوڑا سا بات کرنے کا کہا ہے۔ مہربانی کریں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: جی، اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1271 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے --- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1277 میاں محمود الرشید کا ہے --- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1284 جناب احمد شاہ کھگہ کا ہے --- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1287 جناب محمد سبطین خان کا ہے --- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب ملک محمد وارث کلو مجلس خصوصی نمبر4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپوٹ پیش کریں۔

ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ کے معاملے پر نشان زدہ سوال نمبر269 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر4 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں

The issue of LDA Employees Housing Scheme, Thoker Niaz Baig raised in the reply of Starred Question No. 269 asked by Mrs Ayesha Javed, MPA (W.317)

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں پہلی تحریک التوائے کار نمبر 154/17 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے جی، انصاری صاحب! اسے پڑھیں۔

ژالہ باری سے سرگودھا اور بھلوال میں کینو کی فصل کو شدید نقصان کا سامنا

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" کی اشاعت مورخہ 13-فروری 2017 کی خبر کے مطابق موسمیاتی تبدیلیوں سے کینو کی فصل کو 10-ارب کے نقصان کا سامنا، سرگودھا، بھلوال میں ژالہ باری سے فصل کو شدید نقصان، پیداوار گزشتہ سال سے 15 فیصد کم، اولے پڑنے سے 50 فیصد پیداوار ایکسپورٹ کے قابل نہیں رہی، برآمدات میں کمی کا خدشہ، 3لاکھ 50ہزار ٹن ایکسپورٹ کا ہدف مشکل نظر آنے لگا۔ ٹیکنالوجی

سے ژالہ باری کو فضا میں پگھلایا جا سکتا ہے۔ ماہرین تفصیلات کے مطابق موسمیاتی تغیر (کلائمیٹ چینج) کے نتیجے میں رواں سیزن کینو کی فصل کو 10۔ارب روپے کے نقصان کا سامنا کرنا پڑا جس سے کینو کی برآمد کا ہدف بھی مشکل پڑ گیا ہے۔ کینو کی پیداوار والے علاقوں سرگودھا اور بھلوال میں حالیہ سیزن کے دوران ہونے والی ژالہ باری کے نتیجے میں کینو کی فصل کو شدید نقصان پہنچا ہے جس سے کاشتکاروں کے ساتھ ایکسپورٹرز کو بھی نقصان کا سامنا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس سال کینو کی پیداوار گزشتہ سال سے 15 فیصد کم تھی۔ تاہم ژالہ باری کی وجہ سے 50 فیصد پیداوار ایکسپورٹ کے قابل نہیں رہی۔ ژالہ باری اور تیز ہواؤں کی وجہ سے کینو وقت سے پہلے درختوں سے نیچے گر رہا ہے جس سے کینو کے معیار کے ساتھ بیرونی سطح پر داغ دھبوں اور گرنے کی وجہ سے چوٹ کے نشان پڑ گئے ہیں۔ کینو کی متاثرہ فصل میں زیاں (ویسٹیج) کا تناسب بھی کئی گنا بڑھ گیا ہے جس سے مقامی مارکیٹ میں بھی کینو کی فروخت میں نقصان کا سامنا ہے۔ کینو کو موسمیاتی تغیر سے پہنچنے والے نقصان کا اندازہ 10۔ارب روپے لگایا گیا ہے جبکہ برآمدات میں کمی سے زرمبادلہ کی مد میں بھی بھاری نقصان کا اندیشہ ہے۔ رواں سیزن کینو کی ایکسپورٹ کے لئے 3 لاکھ 50 ہزار ٹن کا ہدف مقرر کیا گیا تھا جس سے 250 کروڑ ڈالر کی آمدن متوقع تھی۔ جواب مشکل نظر آ رہی ہے۔ پاکستان میں موسمیاتی تبدیلیوں سے زرعی شعبہ براہ راست متاثر ہو رہا ہے۔ کینو کے علاوہ دیگر فصلوں کی پیداوار بھی متاثر ہو رہی ہے۔ کلائمیٹ چینج کے چیلنجز سے نمٹنے کے لئے جدید ٹیکنالوجی سے مدد لی جا سکتی ہے۔ گزشتہ ہفتے جرمنی کے شہر برلن میں منعقدہ پھل اور سبزیوں کی عالمی نمائش میں یورپی تحقیقی ادارہ کی جانب سے ژالہ باری سے نمٹنے کے لئے اسکائی ڈیٹیکٹ ٹیکنالوجی متعارف کرائی گئی ہے جس کے ذریعے 30 سے 35 کروڑ کی لاگت سے 1200 ایکڑ رقبے کو موسمیاتی اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے نظام نصب کیا جا سکتا ہے یہ ٹیکنالوجی ژالہ باری کو فضا میں ہی پگھلا کر بخارات میں تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ جس سے فصلوں کو پہنچنے والے نقصان کو کم سے کم کیا جا سکتا ہے۔ یہ ٹیکنالوجی دیگر فصلوں کی حفاظت کے لئے بھی استعمال کی جا سکتی ہے لیکن صوبہ میں متعلقہ ذمہ دار ادارے کاشتکاروں کو جدید ٹیکنالوجی اور ٹیکنالوجی کے استعمال سے روشناس کروانے کے لئے کوئی ٹھوس اقدامات نہیں اٹھا رہے ہیں اور زرعی پیداوار بشمول کینو کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ نہ ہونے کی وجہ سے کاشتکاروں میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے، next week تک اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا چاہئے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/157 محترمہ نبیلا حاکم علی خاں کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/158 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/159 بھی ڈاکٹر مراد راس کی ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

خواتین کے حقوق کی خاطر جدوجہد کرنے والی خواتین کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پاکستانی خواتین جہاز چلانے سے لے کر محنت کشی کرنے تک ہر جگہ اس ملک اور معاشرے کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ خواتین کو اپنا کردار منوانے کے لئے مختلف چیلنجز کا مقابلہ بھی کرنا پڑتا ہے لیکن ان کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت ہے۔

یہ ایوان خواتین کے عالمی دن کے موقع پر خواتین کے حقوق کی خاطر جدوجہد کرنے والی تمام معزز خواتین کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ معزز ایوان قرار دیتا ہے کہ خواتین کی آزادی اور بااختیار ہونے کے بغیر کوئی معاشرہ فلاحی معاشرہ نہیں بن سکتا۔

یہ ایوان خواتین کے عالمی دن کے موقع پر اس بات کا اعادہ کرتا ہے کہ خواتین کے حقوق اور انہیں بااختیار بنانے کی ہر کوشش کی حمایت کی جائے گی۔

یہ ایوان خواتین کے استحصال کی روک تھام کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے اٹھائے گئے بعض اقدامات جن میں Women Protection Bill Inheritance Law میں ترامیم اور VAWC سنٹرز کا قیام اور فیصلہ سازی میں تمام خواتین کی 33 فیصد نمائندگی شامل ہے ان کو بھرپور خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

صوبہ پنجاب میں خواتین کے حوالے سے بہت بہتر اقدامات کئے جا رہے ہیں لیکن ان کے عملدرآمد اور مزید بہتری کے لئے مزید اقدامات کرنے کی ضرورت ہے جس کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

ہم اس ایوان میں اس عزم کا اعادہ کرتے ہیں کہ خواتین کی نمائندگی میں بہتری لانے صنفی مساوات کو فروغ دینے، تشدد میں کمی لانے اور معاشرے میں ایک جائز مقام دلوانے کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پاکستانی خواتین جہاز چلانے سے لے کر محنت کشی کرنے تک ہر جگہ اس ملک اور معاشرے کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ خواتین کو اپنا کردار منوانے کے لئے مختلف چیلنجز کا مقابلہ بھی کرنا پڑتا ہے لیکن ان کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت ہے۔

یہ ایوان خواتین کے عالمی دن کے موقع پر خواتین کے حقوق کی خاطر جدوجہد کرنے والی تمام معزز خواتین کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ معزز ایوان قرار دیتا ہے کہ خواتین کی آزادی اور بااختیار ہونے کے بغیر کوئی معاشرہ فلاحی معاشرہ نہیں بن سکتا۔

یہ ایوان خواتین کے عالمی دن کے موقع پر اس بات کا اعادہ کرتا ہے کہ خواتین کے حقوق اور انہیں بااختیار بنانے کی ہر کوشش کی حمایت کی جائے گی۔

یہ ایوان خواتین کے استحصال کی روک تھام کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے اٹھائے گئے بعض اقدامات جن میں Women Protection Bill Inheritance Law میں ترامیم اور VAWC سنٹرز کا قیام اور فیصلہ سازی میں تمام خواتین کی 33 فیصد نمائندگی شامل ہے ان کو بھرپور خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

صوبہ پنجاب میں خواتین کے حوالے سے بہت بہتر اقدامات کئے جا رہے ہیں لیکن ان کے عملدرآمد اور مزید بہتری کے لئے مزید اقدامات کرنے کی ضرورت ہے جس کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

ہم اس ایوان میں اس عزم کا اعادہ کرتے ہیں کہ خواتین کی نمائندگی میں بہتری لانے صنفی مساوات کو فروغ دینے، تشدد میں کمی لانے اور معاشرے میں ایک جائز مقام دلوانے کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پاکستانی خواتین جہاز چلانے سے لے کر محنت کشی کرنے تک ہر جگہ اس ملک اور معاشرے کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ خواتین کو اپنا کردار منوانے کے لئے مختلف چیلنجز کا مقابلہ بھی کرنا پڑتا ہے لیکن ان کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت ہے۔

یہ ایوان خواتین کے عالمی دن کے موقع پر خواتین کے حقوق کی خاطر جدوجہد کرنے والی تمام معزز خواتین کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ معزز ایوان قرار دیتا ہے کہ خواتین کی آزادی اور بااختیار ہونے کے بغیر کوئی معاشرہ فلاحی معاشرہ نہیں بن سکتا۔

یہ ایوان خواتین کے عالمی دن کے موقع پر اس بات کا اعادہ کرتا ہے کہ خواتین کے حقوق اور انہیں بااختیار بنانے کی ہر کوشش کی حمایت کی جائے گی۔

یہ ایوان خواتین کے استحصال کی روک تھام کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے اٹھائے گئے بعض اقدامات جن میں Women Protection Bill Inheritance Law میں ترامیم اور VAWC سنٹرز کا قیام اور فیصلہ سازی میں تمام خواتین کی 33 فیصد نمائندگی شامل ہے ان کو بھرپور خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

صوبہ پنجاب میں خواتین کے حوالے سے بہت بہتر اقدامات کئے جا رہے ہیں لیکن ان کے عملدرآمد اور مزید بہتری کے لئے مزید اقدامات کرنے کی ضرورت ہے جس کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

ہم اس ایوان میں اس عزم کا اعادہ کرتے ہیں کہ خواتین کی نمائندگی میں بہتری لانے صنفی مساوات کو فروغ دینے، تشدد میں کمی لانے اور معاشرے میں ایک جائز مقام دلوانے کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

سرکاری کارروائی

بحث

پری بجٹ بحث

(---جاری)

جناب سپیکر: اب ہم ایجنڈے کے مطابق سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ پری بجٹ بحث کا آغاز ہو چکا ہے جو آج بھی جاری رہے گی۔ جو ممبران بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوادیں۔ جناب احمد خان بلوچ!--- موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد سبطین خان!--- موجود نہیں ہیں۔ چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جس طرح کہ ہم نے اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے پورے پنجاب کی نمائندہ اسمبلی کے اندر آنے والے بجٹ کے لئے جو تجاویز حاصل کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ میں اس پر پھر ایک دفعہ وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ موجودہ بجٹ کی تیاری---

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے فنانس! ان کی بات سنیں اور notes لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! عوام کی جو آراء اور تجاویز ہیں ان کو آپ شامل کرنے جا رہے ہیں۔ یہ انتہائی ایک اہم قدم ہے تو میں اس میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ان تجاویز کی روشنی میں جس طرح صوبہ کے اندر میاں محمد شہباز شریف کی سربراہی میں ترقی کا سفر شروع ہو چکا ہے۔ وہ قابل تحسین ہے جس طرح ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے اندر ایک revolution شروع ہو چکا ہے، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے اندر بھی اب ایک نئی تبدیلی آ رہی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب یہ چیزیں مزید بہتر ہو رہی ہیں اور ایجوکیشن، ہیلتھ، لائیو سٹاک، ایگریکلچر جس طرح سے بہتر ہو رہی ہے، صوبہ پنجاب کی عوام اس سے مستفید ہو رہی ہے۔ الحمدللہ اب ہماری حکومت کی اس میں نیک نامی بھی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب کے عوام کو سہولت دینے کے لئے ہمارے یہ اقدامات تاریخ میں سنہری حروف میں لکھے جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین جناب ماجد ظہور کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، منڈا صاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے اس میں چند تجاویز overall پنجاب کے لئے اور specifically اپنے حلقہ کی نمائندگی کرتے ہوئے بھی دینا چاہوں گا۔ میری صاف پانی کے حوالے سے گزارش یہ ہوگی کہ ہمیں صاف پانی پراجیکٹ کو expedite کرتے ہوئے پنجاب کے عوام کو فوری طور پر اس میں ریلیف دینا چاہئے۔

جناب چیئرمین! ہماری حکومت جس طرح صحت میں انقلابی تبدیلیاں لے کر آرہی ہے۔ میری اس میں یہ تجویز ہوگی کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو صاف پانی پراجیکٹ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کی بنیاد پر شروع کرنے کی ایک تجویز ہے۔ آپ اس پر بھی کام کر سکتے ہیں کیونکہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ بھی دنیا میں کامیاب فارمولا ہے۔

جناب چیئرمین! مجھے امید ہے کہ اس سے پورے پنجاب کی عوام مستفید ہوگی۔ اسی طرح میں اس موقع پر خادم پنجاب روڈز پروگرام کو شروع کرنے پر وزیراعلیٰ پنجاب، وزیر مواصلات و تعمیرات اور مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ کی انتظامیہ کو خراج تحسین پیش کروں گا کہ یہ ایک انتہائی کامیاب پروگرام ہے جس سے ایک نئی جدت اور نئے انداز میں ایک developed country کی طرح کھیتوں اور کھلیانوں کے اندر، دیہاتی علاقوں کے اندر carpeted road کا جو Network شروع ہوا ہے پورے پنجاب کے عوام نے اس کو appreciate کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! جس طرح آپ نے خادم پنجاب سکول پروگرام شروع کیا ہے۔ میری اس میں تجویز ہوگی کہ خادم پنجاب سکول پروگرام کو فوری طور پر launch کرکے اس پر ایک انقلابی قدم اٹھا کر اس کو پورے پنجاب کے تمام کونوں میں پھیلا دینا چاہئے تاکہ اس سے بھی ایجوکیشن کی بہتری اور ترقی میں فائدہ ہوگا۔ اسی طرح میری ایک اور تجویز ہے کہ جس طرح ہم خادم اعلیٰ پنجاب روڈز پروگرام اور خادم اعلیٰ پنجاب سکول پروگرام شروع کیا ہے۔ جب ہماری پارٹی کی سابقہ حکومت تھی تو اس میں ایک مثالی village کا پروگرام شروع ہوا تھا اس کو بھی ہم ایک نئے refine طریقے اور نئی جدت کے
ساتھ

خادم اعلیٰ پنجاب مثالی گاؤں کے نام سے ایک پراجیکٹ شروع کر سکتے ہیں۔ جس کے لئے ہم ہر constituency سے گاؤں کو identify کریں اور اس کے لئے فنڈز available ہوں، جہاں پر

تعلیم، صحت، سالڈ ویسٹ، سیوریج، گلیوں کی پختہ تعمیر، کمیونٹی سنٹر، سپورٹس گراؤنڈ اور پارکس وغیرہ کی سہولیات میسر ہوں۔ ان مثالی گاؤں کا نام خادم پنجاب ڈویلپمنٹ پروگرام یا کوئی اور نام تجویز کیا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے ساتھ میں اپنے حلقے کے لئے کوئی چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ میرے حلقہ کی ایک بہت اہم روڈ ہے جس سے تقریباً آدھا پنجاب گزر کر لاہور آتا ہے جو فیض پور انٹرچینج سے لے کر سگیاں پل تک ایک روڈ ہے۔ اس کی widening اور re-carpeting کے لئے میری تجویز ہے۔ وہ ایک مین شاہراہ ہے جو لاہور کی entry اور exit کے لئے کام دیتی ہے تو اس کی widening اور re-carpeting کے ساتھ اس کی سائیڈ پر دونوں طرف برساتی پانی نکالنے کا ڈرین سسٹم بھی تعمیر کرنا چاہئے۔ چونکہ میرا حلقہ لاہور کا adjacent ہے اور تحصیل فیروزوالا، ونڈالہ، دیال شاہ اور ڈھاکہ نظام پورہ کا علاقہ بالکل شاہدرہ سے ملحقہ ہے۔

جناب چیئرمین! میری آپ کے توسط سے حکومت کو یہ تجویز ہوگی کہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ایریا کو وسیع کرتے ہوئے میرے اس علاقہ کو اس میں شامل کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ پی ایچ اے کے ایریا کی توسیع کرتے ہوئے پی ایچ اے کے دائرہ کار میں تحصیل شرقپور اور تحصیل فیروز والا کو شامل کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب چیئرمین! میں ایک منٹ میں بات ختم کرتا ہوں۔ واسا کی توسیع کرتے ہوئے میرے حلقے کی یونین کونسلز نمبر 27,28,29,30,31 ونڈالہ، دیال شاہ، ڈھاکہ نظام پورہ بدو، فیض پور خورد (فیروزوالا) تک اس کا دائرہ کار بڑھایا جائے۔ اسی طرح میری گزارش ہوگی کہ سٹی شرقپور شریف میں شیر ربانی نام پر ایک یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جائے۔ میں دریائے راوی پر پل کی منظوری پر وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! اس میں تجویز ہوگی کہ اس دریائے راوی کی پل جو شرقپور اور موہلنوال کے درمیان بنائی جا رہی ہے اس کا نام علاقہ کے ایک مذہبی صوفی بزرگ میاں شیر محمد رحمت اللہ علیہ کے نام پر رکھا جائے۔ اسی طرح میری گزارش ہے کہ میرے علاقے میں دو گرلز کالج ہیں ایک کالج ونڈالہ دیال شاہ اور دوسرا کالج شرقپور شریف میں ہے تو ان دونوں کالجز میں ماسٹر کلاسز شروع کرنے کی تجویز

ہے۔ شرقپور شریف کے اندر سپیشل ایجوکیشن سنٹر کی اپ گریڈیشن کی تجویز ہے۔ شرقپور تحصیل کمپلیکس مکمل ہو چکا ہے۔ اس پر پنجاب حکومت، وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئر مین! میری گزارش ہو گی کہ تحصیل کمپلیکس میں ڈی ایس پی کے دفتر اور جوڈیشل کمپلیکس کی تعمیر کا قیام فوری عمل میں لایا جائے تاکہ علاقہ کے عوام کو انصاف ان کی دہلیز پر مل سکے۔

جناب چیئر مین: جی، باقی تجاویز آپ لکھ کر دے دیں۔ اب میں الحاج محمد الیاس چنیوٹی کو دعوت دیتا ہوں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب چیئر مین! پہلے تو میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ پری بجٹ بحث میں ہمیں نیا بجٹ تیار کرنے کے لئے کہا گیا اور اس کا عزم کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے خصوصی طور پر کارپٹ روڈز کا جو پروگرام شروع کیا ہے وہ لائق تحسین ہے، عوام اس پر ان کو داد تحسین دے رہے ہیں۔ میری تجویز یہ ہے کہ ہر بار ہم یہ کہتے ہیں کہ جو تجاویز لی جاتی ہیں ان پر عمل بھی کیا جائے۔ آٹھ آٹھ ماہ بجٹ بنے ہوئے گزر جاتے ہیں لیکن وہ سکیمیں شروع نہیں ہوتیں۔ ہمارے ہاں چنیوٹ میں اوورہیڈ برج کی 33 ملین کی ایک سکیم تھی اس کے لئے 5 ملین مہیا کئے گئے، اب 80 فٹ کے لوہے کے پل بن کر تیار پڑے ہوئے ہیں ان کو fix کرنا ہے اس کی باقی ماندہ رقم نہیں دی جا رہی، ڈیڑھ سال سے وہ کام ادھورا پڑا ہوا ہے۔ چنیوٹ کا اس وقت اہم ترین مسئلہ چنیوٹ فیصل آباد روڈ کو one way کرنا ہے، 16-2015 میں وہ منظور ہوا تھا لیکن اس پر عملدرآمد شروع نہیں ہوا۔ پرسوں بھی اس روڈ پر ایک ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور اس کے نتیجے میں تین ہلاکتیں ہو گئی ہیں۔ اس پر وزیر اعلیٰ نے ایک ٹیم بنائی، جناب عطاء اللہ تارڑ، جناب سعود مجید اور کچھ افسران اور تھے، دو ہفتے پہلے انہوں نے کہا کہ اس کی زمین کی purchasing کے لئے ہم ایک ارب روپیہ اس ہفتہ مہیا کر دیں گے اور باقی 70 کروڑ آئندہ بجٹ میں ڈال دیا جائے گا لیکن ابھی تک پندرہ دنوں میں کوئی progress نظر نہیں آ رہی اور وہ معاملہ جوں کا توں پڑا ہوا ہے۔

جناب چیئر مین! میری ایک گزارش یہ ہے کہ میرا حلقہ کافی بڑا ہے تو وہاں خواتین کالج نہیں ہے، شہر کے اندر ایک ہی کالج ہے، بیس تیس کلومیٹر سفر طے کر کے ایک طرف سے آنا پڑتا ہے اور دوسری طرف سے چالیس کلومیٹر سفر طے کر کے آنا پڑتا ہے، اس طرح بچیوں کے لئے بڑی botheration ہوتی ہے لہٰذا خواتین کے لئے دو کالج منظور کئے جائیں اور آنے والے بجٹ 18-2017 میں شامل کئے جائیں۔

جناب چیئرمین! ڈسٹرکٹ سپورٹس کمپلیکس، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال، 9 سال سے وہ منصوبہ بن رہا ہے لیکن ابھی تک اس پر عملدر آمد شروع نہیں ہوا بلکہ ڈسٹرکٹ کمپلیکس اور ڈسٹرکٹ ہسپتال کے لئے جو زمین مختص کی گئی تھی اس کو بھی چھوڑ دیا گیا ہے اور 9 سال سے وہ سکیم دھکے کھا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! میری ایک تجویز یہ ہے کہ سکول و کالجز کے اساتذہ جو ہیں ان کو اپ گریڈ کیا جائے جیسا کہ باقی محکموں کے ملازمین کو اپ گریڈ کیا گیا ہے۔ اسی طریقے سے گورنمنٹ کالجز، سکول اور پبلک لائبریری کے سٹاف کے سروس رولز بنائے جائیں تاکہ وہ بھی دیگر محکموں کے ملازمین کی طرح ترقی پا سکیں۔ تعلیم اور لائبریریوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے اس لئے تمام اداروں میں لائبریریاں قائم کی جائیں اور ان کو فعال بنایا جائے نیز لائبریری سٹاف کے سکیلوں میں پایا جانے والا تفاوت جو ہے اسے بھی ختم کیا جائے۔ پنجاب کے تمام ملازمین کے ہاؤس رینٹ، میڈیکل الاؤنس وغیرہ جو ہیں وہ موجودہ پے سکیلوں کے مطابق ہونے چاہئیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، جناب احمد خان بلوچ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ): جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ میں وزیر اعلیٰ اور فنانس منسٹر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے پری بجٹ بحث کا ٹائم دیا ہے اور عوام کی ترجیحات کو مدنظر رکھنے کے لئے یہ بحث کرائی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں یہ گزارش کروں گا کہ پرائمری اور مڈل سکولز کے کمروں اور چار دیواری وغیرہ کے لئے حلقہ کے ایم پی اے کو اعتماد میں لیا جائے اور حلقہ میں ان سے نشاندہی کرائی جائے، یہ محکمہ خود کر دیتا ہے حالانکہ حلقہ کا جو ایم پی اے ہوتا ہے وہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون سے سکول کے کمرے بننے ہیں اور کون سے سکول کی چار دیواری بننی ہے۔ یہ متعلقہ ایم پی اے سے نشاندہی کرائی جائے۔

جناب چیئرمین! دوسرے نمبر پر یہ ہے کہ اساتذہ کے تبادلوں کی جو پالیسی ہے یہ عجیب ہے کہ ایک سال کے لئے ban لگ جاتا ہے اور پھر صرف ایک مہینہ کے لئے یہ ہٹایا جاتا ہے۔ اس سے اساتذہ بھی پریشان اور عوام بھی پریشان ہے اور خاص طور پر لیڈی ٹیچرز بہت پریشان ہیں، unmarried لڑکیاں جو ہیں وہ تیس تیس کلومیٹر تک جاتی ہیں لیکن ایک سال سے پہلے ان کا تبادلہ نہیں ہو سکتا حتی کہ باہمی تبادلے پر بھی پابندی ہے، اس پالیسی کو بھی ٹھیک کیا جائے۔ سکولوں کی اپ گریڈیشن کی بھی

یہی پوزیشن ہے کہ محکمہ خود اپ گریڈیشن کی نشاندہی کرتا ہے حالانکہ وزیر اعلیٰ کی پالیسی ہے کہ متعلقہ ایم پی اے جن کے حلقہ میں یہ اپ گریڈیشن ہونی ہے وہ ایم پی اے نشاندہی کرے کہ کون سا مڈل سکول اور کون سا ہائی سکول اپ گریڈ کرنا ہے۔ میرے خیال کے مطابق ایک فارمولا ہونا چاہئے کہ ہر ایم پی اے کے حلقہ میں، ہر یونین کونسل میں ایک بوائز ہائی سکول اور ایک گرلز ہائی سکول بنا دینا چاہئے تاکہ عوام کے لئے یہ پریشانی ختم ہو۔

جناب چیئرمین! RHC میں وزیر اعلیٰ کی پالیسی ہے کہ وہاں ایکسرے مشین اور لیبارٹری ہر حالت میں ہونی چاہئے، افسوس ہے کہ RHC میں دو دو سال ہو گئے ہیں کہ ایکسرے مشین نہیں ہے، ایمبولنس نہیں ہے، لیبارٹری نہیں ہے، کم از کم وزیر اعلیٰ کی جو پالیسی ہے اس پر تو عمل کیا جائے، یہ نہایت ضروری ہے کہ وزیر اعلیٰ کی پالیسی پر عمل کیا جائے۔ اس پری بجٹ بحث میں ہمیں حلقہ کے مطالبات نہیں بتانے بلکہ ہمیں پالیسی بتانی ہے جو کہ فنانس منسٹر change لے آئے تاکہ وہ پورے پنجاب کے لئے پالیسی ہونی چاہئے۔ یہ پورے پنجاب کے لئے پالیسی ہے کہ RHC میں ایکسرے مشین اور لیبارٹری ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین! زراعت کے متعلق دو تین پوائنٹس ہیں۔ اجناس کی قیمتوں کے لئے مہربانی کریں کہ ہر جنس کے کاشت کرنے سے پہلے اس کی قیمت مقرر کی جائے تاکہ کاشتکار خوش اسلوبی سے وہ جنس کاشت کرے اور حکومت پابند ہو کہ وہ جو قیمت مقرر کرے اس پر اگر وہ فروخت نہیں ہوتی تو حکومت وہ جنس خرید کرنے کی پابند ہو تاکہ کاشتکار کی حوصلہ افزائی ہو، وہ آئندہ اس جنس کو کاشت کرنے سے گریزاں نہ کرے۔ دوسرا یہ ہے کہ لیزر برائے لیول، جتنی زمین پر لیزر ہوں گے، جتنے کاشتکار کے پاس لیزر ہوں گے، جتنی زمین level ہو گی اتنی ہی ہماری کاشت اور اوسط پیداوار بڑھے گی۔

جناب چیئرمین! میں جناب کے توسط سے فنانس منسٹر سے گزارش کروں گا کہ لیزر کے لئے جتنا ہو سکے زیادہ سے زیادہ بجٹ رکھیں تاکہ زمین level ہو سکے۔

جناب چیئرمین! ریسرچ سنٹر ہے، وہ اربوں روپے لیتا ہے لیکن ہمیں اس کا کوئی فائدہ نظر نہیں آیا اس کو چاہئے کہ کم از کم جو نئے بیج گندم، چاول، کاٹن کے تیار کرتا ہے وہ دیہاتوں میں جائے، دیہاتوں میں کسانوں سے میٹنگیں کرے، ان کا تعارف کرائے ان کے فوائد بتائے اور ان کی اچھائیاں بتائے کہ ہم نے یہ نئے بیج بنائے ہیں۔ آپ یہ کاشت کریں، ان سے فی اوسط پیداوار بڑھے گی۔ زمین کا ٹیسٹ بہت ضروری ہے۔ ہر سرکل کے زراعت آفیسر کو پابند کیا جائے کہ وہ اپنے حلقہ میں ٹیسٹ

کرائے۔ چھوٹے کاشتکار ہوں یا بڑے اس ٹیسٹ کے مطابق ان کو کھادیں دیں تب جاکر ہماری پیداوار بڑھے گی۔ یہ جو زراعت کے سرکل آفیسر ہیں ان کے ذمہ ہونا چاہئے اور یہاں ان کی جواب طلبی ہونی چاہئے کہ آپ نے اس سال کتنی زمین کے ٹیسٹ کرائے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری آخری بات ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کسی بھی زرعی ملک میں inputs پر کوئی ٹیکس نہیں ہے، GST tax نہیں لگا ہوا۔ ہمارا پاکستان واحد ایک زرعی ملک ہے کہ جہاں بیجوں، کھادوں، ادویات اور زرعی آلات سب پر GST tax ہے۔ یہاں پر زرعی ٹیکس ہے، زرعی انکم ٹیکس ہے، خدارا کاشتکار کو آزاد کریں، کاشتکار کو ملک کی خدمت کرنے دیں، کاشتکار خوشحال ہوگا تو پاکستان خوشحال ہوگا۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ): جناب چیئرمین! آپ مہربانی کریں، اس کاشتکار کی جان عدالتوں کے چکروں سے چھڑوائیں اور ان کو کاشت کے لئے ٹائم دیں تاکہ وہ کاشتکار ملک کی خدمت کر سکیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب محمد وحید گل!

جناب محمد وحید گل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو ہم سب کا خالق ومالک ہے۔ جناب چیئرمین! آپ کو وہاں بیٹھا ہوا دیکھ کر مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہو رہی ہے کہ آپ ایک جدوجہد کے تحت اس مقام پر پہنچے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سیاسی لحاظ سے ہمارا صوبہ اور ہمارے صوبہ کی قیادت دوسرے صوبوں کی نسبت ایجوکیشن، ہیلتھ، چاہے کوئی سیکٹر بھی ہو ہم ان سے بہت آگے جارہے ہیں کیونکہ یہ میاں محمد شہباز شریف کی قیادت کا کرشمہ ہے لیکن اس کے باوجود میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ یہ جو ہر سال ہم فیصد کے حساب سے چیزوں کو بڑھادیتے ہیں کہ ہم نے ہیلتھ کے اندر اتنے فیصد بجٹ بڑھادیا، ایجوکیشن کے اندر اتنے فیصد بجٹ بڑھادیا۔

جناب چیئرمین! میرے خیال میں یہ کوئی انصاف کی بات نہیں ہے۔ سب سے پہلے تو ہمارے پاس یہ analysis ہونا چاہئے کہ ہمیں کتنے فیصد بجٹ ایجوکیشن کے لئے چاہئے اور کتنے فیصد بجٹ ہیلتھ کے لئے چاہئے۔ اگر کوئی غریب آدمی پانچ ہزار روپیہ کسی سے قرض لے کر ڈیرہ غازی خان سے چل کر لاہور پہنچے اور لاہور میں آکر بھی اسے ventilator نہ ملے تو پھر بجٹ میں اتنے فی صد بڑھانے کا کیا فائدہ ہے؟ آج میرا سوال ہے کہ یہ بیوروکریسی ہمیں کہتی ہے کہ آپ بجٹ تجاویز پر نشانات

لگائیں لیکن بجٹ پر یہ نشانات بیوروکریسی کے کمروں میں لگتے ہیں بجٹ وہاں بنتا ہے۔ ہم جو کچھ بولتے ہیں اس کی ہمیں تو کوئی output نہیں آتی کہ آپ نے یہ تجویز دی تھی اور اسے بجٹ میں شامل کیا گیا ہے یا اسے رد کرنے کی کوئی خاص وجہ ہے، یہ حقائق ہیں جو میں بتا رہا ہوں۔ یقینی طور پر ہم نے ایجوکیشن سیکٹر میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی قیادت میں کام کیا ہے، دانش سکولوں پر کام کیا ہے، جب دانش سکول کی بچی امریکہ کے اندر جاتی ہے تو پاکستان کا نام روشن کرتی ہے یہ ہے وژن لیکن اس وژن پر عمل کرنے کا جس طرح حق ہے اس طرح بیوروکریسی نہیں کر رہی۔

جناب چیئرمین! صاف پانی پر وزیر اعلیٰ پنجاب کا stance ہے کہ ہر غریب اور ہر دروازے تک صاف پانی پہنچنا چاہئے جس کے لئے اربوں روپیہ وزیر اعلیٰ نے وقف کیا ہوا ہے لیکن کیا وجہ بنتی ہے کہ اس کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے؟ ہم نے وزیر اعلیٰ کا جو چنگا پانی کا پراجیکٹ شروع کیا ہوا ہے آپ اس سے واقف ہیں، آپ وہاں گئے ہوئے ہیں اور آپ نے وہ پراجیکٹ دیکھا ہے۔ منڈا صاحب نے بھی تجویز پیش کی لیکن یہ تو پہلے سے پروگرام چل رہا ہے کہ آپ پبلک پارٹنرشپ کے تحت پروگرام بنائیں۔ وہ پروگرام دیکھیں جو حکومت اور پبلک کی پارٹنرشپ سے بنا ہے اور وہ آج بھی کامیابی سے چل رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میری تجویز ہے کہ پاکستان کے اندر مخیر حضرات کی کوئی کمی نہیں ہے اور دنیا کے اندر خیرات کرنے کے نام سے پاکستان جانا جاتا ہے اور لوگوں نے رفاہ عامہ کے طور پر ہسپتال بنائے ہیں، ووکیشنل سنٹر بنائے ہیں، ڈسپنسریاں بنائی ہیں۔ ان کی طرف توجہ کیوں نہیں دی جاتی کہ اگر ان کو ایکسرے مشین کی ضرورت ہے تو انہیں دیں۔ اگر برکی کے اندر ایک ہسپتال ہے تو اسے ایکسرے مشین دے دیں گے تو ادھر کے لوگ لاہور نہیں آئیں گے۔

جناب چیئرمین! میری یہ بھی تجویز ہو گی کہ جب تک لیبر طبقہ خوشحال نہیں ہو گا اس وقت تک کچھ نہیں ہو سکتا۔ جو کمپنیاں بن رہی ہیں ان کے اندر ٹھیکیدار کے ذریعے بندوں کو بھرتی کیا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ لیبر کے ساتھ زیادتی ہے چونکہ اس طرح سے تو ان کا میڈیکل بھی نہیں ہو گا۔ لیبر ڈیپارٹمنٹ کہاں سویا ہوا ہے اسے پتا ہونا چاہئے کہ پنجاب کے اندر کتنی فیکٹریاں ہیں ان میں کتنی لیبر ہے اور کتنے لوگوں کو endorse کیا گیا؟ میرے حلقے میں سلامت پورہ ہسپتال ہے جس کے بارے میں سالوں سے کہا جاتا ہے کہ یہ منظور ہو گیا ہے لیکن وہاں پر آج تک ایک اینٹ بھی نہیں رکھی گئی۔

جناب چیئرمین! میری یہ بھی تجویز ہے کہ اگر راجباہ روڈ بنا دیا جائے تو اسے شالامار کے ساتھ link کیا جا سکتا ہے جس سے ٹریفک کے flow میں بہتری آ سکتی ہے۔ میں ان گزارشات کے ساتھ آپ

کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا جو حق ہے وہ تو بیان کرتے رہیں گے چاہے اس کی سزا ہمیں جتنی بھی دی جائے۔

جناب چیئرمین: Time short ہے ورنہ دل چاہتا ہے کہ آپ کی باتیں مزید سنی جائیں۔ جی، محترمہ طحیانون!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ساڈیاں گلاں وی سن لیو جی۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! آپ سے پہلے پانچ نام ہیں اگر میری صوابدید ہو تو میں سب سے پہلے آپ کو سنوں اور مجھے پتا ہے کہ آپ ایک آدھ شعر بھی سنائیں گے اور میں شاعری کا بڑا شوقین ہوں۔ جی، محترمہ طحیانون!

محترمہ طحیانون: السلام علیکم! جناب چیئرمین! آپ کی اجازت سے میں نے انگلش میں اپنی تقریر کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ طحیانون: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں نے بھلوال کے حوالے سے دو تین points raise کرنے تھے سب سے پہلے تو تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال

It has a Trauma Centre and its being used not only by Bhalwal but also by Bhera and the Motorway also. I would like to see that it's updated and given all the facilities that are necessaries for such a busy Tehsil Headquarter Trauma Centre.

Secondly, the Sewerage System in Bhalwal, I would like to see a master plan for it. The people keep adding different projects but unfortunately they are not functioning to their full capacity and I like to see a grand master plan and works carried out upon that basis. Similarly, I like to see clean drinking water provided for the people of Bhalwal. There is none. At present my family is providing one of the only sources of clean

drinking water to the people of that city. I would like to see a four lane express way from Sargodha to Salam Interchange that goes via Bhalwal and the reason for this is that there is a lot of traffic for various reasons. These are:

1. This year alone from the area of Bhalwal you had 200 million dollars' worth of citrus that has gone. That means not only is a 200 million dollars' worth it also mean eight thousand containers have gone across on those roads. I think a four lane express way will help facilitate and also help grow this industry bringing more revenue.

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، محترمہ! اپنی بات جاری رکھیں۔

MRS TAHIA NOON: Mr Speaker!

2. Secondly another reason for this would be that you have to understand the traffic that goes between the north and Multan-Jhang areas go via Bhalwal. Again an express way would facilitate that and also the upcoming industrial estate will cause again more traffic and will need to be accommodated. Then I would like to say that I think Bhalwal should be awarded the status of district for all the reasons I just stated and enclosing. I just like to point out that my own Union Council Noor Pur Noon still does not have a Basic Health Unit. My understanding is that maybe they are no longer been provided but I would like to see something provided to Noor Pur Noon in place of the Basic

Health Unit and also a Girl's High School. Thank you

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ شمیلہ اسلم!

محترمہ شمیلہ اسلم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ پری بجٹ کی روایت کو برقرار رکھنے پر میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کی ہمیشہ سے یہ روایت رہی ہے کہ محدود وسائل میں رہتے ہوئے پنجاب کی عوام کی بہتری کے لئے تمام سہولیات مہیا کی جائیں اس کے لئے میں ایک شعر کہنا چاہوں گی۔

تدبیر سے تقدیریں بدل دیتے ہیں
وہ لوگ جو حوصلہ ہارا نہیں کرتے

جناب سپیکر! پنجاب حکومت نے صحت کے شعبے میں ہمیشہ ترجیحی بنیادوں پر کام کیا ہے تاکہ عوام کو صحت کی تمام تر سہولتوں سے مستفید ہونے کا موقع ملے۔ اس سال گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ تمام DHQs میں سٹی سکین مشینیں فراہم کی جائیں۔ حکومت پنجاب سے میری request ہو گی کہ پچھلے سال وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے میری request پر ڈی ایچ کیو وہاڑی کے لئے سٹی سکین مشین کی منظوری دی تھی مگر بجٹ میں رقم مختص نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک ہسپتال کو مشین مہیا نہیں کی گئی جس کی وجہ سے وہاڑی کے عوام کو ملتان یا بہاولپور جانا پڑتا ہے لہٰذا میری درخواست ہے کہ اس سال بجٹ میں وہاڑی کے لئے سٹی سکین مشین رکھی جائے اور اس کے ساتھ ساتھ سٹاف بھی مہیا کیا جائے۔ محترمہ تہمینہ دولتانہ کی کاوشوں سے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے وہاڑی میں COMSAT یونیورسٹی کا آغاز کیا جہاں وہاڑی اور گردونواح کے طلباء وطالبات تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ آج COMSAT یونیورسٹی وہاڑی میں میڈیکل کالج بنانے جارہی ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالج کی بجائے پنجاب حکومت اس میڈیکل کالج کو own کرے تاکہ والدین بھاری فیسوں سے بچ سکیں کیونکہ پرائیویٹ میڈیکل کالج کی فیس دینا والدین کے لئے تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! 2012 میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے وومن Package متعارف کروایا، وومن ڈویلپمنٹ کو محکمہ سوشل ویلفیئر سے علیحدہ کر دیا گیا اور اس کا الگ سے بجٹ مختص

کیا گیا تھا۔اس وقت صورتحال یہ ہے کہ تمام اضلاع میں صرف Hostel for Working Womenاس وزارت کے تحت کام کر رہا ہے۔میری گزارش ہے کہWomen's Crisis Centreاور دارالامان کو اس منسٹری کے ماتحت کیا جائے تاکہ تمام ضلعی حکومتوں میں اس منسٹری کا ایک setupبن سکے۔

جناب سپیکر!حکومت پنجاب نے ایجوکیشن سیکٹر میں بے پناہpackagesمتعارف کروائے ہیں۔حکومت کی پالیسی کے مطابق تمام مڈل سکولوں کو ضرورتاًupgradeکیا جارہا ہے۔میری گزارش ہے کہ تحصیل وہاڑی میں34/WBمیں لڑکیوں کا ایک مڈل سکول ہے اسے اپ گریڈ کر کے ہائی سکول کا درجہ دینے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ وہاں مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد بچیاں اپنے گھروں میں بیٹھ جاتی ہیں اور وہ مزید تعلیم حاصل نہیں کر سکتیں۔میری گزارش ہے کہ اس دفعہ بجٹ میں اس سکول کوupgradeکرنے کے لئے رقم مختص کی جائے۔

جناب سپیکر!موجودہ حکومت نے تمام اضلاع کے ڈی پی او آفس میںWoman's Deskکا قیام ممکن بنایا ہے۔میں چاہوں گی کہ اسے تحصیل لیول تک لایا جائے تاکہ تشدد سے پاک معاشرہ تشکیل پاسکے۔بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کا سب کیمپس وہاڑی میں بنادیا گیا ہے لیکن اس کے لئے ابھی تک بجٹ مختص نہیں کیا گیا۔وہاں پر ٹیچرز اور ادارے کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑرہا ہے لہٰذا میری گزارش ہے کہ اس بجٹ میں اس کے لئے رقم مختص کی جائے۔

جناب سپیکر!حکومت پنجاب نے کسانوں کی بہتری کے لئے بہت سی سکیمیں متعارف کروائی ہیں جس کی وجہ سے ان کی کارکردگی میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے لیکن اب بھی اس میں مزید بہتری لانے کی ضرورت ہے۔اگر چیک اینڈ بیلنس کے نظام کو بہتر کر دیا جائے تو جعلی سیڈ مافیا اور جعلی ادویات پر کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ!تشریف رکھیں۔آپ کا وقت ختم ہو چکا ہے۔اب اجلاس کل بروز جمعۃ المبارک مورخہ10۔مارچ2017بوقت صبح00-9بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

جمعتہ المبارک،10-مارچ2017

(یوم الجمع،10-جمادی الثانی1438ھ)

سولھویں اسمبلی: ستائیسواں اجلاس

جلد 27: شمارہ 5

313

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ10۔مارچ2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

پری بجٹ بحث جاری رہے گی

315

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا ستائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،10۔مارچ2017

(یوم الجمع،10۔جمادی الثانی1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر40منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا
أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾ أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ
بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم ۚ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨١﴾ إِنَّمَا
أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحَانَ الَّذِي
بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾

سورة یسٓ آیات 80 تا 83

(وہی) جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ پیدا کی پھر تم اس (کی ٹہنیوں کو رگڑ کر ان) سے آگ نکالتے ہو(80) بھلا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ (ان کو پھر) ویسے ہی پیدا کر دے کیوں نہیں اور وہ تو بڑا پیدا کرنے والا اور علم والا ہے(81) اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے(82) وہ (ذات) پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے(83)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

آکھیں سوہنے نوں وائے نی جے تیرا گزر ہووے
میں مر کے وی نئیں مردا جے تیری نظر ہووے
دم دم نال ذکر کراں میں تیریاں شاناں دا
تیرے نام توں وار دیاں جنی میری عمر ہووے
او کیسیاں گھڑیاں سن مہمان ساں سوہنے دے
دل فیر وی کردا اے طیبہ دا سفر ہووے
ایہو دل وچ نیازی دے اکو آس چروکنی اے
سوہنے دے شہر اندر کتے ساڈا وی گھر ہووے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے تو گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے اور کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے اور کورم پورا نہ ہے لہٰذا بیس منٹ کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(بیس منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 11 بج کر 45 منٹ
پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔اس سے پیشتر کہ ہم آگے بڑھیں، کارروائی شروع کریں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے جمہوری روایت کو مدنظر رکھتے ہوئے ملک ندیم کامران وزیر منصوبہ بندی و ترقیات کی سربراہی میں اس معزز ایوان کے ممبران چودھری محمد شفیق وزیر سپیشل ایجوکیشن اور میاں نوید علی پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل کو بھیجا ہے کہ وہ حزب اختلاف کے معزز ممبران کو ایوان میں لے کر آئیں کیونکہ انہوں نے اپنے طور پر boycott کیا ہوا ہے۔

سوالات

(محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب ہم سوالات کو لیتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے متعلق سوالات ہیں۔ پہلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 6913 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپر وائزر سے متعلقہ تفصیلات

*6913: میاں طارق محمود: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گجرات میں کتنے سکول، ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپر وائزر کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان کے فرائض کیا کیا ہیں؟

(ج) ان میں سے کتنے ملازمین کے خلاف اس وقت کس کس بناء پر محکمانہ کارروائی یا ایکشن لیا جارہا ہے، ان کے نام، عہدہ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(د) یہ کارروائی یا ایکشن کب تک مکمل ہوگا؟

(ہ) کیا حکومت اس کو جلد از جلد فائنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر):

(الف) ضلع گجرات میں اس وقت کل 57 سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپر وائزر کام کر رہے ہیں اور ان کی تعیناتی ان بنیادی مراکز صحت پر ہے۔ بنیادی مرکز صحت عالمگڑھ، بارو، بھاگووال خورد، بھیلووال، بھراج، چک سادہ، چیچیاں دتے وال، چیچیاں شمس، چھوکر خورد، چوپالہ، فتح پور، گاکھڑا کلاں، گورالہ، ہنجرا، سرخ پور، جمال پور سیداں، جوڑا جلالپور، کریانوالہ، کوٹ بیلہ، بہل پور، مکیانہ، منڈیالہ، محمود آباد، معین الدین پور، منگووال، ناگریانوالہ، پیروشاہ، رنگ پور، سید ھڑی، سمن پنڈی، سارو کی، شیخ چوگانی، ٹھٹہ موسیٰ، ہریاوالہ، امرا کلاں، باہروال،

بانسریاں، بھدر، چکوڑی شیر غازی، دھوریہ، نندووال، حاجی محمد، کریالہ، کراریوالہ، کرنانہ، خیر گھنسار، منڈار، مرالہ گجراں، پنجن کسانہ، پسوال، سیکروالی، سہنہ، بھاگ نگر، بھولانی، کھوہار، اور بنیادی مرکز صحت سرڈھوک میں تعینات ہیں۔

(ب) سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر کے فرائض درج ذیل ہیں:

1. بنیادی مرکز صحت کے کیچ منٹ ایریا میں پائے جانے والے تمام گورنمنٹ کے سکولز کو وزٹ کرنا۔
2. طلباء و طالبات کی ذاتی صفائی کو بہتر بنانا اور سکول کی ماحولیاتی صفائی کو بہتر بنانے کے لئے ہدایات جاری کرنا۔
3. سکول کے طلباء و طالبات کی سکریننگ کرنا اور پڑھائی میں رکاوٹ بننے والی بیماریوں کی تشخیص کرنا مثلاً آنکھ، بصارت کے مسائل، کان اور قوت سماعت کے مسائل، پیٹ درد کا ہونا، دانت درد ہونا یا دانتوں کا خراب ہونا، خارش اور دیگر جلدی بیماریوں کی شناخت اور دیگر بیماریوں کی شناخت کرنا اور بیمار بچوں کو بنیادی مرکز صحت ریفر کرنا۔
4. سکول کے اساتذہ کو ٹریننگ دینا تاکہ وہ طلباء و طالبات کو پڑھاتے وقت بچوں کی کارکردگی اور صحت کا جائزہ لیں سکیں۔
5. طلباء و طالبات کا سہ ماہی مکمل طبی معائنہ کے لئے میڈیکل آفیسر کی مدد کرنا۔
6. اساتذہ اور طلباء و طالبات کے والدین کے مابین بہتر تعلق قائم کرنے کے لئے اقدامات کرنا۔
7. کمیونٹی کے افراد میں صحت کے بارے میں شعور اجاگر کرنا۔
8. بنیادی مرکز صحت کے فیلڈ سٹاف (سی ڈی سی سپروائزر، لیڈی ہیلتھ سپروائزر، ویکسینیٹر، سینٹری انسپکٹر) کے کام کو بطور فیلڈ انچارج سپروائز کرنا اور فیلڈ سٹاف کے کام کو بہتر بنانا۔
9. محکمہ صحت کی جانب سے اور حکومت پنجاب کی جانب سے دی گئی دیگر ذمہ داریوں کو سرانجام دینا۔

(ج) محکمہ صحت ضلع گجرات میں کسی بھی سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر کے خلاف کوئی محکمانہ کارروائی نہیں کی جارہی اور نہ کوئی شکایت زیر تفتیش ہے۔

(د) فی الوقت کوئی کارروائی یا ایکشن نہیں لیا جارہا۔

(ہ) فی الوقت کوئی شکایت نہ ہے اس لئے کوئی کارروائی بھی نہیں کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گجرات میں School Health and Nutrition Supervisors کی کل کتنی sanctioned posts ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! گجرات میں 57 School Health and Nutrition Supervisors کام کر رہے ہیں اور میں پتا کرا لیتا ہوں کہ گجرات میں کل کتنی sanctioned posts ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ سوال پہلے بھی pending ہوا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! میں check کرا کر بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سابق ایم پی اے حاجی محمد ناصر یہاں گیلری میں تشریف رکھتے ہیں اور اب یہ میئر گجرات بھی ہیں تو ہم انہیں اور اُن کے ساتھیوں کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں بھی حاجی محمد ناصر میئر گجرات جو سابق ایم پی اے بھی ہیں ان کو اور ان کے ساتھ گجرات سے آئے ہوئے بلدیاتی نمائندوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب سپیکر! میرے پہلے ضمنی سوال کا یہ جواب تو نہیں ہے لیکن اس سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ School Health and Nutrition Supervisors مختلف 9 کام کرتے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 9 کام جو بتائے گئے ہیں یہ سارے کام کرتے ہیں یا اسمبلی کو بتانے کے لئے یہ کارروائی کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے بھیجے گئے جواب کے مطابق یہ 9 کام کرتے ہیں لیکن معزز ممبر کو کہیں کوئی گلہ شکوہ ہے تو وہ ہمیں ضرور بتائیں ہم اُس کا تدارک کریں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ تمام کام check کرنے کے حوالے سے ان کے پاس مطلوبہ qualification ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! میں اس ضمن میں عرض کر دوں کہ ان کی minimum qualification رکھی گئی تھی جو یہ پوری کرتے ہیں لیکن اس میں سے ہم پھر چھانٹی کر رہے ہیں کہ جو لوگ میڈیکل سے relevant courses attend کریں اور پاس بھی کریں تو اُنہی کو آگے promote کیا جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! آپ نے مجھے، چودھری شفیق اور میاں نوید علی کو حزب اختلاف کے پاس بھیجا تھا تو ہم تینوں نے اُن کے پاس جاکر میاں محمود الرشید اور میاں محمد اسلم اقبال سے بات کی ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ ہمارا یہ 15/10 منٹ کا پروگرام ہے تو ہمیں کر لینے دیں۔ ہم نے اُن سے کہا ہے کہ آپ بات تو کرتے ہیں کہ کورم نہیں ہے تو یہاں آپ کے پاس بھی کورم پورا نہیں ہے تو پہلے آپ گھنٹیاں بجالیں تاکہ آپ یہاں پر کورم پورا کر کے ہمیں دکھائیں لیکن بہر حال انہوں نے 10 منٹ کی بات کی ہے تو 10 منٹ کے بعد ہم تینوں پھر اُن کے پاس جاکر اُن سے بات کریں گے اور واپس آکر آپ کو بتائیں گے۔ بہت شکریہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! گجرات میں یہ 57 لوگ ہیں جو گریڈ 17 کی تنخواہ اور مراعات لیتے ہیں۔ ان supervisors کی duties میں اساتذہ کو training دینا، طلباء کا پتا کرنا وغیرہ تو یہ لوگ صرف تنخواہ اور مراعات لے رہے ہیں لیکن یہ کوئی کام نہیں کر رہے کیونکہ ان duties کو perform کرنے کے حوالے سے ان کے پاس مطلوبہ qualification نہیں ہے۔ میں نے محکمہ سے یہ بات پوچھی تھی کہ ان کے حوالے سے آپ کے پاس کوئی شکایت ہے تو انہوں نے کہا کہ ہمیں کوئی شکایت نہیں ہے۔ اب بات یہ ہے کہ محکمہ ان کو check ہی نہیں کرتا اور اگر محکمہ انہیں check کرتا ہے تو اس کا کیا طریق کار ہے؟ کچھ لوگ اس ملک، اس صوبہ اور ضلعی حکومت کے اوپر بوجھ بنے ہوئے ہیں تو کیا محکمہ ان supervisors کو check کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! میرے خیال میں فاضل ممبر نے صحیح نشاندہی کی ہے کیونکہ ان supervisors کا بڑا important role ہے اور ان کو enroll کرنے کے حوالے سے حکومت کا یہ spirit تھا کہ سکولوں کے اندر بچوں کی بہتر طور پر نگہداشت وغیرہ ہو سکے۔ میرے خیال میں اپنے اپنے علاقوں میں ہم سب کی collective

responsibility بھی ہے کہ ان کے خلاف محکمہ کو اگر کوئی شکایات نہیں بھی آئیں پھر بھی ہم ان کے اوپر خود check رکھیں۔ ویسے ان کے خلاف کوئی شکایت ہو تو پنجاب سول سیکرٹریٹ میں بھی شکایت بھیجی جا سکتی ہے اور مقامی ای ڈی او کو بھی شکایت کی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں طارق محمود صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 6957 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سول ہسپتال ڈنگہ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*6957: میاں طارق محمود: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سول ہسپتال ڈنگہ (گجرات) کی تعمیر کا کام دو سال قبل شروع کیا گیا مگر ابھی تک یہ ہسپتال مکمل نہیں ہوا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ہسپتال کی آؤٹ ڈور میں روزانہ سینکڑوں مریض آتے ہیں اور ہر وقت آؤٹ ڈور میں مریضوں کا رش لگا رہتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ فنڈز موجود ہونے کے باوجود اس کی تعمیر میں بلاوجہ رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں؟

(د) کیا حکومت اس ہسپتال کی جلد از جلد تعمیر مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سول ہسپتال ڈنگہ کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا تھا جو تقریباً اب مکمل ہو چکا ہے اور سول ہسپتال ڈنگہ نئی بلڈنگ میں مکمل طور پر فنکشنل ہے جو مریضوں کو مکمل طبی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(ب) یہ بات بھی درست ہے کہ ہسپتال کی آؤٹ ڈور میں روزانہ سینکڑوں مریض علاج معالجہ کی غرض سے آتے ہیں اور مریضوں کے لئے بیٹھنے کا بھی مکمل انتظام موجود ہے اور حکومت کی پالیسی کے مطابق تمام طبی سہولیات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج) جی، نہیں! یہ بات درست نہ ہے اور بلڈنگ کی تعمیر کا عمل بھی مکمل ہو چکا ہے۔

(د) حکومت پنجاب کی طرف سے ہی ترجیحی بنیادوں پر سول ہسپتال کی تعمیر کا سلسلہ شروع ہوا تھا جو اب مکمل ہو چکا ہے اور ہسپتال مکمل طور پر فنکشنل ہے اور مریضوں کو علاج معالجہ کی تمام طبی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ جی ہاں! یہ درست ہے کہ سول ہسپتال ڈنگہ کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا تھا جو اب تقریباً مکمل ہو چکا ہے اور سول ہسپتال ڈنگہ نئی بلڈنگ میں مکمل طور پر فنکشنل ہو چکا ہے جہاں پر مریضوں کو مکمل طبی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ اس ہسپتال میں جتنی sanctioned posts ہیں وہ ساری filled ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! یہ ہسپتال فنکشنل ہے اور ہم نے اس سوال کے جواب میں یہی بتایا ہے کہ اگر کچھ vacant posts ہیں تو محکمہ ان کو پُر کر دے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری بتائیں کہ کتنی vacant posts ہیں اور کتنے لوگ کام کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! یہاں تو اس حوالے سے کوئی بات نہیں لکھی ہوئی۔ معزز ممبر fresh question کر دیں تو ہم انہیں جواب دے دیں گے کیونکہ ہم نے تو اسی سوال کے اندر رہنا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبر کا ضمنی سوال بنتا ہے تو آپ کو اس کا جواب دینا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر(ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! اس سوال میں معزز ممبر نے اس طرح کی کوئی بات نہیں پوچھی تھی تو میرے پاس یہ facts and figures نہیں ہیں میں بعد میں ان کو یہ انفارمیشن لے کر دے دوں گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ جز(ب) میں کہتے ہیں کہ یہ بات بھی درست ہے کہ ہسپتال کی out door میں روزانہ سینکڑوں مریض علاج معالجہ کی غرض سے آتے ہیں، مریضوں کے لئے بیٹھنے کا بھی مکمل انتظام موجود ہے اور حکومت کی پالیسی کے مطابق تمام طبی سہولیات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وہاں پر Surgeon and Lady Doctor ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر(ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! معزز ممبر جو نشاندہی کر رہے ہیں تو جو کمی بیشی ہے وہ پوری کر دی جائے گی۔ یہ فنکشنل ہے اور محکمہ کے حساب سے اس میں تمام posts فی الحال پُر ہیں۔ وہاں پر گائناکالوجسٹ اور سرجن بھی ہیں۔ اگر یہ کوئی اور نشاندہی کریں گے تو اس کو بھی پورا کیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ سرجن بھی ہے اور گائناکالوجسٹ بھی ہے تو سرجن بھی موجود نہیں ہے اور گائناکالوجسٹ بھی موجود نہیں ہے۔ یہ ہسپتال جب سے فنکشنل ہوا ہے ابھی تک وہاں پر سرجن ایک دن بھی گیا ہے اور نہ ہی appoint ہوا ہے۔ یہ ہسپتال سرجن کے بغیر کیسے چل سکتا ہے وہاں تو سرجری ہی نہیں ہو سکتی۔ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کریں کیونکہ سب کچھ آپ کے سامنے ہے۔ اس کو چیک کیا جائے کیونکہ لوگوں کو بنیادی سہولتیں ملنی چاہئیں۔

جناب سپیکر: یہ یقین دہانی کرا رہے ہیں تو پھر میرے خیال میں کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر(ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! وہاں سرجن کی sanctioned post نہیں ہے۔ اگر یہ اس کی نشاندہی کرتے ہیں تو ہم اس کو پورا کریں گے۔ اگر محکمہ provide نہیں کر رہا تو اس کو بھی ہم دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ مہربانی۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں sanctioned post نہیں ہے اگر آپ کہیں گے تو اس کا وہ اچھے طریقے سے تحرک کریں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ بات تو بالکل ہے کہ سرجن کی post ہے۔ یہ ان کی مرضی ہے کہ یہ آج ایوان میں جو کہنا ہے کہہ دیں۔

جناب سپیکر! میرا پہلے بھی ایک سوال تھا جو 14۔ اکتوبر 2016 کو پیش ہوا تھا اس دن بھی جمعۃ المبارک تھا۔ اُس کے بارے میں میری آپ سے گزارش ہے کہ میں نے RHC ڈنگہ کے بارے میں پوچھا تھا تو یہاں آپ کے حکم کے مطابق منسٹر صاحب اور سیکرٹری ہیلتھ بھی گئے وہ ساری صورتحال دیکھ کر آئے۔ انہوں نے اسمبلی کے floor پر commitment دی ہوئی ہے کہ ہم وہ رہائشیں بنائیں گے اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو لکھیں گے۔ میں نے یہاں کہا تھا کہ یہ لیٹر لکھیں اور لیٹر کی کاپی مجھے بھی دیں۔ میں اس دن کی کارروائی پڑھ کر سنا سکتا ہوں لیکن انہوں نے لیٹر لکھا اور نہ مجھے لیٹر کی کاپی دی کام تو علیحدہ بات ہے۔

جناب سپیکر! اسمبلی میں جو کچھ discuss ہوتا ہے وہ اسمبلی کی پراپرٹی ہے۔ اس کے علاوہ جو یہاں باتیں ہوتی ہیں ان پر 100 فیصد عملدرآمد ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کو ساری بات بتا رہے ہیں۔ آپ ان کی بات سن بھی رہے ہیں کہ وہاں سرجن کی sanctioned post نہیں ہے۔ اس بارے میں وہ آپ کو یقین دہانی کرا رہے ہیں کہ اس پر وہ تحرک کریں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے پہلے بھی اسی طرح کیا ہے۔

جناب سپیکر: میں پہلے کی بات نہیں کرتا۔ میں اب کی بات کرتا ہوں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پہلے کی بات بھی ہونی چاہئے۔ اُس کا بھی یہ جواب دیں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ آپ کی وہ بات بھی انہوں نے سن لی ہے۔ یہ اُس کا بھی علاج کریں گے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 7148 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ راحیلہ انور کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل فیروزوالا:ڈاکٹر مقبول میموریل گورنمنٹ ہسپتال کی بحالی کا مسئلہ

*7148: محترمہ راحیلہ انور: کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1979 میں لاہور سے دس کلو میٹر جی ٹی روڈ تحصیل فیروز والا (مشین کرافٹ فیکٹری کے ساتھ) میں الشیخ ویلفیئر ہسپتال کے نام سے ایک ہسپتال قائم کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کو بعد میں "ڈاکٹر مقبول میموریل گورنمنٹ ہسپتال" کے نام سے حکومت پنجاب نے نیشنلائز کر لیا، ہسپتال کو نیشنلائز کرنے والے آرڈرز کی کاپی فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کو ختم کر کے اس کی بلڈنگ کو سپورٹس کمپلیکس بنا دیا گیا ہے؟

(د) مذکورہ ہسپتال کو ختم کر کے سپورٹس کمپلیکس بنانے کی وجوہات کیا ہیں نیز ہسپتال ختم کرنے کے آرڈرز کی کاپی فراہم کریں؟

(ہ) کیا حکومت موجودہ سپورٹس کمپلیکس کو ختم کر کے اس کی بلڈنگ میں دوبارہ ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر):

(الف) یہ بات درست ہے کہ الشیخ ویلفیئر ہسپتال کے نام سے ایک ہسپتال لاہور جی ٹی روڈ تحصیل فیروز والا میں قائم کیا گیا تھا اور الشیخ ویلفیئر ایسوسی ایشن اس کا انتظام کرتی تھی۔ کچھ عرصہ مذکورہ ہسپتال الشیخ ویلفیئر ایسوسی ایشن کے نام سے چلتا رہا۔ کیونکہ یہ ایک بڑا پراجیکٹ تھا اس کے اخراجات اور دیکھ بھال کا انتظام الشیخ ویلفیئر ایسوسی ایشن کے لئے مشکل تھا تو الشیخ ویلفیئر ایسوسی ایشن نے مورخہ 2002-09-19 کو حکومت پنجاب کے ساتھ ایک معاہدہ کیا اور اس معاہدہ کے تحت مذکورہ بالا ہسپتال کا نام ڈاکٹر مقبول میموریل ہسپتال رکھا گیا۔ اس طرح مورخہ 2002-09-14 کی conveyance deed کے تحت ڈاکٹر مقبول میموریل ہسپتال کی مکمل اور مطلق منتقلی محکمہ صحت حکومت پنجاب کو ہو گئی۔ یہ امر بھی واضح رہے کہ مورخہ 2001-09-14 سے پہلے بھی الشیخ ویلفیئر ایسوسی ایشن اور محکمہ صحت حکومت پنجاب کے مابین مورخہ 2001-04-09 کو ایک دستاویزی اقرار نامہ لکھا گیا تھا جس

کے تحت ہسپتال کی تمام ادائیگیوں کا ذمہ دار محکمہ صحت کو بنایا گیا تھا۔ اور اس وقت سے محکمہ صحت حکومت پنجاب نے گورنر پنجاب کے حکم کے مطابق مذکورہ بالا ہسپتال کو فنکشنل بنایا ہوا ہے اور اسی وقت سے بدستور MCH,OPD اور EPI کا کام تسلی بخش ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر مقبول میموریل ہسپتال رچنا ٹاؤن فیروز والا کا باقاعدہ طور پر PC-1 تیار کیا گیا اور مورخہ 2008-10-18 کو گورنر پنجاب نے ڈاکٹر میموریل ہسپتال کو تحصیل ہیڈ کوارٹر کا درجہ دے دیا اور اس کے لئے۔/169,273 ملین روپے مختص کئے گئے۔

یہ امر بھی واضح رہے کہ ڈاکٹر مقبول میموریل ہسپتال فیروز والا میں ڈاکٹر، پیرامیڈیکل سٹاف اور دیگر عملہ دن رات عوام کو صحت کی بنیادی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(ب) یہ بات سرے سے ہی غلط اور بے بنیاد ہے کہ ڈاکٹر مقبول میموریل ہسپتال کو حکومت پنجاب نے nationalize کر لیا ہے۔ بلکہ یہ ایک conveyance deed کے تحت حکومت پنجاب کو دیا گیا تھا اور یہ الشیخ ویلفیئر ایسوسی ایشن اور حکومت پنجاب کے درمیان ایک معاہدہ تھا۔ اس طرح مذکورہ بالا ہسپتال کبھی بھی nationalize نہیں ہوا تھا۔

(ج) ٹی ایچ کیو ہسپتال فیروز والا 60 بیڈز پر مشتمل ہے۔ یہ بات غلط ہے کہ ہسپتال کو ختم کر کے اس بلڈنگ کو سپورٹس کمپلیکس بنا دیا گیا ہے۔ ہسپتال آج بھی اپنی اصلی جگہ پر فنکشنل ہے جبکہ سپورٹس کمپلیکس علیٰحدہ ہے اور ہسپتال علیٰحدہ ہے اور ہسپتال میں روزانہ سینکڑوں کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔

(د) ہسپتال اپنی اصلی جگہ کام کر رہا ہے۔ جبکہ سپورٹس کمپلیکس جو ملحقہ زمین تھی اس پر بنایا گیا ہے اس طرح ہسپتال ختم ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ہ) یہ غلط ہے کہ ہسپتال ختم کر کے سپورٹس کمپلیکس بنایا گیا ہے۔ ہسپتال اپنی اصلی جگہ پر قائم ہے اور وہاں کام ہو رہا ہے اور ہسپتال علیٰحدہ ہے اور سپورٹس کمپلیکس علیٰحدہ ہے۔ یہ امر موقع پر جا کر ملاحظہ فرمایا جا سکتا ہے۔

یہ کہ اسمبلی سوال نمبر 7148 کا مفصل جواب اوپر درج کر دیا گیا ہے لہٰذا اس بابت تمام الزامات غلط اور بے بنیاد ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) کے اندر یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک معاہدہ اس ہسپتال کے ساتھ ہوا تھا کیا معزز پارلیمانی سیکرٹری۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جی، چودھری صاحب!

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جاری۔۔۔)

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ اس معاہدے کے مطابق حکومت مذکورہ ہسپتال کی جگہ کو صرف ہسپتال کے طور پر استعمال کر سکتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! جی، بالکل یہ جو ہسپتال فنکشنل ہے یہ علیحدہ جگہ پر ہے جبکہ سپورٹس کمپلیکس علیحدہ جگہ پر ہے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری محمد اقبال!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! یہی اختلافی بات ہے کہ میڈم جنہوں نے یہ سوال پوچھا ہے ان کی انفارمیشن کے مطابق یہاں پر ہسپتال کی جگہ پر encroachment ہو رہی ہے۔ یہاں پر جمنیزیم بنا ہوا ہے اور کچھ انتظامیہ کے دفاتر بھی چل رہے ہیں اس لئے میری آپ سے گزارش ہے کہ ایوان کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو وہاں پر موقع ملاحظہ کرے۔ انہوں نے خود کہا ہے کہ وہاں پر موقع ملاحظہ کر لیا جائے لہٰذا آپ موقع ملاحظہ کروائیں تاکہ پتا چل سکے کہ اس میں کیا سچ اور کیا جھوٹ ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب کچھ کہہ رہے ہیں اور چودھری صاحب کچھ کہہ رہے ہیں لہٰذا اس سوال کو ہیلتھ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ within two months آنی چاہئے۔ اگلا سوال نمبر 7498 جناب احمد خان بھچر کا ہے اور اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2610 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اور ان کی request آئی ہے کہ میرے سوالات یا جو بھی بزنس ہے اس کو pending فرمادیں۔ اگلا سوال ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

چودھری طارق سبحانی: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری طارق سبحانی: جناب سپیکر! سوال نمبر 4265 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ: سول ہسپتال ڈسکہ میں لیبارٹری سے متعلقہ تفصیلات

*4265: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول ہسپتال ڈسکہ میں موجود لیبارٹری کون کون سے ٹیسٹ کرنے کی اہلیت رکھتی ہے؟

(ب) اس لیبارٹری میں کون کون سے equipment موجود ہیں اور کن کی اشد ضرورت ہے؟

(ج) کیا حکومت missing equipment مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر):

(الف) سول ہسپتال ڈسکہ کی لیبارٹری میں مندرجہ ذیل ٹیسٹ کی سہولیات ہیں جن کی تفصیل List Attached (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سول ہسپتال ڈسکہ کی لیبارٹری میں مندرجہ ذیل equipments موجود ہیں جن کی تفصیل List Attached(Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس سلسلے میں حکومت پنجاب بہت جلد جو equipments سول ہسپتال ڈسکہ میں نہ ہیں وہ ہنگامی بنیادوں پر خریدنے کی کاوش کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری طارق سبحانی: جناب سپیکر! میرا پارلیمانی سیکرٹری سے یہ ضمنی سوال ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں پرچی فیس ایک روپیہ مقرر کی گئی ہے تو میری ایک گزارش ہے کہ ایک روپیہ فیس ادا کرنے میں change کا بہت مسئلہ آتا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے جب ہسپتالوں میں ڈی سی او صاحبان یا کوئی بھی سرکاری افسر جاتا ہے تو وہ جا کر دیکھتا ہے کہ آپ نے change نہیں دیا کیونکہ ان کے پاس اکثر change ہوتا ہی نہیں ہے تو میری تجویز ہے کہ یا تو اس کو فری کر دیا جائے یا اس کی فیس پانچ روپے مقرر کر دی جائے تاکہ کم از کم معقول رقم بھی ہسپتال کو مل سکے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں کچھ نہ کچھ تو کیا ہوگا ایسے ہی تو نہیں ہوگا۔

چودھری طارق سبحانی: جناب سپیکر! اس فیس کو ختم ہی کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس طرح سے اس کو ختم نہیں کر پائیں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کا کیا خیال ہے، آپ بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! فاضل ممبر کی تجویز بہت اچھی ہے۔ we can consider it. ڈیپارٹمنٹ اپنے policy matter میں اس کو consider کرتا ہے لیکن اس کے different aspects کو ذرا دیکھنا پڑے گا۔ ان کی تجویز ٹھیک ہے اس کو ہم study کر لیں تو فاضل ممبر کے ساتھ discuss کر لیں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس وقت تک پھر کیا اس سوال کو pending کر دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! یہ تو تجویز ہے اور باقی سوال کا تو ہم نے جواب دے دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ سبحانی صاحب! آپ مزید کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟

چودھری طارق سبحانی: جناب سپیکر! نہیں، شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4873 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں ایمبولینس سے متعلقہ تفصیلات

*4873: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال کے سرکاری ہسپتالوں میں سال 13-2012 اور 14-2013 کے دوران کتنی سرکاری ایمبولینسز خریدی گئیں نیز ان ایمبولینسز کی خریداری پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) ان ہسپتالوں میں مذکورہ سالوں کے ان ایمبولینسز کی مرمت پر کتنی رقم خرچ ہوئی، سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر):

(الف) ضلع ساہیوال کے سرکاری ہسپتالوں میں سال 13-2012 اور 14-2013 کے دوران کوئی ایمبولینس نہیں خریدی گئی۔

(ب) ضلع ساہیوال، سال 13-2012 اور 14-2013 میں کوئی ایمبولینس خرید ہی نہ کی گئی اس لئے ایمبولینس کی مرمت پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ ضلع ساہیوال کے سرکاری ہسپتالوں میں سال 13-2012 اور 14-2013 کے دوران کتنی سرکاری ایمبولینسز خریدی گئیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا 2014 کی سمری میں order ہے جو کہ approved ہے تو یہ اس سمری کے تناظر میں ایمبولینسز کب تک خرید لیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! جواب کے مطابق تو یہ ایمبولینسز اس سن میں نہیں خریدی گئیں لیکن وہاں پر ایمبولینسز کی need ہے۔ ہم آپ کا جو issue concern ہے کہ وہاں پر ایمبولینسز ہونی چاہئیں تو اس کو انشاء اللہ ہم پورا کرتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پنجاب کے باقی اضلاع میں ایمبولینسز purchase کی جا چکی ہیں۔ صوبائی وزیر خواجہ عمران نذیر اور جناب علی جان سیکرٹری کا میں شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ کو پہلے ہی ساری بات کا تو پتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے ایمبولینسز کا temporarily ہمیں arrangement کروا کے دیا ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! پھر آپ اس طرح کے سوال کیوں کرتے ہیں کہ کتنے پیسے مرمت پر خرچ ہوئے اور کتنے اس کے پٹرول پر خرچ ہوئے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ انہوں نے temporarily arrangement کیا ہے لیکن وہ permanent arrangement کب تک کر دیں گے؟ اب میں یہ آپ کے توسط سے گزارش کرتا ہوں کہ ساہیوال میں کتنی ایمبولینسز موجود ہیں اور کس کس RHC پر اس وقت موجود ہیں اور کہاں پر vacant ہیں، یہ ذرا بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! اس وقت ان کی figures میری finger tips پر نہیں ہیں لیکن میں ان کو یہ انفارمیشن provide کر دوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں فرمایا ہے کہ کوئی ایمبولینس خرید ہی نہ کی گئی اس لئے ایمبولینس کی مرمت پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔ ان کے مطابق ساہیوال میں کوئی ایمبولینس ہی نہیں ہے جس کی مرمت پر یہ اخراجات کرتے تو اس وقت ساہیوال میں بارہ

ایمبولینسز موجود ہیں۔ یہ صرف بتادیں کہ ان میں کتنی ایمبولینسز ناکارہ حالت میں کھڑی ہیں اور ان کی کیوں مرمت نہیں کروائی گئی؟

جناب سپیکر: ملک صاحب! یہ 2014 کا ڈیپارٹمنٹ نے جواب دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 13-2012 اور 14-2013 کے دوران ان کی مرمت کیوں نہیں کی گئی اور اس وقت کتنی ایمبولینسز ناکارہ کھڑی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے تو یہ fresh question کر لیں تو میں ان کو ضرور بتادوں گا۔ اگر یہ سوال نہیں بھی کریں گے تب بھی ہم ان کو یہ انفارمیشن provide کر دیں گے کیونکہ یہ جواب specifically اس year کا تھا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ جواب ٹھیک ہے تو میں آپ کے حکم کے مطابق مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ نے خود اس کے متعلق سوال پوچھے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! نہیں، یہ کمیٹی کے سپرد کرنے والی بات نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کیونکہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے حکم پر آج تک عملدرآمد نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ عملدرآمد ہو جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہاں پر ناکارہ ایمبولینسز کھڑی ہیں اور ڈیپارٹمنٹ کے پاس پیسے ہیں اور وہ سارے پیسے surrender ہو رہے ہیں تو آپ مہربانی فرمادیں اس پر رپورٹ ہی منگوالیں بے شک اس کو کمیٹی کے سپرد نہ کریں۔

جناب سپیکر: چلیں، رپورٹ پارلیمانی سیکرٹری صاحب لے آئیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس پر مہربانی کریں کیونکہ یہ عوام الناس کے فائدے کا سوال ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! میرے خیال میں فاضل ممبر کو سوال کرتے وقت year کو specify نہیں کرنا چاہئے تھا تو ہم پھر اس کی انفارمیشن لے کر رکھتے۔

(اذان جمعہ)

جناب سپیکر: جی، انہوں نے 13-2012 اور 14-2013 کا پوچھا ہے۔ جی، ارشد صاحب! آپ نے 2012-13 اور 2013-14 کا پوچھا ہے جس کی وہ بات کر رہے ہیں لیکن آپ latest position پوچھ رہے ہیں اس کے بارے میں وہ آپ کو بتادیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مہربانی کرکے اس کی رپورٹ منگوالیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ رپورٹ منگوالیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مہربانی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی آپ کا ہے لہٰذا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 4874 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں تعینات ڈرگ انسپکٹرز سے متعلقہ تفصیلات

*4874: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال محکمہ صحت میں کتنے ڈرگ انسپکٹر تعینات ہیں اور کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ب) ان ڈرگ انسپکٹروں نے یکم جنوری 2013 سے آج تک اس ضلع کی حدود میں کتنے میڈیکل سٹوروں کی checking کی ہے، کتنے میڈیکل سٹوروں کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائی کی گئی ہے، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر):

(الف) ضلع ساہیوال محکمہ صحت میں ایک ڈرگ کنٹرولر ساہیوال اور ایک ڈپٹی ڈرگ کنٹرولر چیچہ وطنی دو اسامیاں ہیں اور دونوں ہی خالی ہیں۔ دونوں اسامیوں پرHospital Pharmacistکوایڈیشنل چارج دے کر کام کروایا جارہا ہے۔

(ب) یکم جنوری 2013 سے آج تک 1590 میڈیکل سٹوروں کی checking کی گئی اور 527 میڈیکل سٹوروں کے خلاف مندرجہ ذیل بنیاد پر محکمانہ کارروائی کرتے ہوئے قانونی کارروائی کے لئے کیس متعلقہ ڈرگ کورٹ کو بھیجے گئے۔

1. ادویات کے samples لئے گئے۔
2. بغیر لائسنس کے ادویات کی سیل،
3. بغیر وارنٹی کے ادویات کی سیل۔
4. Qualified personکا غیر حاضر ہونا۔
5. کنٹرول ادویات کا رجسٹر پر اندراج نہ ہونا۔
6. مقررہ درجہ حرارت پر ادویات کا سٹور نہ ہونا۔
7. غیر رجسٹرڈ ادویات کی سیل
8. Expiredادویات کی سیل۔

نوٹ: ضلع کے تمام میڈیکل سٹوروں کی سہ ماہی بنیاد پر checking کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ غیر لائسنس یافتہ میڈیکل سٹوروں کے خلاف بھی محکمانہ کارروائی کر کے ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ کو کیس بھیجے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) پر کروں گا۔ اس میں پوچھا تھا کہ ضلع ساہیوال محکمہ صحت میں کتنے ڈرگ انسپکٹر تعینات ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟ اس کا جواب آیا ہے کہ ضلع ساہیوال محکمہ صحت میں ایک ڈرگ کنٹرولر ساہیوال اور ایک ڈپٹی ڈرگ کنٹرولر چیچہ وطنی دو اسامیاں ہیں اور دونوں ہی خالی ہیں۔ دونوں اسامیوں پر ہسپتال Pharmacistکو ایڈیشنل چارج دیا گیا ہے لہٰذا یہ بتایا جائے کہ Pharmacist کا کیا سکیل اور cadre ہے، کنٹرولر کا کیا cadre ہے اور کب سے یہ دونوں اسامیاں خالی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! ہم نے فاضل ممبر کو جواب دیا ہے کہ دو اسامیاں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: وہ اسامیوں کے بارے نہیں پوچھ رہے بلکہ پوچھ رہے ہیں کہ Pharmacist جو آپ نے وہاں لگائے ہیں، کیا وہ اس cadre میں آتے ہیں یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! فی الحال یہ Pharmacist ہی چلا رہے ہیں جو کہ ایڈیشنل چارج پر ہیں کیونکہ انہی کو medicine کا how know ہوتا ہے لیکن اس کو proper cadre پر آنا چاہئے اور اس کو ہم کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش کی ہے کہ یہ اسامیاں کب سے vacant ہیں، Pharmacist کس گریڈ کا ہے، ڈرگ کنٹرولر کس گریڈ کا ہے اور ساہیوال میں کتنے میڈیکل سٹور ہیں جن کو چیک کیا جانا ضروری تھا لیکن چیک نہیں ہو رہے، ڈیپارٹمنٹ اس حوالے سے کیا کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! Pharmacist کا گریڈ 17 ہے، ڈرگ کنٹرولر کا گریڈ 19 جبکہ ڈپٹی ڈرگ کنٹرولر کا گریڈ 18 ہے۔ جو پہلے صاحبان ان سیٹوں پر تھے وہ on charges of misconduct suspend ہیں اس لئے Pharmacist ان کی جگہ پر کام کر رہے ہیں۔ باقی ہم نے تفصیل لکھ کر دی ہے کہ کتنے میڈیکل سٹوروں پر checking ہوئی ہے جبکہ ان کی سہ ماہی checking بھی ہوتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش کی ہے کہ جو ڈرگ کنٹرولر ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ ایک دفعہ ہی پوچھ لیا کریں تاکہ وہ آپ کو اچھے طریقے سے جواب بھی دے سکیں۔ آپ درمیان میں بات ٹوک کر پھر نئے سرے سے شروع کر دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بات یہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ بات انہوں نے بتادی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ مطمئن ہیں تو پھر میں بیٹھ جاتا ہوں۔ گریڈ 19 پر گریڈ 17 کا بندہ کام کر رہا ہے جو ہسپتال میں بھی ڈیوٹی دے رہا ہے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ کمی پوری کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جو بندہ suspend ہو گیا ہے ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ ذرا آرام سے بات کیا کریں تاکہ کسی بات کی سمجھ بھی آئے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ساہیوال ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہے جہاں پر ڈرگ کنٹرولر بی پی ایس۔19 کا ہے۔ چلیں، یہی بتا دیا جائے کہ وہ کتنے عرصہ سے suspend ہے؟

جناب سپیکر: آپ کیا کیا پوچھیں گے، کچھ اور بھی پوچھ لیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ساہیوال میں کتنے میڈیکل سٹور ہیں؟

جناب سپیکر: اب یہ بات نہیں بنے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! We will ensure کہ جلد از جلد وہاں پر گریڈ 19 کے ڈرگ کنٹرولر in place ہوں اور اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے کہ یہ misconduct پر نکلے ہوئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پھر آپ ناراض ہو جاتے ہیں حالانکہ میرے سوال کا ایک بھی جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ میری بات سنیں۔ آپ ایک سوال کو لے کر سارا ٹائم اسی پر ہی خرچ کریں گے تو باقی ممبران کے سوالوں کا میں کیا کروں گا؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اس کی سمجھ آپ کو بھی آ گئی ہے جو بات انہوں نے کی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں۔ ساہیوال ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہے لیکن کتنے عرصہ سے وہاں پر ڈرگ کنٹرولر اور ڈپٹی ڈرگ کنٹرولر کی سیٹ خالی ہے؟

جناب سپیکر: کیا آپ کا اس میں قصور نہیں ہے کہ آپ پہلے ہی اس کی نشاندہی کرتے کیونکہ آپ وہاں کے نمائندے ہیں؟ ایسے نہ کیا کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اپنا قصور ہی بتا سکتے ہیں۔ ساہیوال ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے جہاں پر یہ سیٹ گزشتہ آٹھ ماہ سے خالی ہے۔ ہمارے ساہیوال کے ساتھ اوکاڑہ میں ڈرگ کنٹرولر اور ڈپٹی ڈرگ کنٹرولر بھی موجود ہیں۔ کیا یہ ہمارے ساہیوال میں فوری طور پر مہیا کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ انہیں بتا دیں کہ کیا فوری طور پر مہیا کر دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے فاضل ممبر کو بتا دوں کہ تین ماہ سے یہ suspend ہیں اور یہ سارا مسئلہ تین ماہ سے ہی ہے۔ یہ سیٹ بہت جلد ہم پُر کر دیں گے۔ چونکہ ڈرگ کنٹرولر بہت تھوڑی تعداد میں ہوتے ہیں لیکن ہم اوکاڑہ سے ہی ڈرگ کنٹرولر جلد از جلد بھجوا دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! ان کی بات کی سمجھ نہیں آرہی۔

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ کچھ خیال کریں کیونکہ بیٹھے بیٹھے بات کرنا اچھا نہیں لگتا۔ آپ کھڑے ہو کر بات کریں تاکہ میں پھر اس کا notice لوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ ڈرگ انسپکٹر نے آج تک ضلع کی حدود میں کتنے میڈیکل سٹوروں کی checking کی ہے اور کتنے میڈیکل سٹوروں کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ کارروائی کی گئی؟ اس کا جواب آیا ہے کہ 2013 سے آج تک 1590 میڈیکل سٹوروں کی checking کی گئی اور 527 میڈیکل سٹوروں کے خلاف مندرجہ ذیل بنیاد پر محکمانہ کارروائی کرتے ہوئے قانونی کارروائی کے لئے کیس متعلقہ ڈرگ کورٹ کو بھیجے گئے۔ مجھے یہ بتا دیا جائے کہ 2013 سے آج تک ان کا کیا result نکلا، ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی، کتنے میڈیکل سٹوروں کے لائسنس کینسل کئے گئے، کتنا جرمانہ ہوا اور کتنی recovery ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کو سال وار پوری طرح تفصیل بتائیں جو آپ سے پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! 1590 میڈیکل سٹوروں کو چیک کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ ہم نے پڑھ لیا ہے جبکہ وہ آپ سے کچھ اور پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! پانچ چھ areas ہیں جس کی precise تفصیل ابھی میرے سامنے نہیں ہے جو یہ مانگنا چاہ رہے ہیں لیکن ہم ساتھ ساتھ regularly checking کر رہے ہیں۔ یہ جو data آ رہا ہے یہ کہیں نہ کہیں recorded ہے تو ہم ان کو بتا رہے ہیں۔ اگر یہ اس کی تفصیل مانگنا چاہ رہے ہیں تو ان کو provide کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: یہ خود نہیں مانگنا چاہتے بلکہ یہ تفصیل آپ سے ایوان مانگتا ہے۔ آپ اس کی تیاری کر کے آئیں کیونکہ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! یہ آپ کا حق ہے اور ہم بالکل تفصیل provide کریں گے لیکن جہاں تک انہوں نے سوال کیا تھا اس کا تفصیلی جواب یہاں پر آیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کر کے پوری تیاری کر کے آیا کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ مہربانی کر کے یہ سوال کمیٹی کے سپرد کر دیں کیونکہ یہ بڑی اہمیت کا حامل سوال ہے۔

جناب سپیکر: جب آپ اس میں پوری دلچسپی لیں گے تو پھر ہم بھی دیکھیں گے لیکن ابھی نہیں کیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ضلع کے تمام میڈیکل سٹوروں کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، ابھی نہیں۔ میں اس سوال کو pending کرتا ہوں لہٰذا محکمہ اس کا جواب لے کر آئے۔ یہ ابھی کمیٹی کے سپرد نہیں ہو سکتا۔ اگلا سوال ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آج جمعہ کا دن ہے لہٰذا یہ بھی مہربانی کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی۔

CH TARIQ SUBHANI: On his behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری طارق سبحانی: جناب سپیکر! سوال نمبر5398 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈسکہ میں ٹراما سنٹر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*5398: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو لیول سول ہسپتال ڈسکہ میں ٹراما سنٹر نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت سول ہسپتال ڈسکہ میں ٹراما سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر):

(الف) یہ درست ہے کہ سول ہسپتال ڈسکہ میں ٹراما سنٹر موجود نہ ہے۔

(ب) بحوالہ سی ایم ڈائیریکٹیو نمبری DS(ASSEM)CMS/12/OT-4/(B)154486 مورخہ 06-08-2012 کے تحت ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سیالکوٹ نے محکمہ بلڈنگز سے مل کر سکیم مبلغ 114.610 ملین (Building-45.576M+Revenue 64.034M) کا PC-1 بنا کر بذریعہ ضلعی حکومت سیالکوٹ نے محکمہ صحت گورنمنٹ آف پنجاب کو بھیجا لیکن یہ سکیم نہ ہی کسی فورم سے منظور ہوئی اور نہ ہی ADP سکیم میں شامل ہو سکی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری طارق سبحانی: جناب سپیکر! جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ CM directive issue ہوا ہے لیکن یہ ADP کی سکیم نہیں ہے لہٰذا میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا محکمہ اس کے بارے میں سوچ بچار رکھتا ہے کہ ڈسکہ میں ٹراما سنٹر بنایا جائے؟

جناب سپیکر: آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

چودھری طارق سبحانی: جناب سپیکر! یہ ADP سکیم میں شامل نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! وہاں پر ٹراما سنٹر ہے اور نہ ہی ابھی تک اس پر کوئی پیشرفت ہوئی ہے بلکہ یہ معاملہ ابھی رُکا ہوا ہے۔ ہم اس کو اپنے محکمہ میں دیکھ لیتے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔ کیا اجازت ہے؟

جناب سپیکر: آپ بھی کرنا چاہتی ہیں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے۔

جناب سپیکر: آپ غیر حاضریاں تو بہت کرتی ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں تو روزانہ موجود ہوتی ہوں۔

جناب سپیکر: میں نے کل آپ کو نہیں دیکھا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! آج ہی آپ نے دیکھا ہے جبکہ میں تو سلام بھی کرتی ہوں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! یہ سوال نمبر 5398 کا جز (الف) ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب میرے خیال میں بیٹھ جائیں تو بہتر ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اب آپ نے اجازت دی ہے تو بولنے دیں۔

جناب سپیکر: وقفہ سوالات ختم ہوا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع میانوالی: ڈی ایچ کیو، ٹی ایچ کیو اور دیگر طبی مراکز سے متعلقہ تفصیلات

*7498: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع میانوالی میں کتنے ڈی ایچ کیو، ٹی ایچ کیو، آر ایچ سی اور بی ایچ یو ہیں ان کے نام بتائیں؟

(ب) ان میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں عہدہ اور گریڈ وار کتنی ہیں اور کتنی خالی ہیں؟

(ج) کیا ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی حاضری کی چیکنگ کی جاتی ہے تو کون کون سی اتھارٹی ان کی چیکنگ کر سکتی ہے؟

(د) یکم جنوری 2015 سے آج تک کتنے ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کے خلاف ڈیوٹی سے غیر حاضری پر ایکشن لیا گیا تفصیلات فراہم کریں؟

(ہ) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس ضلع کے ہسپتالوں اور طبی مراکز صحت میں تعینات ڈاکٹر اکثر ڈیوٹی سے غائب پائے جاتے ہیں اگر ڈیوٹی پر آتے ہیں تو چند لمحوں کے لئے آتے ہیں، کیا حکومت اس سلسلہ میں کوئی مؤثر اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع میانوالی میں ایک ڈی ایچ کیو، تین ٹی ایچ کیو، دس آر ایچ سی اور چالیس بی ایچ یو ہیں۔ نام کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ان میں 170 ڈاکٹروں کی منظور شدہ سیٹیں ہیں اور ان میں 45 خالی ہیں، پیرا میڈیکل سٹاف کی 281 سیٹیں ہیں جن میں سے 58 خالی ہیں اور ان کی بھرتی زیرِ عمل ہے۔

(ج) تشخصی نظام حاضری (بائیو میٹرک اٹینڈنس سسٹم) ہر ہیلتھ فیسلٹی پر حکومت پنجاب نے متعارف کرا دیا ہے۔ اب تمام ملازمین کی حاضری آن لائن بھی چیک کی جاتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ ایم، ای، ایز (مانیٹرنگ ایویلوایشن اسسٹنٹ) جو ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ آفیسر کے زیر سایہ کام کرتے ہیں، باقاعدہ طور پر ہیلتھ فیسلٹی کا دورہ کر کے حاضری چیک کرتے ہیں، ان

ایکسٹرنل مانیٹرز کی رپورٹ کے مطابق باقاعدہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کے تمام اعلیٰ افسران باقاعدہ طور پر ان ہیلتھ فسلیٹیز کا دورہ کرتے ہیں اور حاضری اور باقی انڈیکیٹرز کا بھی معائنہ کرتے ہیں۔

(د) اس عرصہ کے دوران دو ڈاکٹرز کو نوکری سے فارغ کیا گیا، گیارہ ڈاکٹرز کو ضلع سے فارغ کر کے ان کی خدمات کو سیکرٹری ہیلتھ کے سپرد کر دیا گیا، سات ڈاکٹرز کی تنخواہ روک دی گئی یا ان کی تنخواہ میں سے بطور سزا کٹوتی کی گئی، ایک نرس کی خدمات کو سیکرٹری کے سپرد کر دیا گیا، ایک پیرامیڈیکل سٹاف کو نوکری سے فارغ کیا گیا اور 26 کی تنخواہوں میں کٹوتی کی گئی اور چھ کی تنخواہ روک دی گئی۔

(ہ) ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ آفیسر کے زیر سایہ کام کرنے والے ایم، ای، ایز ان عمومی حکومتی اوقات منصبی میں مراکز صحت کا غیر متوقع دورہ کرتے ہیں، اگر کوئی ایسی بات ہو تو وہ فوری حکام بالا کو مطلع کرتے ہیں جو ان ملازمین کے خلاف ضروری قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہیں۔اس قسم کی شکایات کا سدباب کرنے کے لیے حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں تشخصی نظام حاضری (بائیو میٹرک اٹینڈنس سسٹم) متعارف کرایا ہے، جس کے ذریعے اب سیکرٹریٹ کی سطح پر مانیٹرنگ کی جاتی ہے۔

سرکاری ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کے انجکشنز سے متعلقہ تفصیلات

*5533: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے اکثر سرکاری ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کے پیگ انٹرفیرون ٹیکے نہ ہونے کی وجہ سے ہزاروں مریض موت کے منہ میں چلے جائیں گے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 14-2013 کے دوران ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام پنجاب نے پیگ انٹرفیرون ٹیکے خریدنے کا ارادہ کیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے تحت ساڑھے نو کروڑ روپے کے پیگ انٹرفیرون ٹیکے خریدنے کے لئے ٹینڈرز کے ذریعے فرموں کو رجسٹرڈ کیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابق سیکرٹری پرچیز اظہر علی خان نے شک کا اظہار کرتے ہوئے فرموں کو پری کوالیفکیشن کرانے کا مشورہ دیا تھا تاکہ نئی فرموں کو بھی موقع دیا جائے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ نئی فرموں کو موقع دینے پر پہلے سے طے شدہ فرموں کو منسوخ کر دیا گیا؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جگر کی سوزش کئی وجوہات سے ہو سکتی ہے جس میں سے ایک وجہ سے ہیپاٹائٹس وائرس ہے۔ یہ وائرس جسم میں داخل ہونے کے بعد جگر میں سوزش پیدا کرتا ہے اور جگر کو ناکارہ کرنے کے لئے 20-15 سال درکار ہوتے ہیں۔ ہیپاٹائٹس سی کے علاج کے لئے دو طرح کے انجکشنز استعمال کئے جاتے ہیں

Injection Conventional Interferon

Injection Pegylated Interferon '

ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے تحت سال 14-2013 میں 20,000 مریضوں کو انجکشن conventional انٹر فیرون مہیا کئے گئے جبکہ سال 15-2014 میں 35000 مریضوں کے لئے انجکشنز کی خریداری مکمل کی گئی۔ انجکشن pegylated انٹر فیرون تکنیکی بنیادوں پر ان مریضوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جن پر conventional انٹر فیرون اثر نہیں کرتا باقی مریضوں کو injection conventional interferon مہیا کیا جاتا ہے۔ پروگرام اپنے بجٹ اور pc-1 approved کے مطابق ہی صرف غریب اور مستحق مریضوں کے لئے مخصوص تعداد میں انجکشن خرید سکتا ہے۔ پنجاب میں موجود تمام تر مریضوں کو مفت علاج فراہم کرنا پروگرام کی ذمہ داری نہیں ہے تمام EDOs اور ٹیچنگ ہسپتالوں کے ایم ایس کے پاس ادویات خریدنے کے لئے بجٹ موجود ہوتا ہے اور پروگرام ہیپاٹائٹس کا علاج و دیگر اقدامات صرف top-up بنیادوں پر فراہم کرتا ہے

(ب) درست ہے چونکہ PPRA قوانین کے مطابق یہ ضروری ہے کہ اگر کسی آئٹم کے ٹینڈر کی مالیت 100 ملین سے زیادہ ہو تو اس میں شامل تمام فرموں کی پری کوالیفکیشن کی جائے اس لئے فرموں کو pegylated انٹر فیرون کے لئے پری کوالیفائی کیا گیا لیکن پری کوالیفکیشن

مئی2014 میں مکمل ہوئی جس کی وجہ سے مالی سال14۔2013میںpegylated انٹرفیرون کی خرید ممکن نہ ہو سکی

(ج) درست ہےPPRAقوانین کے تحت فرموں کو پری کوالیفائی کیا گیا۔

(د) درست نہ ہےPPRAقوانین کے تحت یہ ضروری ہے کہ اگر کسی آئیٹم کے ٹینڈر کی مالیت 100 ملین سے زیادہ ہو تو اس میں شامل تمام فرموں کی پری کوالیفکیشن کی جائے اس لئے فرموں کوpegylatedانٹرفیرون کے لئے پری کوالیفائی کیا گیا اس لئے قانونی تقاضہ پورا کیا گیا نہ کسی آفیسر کے کہنے پر پری کوالیفکیشن ہوئی۔

(ہ) درست نہ ہے۔ پری کوالیفکیشن کمیٹی نے میرٹ پر فرموں کو پری کوالیفائی کیا۔

نئی اور پرانی فرموں سے ہیپاٹائٹس کے انجکشنز کی خریداری کا مسئلہ

*5534: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نئی فرموں کو موقع دینے اور طے شدہ فرموں کو منسوخ کرنے کی وجہ سے پیگ انٹرفیرون ٹیکوں کی خریداری خطرے میں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے تحت پیگ انٹرفیرون ٹیکے خریدنے کی ذمہ داری ڈی جی ہیلتھ آفس کی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی جی ہیلتھ آفس کو ٹیکوں کی خریداری پر دسترس نہ ہونے کی وجہ سے سیکرٹریٹ نے یہ ذمہ داری خود لے لی تھی جس کے باوجود سیکرٹری صحت بھی پیگ انٹرفیرون کے ٹیکے خریدنے میں ناکام رہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) گورنمنٹ نے ہیپاٹائٹس پروگرام کے لئے DARPسے منظور شدہ فرم سےstudies biosimilarکی حامل کمپنی سے پیگ انٹرفیرون خریدے گئے۔

(ب) ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے ڈی جی ہیلتھ نے مخصوص ہسپتالوں میںsights sentinelکے لئے انجکشن خریدنے تھے جبکہ باقی تمام ہسپتالوں نے اپنی ضرورت کے مطابق انجکشن خود خریدنے تھے۔

(ج) سال16-2015 میں ڈی جی ہیلتھ نے ملٹی نیشنل کمپنی roche سے پیگ انٹرفیرون تعداد 37920 میں خرید کئے۔

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب میں مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*6192: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال13-2012 اور14-2013 کے دوران ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب میں مریضوں کے لئے مفت ادویات کی فراہمی کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے؟

(ب) کیا سال13-2012 اور14-2013 کے دوران خرید کردہ تمام ادویات مریضوں کو فراہم کر دی گئیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ہسپتال میں صرف ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں آنے والے مریضوں کو ہی مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

الف) مالی سال15-2014 اور16-2015 کے دوران ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب میں مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی کے لئے درج ذیل فنڈز مختص کئے گئے تھے۔

مالی سال15-2014 بجٹ میڈیسن۔/51065457 روپے

مالی سال16-2015 بجٹ میڈیسن۔/34313497 روپے

(ب) جی ہاں! سال15-2014 اور16-2015 کے دوران خرید کردہ تمام ادویات مریضوں کو فراہم کر دی گئی تھیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ ہسپتال میں صرف ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں آنے والے مریضوں کو ہی مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں بلکہ ڈی ایچ کیو ہسپتال ننکانہ صاحب میں ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ کے علاوہ آؤٹ ڈور ڈیپارٹمنٹ، اِن ڈور ڈیپارٹمنٹ، لیبر روم اور آپریشن تھیٹر میں بھی مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

ضلع ننکانہ صاحب: ہسپتال میں ایم آر آئی مشین سے متعلقہ تفصیلات

*6193: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع ننکانہ صاحب کے کسی سرکاری ہسپتال میں ایم آر آئی کی مشین موجود ہے یہ کب اور کتنی لاگت میں اور کون سے ہسپتال کے لئے خریدی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ مشین صحیح کام کر رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس مشین کو مخصوص مفاد کے پیش نظر خراب کر دیا گیا ہے؟

(د) کیا حکومت اس مشین کو فوری ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) عرض یہ کہ ضلع ننکانہ صاحب کے کسی بھی سرکاری ہسپتال کے لئے اب تک کوئی ایم آر آئی مشین نہ خریدی گئی ہے

(ب) ایم آر آئی مشین موجود نہ ہے۔

(ج) ایم آر آئی مشین موجود نہ ہے۔

(د) ایم آر آئی مشین موجود نہ ہے۔

سرگودھا: ادویات کی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

*6336: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے سال 15-2014 کے بجٹ میں مفت ادویات فراہم کرنے کے لئے 9۔ارب روپے کا فنڈ مہیا کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ کے مختلف ہسپتالوں میں غریب مریضوں کو مفت ادویات فراہم نہیں کی جارہی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ صحت سرگودھا میں جن کمپنیوں سے ہسپتالوں کے لئے ادویات خریدی جارہی ہیں ان ادویات کی میعاد استعمال ختم ہو چکی ہے اور کچھ ایسی بھی ہیں جو عنقریب expire ہو جائیں گی؟

(د) کیا حکومت مذکورہ بالا expired یا expire ہونے والی ادویات کی خریداری کے ذمہ داروں کے خلاف ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے نیز حکومت مذکورہ فنڈز کا آڈٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک آڈٹ مکمل کر لیا جائے گا؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) 15-2014 ڈسٹرکٹ کا ادویات کا بجٹ 92.025 ملین تھا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ حکومت پنجاب نے تمام ضلعی محکمہ ہیلتھ کو ایسا نظام مہیا کیا گیا ہے جس میں ہسپتالوں میں ادویات کی کمی کی صورت میں فوری طور پر اُن ادویات کی ترسیل بہم پہنچائی جاتی ہے۔ ضلع سرگودھا میں پورے مالی سال کے دوران ادویات کی کمی کی کوئی شکایت رجسٹرڈ نہ ہوئی ہے۔ ضلع سرگودھا کے مختلف ہسپتالوں میں غریب مریضوں کو مفت ادویات بدستور فراہم کی جارہی ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ ادویات کی خریداری کا طریق کار جو محکمہ صحت نے مہیا کیا ہے اس کے مطابق expire دوائی یا near expiry دوائی کی خرید ناممکن ہے۔

(د) محکمہ صحت کا سالانہ کی بنیاد پر آڈٹ ہوتا ہے اور ضلعی محکمہ ہیلتھ کو کوئی ایسی شکایت نہ ملی ہے جس میں expiry دوائی خریدی گئی ہو۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ میں قائم ہسپتالوں سے متعلقہ تفصیلات

*6538: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-28 تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں کتنے سرکاری ہسپتال کس کس جگہ کام کر رہے ہیں؟

(ب) اگر ان ہسپتالوں میں تمام شعبہ جات کے ڈاکٹرز موجود ہیں تو ان کے نام، عہدہ اور گریڈ مع شعبہ سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اگر ان ہسپتالوں میں تمام شعبہ جات کے ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی ہیں تو ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

(د) کیاان ہسپتالوں میں ای سی جی، ایکسرے، الٹراساؤنڈ کی تمام مشینری چالو حالت میں ہے اگر نہیں تو حکومت ان کو چالو کرنے کاارادہ رکھتی ہے تو کب تک ؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) حلقہ پی پی-28 سرگودھا میں 9 بی ایچ یوز، ایک آر ایچ سی اور ایک تحصیل ہیڈ کواٹر ہسپتال ہے۔

1.	THQ HOSPITAL BHERA	2.	RHC MIANI
3.	BHU CHAK SAIDA	4.	BHU KALYAN PUR
5.	BHU HAZOOR PUR	6.	BHU BHOJIKOT
7.	BHU ALIPUR SAYDAN	8.	BHU NABISHAH
9.	BHU CHAK MUBARAK	10.	BHU SARDARPUR NOON
11.	BHU HATI WIND		

(ب) جی ہاں! ان ہسپتالوں میں تمام شعبہ جات کے ڈاکٹرز موجود ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

THQ Hospital Bhera, Dr Abdul Basit Orthopedic Surgeon Bs-18, Dr Shazia Shahid, Gynecologist Bs-18, Dr Muhammad Afzal, Radiologist Bs-18, Dr Shahid Sail Senior Medical Officer, Bs-18 (Additional Charge Medical Superintendent), Dr Tanzeel-ur-Rehman Medical Officer Bs-17, Dr Zubair Shahid Bs-17, Dr Azhar Salweem Dental Surgeon BS-17, Dr Anam Hassan Gillani Women Medical Officer Bs-17, Dr Maria Umar Women Medical Officer Bs-17, Dr Muneeba Aziz Pharmacist Bs-17.

RHC Miani, Dr Mehmoob Ahmed Senior Medical Officer Bs-18, Dr Zohaib Altaf Chugtai Medical Officer Bs-17, Dr Amna Shafi Women Medical Officer Bs-17, Dr. Sohail Qamar Dental Surgeon Bs-17, BHUs Tehsil Bhera, Dr Gulraiz Medical Officer Bs-17, BHU Chak Sida, Dr Mehadi Hassan Medical Officer Bs-17, BHU Hazoor Pur, Dr Nimra Mumtaz Women Medical Officer Bs-17 BHU Bhoji Kot, Dr Yair Nadeem Medical Officer Bs-17,

BHU Ali Pur Saiydan, Dr Imran Arif Medical Officer Bs-17, BHU Nabi Shah Khurd, Dr Aiman Women Medical Officer Bs-17, BHU Sardar Pur Noon, Dr Shaista Naz Women Medical Officer Bs-17, BHU Hati Wind.

(ج) ان ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کی بھرتی کے لئے ہر سوموار کو واک انٹرویو کیا جاتا ہے اور جلد ان اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(د) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بھیرہ اور رورل ہیلتھ سنٹر میانی میں ای سی جی، ایکسرے، الٹراساؤنڈ کی تمام مشینری چالو حالت میں ہے اور کام کر رہی ہے۔

اوکاڑہ: ٹی ایچ کیو ہسپتال حویلی لکھا میں ڈائیلسز سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

*6654: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال حویلی لکھا (اوکاڑہ) میں ڈائیلسز سنٹر کے لئے محکمہ صحت کو رپورٹ بھجوائی گئی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس رپورٹ پر عملدرآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت مستقبل میں ڈائیلسز سنٹر کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

بہاولنگر تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال فورٹ عباس کو اپ گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*6697: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال فورٹ عباس کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) ہسپتال میں کون کون سے شعبہ جات ہیں اور وہ کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں، شعبہ وار تفصیل فراہم کریں۔

(ج) کیاحکومت ہسپتال کواپ گریڈکرنے کاارادہ رکھتی ہے، توکب تک، نہیں توکیاوجوہات ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال فورٹ عباس 72بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب)

جنرل وارڈ

میل وارڈ 30بیڈز

فی میل وارڈ 30بیڈز

کارڈیک یونٹ

میل وارڈ 06بیڈز

فی میل وارڈ 06بیڈز

لیبر روم 04بیڈز(local arrangement)

ڈائیلسزیونٹ 04بیڈز(local arrangement)

(ج) 2001میں60بیڈز پر مشتمل تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال فورٹ عباس کی نئی بلڈنگ تعمیر ہوئی ہے۔ 2010 میں12 بیڈز پر مشتمل کارڈیک یونٹ تعمیر کیا گیاجوکہ اب fully functional ہےاس وقت مریضوں کے لئے سہولیات موجودہیں۔مزید برآں حکومت اس ہسپتال کومزیداپ گریڈکرناچاہتی ہے تو محکمہ ہذاکو کوئی اعتراض نہ ہے۔

سول ہسپتال ڈنگہ میں سہولیات کی فراہمی اور سٹاف کی تعیناتی کامسئلہ

*6958: میاں طارق محمود: کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئرازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ سول ہسپتال ڈنگہ (گجرات) میں ٹرانسفارمر، تین فیز میٹر، آپریشن تھیٹر، ایکسرے مشین، لیبارٹری، ڈینٹل چیئر نہ ہیں نیز کمپیوٹر آپریٹر اور میڈیکل آفیسرز کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ ان سہولیات کی فراہمی کے لئے فنڈز ہسپتال کے بجٹ میں موجود ہیں؟

(ج) اگر ایسا ہے تو ان سہولیات کی فراہمی میں کیوں رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں اور ان کا ذمہ دار کون ہے؟

(د) کیا حکومت ان سہولیات کی فراہمی جلد از جلد یقینی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ فنڈز lapse نہ ہو جائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) سول ہسپتال ڈنگہ (گجرات) میں ٹرانسفارمر، تین فیز میٹر، ایکسرے مشین، لیبارٹری، ڈینٹل چیئر موجود ہے اور تمام چیزیں فنکشنل ہیں اور مریض مستفید ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آپریشن تھیٹر کے متعلقہ بھی مشینری موجود ہے۔ میڈیکل آفیسر کی دو سیٹیں ہیں دونوں فل ہیں جبکہ کمپیوٹر آپریٹر کی سیٹ خالی ہے جس کو ریکروٹمنٹ کے عمل کے بعد جلد فل کر لیا جائے گا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ درج بالا سہولیات فراہم کرنے کے لئے فنڈز ہسپتال کے بجٹ میں موجود ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ درج بالا سہولیات کی فراہمی میں کوئی رکاوٹ ہے بلکہ کوشش کی جاتی ہے کہ عوام کو پہلے سے زیادہ سہولیات فراہم کی جائیں۔

(د) حکومت کی جانب سے یہ سہولیات مریضوں کے لئے فراہم کر دی گئی ہیں جو کہ ہسپتال کے بجٹ کا استعمال کرنے کے بعد ہی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

اوکاڑہ: منڈی احمد آباد میں ہسپتال بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*7000: چوہدری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ منڈی احمد آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی ایک لاکھ سے زائد آبادی کے لئے کوئی سرکاری آر ایچ سی یا بی ایچ یو موجود نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آر ایچ سی موضع کلیر کلاں گاؤں میں موجود ہے جو کہ منڈی احمد آباد سے 3/4 کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے اور مریضوں کے آنے، جانے کے لئے کوئی ٹرانسپورٹ کی سہولت نہ ہے؟

(ج) کیا حکومت منڈی احمد آباد اور گردونواح کے لوگوں کو صحت کی سہولت مہیا کرنے کے لئے منڈی احمد آباد شہر میں کوئی ہاسپٹل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ درست نہ ہے، منڈی احمد آباد میں آر ایچ سی موجود ہے اور کام کر رہا ہے جس میں میڈیکل / پیرا میڈیکل سٹاف موجود ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ آر ایچ سی منڈی احمد آباد شہر سے تین کلو میٹر باہر بنایا گیا ہے جس کے ساتھ گاؤں کلیر کلاں ہے۔

(ج) اگر حکومت پنجاب شہر منڈی احمد آباد میں ہسپتال بنادے تو مناسب ہو گا۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال چنیوٹ سے متعلقہ تفصیلات

*7055: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال چنیوٹ میں کتنے شعبے ہیں اور ہر شعبہ میں ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کی تعداد کتنی ہے، ان کی تفصیل نام اور عہدہ کے حوالے سے بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ متعدد شعبوں کے ماہرین تاحال تعینات نہیں کئے گئے، ان شعبوں کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعدد ڈاکٹرز ایسے ہیں جن کی تعیناتی ڈسٹرکٹ ہسپتال چنیوٹ میں ہے، تنخواہ بھی چنیوٹ سے حاصل کر رہے ہیں لیکن خدمات الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں دے رہے ہیں، کیا حکومت ان ڈاکٹرز کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں مستقل طور پر تعینات کر کے چنیوٹ میں نئے ڈاکٹرز تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

(د) ڈسٹرکٹ ہسپتال چنیوٹ میں مریضوں کی سہولت کے لئے کتنی ویل چیئرز اور سٹریچرز موجود ہیں، کیا یہ تعداد مریضوں کے لئے کافی ہے، روزانہ کی بنیاد پر کتنے مریض اور حادثات سے متاثرین ہسپتال میں داخل ہوتے ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال چنیوٹ کے ہر شعبہ میں تعینات ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کی تعداد ضمیمہ (الف)(Annexure A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے بعض شعبوں کے ماہرین تا حال تعینات نہیں کئے گئے۔ درست ہے تفصیل بطور ضمیمہ(Annexure B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست ہے۔9 ڈاکٹرز اعلیٰ تعلیم کے لئے الائیڈ ہسپتال / ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال فیصل آباد میں زیر تربیت / زیر تعلیم ہیں لیکن ان سے حلفیہ بیان لیا ہوا ہے کہ وہ اپنی تعلیم / تربیت مکمل کرنے کے بعد ڈی ایچ کیو ہسپتال چنیوٹ میں آکر اپنی ڈیوٹی سرانجام دیں گے۔

(د) ہسپتال میں چھ ویل چیئرز اور آٹھ سٹریچرز موجود ہیں۔ یہ تعداد مریضوں کی موجودہ تعداد کے لئے کافی ہے۔ اوسطاً تقریباً55مریض روزانہ ہسپتال میں داخل ہوتے ہیں جن میں سے 22/20مریض حادثات سے متاثر ہوتے ہیں۔

صوبہ کے دیہی علاقہ کے ہسپتالوں میں تعینات گائنی ڈاکٹرز سے متعلقہ تفصیلات

*7373: ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ کے تمام دیہی علاقوں میں موجود سرکاری ہسپتالوں میں گائنی ڈاکٹر موجود ہیں؟

(ب) اگر ڈاکٹرز موجود ہیں تو ان کی تعداد کتنی ہے نیز ان کو کس حد تک سہولتیں حاصل ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان سہولتوں کو مزید بہتر اور مؤثر بنانے کے لئے اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) صوبہ بھر کے تحصیل سطح کے تمام ہسپتالوں میں کم از کم ایک یا زیادہ ماہر امراض زچہ وبچہ کی ڈاکٹرز کی سیٹیں منظور شدہ ہیں اور ان تمام ہسپتالوں میں کم از کم ایک یا زیادہ ماہر امراض زچہ وبچہ تعینات ہیں

(ب) صوبہ بھر کے ضلعی اور تحصیل لیول کے سرکاری ہسپتال اور ان میں تعینات ماہر امراض زچہ وبچہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نہ صرف امراض زچہ و بچہ بلکہ تمام امراض کے مریضوں کو تحصیل سطح پر صحت کی بہتر سے بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لئے صبح و شام مصروف عمل ہے۔اس ضمن میں چند اہم اور مؤثر اقدامات کی تفصیل ایوان کے سامنے پیش کی جارہی ہے

- وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم پر سپیشلسٹ ڈاکٹرز کو تحصیل سطح کے ہسپتالوں میں کام کرنے پر مائل کرنے کے لئے ماہانہ کی بنیاد پر۔/50000 روپے سے لے کر۔/1,30,000 روپے تک Special Incentive دے دیا گیا۔اس عمل کے خاطر خواہ مثبت نتائج حاصل ہوئے ہیں۔

تمام ضلعی اور تحصیل سطح کے سرکاری ہسپتالوں میں تعینات سپیشلسٹ ڈاکٹرز کو روزانہ کی بنیاد پر ایک گھنٹہ evening round کا پابند کر دیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا مثبت اقدامات کی وجہ سے ایک سال کی قلیل مدت میں ضلعی اور تحصیل سطح پر سرکاری ہسپتالوں میں تقریباً130 ماہر امراض زچہ و بچہ اور 250 دیگر سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خدمات حاصل ہوئی ہیں۔

صوبہ میں انٹرافرون انجکشن بنانے کی اجازت دینے سے متعلقہ تفصیلات

*7565: جناب محمد شعیب صدیقی: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فارماسسٹ، حکومت سے انٹرافرون انجکشن بنانے کی اجازت مانگ رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ انجکشن صوبہ میں بنے گا تو اس کی قیمت باہر سے برآمد کرنے والے۔/5000 روپے والے انجکشن سے بہت کم یعنی۔/65 روپے سے۔/70 روپے تک ہو گی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت انٹرا فیرون انجکشن بنانے کی اجازت نہیں دے رہی اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کیوں سستے اور جان بچانے والے انجکشن بنانے کی اجازت نہیں دے رہی، وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ کسی فارماسسٹ نے حکومت پنجاب سے انٹرا فیرون انجکشن بنانے کی اجازت مانگی ہے اور نہ ہی کبھی محکمہ صحت، حکومت پنجاب کو باقاعدہ درخواست موصول ہوئی ہے۔ادویات کی تیاری وفاقی حکومت(DRAP) کی ذمہ داری ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ذرائع کے مطابق2008 میں پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ مالیکول بیالوجی کے پروفیسر نے Hepatitis میں استعمال ہونے والے اس انجکشن کی مقامی سطح پر تیاری کے متعلق تحقیق کے لئے وفاقی حکومت سے ریسرچ فنڈ میں کچھ فنڈ لینے کے لئے درخواست دی تھی۔اس درخواست کے جواب میں محکمہ صحت، حکومت پاکستان اسلام آباد نے اس دوائی کی safety, efficiency & quality of drugs کی بابت justified scientific data مانگا تھا جس کی عدم دستیابی پر یہ کیس مؤخر کر دیا گیا تھا۔حکومت پاکستان اسلام آباد، محکمہ صحت کو اس دوائی کی تیاری کے متعلق پروفیسر صاحب سے کوئی باقاعدہ درخواست موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ اگر اس دوائی کی safety, quality & efficiency کے متعلق حکومت پاکستان کو مقامی سطح پر scientific data مہیا کر دیا جائے اور کوالٹی میڈیسن کی تیاری کی یقین دہانی کرائی جائے تو وفاقی حکومت(DRAP) کو اس کے بنانے اور فروخت کی اجازت دینے پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

Hepatitis کے علاج کے لئے یہ انجکشن finished farm میں امپورٹ ہوتے ہیں چند پاکستانی فارما کمپنیاں اس دوائی کے بنانے کے چند process یہاں کرتی ہیں اور دوائی تیار کرکے فروخت کرتی ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن کو ادویات کی خرید کے لئے رقم بڑھانے سے متعلقہ تفصیلات

*7578: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال16-2015 میں ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن میں مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مفت ادویات کی خریداری کے لئے مختص کی گئی رقم ناکافی تھی جس کی وجہ سے بے شمار مریض اس سہولت سے محروم رہے؟

(ج) کیا حکومت مفت ادویات کی فراہمی کے لئے مختص رقم کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) سال16-2015 میں ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن میں مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی کے لئے۔/41,250,000 روپے مختص کئے گئے تھے۔

(ب) سال16-2015 میں ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن میں تقریباً70 سے80 فیصد مریضوں کو مفت ادویات دستیاب ہوئیں۔

(ج) سال17-2016 میں حکومت کی طرف سے مفت ادویات کی فراہمی کے لئے ۔/51,900,000 روپے مہیا کئے گئے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ حکومت کی جانب سے مفت ادویات کی فراہمی کے لئے مزید روپے مہیا کئے جائیں گے۔

صوبہ میں ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام سے متعلقہ تفصیلات

*7777: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے ہیپاٹائٹس کے مرض پر قابو پانے کے لئے ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام شروع کیا ہے اگر ایسا ہے تو یہ پروگرام کب شروع کیا گیا اور اس کے لئے سال16-2015 میں کتنے فنڈز رکھے گئے؟

(ب) اس پروگرام کے فوائد اور مقاصد حاصل کرنے کے لئے اس کے آغاز سے اب تک کیا کوئی "مربوط آگاہی مہم" چلائی گئی ہے اگر چلائی گئی تو اس کے لئے کتنے فنڈز رکھے گئے اور اس کے کیا نتائج حاصل ہوئے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے ہیپاٹائٹس کے مرض پر قابو پانے کے لئے ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام شروع کیا ہے یہ پروگرام 2005 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے طور پر شروع کیا گیا۔

وفاقی حکومت نے 2006 میں یہ پروگرام وزیر اعظم پروگرام برائے تحفظ اور کنٹرول ہیپاٹائٹس کے نام سے شروع کیا اور ڈیولیوشن کے بعد وزیر اعظم پروگرام برائے ہیپاٹائٹس کو ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام پنجاب میں ضم کر دیا گیا اور اس کے فنڈز سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) اور وزیر اعظم امدادی ترقیاتی پروگرام (PSDP) کے طور پر دیئے جا رہے ہیں۔

اس پروگرام کے لئے سال 16-2015 میں فنڈز اس طرح سے مخصوص رکھے گئے ہیں۔

ذریعہ	مخصوص 16-15	ٹوٹل
PSDP	234 ملین روپے	734 ملین روپے
ADP	500 ملین روپے	

کارکردگی / حاصل کئے گئے ہداف

1. پورے صوبہ میں 80 ہیپاٹائٹس کے علاج معالجے کے مرکز جن میں تمام بڑے ٹیچنگ ہسپتال اور ضلعی اور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بھی شامل ہیں۔
2. 13 لیبارٹریاں جن میں پی سی آر ٹیسٹ کی سہولت موجود ہے۔
3. 19 اضلاع کو incinerator کی فراہمی (ہسپتال کا فضلہ تلف کرنے کی مشین)۔
4. 350000 افراد کو ہیپاٹائٹس سے بچاؤ کی ویکسین لگائی گئی جن کو بیماری لگنے کا امکان زیادہ ہے اور ان میں جیل کے قیدی بھی شامل ہیں۔
5. 25000 افراد سالانہ کے حساب سے ہیپاٹائٹس سی کے مریضوں کو علاج معالجے کی مفت فراہمی۔
6. مستقل بنیادوں پر میڈیا کے ذریعے عوام کے لئے آگاہی مہم۔
7. انفیکشن / بیماری سے بچاؤ کے لئے ایک معیاری گائیڈ لائن کا قیام۔
8. پاکٹ سائز کتابچہ برائے انفیکشن کنٹرول اور مینجمنٹ کی اشاعت۔

9. اضلاع میں جن میں ہیپاٹائٹس کے پھیلاؤ کا ذریعہ موجود تھا وہاں پر معلوماتی / تحقیقاتی مہم چلائی گئی جن میں ٹیکے اور سرنج کے ذریعے بیماری کے پھیلاؤ کو کنٹرول کرنے کے لئے آگاہی دی گئی۔

10. مستقل بنیادوں پر اضلاع میں آگاہی سیمینار کا اجراء

(ب) ہیپاٹائٹس کے حوالے سے مربوط آگاہی مہم ایک انتہائی اہم اور بنیادی جز ہے ہیپاٹائٹس سے بچاؤ اور تدارک پروگرام کا اور اس کے آغاز سے اب تک اس کے باقاعدہ فنڈز مخصوص کئے جاتے رہے ہیں۔

اس کے لئے میڈیا کا چناؤ اس کی فریکوینسی اور ضابطہ کار کا چناؤ حکومت کی منظور شدہ ایڈورٹائزمنٹ پالیسی کی روشنی میں کیا جاتا ہے۔ میڈیا وہیکل (ذریعہ) اور وقت کا چناؤ ڈائریکٹر شعبہ تعلقات عامہ پنجاب کرتے ہیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ زیادہ سے زیادہ افراد تک آگاہی پیغام پہنچانے کا ہدف حاصل کیا جاسکے۔

اس سلسلے میں صوبہ کی سطح کے میڈیا کا حصہ 70 فیصد اور 30 فیصد حصہ مقامی میڈیا جس کی مقامی طور پر مکمل رسائی ہوتی ہے رکھا جاتا ہے۔

آگاہی کا پروگرام ایک مہم کی صورت میں چلایا جاتا ہے جیسا کہ ہیپاٹائٹس سے بچاؤ کا ہفتہ ہر اکتوبر کے ماہ میں اور اس کے علاوہ دوسرے معلوماتی اور تربیتی اقدامات جیسا کہ ضلع کی سطح پر ہونے والے سیمینار واک اور سکولوں میں ہونے والے معلوماتی سیشن، حجاموں اور ناک کان، چھیدنے والوں کی تربیتی میٹنگ اور پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن اور فیمیلی فزیشن کی میٹنگ شامل ہیں۔

اس سلسلے میں 16-2012 تک ہیپاٹائٹس کی آگاہی مہم کے لئے 96 ملین روپے مخصوص کئے گئے جو کہ میڈیا کمپین ، سیمینار منعقد کرنے اور کمیونٹی کے لئے تربیتی اور معلوماتی سیشن کروانے کے لئے استعمال کئے گئے۔

اس سلسلے میں عوام الناس کی آگاہی کے لئے ورلڈ ہیپاٹائٹس ڈے کے حوالے سے ایک مہم فارما کمپنیوں کے تعاون سے 25۔جولائی سے 30۔جولائی تک۔ایف ایم ریڈیو کے مختلف چینلز پر چلائی جارہی ہے اور اگلے منصوبے میں جس کو 18۔2016 PC-I کا نام دیا گیا ہے 190 ملین روپے اس مقصد کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں اور یہ مہم ہر قسم کے میڈیا ماس میڈیا (ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات)سوشل میڈیا ایس ایم ایس،آئی ای سی اور سوشل

موبیلائزیشن کے لئے جن میں معلوماتی اور تربیتی سیشنز کا اجراء، سیمینارز، معلوماتی کتابچے بروشر، انفیکشن سے بچاؤ کے لئے گائیڈلائنز کی چھپائی شامل ہیں۔

ہومیوپیتھک اور شعبہ طب میں ادویات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*7850: **چودھری فیصل فاروق چیمہ**: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ صحت کے سرکاری ہسپتالوں / اداروں میں شعبہ ہومیوپیتھک اور شعبہ حکمت میں مریضوں کو ادویات کی فراہمی کا طریق کار کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ شعبہ ہومیوپیتھک اور شعبہ حکمت کے مریضوں کو ادویات کی فراہمی نہیں کی جاتی اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ شعبہ ہومیوپیتھک اور شعبہ حکمت کی ادویات کے لئے بجٹ مختص نہیں کیا جاتا اگر ہاں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے اگر بجٹ مختص کیا جاتا ہے تو سال 2015-16 میں کتنا مختص کیا گیا تھا تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) محکمہ صحت کے سرکاری ہسپتالوں / اداروں کے ڈی، ڈی اوز اپنے ہسپتالوں کے مختص کردہ ادویات کے بجٹ میں سے شعبہ ہومیوپیتھک اور شعبہ حکمت کے معالجین کی ڈیمانڈ کے مطابق لوکل مارکیٹ سے کوٹیشن حاصل کرکے لوکل پرچیز کرتے ہیں۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے بلکہ شعبہ ہومیوپیتھک اور شعبہ حکمت کے مریضوں کو ادویات کی فراہمی کی جاتی ہے۔

(ج) یہ بات درست ہے کہ شعبہ ہومیوپیتھک اور شعبہ حکمت کی ادویات کے لئے کوئی الگ سے بجٹ مختص نہیں ہے۔ البتہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے ضلع کے تمام سرکاری ہسپتالوں کو مہیا کردہ ادویات بجٹ میں سے ان متعلقہ ہسپتالوں کے ڈی، ڈی اوز لوکل پرچیز کے وضع کردہ طریق کار کے مطابق ان شعبہ جات کو ادویات فراہم کرتے ہیں۔

صوبہ میں ہومیوپیتھک ڈاکٹروں اور حکماء کی تعیناتی کا مسئلہ

*7851: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1986 سے محکمہ صحت پنجاب کے ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتالوں، تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں اور مخصوص دیہی مراکز صحت میں شعبہ ہومیوپیتھک اور شعبہ حکمت کے ماہرین UAH Practitioner Act 1965 کے تحت کام کر رہے ہیں اگر جواب ہاں میں ہے تو 1986 سے 2016 (30 سال) میں ان ماہرین کی اسامیوں میں کتنا اضافہ ہوا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں اور حکماء کی خالی اسامیوں پر بھرتی کا کوئی طریق کار وضع نہیں ہے جس کی وجہ سے اکثر اسامیاں خالی ہیں اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں اور حکماء کی خالی اسامیوں کو ختم کرنا چاہتا ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں اگر ناں میں ہے تو کب تک یہ خالی اسامیاں حکومت / محکمہ پر کر دے گا مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ بات درست ہے کہ محکمہ صحت پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں میں شعبہ ہومیوپیتھک اور شعبہ حکمت کے ماہرین UAH Practitioner Act 1965 کے تحت کام کر رہے ہیں اور 1986 سے لے کر 2016 (30 سال) میں ان کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ شروع میں شعبہ جات صرف ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتالوں> جن کی تعداد 25 تھی) میں قائم ہوئے جبکہ بعد ازاں ان شعبوں کو تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں اور دیہی مراکز صحت تک بڑھا دیا گیا اس وقت محکمہ صحت پنجاب میں ہومیوپیتھک کے 240 جبکہ شعبہ حکمت کے 192 شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے بلکہ ہومیوپیتھک ڈاکٹرز اور حکماء کی بھرتی کا طریق کار موجود ہے ان کی بھرتی ڈسٹرکٹ ریکروٹمنٹ کمیٹی کے ذریعہ سے ہوتی ہے جس کے لئے خالی اسامیوں کی بھرتی کے لئے ای ڈی او (ہیلتھ) کی طرف سے باقاعدہ اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے اور

ریکروٹمنٹ کمیٹی کے ذریعے سے اہل امیدوار کو میرٹ کی بنیاد پر کنٹریکٹ پالیسی 2004 کے تحت بھرتی کیا جاتا ہے۔

(ج) محکمہ صحت ہومیوپیتھک ڈاکٹر اور حکماء کی خالی اسامیوں کو ختم نہیں کر رہا تاہم اس شعبے میں مزید اصلاحات اور جدید ریسرچ کے نتیجے میں میسر آنے والی ادویات اور طریقہ علاج کو اس شعبے کے ہم آہنگ کرنا چاہ رہا ہے اس سلسلے میں موجود حکام اور طبیب کی ٹریننگ سمیت دیگر اہم اصلاحات بھی شامل ہیں۔

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

***7860: ملک ذوالقرنین ڈوگر:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ننکانہ صاحب میں ڈاکٹرز کی کتنی پوسٹیں منظور شدہ ہیں اور اس وقت کتنے ڈاکٹرز موجود ہیں ڈاکٹرز کی کمی کی کیا وجوہات ہیں اور ان کو کب پورا کیا جائے گا؟

(ب) پیرامیڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور ان پر کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اس کمی کو کب پورا کیا جائے گا؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ کل اسامیاں 63 ہیں جن میں سے اس وقت سپیشلسٹ ڈاکٹرز سمیت 37 ڈاکٹرز تعینات ہیں اور باقی 26 خالی اسامیوں پر اکثر و بیشتر بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی ننکانہ صاحب کے اخباری اشتہار کے تحت ڈاکٹرز تعینات ہوتے رہے ہیں جن میں سے اکثر ڈاکٹرز اپنی ڈیوٹی جائن کرنے کے بعد یا تو اپنی ٹرانسفر کروا لیتے ہیں یا ملازمت ہی چھوڑ جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ محکمہ صحت گورنمنٹ آف پنجاب اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی ننکانہ صاحب ڈاکٹرز کی ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ہمہ تن کوشاں ہے۔ اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی ننکانہ صاحب نے ڈاکٹرز کی بھرتی کے لئے متعدد بار اخباری اشتہار بھی دیئے ہیں اور گورنمنٹ

آف پنجاب کی پالیسی کے تحت سپیشلسٹ ڈاکٹرز، میڈیکل آفیسرز اور وومن میڈیکل آفیسرز کی بھرتی کے لئے واک ان انٹرویوز بھی جاری ہیں جو کہ بروز ہفتہ کو ہوتے ہیں۔

(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال ننکانہ صاحب میں پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 34 ہے اور ان میں سے 32 اسامیوں پر ملازمین کام کر رہے ہیں مزید یہ کہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی ننکانہ صاحب نے ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے اخباری اشتہار دے رکھا ہے جس پر بھرتی کا عمل جاری ہے۔

صوبہ بھر میں شعبہ ہومیوپیتھک اور طب یونانی سے متعلقہ تفصیلات

*7920: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر کے ڈی ایچ کیو، ٹی ایچ کیو، بی ایچ یو ہسپتالوں میں شعبہ ہومیوپیتھک اور طب یونانی کب قائم ہوا۔ سال وار ان کی جائزہ رپورٹ کیا ہے؟

(ب) ہومیوپیتھک ڈاکٹرز اور حکماء کی کل کتنی اسامیاں تھیں ان میں سے کتنی پر بھرتی ہوئی اور کتنی سیٹیں خالی ہیں، ہر ایک کی الگ الگ تفصیل کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت ڈاکٹرز، حکماء اور ان کے متعلقہ سٹاف کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

(د) شعبہ ہومیوپیتھک اور طب یونانی کو ادویات کی فراہمی کا کیا طریق کار ہے کیا ان کے لئے کوئی بجٹ مخصوص کیا جاتا ہے اگر ہے تو کتنا بجٹ مختص کیا جاتا ہے اگر ایسا نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) محکمہ صحت حکومت پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں میں شعبہ ہومیوپیتھک اور طب یونانی UHA Practitioner Act 1965 کے تحت 87-1986 سے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

1. ہومیوپیتھک ڈسپنسریز کی ویکنسیزوار جائزہ رپورٹ۔
ٹیچنگ ہسپتالوں میں ویکنسیز2اور ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں 36
ای ڈی او/ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ/ڈی جی ہیلتھ آفس میں ویکنسیز کی تعداد 11
ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں ویکنسیز71 آرایچ سی120 (کل240)

2. صوبہ پنجاب میں حکماء صاحبان کی ویکنسیز کی تفصیل
ٹیچنگ ہسپتالوں میں حکماء کی ویکنسی پوزیشن2
ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں حکماء کی ویکنسیز پوزیشن36
ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں ویکنسیز پوزیشن 71
سلیکٹیڈ آرایچ سی ہسپتالوں میں حکماء کی ویکنسی پوزیشن83 (کل192)

تاہم کسی بی ایچ یو میں دونوں میں سے کوئی بھی شعبہ کام نہ کر رہا ہے۔

(ب) ہومیوپیتھک ڈاکٹرز کی کل اسامیاں240 ہیں جن میں سے160 ہومیوپیتھک ڈسپنسریوں میں ہومیوپیتھک ڈاکٹرز تعینات ہیں80اسامیاں خالی ہیں حکماء کی کل اسامیاں192 ہیں142اسامیوں پر حکماء تعینات ہیں اور50اسامیاں خالی ہیں

(ج) محکمہ صحت ہومیوپیتھک ڈاکٹرز اور حکماء کی خالی اسامیاں مزید اصلاحات اور جدید ریسرچ کے نتیجہ میں میسر آنے والی ادویات کو ان شعبہ جات سے ہم آہنگ کرنے اور ان شعبہ جات کے معالجین کی ٹریننگ اور اہم اصلاحات کے بعد پُر کرنا چاہتا ہے۔

(د) محکمہ صحت کے سرکاری ہسپتالوں /اداروں کے ڈی ڈی اوز ہسپتالوں کے مختص کردہ ادویات کے بجٹ میں سے شعبہ ہومیوپیتھک اور شعبہ طب یونانی کے معالجین کی ڈیمانڈ کے مطابق لوکل پرچیز کے مروجہ طریق کار کے مطابق خرید کر ان شعبہ جات کو مہیا کرتے ہیں۔

بہاولپور: ٹی ایچ کیو ہسپتالوں سے متعلقہ تفصیلات

*8095: سردار خالد محمود وارن: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور میں کتنے ٹی ایچ کیو ہسپتال کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان ہسپتالوں میں تعینات ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنی کب سے خالی ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں کے سال15۔2014 کے بجٹ کی تفصیل مدوار بتائیں ؟

(د) ان ہسپتالوں میں کون کون سی مسنگ فسلیٹیز ہیں ؟

(ہ) کیا حکومت ان ہسپتالوں میں ڈاکٹرز و دیگر سٹاف کی خالی اسامیاں پر کرنے اور مسنگ فسلیٹیز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک ؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع بہاولپور میں چار تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہیں اور یہ احمد پور شرقیہ، حاصل پور، خیرپور ٹامیوالی اور یزمان میں واقع ہیں۔

(ب) ان ہسپتالوں میں تعینات ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی ویکنسی پوزیشن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور یہ اسامیاں مختلف عرصہ سے خالی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان ہسپتالوں کے سال15۔2014 کی مدوار بجٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان ہسپتالوں کی مسنگ فسلیٹیز کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) سوال محکمہ صحت، حکومت پنجاب سے متعلقہ ہے۔

لاہور: سلامت پورہ اور داروغہ والا میں ہسپتال بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***8255: جناب محمد وحید گل:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سلامت پورہ لاہور میں عرصہ دراز سے ہسپتال کی منظوری ہو چکی ہے جبکہ ابھی تک اس ہسپتال کی تعمیر کے کام کا آغاز نہیں ہوا۔ کب تک کام کا آغاز ہو گا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ داروغہ والا لاہور میں بھی ہسپتال پرپوز کیا گیا تھا اس کی تعمیر بھی ابھی تک شروع نہیں ہو سکی، اس کی وجہ بیان کی جائے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سلامت پورہ میں دس بستروں پر مشتمل گائنی ہسپتال کی سکیم ہارٹیکلچر ڈیپارٹمنٹ کے پلاٹ جو کہ سلامت پورہ ڈسپنسری کے ساتھ موجود پر منظوری ہوئی تھی لیکن ہارٹیکلچر ڈیپارٹمنٹ نے عدالت سے رجوع کر لیا تھا۔ اب بیس بستروں پر مشتمل اسی

زمین پر گائنی ہسپتال بنانے کی سکیم ڈی او بلڈنگ کو منظوری کے لئے بھیج دی گئی ہے جب سکیم منظور ہو جائے گی تو بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کام شروع کر دے گا۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ محکمہ صحت نے داروغہ والا لاہور میں 100 بستروں پر مشتمل کمپنی ڈائی آئس فیکٹری سنٹرل گورنمنٹ کی زمین پر ہسپتال بنانے کا ارادہ کیا ہوا ہے لیکن اب تک یہ زمین محکمہ صحت کے نام پر نہیں ہوئی جب یہ زمین محکمہ کے نام ہو جائے گی۔ تو متبادل تعمیر شروع ہو جائے گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سول ہسپتال ڈسکہ میں خراب مشینری سے متعلقہ تفصیلات

478: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ سول ہسپتال ڈسکہ جو کہ ڈی ایچ کیو لیول ہسپتال ہے میں تمام مشینری خراب پڑی ہوئی ہے، اس مشینری کی تفصیل بتائی جائے حکومت کب تک یہ مشینری مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

سول ہسپتال ڈسکہ 179 Bedded سول ہسپتال ہے نہ کہ ڈی ایچ کیو لیول ہسپتال۔ یہ درست نہ ہے کہ سول ہسپتال ڈسکہ میں تمام مشینری خراب پڑی ہے بلکہ خراب مشینری فوری مرمت کروائی جاتی ہے، جبکہ کچھ مشینری جو کہ بوسیدہ ہونے کی بناء پر ناقابل مرمت ہے، کی نیلامی کے لئے گورنمنٹ کو تحریر کیا جا چکا ہے۔

ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو ہسپتالوں سے متعلقہ تفصیلات

748: میاں طارق محمود: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گجرات میں ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو ہسپتال کس کس جگہ کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان کے سال 14-2013 اور 15-2014 کے اخراجات کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(ج) ان کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اور ایمرجنسی میں مریضوں کو داخل ہونے پر کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(د) کیاان ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں وہ تمام طبی سہولیات، ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف، ادویات اور مشینری دستیاب ہے جو کہ دیگر اسی لیول کے ہسپتالوں میں میسر ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع گجرات میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر عزیز بھٹی شہید ہسپتال بھمبر روڈ گجرات پر واقع ہے جس کو ٹیچنگ ہسپتال کا درجہ دیا جا چکا ہے اور عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال گجرات کے انتظامی معاملات دفتر ہذا کے ماتحت نہ ہیں جبکہ ضلع گجرات میں دو تحصیل ہیڈ کوارٹرز کھاریاں اور سرائے عالمگیر ہیں اور دو تحصیل لیول ہسپتال میجر شبیر شریف شہید ہسپتال کنجاہ اور تحصیل لیول ہسپتال لالہ موسیٰ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان میں سے تحصیل لیول ہسپتال لالہ موسیٰ مکمل طور پر فنکشنل نہیں ہیں لیکن ہسپتال میں اوپی ڈی کی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔

(ب) ضلع گجرات میں 14-2013 اور 15-2014 میں صرف ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کھاریاں فنکشنل تھا اور خدمات سرانجام دے رہا تھا تاہم کھاریاں کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع گجرات میں تحصیل ہیڈ کوآرٹر ہسپتال کھاریاں میں ایمرجنسی دس بیڈز پر، تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سرائے عالمگیر سات بیڈز پر، تحصیل لیول ہسپتال میجر شبیر شریف کنجاہ چھ بیڈز پر مشتمل ہے اور درج بالا ہسپتالوں میں داخل مریضوں کو درج ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

1. ہسپتال میں میل / فی میل ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی ہر وقت دستیابی۔
2. داخل مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی۔
3. ایکسرے کی سہولت۔
4. ای سی جی کی سہولت۔

5. نیبولائزر کی سہولت۔
6. انکیوبیٹر کی سہولت۔
7. سنٹرل آکسیجن سسٹم کی سہولت۔
8. داخل مریضوں کو ہر طرح کے لیبارٹری ٹیسٹوں کی فری سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔

(د) جی ہاں! ٹی ایچ کیو ہسپتال کھاریاں، ٹی ایچ کیو ہسپتال سرائے عالمگیر اور تحصیل لیول ہسپتال میجر شبیر شریف شہید کنجاہ میں تمام طبی سہولیات، ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف اور ادویات فراہم کی جاتی ہیں جو کہ اس لیول کے ہسپتالوں میں میسر ہوتی ہیں۔

انسداد ڈینگی کے لئے ورکرز کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

886: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) انسداد ڈینگی کے لئے ورکرز کو عارضی طور پر بھرتی کیا گیا یا مستقل طور پر نیز انسداد ڈینگی کے لئے کام کرنے والے ورکرز کن کن شعبہ جات سے لئے گئے؟

(ب) انسداد ڈینگی کے لئے کام کرنے والوں کو ان کے کام کی ادائیگی کن کن اضلاع میں بروقت کر دی گئی اور جن میں ادائیگی نہیں کی گئی، وہ کون سے اضلاع ہیں، ادائیگی نہ کرنے کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) انسداد ڈینگی کے لئے ورکرز کو عارضی طور پر ایک سال کے لئے کنٹرکٹ پر گورنمنٹ کی کنٹرکٹ پالیسی کے مطابق بھرتی کیا گیا ہے ڈینگی کے ورکرز کو بذریعہ اشتہار مذکورہ تعلیم و تجربہ کے حامل خواہشمند افراد کو عوام الناس میں سے بھرتی کیا گیا۔

(ب) ضلع لاہور میں انسداد ڈینگی کے تحت کام کرنے والے تمام ملازمین کو بروقت تنخواہوں کی ادائیگی کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت ختم ہوا لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 13۔مارچ 2017 سہ پہر 3:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

AAMAR SULTAN CHEEMA, CH.

questions REGARDING-

-Irregularities in pointing out vacant posts in Education Department Sargodha *(Question No. 8549*)* 109
-Matter of starting middle classes in Government Girls Primary School Chak No. 29 North Sargodha *(Question No. 1552)* 122
-Provision of clean drinking water in Sargodha *(Question No. 7257*)* 192
-Provision of staff in Government Community Model Middle School Chak No. 29 North, Sargodha *(Question No. 1306)* 113
-Purchase of medicines for Government Hospitals of Sargodha *(Question No. 6336*)* 347

ABDUL RAUF MUGHAL, MR.

-Leave of absence 132

ABDUL RAZZAQ KHAN NIAZI, NAWABZADA

-Leave of absence 133

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 9th March, 2017 244

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Death of a child due to negligence of doctors in District Hospital Kasur 138
-Demand to make Mian Meer Hospital Lahore functional 138
-Disclosure of absence of hormones in milk got after injecting dangerous injection to buffaloes and Cows 135
-Failure of Government to control sale of adulterated milk 136
-Failure of Lahore Parking Company in provision of parking facilities to citizens 218
-Loss to kino gardens due to hailing in Sargodha and Bhalwal 293
-Shrinking of forests of Murree by timber land mafia 218, 220

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-

-6th March, 2017 3
-7th March, 2017 63
-8th March, 2017 155
-9th March, 2017 233
-10th March, 2017 313

AHMAD ALI KHAN DRESHAK, MR.

question REGARDING-

-Details about teachers in district Dera Ghazi Khan *(Question No. 1341)* 114

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

PAGE NO.

question REGARDING- 357
-Increase in funds granted for purchase of medicines for DHQ Hospital Pakpattan *(Question No. 7578*)*

AHMED KHAN BALOCH, MR. *(Parliamentary Seceretary for Public Prosecution)*
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for 2017-18 303

AHMED KHAN BHACHER, MR.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Disclosure of absence of hormones in milk got after injecting dangerous injection to buffaloes and Cows 135
-Failure of Government to control sale of adulterated milk 136
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for 2017-18 303

question REGARDING-
-Details about THQ, DHQ Hospitals and other Health Centres in distirct Mianwali *(Question No. 7498*)* 342

AKHTAR ALI, BAO

questions REGARDING-
-Charging of Rs.550 extra for certificate with examination fee by BISE *(Question No. 3006*)* 237
-Details about Government Primary School Chak No. 367/G.B Jarranwala *(Question No. 1310)* 113
-Receipt of Commercialization Fee of plazas and shoping centres *(Question No. 7305*)* 171

ALIA AFTAB, DR.

questions REGARDING-
-Details about schools in Lahore *(Question No. 1479)* 120
-Posting of gynecology doctors in rural areas *(Question No. 7373*)* 354

ALI ASGHAR MANDA, ADVOCATE, CH. *(Parliamentary Secretary for S & GAD)*
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for 2017-18 299

ASHRAF ALI ANSARI, CH.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding- 293
-LOSS TO KINO GARDENS DUE TO HAILING IN SARGODHA AND BHALWAL 218, 220
-Shrinking of forests of Murree by timber land mafia 27

PAGE NO.

questions REGARDING- 273
-Construction of government buildings in Gujranwala *(Question No. 8065*)*
-Details about Government Girls Degree College Farooq Ganj Gujranwala *(Question No. 1038)*

ASIF MEHMOOD, MR.
QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-9th March, 2017 291
-10th March, 2017 317

ASIF SAEED MANAIS, MR *(Minister for Livestock & Dairy Development)*
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Failure of Government to control sale of adulterated milk 136

AUTHORITIES-
-Of the House 5

AYESHA GHAUS PASHA, DR. *(Minister for Finance)*
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for 2017-18 222

AZAD ALI TABASSUM, MR.
-Leave of absence 132

AZMA ZAHID BUKHARI, MRS. *(Parliamentary Secretary for Information & Culture)*
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 295

B

BAASIMA CHAUDHARY, MRS.

question REGARDING- 76
-Details about Big City Allowance for teachers in Lahore *(Question No.3579*)*

C

CABINET-
-Of the Punjab 5

COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-

questions REGARDING- 37
-Completion of Tararianwala Gumti road, PP-113, Gujrat *(Question No. 8303*)* 48
-Construction and repair of road from Baseerpur to Dipalpur, Okara *(Question No. 3253*)* 55

PAGE NO.

-Construction of bridge over Pattoki, Baloki Head and roads in area of Sara-e-Mughal, Kasur *(Question No. 1531)* 27
-Construction of government buildings in Gujranwala *(Question No. 8065*)* 54
-Construction of Head Gul Sher to Rohilapuran Link Road, Okara *(Question No. 1485)* 41
-Construction of Ring Road Chiniot *(Question No. 8334*)* 53
-Construction of road from Basirpur to Muhammad Nagar, Okara *(Question No. 1481)* 33
-Construction of road from Kharian Dinga to Jhambar via Nagran Singh, Gujrat *(Question No. 8299*)* 48
-Construction of road from Rinala Khurad to Bama Bala, Okara *(Question No. 8297*)* 16
-Construction of roads under "Pakyan Sarkan Sokhey Paindey Programme" in district Sahiwal *(Question No. 7528*)* 49
-Details about Kehror Pakka, Melsi and other heavy roads of Lodhran *(Question No. 297)* 53
-Details about Load Management Policy for construction of roads *(Question No. 1456)* 51
-Funds allocated for repair of roads in district Sahiwal *(Question No. 1421)* 50
-Funds allocated from Highway and Building Department Faisalabad for 2014-15 *(Question No. 628)* 23
-Payment of dues to victims of BCG Road Multan *(Question No. 7757*)*
-Steps taken for eradication of commission in Communication & Works Department and construction of underpasses/flyovers in Lahore *(Question No. 8244*)* 30
-Rehabilitation of Gujrat-Dinga Road *(Question No. 1684)* 56
-Repair of roads of PP-203 Multan *(Question No. 1721)* 57

D

DISCUSSION On-

-Pre-Budget for 2017-18 222, 299

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

questions REGARDING- 251
-Details about allotment of land of Punjab University *(Question No. 8350*)*
-Establishment of petrol pump/CNG station in Jubilee Town, Lahore *(Question No. 8294*)* 194
-Funds allocated from Highway and Building Department Faisalabad for 2014-15 *(Question No. 628)* 50
-Installation of water filtration plants in PP-58, Faisalabad *(Question No. 1601)* 216, 195

PAGE NO.

-Land purchased for Metro Train, Lahore *(Question No. 8337*)*

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-6th March, 2017 58
-7th March, 2017 152
-8th March, 2017 219
-10th March, 2017 328

f

FAISAL FAROOQ CHEEMA, CH.

questions REGARDING-

-Cleanliness of drains of PP-35, Sargodha *(Question No. 1590)* 215
-Posting of Homeopathic Doctors and Hakeems in province *(Question No. 7851*)* 361
-Provision of medicines of Homeopathy and Unani Tibb in Government Hospitals *(Question No. 7850*)* 360

Report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-Starred Question No. 2405/2014 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, PP-271 131

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

questions REGARDING-

-Construction of building of Government Degree College for Women 365/WB Dunya pur Lodhran *(Question No. 1536)* 288
-Details about posts of Chairman, Secretary and Controller of BISE Lahore *(Question No. 890)* 272
-Establishment of more Women Universities in province *(Question No. 889)* 271
-Posting of sweepers in Government Middle School Mozang, Lahore *(Question No. 1535)* 121

FAIZAN KHALID VIRK, MR.

question REGARDING-

-Construction of Head Gul Sher to Rohilapuran Link Road, Okara *(Question No. 1485)* 54

FARZANA NAZIR, DR.

-Leave of absence 133

PAGE NO.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-***

-On sad demise of mother in law of Malik Nadeem Kamran *(Minister for Planning & Development)* 245

-On sad demises of Malik Muhammad Zahoor Anwar, MPA mothers of Rana Mashhood Ahmad Khan and Mr Muhammad Asif Bajwa, Advocate, MPA and martyrs of Cheering Cross, Sehwan Sharif and Quetta 15

G

GULNAZ SHAHZADI , MRS.

-Leave of absence 133

MOTION regarding-

-For leave to present a bill 151

h

HAROON AHMED SULTAN BOKHARI, SYED *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering)*

Answers to the questions REGARDING- 200

-Ashiana Housing Schemes of Lahore and Sahiwal *(Question No. 8507*)* 215

-Cleanliness of drains of PP-35, Sargodha *(Question No. 1590)*

-Demolishing the houses in Kachi Abadi Chaudhri Colony, Lahore *(Question No. 1856*)* 189

-Details about Eden Garden Housing Scheme Gajumata, Lahore *(Question No. 8558*)* 202 177

-Details about sewerage scheme of PP-73, Chiniot *(Question No. 8502*)* 166

-Development funds and works of LDA *(Question No. 5760*)* 197

-Development projects of PP-13, Rawalpindi *(Question No. 8476*)*

-Enquiry of lost files of record of LDA regarding Johar Town, Lahore *(Question No. 5612*)* 188

-Establishment of petrol pump/CNG station in Jubilee Town, Lahore *(Question No. 8294*)* 194

-Extension of Multan road from LOS office to Gulshan Ravi Lahore *(Question No. 1564)* 214 206

-Fault of sewerage system of Chiniot city *(Question No. 1173)*

-Installation of tube wells and filtration plants in district Sialkot *(Question No. 1279)* 207 216

-Installation of water filtration plants in PP-58, Faisalabad *(Question No. 1601)* 213

-Land acquired for Orange Train, Lahore *(Question No. 1538)* 195

-Land purchased for Metro Train, Lahore *(Question No. 8337*)*

-Number and position of water supply tube wells in Lahore *(Question No. 2600*)* 191 181

PAGE NO.

-Provision of clean drinking water in PP-222, Sahiwal *(Question No. 8505*)* 192
-Provision of clean drinking water in Sargodha *(Question No. 7257*)* 193
-Provision of clean drinking water in the province *(Question No. 7410*)*
-Receipt of Commercialization Fee of plazas and shoping centres 171
(Question No. 7305)* 164
-Renovation of Sports Complex Samanabad Lahore *(Question No.5541*)*
-Requirement of minimum land for housing colony at tehsil level 209
(Question No. 1461) 204
-Schemes of clean drinking water in district Attock *(Question No. 455)* 211
-Schemes of Public Health Engineering in PP-111, Gujrat *(Question No. 1499)* 211
-Silanwali City Housing Scheme, Sargodha *(Question No. 1529)*
-Transfer of possession to purchasers of plots in Eden Garden 201
Housing Scheme Raiwaind road Lahore *(Question No. 8555*)*
-Transfer of record of Township Housing Scheme Lahore to LDA 190
(Question No. 2411)* 209
-Victims of Orange Line Train Project *(Question No. 1424)* 212
-Water supply scheme Silanwali, Sargodha *(Question No. 1530)* 210
-Water supply and sewerage schemes in PP-200, Multan *(Question No. 1470)* 205
-Water supply schemes of PP-130, Daska *(Question No. 503)* 196
-Water supply and drainage schemes in Mianwali *(Question No. 8470*)*

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

questionS REGARDING-

-Allocation of separate place for Women University Bahawalpur 283
(Question No. 1287) 278
-Area of Government Boys College Mitranwali, Sialkot *(Question No. 1151)*
-Campuses of private universities in Gujranwala division 281
(Question No. 1189)
-Construction of building of Government Degree College for Women 288
365/WB Dunya pur Lodhran *(Question No. 1536)*
-Construction of building of Government Degree College for Women 285
Mochh, Mianwali *(Question No. 1320)*
-Charging of Rs.550 extra for certificate with examination fee by BISE 237
(Question No. 3006)* 251
-Details about allotment of land of Punjab University *(Question No. 8350*)* 280
-Details about buildings of girls colleges in Lahore *(Question No. 1177)* 285
-Details about colleges in Lahore *(Question No. 1367)* 286
-Details about colleges in Sargodha *(Question No. 1378)*
-Details about construction of additional rooms in GC University 288
Faisalabad *(Question No. 1417)* 277
-Details about Government Colleges in PP-276, Bahawalpur *(Question No. 1124)* 274
-Details about Government Colleges in Sialkot *(Question No. 1075)*
-Details about Government Degree College for Boys Marot, 289
Bahawalnagar *(Question No. 1576)*
273

PAGE NO.

-Details about Government Girls Degree College Farooq Ganj Gujranwala *(Question No. 1038)* 272
-Details about posts of Chairman, Secretary and Controller of BISE Lahore *(Question No. 890)* 269
-Details about recruitments in Fatima Jinnah Women University Rawalpindi *(Question No. 7939*)* 263
-Details about recruitments in UET Lahore *(Question No. 7938*)* 278
-Details about under construction theater hall of Government Boys College Daska *(Question No. 1152)* 241
-Details about utilization of admission fee and committees in colleges *(Question No. 8278*)* 271
-Establishment of more Women Universities in province *(Question No. 889)* 246
-Funds allocated for Annual/Special repair of college buildings in Gujrat *(Question No. 8284*)* 261
-Number of students in girls and boys colleges in Taxila *(Question No. 8479*)* 282
-Principals posted in girls colleges of district Gujrat *(Question No. 1191)* 279
-Problems due to deep level of ground of Government Degree College Daska *(Question No. 1156)* 276
-Procedure for recruitment of professors of Library Science in Colleges *(Question No. 1123)* 284
-Provision of land to Government Degree College for Women Satellite Town Bahawalpur *(Question No. 1288)* 258
-Vacant posts of teachers in colleges of Taxila *(Question No. 8478*)*

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

questions REGARDING-
-Details about colleges in Lahore *(Question No. 1367)* 285
-Details about colleges in Sargodha *(Question No. 1378)* 286
-Government Hospitals in tehsil Bhera, Sargodha *(Question No. 6538*)* 348
-Procedure for recruitment of professors of Library Science in Colleges *(Question No. 1123)* 276

PAGE NO.

Housing, Urban Development & Public Health Engineering Department-
199
questions REGARDING- 215
-Ashiana Housing Schemes of Lahore and Sahiwal *(Question No. 8507*)*
-Cleanliness of drains of PP-35, Sargodha *(Question No. 1590)* 188
-Demolishing the houses in Kachi Abadi Chaudhri Colony, Lahore
(Question No. 1856)* 202
-Details about Eden Garden Housing Scheme Gajumata, Lahore 176
(Question No. 8558)* 165
-Details about sewerage scheme of PP-73, Chiniot *(Question No. 8502*)* 197
-Development funds and works of LDA *(Question No. 5760*)*
-Development projects of PP-13, Rawalpindi *(Question No. 8476*)* 187
-Enquiry of lost files of record of LDA regarding Johar Town,
Lahore *(Question No. 5612*)* 194
-Establishment of petrol pump/CNG station in Jubilee Town, Lahore
(Question No. 8294)* 214
-Extension of Multan road from LOS office to Gulshan Ravi 205
Lahore *(Question No. 1564)*
-Fault of sewerage system of Chiniot city *(Question No. 1173)* 206
-Installation of tube wells and filtration plants in district Sialkot 216
(Question No. 1279) 213
-Installation of water filtration plants in PP-58, Faisalabad *(Question No. 1601)* 195
-Land acquired for Orange Train, Lahore *(Question No. 1538)*
-Land purchased for Metro Train, Lahore *(Question No. 8337*)* 191
-Number and position of water supply tube wells in Lahore 180
(Question No. 2600)* 192
-Provision of clean drinking water in PP-222, Sahiwal *(Question No. 8505*)* 193
-Provision of clean drinking water in Sargodha *(Question No. 7257*)*
-Provision of clean drinking water in the province *(Question No. 7410*)* 171
-Receipt of Commercialization Fee of plazas and shoping centres 163
(Question No. 7305)*
-Renovation of Sports Complex Samanabad Lahore *(Question No.5541*)* 209
-Requirement of minimum land for housing colony at tehsil level 203
(Question No. 1461) 210
-Schemes of clean drinking water in district Attock *(Question No. 455)* 211
-Schemes of Public Health Engineering in PP-111, Gujrat *(Question No. 1499)*
-Silanwali City Housing Scheme, Sargodha *(Question No. 1529)* 200
-Transfer of possession to purchasers of plots in Eden Garden 189
Housing Scheme Raiwaind road Lahore *(Question No. 8555*)* 196
-Transfer of record of Township Housing Scheme Lahore to LDA 208
(Question No. 2411)* 86
-Victims of Orange Line Train Project *(Question No. 1424)* 209
212

PAGE NO.

-Water supply and drainage schemes in Mianwali *(Question No. 8470*)* 204
-Water supply and sewerage schemes in PP-200, Multan *(Question No. 1470)*
-Water supply scheme Silanwali, Sargodha *(Question No. 1530)*
-Water supply schemes of PP-130, Daska *(Question No. 503)*

HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, SYED

Report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 291
-Privilege Motions of the year 2015-16

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CHAUDRY

questions REGARDING-
-Construction and repair of road from Baseerpur to Dipalpur, Okara *(Question No. 3253*)* 48
-Establishment of Government Hospital in Mandi Ahmedabad, Okara *(Question No. 7000*)* 352

IMRAN NAZIR, KHAWAJA *(Minister for Primary & Secondary Healthcare)*

Answers to the questions REGARDING-
-Availability of injections of Hepatitis in Government Hospitals *(Question No. 5533*)* 344
-Defective medical machinery in Civil Hospital Daska *(Question No. 478)* 366
-Details about Homeopathic and Tibb-e-Unani Departments in Government Hospitals *(Question No. 7920*)* 363
-Details about THQ, DHQ Hospitals and other Health Centres in distirct Mianwali *(Question No. 7498*)* 342
-DHQ and THQ hospitals in district Gujrat *(Question No. 748)* 367
-Establishment of Dialysis Centre in THQ Haveli Lakha, Okara *(Question No. 6654*)* 350
-Establishment of Government Hospital in Mandi Ahmedabad, Okara *(Question No. 7000*)* 353
-Establishmet of hospitals in Salamatpura and Daroghewala, Lahore *(Question No. 8255*)* 365
-Government Hospitals in tehsil Bhera, Sargodha *(Question No. 6538*)* 349
-Hepatitis Control Programme in the province *(Question No. 7777*)* 358
-Increase in funds granted for purchase of medicines for DHQ Hospital Pakpattan *(Question No. 7578*)* 357
-Permission to prepare Interferon injection *(Question No. 7565*)* 356
-Posting of doctors and paramedical staff in DHQ Hospital Nankana Sahib *(Question No. 7860*)* 362
-Posting of doctors in DHQ Hospital Chiniot *(Question No. 7055*)* 354
354

PAGE NO.

-Posting of gynecology doctors in rural areas *(Question No. 7373*)* 361
-Posting of Homeopathic Doctors and Hakeems in province *(Question No. 7851*)* 352
-Provision of facilities and staff in Civil Hospital Dinga, Gujrat *(Question No. 6958*)* 346
-Provision of free medicines in DHQ Hospital Nankana Sahib *(Question No. 6192*)* 360
-Provision of medicines of Homeopathy and Unani Tibb in Government Hospitals *(Question No. 7850*)* 345
-Purchase of injections of Hepatitis from new and old firms *(Question No. 5534*)* 348
-Purchase of medicines for Government Hospitals of Sargodha 368
(Question No. 6336)*
-Recruitment of workers for Dengue Control *(Question No. 886)* 347
-Repair of MRI Machine of Government Hospital Nankana Sahib 365
(Question No. 6193)*
-THQ Hospital, Bahawalpur *(Question No. 8095*)* 351
-Upgradation of THQ Hospital Fort Abbas, Bahawalnagar *(Question No. 6697*)*

IMRAN ZAFAR, HAJI

question REGARDING- 126
-Number of rooms in schools in PP-111, Gujrat *(Question No. 1571)*

J

JOYCE ROFIN JULIUS, MRS. *(Parliamentary Seceretary for School Education)*

Answers to the questions REGARDING- 86
-Analysis of 5th class result in 2014 *(Question No. 6582*)*
-Articles purchased for recreation of children in Children 69
Library Complex Lahore *(Question No. 2880*)* 68
-Ban on short courses in Children Library Lahore *(Question No. 2532*)* 76
-Details about Big City Allowance for teachers in Lahore *(Question No. 3579*)*
-Details about construction of additional rooms in Government Primary 105
School Barnali, Gujrat *(Question No. 8427*)*
-Details about Divisional Public School Lala Musa, Gujrat 98
(Question No. 7677)*
-Details about Government Schools in Johar Town Lahore 93
(Question No. 7150)*
-Details about Law of Free and Compulsory Education 90
(Question No. 7032)*
-Ignoring the Arabic and Computer subjects from date sheet 78
issued by Punjab Examination Commission *(Question No. 5629*)*
70

PAGE NO.

-Number of staff in Government Girls High School 68/R.B district Faisalabad *(Question No. 2919*)* 103
-Problems of teachers deputed as judge in Youth Festival *(Question No. 8137*)* 74
-Provision of funds to Government High School for Boys Baghbanpura Lahore *(Question No. 2920*)* 95
-Reservations of teachers on inquiries upon anonymous complaints in Jhelum *(Question No. 7192*)* 82
-Upgradation of schools in Fort Abbas, Bahawalnagar *(Question No. 6233*)*

K

KHADIJA UMAR, MRS.

questions REGARDING-

-Enquiry of lost files of record of LDA regarding Johar Town, Lahore *(Question No. 5612*)* 187
-Provision of clean drinking water in the province *(Question No. 7410*)* 193
-Victims of Orange Line Train Project *(Question No. 1424)* 208

KHALID MAHMOOD WARAN, SARDAR

question REGARDING- 364

-THQ Hospital, Bahawalpur *(Question No. 8095*)*

KHURRAM JAHANGIR WATTOO, MIAN

questions REGARDING-

-Construction of road from Rinala Khurad to Bama Bala, Okara *(Question No. 8297*)* 48
-Establishment of Dialysis Centre in THQ Haveli Lakha, Okara *(Question No. 6654*)* 350

L

LEAVE OF ABSENCE OF-

-Abdul Rauf Mughal, Mr. 132
-Abdul Razzaq Khan Niazi, Nawabzada 133
-Azad Ali Tabassum, Mr. 132
-Farzana Nazir, Dr. 133
-Gulnaz Shahzadi , Mrs. 133
-Madiha Rana, Mrs. 132
-Muhammad Arshad Malik, Advocate, Mr. 132
-Muhammad Hanif Awan, Malik 131
134
-SULTANA SHAHEEN, MRS. 134

PAGE NO.

-WAHEED ASGHAR DOGAR, MR.

M

MADIHA RANA, MRS.

-LEAVE OF ABSENCE 132

questions REGARDING- 288

-Details about construction of additional rooms in GC University Faisalabad *(Question No. 1417)* 126

-Details about high schools in Faisalabad *(Question No. 1581)* 116

-Details about vacant posts in schools of PP-72, Faisalabad *(Question No. 1418)*

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA *(Minister for School Education)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about construction of rooms in Government Girls High School Dinga, Gujrat *(Question No. 1500)* 121

-Details about Elementary School of Tiba Sultanpur district Vehari *(Question No. 1227)* 111

-Details about enrolment and missing facilities in schools of district Sahiwal *(Question No. 1246)* 111

-Details about girls high schools in Sambrial *(Question No. 8457*)* 108

-Details about Government Primary School Chak No. 367/G.B Jarranwala *(Question No. 1310)* 114

-Details about Government Primary School Randheer district Gujrat *(Question No. 1473)* 119

-Details about high schools in district Nankana Sahib *(Question No. 1569)* 125

-Details about high schools in Faisalabad *(Question No. 1581)* 127

-Details about missing facilities in schools of district Sahiwal *(Question No. 1420)* 117

-Details about recruitments in School Education Department in district Gujrat *(Question No. 1412)* 116

-Details about result of 5th class in district Bahawalpur *(Question No. 6581*)* 107

-Details about schools in Lahore *(Question No. 1479)* 120

-Details about schools in PP-148, Lahore *(Question No. 1566)* 123

-Details about teachers in district Dera Ghazi Khan *(Question No. 1341)* 115

-Details about un-necessary restrictions on teachers *(Question No. 1567)* 124

-Details about upgradation and missing facilities of schools of PP-200, Multan *(Question No. 1468)* 118

-Details about vacant posts in schools of PP-72, Faisalabad *(Question No. 1418)* 116

-Establishment of Danish School in Sialkot *(Question No. 8458*)* 109

-Irregularities in pointing out vacant posts in Education Department 110

PAGE NO.

Sargodha *(Question No. 8549*)* 122
-Matter of starting middle classes in Government Girls Primary School Chak No. 29 North Sargodha *(Question No. 1552)* 126
-Number of rooms in schools in PP-111, Gujrat *(Question No. 1571)* 122
-Posting of sweepers in Government Middle School Mozang, Lahore *(Question No. 1535)* 119
-Provision of missing facilities in Government Primary School Budhwal, Gujrat *(Question No. 1474)* 112
-Provision of missing facilities in PP-180 Kasur *(Question No. 1282)* 113
-Provision of staff in Government Community Model Middle School Chak No. 29 North, Sargodha *(Question No. 1306)*

MASROOR NAWAZ JHANGVI, MAULANA
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for 2017-18 227

MEHMOOD UL HASSAN, RANA

question REGARDING- 23
-Payment of dues to victims of BCG Road Multan *(Question No. 7757*)*

MEHWISH SULTANA, MS. *(Parliamentary Seceretary for Higher Education)*

Answers to the questions REGARDING-
-Charging of Rs.550 extra for certificate with examination fee by BISE *(Question No. 3006*)* 237
-Details about allotment of land of Punjab University *(Question No. 8350*)* 251
-Details about recruitments in Fatima Jinnah Women University Rawalpindi *(Question No. 7939*)* 270
-Details about recruitments in UET Lahore *(Question No. 7938*)* 264
-Details about utilization of admission fee and committees in colleges *(Question No. 8278*)* 241
-Funds allocated for Annual/Special repair of college buildings in Gujrat *(Question No. 8284*)* 247
-Number of students in girls and boys colleges in Taxila *(Question No. 8479*)* 261
-Vacant posts of teachers in colleges of Taxila *(Question No. 8478*)* 258

MINISTER FOR COMMUNICATION & WORKS
-See under Tanveer Aslam Malik, Mr.

MINISTER FOR FINANCE
-See under Ayesha Ghaus Pasha, Dr.

MINISTER FOR HIGHER EDUCATION
-See under Raza Ali Gillani, Syed

MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING
-See under Haroon Ahmed Sultan Bokhari, Syed

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Sana Ullah Khan, Rana

PAGE NO.

MINISTER FOR LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT
-See under Asif Saeed Manais, Mr.
MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE
-See under Imran Nazir, Khawaja
MINISTER FOR SCHOOL EDUCATION
-See under Mashhood Ahmad Khan, Rana
MOTIONS regarding-
-For leave to present a bill 151
-Suspension of rules for presentation of a resolution 139,143, 295
MUHAMMAD AFZAL, DR.

question REGARDING-
-Details about Government Colleges in PP-276, Bahawalpur *(Question No. 1124)* 277
MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY

question REGARDING-
-Installation of tube wells and filtration plants in district Sialkot *(Question No. 1279)* 206

Report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 58
-The Punjab Private Education Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017 (Bill No. 3 of 2017)
MUHAMMAD ALI KHOKHAR, MALIK *(Parliamentary Secretary for Primary & Secondary Healthcare)*

Answers to the questions REGARDING- 322
-Construction of Civil Hospital Dinga, Gujrat *(Question No. 6957*)* 331
-Details about ambulances in district Sahiwal *(Question No. 4873*)* 335
-Drug Inspectors posted in district Sahiwal *(Question No. 4874*)* 340
-Establishment of Trauma Centre in DHQ Hospital Daska *(Question No. 5398*)* 329
-Laboratory of Civil Hospital Daska, Sialkot *(Question No. 4265*)*
-Rehabilitation of Dr. Maqbool Memorial Government Hospital 326
tehsil Ferozwala *(Question No. 7148*)* 318
-School Halth and Nutrition Supervisors in Gujrat *(Question No. 6913*)*

MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.

question REGARDING- 197
-Development projects of PP-13, Rawalpindi *(Question No. 8476*)*
QUORUM- 162

PAGE NO.

148

-INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON 8TH MARCH, 2017

Resolution REGARDING-

-Jubilation on holding successful event of Pakistan Super League in Lahore

MUHAMMAD ARSHAD, RANA *(Special Assistant to C.M)*

point of order REGARDING- 130

-INCLUSION OF STARRED QUESTIONS IN THE LIST OF UNSTARRED QUESTIONS

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

-Leave of absence 132

questions REGARDING- 199

-Ashiana Housing Schemes of Lahore and Sahiwal *(Question No. 8507*)* 334
-Drug Inspectors posted in district Sahiwal *(Question No. 4874*)* 331
-Details about ambulances in district Sahiwal *(Question No. 4873*)* 180
-Provision of clean drinking water in PP-222, Sahiwal *(Question No. 8505*)*

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-***

-On sad demises of Malik Muhammad Zahoor Anwar, MPA mothers of Rana Mashhood Ahmad Khan and Mr Muhammad Asif Bajwa, Advocate, MPA and martyrs of Cheering Cross, Sehwan Sharif and Quetta 15

278

questions REGARDING- 366 274

-Area of Government Boys College Mitranwali, Sialkot *(Question No. 1151)*
-Defective medical machinery in Civil Hospital Daska *(Question No. 478)* 278
-Details about Government Colleges in Sialkot *(Question No. 1075)* 340
-Details about under construction theater hall of Government Boys College Daska *(Question No. 1152)* 329
-Establishment of Trauma Centre in DHQ Hospital Daska *(Question No. 5398*)* 279
-Laboratory of Civil Hospital Daska, Sialkot *(Question No. 4265*)*
-Problems due to deep level of ground of Government Degree College Daska *(Question No. 1156)* 209 204
-Requirement of minimum land for housing colony at tehsil level *(Question No. 1461)*
-Water supply schemes of PP-130, Daska *(Question No. 503)*

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

point of order REGARDING- 127

PAGE NO.

-INCLUSION OF STARRED QUESTIONS IN THE LIST OF UNSTARRED QUESTIONS 188

questions REGARDING-

-Demolishing the houses in Kachi Abadi Chaudhri Colony, Lahore *(Question No. 1856*)* 123

-Details about schools in PP-148, Lahore *(Question No. 1566)* 214

-Extension of Multan road from LOS office to Gulshan Ravi Lahore *(Question No. 1564)* 159

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 8th March, 2017

MUHAMMAD HANIF AWAN, MALIK

-Leave of absence 131

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

DISCUSSION On-

-PRE-BUDGET FOR 2017-18 302

questions REGARDING-

-Construction of Ring Road Chiniot *(Question No. 8334*)* 41

-Details about Homeopathic and Tibb-e-Unani Departments in Government Hospitals *(Question No. 7920*)* 363

-Details about sewerage scheme of PP-73, Chiniot *(Question No. 8502*)* 176

-Details about un-necessary restrictions on teachers *(Question No. 1567)* 123

-Fault of sewerage system of Chiniot city *(Question No. 1173)* 205

-Ignoring the Arabic and Computer subjects from date sheet issued by Punjab Examination Commission *(Question No. 5629*)* 78

-Posting of doctors in DHQ Hospital Chiniot *(Question No. 7055*)* 353

MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.

questions REGARDING-

-Details about Government Degree College for Boys Marot, Bahawalnagar *(Question No. 1576)* 289

-Upgradation of schools in Fort Abbas, Bahawalnagar *(Question No. 6233*)* 81

-Upgradation of THQ Hospital Fort Abbas, Bahawalnagar *(Question No. 6697*)* 350

PAGE NO.

Muhammad Naeem Safdar Ansari, Mr. ***(PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COMMUNICATION & WORKS)***

Answers to the questions REGARDING-

-Completion of Tarrarianwala Gumti road, PP-113, Gujrat *(Question No. 8303*)* 37
-Construction of government buildings in Gujranwala *(Question No. 8065*)* 27
-Construction of Ring Road Chiniot *(Question No. 8334*)* 41
-Construction of road from Kharian Dinga to Jhambar via Nagran Singh, Gujrat *(Question No. 8299*)* 33
-Construction of roads under "Pakyan Sarkan Sokhey Paindey Programme" in district Sahiwal *(Question No. 7528*)* 17
-Payment of dues to victims of BCG Road Multan *(Question No. 7757*)* 24
-Steps taken for eradication of commission in Communication & Works Department and construction of underpasses/flyovers in Lahore *(Question No. 8244*)* 30

MUHAMMAD SAQIB KHURSHID, MR.

questions REGARDING-

-Details about recruitments in Fatima Jinnah Women University Rawalpindi *(Question No. 7939*)* 269
-Details about recruitments in UET Lahore *(Question No. 7938*)* 263

MUHAMMAD SHAWEZ KHAN, MR.

question REGARDING-

-Schemes of clean drinking water in district Attock *(Question No. 455)* 203

MUHAMMAD SHOAIB SIDDIQUI, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Demand to make Mian Meer Hospital Lahore functional 138

question REGARDING-

-Permission to prepare Interferon injection *(Question No. 7565*)* 355

Resolution REGARDING-

-Jubilation on holding successful event of Pakistan Super League in Lahore 147

MUHAMMAD WAHEED GULL, MR.

DISCUSSION On-

-Pre-Budget for 2017-18 305

question REGARDING-

-Establishmet of hospitals in Salamatpura and Daroghewala, Lahore 365

PAGE NO.

(Question No. 8255)*

MUHAMMAD WARIS KALLU, MALIK

question REGARDING-

-Construction of road from Basirpur to Muhammad Nagar, Okara *(Question No. 1481)* 53

Report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 293

-The issue of LDA Employees Housing Scheme, Thokar Niaz Baig raised in the reply of Starred Question No. 269 asked by Mrs Ayesha Javed. MPA (W-317)

MUNAWAR HUSSAIN, RANA ALIAS MUNAWAR GHOUS KHAN, RANA

QUESTIONS regarding-

-Details about Load Management Policy for construction of roads *(Question No. 1456)* 53

-Silanwali City Housing Scheme, Sargodha *(Question No. 1529)* 211

-Water supply scheme Silanwali, Sargodha *(Question No. 1530)* 212

MURAD RAAS, DR.

QUESTIONS regarding-

-Details about buildings of girls colleges in Lahore *(Question No. 1177)* 280

-Details about Law of Free and Compulsory Education *(Question No. 7032*)* 90

N

Naat-e-Rasool-e-MaqbooL (ﷺ)Presented in the House in sessions held on-

-6th March, 2017 14

-7th March, 2017 66

-8th March, 2017 158

-9th March, 2017 236

-10th March, 2017 316

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.

question REGARDING-

-Details about enrolment and missing facilities in schools of district Sahiwal *(Question No. 1246)* 111

NAUSHEEN HAMID, DR.

questions REGARDING-

-Hepatitis Control Programme in the province *(Question No. 7777*)* 357

-Number of staff in Government Girls High School 68/R.B 70

PAGE NO.

district Faisalabad *(Question No. 2919*)* 74
-Provision of funds to Government High School for Boys Baghbanpura Lahore *(Question No. 2920*)*

NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING-
-Articles purchased for recreation of children in Children Library Complex Lahore *(Question No. 2880*)* 69
-Availability of injections of Hepatitis in Government Hospitals *(Question No. 5533*)* 343
-Ban on short courses in Children Library Lahore *(Question No. 2532*)* 67
-Development funds and works of LDA *(Question No. 5760*)* 165
-Purchase of injections of Hepatitis from new and old firms *(Question No. 5534*)* 345
-Renovation of Sports Complex Samanabad Lahore *(Question No. 5541*)* 163

NOTIFICATION of-
-Summoning of 27th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 6th March, 2017 1

O

OFFICERS-
-Of the House **11**

P

Panel of Chairmen-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 27th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 6th March, 2017 15

Parliamentary Secretaries- 9

-OF THE PUNJAB

Parliamentary Secretary for Communication & Works

-SEE UNDER MUHAMMAD NAEEM SAFDAR ANSARI, MR.

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR HIGHER EDUCATION
-See under Mehwish Sultana, Ms.

PAGE NO.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR INFORMATION & CULTURE
-See under Azma Zahid Bukhari, Mrs.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT

-SEE UNDER RAMZAN SIDDIQUE BHATTI, MR.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE
-See under Muhammad Ali Khokhar, Malik

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR PUBLIC PROSECUTION
-See under Ahmed Khan Baloch, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR S & GAD
-See under Ali Asghar Manda, Advocate, Ch.

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR SCHOOL EDUCATION
-See under Joyce Rofin Julius, Mrs.

point of order REGARDING- 127

-INCLUSION OF STARRED QUESTIONS IN THE LIST OF UNSTARRED QUESTIONS

PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Availability of injections of Hepatitis in Government Hospitals *(Question No. 5533*)* 343
-Construction of Civil Hospital Dinga, Gujrat *(Question No. 6957*)* 322
-Defective medical machinery in Civil Hospital Daska *(Question No. 478)* 366
-Details about ambulances in district Sahiwal *(Question No. 4873*)* 331
-Details about Homeopathic and Tibb-e-Unani Departments in Government Hospitals *(Question No. 7920*)* 363
-Details about THQ, DHQ Hospitals and other Health Centres in distirct Mianwali *(Question No. 7498*)* 342
-DHQ and THQ hospitals in district Gujrat *(Question No. 748)* 366
-Drug Inspectors posted in district Sahiwal *(Question No. 4874*)* 334
-Establishment of Dialysis Centre in THQ Haveli Lakha, Okara *(Question No. 6654*)* 350
-Establishment of Government Hospital in Mandi Ahmedabad, Okara *(Question No. 7000*)* 352
-Establishmet of hospitals in Salamatpura and Daroghewala, Lahore *(Question No. 8255*)* 365
-Establishment of Trauma Centre in DHQ Hospital Daska *(Question No. 5398*)* 340
-Government Hospitals in tehsil Bhera, Sargodha *(Question No. 6538*)* 348
-Hepatitis Control Programme in the province *(Question No. 7777*)* 357

PAGE NO.

-Increase in funds granted for purchase of medicines for DHQ Hospital Pakpattan *(Question No. 7578*)* 357
-Laboratory of Civil Hospital Daska, Sialkot *(Question No. 4265*)* 329
-Permission to prepare Interferon injection *(Question No. 7565*)* 355
-Posting of doctors and paramedical staff in DHQ Hospital Nankana Sahib *(Question No. 7860*)* 362
-Posting of doctors in DHQ Hospital Chiniot *(Question No. 7055*)* 353
-Posting of gynecology doctors in rural areas *(Question No. 7373*)* 354
-Posting of Homeopathic Doctors and Hakeems in province *(Question No. 7851*)* 361
-Provision of facilities and staff in Civil Hospital Dinga, Gujrat *(Question No. 6958*)* 351
-Provision of free medicines in DHQ Hospital Nankana Sahib *(Question No. 6192*)* 346
-Provision of medicines of Homeopathy and Unani Tibb in Government Hospitals *(Question No. 7850*)* 360
-Purchase of injections of Hepatitis from new and old firms *(Question No. 5534*)* 345
-Purchase of medicines for Government Hospitals of Sargodha *(Question No. 6336*)* 347
-Recruitment of workers for Dengue Control *(Question No. 886)* 368
-Rehabilitation of Dr. Maqbool Memorial Government Hospital tehsil Ferozwala *(Question No. 7148*)* 326
-Repair of MRI Machine of Government Hospital Nankana Sahib *(Question No. 6193*)* 347
-School Halth and Nutrition Supervisors in Gujrat *(Question No. 6913*)* 318
-THQ Hospital, Bahawalpur *(Question No. 8095*)* 364
-Upgradation of THQ Hospital Fort Abbas, Bahawalnagar *(Question No. 6697*)* 350

PAGE NO.

Q

questions REGARDING-

COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-

-Completion of Tarrarianwala Gumti road, PP-113, Gujrat *(Question No. 8303*)* 37
-Construction and repair of road from Baseerpur to Dipalpur, Okara *(Question No. 3253*)* 48
-Construction of bridge over Pattoki, Baloki Head and roads in area of Sara-e-Mughal, Kasur *(Question No. 1531)* 55
-Construction of government buildings in Gujranwala *(Question No. 8065*)* 27
-Construction of Head Gul Sher to Rohilapuran Link Road, Okara *(Question No. 1485)* 54
-Construction of Ring Road Chiniot *(Question No. 8334*)* 41
-Construction of road from Basirpur to Muhammad Nagar, Okara *(Question No. 1481)* 53
-Construction of road from Kharian Dinga to Jhambar via Nagran Singh, Gujrat *(Question No. 8299*)* 33
-Construction of road from Rinala Khurad to Bama Bala, Okara *(Question No. 8297*)* 48
-Construction of roads under "Pakyan Sarkan Sokhey Paindey Programme" in district Sahiwal *(Question No. 7528*)* 16
-Details about Kehror Pakka, Melsi and other heavy roads of Lodhran *(Question No. 297)* 49
-Details about Load Management Policy for construction of roads *(Question No. 1456)* 53
-Funds allocated for repair of roads in district Sahiwal *(Question No. 1421)* 51
-Funds allocated from Highway and Building Department Faisalabad for 2014-15 *(Question No. 628)* 50
-Payment of dues to victims of BCG Road Multan *(Question No. 7757*)* 23

-Steps taken for eradication of commission in Communication & Works Department and construction of underpasses/flyovers in Lahore *(Question No. 8244*)* 30
-Rehabilitation of Gujrat-Dinga Road *(Question No. 1684)* 56
-Repair of roads of PP-203 Multan *(Question No. 1721)* 57

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

-Allocation of separate place for Women University Bahawalpur *(Question No. 1287)* 283
-Area of Government Boys College Mitranwali, Sialkot *(Question No. 1151)* 278
-Campuses of private universities in Gujranwala division *(Question No. 1189)* 281

PAGE NO.

-Construction of building of Government Degree College for Women 365/WB Dunya pur Lodhran *(Question No. 1536)* 288
-Construction of building of Government Degree College for Women Mochh, Mianwali *(Question No. 1320)* 285
-Charging of Rs.550 extra for certificate with examination fee by BISE 237
(Question No. 3006)* 251
-Details about allotment of land of Punjab University *(Question No. 8350*)* 280
-Details about buildings of girls colleges in Lahore *(Question No. 1177)* 285
-Details about colleges in Lahore *(Question No. 1367)* 286
-Details about colleges in Sargodha *(Question No. 1378)*
-Details about construction of additional rooms in GC University Faisalabad *(Question No. 1417)* 288
-Details about Government Colleges in PP-276, Bahawalpur 277
(Question No. 1124) 274
-Details about Government Colleges in Sialkot *(Question No. 1075)*
-Details about Government Degree College for Boys Marot, Bahawalnagar *(Question No. 1576)* 289
-Details about Government Girls Degree College Farooq Ganj Gujranwala *(Question No. 1038)* 273
-Details about posts of Chairman, Secretary and Controller of BISE Lahore *(Question No. 890)* 272
-Details about recruitments in Fatima Jinnah Women University 269
Rawalpindi *(Question No. 7939*)* 263
-Details about recruitments in UET Lahore *(Question No. 7938*)*
-Details about under construction theater hall of Government Boys College Daska *(Question No. 1152)* 278
-Details about utilization of admission fee and committees in colleges 241
(Question No. 8278)* 271
-Establishment of more Women Universities in province *(Question No. 889)*
-Funds allocated for Annual/Special repair of college buildings in Gujrat 246
(Question No. 8284)* 261
-Number of students in girls and boys colleges in Taxila *(Question No. 8479*)* 282
-Principals posted in girls colleges of district Gujrat *(Question No. 1191)*
-Problems due to deep level of ground of Government Degree College Daska *(Question No. 1156)* 279
-Procedure for recruitment of professors of Library Science in Colleges *(Question No. 1123)* 276
-Provision of land to Government Degree College for Women 284
Satellite Town Bahawalpur *(Question No. 1288)* 258
-Vacant posts of teachers in colleges of Taxila *(Question No. 8478*)*

Housing, Urban Development & Public Health Engineering 199
Department- 215
-Ashiana Housing Schemes of Lahore and Sahiwal *(Question No. 8507*)*
188

PAGE NO.

-Cleanliness of drains of PP-35, Sargodha *(Question No. 1590)*
-Demolishing the houses in Kachi Abadi Chaudhri Colony, Lahore 202
(Question No. 1856)* 176
-Details about Eden Garden Housing Scheme Gajumata, Lahore 165
(Question No. 8558)* 197
-Details about sewerage scheme of PP-73, Chiniot *(Question No. 8502*)*
-Development funds and works of LDA *(Question No. 5760*)* 187
-Development projects of PP-13, Rawalpindi *(Question No. 8476*)*
-Enquiry of lost files of record of LDA regarding Johar Town, 194
Lahore *(Question No. 5612*)*
-Establishment of petrol pump/CNG station in Jubilee Town, Lahore 214
(Question No. 8294)* 205
-Extension of Multan road from LOS office to Gulshan Ravi
Lahore *(Question No. 1564)* 206
-Fault of sewerage system of Chiniot city *(Question No. 1173)*
-Installation of tube wells and filtration plants in district Sialkot 216
(Question No. 1279) 213
-Installation of water filtration plants in PP-58, Faisalabad 195
(Question No. 1601)
-Land acquired for Orange Train, Lahore *(Question No. 1538)* 191
-Land purchased for Metro Train, Lahore *(Question No. 8337*)* 180
-Number and position of water supply tube wells in Lahore 192
(Question No. 2600)* 193
-Provision of clean drinking water in PP-222, Sahiwal *(Question No. 8505*)*
-Provision of clean drinking water in Sargodha *(Question No. 7257*)* 171
-Provision of clean drinking water in the province *(Question No. 7410*)* 163
-Receipt of Commercialization Fee of plazas and shoping centres
(Question No. 7305)* 209
-Renovation of Sports Complex Samanabad Lahore *(Question No.5541*)* 203
-Requirement of minimum land for housing colony at tehsil level 210
(Question No. 1461) 211
-Schemes of clean drinking water in district Attock *(Question No. 455)*
-Schemes of Public Health Engineering in PP-111, Gujrat *(Question No. 1499)* 200
-Silanwali City Housing Scheme, Sargodha *(Question No. 1529)* 189
-Transfer of possession to purchasers of plots in Eden Garden 196
Housing Scheme Raiwaind road Lahore *(Question No. 8555*)* 208
-Transfer of record of Township Housing Scheme Lahore to LDA 86
(Question No. 2411)* 209
-Victims of Orange Line Train Project *(Question No. 1424)* 212
-Water supply and drainage schemes in Mianwali *(Question No. 8470*)* 204
-Water supply and sewerage schemes in PP-200, Multan *(Question No. 1470)*
-Water supply scheme Silanwali, Sargodha *(Question No. 1530)*
-Water supply schemes of PP-130, Daska *(Question No. 503)* 343
PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT- 322
-Availability of injections of Hepatitis in Government Hospitals 366

PAGE NO.

(Question No. 5533*) 331
-Construction of Civil Hospital Dinga, Gujrat *(Question No. 6957*)*
-Defective medical machinery in Civil Hospital Daska *(Question No. 478)* 363
-Details about ambulances in district Sahiwal *(Question No. 4873*)*
-Details about Homeopathic and Tibb-e-Unani Departments in 342
Government Hospitals *(Question No. 7920*)* 366
-Details about THQ, DHQ Hospitals and other Health Centres in 334
distirct Mianwali *(Question No. 7498*)*
-DHQ and THQ hospitals in district Gujrat *(Question No. 748)* 350
-Drug Inspectors posted in district Sahiwal *(Question No. 4874*)*
-Establishment of Dialysis Centre in THQ Haveli Lakha, Okara 352
(Question No. 6654)*
-Establishment of Government Hospital in Mandi Ahmedabad, Okara 365
(Question No. 7000)* 340
-Establishmet of hospitals in Salamatpura and Daroghewala, Lahore 348
(Question No. 8255)* 357
-Establishment of Trauma Centre in DHQ Hospital Daska *(Question No. 5398*)*
-Government Hospitals in tehsil Bhera, Sargodha *(Question No. 6538*)* 357
-Hepatitis Control Programme in the province *(Question No. 7777*)* 329
-Increase in funds granted for purchase of medicines for DHQ 355
Hospital Pakpattan *(Question No. 7578*)*
-Laboratory of Civil Hospital Daska, Sialkot *(Question No. 4265*)* 362
-Permission to prepare Interferon injection *(Question No. 7565*)* 353
-Posting of doctors and paramedical staff in DHQ Hospital 354
Nankana Sahib *(Question No. 7860*)*
-Posting of doctors in DHQ Hospital Chiniot *(Question No. 7055*)* 361
-Posting of gynecology doctors in rural areas *(Question No. 7373*)*
-Posting of Homeopathic Doctors and Hakeems in province 351
(Question No. 7851)*
-Provision of facilities and staff in Civil Hospital Dinga, Gujrat 346
(Question No. 6958)*
-Provision of free medicines in DHQ Hospital Nankana Sahib 360
(Question No. 6192)* 345
-Provision of medicines of Homeopathy and Unani Tibb in
Government Hospitals *(Question No. 7850*)* 347
-Purchase of injections of Hepatitis from new and old firms *(Question No. 5534*)* 368
-Purchase of medicines for Government Hospitals of Sargodha
(Question No. 6336)* 326
-Recruitment of workers for Dengue Control *(Question No. 886)*
-Rehabilitation of Dr. Maqbool Memorial Government Hospital 347
tehsil Ferozwala *(Question No. 7148*)* 318
-Repair of MRI Machine of Government Hospital Nankana Sahib 364
(Question No. 6193)*
-School Halth and Nutrition Supervisors in Gujrat *(Question No. 6913*)* 350
-THQ Hospital, Bahawalpur *(Question No. 8095*)*

PAGE NO.

-Upgradation of THQ Hospital Fort Abbas, Bahawalnagar 86
(Question No. 6697)*
SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT- 69
-Analysis of 5th class result in 2014 *(Question No. 6582*)* 67
-Articles purchased for recreation of children in Children
Library Complex Lahore *(Question No. 2880*)* 76
-Ban on short courses in Children Library Lahore *(Question No. 2532*)*
-Details about Big City Allowance for teachers in Lahore 105
(Question No. 3579)*
-Details about construction of additional rooms in Government Primary 120
School Barnali, Gujrat *(Question No. 8427*)*
-Details about construction of rooms in Government Girls High School 97
Dinga, Gujrat *(Question No. 1500)*
-Details about Divisional Public School Lala Musa, Gujrat 110
(Question No. 7677)*
-Details about Elementary School of Tiba Sultanpur district Vehari 111
(Question No. 1227) 108
-Details about enrolment and missing facilities in schools of district
Sahiwal *(Question No. 1246)* 113
-Details about girls high schools in Sambrial *(Question No. 8457*)*
-Details about Government Primary School Chak No. 367/G.B Jarranwala 118
(Question No. 1310)
-Details about Government Primary School Randheer district Gujrat 93
(Question No. 1473) 125
-Details about Government Schools in Johar Town Lahore 126
(Question No. 7150)*
-Details about high schools in district Nankana Sahib *(Question No. 1569)* 90
-Details about high schools in Faisalabad *(Question No. 1581)*
-Details about Law of Free and Compulsory Education 117
(Question No. 7032)*
-Details about missing facilities in schools of district Sahiwal 115
(Question No. 1420) 107
-Details about recruitments in School Education Department in 120
district Gujrat *(Question No. 1412)* 123
-Details about result of 5th class in district Bahawalpur *(Question No. 6581*)* 114
-Details about schools in Lahore *(Question No. 1479)* 123
-Details about schools in PP-148, Lahore *(Question No. 1566)*
-Details about teachers in district Dera Ghazi Khan *(Question No. 1341)*
-Details about un-necessary restrictions on teachers *(Question No. 1567)* 117

-Details about upgradation and missing facilities of schools 116
of PP-200, Multan *(Question No. 1468)* 109
-Details about vacant posts in schools of PP-72, Faisalabad
(Question No. 1418) 78
-Establishment of Danish School in Sialkot *(Question No. 8458*)*

PAGE NO.

-Ignoring the Arabic and Computer subjects from date sheet issued by Punjab Examination Commission *(Question No. 5629*)* 109
-Irregularities in pointing out vacant posts in Education Department 122
Sargodha *(Question No. 8549*)* 126
-Matter of starting middle classes in Government Girls Primary School
Chak No. 29 North Sargodha *(Question No. 1552)* 70
-Number of rooms in schools in PP-111, Gujrat *(Question No. 1571)*
-Number of staff in Government Girls High School 68/R.B 121
district Faisalabad *(Question No. 2919*)* 103
-Posting of sweepers in Government Middle School Mozang, Lahore
(Question No. 1535) 74
-Problems of teachers deputed as judge in Youth Festival *(Question No. 8137*)*
-Provision of funds to Government High School for Boys 119
Baghbanpura Lahore *(Question No. 2920*)* 112
-Provision of missing facilities in Government Primary School Budhwal,
Gujrat *(Question No. 1474)* 113
-Provision of missing facilities in PP-180 Kasur *(Question No. 1282)*
-Provision of staff in Government Community Model Middle 95
School Chak No. 29 North, Sargodha *(Question No. 1306)* 81
-Reservations of teachers on inquiries upon anonymous complaints
in Jhelum *(Question No. 7192*)*
-Upgradation of schools in Fort Abbas, Bahawalnagar *(Question No. 6233*)*

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-6th March, 2017 58
-7th March, 2017 152
-8th March, 2017 159,219, 162
-9th March, 2017 244, 291
-10th March, 2017 317, 328

R

RAHEELA ANWAR, MRS.

questions REGARDING-

-Problems of teachers deputed as judge in Youth Festival *(Question No. 8137*)* 103
-Rehabilitation of Dr. Maqbool Memorial Government Hospital tehsil Ferozwala *(Question No. 7148*)* 326
-Reservations of teachers on inquiries upon anonymous complaints in Jhelum *(Question No. 7192*)* 95

RAMZAN SIDDIQUE BHATTI, MR. *(Parliamentary Secretary for Local Government & Community Development)*

ADJOURNMENT MOTION regarding-

	PAGE NO.
-Failure of Lahore Parking Company in provision of parking facilities to citizens	218

RAZA ALI GILLANI, SYED *(Minister for Higher Education)*

Answers to the questions REGARDING-

-Allocation of separate place for Women University Bahawalpur *(Question No. 1287)*	284
-Area of Government Boys College Mitranwali, Sialkot *(Question No. 1151)*	278
-Campuses of private universities in Gujranwala division *(Question No. 1189)*	281
-Construction of building of Government Degree College for Women 365/WB Dunya pur Lodhran *(Question No. 1536)*	289
-Construction of building of Government Degree College for Women Mochh, Mianwali *(Question No. 1320)*	285
-Details about buildings of girls colleges in Lahore *(Question No. 1177)*	280
-Details about colleges in Lahore *(Question No. 1367)*	286
-Details about colleges in Sargodha *(Question No. 1378)*	287
-Details about construction of additional rooms in GC University Faisalabad *(Question No. 1417)*	288
-Details about Government Colleges in PP-276, Bahawalpur *(Question No. 1124)*	277
-Details about Government Colleges in Sialkot *(Question No. 1075)*	274
-Details about Government Degree College for Boys Marot, Bahawalnagar *(Question No. 1576)*	290
-Details about Government Girls Degree College Farooq Ganj Gujranwala *(Question No. 1038)*	274
-Details about posts of Chairman, Secretary and Controller of BISE Lahore *(Question No. 890)*	272
-Details about under construction theater hall of Government Boys College Daska *(Question No. 1152)*	279
-Establishment of more Women Universities in province *(Question No. 889)*	272
-Principals posted in girls colleges of district Gujrat *(Question No. 1191)*	282
-Problems due to deep level of ground of Government Degree College Daska *(Question No. 1156)*	279
-Procedure for recruitment of professors of Library Science in Colleges *(Question No. 1123)*	276
-Provision of land to Government Degree College for Women Satellite Town Bahawalpur *(Question No. 1288)*	285

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -
-6th March, 2017 13
-7th March, 2017 65
-8th March, 2017 157
-9th March, 2017 235
-10th March, 2017 315

Reports *(LAID IN THE HOUSE)* REGARDING-
-Annual activity of Lahore Ring Road Authority for the years 2011-12 and 2012-13 221
-Audit by Auditor General of Pakistan on the Accounts of Government of the Punjab, Appropriation Accounts for 2014-15 221
-Privilege Motions of the year 2015-16 291
-Starred Question No. 2405/2014 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, PP-271 131
-The issue of LDA Employees Housing Scheme, Thokar Niaz Baig raised in the reply of Starred Question No. 269 asked by Mrs Ayesha Javed. MPA (W-317) 293
-The Punjab Private Education Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017 (Bill No. 3 of 2017) 58

Resolutions REGARDING-
-Condemnation of terrorism prevailed in the Country 140
-Jubilation on holding successful event of Pakistan Super League in Lahore 144
-Tribute to Women struggling for rights of Women 296

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.

question REGARDING-
-Details about Government Schools in Johar Town Lahore *(Question No. 7150*)* 93

SALAH-UD-DIN KHAN, DR.

questions REGARDING-
-Construction of building of Government Degree College for Women Mochh, Mianwali *(Question No. 1320)* 285
-Water supply and drainage schemes in Mianwali *(Question No. 8470*)* 196

SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 139, 143

PAGE NO.

Reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-Annual activity of Lahore Ring Road Authority for the years 2011-12 and 2012-13 — 221

-Audit by Auditor General of Pakistan on the Accounts of Government of the Punjab, Appropriation Accounts for 2014-15 — 221

Resolutions REGARDING-

-Condemnation of terrorism prevailed in the Country — 140

-Jubilation on holding successful event of Pakistan Super League in Lahore — 144

SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Analysis of 5th class result in 2014 *(Question No. 6582*)* — 86

-Articles purchased for recreation of children in Children Library Complex Lahore *(Question No. 2880*)* — 69

-Ban on short courses in Children Library Lahore *(Question No. 2532*)* — 67

-Details about Big City Allowance for teachers in Lahore *(Question No. 3579*)* — 76

-Details about construction of additional rooms in Government Primary School Barnali, Gujrat *(Question No. 8427*)* — 105

-Details about construction of rooms in Government Girls High School Dinga, Gujrat *(Question No. 15pr00)* — 120

-Details about Divisional Public School Lala Musa, Gujrat *(Question No. 7677*)* — 97

-Details about Elementary School of Tiba Sultanpur district Vehari *(Question No. 1227)* — 110

-Details about enrolment and missing facilities in schools of district Sahiwal *(Question No. 1246)* — 111

-Details about girls high schools in Sambrial *(Question No. 8457*)* — 108

-Details about Government Primary School Chak No. 367/G.B Jarranwala *(Question No. 1310)* — 113

-Details about Government Primary School Randheer district Gujrat *(Question No. 1473)* — 118

-Details about Government Schools in Johar Town Lahore *(Question No. 7150*)* — 93

-Details about high schools in district Nankana Sahib *(Question No. 1569)* — 125

-Details about high schools in Faisalabad *(Question No. 1581)* — 126

-Details about Law of Free and Compulsory Education *(Question No. 7032*)* — 90

-Details about missing facilities in schools of district Sahiwal *(Question No. 1420)* — 117

-Details about recruitments in School Education Department in — 115

PAGE NO.

district Gujrat *(Question No. 1412)* 107
-Details about result of 5th class in district Bahawalpur *(Question No. 6581*)* 120
-Details about schools in Lahore *(Question No. 1479)* 123
-Details about schools in PP-148, Lahore *(Question No. 1566)* 114
-Details about teachers in district Dera Ghazi Khan *(Question No. 1341)* 123
-Details about un-necessary restrictions on teachers *(Question No. 1567)*
-Details about upgradation and missing facilities of schools 117
of PP-200, Multan *(Question No. 1468)*
-Details about vacant posts in schools of PP-72, Faisalabad 116
(Question No. 1418) 109
-Establishment of Danish School in Sialkot *(Question No. 8458*)*
-Ignoring the Arabic and Computer subjects from date sheet 78
issued by Punjab Examination Commission *(Question No. 5629*)*
-Irregularities in pointing out vacant posts in Education Department 109
Sargodha *(Question No. 8549*)*
-Matter of starting middle classes in Government Girls Primary School 122
Chak No. 29 North Sargodha *(Question No. 1552)* 126
-Number of rooms in schools in PP-111, Gujrat *(Question No. 1571)*
-Number of staff in Government Girls High School 68/R.B 70
district Faisalabad *(Question No. 2919*)*
-Posting of sweepers in Government Middle School Mozang, Lahore 121
(Question No. 1535) 103
-Problems of teachers deputed as judge in Youth Festival *(Question No. 8137*)*
-Provision of funds to Government High School for Boys 74
Baghbanpura Lahore *(Question No. 2920*)*
-Provision of missing facilities in Government Primary School Budhwal, 119
Gujrat *(Question No. 1474)* 112
-Provision of missing facilities in PP-180 Kasur *(Question No. 1282)*
-Provision of staff in Government Community Model Middle 113
School Chak No. 29 North, Sargodha *(Question No. 1306)*
-Reservations of teachers on inquiries upon anonymous complaints 95
in Jhelum *(Question No. 7192*)* 81
-Upgradation of schools in Fort Abbas, Bahawalnagar *(Question No. 6233*)*

SHABEENA ZIKRIA BUTT, MRS.

questions REGARDING- 108
-Details about girls high schools in Sambrial *(Question No. 8457*)* 109
-Establishment of Danish School in Sialkot *(Question No. 8458*)*

SHAMEELA ASLAM, MRS.
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for 2017-18

309

PAGE NO.

SHAZIA KAMRAN, MRS.

question REGARDING-

-Construction of bridge over Pattoki, Baloki Head and roads in area of Sara-e-Mughal, Kasur *(Question No. 1531)* **55**

SHUNILA RUTH, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Death of a child due to negligence of doctors in District Hospital Kasur 138

SHAUKAT HAYYAT KHAN BOSAN, MR.

questions REGARDING-

-Details about upgradation and missing facilities of schools of PP-200, Multan *(Question No. 1468)* **117**

-Water supply and sewerage schemes in PP-200, Multan *(Question No. 1470)* 209

SULTANA SHAHEEN, MRS.

-Leave of absence 134

SUMMONING-

-Notification of summoning of 27th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 6th March, 2017 **1**

T

TAHIA NOON, MRS.

DISCUSSION On-

-Pre-Budget for 2017-18 **307**

TAHIR SHABBIR, RANA

question REGARDING-

-Repair of roads of PP-203 Multan *(Question No. 1721)*

PAGE NO.

57

TANVEER ASLAM MALIK, MR. *(Minister for Communication & Works)*

Answers to the questions REGARDING-

-Construction and repair of road from Baseerpur to Dipalpur, Okara *(Question No. 3253*)*
-Construction of bridge over Pattoki, Baloki Head and roads in area of Sara-e-Mughal, Kasur *(Question No. 1531)* **48**
-Construction of Head Gul Sher to Rohilapuran Link Road, Okara *(Question No. 1485)* 55
-Construction of road from Basirpur to Muhammad Nagar, Okara *(Question No. 1481)* 55
-Construction of road from Rinala Khurad to Bama Bala, Okara *(Question No. 8297*)* 54
-Details about Kehror Pakka, Melsi and other heavy roads of Lodhran *(Question No. 297)* 49
-Details about Load Management Policy for construction of roads *(Question No. 1456)* 49
-Funds allocated for repair of roads in district Sahiwal *(Question No. 1421)* 53
-Funds allocated from Highway and Building Department Faisalabad for 2014-15 *(Question No. 628)* 52
-Rehabilitation of Gujrat-Dinga Road *(Question No. 1684)* 50
-Repair of roads of PP-203 Multan *(Question No. 1721)* 56
57

TARIQ MEHMOOD, MIAN

questions REGARDING- 281

-Campuses of private universities in Gujranwala division *(Question No. 1189)* 37
-Completion of Tarrarianwala Gumti road, PP-113, Gujrat *(Question No. 8303*)* 322
-Construction of Civil Hospital Dinga, Gujrat *(Question No. 6957*)* 33
-Construction of road from Kharian Dinga to Jhambar via Nagran Singh, Gujrat *(Question No. 8299*)* 366
-DHQ and THQ hospitals in district Gujrat *(Question No. 748)* 105
-Details about construction of additional rooms in Government Primary School Barnali, Gujrat *(Question No. 8427*)* 120
-Details about construction of rooms in Government Girls High School Dinga, Gujrat *(Question No. 1500)* 97
-Details about Divisional Public School Lala Musa, Gujrat *(Question No. 7677*)*

PAGE NO.

-Details about Eden Garden Housing Scheme Gajumata, Lahore *(Question No. 8558*)* 202
-Details about Elementary School of Tiba Sultanpur district Vehari *(Question No. 1227)* 110
-Details about Government Primary School Randheer district Gujrat *(Question No. 1473)* 118
-Details about recruitments in School Education Department in district Gujrat *(Question No. 1412)* 115
-Details about utilization of admission fee and committees in colleges *(Question No. 8278*)* 241
-Funds allocated for Annual/Special repair of college buildings in Gujrat *(Question No. 8284*)* 246
-Land acquired for Orange Train, Lahore *(Question No. 1538)* 213
-Principals posted in girls colleges of district Gujrat *(Question No. 1191)* 282
-Provision of facilities and staff in Civil Hospital Dinga, Gujrat *(Question No. 6958*)* 351
-Provision of missing facilities in Government Primary School Budhwal, Gujrat *(Question No. 1474)* 119
-Rehabilitation of Gujrat-Dinga Road *(Question No. 1684)* 56
-Schemes of Public Health Engineering in PP-111, Gujrat *(Question No. 1499)* 210
-School Halth and Nutrition Supervisors in Gujrat *(Question No. 6913*)* 318
-Transfer of possession to purchasers of plots in Eden Garden Housing Scheme Raiwaind road Lahore *(Question No. 8555*)* 200

TARIQ MEHMOOD BAJWA, MR.

questions REGARDING- 125
-Details about high schools in district Nankana Sahib *(Question No. 1569)* 346
-Provision of free medicines in DHQ Hospital Nankana Sahib *(Question No. 6192*)* 347
-Repair of MRI Machine of Government Hospital Nankana Sahib *(Question No. 6193*)*

U

UMAR FAROOQ, MALIK, HAJI

questions REGARDING- 261
-Number of students in girls and boys colleges in Taxila *(Question No. 8479*)* 258
-Vacant posts of teachers in colleges of Taxila *(Question No. 8478*)*

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR

112

PAGE NO.

question REGARDING-
-Provision of missing facilities in PP-180 Kasur *(Question No. 1282)*

W

WAHEED ASGHAR DOGAR, MR. 134

-LEAVE OF ABSENCE

questions REGARDING- 16
-Construction of roads under "Pakyan Sarkan Sokhey Paindey Programme" in district Sahiwal *(Question No. 7528*)* 117
-Details about missing facilities in schools of district Sahiwal *(Question No. 1420)* 51
-Funds allocated for repair of roads in district Sahiwal *(Question No. 1421)*

WASEEM AKHTAR, DR SYED

questions REGARDING-
-Allocation of separate place for Women University Bahawalpur *(Question No. 1287)* 283
-Analysis of 5th class result in 2014 *(Question No. 6582*)* 86
-Details about Kehror Pakka, Melsi and other heavy roads of Lodhran *(Question No. 297)* 49
-Details about result of 5th class in district Bahawalpur *(Question No. 6581*)* 107
-Number and position of water supply tube wells in Lahore *(Question No. 2600*)* 191
-Provision of land to Government Degree College for Women Satellite Town Bahawalpur *(Question No. 1288)* 284
-Recruitment of workers for Dengue Control *(Question No. 886)* 368
-Steps taken for eradication of commission in Communication & Works Department and construction of underpasses/flyovers in Lahore *(Question No. 8244*)* 30
-Transfer of record of Township Housing Scheme Lahore to LDA *(Question No. 2411*)* 189

Resolution REGARDING- 146
-Jubilation on holding successful event of Pakistan Super League in Lahore

Z

ZULFIQAR GHORI, MR.
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for 2017-18

PAGE

NO.

225

ZULQARNAIN DOGAR, MALIK

question REGARDING-

-Posting of doctors and paramedical staff in DHQ Hospital Nankana Sahib *(Question No. 7860*)*

362

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

سوموار،13-مارچ2017

(یوم الاثنین،13- جمادی الثانی1438ھ)

سولھویں اسمبلی: ستائیسواں اجلاس

جلد 27: شمارہ 6

369

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ13-مارچ2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون پر غور وخوض اوراس کی منظوری

مسودہ قانون(ترمیم)(ترویج وانضباط) نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2017

(قانون نمبر3 بابت2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(ترویج وانضباط) نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2017، جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(ترویج وانضباط) نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2017 منظور کیا جائے۔

(بی) عام بحث

1۔ پری بجٹ بحث

پری بجٹ بحث جاری رہے گی۔

2۔ زراعت پر عام بحث

ایک وزیر زراعت پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

371

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا ستائیسواں اجلاس

سوموار،13۔مارچ 2017

(یوم الاثنین،13۔جمادی الثانی 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں شام 4 بج کر 25 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِo

إِذَا زُلۡزِلَتِ ٱلۡأَرۡضُ زِلۡزَالَهَا ﴿١﴾ وَأَخۡرَجَتِ ٱلۡأَرۡضُ أَثۡقَالَهَا ﴿٢﴾
وَقَالَ ٱلۡإِنسَـٰنُ مَا لَهَا ﴿٣﴾ يَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخۡبَارَهَا ﴿٤﴾ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوۡحَىٰ
لَهَا ﴿٥﴾ يَوۡمَئِذٍ يَصۡدُرُ ٱلنَّاسُ أَشۡتَاتًا لِّيُرَوۡاْ أَعۡمَـٰلَهُمۡ ﴿٦﴾
فَمَن يَعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَرَهُۥ ﴿٧﴾ وَمَن يَعۡمَلۡ
مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُۥ ﴿٨﴾

سورة الزّلزَلة آیات 1 تا 8

جب زمین بھونچال سے ہلا دی جائے گی (1)اور زمین اپنے (اندر) کے بوجھ نکال ڈالے گی (2)اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہوا ہے؟ (3)اس روز وہ اپنے حالات بیان کر دے گی (4)کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم بھیجا(ہوگا)(5) اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر آئیں گے تاکہ ان کو ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں(6)تو جس نے ذرا بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا(7)اور جس نے ذرا بھر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا(8)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اج سک متراں دی ودھیری اے
کیوں دلڑی اُداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے
اج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں
مکھ چند بدر شعشانی اے
متھے چمکدی لاٹ نُورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے
مخمور اکھیں ہن مدھریاں
ایس صورت نوں میں جان آکھاں
جان آکھاں کہ جان جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی میں شان آکھاں
جس شان توں شاناں سب بنیاں
سبحان اللہ ماجملک
ما احسنک ماکملک
کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء
گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلے سوال نمبر2544ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہےاس سوال کو ان کی request پر pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2616بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہےاس سوال کو بھی ان کی request پر pending کیا جاتا ہے۔

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر3725جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3729بھی جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر5393 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر7058جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر7222محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر7235محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر7639ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال شیرانوالہ گیٹ لاہور میں سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*7639: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال شیرانوالہ گیٹ لاہور میں کل کتنے میل اور فی میل ڈاکٹرز ہیں ان کی مکمل فہرست مہیا کی جائے؟

(ب) اس ہسپتال کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

(ج) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال شیرانوالہ گیٹ لاہور میں مریضوں کی فلاح و بہبود اوران کی دیکھ بھال کے لئے حکومت نے کیا کیا سہولیات مہیا کی ہیں؟

(د) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال شیرانوالہ گیٹ لاہور میں کل کتنے خاکروب میل اور فی میل ہیں ان کے نام اور سکیل وار مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ ہسپتال میں سکیورٹی گارڈ اپنی ڈیوٹی کے فرائض سرانجام دینے کی بجائے ذاتی سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض):

(الف) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال میں 79 میل اور 30 فی میل ڈاکٹر ہیں۔ مکمل فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گورنمنٹ نواز شریف ہستپال، یکی گیٹ، لاہور کا قیام فروری 1997 میں عمل میں آیا تھا۔

(ج) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال، یکی گیٹ، لاہور میں مریضوں کی فلاح و بہبود کے لئے حکومت کی طرف سے تمام مطلوبہ سہولیات میسر ہیں مثلاً مفت ادویات، تمام آپریشنز، زچہ بچہ، ڈائیلسز، سی ٹی سکین، ایکسرے اور تمام لیبارٹری ٹیسٹ وغیرہ۔

(د) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال میں اٹھارہ میل خاکروب اور تین فیمیل خاکروب ہیں ناموں کی تفصیل مع سکیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) یہ درست نہیں ہے اس ہسپتال میں سکیورٹی کی خدمات عسکری سکیورٹی کمپنی سرانجام دے رہی ہے جس کے زیادہ تر ملازم سابقہ فوجی ہیں اور وہ اپنے فرائض احسن طریقے سے ادا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ اس ہسپتال میں تقریباً 109 میل اور فی میل ڈاکٹر مل کر کام کر رہے ہیں۔ میرا اس میں ضمنی

سوال یہ ہے کہ یہ جو آپ نے 109 ڈاکٹروں کی تعداد بتائی ہے اس میں کتنے فیصد جونیئر اور کتنے فیصد سینئر ڈاکٹر اس ہسپتال میں کام کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! اس میں تفصیل کچھ ایسے ہے کہ جو ہسپتال کی emergencies ہوتی ہیں وہاں پر ہر وقت MOs کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ daily basis پر اپنے duty roster کے مطابق وہاں پر تعینات کئے جاتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر وہاں پر سینئر پروفیسرز کو بھی بلایا جاتا ہے۔ وہاں پر 79 میل اور فی میل ڈاکٹرز ہیں تو یہ MOs کی تعداد دی گئی ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں اپنا سوال دہرا کر خود اس کا جواب دے دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ پوچھ رہی ہیں کہ ان میں کتنے فیصد سینئر اور کتنے فیصد جونیئر ڈاکٹر ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! میں نے اس کے بارے میں بتایا ہے کہ ضرورت پڑنے پر سینئر ڈاکٹرز کو بلایا جاتا ہے۔ میں ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ یہ سینئر ڈاکٹر کس کو بول رہی ہیں؟ MOs بھی سینئر ڈاکٹر ہی ہوتے ہیں۔ وہاں ایمرجنسی، آپریشن تھیٹر یا different wards میں جو میڈیکل آفیسرز ہیں یہ ساری ان کی تعداد ہے اور یہ سارے ڈاکٹرز سینئر ہی ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں اپنے سوال کا خود ہی جواب دے دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! جب آپ کو جواب کا پتا ہے تو سب کو بتا دیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں صرف اس لئے بتانے لگی ہوں تاکہ معزز پارلیمانی سیکرٹری کے علم میں یہ بات آ جائے کہ جس نے یہ جواب لکھ کر دیا ہے اس نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے وہ میں ان کو بتانا چاہتی ہوں؟ یہ جو 109 ڈاکٹرز کی انہوں نے لسٹ دی ہے یہ تقریباً ہسپتال کا 30 فیصد بنتا ہے اور سب کے سب وہاں پر جونیئر ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں اور 70 فیصد ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ اس ہسپتال میں کوئی کنسلٹنٹ، سینئر ڈاکٹر اور نہ ہی کوئی پروفیسر کام کر رہا ہے تو انہوں نے کہاں سے یہ ڈاکٹرز بلوانے ہیں، یہ مجھے بتا دیں؟ اسی کے ساتھ تھوڑے سے فاصلے پر سید مٹھا ہسپتال

ہے اس کی بھی یہی problem تھی کہ وہاں پر کوئی آپریشن نہیں ہو رہا۔ Anesthesia کی وہاں پر 10 اسامیاں ہیں لیکن وہاں پر ایک ڈاکٹر موجود ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ ہسپتال میں فلاح و بہبود کا کیا کام ہو رہا ہے؟ آپ اگلے سوال میں اگر پڑھیں تو اس میں صاف لکھا ہوا ہے کہ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے بہت کام ہو رہے ہیں تو بتائیں کہ وہاں پر کون سے specialist doctors موجود ہیں مجھے کسی ایک کا ہی نام بتادیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! جب اگلا سوال پر جائیں گے تو پھر اس کو بھی دیکھ لیں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ آپ کو چیلنج کر رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ وہاں پر کیا حالات ہیں اس حوالے سے راحیلہ بہن بڑی updated ہیں۔ اس ضمن میں، میں بھی یہ واضح کروں گا کہ محترمہ کی والدہ بھی بہت بڑی مسلم لیگی رکن تھیں اور ان کا بہت نام تھا وہ جانتی ہوں گی کہ 1997 میں یہ ایک تھانے کی جگہ تھی اور وہاں پر وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے بڑی کوششوں سے ہسپتال بنوایا تھا۔ اس کے بعد وقتاً فوقتاً اس کی revamping بھی ہوتی رہی۔ اس میں میاں حمزہ شہباز شریف نے بڑی efforts کی ہیں اور اس پر خاص توجہ دی ہے لہٰذا وہاں پر جن سہولیات کی ضرورت ہے وہاں پر وہ بہتر انداز میں provide کی گئی ہیں۔ یہ جو 79 ڈاکٹرز کی لسٹ ہے اس کے مطابق جتنا وہاں پر count دیا ہوا ہے یہ بڑا مناسب count ہے تو وہاں پر فضول تو نہیں اتنے ڈاکٹرز بٹھائے رکھنے۔ اگر ان کو کسی قسم کی کوئی شکایت موصول ہوئی ہے کہ وہاں ڈاکٹرز کی تعداد میں کمی ہونے کی وجہ سے کسی قسم کا کوئی مسئلہ آ رہا ہے تو یہ ہمیں آگاہ کر دیں ہم اس کا کوئی حل کروادیں گے۔ Otherwise وہاں پر جو 79 میل ڈاکٹرز اور 30 فی میل ڈاکٹرز ہیں یہ تمام کے تمام سینئر ڈاکٹرز ہیں اور ان کو وہاں پر اپنی consultancy کے لئے کوئی ڈاکٹر چاہئے ہوتا ہے تو اس کے لئے different medical colleges کے پروفیسرز سے ٹائم لے لیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جو ہسپتال کی خالی اسامیاں ہیں ان اسامیوں کی اجازت کے لئے سمری بھیجی ہوئی ہے جونہی ہم کو اجازت ملے گی ہم اس پر نئی hiring بھی کر دیں گے۔ فی الحال جتنی ڈیمانڈ ہے اس کے مطابق وہاں پر سپلائی ضرور موجود ہے۔

جناب سپیکر: آپ ڈاکٹر کے بارے میں کیا کرنا چاہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ ان کے لئے ہم نے اجازت طلب کی ہوئی ہے اور جونہی ہمیں اس پر go ahead مل جائے گا تو مزید hiring ہو جائے گی۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! اس ہسپتال میں Anesthesia Specialist کی دس vacancies موجود ہیں جبکہ ایک ڈاکٹر موجود ہے اور وہاں پر کوئی سینئر ڈاکٹر نہیں ہے۔ چلیں، یہی بتا دیں کہ اس ہسپتال کے آؤٹ ڈور میں روزانہ کتنے مریض آ رہے ہیں، جہاں پر 109 ڈاکٹروں کی اتنی تعداد ہے تو کتنے مریض آ رہے ہیں، کتنے مریضوں کا آپریشن ہو رہا ہے اور کیا وہاں پر اس وقت کوئی بھی آپریشن ہو رہا ہے؟ میں نے مثال دی ہے کہ same situation سید مٹھا ہسپتال کی تھی جو اس کے قریب بھی موجود ہے اور آج اس میں آپریشن ہونا بند ہو گئے ہیں لہذا اب آپ کون سے ہسپتال میں مریضوں کو refer کر رہے ہیں جو وہاں جا کر اپنے آپریشن کروائیں؟ میں یہاں پر ایک بات یہ بھی بتا دوں کہ یہ منسٹر صاحب کا اپنا حلقہ ہے لہذا میں آپ سے request کروں گی کہ اسمبلی کی طرف سے یہ سوال اُن کو ضرور refer کیا جائے تاکہ وہ اس کو پڑھیں اور آ کر بتائیں کہ اس کا اصل جواب کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! Anesthesia کے حوالے سے جیسے میری بہن نے بات کی ہے تو مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ یہ کافی updated ہیں اور لگتا ہے کہ میرے سے زیادہ تیاری انہوں نے کی ہوئی ہے۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ پورے پنجاب کے اندر Anesthesia کے حوالے سے ہمیں جتنے ڈاکٹر چاہئیں اتنے پورے پنجاب میں available نہیں ہیں۔ چونکہ لوگوں کا اس ڈگری میں رجحان کم ہے اس لئے per year تقریباً 90 ڈاکٹرز pass out ہوتے ہیں جس کی روشنی میں ان کی تعیناتیاں کی جاتی ہیں اور پورے پنجاب میں یہ ڈاکٹر جانے ہوتے ہیں اس لئے ضروری نہیں ہے کہ جتنی وہاں پر vacancies خالی ہیں اتنی ہی فوری طور پر مہیا ہو جائیں لیکن اس پر حکومت کوشش کر رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ in future مزید دیکھیں گے کہ وزیراعلیٰ جس طریقے سے ہیلتھ پر reforms لا رہے ہیں، ماضی سے لے کر اب تک ہیلتھ کے اندر جو کام ہو رہا ہے اور جس طریقے سے آگے لائحہ عمل بنایا جا رہا ہے اس بات سے سب واقف ہیں۔ جیسے آپ نے ہسپتالوں کے حوالے سے دیکھا خاص طور پر لاہور چونکہ بڑا شہر ہے اور گرد و نواح کے مریض یہاں پر ہی آتے ہیں اس حوالے سے ہم ایک referral system introduce کروا رہے ہیں کہ BHUs and RHCs پر THQs and DHQs تاکہ وہاں referral system

میں بہتری لائیں اور minor issues وہیں پر resolve ہو جائیں تاکہ ہسپتالوں کا burden کم ہو۔ اس ضمن میں ڈاکٹروں کے لئے بھی کوشش کر رہے ہیں کہ اُن کو اس پالیسی کا حصہ بنایا جائے کہ وہ اپنی ڈگری کے بعد تین سال کے لئے RHCs, THQs and DHQs میں ڈیوٹی دیں جس سے burden کم ہو گا اور ultimately ہسپتالوں کے اندر ڈاکٹروں کی availability کو بھی یقینی بنایا جائے گا۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! جز(الف) کے اندر ہی گھما پھرا کر میں نے پورے پنجاب کی بات سن لی ہے جبکہ اس کا نام نواز شریف ہسپتال ہے جو کہ شیرانوالہ گیٹ پر ہے۔ اگر میں اس کے باقی جز پر بھی ضمنی سوال کروں تو مشکل بن جائے گی۔

جناب سپیکر! میں آپ سے request کرتی ہوں کہ وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر جب یہاں پر موجود ہوں تو وہ بتائیں کیونکہ یہ ان کے اپنے حلقے کا ہسپتال ہے۔ اگر میں اس ہسپتال کی اپنی بیماریاں گننا شروع ہوں گی تو شاید وقفہ سوالات ختم ہو جائے گا۔ میری آپ سے request ہے کہ یہ سوال آپ منسٹر صاحب کو refer کریں اور وہ خود اس سوال کو take up کریں۔

جناب سپیکر: جی، ایسے تو نہیں ہو سکتا کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہاں پر موجود ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! جب انہوں نے خود کہہ دیا ہے کہ وہ میرے سے زیادہ تیاری کر کے آئے ہوئے ہیں تو پھر کیا رہ جاتا ہے۔ میں آپ سے یہ request کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وہ اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ انہوں نے اچھی بات کی ہے کوئی بُری بات نہیں کی۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! جب ہم جواب سے مطمئن ہی نہیں ہوئے اور اس ہسپتال کی حالت ہی ایسی نہیں ہے تو پھر کیا کریں؟ دو ماہ بعد وہاں کا Anesthesia کا ڈاکٹر بھی ریٹائر ہونے جا رہا ہے جس کے بعد آپ کے پاس وہاں کوئی ڈاکٹر موجود نہیں ہے۔ وہاں پر آپریشن نہیں ہو رہے اور یہ کتنی serious situation ہے کہ حکومت اتنا بڑا ہسپتال بنا کر دے لیکن محکمہ آگے سے جواب دے دیتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

MS NIGHAT SHEIKH: On her behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 7644 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ فائزہ احمد ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ملتان: نئے کڈنی سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

*7644: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نشتر ہسپتال ملتان میں ایک غیر ملکی امداد سے کڈنی سنٹر کی تعمیر ہوئی ہے۔ یہ سنٹر کب تعمیر ہوا ہے اور اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی۔اس سنٹر میں کون کون سی مشینری نصب ہے؟

(ب) کیا یہ سنٹر فنکشنل ہے۔اگر نان فنکشنل ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت اس ہسپتال میں روزانہ تقریباً چار سو سے زائد افراد ڈائیلسز کروانے کے لئے آتے ہیں۔ جن کو چھ ماہ سے ایک سال کا ٹائم دیا جا رہا ہے۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت اس ہسپتال میں تقریباً 26 کے قریب ڈائیلسز مشینیں ہیں جو کہ داخل ہونے والے مریضوں کے لئے ناکافی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت نئے بننے والے کڈنی ڈائیلسز سنٹر کو فنکشنل کرنے اور اس میں ڈاکٹرز و دیگر جو جو سہولیات کی کمی ہے وہ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض):

(الف) ملتان انسٹیٹیوٹ آف کڈنی سنٹر ایک خود مختار ادارہ ہے۔ یہ گورنمنٹ آف پنجاب کی مالی معاونت سے تیار ہوا جس کی ابتداء 08-2007 میں ہوئی۔ابتدائی طور پر اس کا تخمینہ 1048 ملین روپے تھا۔اس انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل مشینری مہیا کی گئی ہے۔

1-	سی ٹی سکین	2-	ایکسرے مشین
3-	الٹرا ساؤنڈ	4-	لیتھروٹرپسی
5-	ڈائیلسز مشینیں	6-	موٹر اینڈ بیڈ
7-	سی ایس ایس ڈی	8-	لانڈری

9۔	آپریشن تھیٹر کا سامان	10۔	کارڈیک مانیٹر
11۔	لیبارٹری مشینری اور سامان	12۔	میڈیکل گیسز
13۔	الٹراسانک نیبولائزر	14۔	آئی سی یو وینٹی لیٹرز
15۔	وائٹل سائن مانیٹر	16۔	ڈایاتھرمی مشین
17۔	کاٹری مشین	18۔	سکشن مشین
19۔	سی آرم		

(ب) ملتان انسٹیٹیوٹ آف کڈنی سنٹر مکمل طور پر فعال ہے۔ مریضوں کو آؤٹ ڈور، ان ڈور، پیتھالوجی ریڈیالوجی اور آپریشنز کی سہولیات مہیا کی جا رہی ہیں۔

(ج) کڈنی سنٹر میں ڈائیلسز کے رجسٹرڈ مریضوں کی تعداد 164 ہے۔ اوسطاً 90 مریضوں کی روزانہ کی بنیاد پر ڈائیلسز کی جا رہی ہے۔ نئے آنے والے مریضوں کو زیادہ سے زیادہ چار سے چھ ہفتہ کا ٹائم دیا جاتا ہے۔

(د) اس وقت ہسپتال میں 40 ڈائیلسز مشینیں موجود ہیں جن میں 34 مشینیں فنکشنل ہیں۔ جبکہ چھ ڈائیلسز مشینوں کی تنصیب جاری ہے جن کے مکمل ہونے پر مریضوں کا waiting time مزید کم ہو جائے گا ایک مریض کی ڈائیلسز پر تقریباً 1685 روپے خرچہ آتا ہے جو کہ مکمل طور پر ہسپتال کی طرف سے مہیا کیا جا رہا ہے جس کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس وقت انسٹیٹیوٹ میں 30 فیصد فیکلٹی سٹاف کام کر رہا ہے جبکہ باقی اسامیاں خالی ہیں اور 25 میڈیکل آفیسرز اور ایک وومن میڈیکل آفیسر کی سیٹ خالی ہے جن کی تعیناتی کے لئے جلد ہی پروسیس مکمل کر لیا جائے گا۔ کڈنی سنٹر میں الائیڈ ہیلتھ پروفیشنل اور درجہ چہارم کی خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اس کے جز (ج) میں جو جواب دیا گیا ہے وہ بالکل غلط جواب ہے۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ مریضوں کی رجسٹرڈ تعداد 164 ہے، 90 مریضوں کا روزانہ کی بنیاد پر ڈائیلسز ہوتا ہے اور ساتھ ہی کہا گیا ہے کہ چار سے چھ ہفتے کا ٹائم دیا جاتا ہے جبکہ کم از کم دو سے تین مہینے کا ٹائم دیا جاتا ہے۔ پہلی بات یہ کہ اس سوال میں غلط بیانی کی گئی ہے اور دوسرا اگلے جز میں کہا گیا ہے کہ چھ ڈائیلسز مشینیں خراب ہیں لہٰذا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ مشینیں کب تک ٹھیک ہو جائیں

گی اور اگر اتنے کم وقت میں ڈائیلسز ہوتا ہے تو پھر وہاں کے مریضوں کو لاہور کی طرف refer کیوں کر دیا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! جواب میں رجسٹرڈ مریضوں کی تعداد 164 بتائی گئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ محکمہ کو یہ ضرورت نہیں ہے کہ وہ یہاں پر ایوان کو کسی قسم کی غلط انفارمیشن دے۔ وہاں پر factual situation یہی ہے کہ اتنے ہی مریض آ رہے ہیں اور اس میں وہاں پر کسی قسم کی شکایت بھی موصول نہیں ہوئی۔ اس میں چھ ماہ کا وقت بہت زیادہ وقت ہے کیونکہ ڈائیلسز کا process یہ ہے کہ ایک ہفتہ میں ایک مریض کے گردوں کو دو مرتبہ wash کیا جاتا ہے لہٰذا کوئی مریض چھ ماہ wait ہی نہیں کر سکتا۔ کوشش یہی کی جاتی ہے کہ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ مریضوں کو یہ سہولت دی جائے لیکن ایک ڈائیلسز کے process میں ایک مشین تقریباً چھ سے آٹھ گھنٹے مصروف رہتی ہے اس لئے مشین کو resting time بھی چاہئے ہوتا ہے۔ جو مشینیں خراب ہو رہی ہیں اس حوالے سے ہم کوشش یہی کر رہے ہیں کہ ان مشینوں کو جلد سے جلد rotation میں لے کر آئیں چونکہ مشینیں ہر وقت چل رہی ہوتی ہیں اس لئے جوں جوں مشینیں خراب ہو رہی ہوتی ہیں ان کے back up پر ہم نے رکھی ہوتی ہیں اور خراب مشین کی جگہ پر ہم دوسری مشین لگا دیتے ہیں جبکہ خراب مشین کو صحیح کرنے کے لئے بھیج دیا جاتا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہو گی کہ آپ بے شک اس سوال پر انکوائری کروا لیں اور کوئی کمیٹی بنا کر ہسپتال سے پتا کروا لیں۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں جو کرنا چاہتی ہیں اور وہ اس کا آپ کو جواب دیں گے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ نے یہ جواب غلط دیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اس طرح ٹھیک نہیں ہے۔ آپ ضمنی سوال کریں کیونکہ وہ آپ کو جواب دے رہے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال کا جواب ہی غلط آیا ہوا ہے اور معزز پارلیمانی سیکرٹری کو بھی بہت اچھے طریقے سے معلوم ہے کہ مریض کی نوعیت کے حساب سے ڈائیلسز کا ٹائم دیا جاتا ہے لیکن جب

مشینیں ہی نہیں ہیں، ٹائم نہیں ہے اور سہولتیں نہیں ہیں تو ظاہر ہے کہ late ٹائم دیا جا رہا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ جواب بالکل غلط دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ہ) میں کہا گیا ہے کہ میڈیکل افسران کی سیٹیں خالی ہیں لہٰذا بتائیں کہ یہ کتنے عرصے سے خالی ہیں اور کب تک اِن سیٹوں کو پُر کر لیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! اس وقت انسٹیٹیوٹ میں 30 فیصد faculty staff کام کر رہا ہے جبکہ باقی خالی سیٹوں کو کچھ عرصے میں پُر کر لیا جائے گا۔ MIKD منصوبے کے اندر بہت زیادہ محنت کی ہے جس میں منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب خود interest لے رہے ہیں اور دو چار دفعہ visit بھی کر کے آئے ہیں۔ جہاں تک hiring کا تعلق ہے تو جلد اخبار میں اشتہار دے کر وہ سیٹیں fill کر لی جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 7755 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا وقفہ سوالات کے دوران اگر چیمہ صاحب آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا اور میں repeat بھی کروں گا۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

DR FARZANA NAZIR: On her behalf.

MS NIGHAT SHEIKH: On her behalf.

جناب سپیکر: جی، اب آپ تشریف رکھیں کیونکہ اِدھر ڈاکٹر صاحبہ آ گئی ہیں۔ اللہ ہی خیر کرے۔ ڈاکٹر صاحبہ! سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! سوال نمبر 7942 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ حناء پرویز بٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سر گنگا رام ہسپتال لاہور کی ایمرجنسی میں سینئر ڈاکٹرز اور میڈیکل آفیسرز کے بارے میں تفصیلات

*7942: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سر گنگا رام ہسپتال لاہور کی ایمرجنسی میں سینئر ڈاکٹرز اور میڈیکل آفیسرز کی پوسٹیں خالی پڑی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سینئر ڈاکٹرز اور میڈیکل آفیسرز کی کمی ہونے کی وجہ سے موجودہ ڈاکٹر 24 گھنٹے کام کرنے پر مجبور ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض):

(الف) سر گنگا رام ہسپتال لاہور کی ایمرجنسی میں میڈیکل آفیسرز اور سینئر ڈاکٹروں کی کوئی سیٹ خالی نہ ہے

(ب) سر گنگا رام ہسپتال لاہور کی ایمرجنسی میں تمام ڈاکٹرز ڈیوٹی روسٹر کے مطابق ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں کسی ڈاکٹر کی 24 گھنٹے ڈیوٹی نہ ہے۔

(ج) تاہم FJMU/SGRH میں ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور چند سینئر رجسٹرارز کے انٹرویو ہو چکے ہیں۔اگلے مرحلہ میں باقی سینئر رجسٹرارز کے انٹرویو کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جز (الف) پر ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایمرجنسی میں کتنے میڈیکل آفیسرز اور کتنے سینئر ڈاکٹرز at a time ڈیوٹی دیتے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ سے زیادہ کون جانتا ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! مجھے نہیں پتا۔

جناب سپیکر: آپ کو کیوں نہیں پتا؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اتفاق ہوتا ہے کہ کئی چیزوں کا نہیں پتا ہوتا اس لئے میں جاننا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، ڈاکٹر صاحبہ! آپ کو سارا پتا ہے لیکن آپ ان کی زبان سے سننا چاہتی ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! محترمہ اپنے سوال کو repeat کر دیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جز (الف) سے متعلق میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایمرجنسی میں کتنے میڈیکل آفیسرز اور کتنے سینئر ڈاکٹرز ایک شفٹ میں کام کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! گنگا رام ہسپتال سے متعلق سوال دریافت کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں سوال کو پڑھ دیتی ہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ سر گنگا رام ہسپتال لاہور کی ایمرجنسی میں سینئر ڈاکٹرز اور میڈیکل آفیسرز کی پوسٹیں خالی ہیں؟ جواب میں ہے کہ ایمرجنسی میں میڈیکل آفیسرز اور سینئر ڈاکٹرز کی کوئی سیٹ خالی نہیں ہے۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ ایمرجنسی میں کتنے میڈیکل آفیسرز اور کتنے سینئر ڈاکٹرز ایک شفٹ میں کام کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! اس حوالے سے عرض ہے کہ ایمرجنسی میں ڈاکٹروں کی تعداد تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ ابھی وہاں پر ایڈہاک کی بنیاد پر نئی hiring بھی کی گئی ہے کیونکہ ایمرجنسی میں ڈاکٹروں کی demand ہمیشہ change ہو رہی ہے چونکہ ڈاکٹرز وارڈز میں بھی چاہئے ہوتے ہیں اور آپریشن تھیٹر میں بھی چاہئے ہوتے ہیں اس لئے وہاں پر جو کمی آئی تھی اس حوالے سے ایڈہاک پر انٹرویوز ہو چکے ہیں جس کے لئے اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا اور اس کے مطابق ڈاکٹروں کی hiring ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میڈیکل آفیسرز کی ایمرجنسی میں permanent post ہوتی ہے تو ان کا آپریشن تھیٹر میں کیا کام کیونکہ وہ تھیٹر میں operate نہیں کرتے اور میڈیکل آفیسرز تو صرف diagnose کے لئے ہوتے ہیں یا ایمرجنسی treatment دینا۔ ان کا ہسپتال سے تعلق نہیں ہے کہ وہ آپریشن تھیٹر میں بھی ڈیوٹی کریں۔

جناب سپیکر! سوال کا جواب تو صحیح دیا جائے۔

جناب سپیکر: کیسے مان لیا جائے کہ ان کا تعلق کوئی نہیں ہے،ان کا تعلق تو ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ایمر جنسی کے لئے انہیں recruit کیا جاتا ہے جو کہ permanent post ہے اور اس میں ایڈہاک کا نہیں ہے۔ اگر کوئی ایمر جنسی کا مریض آتا ہے تو ڈاکٹر کا کام اسے دیکھنا ہوتا ہے اور وہ مریض کو diagnose کر کے treatment کے لئے refer کرتے ہیں تو میں یہی پوچھ رہی ہوں کہ ایمر جنسی میں کتنے ڈاکٹرز ہیں؟

جناب سپیکر: جی، اگر ان کے پاس کوئی انفارمیشن ہے تو ان سے پوچھ لیتے ہیں؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اگر معزز پارلیمانی سیکرٹری کے پاس اس کا جواب نہیں ہے تو میں دوسرا سوال پوچھ لوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! محترمہ پہلے اپنا ذہن بنالیں کہ جواب لینا ہے یا نہیں تو میں اس کے مطابق جواب دے دوں گا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرا ذہن تو بنا ہوا لیکن معزز پارلیمانی سیکرٹری جواب ہی نہیں دے رہے تو میں کیا کروں؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ کو سارا پتا ہے لیکن پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے باتیں پوچھنا چاہتی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! جیسا میری بہن نے فرمایا کہ ایمر جنسی میں permanent seats ہیں تو اس حوالے سے جو ہماری requirement تھی یا جتنی سیٹیں خالی تھیں وہ ہم نے پبلک سروس کمیشن کو بھیجی ہوئی ہیں جس پر وہ جلد ہی امتحان لے کر permanent hiring کر کے بھیجیں گے تو ڈاکٹرز appoint ہو جائیں گے۔ جتنی دیر تک پبلک سروس کمیشن والے ڈاکٹرز نہیں بھیج رہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ایمر جنسی میں تعینات ڈاکٹروں کی تعداد پوچھ رہی ہیں وہ بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! میں اپنی بہن سے کہوں گا کہ یہ وقت نکال کر ایمر جنسی کا visit کر لیں تو انہیں ڈاکٹروں سے ملوا بھی دیں گے اور گنتی بھی کروادیں گے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ج) میں ہے کہ کتنے شعبوں میں کتنی اسامیاں خالی تھیں کیونکہ ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور چند سینئر رجسٹرار کے انٹرویو ہو چکے ہیں۔ اگلے مرحلہ میں باقی سینئر رجسٹرارز کے انٹرویو کئے جائیں گے تو میرا سوال یہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اگلا مرحلہ کب شروع ہوگا، اس حوالے سے پوچھنا چاہتی ہیں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! نہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگلا مرحلہ شروع ہونے سے پہلے یہ تو بتائیں کہ کتنی پوسٹیں خالی ہیں اور کس کس ڈیپارٹمنٹ میں انٹرویو ہونے ہیں، کیا میڈیسن ہے، سرجری ہے، گائنی ہے، Eye ہے یا ای این ٹی ہے؟

جناب سپیکر: جہاں پر سیٹیں خالی ہوں گی وہاں پر وہ پُر کریں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض):

جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے اس لئے اس حوالے سے محترمہ اپنا سوال جمع کروا دیں جس کی تفصیل ایوان میں پیش کر دی جائے گی۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(ب) سے متعلق ہے جواب میں ہے کہ تمام ڈاکٹرز ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں تو مجھے بتایا جائے کہ کتنے ڈاکٹرز، پروفیسرز چھٹی پر ہیں اور کتنے ڈاکٹرز اور پروفیسرز ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: اگر اسی سوال میں پوچھ لیتے تو بہتر نہ تھا؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض):

جناب سپیکر! یہ بھی fresh question بنتا ہے۔ اس حوالے سے یہ سوال جمع کروا دیں تو انہیں مکمل تفصیل دے دی جائے گی کیونکہ کئے گئے سوال میں صرف یہ پوچھا ہے کہ وہاں پر 24 گھنٹے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں جس کے جواب میں بتا دیا گیا ہے کہ ایسی بات نہیں ہے۔ کوئی بھی ایمرجنسی ایسی نہیں ہوتی کہ جہاں پر ڈاکٹروں سے چوبیس گھنٹے کام لیا جائے کیونکہ چوبیس گھنٹے کام کرنا ویسے بھی کسی کے لئے ممکن نہیں ہوتا تو عام طور پر ڈیوٹی کا آٹھ گھنٹے وقت ہوتا ہے اور بعض اوقات ہنگامی حالات جیسے recently

بم دھماکا وغیرہ ہوتے رہے تو اس وقت اس طرح کے حالات میں ڈاکٹروں کو دو چار گھنٹے اضافی کام کرنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کی صورتحال کے اندر بطور پاکستانی ہم سب پر یہ ذمہ داری بنتی ہے اور ہم سب کی یہ ڈیوٹی ہے کہ ہم اپنے فرائض کو بخوبی سرانجام دیں۔ اس میں کوئی بھی ایسی بات نہیں ہے کہ وہاں آٹھ گھنٹے سے زائد ڈاکٹروں سے ڈیوٹی لی جاتی ہے۔ جو سیٹیں خالی تھیں اور جہاں پر requirement زیادہ تھی اس کے مطابق ہم ایڈہاک پر نئے ڈاکٹرز رکھ رہے ہیں جس کا مقصد یہی ہے کہ کسی کو چوبیس گھنٹے کام نہ کرنا پڑے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری نے بھی اچھی بات کی ہے کہ ہم سب کو اپنے اپنے فرائض بخوبی سرانجام دینے چاہئیں تو میرا خیال ہے کہ وہ next time اس پر خود بھی عمل کر کے آئیں گے۔ میرا fresh question کسی طرح سے بھی نہیں بنتا اور یہاں پر بیٹھے معزز ممبر گنگارام، سروسز اور دیگر ہسپتالوں کے حالات سے واقف ہیں کیونکہ ایمرجنسی میں جو حال ہے، اگر وہاں پر تمام ڈاکٹرز موجود ہوں تو مریض خوار کیوں ہو رہے ہوتے ہیں؟ محکمہ غلط جواب دے رہا ہے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کو defend کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس حوالے سے کسی چیز کی نشاندہی کریں ناں تو میں بھی ان سے پوچھوں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ صرف simple سوال بنتا ہے کہ وہاں پر کتنے ڈاکٹرز چھٹی پر ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہیں۔ آپ نشاندہی کریں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس میں کوئی fresh question والی بات ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ نشاندہی کریں اور particular بات بتائیں تو میں ان سے پوچھنے والا بنوں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ سے آئے ہوئے لوگوں کو پتا ہونا چاہئے جن سے پوچھ کر پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: ان کی بات نہ کریں بلکہ آپ نے جو بات کرنی ہے مجھ سے کریں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں آپ ہی سے بات کر رہی ہوں کہ انہوں نے ایک اچھی بات کی ہے تو ڈیپارٹمنٹ کو پتا ہونا چاہئے کہ اگر سوال دیا گیا ہے تو پھر ضمنی سوال کیوں پوچھے جاتے ہیں؟ ضمنی سوال

ان سے related سوال ہوتے ہیں جو پوچھے جاتے ہیں۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری نے ابھی کہا کہ اس میں پوچھا نہیں گیا۔

جناب سپیکر: اب میں ان سے کیا ضمنی سوال کا جواب لوں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مجھے صرف ڈاکٹرز کا بتادیں کہ کتنے ڈاکٹرز چھٹی پر ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! میں نے بیان کیا ہے کہ ایمرجنسی کا جتنا بھی عملہ ہے وہ سارا وہاں پر موجود ہے اور اپنی ڈیوٹی وہاں پر کر رہا ہے۔ وہاں پر صرف جو shortage تھی اس حوالے سے نئی hiring ہو رہی ہے تو اگر وہاں پر کوئی leave یا کوئی ایسا معاملہ ہوتا تو ہم ضرور آپ کو بتادیتے۔ اس کے علاوہ انہوں نے شکایت کی کہ وہاں پر مریض خوار ہوتے ہیں تو اگر انہوں نے کوئی مریض خوار ہوتے دیکھا ہے یا کسی نے کوئی complaint دی ہے تو اس کا ضرور ازالہ کیا جائے گا اور اس پر ہم جواب دہ بھی بنتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8280 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی ایچ کیو گجرات عملہ، تعداد اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*8280: میاں طارق محمود: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت ضلع گجرات ڈی ایچ کیو عزیز بھٹی ہسپتال میں عملہ کی تعداد عہدہ، نام اور پتا جات بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈاکٹر حضرات حاضری لگا کر پرائیویٹ ہسپتالوں میں چلے جاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بہت سے ڈاکٹر چھٹی لے کر اپنی پرائیویٹ پریکٹس کر رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے پانچ سالوں میں ایم ایس ٹرانسفر ہر ایک کا دورانیہ بطور ایم ایس کتنا تھا اور ان کو ٹرانسفر کرنے کی وجوہات کیا تھیں؟

(ہ) جن ڈاکٹرز کے خلاف دوران ملازمت کام نہ کرنے کی وجہ سے کارروائی ہوئی پچھلے پانچ سال کی تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض):

(الف) عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال میں تعینات عملہ تعداد 525 ہے۔ جن کے نام اور پتاجات کے بارے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہسپتال ہذا میں بائیو میٹرک حاضری سسٹم ہونے کی وجہ سے حاضری لگا کر پرائیویٹ ہسپتال چلے جانا ممکن نہ ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا کے ریکارڈ کے مطابق کوئی ڈاکٹر ایسا نہیں جو چھٹی لے کر پرائیویٹ پریکٹس کر رہا ہو۔

(د) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ہسپتال ہذا میں پچھلے پانچ سالوں میں مندرجہ ذیل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ صاحبان تبدیل ہوئے۔ جن کا دورانیہ تعیناتی ہر ایک کے سامنے درج ہے۔

1. ڈاکٹر ذوالفقار علی چودھری۔ ازاں 2010-10-08 تا 2011-12-29 (بذریعہ تبادلہ)
2. ڈاکٹر طاہر نوید۔ 2011-12-12 تا 2014-07-25 (پیڈا ایکٹ 2006 کے تحت معطلی)
3. ڈاکٹر میاں واجد حسین۔ 2014-08-21 تا 2015-07-09 (بوجہ معطلی)
4. ڈاکٹر طاہر عباس گوندل۔ 2015-07-16 APMO تا 2015-08-20 (اضافی چارج) بوجہ مستقل تعیناتی ڈاکٹر شبیر حسین سپرا۔
5. ڈاکٹر شبیر حسین سپرا۔ 2015-08-28 تا 2015-11-23 تعینات رہے اور بعد ازاں تبدیل ہو گئے۔
6. ڈاکٹر طاہر عباس گوندل۔ 2015-11-28 APMO تا 2016-02-14 (اضافی چارج) بوجہ مستقل تعیناتی ڈاکٹر شیر علی خان نیازی۔
7. ڈاکٹر شیر علی خان نیازی 2016-03-01 تا 2016-11-07 تعینات رہے اور مورخہ 2016-11-14 کو ریٹائرڈ ہو گئے۔
8. ڈاکٹر شاہد معروف۔ 2016-12-18 سے تا حال۔

(ہ) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں لکھا گیا ہے کہ ہسپتال ہذا میں بائیو میٹرک حاضری سسٹم ہونے کی وجہ سے حاضری لگا کر پرائیویٹ ہسپتال چلے جانا ممکن نہ ہے۔ اس

میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کیا جب ڈاکٹر صاحبان اور عملہ آتا ہے اُس وقت بھی حاضری لگاتا ہے اور جب جاتا ہے اُس وقت بھی حاضری لگاتا ہے یا عملہ ایک وقت ہی حاضری لگاتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! جو بائیو میٹرک حاضری سسٹم ہے اس کے اندر جب عملہ آتا ہے اُس وقت بھی حاضری لگاتا ہے اور جب واپس جاتا ہے اُس وقت بھی حاضری لگاتا ہے اس کے علاوہ manually بھی internally وہاں پر چیک کیا جاتا ہے رجسٹر کے اندر بھی اس کو include کیا جاتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو معزز پارلیمانی سیکرٹری نے بتایا ہے میرے نوٹس میں بھی یہ بات ہے کہ لوگ صبح حاضری لگا کر چلے جاتے ہیں کئی لوگ واپس آتے ہیں اور کئی لوگ واپس نہیں آتے ہیں۔ میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ اس وقت عزیز بھٹی ڈی ایچ کیو ہسپتال میں جو ڈاکٹر موجود ہیں اُن میں سے کتنے ڈاکٹر ایسے ہیں جنہوں نے گجرات سٹی میں اپنے ہسپتال بنائے ہوئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس اس کی detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! اس میں جو حاضری کے حوالے سے میرے بھائی نے بات کی ہے میں اُن سے کہوں گا کہ اگر وہ کسی کی نشاندہی کر دیں تو ہم اُس پر انشاء اللہ بڑی سخت کارروائی کروائیں گے کیونکہ یہ ایسا معاملہ کہ جس معاملہ میں وزیراعلیٰ بالکل برداشت نہیں کرتے ہیں کہ کوئی اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر ہو اور اس طرح کی کسی activity میں پایا جائے کہ وہ تنخواہ سرکار سے لے کر کام پرائیویٹ کر رہا ہو اُس کے اوپر بالکل انکوائری بھی ہو گی اور محکمانہ کارروائی بھی کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ کتنے ڈاکٹرز ہیں جن کے اپنے پرائیویٹ کلینک ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! ایسے کوئی ڈاکٹر نہیں ہیں جو وہاں پر practice بھی کر رہے ہیں اور ساتھ میں private practice بھی کر رہے ہوں ہسپتال میں کسی کا ہونا یا نہ ہونا الگ معاملہ ہے اور سرکاری ہسپتال چھوڑ کر اپنے کسی ہسپتال میں جانا دوسری بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں طارق محمود!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے ان سے یہ ضمنی سوال کیا ہے کہ اس ہسپتال میں کتنے ڈاکٹر ایسے ہیں جن کے اپنے ہسپتال گجرات سٹی میں موجود ہیں اس کا جواب مجھے چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس اس کا جواب ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! میں نے واضح کیا ہے کہ ہمارے نالج میں ایسا کوئی بھی ڈاکٹر نہیں ہے جو وہاں پر پرائیویٹ پریکٹس بھی کر رہا ہو یا چھٹی لے کر absent ہو کر پرائیویٹ کلینک یا پرائیویٹ ہسپتال چلا رہا ہو پھر بھی اگر مزید یہ نشاندہی کر دیں گے تو میں نے عرض کیا ہے محکمہ اُس پر سخت کارروائی کرے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری کہتے ہیں کہ پرائیویٹ ہسپتال کسی ڈاکٹر کا نہیں ہے تو یہ مجھے بتا دیں ڈاکٹر ہسپتال گجرات میں کس کا ہے اور وہ ڈاکٹر اس وقت کس جگہ پر تعینات ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ کا سوال یہ تھا کہ ڈاکٹر چھٹی لے کر اپنی پرائیویٹ پریکٹس کر رہے ہیں اس کا ثبوت نہیں ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال اسی سوال سے متعلقہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! یہ ضمنی سوال نہیں بنتا یہ fresh question بنتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے دو باتیں پوچھیں ہیں سب سے پہلے میں نے پوچھا ہے کیا یہ درست ہے کہ ڈاکٹر حضرات حاضری لگا کر پرائیویٹ ہسپتالوں میں چلے جاتے ہیں اُن کے جانے کی وجہ کیا ہے؟ اُن کو اپنے ہسپتالوں میں ایمرجنسی آ جاتی ہے، اُنہیں کال آتی ہے وہ سرکاری ہسپتال کو وہیں چھوڑتے ہیں اور اپنی ایمرجنسی کرتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کون کر رہا ہے؟

جناب سپیکر! میں صرف ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ کہتے ہیں کہ ہمارا کوئی بھی ڈاکٹر پرائیویٹ کلینک نہیں کر رہا تو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ ڈاکٹر ہسپتال کس ڈاکٹر کا ہے جو اس وقت بھی اسی ہسپتال میں ہیں؟ اس ہسپتال میں ایسے ڈاکٹر موجود ہیں جن کے اپنے ہسپتال ہیں اگر ان کے پاس ریکارڈ نہیں ہے تو الگ بات ہے۔ جو میرا ضمنی سوال ہوتا ہے وہ سوال سے متعلقہ ہوتا ہے میں کبھی غیر متعلقہ سوال نہیں کرتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب آپ ہمیشہ متعلقہ سوال ہی کرتے ہیں لیکن یہ سوال اس سوال سے relate نہیں کرتا آپ کوئی اور ضمنی سوال کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری تھوڑی سی گزارش سن لیں۔ سوال یہ تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ بہت سے ڈاکٹر چھٹی لے کر اپنی پرائیویٹ پریکٹس کر رہے ہیں؟ انہوں نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ ہسپتال ہذا کے ریکارڈ کے مطابق کوئی ڈاکٹر ایسا نہیں جو چھٹی لے کر پرائیویٹ پریکٹس کر رہا ہے۔ میں نے ان سے سوال پوچھا ہے کہ یہ ریکارڈ حکومت کے پاس ہونا چاہئے صرف ایک انگوٹھا لگا کر اپنی مرضی سے جدھر مرضی کوئی ڈاکٹر چلا جائے یہ ہسپتال کی صورتحال ہے ایسے کچھ 500 ملازمین ہیں۔ 20 گریڈ کے کتنے ڈاکٹرز ہیں اگر سارے ہسپتال میں بیٹھیں گے تو ہسپتالوں کی کارکردگی بہت بہتر ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر! میں بالکل آپ سے کہہ رہا ہوں کیونکہ میرا تعلق گجرات سے ہے میرا صرف ان سے یہ ضمنی سوال تھا کہ کتنے ڈاکٹرز یہاں پر ہیں جن کے اپنے ذاتی کلینکس ہیں اور وہ پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! یہ آپ کا سوال نہیں ہے آپ fresh question دیں آپ کو پارلیمانی سیکرٹری صاحب detail دے دیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے آخر میں یہ پوچھا ہے کہ ڈاکٹر ہسپتال کس کا ہے اُس کا تو بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ پتا کر کے میاں طارق صاحب کو بتا دیں گے کہ ڈاکٹر ہسپتال کس کا ہے اور ڈاکٹروں کی حاضری بھی وہاں پر assure کروائیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! اسی بات کے اوپر تحریک استحقاق move ہوئی ہوئی ہے کہ جو ڈاکٹرز ہیں وہ چھٹیاں لے کر پرائیویٹ کلینکس چلا رہے ہیں اگر وہ تحریک استحقاق اسمبلی کے اندر جمع ہے تو میرا خیال ہے کہ ان کا question relevant ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں بات یہ ہے کہ معزز ممبر نشاندہی کریں کہ کون سے ڈاکٹرز ہیں سب کو ایک لائن میں کھڑا نہ کریں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ڈاکٹروں کو بدنام نہ کیا جائے کیونکہ ڈاکٹرز سب سے زیادہ کام بھی کرتے ہیں اور بدنام بھی ڈاکٹروں کو کیا جاتا ہے اور ڈاکٹروں کو ذلیل کرنے کی کوشش ختم کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بہت مہربانی۔Order in the House جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! گجرات میں جو اس وقت ڈاکٹر شاہد معروف ایم ایس لگے ہوئے ہیں وہ کس سکیل میں ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ایم ایس صاحب کا سکیل بتائیں وہ کون سے سکیل میں لگے ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! usually تو وہاں پر 20ویں سکیل کے ڈاکٹرز ڈیوٹی پر ہوتے ہیں لیکن اس کی مزید detail ہم حاصل کر لیں گے بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کہیں ڈاکٹر کی availability possible نہ ہو رہی ہو تو وہاں پر گریڈز کے ساتھ compromise کر کے بھی ایم ایس کو رکھ لیا جاتا ہے جیسے انہوں نے سوال کیا ہے تو گجرات کے ہسپتال میں اس وقت سکیل 19ویں کے ایم ایس appointed ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! ایم ایس 19 سکیل میں ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے لسٹ دی ہوئی ہے تو معزز پارلیمانی سیکرٹری یہ بتا دیں کیا جو ایم ایس ہیں وہ سب سے سینئر ہوتا ہے یا جونیئر ہوتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ کو انہوں نے گریڈ بتا دیا کہ ایم ایس سکیل 19 میں لگے ہوئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری یہ بتا دیں کہ 20 گریڈ کی وہاں پر پوسٹیں کتنی ہیں اور سوال اسی جگہ پر پیدا ہو جاتا ہے جب ہم کسی جونیئر کو ایم ایس لگا دیتے ہیں تو جو سینئر ڈاکٹرز ہیں وہ اپنی مرضی کرتے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں آپ نشاندہی کر دیں کہ کون سا ڈاکٹر اپنی مرضی کر رہا ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ اُس کا جواب دیتے ہیں کوئی نشاندہی کریں آپ تمام ڈاکٹروں کو ایک ہی لائن میں کھڑا نہ کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری نے جو جواب دیا ہے وہ تو آپ کے سامنے ہے انہیں اتنا نہیں پتا کہ عزیز بھٹی ہسپتال میں جاب کرنے والے ڈاکٹرز کتنے ہیں جنھوں نے اپنے ہسپتال کھولے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر! آپ میری بات پر یقین کر لیں جب اُن کے اپنے ہسپتال میں ایمر جنسی آجاتی ہے وہ عزیز بھٹی ہسپتال چھوڑ کر اپنے ہسپتال میں ایمر جنسی کرتے ہیں سوال صرف یہ ہے ان کے پاس کوئی ایسا پیمانہ نہیں ہے اور جونیئر ایم ایس کسی سینئر ڈاکٹر کو روک سکتا ہے اور نہ وہ اُس کے روکنے کے اوپر رُکتا ہے تو میرا صرف ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ بتادیں ایم ایس ہیں ان سے سینئر ڈاکٹرز بھی وہاں پر موجود ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا کہ یہ ضروری نہیں ہوتا کوشش یہی ہوتی ہے کہ جو most senior ہو اس کو ایم ایس لگایا جائے لیکن بعض اوقات وہاں کے حالات دیکھتے ہوئے، وزیر اعلیٰ نے ایک کمیٹی بھی بنائی ہوئی ہے جو انٹرویو کرتی ہے اور ڈاکٹر کا معیار دیکھتے ہوئے وہاں ایم ایس تعینات کرتی ہے۔ بعض اوقات low scale والے ڈاکٹرز بھی بڑے قابل ہوتے ہیں، ان کے اندر administrative qualities زیادہ ہوتی ہیں لہٰذا ان چیزوں کو دیکھتے ہوئے بھی ایم ایس لگایا جاتا ہے۔ اِن کے ہسپتال میں جو ڈاکٹر ایم ایس لگائے گئے ہیں وہ 19ویں سکیل کے ہیں وہ بڑے سینئر اور قابل ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ وہاں پر پروفیسر جو ان سے بھی زیادہ سینئرز ہوتے ہیں اور ٹیچنگ ہسپتال کے پرنسپل بھی وہاں پر وزٹ کرتے ہیں اور وہ ان سے مل کر کام کر رہے ہیں۔ مجھے نہیں پتا کہ میرے بھائی کو اتنے جدید attendance system پر کیوں اعتراض ہو رہا ہے؟ یہ ثبوت کے ساتھ situation کو واضح کریں اگر وہاں کوئی loophole ہے تو ہم اس کو بہتر بنائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے 2015 سے لے کر 2016-12-18 تک چار ایم ایس تبدیل کئے ہیں اس کا کیا مطلب ہے کہ ہسپتال ٹھیک ہے اور کیا ڈاکٹر شاہد معروف کو باقاعدہ انٹرویو لے کر لگایا گیا تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! اس لسٹ میں کچھ ایسے ایم ایس صاحبان ہیں جنہوں نے اپنے سال کا دورانیہ پورا کیا، کچھ نے زیادہ کیا اور کچھ نے کم کیا۔ کچھ معاملات ایسے بھی ہوئے ہیں کہ کچھ کو اچھی ڈیوٹی نہ کرنے کی وجہ سے معطل بھی کیا گیا، کچھ اپنا tenure مکمل کر کے فارغ ہوئے ہیں اور ان کی جگہ نئی appointments ہوئیں۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ وزیراعلیٰ نے باقاعدہ کمیٹی بنائی ہوئی ہے وہ کمیٹی میرٹ پر انٹرویو کر کے اور ان کے skills کو دیکھتے ہوئے وہاں پر appointments کرتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 8353 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ابھی آیا ہوں میرا سوال take up کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ دیر سے آئے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں سفر میں تھا ابھی ساہیوال سے حاضر ہوا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! اقبال ہمیشہ لیٹ آتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر یہ سوال dispose of ہو جاتا تو پتا چل جاتا کہ اقبال کس طرح لیٹ آتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے آپ کے بیٹھے ہوئے یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ سوال dispose of ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ اس وقت میں نہیں تھا یہ سپیکر صاحب کی مہربانی ہے۔ جی، آپ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 3725 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخ زید بن النہیان میڈیکل کالج لاہور سے متعلقہ تفصیلات

*3725: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخ زید بن النہیان میڈیکل کالج لاہور پنجاب حکومت کے زیر کنٹرول ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ میڈیکل کالج کی فیس کی شرح پنجاب حکومت کے زیر کنٹرول دیگر میڈیکل کالجز سے کہیں زیادہ ہے؟

(ج) کیا حکومت میڈیکل کالج کی فیس کی شرح دیگر میڈیکل کالجز کے مساوی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض):

(الف) شیخ زید بن النہیان میڈیکل کالج لاہور، شیخ زید میڈیکل کمپلیکس کا حصہ ہے جو کہ پنجاب حکومت کے زیر انتظام خود مختار ادارہ ہے۔

(ب) جی نہیں! یہ درست نہیں ہے 2013 کے بعد داخل ہونے طلبہ کی شرح پنجاب حکومت کے زیر کنٹرول دیگر میڈیکل کالجز کے مساوی ہے۔

(ج) شیخ زید بن النہیان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج لاہور میں 2013 میں پڑھنے والے طلباء کی فیس کی شرح حکومت پنجاب کے ماتحت کام کرنے والے دیگر میڈیکل کالجز کے مساوی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ شیخ زید بن النہیان میڈیکل کالج لاہور پنجاب حکومت کے زیر کنٹرول ہے؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ یہ خود مختار ادارہ پنجاب حکومت کے زیر انتظام ہے۔

جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ میڈیکل کالج کی فیس شرح پنجاب حکومت کے زیر کنٹرول دیگر میڈیکل کالجز سے کہیں زیادہ ہے؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ جی،

نہیں۔ یہ درست نہیں ہے بلکہ 2013 کے بعد داخل ہونے والے طلباء کی شرح پنجاب حکومت کے زیر کنٹرول دیگر میڈیکل کالجوں کے مساوی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں جو دیگر میڈیکل کالجز ہیں ان کی فیس کی کیا شرح ہے اور شیخ زید کالج کی کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! اس میں جو 18 ہزار روپے فیس وصول کی جا رہی ہے یہ وہ ہے جو دیگر میڈیکل کالجز کے برابر ہے۔ اس کے علاوہ جو وہاں ہاسٹل میں رہ رہا ہے اس کے charges کچھ اور ہیں اور جو ہاسٹل سے باہر رہ رہا ہے اس کے charges الگ ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ 18 ہزار سالانہ ہیں، ماہانہ ہیں، سہ ماہی ہیں یا ششماہی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! یہ سالانہ ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ انہوں نے 2013 کے بعد کی فیس بتائی ہے میرے علم کے مطابق شیخ زید کی فیس زیادہ ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے کتنی فیس تھی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس سے پہلے کتنی فیس تھی، اس وقت کوئی ریکارڈ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! 16۔ مئی 2009 کو شیخ زید کے بورڈ آف گورنرز نے ساڑھے تین لاکھ روپے سالانہ فیس مقرر کی تھی اور اس میں 15 ہزار روپے ایڈمیشن فیس بھی مقرر کی تھی لیکن بعد میں 5۔ ستمبر 2009 کو شیخ زید کالج کی Establishment Committee نے 4 لاکھ روپے ٹیوشن فیس اور 75 ہزار روپے ایڈمیشن فیس کر دی تھی۔ شیخ زید کالج کا جو پہلا batch دسمبر 2010 میں داخل ہوا تھا اس سے 4 لاکھ روپے ٹیوشن فیس، 50 ہزار روپے ایڈمیشن فیس کی مد میں لیا اور 25 ہزار other charges کے

headمیں لئے گئے۔اس کے بعد 2012 میں جب پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن نے رِٹ پٹیشن فائل کی تھی تو اس وقت معزز لاہور ہائی کورٹ نے 2014-03-21 کو ہدایت کی تھی کہ 3 لاکھ 50 ہزار روپے سالانہ پہلے دو سالوں کے لئے اور 4 لاکھ روپے بقایا تین سالوں کے لئے کر دیا جائے نیز ایڈمیشن فیس 15 ہزار روپے کرنے کی بھی ہدایت کی تھی اور یہ بھی direction دی تھی کہ فیس کا معاملہ بورڈ آف گورنرز کی میٹنگ میں رکھا جائے کیونکہ وہ مجاز اتھارٹی ہے وہی اس کا فیصلہ کرے۔ بعد میں جو معزز لاہور ہائی کورٹ نے ہدایت کی تھی کہ عدالت کا فیصلہ آنے تک اس کا 18 ہزار روپے ہی لیا جائے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے 2013 کے بعد داخل ہونے والے جتنے طالب علم تھے وہ 18 ہزار روپے سالانہ فیس دے رہے ہیں اور عدالت کے حکم کے مطابق تمام طالب علموں سے 18 ہزار روپے فیس وصول کی جا رہی ہے۔ 2009 سے 2014 تک کا جو سیشن ہے اس کے تمام طالب علم پاس ہو چکے ہیں، 2010 سے 2015 کے سیشن کے طالب علم بھی پاس ہو چکے ہیں اور 2011 سے 2015 کے طالب علم بھی فائنل سال تک پہنچ چکے ہیں۔ اسی طرح 2012 سے لے کر 2017 تک کے طالب علم بھی انشاءاللہ تعالیٰ اگلے سال final year میں ہوں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہی میرا مقصد تھا جو معزز پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا ہے۔ عدالت عالیہ بہت محترم ہے اور آپ کے علم میں ہے کہ بہت سے بچے اور بچیاں غریب فیملی سے تعلق رکھتے ہیں ان کے والدین پتا نہیں کیا کیا فروخت کر کے کالج کی فیسیں پوری کرتے ہیں۔ کیا شیخ زید کالج والے عدالت عالیہ کے احکامات پر عملدرآمد کرتے ہوئے طالب علموں کو پیسے واپس کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا عدالت نے کوئی واپسی کے آرڈر کئے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جیسا کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری نے ابھی بتایا کہ 2009 میں آرڈر کیا اور انہوں نے 2013 کے بعد implement کیا ہے تو جن طالب علموں نے 2013 سے پہلے پیسے جمع کروائے ہیں تو یہ ان کو واپس کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: عدالت نے کب آرڈر کیا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! عدالت نے 2014 میں آرڈر کیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عدالت نے 2014 میں 18 ہزار فیس کا آرڈر کیا تھا 2009 میں نہیں کیا تھا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر یہ آرڈر 2014 میں کیا ہے تو ٹھیک ہے لیکن میری اطلاع کے مطابق طالب علموں کی یہ suggestion ہے اور ان کی یہ request ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ خود وکیل ہیں ہائی کورٹ میں جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 2014 میں جو final year کا سٹوڈنٹ ہے یا forth year کا ہے اس کو پچھلے سالوں کی رعایت ملنی چاہئے۔ اس طرح کی کوئی مہربانی کروادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ دوبارہ کورٹ چلے جائیں۔ آپ پھر آرڈر لے کر دیں جس سے غریبوں کا فائدہ ہو جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری شاید اس پر کوئی دریا دلی کا مظاہرہ کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سوال نمبر 3729 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال میڈیکل کالج سے متعلقہ تفصیلات

*3729: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میڈیکل کالج ساہیوال کی بلڈنگ کے لئے 2010 سے آج تک کتنا فنڈ رکھا گیا؟

(ب) اس میں سے کتنا فنڈ بلڈنگ پر خرچ کیا گیا اور کتنا lapse ہو گیا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ فنڈ lapse ہونے میں متعلقہ اہلکاران کی غفلت شامل ہے اگر ہے تو ان کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں، آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض):
(الف) میڈیکل کالج ساہیوال کی عمارت کی تعمیر 2011-12-15 کو شروع کی گئی اور اس کے لئے 958.714 ملین روپے کے فنڈز جاری کئے گئے۔
(ب) عمارت ہذا پر 958.714 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اور فنڈز lapse نہیں ہوئے ہیں۔
(ج) فنڈز lapse نہیں ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ میڈیکل کالج ساہیوال کی بلڈنگ کے لئے 2010 سے آج تک کتنا فنڈ رکھا گیا تو معزز پارلیمانی سیکرٹری یہ بتادیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس سوال کا جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! ساہیوال میڈیکل کالج کی عمارت کی تعمیر 2011-12-15 کو شروع کی گئی تھی اور اس کے لئے 958.714 ملین روپے کے فنڈز جاری کئے گئے اور جیسا کہ جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ اس میں سے کتنا فنڈ بلڈنگ پر خرچ کیا گیا اور کتنا lapse ہو گیا؟ تو اس میں میں بتاتا چلوں کہ عمارت ہذا پر 958.714 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اور کوئی فنڈز lapse نہیں ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ فنڈ lapse ہونے میں متعلقہ اہلکاران کی غفلت شامل ہے اگر ہے تو ان کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں، آگاہ کریں؟ تو اس کا جواب ہے کہ جب فنڈز lapse نہیں ہوئے ہیں تو یہ non-applicable بنتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بات تو میں نے کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے سوچا کہ آپ کو پہلے ہی جواب دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ ہم سے بھی بہت تیز ہیں، آگے چلے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی نہیں، وہ محنت کر کے آئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ انہوں نے محنت کی ہے۔ سب سے پہلے تو میں خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا تہہ دل سے اپنی طرف سے اور ضلع ساہیوال کے

عوام کی طرف سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ساہیوال میڈیکل کالج جیسا تاریخی قدم اٹھایا اور 2011 میں اس کی establishment ہوئی---

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جی، ملک صاحب! آپ آخری ضمنی سوال کریں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(----جاری)

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ابھی تو اس سوال پر پہلا ضمنی سوال شروع ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس کو آخری کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ تھوڑی سی مہربانی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، دو کرلیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بہت اہمیت کا حامل سوال ہے۔ میں نے جز (ب) میں جو پوچھا تھا اس پر میں آپ کو اس امر سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے وہ یہ ہے کہ "فنڈز lapse نہیں ہوئے ہیں"۔ فنڈز lapse کے متعلق چیف منسٹر انسپکشن ٹیم میڈیکل کالج

ساہیوال میں گئی، انہوں نے اس کے پورے ریکارڈ کی چھان بین کی، اس کی انکوائری ہوئی اور فنڈز lapseکے متعلق پوری انکوائری رپورٹ مرتب ہوئی اور محکمہ کہہ رہا ہے کہ کچھ بھی نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ کہتے ہیں کہ فنڈز lapseہوئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! اگر فنڈز lapseہوئے ہوتے تو ان کا یہاں پر ذکر ضرور ہوتا، جیسا کہ معزز ممبر کو بتایا ہے کہ فنڈز lapseنہیں ہوئے تو یقیناً نہیں ہوئے اور مزید جہاں پر کوئی شک و شبہ ہو وہاں پر چیف منسٹر انسپکشن ٹیم جاتی ہے اور وہاں پر جا کر انکوائری کرتی ہے لہٰذا اس کیس کے اندر وہاں پر فنڈز lapseنہیں ہوئے ہیں، جتنے پیسے مختص کئے گئے تھے وہ بلڈنگ پر خرچ کر دیئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ فنڈز lapseنہیں ہوئے لیکن سی ایم آئی ٹی نے وہاں پر جا کر انکوائری کی، انہیں یہ نہیں پتا، یہ ان فنڈز کی سال وار allocationہی بتا دیں، یہ جو آج کہہ رہے ہیں کہ 2011 سے لے کر 2015 تک 958 ملین خرچ ہوئے، اس کی سال وار allocationکس طرح ہوئی ہے، یہ بتا دیں، ان کو ابھی پتا چل جائے گا کہ ڈویلپمنٹ میں کتنے پیسے رکھے گئے اور نان ڈویلپمنٹ میں کتنے پیسے رکھے گئے اور lapseکتنے ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب بات یہ ہے کہ فنڈز لگ گئے ہیں، وہ بتا رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں، نہیں، نہیں۔ اس کے فنڈز lapseہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مطلب، آپ کہتے ہیں کہ کام موقع پر رکا ہوا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کے بہترین علم میں ہے کہ دو سیکٹر ڈویلپمنٹ اور نان ڈویلپمنٹ میں allocationہوتی ہے۔ وہاں پر فنڈز utilizeنہیں ہوئے، اس وجہ سے دو سال کام بند رہا ہے اور آج ڈیپارٹمنٹ کہہ رہا ہے کہ وہاں پر فنڈز ہی lapseنہیں ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب کیا پوزیشن ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ مہربانی فرمائیں کہ ڈیپارٹمنٹ نے یہ غلط جواب دیا ہے۔ ان پیسوں کی وجہ سے ہمارے کالج نے دو سال sufferکیا ہے۔ وہ بچے بچیاں جنہوں نے ٹائم پر

کالج میں داخلہ لے لیا وہ بے چاری جا کر ہسپتال کے چھوٹے چھوٹے کمروں میں پڑھتی رہیں۔ آپ یہ سوال کمیٹی کے سپرد کریں۔ پنجاب کی سطح پر چیف منسٹر انسپکشن ٹیم سے بڑی کوئی ٹیم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے اس کا کس کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہاں کی پرنسپل اور جن جن لوگوں نے نااہلی دکھائی ہے ان سب کو انہوں نے ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پھر انہوں نے کیا ایکشن لیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ رپورٹ فائلوں میں دبی پڑی ہے اور اس پر کارروائی نہیں ہو رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ کیسی بات کرتے ہیں، آپ ایک طرف سے تو سی ایم آئی ٹی کو اتنا پاور فل کہہ رہے ہیں اور پھر آپ کہتے ہیں کہ انکوائری کے بعد وہ رپورٹ دبی پڑی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ نے صاف جواب دے دیا ہے کہ فنڈز lapse ہی نہیں ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب بڑے confident ہو کر یہ جواب دے رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ چیف منسٹر انسپکشن ٹیم کی وہاں پر انکوائری ہوئی، معزز پارلیمانی سیکرٹری درست فرما رہے ہیں کیونکہ یہ تو ابھی آئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر assurance motion دے دیں، میں ان سے جواب لے لوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایسا نہ کریں، مہربانی کریں۔ یہ فنڈز lapse ہوئے ہیں۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری چونکہ ابھی آئے ہی نئے ہیں، انہیں تو نہیں پتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! مجھے نہیں پتا کہ ہمارے بھائی صاحب اس کے اوپر اتنی زیادہ ضد کیوں کر رہے ہیں؟ جواب کے اندر جب یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ اس کے فنڈز lapse نہیں ہوئے تو پھر اس کا کوئی حل ہو نہیں سکتا۔ زبردستی lapse تو یہاں پر کروائے نہیں جا سکتے۔ مزید اگر یہ نشاندہی کرتے ہیں، کسی قسم کی ان کو شکایت ہے تو ہمیں بتائیں، اگر محکمے نے غلط جواب دیا ہو گا تو انشاء اللہ اس کے اوپر پوری کارروائی کی جائے

گی بلکہ میں ان سے کہوں گا کہ یہ ایوان کے بعد مجھے مل لیں، ان کے پاس سی ایم آئی ٹی کی طرف سے بھی اگر کوئی detail ہے تو وہ مجھ سے share کریں، انشاء اللہ محکمہ کو ہم چیک کریں گے کہ اس کا جواب اگر غلط ہے تو کیوں غلط ہے۔ ویسے یہ بات واضح ہے کہ یہاں پر فنڈز lapse نہیں ہوئے۔ اس کے لئے جو پیسے مختص کئے گئے تھے وہ بلڈنگ کے اوپر خرچ کئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی بلڈنگ کی کیا پوزیشن ہے، کیا وہ وہاں پر مکمل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! اگر اس کے کوئی چھوٹے موٹے تزئین و آرائش کے معاملات یا مزید پروگرام بن جائیں تو اس کو دوبارہ سے consider کیا جا سکتا ہے، فی الحال پچھلی سکیم میں اس کے PC-I کے مطابق جو پیسے دیئے گئے تھے وہ اس پر لگا دیئے گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہ بالکل دوغلی بات ہو رہی ہے It is confirmed میں on the floor of the House ذمہ داری سے گزارش کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ بھی ذمہ داری سے کہہ رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ڈیپارٹمنٹ کا جواب غلط ہے۔ It is confirmed. آپ میری ادب سے استدعا مان لیں۔ ساہیوال کے عوام کا نقصان ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ جواب غلط دے رہے ہیں تو آپ اس پر کل ہی تحریک استحقاق دے دیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ آپ اس پر کل تحریک استحقاق دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ جو مرضی کریں، میں چھوڑ دیتا ہوں۔ میں نے تحریک استحقاق نہیں دینی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کی بات پر یقین کروں یا ان کی بات پر یقین کروں، کیا کروں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں، آپ ایک direction دے دیں، سی ایم آئی ٹی کی رپورٹ ان کی فائلوں میں موجود ہے۔ ڈیپارٹمنٹ نے جواب ہی غلط دیا ہے۔ آپ مہربانی کریں اسے کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پھر سی ایم آئی ٹی کے خلاف بھی تحریک استحقاق دے دیں ناں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے ساہیوال کے عوام کے ساتھ ظلم کیا ہے۔ سی ایم آئی ٹی نے اس پرنسپل اور اس کی ساری ٹیم کو ملزم ٹھہرایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کدھر گئے پھر ملزم؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ وہ جواب دے رہے ہیں کہ اس میں فنڈز lapse ہی نہیں ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! ایک اور کام کر لیتے ہیں۔ آپ وہ سی ایم آئی ٹی والی رپورٹ لے آئیں، میں ان کو دوبارہ بلاتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ ایک مہربانی کریں، اگر آپ سمجھتے ہیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یقین کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نہیں سمجھتا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کی بات ٹھیک ہوگی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ میں نے کبھی resist نہیں کیا۔ In the larger interest of public وجہ یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے ساہیوال کے عوام کے ساتھ blunder کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں یہی بات آپ سے کہہ رہا ہوں ناں۔ یہی بات تو میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ اگر ڈیپارٹمنٹ نے یہاں پر blunder کیا ہے، انہوں نے زیادتی کی ہے تو اس کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ آپ کل ایک تحریک استحقاق دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اسے کمیٹی کے سپرد کریں، مہربانی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، یہ نہیں۔ اس طرح نہیں۔ تحریک استحقاق دے دیں اور اس کے ساتھ سی ایم آئی ٹی کی رپورٹ لگائیں، پھر یہاں پر اس کو کمیٹی کے حوالے بھی کریں گے اور پھر رپورٹ بھی لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! بہت شکریہ۔ میں تحریک استحقاق کا منتظر رہوں گا، اگر آپ سمجھتے ہیں کہ غلط ہے تو یہ پارلیمانی سیکرٹری بھی سن رہے ہیں اور ڈیپارٹمنٹ بھی سن رہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔ میں نے کوئی تحریک استحقاق نہیں دینی۔ آپ بااختیار ہیں۔ آپ نے پہلے بھی ایک دفعہ میرے ایک اریگیشن والے سوال پر اسی طرح کہہ دیا کہ تحریک استحقاق، وہ میرا سوال آپ نے dispose of کر دیا۔ یہ بہت ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کیا کہتے ہیں؟ اگر تحریک استحقاق آ گئی تو پھر آپ کا ڈیپارٹمنٹ جوابدہ ہوگا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ، ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کو آگاہ کر دوں کہ شاید ان کو پوری معلومات نہیں ہیں۔ وہ پراجیکٹ مکمل ہو چکا ہے۔ یہ 2011 کی سکیم ہے اور اب 2017 آ گیا ہے اس کے مکمل ہونے تک اتنے سال تھے اگر اس دوران کسی سال اس میں کوئی تھوڑی بہت delay ہوئی ہو تو اس پر کوئی روشنی ڈالیں۔ انہوں نے تو رٹ لگائی ہوئی ہے کہ اس کے اندر فنڈز lapse ہو گئے ہیں لیکن میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ وہ بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے، وہ پراجیکٹ ہی مکمل ہو چکا ہے۔ اب ہم نے جبر یا کوئی زبردستی کر کے اس میں فنڈز lapse کرنے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کیا ان کی رٹ لگانے والی language ٹھیک ہے؟ یہ ہمارے principal نہیں ہیں You are the Speaker ایسی بات نہیں ہے میں In the larger interest of the public بات کر رہا ہوں اگر آپ فرماتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں لیکن بالکل یہ غلط جواب ہے اور سارا محکمہ اس کا ذمہ دار ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو مبارک ہو آپ کا پراجیکٹ مکمل ہو چکا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے اسمبلی کو غلط جواب دیا ہے۔ آج سکیم کی کیا پوزیشن ہے وہ بعد کی بات ہے۔ میں نے سوال یہ کیا تھا کہ اس میں سے کتنا فنڈ بلڈنگ پر خرچ کیا اور کتنا lapse ہوا، سوال تو simple تھا۔ رٹ تو یہ خود لگا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر تحریک استحقاق دیں۔ اگلا سوال نمبر 5393 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7058 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

اگلا سوال نمبر 7222 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں للہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سرگودھا: ڈی ایچ کیو ہسپتال کی نئی عمارت اور مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*5393: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2011 میں ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہسپتال سرگودھا کے لئے 35 کروڑ کی رقم مختص کی گئی تھی، کیا یہ رقم ہسپتال کو فراہم کر دی گئی ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال کی نئی عمارت اور مشینری کے لئے 51 کروڑ کی رقم مختص کی گئی لیکن صرف 16 کروڑ کی رقم مشینری کے لئے فراہم کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ آکسیجن کی کمی اور مشینری دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے امسال 32 بچوں کی اموات ہوئیں، کیا حکومت بقیہ رقم ریلیز کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) مالی سال 11-2010 میں ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا کو سالانہ بجٹ کی مد میں 201.428 ملین روپے مختص کئے گئے تھے جبکہ 217.156 ملین روپے خرچ ہوئے تھے۔ کیونکہ حکومت پنجاب نے، دوران سال سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کی منظوری دی تھی، جس کی وجہ سے خرچہ زیادہ ہوا تھا۔

(ب) ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا کو نئے ہسپتال کی مشینری کی خریداری کے لئے اے ڈی پی سکیم کے تحت جو رقوم فراہم کی گئی تھیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال2011-12	9.78ملین روپے
سال2012-13	150.27ملین روپے
سال2013-14	175.17ملین روپے
سال2014-15	100.00ملین روپے
سال2014-15	100.00ملین روپے
سال2015-16	80.00ملین روپے
ٹوٹل:	515.22ملین روپے

جس میں سے تقریباً20کروڑ کا سامان خرید کیا جا چکا ہے، اور رواں مالی سال کے لئے بھی مبلغ20کروڑ کے فنڈز مختص کئے گئے ہیں، جن کی خریداری کا عمل منظور شدہ پی سی-I کے مطابق جاری ہے۔

(ج) بچوں کی اموات کی وجہ آکسیجن اور مشینری کی کمی نہ تھی، بلکہ اموات کے بنیادی اسباب قبل از وقت پیدائش، وزن کی کمی، پیدائشی نقائص اور دیہی علاقہ جات میں دائیوں کے ہاتھوں ڈیلیوری کے تھے۔ حکومت پنجاب عوام کو علاج معالجہ کی بہتر سہولیات کی فراہمی کے لئے ہر سال خطیر رقم فراہم کر رہی ہے اور مستقبل میں بھی عوام کی فلاح کے لئے مناسب اخراجات کا ارادہ رکھتی ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور سے متعلقہ شکایات کی تفصیلات

*7058: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چیف سیکرٹری پنجاب اور سیکرٹری صحت پنجاب کو سروسز ہسپتال لاہور کے بارے میں یکم جنوری2015 سے آج تک کتنی شکایات کس کس نوعیت کی موصول ہوئیں؟

(ب) اگر ان شکایت کی انکوائری کروائی گئی ہے تو یہ انکوائری کن کن افسران نے کی، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل بتائیں؟

(ج) کتنی شکایات درست اور کتنی حقیقت کے برعکس ثابت ہوئیں؟

(د) جو شکایات درست ثابت ہوئیں ان پر کیا ایکشن لیا گیا جن ملازمین کو ان کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ اس قسم کی کوئی شکایت وصول نہ ہوئی ہے تاہم پروفیسر رخشاں شاہین نجمی پروفیسر آف گائنی اینڈ آبسٹ کے خلاف شکایت موصول ہوئی تھی جس پر وزیراعلیٰ پنجاب کے حکم سے محکمانہ انکوائری پیڈا ایکٹ 2006 کے تحت شروع کی گئی ہے جس میں اقبال محمد چوہان کو انکوائری آفیسر مقرر کیا گیا ہے۔

(ب) پروفیسر رخشاں شاہین نجمی کے خلاف انکوائری کے لئے اقبال محمد چوہان (PAS/BS-20) ممبر جوڈیشل VIII بورڈ آف ریونیو پنجاب کو مقرر کیا گیا لیکن اب ان کی ٹرانسفر کے بعد مجاز اتھارٹی کو نیا انکوائری آفیسر مقرر کرنے کی سفارش کی ہے۔

(ج) پروفیسر رخشاں شاہین نجمی کے خلاف انکوائری کی جارہی ہے جس کی رپورٹ آنے پر وزیراعلیٰ پنجاب / مجاز اتھارٹی کو پیش کر دی جائے گی۔

(د) انکوائری کا عمل جاری ہے اور محکمانہ انکوائری کی تفصیلی رپورٹ آنے پر ذمہ داران کا تعین کیا جائے گا۔

لاہور: سرگنگارام ہسپتال کے وینٹی لیٹرز سے متعلقہ مسائل

*7222: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگنگارام ہسپتال لاہور میں اس وقت 17 وینٹی لیٹر ہیں جن میں سے دس خراب پڑے ہوئے ہیں صرف سات وینٹی لیٹر ورکنگ کنڈیشن میں ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ وینٹی لیٹرز کافی عرصہ سے خراب ہیں مگر اس ہسپتال کی انتظامیہ جان بوجھ کر ان کو ٹھیک نہیں کروا رہی تاکہ مریض اس سرکاری ہسپتال میں داخل ہونے کی بجائے پرائیویٹ ہسپتالوں میں داخل ہوں؟

(ج) کیا حکومت ان وینٹی لیٹرز کو ٹھیک کروانے اور اس معاملہ کی انکوائری کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) سرگنگا رام ہسپتال، لاہور میں اس وقت 19 وینٹی لیٹرز ہیں جن میں سے 18 وینٹی لیٹرز ٹھیک کام کر رہے ہیں جبکہ ایک وینٹی لیٹر کی مرمت کے لئے انتظامیہ پوری کوشش کر رہی ہے۔

(ب) یہ بات درست نہیں ہے کہ وینٹی لیٹر کافی عرصہ سے خراب ہیں۔ ایک وینٹی لیٹر کچھ دنوں سے خراب ہے جو جلد مرمت کروالیا جائے گا۔

(ج) کیونکہ وینٹی لیٹرز ٹھیک ہیں لہٰذا انکوائری کی ضرورت نہیں۔

سروسز ہسپتال لاہور میں ٹیسٹ کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*7235: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2014 سے آج تک سروسز ہسپتال لاہور میں کون کون سے ٹیسٹ کتنے مریضوں کے فری ہوئے؟

(ب) گزشتہ دو سالوں میں سروسز ہسپتال میں کون کون سے ٹیسٹ کی سہولیات میسر نہ ہونے کی وجہ سے کتنے مریضوں کو باہر سے ٹیسٹ کروانے پڑے؟

(ج) سروسز ہسپتال میں موجود عملہ کی مکمل تفصیل مع نام، عہدہ اور تعلیمی قابلیت بتائی جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) سروسز انسٹیٹوٹ آف میڈیکل سائنسز و ہسپتال کے پاس چار مکمل لیبارٹریاں یعنی آوٹ ڈور ان ڈور سمز ڈائیگناسٹک سنٹر اور شعبہ ایمرجنسی کے لئے موجود ہیں سروسز ہسپتال حکومتی اداروں میں واحد ادارہ ہے جو کہ ISO 15189 سے منظور شدہ ہے گذشتہ تین سالوں میں یکم جنوری 2014 سے 28۔فروری 2017 تک 34 لاکھ 77 ہزار 455 مریضوں کے فری ٹیسٹ کئے گئے۔

(ب) ہسپتال میں وارڈ میں داخل مریضوں، ایمرجنسی اور آوٹ ڈور کے مریضوں کے تمام Routine ٹیسٹ کئے جاتے ہیں مثلاً CBC, LFT, RFT, Blood Sugar

وغیرہ کئے جاتے ہیں۔ بشمول کچھ خاص تشخیصی ٹیسٹ جیسےPCRہیپاٹائٹسBاورC،
Thyroidکے ٹیسٹ ہسپتال میں ہی کئے جاتے ہیں۔

(ج) سروسز ہسپتال لاہور میں موجودہ عملہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال سرگودھا سے متعلقہ تفصیلات

*7755:چودھری عامر سلطان چیمہ :کیاوزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال سرگودھا کی جو نئی عمارت تعمیر ہوئی ہے اس میں بہت نقائص اور تعمیر کا کام درست نہیں ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ہسپتال میں مریضوں اور ان کے لواحقین کے لئے مناسب سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں اور ہسپتال میں ادویات میسر نہیں ہیں۔ مریض اپنی ذاتی ادویات لانے پر مجبور ہیں؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ ہسپتال میں معمولی سے معمولی دوائی بھی مریض کو نہیں دی جاتی اور آپریشن کا تمام سامان مریض کو خود مہیا کرنا پڑتا ہے ؟

(د) اس ہسپتال میں ادویات کے لئے موجودہ سال کا سالانہ بجٹ کیا ہے اور اس میں کتنا خرچ کیا گیاہے اور کس کس جگہ خرچ ہوا ہے۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا کی نئی عمارت میں چند معمولی نوعیت کے نقائص تھے جو کہ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے درست کر دیئے ہیں۔ باقی یہ کہ یہ عمارت گورنمنٹ کے منظور شدہ نقشہ کے مطابق ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ ہسپتال ہذا میں ہر قسم کی ایمرجنسی، ڈائیلسز، آپریشن تھیٹر، چلڈرن وارڈ اور لیبر روم میں مفت ادویات فراہم کی جارہی ہیں اور دوسرے شعبہ جات میں بھی ہسپتال میں موجود ادویات مفت فراہم کی جارہی ہیں۔ مریضوں کے لواحقین کے لئے مناسب سہولیات کا انتظام ہسپتال ہذا میں موجود ہے۔ مریض اور لواحقین کے بیٹھنے کے لئے

کرسیوں اور بنچوں کی سہولت موجود ہے اس کے ساتھ لواحقین کے بیٹھنے کے لئے ایک عدد شیڈ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ آپریشن تھیٹر میں مریضوں کے لئے آپریشن کی تمام ادویات مفت فراہم کی جاتی ہیں جو کہ شاید ہی کسی ہسپتال سے ملتی ہوں۔ آئی ڈیپارٹمنٹ کے لئے آئی او ایل لینز فری مہیا کئے جا رہے ہیں۔ لیپروسکوپک سرجری کے لئے فری میڈیسن مہیا کی جاتی ہے جس کی مالیت تقریباً /70000 روپے فی مریض بنتا ہے۔ یورالوجی سرجری کے لئے ٹی یو آر لوپس مہیا کیے جا رہے ہیں۔ سی سی یو وارڈ میں Inj. Streptokinase مفت فراہم کیا جاتا ہے۔ شوگر کے مریضوں کے لئے انسولین مہیا کی جا رہی ہے۔ کینسر کی مہنگی ترین ادویات مفت دی جاتی ہے۔ ڈائیلسز کی تمام ادویات بھی ہسپتال ہذا میں موجود ہیں اور مریضوں کو دی جاتی ہیں۔ سرگودھا ڈویژن کے نواحی آٹھ اضلاع میں سے ہسپتال ہذا میں ڈائیلسز کی بہترین سہولت موجود ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ Inj. Erythropoeitin بھی مریضوں کو مفت فراہم کیا جاتا ہے۔

(د) مالی سال میں میڈیسن کا بجٹ 175.000 ملین کا ہے۔ اس بجٹ کو میڈیسن کی مد میں استعمال کیا گیا ہے اور گورنمنٹ کے ریٹ کنٹریکٹ اور PPRA کے قوانین کے مطابق ادویات خریدی گئی ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. ایم ایس ڈی کی مد میں ادویات کی خریداری 75 فیصد میں 131.1 ملین روپے خرچ ہوئے۔
2. ڈے ٹوڈے ایل پی کی مد میں ادویات کی خریداری 15 فیصد میں 26.18 ملین روپے خرچ ہوئے۔
3. فش ایمرجنسی ادویات کی خریداری 10 فیصد میں 17.36 روپے ملین خرچ ہوئے ٹوٹل 174.7 ملین۔

لاہور، فیصل آباد اور ملتان کے ہسپتالوں میں وینٹی لیٹرز و دیگر تفصیلات

*8353: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد، لاہور اور ملتان میں کتنے سرکاری ہسپتال ہیں ان کے نام بتائیں؟

(ب) ان شہروں کے ہسپتالوں کے پاس کتنے وینٹی لیٹرز ہیں تفصیل ہسپتال وار بتائیں؟

(ج) ان ہسپتالوں میں روزانہ کتنے ان ڈور اور آؤٹ ڈور میں مریض داخل ہوتے ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں کے سال14-2013، 15-2014اور16-2015کا جو آڈٹ ہوا ان کی رپورٹس فراہم کی جائے کتنی خُورد بُرد ان ہسپتالوں میں پکڑی گئی ہے؟

(ہ) سال2010سے آج تک مذکورہ کس کس شہر کی ہسپتالوں کے ایم ایس کے خلاف کس بناء پر انکوائری کی گئی اور ان انکوائری کا کیاresultآیا؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) فیصل آباد، لاہور اور ملتان میں جو سرکاری ہسپتالوں کی لسٹ ساتھ Annex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فیصل آباد کے ہسپتالوں میں کل وینٹی لیٹرز کی تعداد61ہے۔

لاہور کے ہسپتالوں میں کل434وینٹی لیٹرز ہیں۔

ملتان کے ہسپتالوں میں کل 51وینٹی لیٹرز ہیں۔

(ج) ان ہسپتالوں میں تقریباًجتنے مریض داخل ہوئے ہیں ان کی تفصیل ساتھ Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سال14-2013کی ڈرافٹ آڈٹ رپورٹ میں آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے لاہور کے صوبائی ہسپتالوں کے کل76، فیصل آباد کے بائیس اور ملتان کے چھ آڈٹ اعتراضات اٹھائے گئے۔ صوبائی پبلک اکاونٹس کمیٹی کے زیر بحث لاہور کے سولہ آڈٹ اعتراضات آئے اور اس پر کمیٹی نے اپنے احکامات جاری کئے۔ محکمہ ان احکامات کی مسلسل پیروی کر رہا ہے۔ جبکہ فیصل آباد اور ملتان کے آڈٹ اعتراضات تاحال صوبائی پبلک اکاونٹس کمیٹی کے زیر بحث نہیں آئے۔ متعلقہ اداروں کی خُورد بُرد کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

نام ادارہ	تفصیل	رقم
گورنر ہاوس میڈیکل سنٹر	دوہری وصولی بذریعہ دہی	672,000/- روپے
فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی	ادویات اور آلات کی چوری	1470,000/- روپے

سال15-2014 کی ڈرافٹ آڈٹ رپورٹ میں آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے لاہور کے صوبائی ہسپتالوں کے کل16، فیصل آباد کے 30اور ملتان کے 27آڈٹ اعتراضات اٹھائے جو

کہ تاحال کوئی پبلک اکاونٹس کمیٹی کے زیر بحث نہیں آئے۔ متعلقہ اداروں کی خُورد بُرد کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

نام ادارہ	تفصیل	رقم
پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی	ادویات اور آلات کی چوری	3,000,000/-
فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی	ادویات اور آلات کی چوری	199,000/-
بیکٹر یالوجسٹ لاہور	اشیاء کا عدم اندراج	10,20,000/-

سال16۔2015کی ڈرافٹ آڈٹ رپورٹ تاحال محکمہ کو وصول نہیں ہوئی ہے۔

(ہ) اس حوالے سے عرض ہے کہ دسمبر 2015 میں محکمہ صحت دو حصوں میں تقسیم ہو گیا تھا لہٰذا محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں جن ایم ایس صاحبان کے خلاف انکوائری کی گئی ان کی تفصیل ساتھ Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ادویات کی فراہمی کے لئے مختص شدہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

284: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال14۔2013 میں میو ہسپتال لاہور، نشتر ہسپتال ملتان اور بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور کو ادویات کی فراہمی کے لئے کتنی کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ب) ادویات کی خریداری کے بجٹ کی ایلوکیشن کے بعد ان ہسپتالوں نے کیا طریق کار واضح کیا ہوا ہے؟

(ج) ان ہسپتالوں نے مریضوں کی فراہمی کے لئے اس مالی سال میں کس کس کمپنی کی کون کون سی ادویات اور انجکشنز و دیگر چیزیں خرید کیں، تفصیل ایوان کو فراہم کی جائے نیز ان کی قیمت بھی علیحدہ علیحدہ درج کی جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) میو ہسپتال لاہور کی تفصیل:

مالی سال14-2013 میں -/600,000,000 روپے کی رقم ادویات کی خریداری کی مد میں میو ہسپتال لاہور کے لئے مختص کی گئی۔

نشتر ہسپتال ملتان کی تفصیل:

مالی سال 14-2013 میں -/520,000,000 روپے کی رقم ادویات کی خریداری کی مد میں نشتر ہسپتال ملتان کو فراہم کی گئی۔

بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور کی تفصیل:

مالی سال 14-2013 میں -/47,10,00000 روپے کی رقم ادویات کی خریداری کی مد میں بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور کے لئے مختص کی گئی اور 47 کروڑ 99 لاکھ 7 ہزار 159 روپے کی ادویات اس ہسپتال کے لئے خریدی گئیں۔

(ب) میو ہسپتال لاہور کی تفصیل:

میو ہسپتال لاہور نے ادویات کی خریداری Punjab Procurement Rules, 2009 (Amended) کے مطابق کی گئی۔

نشتر ہسپتال ملتان کی تفصیل:

ادویات کی خریداری PPRA رولز 2014 کے تحت کی جاتی ہے جس میں تمام پرچیز پراسیس PPRA رولز 2014 کے مطابق سر انجام دیا جاتا ہے۔ بجٹ کی ایلوکیشن بعد ادویات کی پرچیز کا عمل کچھ اس طرح سے ہے کہ سب سے پہلے AMS(Pharmacy) سے بذریعہ لیٹر مالی سال کی ادویات خریدنے کی ڈیمانڈ وصول کی جاتی ہے جو کہ تمام وارڈز کی طرف سے سال بھر کی ضروریات کو مد نظر رکھ کر بنائی جاتی ہے۔ اس کے بعد ادویات کی ڈیمانڈ کا ٹینڈر اخبار میں چھپنے کے لئے بھیجا جاتا ہے پھر ٹینڈر رز ڈاکومنٹس کے ساتھ ادویات کی خریداری کی لسٹ بھی لف کی جاتی ہے۔ Interested کمپنیاں ٹینڈر ڈاکومنٹس مع فہرست ادویات ایم ایس آفس کے پرچیز سیل سے خریدتی ہیں اور مقررہ تاریخ کے اندر ایک ہی لفافے میں اپنے technical bid اور financial bid جمع کراتی ہے۔ پرچیز کمیٹی کو ٹینڈر اوپننگ کے لئے لیٹر لکھا جاتا ہے ٹینڈر اوپننگ کی کارروائی پرچیز کمیٹی اور متعلقہ کمپنیوں کے نمائندوں کی موجودگی میں کی جاتی ہے پہلے صرف ٹیکنیکل کھولے جاتے ہیں بعد ازاں اس meeting کی روداد لکھی جاتی ہے پھر technical evaluation committee مطلوبہ معیار پر پورا اترنے والی کمپنیز تیار کرتی ہے۔ تمام ادویات کی لسٹ بغور مطالعہ کرتی ہے اور گورنمنٹ کی ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی کی طرف سے دی گئی ہدایات کو مد نظر رکھتی ہے

اس کے بعد ادویات کی خریداری کے لئے اتھارٹی technical evaluation سے report مرتب ہونے کے بعد تمام کمپنیز کو اس کی اطلاع دی جاتی ہے اور اگر کسی کمپنی کو اس رپورٹ پر اعتراض ہو تو باقاعدہ طور پر competent authority تمام کمپنیز کو اس رپورٹ کے خلاف Grievance کمیٹی کے سامنے اپنی اختلافی درخواست بھیجنے کا موقع فراہم کرتی ہے تاکہ بعد میں کسی قسم کی کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ Grievance کمیٹی کی رپورٹ آنے کے بعد Competent Authority سے فنانشل بڈ کھولنے کی اجازت طلب کی جاتی ہے اور تمام کمپنیز کو فنانشل بڈ کھولنے کی اطلاع دی جاتی ہے۔ تمام فرموں کے نمائندوں کی موجودگی میں financial bid اوپننگ کمیٹی تمام فنانشل بڈز کو کھولتی ہے اور کمیٹی تمام کمپنیوں کے تجویز کردہ ریٹس کی باقاعدہ لسٹ بناتی ہے اس کے بعد ایسی تمام کمپنیاں جن کے ریٹس کم ہوتے ہیں ان کے ریٹ کی باقاعدہ Market Rate Evaluation Committee کے ذریعے مارکیٹ سے تحقیق کی جاتی ہے۔ تمام معلومات کے بعد Award Letters جاری کئے جاتے ہیں بعدازاں اے ایم ایس فارمیسی سے موجودہ بجٹ میں رہتے ہوئے ترمیم شدہ ڈیمانڈ دوبارہ تاویلی بنیادوں پر لی جاتی ہے اس کے بعد بورڈ آف مینجمنٹ سے ادویات کی خریداری پر آنے والے اخراجات اور سپلائی آرڈر جاری کرنے کی اجازت لی جاتی ہے۔ اجازت ملنے کے بعد سپلائی آرڈر متعلقہ فرم کو جاری کئے جاتے ہیں۔ دوائیاں آنے کے بعد پہلے ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری سے ان کی چیکنگ یا جانچ کروائی جاتی ہے پھر انہیں سٹاک میں اینٹر کر کے سٹور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور کی تفصیل:

سال 14-2013 کے ٹینڈر کو پیپرا رولز 2009 کے تحت پراسیس کیا گیا۔

(ج) میو ہسپتال لاہور کی تفصیل:

میو ہسپتال لاہور نے جن جن کمپنیوں سے ادویات کی خریداری کی اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نشتر ہسپتال ملتان کی تفصیل:

نشتر ہسپتال ملتان نے مریضوں کو فراہمی کے لئے اس مالی سال میں جن جن کمپنیوں سے جو جو ادویات اور انجکشن ودیگر چیزیں خریدی ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور کی تفصیل:

مذکورہ عرصہ کے دوران ٹینڈر میں حصہ لینے والی اور اہل قرار پانے والی فرموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔Annex-B

1. میڈیسن 19کروڑ 79لاکھ 529روپے کی خریدی گئی۔
2. سرجیکل ڈسپوزبل آئٹم 11کروڑ 85لاکھ 4ہزار 977روپے کی خرید کی گئی۔
3. لیب کٹ اینڈ کیمیکل آئٹم 2کروڑ 10لاکھ 867روپے کے خرید کئے گئے۔
4. میڈیکل گیسز 4کروڑ 23لاکھ 59ہزار روپے کی خرید کی گئی۔
5. ڈریسنگ آئٹم 1کروڑ 41لاکھ 75ہزار 570روپے کے خرید کئے گئے۔
6. سوچر آئٹم 1کروڑ 10لاکھ 16ہزار 271روپے کے خرید کئے گئے۔
7. سپرٹ آئٹم 7لاکھ 77ہزار روپے کی خرید کی گئی۔

بیرون ملک جانے والے ڈاکٹرز / نرسز سے متعلقہ تفصیلات

521: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 14-2013 کے دوران کتنے کوالیفائیڈ ڈاکٹرز اور کتنی کوالیفائیڈ نرسز مشرق وسطی اور دوسرے ممالک چلی گئیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ قوم کا فی ڈاکٹر 40 سے 50لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 14-2013 کے دوران ملک کے نامور اداروں سے فارغ ہونے والے میڈیکل گریجویٹس کو ہی ترجیحی بنیاد پر بھرتی کر کے مشرق وسطی اور دیگر ممالک میں بھیجا جاتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب میں ڈاکٹروں کی کمی ہونے کی وجہ سے بہت سے ڈاکٹرز چین، کرغستان اور ازبکستان سے آرہے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ جو ڈاکٹرز چین، کرغستان اور ازبکستان سے آرہے ہیں ان کا معیار وہ نہ ہے جو ہمارے پنجاب کے میڈیکل کالجز میں بننے والے ڈاکٹرز کا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) حکومت پنجاب محکمہ صحت کے پاس ایسا کوئی طریق کار موجود نہیں ہے کہ جس کے تحت یہ معلوم کیا جاسکے کہ کتنے ڈاکٹرز بیرون ملک چلے گئے کیونکہ حکومت پاکستان کے زیر انتظام چلنے والے اداروں کی یہ ذمہ داری ہے اور ان سے یہ ریکارڈ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) اس سلسلے میں راہنمائی و معلومات وفاقی حکومت سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

(د) وفاقی حکومت اور PMDC ایسے تمام قوانین کو بنانے اور ریگولیٹ کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔ بیرون ممالک سے تعلیم حاصل کرکے آنے والے ڈاکٹرز کو انتہائی قابلیت اور میرٹ کی بنیاد پر حکومت پنجاب محکمہ صحت میں نوکری دی جاتی ہے۔

(ہ) جی ہاں! یہ درست ہے۔

اے آئی ایم سی لاہور کی اراضی پر قائم نرسری سے متعلقہ تفصیل

522: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور کی کروڑوں روپے کی زمین پر پرائیویٹ نرسری بنادی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سالانہ 25ہزار کرایہ پر 6 کنال زمین دینے کے ساتھ کالج کے مرکزی گیٹ سے متصل نرسری کے لئے الگ دروازہ بھی کھلوایا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت سے منظوری لئے بغیر ہی Board of Management نے بغیر اوپن نیلامی نرسری کے لئے اراضی دینے کا فیصلہ کرڈالا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور میں بورڈ آف مینجمنٹ کی منظوری کے بعد نرسری بنائی گئی ہے۔ اس سے پہلے یہ جگہ کالج میں واقع حبیب بنک لمٹیڈ کے زیر استعمال تھی۔ نرسری کے مالک کے ذمہ میڈیکل کالج، جناح ہسپتال اور رہائشی کالونی کی خوبصورتی (Land Scaping) پلاٹوں کی leveling اور مختلف قسم کے پودوں کا مہیا کرنا شامل ہے۔

مزید برآں نرسری رہائشی کالونی میں biological farming کے ذریعے سبزیاں اگائی گئی جو کہ کالونی کے رہائشیوں کو انتہائی کم قیمت پر مہیا کی جائیں گی۔ اسی طرح کالونی میں موجود گندگی ختم کرنے میں مدد ملے گی اور land scaping اور نئے پودے اور پھول لگائے جائیں گے جس سے خوبصورتی میں اضافہ ہوگا۔

(ب) یہ جگہ چھ کنال نہیں بلکہ دو کنال پر مشتمل ہے۔ نرسری کو تمام قواعد وضوابط کے بعد دی گئی ہے۔

(ج) علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور میں بورڈ آف مینجمنٹ کی منظوری کے بعد نرسری بنائی گئی ہے۔ بورڈ آف مینجمنٹ میں محکمہ صحت اور محکمہ فنانس گورنمنٹ آف پنجاب کے نمائندے بھی موجود ہوتے ہیں۔ اس طرح کی نرسریاں دوسرے گورنمنٹ کے اداروں میں بھی موجود ہیں اور باقاعدہ گورنمنٹ کی منظوری سے لگائی ہیں۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ نرسری کی زمین لیز پر نہیں دی گئی۔ مزید اس سے پہلے بہت سے دیگر اداروں کے ساتھ متعلقہ نرسریوں کے معاہدے دیکھے گئے اور سب سے زیادہ معاوضہ بھی تجویز کیا گیا اور دیگر سہولتیں بھی حاصل کی گئیں جو کسی اور معاہدے میں نہیں ہیں۔

جناح ہسپتال لاہور: سال 2014 کے دوران داخل ہیپاٹائٹس کے مریضوں سے متعلقہ تفصیل

641: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2014 کے دوران جناح ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے کل کتنے مریض داخل ہوئے؟

(ب) سال 2014 کے دوران جناح ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے کتنے مریض صحت یاب ہو کر گھروں کو چلے گئے؟

(ج) سال 2014 کے دوران جناح ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں پر علاج معالجہ پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(د) سال2014 کے دوران جناح ہسپتال میں کل کتنے لوگ ہیپاٹائٹس کے مرض کی وجہ سے وفات پا گئے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) سال2014 کے دوران ہیپاٹائٹس کے1668 مریض جناح ہسپتال میں داخل ہوئے۔

(ب) سال2014 کے دوران ہیپاٹائٹس کے1334 مریض جناح ہسپتال سے صحت یاب ہو کر گھروں کو گئے۔

(ج) ہیپاٹائٹس کے داخل مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے علیحدہ بجٹ نہیں دیا جاتا ریگولر بجٹ سے ہی داخل مریضوں کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔

(د) سال2014 کے دوران ہیپاٹائٹس کے334 مریض وفات پا گئے۔

سر گنگارام ہسپتال لاہور میں داخل ہیپاٹائٹس کے مریضوں سے متعلقہ تفصیلات

642: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال2014 کے دوران گنگا رام ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے کل کتنے مریض داخل ہوئے؟

(ب) سال2014 کے دوران گنگارام ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے کتنے مریض صحت یاب ہو کر گھروں کو چلے گئے؟

(ج) سال2014 کے دوران گنگا رام ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں پر علاج معالجہ پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(د) سال2014 کے دوران گنگارام ہسپتال میں کل کتنے لوگ ہیپاٹائٹس کے مرض کی وجہ سے وفات پا گئے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) سال2014 کے دوران ہیپاٹائٹس کے90 مریض سر گنگارام ہسپتال لاہور میں داخل ہوئے۔

(ب) سال2014 میں سرگنگارام ہسپتال، لاہور میں ہیپاٹائٹس کے کل79 مریض صحتیاب ہو کر گھروں کو چلے گئے۔

(ج) سال2014 میں سرگنگارام ہسپتال، لاہور میں مریضوں پر علاج معالجہ پر تقریباً -/4500000 رقم خرچ کی گئی

(د) سال2014 کے دوران سرگنگارام ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے کل گیارہ مریض وفات پا گئے۔

سروسز ہسپتال لاہور میں داخل ہیپاٹائٹس کے مریضوں سے متعلقہ تفصیل

643: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال2014 کے دوران سروسز ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے کل کتنے مریض داخل ہوئے؟

(ب) سال2014 کے دوران سروسز ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے کتنے مریض صحت یاب ہو کر گھروں کو چلے گئے؟

(ج) سال2014 کے دوران سروسز ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں پر علاج معالجہ پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(د) سال2014 کے دوران سروسز ہسپتال میں کل کتنے لوگ ہیپاٹائٹس کے مرض کی وجہ سے وفات پا گئے؟

(ہ) سال2014 کے دوران محکمہ صحت نے ہیپاٹائٹس پر قابو پانے کے لئے کیا کیا اقدامات کئے نیز ان اقدامات سے عوام کو کتنا فائدہ پہنچا اور اس مرض کی آگاہی کے لئے کیا کیا اقدامات کئے گئے؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ ہیپاٹائٹس کا مرض گٹروں اور سیوریج کے پانی سے پیدا ہوتا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) سال2014 کے دوران سروسز ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے آوٹ ڈور میں کل 12707 مریض آئے جن میں سے 726 مریض وارڈوں میں داخل ہوئے۔

(ب) سال2014 کے دوران سروسز ہسپتال لاہور میں داخل ہونے والے مریضوں میں سے 696مریض صحت یاب ہو کر گئے۔
(ج) سال2014 کے دوران سروسز ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کی ادویات ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ کے دفتر سے آئی تھیں۔ ہسپتال ہذا نے آوٹ ڈور مریضوں کی دوائی کے مد میں کوئی خرچہ نہیں کیا۔
(د) سال2014 کے دوران سروسز ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کی وجہ سے 30اموات ہوئیں۔
(ہ) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(و) ہیپاٹائٹس A گندے پانی سے پھیلتا ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات میں منظور شدہ اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

746: میاں طارق محمود: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟
(ب) ان میں کتنی اسامیاں کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں، خالی اسامیوں پر تعیناتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟
(ج) اس ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری مریضوں کے ٹیسٹ کے لئے دستیاب ہے؟
(د) یہ ہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہے، اس میں کس کس مرض کے شعبہ جات کام کر رہے ہیں؟
(ہ) کیا تمام مرض کے شعبہ جات اس ہسپتال میں کام کر رہے ہیں اور ان میں ڈاکٹرز اور سپیشلسٹ کی تعداد پوری ہے اگر کم ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):
(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل، عہدہ اور گریڈ وار رپورٹ بطور جز-1 کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) خالی اسامیوں کی تفصیل بطورِ جز(ب) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پُر نہ کرنے کی وجوہات تربیت یافتہ افراد کی عدمِ دستیابی ہے۔

(ج) اس ہسپتال میں مریضوں کے ٹیسٹ کے لئے مندرجہ ذیل مشینری دستیاب ہے۔

1-	ایکسرے	2-	ای سی جی
3-	سی ٹی سکین	4-	ایکوکارڈیوگرافی
5-	انڈوسکوپی	6-	ڈائیلسزاورلیب ٹیسٹ مشینز

(ہیماٹالوجی، کیمسٹری اینالائزر، ہارمون ریڈر، الیکٹرولائٹس)

(د) یہ ہسپتال کل 492 بیڈ پر مشتمل ہے جن کی تفصیل امراض کے حساب سے درج ذیل ہیں:

1-	میڈیسنز	64	2-	ٹی بی وچیسٹ	36
3-	سرجیکل	72	4-	یورالوجی	24
5-	چشم	14	6-	کان ناک گلا	10
7-	شعبہ حادثات	42	8-	شعبہ گائنی	43
9-	شعبہ بچگان	43	10-	پرائیویٹ وارڈوسائیڈروم	26
11-	کارڈیالوجی	20	12-	نیوروسرجری	34
13-	آرتھوپیڈک	28	14-	ڈائیلسز	6
15-	دماغی امراض	24	16-	برن	20

(ہ) تمام شعبہ جات موجود ہیں ڈاکٹرز بھی موجود ہیں اوران میں ڈاکٹرز اور سپیشلسٹ کی تعداد پوری ہے۔

عزیز بھٹی ہسپتال گجرات سے متعلقہ تفصیلات

749: میاں طارق محمود: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ عزیز بھٹی ہسپتال گجرات جو کہ ایک ٹیچنگ ہسپتال بھی ہے میں پچھلے دوتین سال سے ایم ایس کی تعیناتی کا مسئلہ بنا ہوا ہے اس عرصہ کے دوران متعدد ایم ایس کو تبدیل کیا جا چکا ہے؟

(ب) اس عرصہ کے دوران کتنے ایم ایس یہاں پر تعینات کئے گئے ان کے نام، گریڈ اور کتنے عرصہ کے دوران ان کا تبادلہ کر دیا گیا، تبادلہ کی وجوہات کیا ہیں، کیا حکومت اس ہسپتال میں مستقل ایم ایس تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ گورنمنٹ عزیز بھٹی ہسپتال گجرات جو کہ ایک ٹیچنگ ہسپتال بھی ہے میں پچھلے دو تین سال سے ایم ایس کی تعیناتی کا مسئلہ بنا ہوا ہے۔اس عرصہ کے دوران متعدد ایم ایس کو تبدیل کیا جا چکا ہے۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ ہسپتال ہذا سے پچھلے پانچ سالوں میں مندرجہ ذیل میڈیکل سپر نٹنڈنٹ صاحبان تبدیل ہوئے۔ جن کا دورانیہ تعیناتی ہر ایک کے سامنے درج ہے۔

1. ڈاکٹر ذوالفقار علی چودھری (بی ایس۔ 19)۔ ازاں 08-10-2010 تا 29-12-2011 (بذریعہ تبادلہ)
2. ڈاکٹر طاہر نوید (بی ایس۔19) 12-12-12011 تا 25-07-2014 (پیڈا ایکٹ 2006 کے تحت معطلی)
3. ڈاکٹر میاں واجد حسین (بی ایس۔19)۔ 21-08-2014 تا 09-07-2015 (بوجہ معطلی)
4. ڈاکٹر طاہر عباس گوندل (بی ایس۔ 19)۔(APMO) 16-07-2015 تا 20-08-2015 (اضافی چارج) بوجہ مستقل تعیناتی ڈاکٹر شبیر حسین سپرا۔
5. ڈاکٹر شبیر حسین سپرا (بی ایس۔19)۔ 28-08-2015 تا 23-11-2015 تعینات رہے اور بعد ازاں تبدیل ہوگئے۔
6. ڈاکٹر طاہر عباس گوندل (بی ایس۔19)۔(APMO) 28-11-2015 تا 14-02-2016 (اضافی چارج) بوجہ مستقل تعیناتی ڈاکٹر شیر علی خان نیازی
7. ڈاکٹر شیر علی خان نیازی (بی ایس۔19/20)۔ 01-03-2016 تا 07-11-2016 تعینات رہے اور مورخہ 08-11-2016 کو ریٹائر ہوگئے۔
8. ڈاکٹر شاہد معروف (بی ایس۔19)۔ 08-12-2016 سے تاحال

تبادلہ کی وجوہات اور مستقل تعیناتی دفتر زیرِ دستخطی کے متعلق نہ ہے۔اس کا جواب محکمہ صحت پنجاب ہی دے سکتا ہے۔

سر گنگا رام ہسپتال لاہور کی مختلف مشینوں کی مرمت کی تفصیلات

1231: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سر گنگا رام ہسپتال لاہور میں وینٹی لیٹر، ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ مشینوں کی تعداد کتنی ہے اور یہ کب خرید کی گئیں؟

(ب) کیا یہ مشینیں اس وقت چالو حالت میں ہیں اگر نہیں تو کب سے خراب ہیں؟

(ج) ان مشینوں کی مرمت پر سال 14-2013 اور 15-2014 میں کتنی رقم خرچ کی گئی ہے تفصیل مشین وار بتائیں نیز یہ مشینیں کہاں کہاں سے مرمت کروائی گئی ہیں؟

(د) کیا حکومت ان مشینوں کی مرمت کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) سر گنگا رام ہسپتال، لاہور میں اس وقت انیس وینٹی لیٹر ہیں۔ بارہ ایکسرے مشینیں ہیں اور چودہ الٹرا ساؤنڈ مشینیں ہیں ان کی خرید کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان میں سے بہت سی مشینیں چالو حالت میں ہیں اور جو مشینیں خراب ہیں اور کب سے خراب ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 14-2013 اور 15-2014 میں جن مشینوں کی مرمت کروائی گئی ہے اُن کی تفصیل اور کہاں کہاں سے مرمت کروائی گئی ہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! اگر ضرورت ہوئی تو ضروری کارروائی فوری طور پر عمل میں لائی جائے گی۔

جنرل ہسپتال لاہور کی مختلف مشینوں کی مرمت کی تفصیلات

1232: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جنرل ہسپتال لاہور میں وینٹی لیٹر، ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ مشینوں کی تعداد کتنی ہے اور یہ کب خرید کی گئیں؟

(ب) کیا یہ مشینیں اس وقت چالو حالت میں ہیں اگر نہیں تو کب سے خراب ہیں؟

(ج) ان مشینوں کی مرمت پر سال 14-2013 اور 15-2014 میں کتنی رقم خرچ کی گئی تفصیل مشین وار بتائیں نیز یہ مشینیں کہاں کہاں سے مرمت کروائی گئی ہیں؟

(د) کیا حکومت ان مشینوں کی مرمت کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) اس وقت ہسپتال ہذا میں ٹوٹل وینٹی لیٹرز کی تعداد 63 ہے۔ ایکسرے مشینیں 13 عدد ہیں، الٹراساونڈ مشینیں 15 عدد ہیں جو کہ مختلف تاریخوں میں خریدی گئی ہیں۔

(ب) 59 وینٹی لیٹرز تمام ایکسرے مشینیں اور الٹراساونڈ اس وقت بالکل ٹھیک چل رہی ہیں۔ صرف چار وینٹی لیٹرز چند دن پہلے سے خراب ہیں جن کو ٹھیک کروانے کے لئے ٹینڈر کیا ہوا ہے۔

(ج) وینٹی لیٹر نمبر 1160 Servo's جو 27-07-2004 کو انسٹال ہوا۔ وینٹی لیٹر نمبر (5831-5830) 01-08-2007 کو انسٹال ہوئے۔ یہ وینٹی لیٹرز 2015-16 میں پہلی مرتبہ خراب ہوئے ہیں۔ M/S Eman Traders سے ٹھیک کروایا اور ان پر 9,11600/- روپے خرچ ہوئے۔

یہ وینٹی لیٹر نمبر (Savina ARTH 0068) جو 06-12-2003 کو انسٹال ہوا۔ اور یہ وینٹی لیٹر پہلی مرتبہ خراب ہوا ہے۔ اس پر پہلے کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔

(د) فی الحال کوئی شکائت نہیں آئی اگر کوئی شکائت وصول ہوئی تو باضابطہ کارروائی کی جائے گی۔

میو ہسپتال لاہور میں مختلف مشینوں کی مرمت کی تفصیلات

1233: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میو ہسپتال لاہور میں وینٹی لیٹر، ایکسرے اور الٹراساؤنڈ مشینوں کی تعداد کتنی ہے اور یہ کب خرید کی گئیں؟

(ب) کیا یہ مشینیں اس وقت چالو حالت میں ہیں اگر نہیں تو کب سے خراب ہیں؟

(ج) ان مشینوں کی مرمت پر سال 2013-14 اور 2014-15 میں کتنی رقم خرچ کی گئی تفصیل مشین وار بتائیں نیز یہ مشینیں کہاں کہاں سے مرمت کروائی گئی ہیں؟

(د) کیا حکومت ان مشینوں کی مرمت کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) میو ہسپتال لاہور میں وینٹی لیٹرز ایکسرے اور الٹراساؤنڈ کی تعداد حسبِ ذیل ہے جو کہ وقتاً فوقتاً خریدی گئی ہیں۔ تاریخ خرید تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(i) وینٹی لیٹرز کل تعداد: 64 عدد

(ii) ایکسرے مشین کل تعداد: 13 عدد

(iii) الٹراساؤنڈ مشین کل تعداد: 15 عدد

(ب)

	چالو حالت	قابل مرمت	ناقابل مرمت
(i)	وینٹی لیٹرز 61 عدد	02 عدد	01 عدد
(ii)	ایکسرے مشین 10 عدد	02 عدد	01 عدد
(iii)	الٹراساؤنڈ مشین 12 عدد	02 عدد	01 عدد

مشینیں وقتاً فوقتاً خراب ہوتی رہتی ہیں۔ جن کو ٹھیک کروانے کے لئے بروقت اقدام کر لیا جاتا ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مشینوں کی مرمت قانون کے مطابق PPRA رولز کے تحت کروائی جاتی ہے۔ اور اس کا ہر سال آڈٹ ہوتا ہے۔ کسی قسم کی بے قاعدگی کی شکایت نہ ہے۔ کسی بھی شکایت کی صورت میں قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مہربانی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے آپ سے کہہ دیا ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوں آپ تحریک استحقاق لے کر آئیں میں خود ان سے جواب لوں گا۔ ملک صاحب! میں آپ کا منتظر رہوں گا۔ آپ میرے لئے قابل احترام ہیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹیں
(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری محمد اکرام مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، چودھری محمد اکرام!

تحریک التوائے کار نمبر 1093، نشان زدہ سوالات نمبر 3539، 7681، 4980، 7169 اور 2588 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری محمد اکرام: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113). Starred Question No. 3539 asked by Mr Muhammad Arshad Malik (Advocate), MPA (PP-222). Starred Question No. 7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA (111). Starred Question No. 4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM369). Stared Question No. 7169 asked by Mr Abdul Majeed Khan Niazi, MPA (PP-262). Stared Question No. 2588 asked by Dr Nausheen Hamid MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113). Starred Question No. 3539 asked by Mr Muhammad Arshad Malik (Advocate), MPA (PP-222). Starred Question No. 7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA (111). Starred Question No.

4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM369). Stared Question No. 7169 asked by Mr Abdul Majeed Khan Niazi, MPA (PP-262). Stared Question No. 2588 asked by Dr Nausheen Hamid MPA (W-356)

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113). Starred Question No. 3539 asked by Mr Muhammad Arshad Malik (Advocate), MPA (PP-222). Starred Question No. 7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA (111). Starred Question No. 4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM369). Stared Question No. 7169 asked by Mr Abdul Majeed Khan Niazi, MPA (PP-262). Stared Question No. 2588 asked by Dr Nausheen Hamid MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب رانا لیاقت علی مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، رانا لیاقت علی!

مسودہ قانون ممانعت شیشہ نوشی پنجاب 2014، میڈیکل سرجیکل آئٹمز کی خریداری میں بدعنوانی، بے ضابطگیوں کے الزام کے حوالے سے اٹھائے گئے پوائنٹ آف آرڈر، تحریک التوائے کار نمبر 618، نشان زدہ سوالات نمبر 3020، 3559 اور زیرو آر نوٹس نمبر 175 اور 176 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

رانا لیاقت علی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

The Punjab Prohibition of Shisha Smoking Bill 2014, Bill No. 6 of 2014 moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA (PP-143).

Matter raised by Mian Mehmood–ur-Rasheed MPA, (Leader of the Opposition) on a point of order regarding allegation of corruption irregularities in procurements of medical surgical items.

Adjournment Motion No. 618 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).

Starred Question No. 3020 asked by Ms Nighat Sheikh, MPA (W-347).

Starred Question No. 3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik (Advocate), MPA (PP-222).

Zero Hour No. 175 moved by Mr Asif Mehmood, MPA (PP-9).

Zero Hour No 176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The Punjab Prohibition of Shisha Smoking Bill 2014, Bill No. 6 of 2014 moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA (PP-143).

Matter raised by Mian Mehmood–ur-Rasheed MPA, (Leader of the Opposition) on a point of order regarding allegation of corruption irregularities in procurements of medical surgical items.

Adjournment Motion No. 618 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).

Starred Question No. 3020 asked by Ms Nighat Sheikh, MPA (W-347).

Starred Question No. 3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik (Advocate), MPA (PP-222).,

Zero Hour No. 175 moved by Mr Asif Mehmood, MPA (PP-9).

Zero Hour No 176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہےاوراب سوال یہ ہے کہ:

The Punjab Prohibition of Shisha Smoking Bill 2014, Bill No. 6 of 2014 moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA (PP-143).

Matter raised by Mian Mehmood–ur-Rasheed MPA, (Leader of the Opposition) on a point of order regarding allegation of corruption irregularities in procurements of medical surgical items.

Adjournment Motion No. 618 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).
Starred Question No. 3020 asked by Ms Nighat Sheikh, MPA (W-347).
Starred Question No. 3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik (Advocate), MPA (PP-222).,
Zero Hour No. 175 moved by Mr Asif Mehmood, MPA (PP-9).
Zero Hour No 176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب چودھری محمد اشرف مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، چودھری محمد اشرف!

نشان زدہ سوال نمبر 7621 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No. 7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No. 7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No. 7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شہزاد صاحب اس کے بعد آپ کو ٹائم دوں گا۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1291 حاجی ملک عمر فاروق کا ہے۔ جی، حاجی ملک عمر فاروق!

راولپنڈی: ٹیکسلا شہر میں دوران ڈکیتی قتل سے متعلقہ تفصیلات

حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ "دنیا" نیوز کے چینل پر مورخہ 5۔مارچ کی خبر کے مطابق رات ساڑھے آٹھ بجے ٹیکسلا شہر میں خانپور روڈ پر واقع بیکری میں دوران ڈکیتی مزاحمت پر ڈاکوؤں نے اٹھارہ سالہ نوجوان اسامہ بٹ کو قتل کر دیا؟

(ب) اس واقعہ کی ایف آئی آر تھانہ ٹیکسلا میں کن دفعات کے تحت درج ہوئی اب تک کی صورتحال سے آگاہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1291 ہے، اس کا جواب ہے کہ:

(الف) یہ درست ہے کہ یہ ڈکیتی کا واقعہ ہوا ہے اور اس میں ایک شدید مضروب اور ایک فرد ہلاک ہوا ہے۔

(ب) اس پر مقدمہ نمبر 119 مورخہ 5-3-2017 بجرم 302,392,324 ت پ تھانہ ٹیکسلا درج رجسٹرڈ ہوا۔ وقوعہ کے بعد جو بھی تفتیشی اقدامات تھے وہاں پر جو CCTV فوٹیج میسر تھی اسے بھی develop کرایا گیا ہے geo fencing کرائی گئی ہے، نادرا کے ریکارڈ سے استفادہ کیا جا رہا ہے اور اس پر ایک انوسٹی گیشن ٹیم بنائی گئی ہے جو مسلسل اس پر working کر رہی ہے۔ اس میں CCTV کیمروں کی فوٹیج سے، ڈیٹا collection اور geo fencing سے جو clue ملے ہیں ان کی روشنی میں امید ہے کہ انشاء اللہ یہ مقدمہ بہت جلد work out ہو جائے گا اور ان ملزمان کو گرفتار کر کے عدالت کے کٹہرے میں پیش کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، حاجی صاحب!

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شہزاد صاحب! تشریف رکھیں، حاجی صاحب کھڑے ہوئے ہیں۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! وزیر قانون نے جو وضاحت فرمائی ہے میں ان کی بات سے اتفاق کرتا ہوں لیکن میں اس پر چند ایک گزارشات کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس مقدمے میں فوری طور پر نوٹس لیتے ہوئے وزیر داخلہ پاکستان چودھری نثار علی خان نے ایس ایچ او اور چوکی انچارج کو معطل کیا اور وہ day to day رپورٹ بھی لے رہے ہیں لیکن میں اس ایوان کی وساطت سے وزیر قانون سے معاونت چاہوں گا۔ اس واقعہ سے چند دن پہلے تھانہ صدر واہ میں ایک واقعہ میں ایک بچی کے ساتھ زیادتی ہوئی اس کا وزیر اعلیٰ نے نوٹس لیا اور ہماری پولیس نے بہترین کام کیا، اور 24 گھنٹوں کے اندر اندر ملزمان گرفتار ہوئے اور ان پر مقدمہ ہوا۔ اسامہ بٹ ہمارے کونسلر شفاقت بٹ کا بیٹا ہے۔ ہر شہری کے ساتھ ہونے والی زیادتی کا انصاف دینا حکومت کے ذمے ہے اور اسے تحفظ دینا بھی حکومت کے ذمے ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ رانا صاحب! شفاقت بٹ نامی ہماری پارٹی کا ایسا ورکر ہے جو مشرف کی آمریت کے سامنے بھی "قدم بڑھاؤ نواز شریف ہم تمہارے ساتھ ہیں" کے نعرے بلند کرتا رہا، حوالات دیکھتا رہا اور ایسے ورکر کا جواں سال بیٹا قتل کر دیا گیا۔ وہ باپ اپنی حکومت میں جب بیٹے کی میت کندھوں پر اُٹھاتا ہے تو اس کے دل پر کیا گزرتی ہے؟

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا حکومتی، سیاسی اور اخلاقی فرض ہے کہ ہم اس معاملے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں۔ مجھے اپنے وزیر قانون سے بالخصوص تعاون چاہئے کیونکہ یہ واقعہ اس علاقے میں ہوا ہے کہ جہاں سے آگے صرف 600 میٹر کے فاصلے پر ہزارہ ڈویژن یعنی خیبر پختونخوا کی boundary آ جاتی ہے۔ پولیس کام کر رہی ہے اور میں اس کے کام سے مطمئن ہوں لیکن ایک شکایت بہت عام ہے کہ نفری کم ہے، یقیناً نفری کم ہے اور اس میں کوئی دورائے نہیں۔ مجرم اس طرح کی واردات کرنے کے بعد خیبر پختونخوا میں داخل ہو جاتے ہیں اور ہماری پنجاب پولیس کے لئے پابندیاں شروع ہو جاتی ہیں کیونکہ دوسرے صوبے میں ملزمان کو پکڑنے کے لئے بہت سے قانونی تقاضے پورے کرنے پڑتے ہیں لہٰذا میری گزارش ہے کہ ہم boundary کے تھانوں میں نفری بڑھائیں اور اس کیس میں خصوصی توجہ دیں۔ ہم اپنے دوست کو بیٹا نہیں دے سکتے، بیٹے کی زندگی نہیں دے سکتے لیکن اس کے بیٹے کے قاتل گرفتار کر کے انصاف ضرور دلوا سکتے ہیں لہٰذا میں گزارش کروں گا کہ اس کیس میں کوتاہی نہیں ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حاجی صاحب! وزیر قانون نے یقین دہانی کروادی ہے اور آپ کی بات بھی نوٹ کر لی گئی ہے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 3/2017 سید محمد محفوظ مشہدی کی تحریک استحقاق ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے۔ گوندل صاحب! کیا اس تحریک استحقاق کا جواب آپ دیں گے؟

ڈپٹی کمشنر منڈی بہاؤالدین کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کا جواب آگیا ہے۔ رانا ثناء اللہ خان نے اس دن درخواست کی تھی کہ سید محمد محفوظ مشہدی ان کے پاس تشریف لے آئیں کیونکہ اس تحریک کا تفصیلی جواب آگیا ہے لیکن اگر کوئی مزید وضاحت درکار ہے تو رانا ثناء اللہ خان سے وہ discuss کر لیں اس کے بعد اس تحریک کا فیصلہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کا تفصیلی جواب موصول ہو چکا ہے۔ سید محمد محفوظ مشہدی نے اپنی تحریک میں کچھ میٹنگز کا حوالہ دیا تھا کہ شاید وہ میٹنگز نہیں ہوئیں جبکہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ یہ میٹنگز ہوئی ہیں اور باقاعدہ ان کی dates دی گئی ہیں اس لئے میرا یہ خیال ہے کہ اس factual position کو دیکھتے ہوئے اس معاملے کو میرے پاس بیٹھ کر resolve کیا جا سکتا ہے اور اگر معزز ممبر چاہتے ہیں کہ اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے تو چیئرمین استحقاق کمیٹی بھی اس معاملے کو resolve کروا دیں گے۔

سید محمد محفوظ مشہدی: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی دو ماہ میں اس کی رپورٹ پیش کرے گی۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! ہم minorities کے تمام لوگ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان اور صوبائی وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور جناب خلیل طاہر سندھو کے انتہائی مشکور ہیں کہ جنہوں نے ہمارے اقلیتی ممبر جناب کانجی رام کو Minority Advisory Council کا کنوینر مقرر کیا ہے۔ ہم جناب کانجی رام، ایم پی اے کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور امید کرتے

ہیں کہ Minority Advisory Council کے ذریعے اقلیتوں کے تمام مسائل کو حل کرنے کے لئے وہ مؤثر کردار ادا کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کانجی رام صاحب! آپ کو بہت مبارک ہو۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 1052/16 محترمہ باسمہ چودھری اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب جناب رمضان صدیق بھٹی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ دیں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

ضلعی انتظامیہ کی غفلت کی وجہ سے گوشت مقررہ ریٹ سے زیادہ پر فروخت ہونے کا انکشاف

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! پنجاب کے تمام اضلاع میں حکومت کے مقرر کردہ نرخوں کے مطابق گوشت کی فروخت کو یقینی بنایا گیا ہے اور اگر کہیں سے کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو گراں فروشوں کے خلاف پرائس کنٹرول مجسٹریٹ کارروائی کرتے ہیں، ان کو جرمانے کئے جاتے ہیں اور ان کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی جاتی ہے۔ مرغی کے گوشت کے حوالے سے میں عرض کروں گا کہ پاکستان پولٹری ایسوسی ایشن روزانہ کی بنیاد پر طلب اور رسد کے حساب سے اس کے نرخ مقرر کرتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/2017 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن محترمہ جوئس روفن جولیس دیں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! یہ کل سے پرسوں نہیں ہوگا۔ آپ اس کا جواب کل ہر صورت دیں گی۔ اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 37/2017

جناب محمد شعیب صدیقی کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب جناب سجاد حیدر گجر، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ دیں گے۔کیا جناب سجاد حیدر گجر موجود ہیں۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 43/2017 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔یہ سکولز ایجوکیشن سے متعلقہ ہے تو پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی کل دیں گی۔اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 49/2017 محترمہ خدیجہ عمر اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب جناب رمضان صدیق بھٹی دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کو دو دن کے لئے pending فرما دیں۔میں پرسوں اس تحریک التوائے کار کا جواب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کو پرسوں تک pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے:

(a) CONSIDERATON AND PASSAGE OF BILL

(b) GENERAL DISCUSSION

مسودہ قانون (ترمیم) (ترویج و انضباط) نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2017

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood and Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood . Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

The second amendment is from: Mr Waheed Asghar Dogar, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Asif Mehmood, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Saadia Sohail Rana, Mrs Naheed Naeem, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak and Mr Khuram Shahzad.Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

Now, the question is:

"That the Bill be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik,

Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood and Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mian Mehmood ur Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood,

Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood and Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it.

The first amendment is from: Mian Mehmood ur Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood,

Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood and Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

The second amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad ,Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood and Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood. Any mover may move it.
Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 7 & 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clauses 7 & 8 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 7 & 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

بحث

پری بجٹ بحث

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پری بجٹ پر بحث کا آغاز ہو چکا ہے آج بھی بحث جاری رہے گی جو ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ مجھے اپنے نام بھجوا دیں۔ میرے پاس ایک لسٹ آئی ہے اس میں پہلا نام محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو پنجاب حکومت اور وزیر خزانہ صاحبہ کو مبارک باد دوں گی کہ بجٹ پیش ہونے سے پہلے تمام ممبران سے تجاویز لینے کی جو روایت ڈالی گئی ہے یہ انتہائی اچھی روایت ہے۔ میرا تعلق چونکہ شہر لاہور سے ہے اس لئے میں اپنی بات کا آغاز لاہور شہر کے ایک انتہائی اہم اور سنگین مسئلے سے کروں گی۔

جناب سپیکر! اس وقت شہر لاہور کا سب سے سنگین مسئلہ urban limits کا نہ ہونا ہے۔ real estate mafia and housing colonies mafia کی وجہ سے لاہور شہر کسی بھی صورت میں manageable نہیں رہا ہے، لاہور شہر کا master plan بار بار تبدیل کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے لاہور شہر infrastructure اور لاء اینڈ آرڈر کے لحاظ سے، نہ ہی بنیادی سہولتوں کے لحاظ سے اور نہ ہی ٹریفک کے لحاظ سے manageable رہا ہے۔ Master plan میں بار بار جو تبدیلی کی گئی ہے اور چند لاکھ روپے کے عوض اہم residential areas کو Commercialize کیا گیا جس سے بے شمار مسائل پیدا ہوئے جن میں ایف سی کالج، جوہر ٹاؤن، گارڈن ٹاؤن وغیرہ کے علاقے شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ transfer of population لاہور شہر کا ایک اہم مسئلہ ہے جس کی وجہ سے یہاں پر مسائل بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں کیونکہ بہت سارے لوگ روزگار کی تلاش میں بڑے شہروں

کی طرف آتے ہیں اس لئے میری تجویز یہ ہو گی کہ transfer of population کو روکنے کے لئے industrial activities کو دیہی علاقوں کے قریب منتقل کر دیں تو اس سے نہ صرف لاہور شہر کا transfer of population کا مسئلہ حل ہو گا بلکہ عوام کو اس کا بہت فائدہ ہو گا اور لوگوں کو اُن کے گھروں کے قریب روزگار مل جائے گا۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی آلودگی پر بات کروں گی۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے جو گزشتہ چند سالوں سے سنگین صورتحال اختیار کرتا جارہا ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ اب وقت آگیا ہے کہ لاہور کی ماحولیاتی آلودگی کو آہنی ہاتھوں سے روکا جائے۔ residential areas میں ربڑ، پلاسٹک اور ماربل وغیرہ کی جتنی بھی فیکٹریاں اور کارخانے ہیں اُن کو 100 کلو میٹر radius پر منتقل کیا جائے اور یہاں پر ایسے اقدامات اشد ضروری ہو گئے ہیں کہ کارخانوں میں treatment plants لگائے جائیں اور عوام کی صحت کو جو خطرہ لاحق ہے اُس کو روکنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ ایک اہم مسئلہ change of land use کا ہے اس کو قانونی طور پر روکا جائے کیونکہ ساری زرعی زمینوں کو کالونیوں میں تبدیل کیا جارہا ہے جو کہ آنے والی نسلوں کے لئے خدانخواستہ ایک المیہ ثابت ہو۔ پاکستان چونکہ ایک زرعی ملک ہے اور اگر ہم صوبہ پنجاب کی بات کریں تو معیشت میں زراعت کا جو ایک اہم رول ہے اُس سے ہم بخوبی واقف ہیں۔ میری تجویز یہ ہے کہ change of land use کو قانونی طور پر روکا جائے اور ہمارا ملک زرعی ہونے کی حیثیت سے ہمارا workforce 65 percent ہے اس لئے زراعت کو latest technology سے روشناس کرانے کے لئے اقدامات انتہائی ضروری ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے ٹیکنیکل ادارے جیسے TEVTA or Punjab Skills Development کی کارکردگی کو بھی monitor کیا جانا چاہئے کیونکہ بے روزگاری کا جن اس وقت ہمارے سروں پر سوار ہے اس کو روکنے کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ ہماری workforce 65 percent کو skilled کیا جائے تو TEVTA and Punjab Skills Development کی کارکردگی کو جانچنے کے لئے ہمارے پاس کوئی پیمانہ نہیں ہے۔ اگر صرف diplomas and certificates تقسیم کئے جانے کو یہ سمجھا جائے کہ ہم نے اتنا target achieve کر لیا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک بہت بڑی خام خیالی ہے۔

جناب سپیکر! اس میں میری تجویز یہ ہے کہ ایک سروے کرایا جائے جس میں دیکھا جائے کہ diploma holders, certificate holders or degree holders کیا کام کر رہے ہیں اور وہ اپنی اپنی field میں کس حد تک کامیاب ہیں؟ میں خواتین کے حوالے سے بات کروں گی اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ خواتین کے لئے بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ ہماری وزیر خزانہ ایک خاتون ہیں اور میں اس حوالے سے اُن کی خصوصی توجہ چاہوں گی کہ صنعتوں میں خواتین کی یہ اہمیت ہے کہ اس وقت فیصل آباد میں medium and small industries میں 700 خواتین ممبران ہیں۔ اگر ہم دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی طرف دیکھیں تو اُن ممالک کی ترقی میں خواتین کے رول سے ہم چشم پوشی نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! میری تجویز یہ ہو گی کہ industries سے وابستہ خواتین کو two percent service charges پر قرضہ دیا جائے Industrial Estates میں lease پر plots دیئے جائیں اور اُنہیں قرضے فراہم کئے جائیں تاکہ ملکی صنعت میں خواتین اپنے لئے ایک علیحدہ مقام بنا کر اس ملک کی ترقی میں ایک اہم رول ادا کر سکیں۔

جناب سپیکر! خواتین کے transport کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے Scooties and motorcycles کا initiative انتہائی اچھا ہے۔ لوگ باتیں کرتے ہیں کہ خواتین موٹر سائیکل لے کر کس طرح سے roads پر آئیں گی تو اس میں میری ایک تجویز یہ ہو گی کہ ایسا سخت قانون بنا دیا جائے کہ women bike riders کے ساتھ بدتمیزی کرنے پر سخت سزا و جرمانہ ہو اور اس حوالے سے میں اپنی بات کا اختتام ایک مثال سے کروں گی کہ ایک trend set کرنے کی بات ہے۔ کچھ دہائیاں پہلے تک اگر ایک خاتون سر پر دوپٹا لئے بغیر گھر سے باہر نکلتی تھی تو اُس کو بہت معیوب سمجھا جاتا تھا لیکن آج trend set ہو چکا ہے کہ جو خاتون سر پر دوپٹا لے کر باہر نکلتی ہے اُس کو backward سمجھا جاتا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب محمد نعیم انور!

جناب محمد نعیم انور: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا تعلق جنوبی پنجاب کے پسماندہ ضلع بہاولنگر کی انتہائی پسماندہ تحصیل فورٹ عباس سے ہے۔ جب بھی جنوبی پنجاب کا ذکر ہوتا ہے تو بہاولپور، رحیم یار خان اور ملتان ہی کو جنوبی پنجاب سمجھا جاتا ہے اور ضلع بہاولنگر کو مسلسل نظر انداز کیا جاتا ہے اور جب ضلع بہاولنگر کی باری آتی ہے تو اُس میں میری انتہائی پسماندہ تحصیل فورٹ عباس کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ پچھلی ADP میں میری تحصیل کو مکمل طور پر نظر انداز کیا گیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس بجٹ کے اندر ایسے پسماندہ علاقہ جات پر خصوصی توجہ دی جائے تاکہ ان کی پسماندگی اور محرومیاں دور ہو سکیں۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تعلیم پر بات کروں گا۔ وہ قومیں اور معاشرے جنہوں نے تعلیم کی اہمیت کو سمجھا اور تعلیم کی اہمیت کو جانا وہ آج دنیا کی قیادت کر رہے ہیں۔ ہم بدقسمتی سے تعلیم کی دوڑ میں دنیا سے بہت پیچھے ہیں۔ میرے حلقہ فورٹ عباس کے دو انتہائی اہم قصبے کھچی والا اور مروٹ ہیں جہاں ڈگری کالج برائے خواتین بنانے کی اشد ضرورت ہے۔ میں سکولوں کی missing facilities کے حوالے سے عرض کروں گا کہ اس پر بہت کام ہوا لیکن میرے حلقہ میں ابھی بھی بہت کام کرنے کی ضرورت ہے۔ سکولوں کی اپ گریڈیشن کی ضرورت ہے، missing facilities کو پورا کرنے کی ضرورت ہے اور additional classrooms کی ضرورت ہے۔ میرے شہر کے بوائز ڈگری اور گرلز ڈگری کالجز میں پوسٹ گریجویٹ کلاسوں کے اجراء کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں بلکہ میری تجویز ہے کہ اس بجٹ کے اندر ٹیکنیکل اداروں اور ٹیکنیکل تعلیم پر خصوصی توجہ دی جائے کیونکہ ہم قوم کے نوجوانوں کو ہنر دے کر بے روزگاری پر قابو پا سکتے ہیں۔ عام تعلیم کے ساتھ ساتھ ٹیکنیکل تعلیم اور ٹیکنیکل اداروں پر توجہ کی اشد ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! کسی بھی ریاست کا سب سے پہلا فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کرے۔ یہ بدقسمتی ہے کہ میرے حلقہ کے بہت سے ایسے دیہات، بستیاں اور گاؤں ہیں جن کے نیچے والا پانی انتہائی کڑوا اور زہریلا ہے انہیں پینے کے پانی کی سہولت میسر نہ ہے۔ میرے حلقہ کا ایک اہم قصبہ کھچی والا ہے جو 20 ہزار نفوس پر مشتمل ہے وہاں واٹر سپلائی اور سیوریج نہیں ہے۔ وہاں سے دو کلو میٹر دور نہر کے کنارے ہینڈ پمپ لگے ہوئے ہیں لوگ سائیکلوں، موٹر سائیکلوں، رکشوں، ریڑھیوں اور گاڑیوں پر پانی لے کر آتے ہیں۔ وہاں حقیقتاً پانی بکتا ہے۔ یہاں لاہور میں تو ہم میٹرو اورنج ٹرین چلا رہے ہیں اور میٹرو بسیں چل رہی ہیں۔ ہم ان کی مخالفت نہیں کرتے لیکن خدارا ہمیں پینے کا صاف پانی تو مہیا کریں۔ ہمیں وہاں پینے کا پانی نہیں مل رہا۔ میرے حلقہ میں تقریباً 200 کلو میٹر سڑکیں ایسی ہیں جو مکمل طور پر ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں۔ ان سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی ضرورت ہے اور 50 کلو میٹر نئی سڑکوں کی ضرورت ہے۔ فورٹ عباس سے ہارون آباد کو جو سڑک ملاتی ہے اس سڑک کو کشادہ اور carpeted کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ کے دو RHC کھچی والا اور مروٹ دونوں کی عمارتیں ختم ہو چکی ہیں، کھنڈرات بن چکی ہیں اور ان کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ نئی عمارتیں بنانے کی ضرورت ہے اور آبادی کے پیش نظر انہیں اپ گریڈ کرنے کی ضرورت ہے۔ میرے حلقہ کے ڈی ایچ کیو ہسپتال میں بہت بہتری لانے کی ضرورت ہے۔اس میں کارڈک سنٹر بنایا گیا ہے لیکن اس میں سٹاف نہیں ہے۔اس کا علیحدہ بجٹ نہیں ہے لہٰذا اس ہسپتال کے لئے اور اس کے سٹاف کے لئے علیحدہ علیحدہ بجٹ کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! چولستان جیپ ریلی جو گزشتہ بارہ سال سے دراوڑ قلعے سے منعقد ہو رہی ہے۔اس سال میری تجویز پر میرے حلقے کے اندر قلعہ جام گڑھ تک اس کا دائرہ کار بڑھا دیا گیا ہے۔ میرے حلقہ کے اندر پانچ قلعے ہیں۔اس جام گڑھ قلعہ کو کم از کم محفوظ کر کے ہم اپنے ورثے کو محفوظ کر سکتے ہیں اور سیاحت کو فروغ دے سکتے ہیں۔اس سال جو event ہوا ہے اس میں لاکھوں لوگ شامل ہوئے ہیں۔

(اذان مغرب)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد نعیم انور! Wind up کریں۔

جناب محمد نعیم انور: جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ قلعہ جام گڑھ کو محفوظ کرنے کے لئے اس بجٹ میں فنڈز رکھے جائیں۔ میرے حلقہ میں بیس پچیس گاؤں ایسے ہیں جو سیم کی وجہ سے ختم ہو چکے ہیں اور وہاں سے لوگ نقل مکانی کر چکے ہیں۔ وہاں کی زمینیں بہترین ہوتی تھیں، ان میں کپاس بہترین پیدا ہوتی تھی تو آج وہ ختم ہو کر رہ گئی ہیں۔ میری وزیر خزانہ صاحبہ سے گزارش ہے کہ اس بجٹ کے اندر ان زمینوں کی بحالی کا کوئی منصوبہ رکھیں۔اس کا PC-I بن چکا ہے۔ براہ مہربانی اسے بجٹ میں شامل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ باقی تجاویز لکھ کر دے دیں۔ بہت شکریہ۔ رانا محمد ارشد صاحب! رانا صاحب یقیناً میٹنگ میں مصروف ہوں گے۔ میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ ایک شعر اس Chair کی نذر کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! پانچ منٹ ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہی بات تو مجھے کرنی ہے کہ آپ کی نذر نہیں بلکہ Chair کی نذر ایک شعر ہے کہ جس نے پانچ پانچ منٹ مقرر کر رکھے ہیں۔ شعر یہ ہے کہ:

ہم ہیں مشتاق اور وہ ہے بیزار
یا الٰہی یہ ماجرہ کیا ہے

جناب سپیکر! یہ پانچ منٹ کی جو پابندی ہے اس نے اس ایوان کو ویران کر دیا ہے۔ آپ توجہ فرمائیں کہ کتنا شوق رہ گیا ہے اور کتنے لوگ ہیں جو debate میں حصہ لیتے ہیں؟ یہاں سارے باہر پھرتے ہیں یا کورم کورم ہوتا رہتا ہے، ممبران دفتروں میں پھرتے ہیں اور اپنے کام کراتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! ایک منٹ ہو گیا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ وزیر خزانہ صاحبہ نے جو تقریر فرمائی ہے تو میرے پاس وہ کاپی پڑی ہے۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ یہ جھوٹ ہے بلکہ میں یہ کہوں گا کہ یہ درست نہیں ہے۔ اس میں ہماری کوئی آراء اور کوئی تجاویز موجود نہیں ہیں۔ میں ایک کورا کاغذ ہوں جس کو block allocation میں بھی کچھ نہیں ملا۔ اس کے علاوہ سب کو جو ڈویلپمنٹ ملتی ہے وہ میرے حصے میں بھی آئی اور مجھے بھی ملی لیکن بجٹ تجاویز میں کوئی حصہ مجھے نہیں ملا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! Block allocation ختم کر دی گئی ہے۔ آپ کو شاید علم نہیں ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بھلے ختم کر دی گئی ہو۔ میں اتنے عرصہ سے تو کورا کاغذ ہی رہا ہوں تو میں کیوں نہ کہوں؟ وہ کون لوگ تھے جن کے پیار کو پیار ملا؟ ہمیں تو کچھ نہیں ملا، مجھ سے زیادہ committed کون ہے؟ یہ میرا challenge ہے کہ
No one is more committed than me

جناب سپیکر! اب میں بجٹ کے بارے میں بات کرتا ہوں کہ جن لوگوں کی گز بھر لمبی زبان ہے ان کی پوجا ہوتی ہے اور ان کی پذیرائی ہے۔ میں ایک مثال دوں گا آپ، وزیر خزانہ، وزیر قانون اور وزیر اعلیٰ بھی توجہ فرمائیں کہ 2.5۔ارب روپے کی ڈکیتی مافیا کی طرف سے کی گئی۔ میرے حلقہ میں سے تریموں سدھنائی لنک کینال گزرتی ہے جس کو قاتل نہر کہتے ہیں یہ تین اضلاع ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ اور خانیوال کی تین تحصیلوں سے جاتی ہے۔ اس نے وہاں کی زمین سیم زدہ کر کے برباد کر دی ہے۔ آج یہ 80ہزار ایکڑ جوہڑ بن چکا ہے جس پر احتجاج ہوتے ہیں۔ میں نے اسمبلی میں اور باہر بھی احتجاج کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا وہاں پر لائننگ مکمل نہیں ہو گی؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ سن لیں میں یہی تو بتانا چاہتا ہوں کہ وہ لائننگ کہاں چلی گئی ہے؟ میری request پر وزیر اعلیٰ نے اس کی لائننگ کے لئے directive جاری کیا۔ ADP میں اس کے لئے رقم بھی آ گئی لیکن سیکرٹری مافیا کے ہاتھوں میں کھیلنے لگ گیا اور اس نے feasibility تیار کرنے کے لئے

NESPAK کو بھیج دی۔ NESPAK نے feasibility تیار کی اور NESPAK کی feasibility کی پہلی ترجیح لائننگ ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ NESPAK جس کی feasibility یہ تھی کہ اس کی لائننگ ہو گی اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے تو مافیا نے اسی NESPAK سے PC-1 بنالیا کہ ہم اس کا حل ڈرینگ کے ذریعے سے کریں گے۔ ڈرینگ کی وجہ سے 2004 میں ٹیوب ویل اور ڈرین کے ذریعے سے لاکھوں روپے کی لاگت سے یہ سکیم مکمل تیار ہو کر handover ہو گئی، اس وقت 54 ہزار ایکڑ رقبہ سیم زدہ تھا بعد میں اب وہ 80 ہزار ایکڑ رقبہ ہو گیا ہے جب ٹیوب ویل اور ڈرینگ سسٹم ناکام ہو گئے تو اس مافیا نے 2.5۔ ارب روپے کے عوضانہ میں PC-1 تیار کروایا اس لئے میں NESPAK کو بھی مجرم سمجھتا ہوں کہ جس نے feasibility بنائی کہ اس کا حل ہی لائننگ ہے اس نے اس کا PC-1 کیسا بنادیا اور کس نے یہ بنوایا ہے اس کی بھی انکوائری ہونی چاہئے تو جب ٹیوب ویل اور ڈرینگ سسٹم ناکام ہو گیا ہے تو اکیلی ڈرینگ کیسے اس 80 ہزار ایکڑ رقبہ پر سیم کو ختم کر سکتی ہے؟ 2.5۔ ارب روپے کی ڈکیتی یہ قذاقی ہے اور pirates جیسے لوگوں نے یہ کام کروایا ہے۔ وزیر خزانہ صاحبہ میری آپ سے درخواست ہے آپ اس 2.5۔ ارب روپے کو بچالیں اور اس 2.5۔ ارب روپے کو بچا کر ہمیں دے دیں تاکہ ہم اپنے حلقوں کو تو جنت بنا سکیں۔ میرے حلقے میں درکھانا قانونگوئی اور پیر محل وہ بلوچستان ہے یعنی بلوچستان کی طرح وہ ویران پسماندہ اور محروم ہے، وہاں پر تعلیمی ادارے ہیں، سکول ہیں اور نہ ہی سڑکیں ہیں لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں دیتا۔ میں ہر سال تجاویز لکھ کر دیتا ہوں کہ اس کے لئے بجٹ میں پیسے رکھے جائیں لیکن کسی نے بھی ان تجاویز پر توجہ نہیں دی اور یہاں پر میں پھر ایک شعر عرض کرتا ہوں کہ:

پھینکے ہیں گل اوروں کی طرف اور ثمر بھی
اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی

جناب سپیکر! ہم سے زیادہ یہاں پر کون committed ہے۔ میں تعریف بھی کروں گا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب اور موجودہ حکومت تعلیم اور زراعت میں بھی اچھے کام کر رہی ہے۔ تعلیم کا یہ حال ہے کہ یہاں پر دو نظام تعلیم ہیں ایک نظام حکمران پیدا کرتا ہے اور دوسرا محکوم پیدا کرتا ہے تو اس کا کون ذمہ دار ہے؟ یہ تو محکمہ تعلیم کی بات ہے کہ اس کے لئے اتنی فنڈنگ ہونے کے باوجود بھی محکوم اور حکمران پیدا کئے جا رہے ہیں۔ اسی طرح سے زراعت کی بات ہے۔ بلوچستان میں تو خیر ویرانی ہی ویرانی ہے اور سیم نے اس کو برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ زراعت میں بھی بہت کام کیا گیا ہے اس پر سبسڈی دی گئی ہے اور کھادیں وغیرہ بھی سستی ہوئی ہیں لیکن تھوڑی سی مراعات دے کر گندم، گنا، کپاس، پھل اور سبزیاں

اگانے کے لئے کاشتکار کو زندہ رکھا جارہا ہے۔ اگر کاشتکار یہ سمجھتا ہے کہ اس کی کپاس -/1700 یا -/1800 روپے من بکتی ہے تو -/1700 یا -/1800 روپے من کھل کی بوری بکتی ہے تو کاشتکار پوچھتا ہے کہ میری کپاس کہاں گئی؟ مونجی کا حال دیکھ لیں کہ -/800 یا 900 روپے من بکتی ہے اور اس کی پھک -/1200 روپے من بکتی ہے تو کاشتکار پوچھتا ہے کہ میرا چاول کہاں گیا؟ اسی طرح گنے کے کاشتکار کو ملیں رقم ادا نہیں کرتیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ تجاویز دیں ناں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اگر کاشتکار گندم، گنا، کپاس، مکئی پھل اور سبزیاں نہیں اگائیں گے تو حکومت کو اگر یہ سب کچھ امپورٹ کرنا پڑ جائے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت ایک ماہ بھی نہیں نکال سکتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ تجاویز دیں ناں کہ کیا کیا جائے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ جو آپ نے پانچ منٹ کی شرط لگائی ہے اس میں کیا تجاویز دوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لکھ کر دے دیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ہم لکھ کر تو ہر سال ہی دیتے ہیں اب بھی ضرور دے دیں گے۔ میں یہ عرض کروں کہ میرے اوپر جو [***************]

جناب ڈپٹی سپیکر: ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔ جو آدمی یہاں پر موجود نہیں تو اس کے بارے میں آپ کوئی ایسی بات نہیں کر سکتے۔ میاں صاحب! نہیں۔۔ جی، اگلے معزز ممبر جناب ذوالفقار علی خان ہیں۔ میاں صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجھے ایک شعر ہی پڑھ لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! نہیں، آپ ماشاءاللہ سمجھدار آدمی ہیں تو ایک بندہ یہاں پر موجود نہیں ہے اس کے بارے میں ایسی بات نہ کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شعر تو میں ضرور پڑھوں گا۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! ایک بندہ یہاں پر موجود نہیں ہے تو آپ کو یہ زیب نہیں دیتا کہ آپ اس کے بارے میں کوئی بات کریں۔

محترمہ صبا صادق (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان غیر پارلیمانی الفاظ کو کارروائی سے حذف کروادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میں نے پہلے ہی ان الفاظ کو expunge کروادیا ہے۔

محترمہ صبا صادق (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میاں رفیق صاحب بہت پرانے پارلیمنٹیرین ہیں تو میری ان سے درخواست ہے کہ پارلیمنٹ میں آداب کا لحاظ رکھا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ اپنا آخری شعر سنادیں۔

میاں محمد رفیق:

خداوند تیرے یہ سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ذوالفقار علی خان!

جناب ذوالفقار علی خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کے توسط سے کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں اور وزیر خزانہ صاحبہ بھی یہاں پر تشریف فرما ہیں۔ سب سے پہلے میں دیہی ترقی کی بات کروں گا اس وقت میرے تمام جو معزز ساتھی یہاں پر بیٹھے ہیں یہ بھی میری اس بات سے اتفاق کریں گے کہ ہمارے دیہاتوں کی گلیاں اور نالیاں تعفن کا شکار ہیں اور گاؤں ایک بھیانک منظر پیش کر رہے ہیں۔ اگر ہم نے اس پر توجہ نہ دی تو وہاں پر ہیپاٹائٹس سی اور ٹی بی کے علاوہ مزید بھی بیماریاں پھیلتی رہیں گی اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اس بجٹ میں دیہی ترقی پر خصوصی توجہ دی جائے۔ جس طرح سے خادم پنجاب رُورل روڈز پروگرام بڑی کامیابی سے جاری ہے اسی طرح سے ایک بہت بڑا پروگرام بنا کر اس میں دیہی ترقی کے لئے ایک خطیر رقم رکھی جائے۔ تمام دیہاتوں کا ایک comprehensive survey کیا جائے اور ان کی تمام civic needs کو address کیا جائے تاکہ پتا چلے کہ وہاں پینے کا پانی، سیوریج، سکول اور صحت کا کیا حال ہے؟ دیہی ترقی کا شعبہ بہت ہی اہم ہے تو یہ بھی دیکھا جائے کہ وہاں پر گیس یا بجلی available ہے یا نہیں؟ لہٰذا میری گزارش ہے کہ ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مسجد، سکولز یعنی تمام کی تمام civic needs پر اس بجٹ میں خصوصی توجہ دی جائے اور اس کے لئے بجٹ مختص کیا جائے۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ تعلیم اور صحت پر تو کام ہو رہا ہے لیکن اب ہمیں لوگوں کی معاشی زندگی کی طرف بھی آنا چاہئے۔ سب سے پہلے میں یہ گزارش کروں گا کہ ایگرو بیس انڈسٹری کو ترقی دی جائے جب تک ہم ایگرو بیس انڈسٹری کو ترقی نہیں دیں گے اس وقت زرعی اجناس کی کھپت ہو گی، کسان خوشحال ہو سکے گا اور نہ ہی زراعت کا GDP میں کوئی حصہ ہو گا اس لئے میری گزارش ہے کہ اس بجٹ میں ایگرو بیس انڈسٹری، ایگریکلچر اور industrial zones پر توجہ دی جائے تو بہت مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ tourism پر ہمیں توجہ دینے کی ضرورت ہے اور میری گزارش ہے کہ پنجاب میں 6 بلین ڈالر کا tourism's potential موجود ہے تو ہمارے سامنے CPEC اس وقت ترقی کے مراحل طے کرتا ہوا گزر رہا ہے لہٰذا ہمیں اس کے لئے تیاری کرنی چاہئے کہ اس سے کس طرح سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں؟ دنیا نے اس سے فائدہ اٹھایا جیسا کہ آج ملائیشیا میں ڈیڑھ کروڑ tourist جاتے ہیں، اسی طرح دبئی میں ایک ملین tourist جاتے ہیں۔ اس وقت ہماری لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بھی بہتر ہو رہی ہے اور دہشت گردی بھی انشاءاللہ ختم ہوتی جا رہی ہے تو ہمیں اس کے لئے تیاری کرنی چاہئے۔ آپ اندازہ کریں کہ چائنا کی آبادی کتنی بڑی ہے اگر CPEC بننے کے بعد چائنا سے ایک فیصد لوگ بھی پاکستان آئیں تو کتنا بڑا وہ tourism کا حصہ ہو سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میری یہ بھی گزارش ہے کہ اس بجٹ کے اندر construction industry کے لئے بھی مراعات دیں کیونکہ پنجاب کے لئے یہ بہت بڑا potential ہے۔ پنجاب میں اس وقت اندازاً چھ سے سات ملین houses کی ضرورت ہے جس میں 80 to 100 billion dollar کی انوسٹمنٹ آ سکتی ہے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ہم نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی۔ ہر construction industry مزید 60/70 انڈسٹریوں کو چلاتی ہے جس پر ہمیں توجہ دیتے ہوئے construction industry کو مراعات دینی چاہئیں، یہ نہیں کہ ہم پہلے taxes لاگو کر دیں۔ ریاست لوگوں کی help کرتی ہے، انڈسٹری کو مراعات اور فروغ دیتی ہے اور tax holidays دیئے جاتے ہیں تب جا کر taxes اکٹھے کئے جاتے ہیں جبکہ ہم پہلے کہتے ہیں کہ ہمیں آپ نے ٹیکس دینا ہے۔ ہم پہلے ٹیکس لاگو کرنا شروع کر دیتے ہیں لیکن انڈسٹری کی help نہیں کرتے لہٰذا میری یہ گزارش ہے کہ خصوصی طور پر construction industry کے اوپر اس بجٹ میں ضرور توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ tax collection پر اداروں کو بااختیار کر دیا ہے لیکن ان کے اختیارات کو کم کرنا چاہئے۔ جب تک وہ متعلقہ اداروں، چیمبر آف کامرس، ٹریڈیونین اور تاجروں سے مل کر پالیسی نہیں بنائیں گے اُس وقت تک tax collection مشکل کام ہے۔ میں ایک سوال محترمہ وزیر خزانہ کے لئے رکھ رہاہوں حالانکہ میں نے پچھلی دفعہ بھی یہ کہا تھا لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر! میں ایک مثال دے رہاہوں جیسے دیگ میں سے ایک چاول کا دانہ چیک کر لیتے ہیں اسی طرح میری گزارش ہے کہ 6لاکھ 35ہزار لوگ بیرون ملک ملازمت کے لئے گئے ہیں تو ایک شخص جو بیرون ملک جاتا ہے اُس پر 960روپے سیلز ٹیکس ہے جس کے حساب سے 60کروڑ روپیہ ٹیکس اکٹھا ہونا چاہئے تھا۔ میرا اِن سے سوال ہے کہ یہ محکمے کی کارکردگی کو چیک کریں کہ کیا انہوں نے 60کروڑ روپیہ اکٹھا کیا ہے یا صرف 6کروڑ روپیہ اکٹھا کیا ہے؟ جب تک محکمہ متعلقہ لوگوں کے ساتھ مل کر پالیسی نہیں بنائے گا تب تک tax collection میں بہتری نہیں آ سکتی۔ پہلے لوگوں کو ٹیکس کے لئے educate کریں اور اُن کو بتائیں تاکہ tax collection بڑھے۔

جناب سپیکر! میری آخری گزارش یہ ہے کہ قائد محترم میاں محمد نواز شریف نے 2013 کے الیکشن میں تلہ گنگ کو ضلع بنانے کا وعدہ فرمایا تھا لیکن تلہ گنگ کی عوام آج تک اس وعدے پر وفا کی منتظر ہے لہٰذا میری گزارش ہے کہ بجٹ سے پہلے تلہ گنگ کو ضلع بنانے کا نوٹیفکیشن جاری کیا جائے اور اس بجٹ کے اندر اس کے لئے بجٹ مختص کیا جائے۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، خالد غنی چودھری!

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں وزیر خزانہ صاحبہ کی توجہ چاہوں گا۔ میں نے پچھلی بجٹ تقریر میں بھی کچھ تجاویز دی تھیں لیکن مجھے بڑا افسوس ہے کہ میری کسی ایک تجویز پر عمل کیا گیا ہے اور نہ ہی مجھ سے کوئی رابطہ کیا گیا ہے کہ آپ نے یہ تجاویز دی ہیں اس لئے کیا کرنا ہے؟ میرا تعلق ضلع جھنگ تحصیل شورکوٹ سے ہے۔ ضلع جھنگ ایک پسماندہ ضلع ہے جبکہ تحصیل شورکوٹ بہت پرانی اور پسماندہ تحصیل ہے۔ پورے پنجاب میں بلاشبہ بہت زیادہ ترقی ہو رہی ہے لیکن مجھے بڑا افسوس ہے کہ میرے حلقے کو وہ حق نہیں دیا گیا جو کہ ہمیں ملنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! میری محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش ہو گی کہ آج تک ہماری جو حق تلفی ہوئی ہے، کم از کم اس بجٹ میں ہمیں وہ حق دیا جائے۔ میں سب سے پہلے جھنگ یونیورسٹی کی طرف توجہ

دلاؤں گا کہ میں نے پچھلے بجٹ میں بھی گزارش کی تھی جس کے لئے 4 کروڑ روپے رکھ دیئے گئے، بعد میں اس کو 14 کروڑ کیا گیا لیکن پھر اس کو 4 کروڑ کیا گیا۔ میری یہ گزارش ہوگی کہ جب یونیورسٹی شروع کی جائے تو اس کے لئے خاطر خواہ بجٹ بھی رکھا جائے۔اس کے علاوہ شورکوٹ میں دانش سکول کے لئے زمین لئے تقریباً تین چار سال ہوگئے ہیں لیکن آج تک دانش سکول شروع نہیں کیا گیا لہٰذا میری گزارش ہوگی کہ شورکوٹ میں دانش سکول جلد از جلد شروع کیا جائے۔ میں ہائر ایجوکیشن کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بات کروں گا کہ شورکوٹ سٹی میں بوائز کالج کی بلڈنگ جبکہ شورکوٹ کینٹ میں گرلز کالج کی بلڈنگ بن رہی ہے لیکن ہر سال جیسے اونٹ کے منہ میں زیرہ دیا جاتا ہے اسی طرح دو کروڑ روپیہ اس کی بلڈنگ کے لئے رکھ دیا جاتا ہے۔ میں وزیر خزانہ صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ اگر یہ میری بات سن لیں تو میں کچھ عرض کروں ورنہ میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بات کریں۔

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میں یہاں پر کچھ بیچنے نہیں آیا بلکہ اپنے حلقے کے لئے کچھ گزارشات پیش کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ آپ کی بات سن رہی ہیں۔

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! وہ بات نہیں سن رہیں۔ اگر بات سن رہی ہوتیں تو میں کیوں کہتا؟ یہ زیادتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! وزیر خزانہ اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب دونوں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! انہیں چاہئے کہ میری بات سنیں۔ ہمیں سال میں ایک دفعہ موقع ملتا ہے وہ بھی ایسے ہی ضائع ہو جاتا ہے اس لئے میرے آنے کا یہاں کیا فائدہ ہے اور میں جو گزارشات پیش کروں گا اس کا کیا فائدہ ہوگا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ اپنی بات کریں۔

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ 14 کروڑ روپیہ اس کے لئے بجٹ رکھا گیا لیکن دو کروڑ روپیہ ہر سال دے دیا جاتا ہے۔ میری یہ گزارش ہوگی کہ اگلے سال الیکشن بھی آ رہا ہے اور ہمارے بچے وہاں باہر بیٹھ کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں لہٰذا جہاں کروڑوں

اربوں روپیہ سڑکوں پر لگایا جاتا ہے تو ہمارے تعلیمی اداروں کا جو بقایا بجٹ بنتا ہے وہ ہمیں دیا جائے تاکہ ان کالجوں اور یونیورسٹی کی بلڈنگ مکمل ہو سکے۔ پچھلے سال بھی میں نے عرض کیا تھا لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر!اس کے بعد میں گزارش کروں گا کہ ایک بائی پاس تین پُلی سے ششماہی پُل کی feasibility بھی بن چکی ہے اور سب کچھ ہو گیا ہے لیکن عرصہ تین سال سے اس کے لئے فنڈز جاری نہیں کئے گئے اس لئے میری گزارش ہو گی کہ ہمارے فنڈز جاری کئے جائیں۔ شورکورٹ کینٹ اور شورکوٹ سٹی میں موٹروے بن رہی ہے، شوگر مل بھی ہے اس لئے وہاں بہت زیادہ رش ہوتا ہے اور آئے دن وہاں پر ٹریفک بلاک رہتی ہے لہٰذا میری گزارش ہو گی کہ 17 کلومیٹر سڑک کو dual carriage دیا جائے تاکہ یہ مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ ہمارا ٹی ایچ کیو ہسپتال الحمدللہ کافی بہتر ہو گیا ہے جس کے لئے ہمیں بلڈنگ کی ضرورت نہیں ہے۔1986 میں 60 بستر ہسپتال کا افتتاح ہوا تھا اور آج تک 60 بستر پر ہی مشتمل ہے لہٰذا میری یہ گزارش ہو گی کہ اس کو 100 بستر کا ہسپتال کیا جائے۔ہمارے پاس بلڈنگ موجود ہے لیکن صرف اس کو 100 بستر بنانے کا اعلان کر دیا جائے جس سے ہمارے پاس ڈاکٹر آ جائیں گے اور مزید بجٹ بھی آ جائے گا۔ میرے حلقے میں BHUs قابل مرمت ہیں اور نئی عمارات بنی ہیں اس کے لئے بجٹ رکھا جائے، ویٹرنری ڈسپنسریوں کی چھتیں تقریباً گر چکی ہیں ان کے لئے بھی فنڈز مختص کئے جائیں تاکہ ویٹرنری ڈسپنسریاں rehabilitate ہو سکیں۔

جناب سپیکر!میرے حلقے میں اقلیتی برادری کافی رہتی ہے اور چک نمبر 500 پادریاں والا اقلیتی برادری کا پورا گاؤں ہے لیکن اس اقلیتی گاؤں کو کوئی رابطہ سڑک نہیں ہے لہٰذا میری وزیر خزانہ صاحبہ سے گزارش ہو گی کہ ہمیں ان سے اظہارِ یکجہتی کرتے ہوئے کم از کم رابطہ سڑکیں خصوصاً اقلیتی برادری کے لئے دی جائیں۔ جیسے میاں صاحب نے فرمایا ہے کہ T.S link canal کی صورتحال یہ ہے کہ---

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! جیسے میاں صاحب نے فرمایا ہے کہ T.S link Canal سے 80 ہزار رقبہ بنجر ہو چکا ہے لہٰذا میری گزارش ہو گی کہ اس کی فوری طور پر lining کروائی جائے اور

اس کے ساتھ ٹیوب ویل بھی لگوائے جائیں تاکہ سیم ختم ہو اور ہمارا رقبہ دوبارہ قابل کاشت ہو سکے۔ میری ایک دو گزارشات یہ بھی ہیں کہ زراعت پر بہت زیادہ کام ہو رہا ہے لیکن ہمارے کسان بھائی جو قرضہ لے رہے ہیں اُن کا انڈسٹری والوں کی نسبت mark up ریٹ بہت زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! میری حکومت سے یہ گزارش ہو گی کہ کسانوں کے قرضوں پر mark up ریٹ کم کیا جائے، زرعی بنکوں کو subsidy دی جائے اور کسان چار پانچ فیصد پر قرضہ لے تاکہ کسان کی صورتحال بہتر ہو سکے۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ Industrialists جو اربوں کھربوں پتی ہیں وہ چھ سات فیصد پر قرضہ لے رہے ہیں جبکہ تین چار ایکڑ کے مالک کسان کو 17/18 فیصد پر قرضہ دیا جا رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! ہم interest free loan دے رہے ہیں۔

جناب خالد غنی چودھری: میں بنکوں کی بات کر رہا ہوں۔ یہ ایک لاکھ روپے دے رہے ہیں اور اس سے زیادہ نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کو بات کر لینے دیں پھر آپ جواب دے دیجئے گا۔

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہو گی کہ کسانوں کے قرضوں پر بھی سبسڈی دی جائے۔ میرے حلقے کی سڑکیں کافی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں لہٰذا میری گزارش ہو گی کہ ان کی مرمت کے لئے بھی خصوصی فنڈز دیئے جائیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ شبینہ ذکریا بٹ!

محترمہ شبینہ ذکریا بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں منسٹر صاحبہ کی بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے پنجاب حکومت کی اس روایت کو برقرار رکھا کہ پری بجٹ بحث میں ممبران کو یہ موقع دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے علاقے کے مسائل اور گزارشات پیش کر سکیں۔ چونکہ میرا تعلق تحصیل سمبڑیال سے ہے اس لئے میں اپنے علاقے کے حوالے سے تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے میاں محمد شہباز شریف کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے missing facility کے حوالے سے سکولوں میں بہت سا کام کیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان facilities کے باوجود میرے علاقے سمبڑیال میں ایک ہی

گرلز ہائی سکول گزشتہ 35 سے 40 سال سے کام کر رہا ہے۔ ابھی تک اس علاقے میں کسی سکول کو اپ گریڈ کیا گیا ہے اور نہ ہی لڑکیوں کے لئے کوئی نیا سکول بنایا گیا ہے۔ میری اپنے علاقے کی طرف سے منسٹر صاحبہ سے یہ request ہے کہ وہاں پر نہ صرف بچیوں کے سکول کی اپ گریڈیشن کی جائے بلکہ ایک نیا گرلز ہائی سکول بھی تعمیر کیا جائے تاکہ دور دراز علاقوں سے آنے والی بچیوں کو تعلیم کی سہولت مہیا ہو سکے۔

جناب سپیکر! حکومت نے سویڈن انجینئرنگ یونیورسٹی کے لئے زمین خریدی تھی لیکن مختلف وجوہات کی بناء پر وہ انجینئرنگ یونیورسٹی نہ بن سکی۔ ہم چونکہ دیہی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اور بہت ساری بچیاں دوسرے شہروں میں جاکر تعلیم حاصل کرنے سے گریزاں ہوتی ہیں جبکہ ان کے والدین بھی انہیں اتنی دور نہیں بھیجتے تو میری حکومت سے یہ گزارش ہے کہ وہ زمین بھی حکومت کے پاس موجود ہے تو خاص طور پر اس بجٹ میں کچھ فنڈز مختص کر کے کم از کم بچیوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے وہاں پر کوئی یونیورسٹی کیمپس قائم کر دیا جائے تاکہ بچیوں کو اعلیٰ تعلیم کی سہولتیں مہیا ہو سکیں۔

جناب سپیکر! تحصیل سمبڑیال میں ایک Rural Health ڈسپنسری ہے قیام پاکستان سے پہلے کی موجود جس کی عمارت نہایت خستہ ہو چکی ہے اور قبضہ مافیا کے بہت سے لوگ اس زمین پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں لیکن local community کی وجہ سے ہر بار وہ زمین بچ جاتی ہے چونکہ زمین موجود ہے اور وہاں پر کچھ کام بھی نہیں ہو رہا تو میری حکومت سے گزارش ہے کہ بچوں کے لئے ایک چلڈرن ہسپتال بنا دیا جائے تاکہ وہ زمین بھی استعمال میں آسکے اور دیہی علاقے کے لوگوں کے بچوں کو صحت کی سہولتیں بھی مہیا ہو سکیں۔ ٹی ایچ کیو تحصیل سمبڑیال میں وینٹی لیٹر اور سی ٹی سکین مشین کی سہولت موجود نہیں ہے تو میری حکومت سے گزارش ہے کہ وہاں پر یہ سہولت مہیا کی جائے۔

جناب سپیکر! سمبڑیال ایک developing area ہے جہاں پر بچوں کے لئے کھیل کا کوئی میدان موجود نہیں ہے اور عوام کے لئے کوئی تفریحی پارک بھی نہ ہے۔ ایک ڈرائی پورٹ ہے لیکن بچوں کے لئے کھیلنے کا کوئی میدان نہ ہے لہٰذا کھیلوں کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے وہاں پر نہ صرف بچوں کے لئے کھیل کا میدان بنایا جائے بلکہ عوامی تفریح کے لئے ایک پارک بھی بنایا جائے۔ ماجرا روڈ کے اوپر بچوں کا ایک سکول ہے جہاں پر ایک بھٹہ مارکیٹ موجود ہے جہاں پر آئے دن بچوں کو حادثات پیش آتے ہیں تو میری حکومت سے گزارش ہے کہ اس سکول کو ایک سپیشل کیس کے طور پر treat کرتے ہوئے چونکہ اس سکول کی کمرشل value بہت زیادہ ہے تو اسے sale out کر کے امریک پورہ گاؤں میں ایک نیا

سکول بنا دیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ اس کی cost اسی میں آ جائے گی اور سکول کی بلڈنگ بھی تیار ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! ہمارے لوگوں کی اکثریت دیہی علاقے سے تعلق رکھتی ہے اور بچیوں کے لئے شہر جا کر دستکاری اور دوسرے ہنر سیکھنا مشکل ہوتا ہے تو میری حکومت سے یہ گزارش ہے کہ اس کے لئے یونین کونسل کی سطح پر چھوٹے چھوٹے دستکاری سنٹر قائم کئے جائیں تاکہ علاقے کی بچیاں وہاں پر ہنر سیکھ کر وہیں پر رہتے ہوئے اپنی آمدن کا کوئی ذریعہ پیدا کر سکیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میری یہ گزارش ہے کہ بچوں کے لئے خاص طور پر کھیلوں کی سہولتیں مہیا کی جائیں اور وہاں پر کوئی کھیل کا میدان اور تفریحی پارک نہیں ہے تو اس کے لئے میں حکومت سے پر زور گزارش کرتی ہوں کہ اس بجٹ میں خاص طور پر ایک فنڈ مقرر کیا جائے جس سے وہاں پر نہ صرف پارک کی تعمیر کی جائے بلکہ بچوں کے لئے کھیل کا میدان بھی بنایا جائے۔ مجھے امید ہے کہ منسٹر صاحبہ میری ان گزارشات کو مدنظر رکھ کر ضرور ان پر کوئی ایکشن لیں گی اور آنے والے بجٹ میں ہمارے علاقے کے لئے کوئی فنڈ مختص کیا جائے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: چودھری اشرف علی انصاری!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ حاجی ملک عمر فاروق!

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! شکریہ۔ بڑی مہربانی کہ مجھے موقع دیا گیا۔ دوستوں کی بڑی قیمتی آراء وزیر خزانہ صاحبہ کو ملی ہیں تو میں بھی چند ایک گزارشات کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ چونکہ پری بجٹ بحث ہے تو حلقے کی بات ہم پر فرض ہوتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پورے پنجاب کے ایوان میں بیٹھے ہیں تو پھر پورے پنجاب کی بات پہلے ہونی چاہئے۔ منسٹر صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ سب سے پہلے پرائمری تعلیم ضروری ہے جس پر خصوصی توجہ دی جائے اور یقینی طور پر تعلیم کے بغیر ترقی ناممکن ہے۔ پرائمری تعلیم کے ساتھ ساتھ ٹیکنیکل ایجوکیشن پر چونکہ پاکستان میں اللہ کی مہربانی اور موجودہ حکومت کی شبانہ روز کوشش اور وژن سے سی پیک کی بنیاد رکھ دی گئی۔ سی پیک صرف roads network کا نام نہیں ہے بلکہ اس سے future میں جا کر انڈسٹری develop ہو گی اور ذرائع روزگار میں آپ کا skill موجود ہونا ضروری ہے۔ آپ اپنی youth کو، اپنی قوم کو اور اپنے پنجاب کے بچوں کی ٹیکنیکل ایجوکیشن پر زیادہ توجہ دیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے وزیر اعلیٰ پنجاب کے اس وژن کو appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے مختلف اداروں میں چینی زبان کو promote کرنا شروع کیا۔ چونکہ بغیر پڑھے لکھے اور ان پڑھ مختلف

الیکٹریشن، کارپینٹر، مکینک وغیرہ کے ہنر سیکھنے والے ہنر مندوں کے پاس مڈل کی سند نہیں یا میٹرک کی سند نہیں ہے لیکن وہ جہاں بھی جاتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے کہ آپ نے کام کہاں سے سیکھا ہے اور آپ کے پاس کیا ثبوت ہے تو ایسے ہنر مندوں کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب نے ضلعی سطح پر سکیم شروع کی کہ ٹیوٹا کالج یا ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ میں مہینے کا کورس، ڈیڑھ مہینے کا کورس کر کے ٹیسٹ دینے کے بعد انہیں ایک سند مل جاتی ہے جو کہ ان ہنر مندوں کے بیرون ملک بھی کام آجاتی ہے اور آنے والے future میں سی پیک میں جو نئی انڈسٹری آئے گی، foreign investor آئے گا تو وہاں پر وہ ہنر مند باعزت روزگار کا مطالبہ کرنے کے قابل ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحبہ سے گزارش کروں گا اور تجویز دوں گا کہ مہربانی کر کے اس پروگرام کو ضلعی سطح سے لے کر سب ڈویژن پر لے کر آئیں تاکہ غریب بچہ ضلع کی سطح کی بجائے اپنے قریب ترین شہر میں یہ سروس لے سکے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ ضلعی سطح پر اس پروگرام سے پانچ دس فیصد ہنر مند بچے مستفید ہو سکتے ہیں اور 85 فیصد اس سے محروم رہ جاتے ہیں تو اسے سب ڈویژنل کی سطح پر لے کر جایا جائے۔

جناب سپیکر! اب میں اپنے حلقہ کی بات کروں گا کہ تین ساڑھے تین لاکھ پر محیط۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنا بائیکاٹ ختم کر کے ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر! میں معزز ممبران حزب اختلاف کی ایوان میں آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں کیونکہ اپوزیشن تو جمہوریت کا حسن ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: میں آپ تمام حضرات کو ایوان میں آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں معزز ممبران حزب اختلاف، دوسری طرف سے کچھ معزز ممبران کو nominate کیا گیا تھا، کمیٹی اور وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس دوری کو ختم کرنے کے لئے اپنا اہم کردار ادا کیا۔ ایوان کی کارروائی کو اچھے طریقے سے چلانے کے لئے میں یہ کہتا ہوں کہ I feel sorry for that incident (نعرہ ہائے تحسین)

معزز ممبران کی جو دل آزاری ہوئی میں نے اس کے لئے یہ کہہ دیا۔ ان میں دو ممبران کے سوا باقی ماشاء اللہ سب مجھ سے چھوٹے ہیں میں اُن سے یہ توقع کرتا ہوں کہ انہوں نے چھوٹے ہونے کے ناتے مجھ پر جو بھار ڈالا تھا اب میں محسوس کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اچھی امید مجھے ٹریژری بنچز سے بھی ہے اور حزب اختلاف سے بھی ہے کیونکہ جمہوریت کو آگے بڑھانے کے لئے ہمیں سب کو اپنا کردار اچھے

طریقے سے ادا کرنا چاہئے کہ جو گورنمنٹ کا کام ہے وہ گورنمنٹ کرے اور اپوزیشن جس چیز کو سمجھیں کہ اس میں ہمارے عوام کی بہتری ہے اُس میں جب بھی انہیں موقع ملے وہ ضرور پوائنٹ آؤٹ کر کے اپنی بات کریں۔

میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ 2008 سے لے کر آج کے دن تک جب بھی کبھی کورم پوائنٹ آؤٹ ہوا ہے تو میں نے اللہ کے فضل وکرم سے کبھی بھی اس میں بد دیانتی نہیں کی میں امید کرتا ہوں کہ میرے بھائی کو کسی وجہ سے کوئی غلط فہمی ہوئی ہے یا گنتی میں دونوں طرف سے ہوئی ہے میں نہیں کہتا لیکن میں نے آج تک یہ نہیں کہا کہ کورم میں اگر ایک معزز ممبر کی بھی کمی ہے تو پھر بھی مجھے کہہ دو کہ کورم پورا ہے اور نہ ہی آئندہ مستقبل میں میری طرف سے کبھی ایسا ہوگا۔ میں اپوزیشن کا بہت شکر گزار ہوں آپ کی تشریف آوری کا بہت شکریہ۔ جی، ملک صاحب!

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ ہمارا ٹیکسلا شہر میونسپل کمیٹی کا ایریا ہے وہاں بچوں کا ایک ہائی سکول ہے اور مزید ایک ہائی سکول کی ہمیں اشد ضرورت ہے اس پر خصوصی مہربانی فرمائی جائے۔ اس کے بعد صحت پر بات کروں گا اللہ کی مہربانی سے چیف منسٹر نے خصوصی توجہ دی تحصیل ہیڈ کواٹر ہسپتال کی حالت پہلے سے بہتر ہے لیکن میں پھر بھی کہوں گا کہ جہاں جہاں THQs کمزور ہیں اُن کا سارا پریشر DHQs پر جاتا ہے تو بڑے شہروں میں غریب لوگوں کا آنا جانا مشکل ہے THQs کو پورے پنجاب میں ترجیحی بنیادوں پر improve کیا جائے اس کی تمام خامیوں کمزوریوں کو دور کیا جائے تاکہ۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! پری بجٹ بحث کے لئے آپ کی باری آنے والی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں کل بحث میں حصہ لوں گا ابھی اس مشکل میں تھے تو کاغذ گھر رہ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! ایگریکلچر پر بات کروں گا پنجاب agro-based ہے میں اس معاملے پر منسٹر صاحبہ کی توجہ چاہوں گا کہ راولپنڈی ایسا ڈویژن ہے جیسے بڑے شہروں لاہور، ملتان اور فیصل آباد ویسے ہی راولپنڈی ڈویژن کی آبادی بھی دن بدن بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے، زرعی زمینیں کم ہوتی جا رہی ہیں، بنجر رقبے اُسی طرح پڑے ہوئے ہیں وہاں پر آپ خصوصی توجہ دیں جہاں زرعی

رقبے جس سپیڈ سے کم ہو رہے ہیں تو بنجر رقبے کو آباد کرنے کے لئے خصوصی طور پر راولپنڈی ڈویژن میں نئی زرعی مشینیں اور بلڈوزر خصوصی طور پر چاہئیں میں سمجھتا ہوں تب ہی آپ بڑھتی آبادی کے ساتھ ساتھ زرعی رقبے کو develop کرنے کی جو کمی ہے اُس کو پورا کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! نمبر 2 جو پورے پنجاب کی ایک ہی پالیسی بنا دی جاتی ہے سبسڈی پر زرعی مشینیں دی گئی لیکن راولپنڈی ڈویژن میں کچھ مشینیں ہمارے راولپنڈی ڈویژن کے کام کی نہیں ہیں لہٰذا ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اُس طرح کی زرعی مشینیں دی جائیں جس سے وہاں کے زمیندار مستفید ہو سکیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ کی bell ہو گئی ہے آپ کی بڑی مہربانی wind up کریں۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! منسٹر صاحب تشریف فرما ہیں جناب شیر علی اُن سے خصوصی ایک آخری گزارش ہے کہ ہماری Margalla crush industry سے اربوں روپے وصول کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: شعیب صدیقی صاحب! آپ تیار رہیں ان کے بعد آپ کی باری ہے۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میں بدھ والے دن بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! وہ وہاں کے تمام ٹرانسپورٹ جو لوڈ ہو کر crush لے کر نکلتے ہمارے دیہات اور چھوٹے شہروں سے گزارتے ہیں تو روڈز کی حالت سالوں کی بجائے دنوں میں خراب ہو جاتی ہے تو منسٹر صاحب سے گزارش ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے قائد حزب اختلاف کوئی بات کرنا چاہتے ہیں آپ کی بہت مہربانی۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پری بجٹ بحث ہو رہی تھی تو چونکہ پچھلے دو تین دن سے deadlock رہا ہے ہمارے ممبرز اس میں حصہ نہیں لے سکے تو جیسے میں نے پہلے چیمبر میں بھی بات کی تھی تو کل پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے آج بھی ہمارے بہت سے معزز ممبران بات کرنا چاہتے تھے لیکن زیادہ ٹائم گزر گیا ہے تو اگر پری بجٹ بحث کو بدھ جمعرات تک extend کر دیں

first Business Advisory Committee کی میٹنگ میں بھی یہی طے ہوا تھا کہ اگر موقع نہیں ملے گا تو اس کو دو دن کے لئے extend کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب ٹھیک ہے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اس پری بجٹ بحث کو دو دن کے لئے extend کیا جاتا ہے۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شکریہ

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صنعت!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میرے بھائی عمر فاروق نے ایک بات کی ہے جس کا میں جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ایسے skilled بچے جو کام تو جانتے ہیں چاہے electrician ہوں، چاہے automobile کے ہوں، چاہے masons ہوں یا کسی بھی فیلڈ کے ہوں اُن کے پاس certificates نہیں ہیں اس لئے وہ جاب نہیں لے سکتے تو میں آپ کے توسط سے یہ ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ایسے جتنے لوگ ہیں وہ اگر TEVTA کو apply کریں جس ڈیپارٹمنٹ کا میں ذمہ دار ہوں تو اُن بچوں کے لئے باقاعدہ ایک طریق کار ہے اُن کا ایک امتحان لینے کے بعد اُن کو بغیر کسی چارجز کے سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے اس لئے ایسا کچھ نہیں ہے اور اگر اس قسم کے کوئی کیسز ہیں کہ جو لوگ skill ہیں اور انہیں certification چاہئے اُن کو ہم بالکل دیں گے یہ میرے علم میں لے آئیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، امجد علی جاوید!

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! شکریہ۔ Chair کی نذر جو پانچ منٹ ٹائم دیا گیا ہے اُس حوالے سے

اک اِذنِ تکلم وہ بھی پانچ منٹ
دیکھے ہیں ہم نے حوصلے سرکار کے

جناب سپیکر! میں اپنی گزارشات کو سمیٹتے ہوئے اپنے حلقے تک محدود رہتا ہوں۔ پینے کا صاف پانی ایک بنیادی ضرورت ہے جس کا ہر سٹیٹ اپنے رہنے والوں سے فراہمی کا وعدہ کرتی ہے۔ میرا

حلقہ پنجاب کے اُن اضلاع میں سے ہو گا جس کا سو فیصد زیر زمین پانی قابل استعمال نہیں ہے نہ صرف انسانوں کے بلکہ جانوروں کی حد تک بھی قابل استعمال نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں محترمہ وزیر خزانہ کی توجہ چاہوں گا کہ اگر وہ متوجہ ہوں؟ میرے پاس صرف پانچ منٹ ہیں میں محترمہ وزیر خزانہ کی توجہ چاہوں گا کہ وہ میری بات ذرا سن لیں کہ میں ان سے کیا بات گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! آپ کی بات سن رہی ہیں۔ آپ بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! پینے کے پانی کے حوالے سے بات کر رہا تھا کہ میرا جو حلقہ انتخاب ہے اُس کا سو فیصد زیر زمین پانی قابل استعمال نہیں ہے وہ انسانوں کے لئے تو کیا جانوروں کے بھی پینے کے قابل نہیں ہے لیکن اس کے باوجود پچھلے چار سال سے میرے حلقے میں ایک بھی واٹر سپلائی سکیم نہیں دی گئی یہ وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم تھی کہ ساتھ والے حلقوں میں جہاں زیر زمین پانی سویٹ واٹر زون ہے وہاں پندرہ سے بیس سکیمیں ہر سال دی جاتی رہی ہیں۔ آج آپ کے توسط سے میری یہ گزارش ہو گی کہ اس issue کو address کیا جائے اور اس غیر منصفانہ تقسیم کو ختم کرتے ہوئے جو زیادتی میرے حلقے کے ساتھ ہوئی ہے اس سال میں کم از کم یہ نہ ہو۔ اس پر ڈیپارٹمنٹ پہلے ایوان میں commitment بھی دے چکا ہے کہ کچھ دیہات کو، یہ گزارشات میں نے تحریراً بھی منسٹر صاحبہ کے حوالے کر دی ہیں تاکہ کم از کم اس سال کچھ دیہاتوں کو اس میں adjust کر لیا جائے۔

جناب سپیکر! میں تعلیم کے حوالے سے یہ گوش گزار کروں گا کہ ہمارا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ ایک چھوٹا ضلع ہے یہاں چھوٹے چھوٹے کاشتکار ہیں، چھوٹے چھوٹے کاروباری حضرات ہیں جن کے پاس وسائل زیادہ نہیں ہیں۔ اُن کے بچے اُس وقت تک تعلیم حاصل کرتے ہیں جب تک انہیں سرکاری سکولوں میں موقع میسر آتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ فخر کے ساتھ کہتا ہوں کہ چھوٹا شہر ہونے کے باوجود میرا شہر پنجاب کے literacy rate کے حوالے سے پہلے یا دوسرے نمبر پر رہا ہے لیکن اب یہ شرح گرتی جا رہی ہے کیونکہ بچوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے سکول میسر نہیں ہیں۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ اس سال سکولوں کی اپ گریڈیشن کے حوالے سے انہیں focus کیا جائے۔ وہ سکول جو تقسیم ہند سے پہلے بنے ہوئے ہیں، پرائمری ہیں اور آج تک اپ گریڈ نہیں ہوئے ان کو اپ گریڈ کیا جائے۔ محکمے کی پالیسی ہے کہ ہر یونین

کونسل میں کم از کم ایک مڈل سکول ہوگا۔ میرے حلقے میں کئی یونین کونسلیں ایسی ہیں جن میں آج بھی مڈل سکول نہیں ہیں۔ میری یہ گزارش ہوگی کہ اس بات کو بھی address کیا جائے اور یقینی بنایا جائے کہ ہر یونین کونسل میں کم از کم ایک مڈل سکول ضرور ہو۔ اعلیٰ تعلیم کے حوالے سے میری محترمہ وزیر خزانہ صاحبہ سے یہ گزارش ہوگی کہ وہاں یونیورسٹیوں کے سب کیمپس کھولے جا رہے ہیں۔ ہمیں تین تین سب کیمپس نہیں چاہئیں بلکہ ایک مکمل یونیورسٹی چاہئے اس سے administrative cost کم ہوگی۔ جب چار کیمپس کھلیں گے تو اس کی administrative cost بڑھے گی اگر ایک کیمپس ہوگا تو اخراجات بھی کم ہوں گے اور لوگوں کو سہولیات بھی زیادہ ہوں گی۔ میری یہ گزارش ہوگی کہ ہمیں چار سب کیمپس کی بجائے ایک مکمل یونیورسٹی دے دی جائے۔

جناب سپیکر! میں رابطہ سڑکوں کے بارے میں یہ کہوں گا کہ جناب وزیر اعلیٰ کا "خادم اعلیٰ رُورل روڈ پروگرام" کے لئے اگر زیادہ وسائل ہوتے تو وہ سارے پنجاب کو مل سکتی تھیں لیکن اب جو share ملتا ہے اس سے تو پچاس سال میں بھی سڑکیں پوری نہیں ہوں گی۔ میری یہ گزارش ہے کہ جو سڑکیں رہتی ہیں جہاں رابطہ نہیں ہے وہ بھی ہمیں دے دی جائیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! میری صحت کے حوالے سے دو گزارشات ہیں، میں پہلے آپ کی توجہ چاہتا رہا ہوں اس لئے میرا وقت ضائع ہو گیا ہے۔ صحت کے حوالے سے میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے ہاں 388 کا ایک BHU ہے یہ ٹوبہ ٹیک سنگھ اور جھنگ کے درمیان میں ہے اگر اس کو رُورل ہیلتھ سنٹر کا درجہ دے دیا جائے تو بڑا فائدہ ہوگا۔

جناب سپیکر! میری اریگیشن کے حوالے سے یہ گزارش ہے کہ ہم ہر سال نالی سولنگ کے نام پر اربوں روپیہ ضائع کرتے ہیں۔ زمیندار کی سب سے بڑی ضرورت اس کی فصل کے لئے پانی ہے۔ جب تک اس کے پیٹ میں روٹی نہیں ہوگی وہ سولنگ اس کو نہیں چاہئے ہوگی۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! میری یہ تجویز ہے کہ وہ تمام فنڈز جو ہم ٹریکٹروں کے نام پر دیتے ہیں، زرعی آلات کے نام پر دیتے ہیں ان کو ختم کر کے کھال پختہ کرنے کے لئے مختص کئے جائیں۔

جناب سپیکر: بڑی نوازش، بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! ہم پر یہ پابندی ہے کہ ہم اریگیشن کے کھالوں پر نہیں لگا سکتے اس پابندی کو ہٹایا جائے ہم سمجھتے ہیں کہ کسان کو ضرورت زرعی پانی کی ہے تو ہم اپنے فنڈز اسی کے لئے استعمال کر سکیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ چودھری رفاقت گجر!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ملک جاوید اقبال اعوان!

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں مجھے موقع ملا ہے کہ میں حلقہ کے مسائل ADP کے لئے عرض کر سکوں۔ میرا حلقہ پورے پنجاب میں سب سے زیادہ پسماندہ ہے۔ میں وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس طرح ذوالفقار علی خان نے کہا تھا کہ ٹورازم پر توجہ دینی چاہئے تو وزیر اعلیٰ اور حمزہ صاحب نے "سون ویلی" جو میرا حلقہ ہے اس کو سیاحت کے لئے declare کیا ہے اور اس کے لئے کچھ فنڈز رکھے ہیں۔

جناب سپیکر میں محترمہ وزیر خزانہ سے درخواست کروں گا کہ اس کے لئے کچھ خصوصی package دیا جائے تاکہ پنجاب کے غریب لوگ جو مری اور کاغان وغیرہ نہیں جا سکتے وہ آسانی سے یہاں کے خوبصورت مناظر دیکھ سکیں۔ یہ پنجاب کا سب سے زیادہ خوبصورت علاقہ ہے۔ جو میرا حلقہ ہے وہ پہاڑ اور دامن پہاڑ ہے وہاں کا پانی زہر سے زیادہ کڑوا ہے کیونکہ یہ کوہ نمک کا علاقہ ہے۔ وہاں پانی واٹر سپلائی لائن کے ذریعے چشموں سے آتا ہے کیونکہ پہاڑوں پر میٹھے پانی کے چشمے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے تمام چشموں سے واٹر سپلائی لائن بنانے کا ڈائریکٹو دیا تھا وہ میں نے منسٹر صاحبہ کو تحریری طور پر دے دیا ہے۔ براہ مہربانی جو واٹر سپلائی لائنیں پہلے سے چشموں پر بنی ہوئی ہیں ان کی مرمت کی جائے اور باقی چشموں پر واٹر سپلائی لائن کی نئی سکیمیں بنائی جائیں۔ میرا حلقہ کئی میلوں پر پھیلا ہوا ہے وہاں 80 فیصد آبادی ڈیرہ جات پر ہے۔ وہاں واٹر سپلائی لائن بنائی جائیں تو بہت اخراجات آئیں گے اگر ایک ہزار نلکے جو وزیر اعلیٰ نے sanction بھی کئے ہیں وہ اس دفعہ ADP میں آ جائیں تو میرے حلقے کے عوام کو پینے کے پانی کی سہولیات مل سکتی ہیں۔ جو دامن پہاڑ ہے وہاں ایک سکیم لفٹ اریگیشن کی شروع کی گئی تھی اس پر اربوں روپے لاگت آ چکی ہے۔ وہ میانوالی خوشاب کی سکیم تھی وہ کئی سالوں سے بند ہو چکی ہے۔ یہ میانوالی تک مکمل ہے جہاں سے خوشاب شروع ہوتا ہے وہاں سے ختم کر دی گئی ہے۔ براہ مہربانی لفٹ اریگیشن سکیم کو دوبارہ چالو کیا جائے تاکہ ہزاروں ایکڑ بنجر زمین آباد ہو سکے۔

جناب سپیکر! ایک سکیم SCARP والوں نے ضلع خوشاب کی سیم کو ختم کرنے کے لئے بنائی تھی اس کو ADP میں شامل کیا جائے کیونکہ ہر سال اس کا بل ادا نہیں ہو سکتا ہم کبھی چیف منسٹر سے request کرتے ہیں، کبھی سیکرٹری صاحب سے request کرتے ہیں پھر اس کا فنڈ لے کر بل ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس کی سکیم مکمل ہو کر وزیر خزانہ صاحبہ کے پاس پہنچ چکی ہے براہ مہربانی اس کو APD میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ چونکہ پہاڑی اور کوہ دامن کے ساتھ ہے اور وہ سو فیصد بارانی علاقہ ہے وہاں آمدورفت کے وسائل نہیں ہیں۔ ہم وزیراعلیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے کارپٹ روڈز دی ہیں لیکن جو بھی ہماری کارپٹ روڈ بنی ہے وہ ادھوری ہے اور مین روڈ سے touch نہیں کرتی۔ براہ مہربانی میرے حلقے کی جو بھی سڑکیں رہ گئی ہیں اور ongoing ہیں ان کو مکمل کیا جائے۔

جناب سپیکر! میرے حلقے سے خوشاب شہر 80 کلومیٹر کے قریب ہے اور درمیان میں 25 کلومیٹر کی پہاڑی بنتی ہے۔ اگر وہاں سے کسی مریض کو لایا جائے تو راستے میں ہی دم توڑ دیتا ہے۔ نوشہرا اس تحصیل بنا دی گئی ہے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں کوئی سپیشلسٹ ڈاکٹر اور سرجن نہیں ہے۔ براہ مہربانی وہاں سپیشلسٹ ڈاکٹر، سرجن اور میڈیکل آلات دیئے جائیں کیونکہ وہاں کسی قسم کے آلات نہیں ہیں۔ وہاں کے سرمایہ داروں نے ٹیوب ویل لگائے ہوئے ہیں وہ غریب کسانوں کو پانی دیتے ہیں اور جب فصل تیار ہو جاتی ہے تو ان کی فصل کی جتنی آمدن ہوتی ہے اس سے زیادہ فصل وہ لے جاتے ہیں اس طرح سے بے چارہ زمیندار، اس کے بچے اور اس کی بیوی سب محنت کرتے ہیں لیکن ان کو اپنی محنت کا صلہ بھی نہیں ملتا۔ براہ مہربانی اس حلقے میں غریب کسان ہیں ان کو مفت ٹیوب ویل لگا کر دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! صرف آخری پوائنٹ رہ گیا ہے۔ میرے حلقے میں ہر قسم کی mineral نکلتی ہے اور غریب مزدور mines میں کام کرتے ہیں ان کے 2.5۔ارب روپے پنجاب پبلک اکاؤنٹس میں پڑے ہیں لیکن چار سالوں سے غریب مزدوروں کی جو سکیمیں تھیں وہ مکمل نہیں ہوئیں لہٰذا براہ مہربانی ان سکیموں کو مکمل کیا جائے۔ آخر میں، میں آپ سب کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ ڈاکٹر عالیہ آفتاب!

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں محترمہ وزیر خزانہ سے خاص گزارش کرنا چاہوں گی کہ میں جو تجاویز کہوں گی ان پر تھوڑا سا غور کریں اور اگر ہو سکے تو ان کو بجٹ میں ضرور شامل کیا جائے۔

میں اپنی بجٹ تقریر کا focus سپیشل ایجوکیشن کے حوالے سے کرنا چاہوں گی۔ ہمارے ہاں سپیشل افراد کی تعداد اس وقت تقریباً 60 لاکھ ہے۔ اگر اس 60 لاکھ افراد میں سے دیکھا جائے تو اس میں زیادہ تر سکول going بچے ہیں اور اس وقت ان کی تعداد 15 لاکھ کے قریب ہے۔ ان 15 لاکھ میں سے 6 سے 7 لاکھ بچے ابھی out of school ہیں۔ حالانکہ سپیشل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے بہت زیادہ سکول کھولے ہیں لیکن ابھی بھی بہت سارے ایسے پسماندہ علاقے ہیں جہاں پر سپیشل ایجوکیشن سکول نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میری ڈیپارٹمنٹ اور محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش ہو گی کہ ان پسماندہ علاقوں میں بھی سپیشل ایجوکیشن سکول کو رسائی دی جائے تاکہ وہ بچے جو out of school ہیں وہ وہاں سکول جا سکیں۔ اب بات یہ ہے کہ اس کی وجوہات بہت ہیں اکثر لوگوں کو یہ معلوم نہیں ہے کہ ان کے علاقوں میں کتنے سکول ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک تجویز دینا چاہوں گی کہ اس کے لئے ایک آگاہی مہم کا آغاز کیا جائے اور اس آگاہی مہم میں ایک helpline کا انتخاب کیا جا سکے جس میں ہم لوگوں کو causes and prevention کے بارے میں بتا سکیں۔ جیسا کہ حکومت نے ڈینگی اور پولیو کی مہم شروع کی اور آج اس پر بہت حد تک قابو پالیا ہے۔ اگر ہم اس کی مہم مؤثر طور پر شروع کر پائیں گے تو میرا خیال ہے ہم disability اور سپیشل افراد کی needs یا سپیشل افراد پر بہت زیادہ قابو پا سکیں گے۔ اگر پالیسی دیکھی جائے تو افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑے گا کہ ابھی provincial policy سپیشل ایجوکیشن کی ہے ہی نہیں لہٰذا سپیشل ایجوکیشن کی provincial policy بنائی جائے اور اس پالیسی کے مدنظر ایک ٹاسک فورس بنائی جائے جو اس کے initiative پر کام کر سکے۔ اس میں experts لئے جائیں اور اگر ہو سکے تو experts کے ساتھ گورنمنٹ کی نمائندگی کے کچھ لوگ لئے جائیں اور اس میں کچھ disable افراد بھی شامل ہوں تاکہ سارے لوگوں کا ایک view point ہو۔ اگر ڈسٹرکٹ کمیٹیز بنا دی جائیں because کہ ان کے لئے ہم جو بھی initiative لیں گے ان پر ہمیں implementation کرانا بھی زیادہ ضروری ہے۔ اگر ہم District Monitoring and Implementation Committee بنالیں جس کی ہر تین مہینے بعد ایک میٹنگ ہو سکے۔ جب ہر تین مہینے بعد اس کی میٹنگ ہو تو اس کی ایک written report ٹاسک فورس کو جائے تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ جو ہم نے initiatives لئے تھے اس میں کس حد تک ان پر implementations اور کس حد تک ان پر monitoring ہوئی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین جناب مناظر حسین رانجھا کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحبہ اپنی بات جاری رکھیں۔

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب چیئرمین! میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ ایسے سپیشل افراد کے لئے rehabilitation بہت زیادہ ضروری ہے تو ایسے لوگوں کے لئے ایک rehabilitation centre بنایا جائے جیسا کہ ابھی hearing-impaired بچوں کے لئے speech therapy unit بنایا گیا اور وہ بچے جن کی سننے کی صلاحیت کچھ اچھی تھی تو جب ان کو ہم نے hearing aid provide کیا اور speech therapy دی گئی تو وہ کچھ expressive ہو سکے۔ وہ آج inclusive education میں نارمل بچوں کے ساتھ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اسی طرح اگر ہم ایک rehabilitative unit بنائیں جس میں ہم سب abilities کو نظر میں رکھیں اور سب disabilities کو نظر میں رکھ کر ان کی mechanical training کرائیں اور ان کی technical skills کی ڈویلپمنٹ کرائیں لیکن ان بچوں اور خصوصی افراد کے لئے technical skills بہت زیادہ ضروری ہوتی ہیں اگر اس پر ٹیوٹا جیسا ادارہ یا Punjab Skill Development Department اس میں حصہ لے سکے اور وہاں پر ان کو اپنی ایک mechanical and technical skill سکھائے اور اس کو ایک certification دے تو وہ اس certification سے اپنی ملازمت بھی کر سکیں گے اور خود مختار بھی ہو سکیں گے۔ اگر ہم دیکھیں تو ایسے بچوں کے لئے کوئی خاص پلیٹ فارم بھی موجود نہیں ہے جب ہم پلیٹ فارم کی باتیں کرتے ہیں، اگر دیکھا جائے تو ان کے لئے recreation facilities نہیں ہے تو recreation facilities کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے لئے کوئی sport کا اقدام کرایا جائے یا کوئی سپورٹس گالا کرائی جائے یا سپورٹس کے علاوہ ان کی کوئی cultural activities کرائی جائیں، کوئی talk shows کرائے جائیں تو بہت زیادہ فائدہ ہو سکے گا۔

جناب چیئرمین! میں اپنی speech کے اختتام پر سپیشل ایجوکیشن کے حوالے سے ایک خاص بات کرنا چاہوں گی اور ایک نظر نیشنل سنٹر آف سپیشل ایجوکیشن پر ڈالنا چاہوں گی۔ یہ وہ ادارہ ہے جو devolved ہو کر province کے پاس آیا۔ اس کے اندر چار یونٹس کام کرتے ہیں اور ان چاروں یونٹس میں ابھی بہت زیادہ مسئلے مسائل پیش آ رہے ہیں۔ اس میں بجٹ کے problems ہیں، ٹرانسپورٹ کے بہت زیادہ problems آ رہے ہیں، یہاں پر بچوں کی enrollment کم ہو گئی ہے جس کی وجہ سے یہ ادارہ صحیح طرح function نہیں کر پا رہا تو میں وزیر خزانہ صاحبہ سے یہ کہنا چاہوں گی کہ اگر

ہم ان چاروں یونٹس کو علیحدہ کرکے ان کے ہیڈز تعینات کر دیں اور ان ہیڈز کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے، جب ان ہیڈز کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا تو اس ادارے کی کارکردگی بہت زیادہ بہتر ہو سکے گی۔ میں ایک چھوٹی سی تاکید کرنا چاہوں گی کہ سپیشل ایجوکیشن کا بجٹ بہت کم ہوتا ہے اور اگر اس میں کوئی اضافہ کیا جائے یا ہم ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، بیت المال یا زکوۃ سے کوئی تین یا چار فیصد فنڈز ان کی ضروریات کے مطابق مختص کر سکیں جن میں اگر کسی سپیشل افراد کو ویل چیئر کی ضرورت ہو یا artificial legs یا hearing aids کی ضرورت ہو تو ان کو وہ مہیا کی جا سکیں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر نجمہ افضل خان!

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں حکومت پنجاب کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ ترقی کا سفر زراعت، ہیلتھ، ایجوکیشن اور دوسرے دیگر شعبوں میں شروع ہو گیا ہے اور حکومت پنجاب نے ہر محکمے میں بہتری لانے کی کوشش کی ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ قابل تعریف اقدام ہے۔ ابھی حکومت میں بہت سے کام ہونا باقی ہیں اور ان پر عملدرآمد ہونا بہت ضروری ہے۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں صحت کے شعبے کے حوالے سے بات کروں گی کہ صوبہ پنجاب میں نومولود بچوں کی شرح اموات 60 per thousand birth ہے جو کہ بہت زیادہ ہے اور sustainable development goals کے تحت یہ ہدف نمبر 2 پر آتا ہے۔ اس کی جو بنیادی وجوہات ہیں اس میں asphyxia, prematurity اور infection ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتی ہوں کہ ہم کچھ ایسے اقدامات کرنے سے اس شرح اموات کو کم کر سکتے ہیں اس کے لئے میں منسٹر صاحبہ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ وہ پرائمری ہیلتھ کیئر کے under ایک ایسا بجٹ مختص کریں جس میں ایک بہت massive قسم کی awareness campaign کی جائے جو کہ خواتین کو یہ شعور دے کہ exclusive breast feeding کی کیا افادیت ہے اور اس سے بچے کی جان بچائی جا سکتی ہے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ہماری ماؤں کو یہ پتا چلے اور اس سے ہم اپنے بچوں کی صحت کیسے بہتر کر سکتے ہیں تو سب سے پہلے اس کے لئے الیکٹرانک میڈیا، پرنٹ میڈیا یا اس کے علاوہ مسجدوں اور لیڈی ہیلتھ ورکرز کے ذریعے یہ massive campaign شروع کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ تمام جو ہسپتال ہیں ان کو baby friendly hospital بنایا جائے۔ ہر ہسپتال جہاں ڈیلیوری ہوتی ہے وہاں کینگرو mother care کے یونٹس بنائے جائیں۔

اس میں کوئی بہت زیادہ بجٹ نہیں ہے لیکن ایک پالیسی بنانے کی بات ہے کہ اس کو ہم ہر ہسپتال میں شروع کر دیں۔ اس کے علاوہ infections کو کنٹرول کرنے کے لئے chlorhexidine کا استعمال کوڈ کیسٹر کی مد میں بچے کے لئے کیا جائے جو سات دن لازمی ہو اور اس کی provision ہر ہسپتال ڈلیوری یونٹس میں ہونی چاہئے۔ Ambu bag کی جو سہولت ہے وہ ہر ہسپتال کے ڈلیوری یونٹس میں موجود ہو اور مہیا کی جائے، اس سے بہت سارے بچوں کی جانیں بروقت بچائی جا سکتی ہیں اور وہاں پر موجود میڈیکل سٹاف کو تھوڑی بہت ٹریننگ دے کر اس کا استعمال کروایا جائے۔ یہ ضروری اقدامات ہیں جو ماؤں میں بچوں کی پیدائش میں وقفہ پیدا کرنے کے لئے ہیں تاکہ ماں کی صحت بھی بہتر ہو تو اس کے لئے ہمیں long term جو contraceptives جیسا کہ implanon implant ہے یا DPICICD ہے اس کو رائج کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ماؤں کی صحت میں بہتری آ سکے کیونکہ وقفہ بہت ضروری ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ ہر ہسپتال جو کہ ٹی ایچ کیو، ڈی ایچ کیو اور BHUs ہیں ان کو فعال کرنے کی بہت ضرورت ہے اور وہاں کی missing facilities کو ہر حال میں پورا کیا جائے۔

جناب چیئرمین! پچھلے سال اس کو شروع کیا گیا لیکن اب اس کو مزید تیزی سے فعال کیا جائے اور ہر ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو میں specialist Doctors کو تعینات کیا جائے تاکہ وہاں پر ہی وہاں کے لوگوں کو یہ basic سہولیات میسر ہوں۔ ہیلتھ فاؤنڈیشن کو ہر ضلع میں قائم کیا جائے جہاں پر soft loans اینگ ڈاکٹرز کو مہیا کئے جائیں تاکہ وہ اپنے Clinics، ہسپتال یا Dental Clinics بنا سکیں۔ جو preventive health care ہے اس کے تحت میں چاہوں گی کہ ہر سرکاری ہسپتال اور کالج میں ایک طبی معائنے کا شیڈول یا ٹائم ٹیبل دیا جائے تاکہ وہاں پر بروقت بیماریوں کی نشاندہی ہو سکے اور بچوں کی حالت اور صحت میں بہتری آ سکے۔

جناب چیئرمین! محکمہ لاء اینڈ آرڈر اگر چھوٹے جرائم پر focus کرے تو بڑے جرائم خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے، تمام سرکاری سکولوں اور کالجوں میں سکیورٹی کی مد میں الگ سے بجٹ مختص ہو اور ان میں جدید آلات نصب کئے جائیں۔

جناب چیئرمین! شہروں میں صاف پانی کی سپلائی، سیوریج کا بہتر نظام، سٹریٹ لائٹس اور paved streets کو 100 فیصد یقینی بنایا جائے۔ تمام بڑے اضلاع میں پارکنگ پلازہ بنائے جائیں۔ ہر بڑی بلڈنگ میں پبلک ٹائلٹس کا قیام ہونا بہت ضروری ہے۔ پیدل چلنے والے لوگوں کے لئے سڑکوں

کے ساتھ راستے ہونے چاہئیں اور اسی طرح ہم جو نئی عمارات تعمیر کر رہے ہیں ان میں جو old citizens ہیں اور معذور لوگ ہیں ان کے لئے ہمیں سہولیات دینی چاہئیں جیسا کہ ramp اور lift وغیرہ تھوڑا سا میں wind up کرنا چاہوں گی۔

جناب چیئرمین! فیصل آباد کے حوالے سے میں بات کرنا چاہوں گی کہ ہمارا فیصل آباد آبادی کے لحاظ سے تیسرا بڑا شہر ہے، 4 کروڑ کی آبادی ہے جو کہ فیصل آباد شہر اور اس کے اردگرد کے علاقوں سے اتنی بڑی آبادی بن جاتی ہے۔ ہمارے فیصل آباد میں کوئی بھی آئی ہسپتال نہیں ہے۔ 45 beds کا وارڈ ہے جو کہ ناکافی ہے، اسی طرح ٹراما سنٹر ہمارے فیصل آباد کی اشد ضرورت ہے، صرف 60 سرجیکل ایمرجنسی موجود ہیں جو کہ اتنے بڑے ایریا کو tackle کرنے کے لئے ناکافی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، ڈاکٹر صاحبہ! مہربانی۔

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب چیئرمین! آخر میں، میں صرف یہ کہوں گی کہ خواتین کے حوالے سے بھی تھوڑے سے فنڈز اس طرح کے دیئے جائیں کہ جن سے بزنس ڈویلپمنٹ کونسلنگ سنٹرز بنائے جائیں جو کہ ہماری خواتین کو guidance دے سکیں، ان کو روزگار مہیا کرنے میں help کریں اور ایک massive campaign کی ضرورت ہے۔ اتنی تیزی سے بڑھتی ہوئی جو آبادی ہے اس کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک massive campaign چلائی جائے، اس میں آبادی کے بڑھتے ہوئے جو hazards ہیں ان کو بیان کیا جائے۔ بہت، بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ، ڈاکٹر صاحبہ! آپ کی خوش قسمتی ہے کہ ہماری جو معزز فنانس منسٹر ہیں وہ بھی خاتون ہیں تو آپ تو بڑی آسانی کے ساتھ اپنے مسائل ان کے ساتھ discuss کر سکتی ہیں اور مجھے توقع ہے کہ وہ آپ کے جو جائز مطالبات ہیں ان کو عملی جامہ پہنانے میں آپ کے ساتھ بھرپور تعاون کریں گی۔ آگے ہیں محترمہ نبیرہ عندلیب!

محترمہ نبیرہ عندلیب: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے میں اسمبلی کے ممبران کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گی کہ 2013 سے 2018 کے اس تمام عرصہ کے بعد ایک آخری بجٹ کی تیاری میں ہم شامل آراء ہیں۔ امید ہے کہ وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کی زیر نگرانی 18-2017 کے بجٹ کی تیاری بہت اچھے طریقے سے سرانجام دی جائے گی جو عوام کی امیدوں پر پورا اترے گی۔

جناب چیئرمین! حالیہ دہشت گردی کے حوالے سے نیشنل ایکشن پلان پر مکمل عملدرآمد نہیں ہو رہا اور اس پر مکمل عملدرآمد کرانے کے لئے ہر ممکن اقدامات کرنے کی ضرورت اور بھی زیادہ

بڑھ گئی ہے اور رکاوٹوں کو دور کر کے اس پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے، رکاوٹ ڈالنے والے اور اعتراض کرنے والوں کو شہداء کی تصاویر اور مناظر بار بار دکھائے جائیں۔ شہداء پولیس اہلکاروں کی زندگی پر documentaries بنائی جائیں اور ان کے لئے فنڈ مختص کیا جائے نیز پولیس کے عملے کی اخلاقی تربیت جاری رکھی جائے۔

جناب چیئرمین! تعلیم کے حوالے سے بہت مستحسن اقدامات میں سے ضلعی تعلیمی اتھارٹی کا قیام ہے اس کے لئے میری تجویز ہے کہ اس اتھارٹی میں مخیر حضرات اور اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات کی شمولیت یقینی بنائی جائے، استاد اور طالب علم کی اخلاقی تربیت کے لئے ایک میکنزم ترتیب دیا جائے جبکہ نئے سکول بنانے پر بھی حکومت کو نظرثانی کرنا ہو گی۔

جناب چیئرمین! شعبہ صحت کے ضمن میں ادویات کی تیاری کے لئے جو قانون سازی کی گئی ہے وہ بہت ہی خوش آئند ہے، متعدی، مہلک اور وبائی امراض سے بچاؤ کے لئے عوامی رابطہ یا تشہیری مہم کو تیز بھی کیا جائے اور اس کے لئے فنڈز بھی مختص کئے جائیں۔ ضلعی صحت اتھارٹی کے لئے جو قدم اٹھایا گیا ہے اس میں میری تجویز یہ ہے کہ غیر سرکاری فلاحی اداروں اور مخیر حضرات کی اس میں لازمی شمولیت رکھی جائے۔

جناب چیئرمین! آپ کی وساطت سے میں محترمہ وزیر خزانہ کو اپنی تقریر کے آخر میں بھی اور اس پری بجٹ کی تقاریر کے بھی بالکل آخر میں، اس کے بعد حکومت آتی ہے یا جو بھی حالات ہوتے ہیں، بار بار چار سال سے میں ایک بات کہہ رہی ہوں جس کے لئے اب میرا خیال ہے کہ محترمہ وزیر خزانہ اس پر عملدرآمد کے لئے کوئی نہ کوئی قدم ضرور اٹھائیں وہ یہ ہے کہ پوری قوم کی اجتماعی، اخلاقی تربیت کے لئے اقدامات مرتب کریں اور اس کے لئے فنڈ مختص کیا جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ چودھری محمود الحسن چیمہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ حنا پرویز بٹ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں جو یہ نئی چیز start ہوئی ہے کہ ہمیں پری بجٹ discussion میں بولنے کا موقع دیا جا رہا ہے اور specially اس دفعہ forms دیئے گئے ہیں کہ انہوں نے اپوزیشن اور حکومت کے ممبران کو یہ chance دیا ہے کہ ہم لوگ اپنے points پیش کر سکیں اور وہ incorporate بھی ہوں گے۔ So, I want to appreciate this gesture. So, I want to congratulate to the government on this thing. سب سے پہلے تو میں آج کل کی جو صورتحال دیکھ رہی ہوں So, I personally think

کہ ہمیں بجٹ کے اندر Parliamentarians کی capacity building کے لئے ایک چیز جو ہے وہ بجٹ کا حصہ رکھنی چاہئے۔ Because for example اگر ہم دیکھیں کہ نیشنل اسمبلی میں جو code of conduct ہو رہا ہے، یہاں صوبائی اسمبلی میں جو code of conduct کیا جارہا ہے I think اس کے لئے جو حکومت کے ممبرز ہیں All the Parliamentarians بھی، we are public representatives and the code of conduct بھی جو ہم کرتے ہیں۔ The people follow us. We are their leaders. We are the mentors, so the things like "go Speaker go" یا سپیکر صاحب کو apologize کرنا پڑے یا not only جو وہ کرتے ہیں۔

So, I think these things are required for capacity building of Parliamentarians. Parliamentarians should know how to operate social media. They should know how to operate Twitter. They should know how to operate Facebook because in the age right now I think

ان کے لئے This is very important

اس کے علاوہ How to conduct himself on media. So I think یہ سب سے important چیز جو right now ہے۔

We need capacity building for our own Parliamentarians may be they are government members or the opposition. So, I think this thing should be really part of the budget

کہ ہم لوگوں کے لئے باقی NGOs آتی ہیں capacity building کے لئے، I think it should be part of the government budget کہ ہم لوگ capacity building کریں۔

جناب سپیکر! Second thing is کہ ابھی ان کا National Women day آیا تھا تو بہت سی عورتوں کو پتا بھی نہیں ہے کہ کون کون سے laws exist کرتے ہیں۔ A lot of our Parliamentarians don't even know. ویمن پروٹیکشن بل پاس ہوا ہے۔ people don't know. Violence against Woman Centres ہے

They don't know. So, there should be awareness campaigns. We are good in passing legislation but where is the awareness campaign.

جناب چیئرمین!اگر ہماری پارلیمنٹیریز کو ہی نہیں پتا تو نیچے یہ کیسے trickledown effect ہوگا so, I think there should be awareness campaigns for the women کہ ان کے لئے کیا laws exist کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین!اس کے علاوہ youth کے بارے میں بہت بات کرتے ہیں۔

But I think we should have youth entrepreneurship fund. There is a fund that has been started by LUMS that is a private institute I think youth entrepreneurship fund

جس میں

Number of people who graduate from universities are much higher as compared to the jobs which are available in the market so the only thing is where has to be entrepreneurship by them so there should be a fund

جس میں attached entrepreneurship ہو تاکہ وہ اپنے businesses startup کر سکیں۔اس کے علاوہ health I think already پر بہت کام ہوا ہے۔مثال کے طور پر آپ چلڈرن ہسپتال دیکھیں there is one hospital in Lahore ایک بیڈ پر چار چار مریض ہیں really there is one or two ventilators so, I think there is a need to work on the health اس کے علاوہ quality medicine should be available for example جیسے stents والی بات ہوئی تھی یا fake medicine پر بہت اچھا pass larger order ہو گیا لیکن implementation کے لئے یا ہمیں سسٹم کے لئے ضرورت ہے کہ ہمیں سسٹم باہر سے لانے پڑ رہے ہیں so I think there should be investment on high quality medicine to be available to all اگر فیڈرل میں انشورنس سکیم start ہوئی ہے تو ہمیں چاہئے کہ ہم پنجاب میں ہیلتھ انشورنس سکیم لے کر آئیں for example جو لوگ حادثات میں disable ہو جاتے ہیں ان کے لئے یہ چیز صرف one

timeنہ ہو کہone time پانچ یا دس لاکھ روپیہ دے دیا بلکہthere should be path کہ that proper budgetکا pathان کے لئے all the people who go through this ایک ہو تاکہ lifetime ان کی free treatmentہو اور lifetimeہی انہیں ایک monthly installmentمیں پیسے دیئے جائیں۔

جناب چیئرمین!اس کے علاوہ think I ایجوکیشن اور خصوصاً ہائر ایجوکیشن میں بہت کام ہو رہا ہےPEEF and differentچیزیں ہو رہی ہیں لیکن دیکھا جائے تو ابھی بھی رورل ایریا میں ٹاٹ کے سکول موجود ہیں جن میں missing facilities ہیں جن میں بچوں کے پاس ڈیسک نہیں ہیں، کولر نہیں ہیں I think enrollment percentage تو بہت high ہے لیکن ان کی retainership نہیں ہے۔ بچے سکولوں میں enroll ہو جاتے ہیں لیکن بعد میں نکل جاتے ہیں I think there are missing facilities in all rural areas اس کے علاوہ I think سب سے اہم ہے کہ نیشنل ایکشن پروگرام کے لئے law and order situation کے لئے maximum بجٹ دیا جائے۔

جناب چیئرمین!آخر میں I would like to say that Agriculture Department should be mechanized because agriculture پر پاکستان کی main economy established ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے اپنی حکومت، وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے گزشتہ سال جو بجٹ منظور کیا اس پر بہترین کام ہو رہا ہے۔ آپ وزیراعلیٰ کا محکمہ اریگیشن میں tail تک پانی پہنچانے کا stance دیکھ لیں اور آج اللہ کے فضل سے نظر آ رہا ہے کہ tail تک پانی پہنچ رہا ہے اس میں بہت کام ہوا ہے۔ زراعت کے لئے بڑے اقدامات کئے گئے ہیں جس میں یونین کونسل level پر آلات کی فراہمی پر میں وزیراعلیٰ پنجاب اور ان کی پوری ٹیم اور محترمہ وزیر خزانہ کو قابل ستائش سمجھتا ہوں کہ انہوں نے زراعت پر توجہ دی۔ اسی طرح خادم پنجاب رورل روڈ پروگرام (KPRRP) جو اس دور میں نہیں بلکہ پچھلے ادوار میں بھی دیکھ لیں ایسا کوئی پروگرام نہیں دیا گیا جس میں دیہاتیوں اور رورل علاقوں کو خصوصی طور پر discuss کیا گیا ہو۔ یہ ایک specific پروگرام دیا گیا ہے جس پر میں اپنی طرف

سے، اپنی عوام، ساہیوال کے دیہاتیوں اور پنجاب کے دیہاتیوں کی طرف سے وزیر اعلیٰ پنجاب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے یہ تاریخی package دیا۔

جناب چیئرمین! صاف پانی بہت اچھا پراجیکٹ ہے ابھی پچھلے دنوں وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سید ہارون سلطان بخاری نے بھی on the floor of the House بتایا کہ پہلے جو delay ہوا ہے شاید وہ اس دسمبر تک ساہیوال میں پراجیکٹ لگ جائے گا میں اس پر بھی ان کا شکر گزار ہوں کہ timely لگ جائے۔ ساہیوال کے لئے خادم اعلیٰ پنجاب نے 660 کلوواٹ کے دو پاور پلانٹس دیئے ہیں ان پر ہم ساہیوال کی عوام شکر گزار ہیں، یہ بہت اچھے پراجیکٹ ہیں اور انشاء اللہ بہت جلد ان سے ہمیں بجلی مہیا ہو گی۔ یہ اتنے اقدامات ہیں لیکن آپ نے ٹائم کی پابندی لگائی ہے۔ گورنمنٹ کے جتنے اقدامات ہیں اس کے لئے اگر کم از کم تین گھنٹے مجھے ہی دے دیں تو میں وہ discuss کر لوں گا۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! یہ پری بجٹ سیشن ہے آپ نے اس پر نئی تجاویز دینی ہیں کہ آنے والے بجٹ میں آپ کے حلقے کے حوالے سے، آپ کے ڈسٹرکٹ کے حوالے کیا کیا چیزیں آنی چاہئے۔ یہ تو گورنمنٹ نے کئے ہیں بہت اچھی بات ہے اور اس کا ساری دنیا جانتی ہے۔ آئندہ بجٹ کے لئے آپ کی جو نئی تجاویز ہیں مہربانی فرما کر انہیں اپنی تقریر میں بیان فرمائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! میں یہ اقدامات اس لئے discuss کرنا زیادہ ضروری سمجھتا تھا کہ یہ تاثر جاتا ہے اور اپوزیشن یہ واویلا کرتی ہے کہ ہمارے چیف منسٹر نے کام نہیں کیا اس وجہ سے انہیں بتانا پڑتا ہے اور انہیں روز بتانا پڑتا ہے۔ وہ ہمارے سوئے ہوئے دوست ہیں انہیں روز جگانا پڑتا ہے۔ آپ نے بالکل ٹھیک بات کی لہٰذا ابھی سے میرا ٹائم شروع کر لیں۔

جناب چیئرمین: آپ کی تقریر کا آدھا ٹائم تو ختم ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! آپ دریا دل آدمی ہیں اور آپ کے ہاتھوں میں ہمارا ٹائم ہے۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! پلیز جلدی wind up کریں اور اپنی نئی تجاویز دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! میرا ٹائم ابھی سے شروع کریں میں تجاویز دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! منسٹر صاحبہ بیٹھی ہیں میں زمینداروں اور کسانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے ان کی توجہ کا طالب ہوں۔ آپ نے ہمیں جو پروفارما بنا کر دیا ہے جس میں ہم سے suggestions مانگی ہیں۔ میں اسے روز پڑھتا ہوں اور روز اپنی suggestion change کرتا ہوں پھر دیکھتا ہوں کہ یہ شعبہ رہ جائے گا۔ آپ نے اس پروفارمے میں کمال کیا ہے۔ پتا نہیں آپ نے پنجاب میں تو کیا کرنا ہے لیکن میرے حلقے کے لئے سارے ہی allowed کر دیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ کی قطع کلامی ہو گی۔ منسٹر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ انہوں نے تمام ایم پی ایز صاحبان کو ایک سوالنامہ دیا ہے جس میں تحریری شکل میں آپ تجاویز دے سکتے ہیں۔ جن لوگوں کو تقریر کرنے کا یا اپنی گزارشات منسٹر صاحبہ کے نوٹس میں لانے کا موقع نہیں ملتا وہ اس سوالنامے کے ذریعے سے اپنی تجاویز یا سفارشات منسٹر صاحبہ تک پہنچا سکتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! آپ کا فرمان ٹھیک ہے۔ اس میں اتنا کچھ لکھا ہوا ہے میں اس سے باہر نہیں جاتا میں تو کہتا ہوں کہ اتنی مہربانی کر دیں کہ جو لکھا ہے اس میں میری ساری تجاویز شامل ہیں یہ میرے حلقے اور ضلع ساہیوال کے لئے allowed کر دیں۔ میں اس کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ ادوار میں کتنے سالوں سے گندم کی خریداری ہو رہی ہے یہ آپ بہتر سمجھتے ہیں لیکن گزشتہ سال 17-2016 میں گورنمنٹ اور محکمے کی طرف سے بہت شاندار اقدامات کئے گئے لیکن اس کے باوجود کچھ معاملات رہ گئے جیسے زمینداروں، کسانوں کو گرداوری کا پتا ہی نہیں چلا کہ کب ہوئی۔ انہیں ڈی سی او کے دفتر جانا پڑا اور آپ سمجھتے ہیں کہ زمیندار کسان کدھر جاتے ہیں لہٰذا میری تجویز ہے کہ اس دفعہ گرداوری timely کروا دی جائے اور زمینداروں کو اطلاع دے دی جائے۔

جناب چیئرمین! محترمہ منسٹر صاحبہ! اس وقت محکمہ خوراک کے گوداموں میں 30 لاکھ ٹن گندم موجود ہے اگر اسے dispose of نہ کیا گیا، اس کے لئے برآمدی پالیسی نہ بنائی تو۔۔۔

جناب چیئرمین: پلیز wind up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! ابھی تو پہلا محکمہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی، wind up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! مہربانی۔ منسٹر صاحبہ! اس وقت محکمہ خوراک کے گوداموں میں 30 لاکھ ٹن گندم موجود ہے۔ آپ سے استدعا ہے کہ ایکسپورٹ پالیسی کے جلد سے جلد

احکامات جاری کریں تاکہ محکمہ کے یہ گودام جلد سے جلد خالی ہو سکیں اور ہمارے کسانوں کی آنے والی اجناس جس کے لئے وہ شب و روز محنت کر رہے ہیں کو purchase کیا جا سکے۔

جناب چیئرمین! آپ کے حکم کے مطابق میں اپنی بات کو short کرتے ہوئے چند تجاویز عرض کرتا ہوں۔ میرے حلقہ کے گاؤں 89/6-R میں ایک BHU ہے جو کہ ڈلیوری کے اعتبار سے پنجاب میں پہلے نمبر پر ہے۔ میری گزارش ہے کہ وہاں پر آٹھ بستروں پر مشتمل ایک وارڈ بنائی جائے اور اس BHU میں لیڈی ڈاکٹر موجود ہونی چاہئے۔ اسی طرح پورے ضلع کے تمام BHUs میں clinical labs along with lab technicians provide کئے جائیں۔ علاوہ ازیں تمام BHUs میں ECG، الٹرا ساؤنڈ اور ایکسرے مشینیں مہیا ہونی چاہئیں۔

جناب چیئرمین! APS سکول میں دہشت گردی کا واقعہ ہوا، APS والے بھی ہمارے ہی بچے ہیں لیکن میرے ضلع ساہیوال میں آج بھی سکولوں میں 12 ہزار square feet چار دیواری نہیں ہے۔ آج کے جدید دور میں، دانش اور ایچی سن کے دور میں بھی ہمارے بچوں کے سکولز چار دیواری سے محروم ہیں۔ ہمارے سکولوں میں فرنیچر میسر نہیں اور وہاں پر SNE کے مطابق سٹاف نہیں ہے۔ حالات یہ ہیں کہ میرے حلقہ کے سکولوں میں پڑھنے والے بچے خود صفائی کرنے پر مجبور ہیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ wind up کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! میں تجاویز دے رہا ہوں اس لئے مہربانی کر کے مجھے اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔ آپ تو ہمارے بھائی ہیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ بھائیوں والی رشوت نہ دیں۔ اصل میں بہت سے معزز ممبران نے ابھی بات کرنی ہے لہٰذا مہربانی کر کے wind up کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! آپ مجھے صرف پانچ منٹ مزید دے دیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! پانچ منٹ نہیں بلکہ آپ ایک منٹ میں wind up کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! میں نے پچھلی دفعہ بھی اپنی بجٹ تقریر میں گزارش کی تھی کہ ساہیوال، ملتان اور فیصل آباد کے درمیان کوئی ٹراما سنٹر نہیں ہے لہٰذا ہمیں ٹراما سنٹر دیا جائے۔ ضلع ساہیوال میں چلڈرن کمپلیکس بنایا جائے اور پی آئی سی انسٹیٹیوٹ قائم کیا جائے۔ اسی طرح

ساہیوال میں کڈنی سنٹر نہیں ہے حالانکہ ساہیوال ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہے تو یہاں پر ایک کڈنی سنٹر بنایا جائے۔

جناب چیئرمین! ایک بڑا اہم issue ہے اس بابت آپ مہربانی کروا دیں۔ 1916 میں غریب لوگوں کو تین مرلہ یا پانچ مرلہ کے احاطہ جات دیئے گئے تھے لیکن آج تک ان کو مالکانہ حقوق نہیں دیئے گئے۔

جناب چیئرمین: ارشد ملک صاحب! آپ کی جو تجاویز رہ گئی ہیں وہ آپ لکھ کر محترمہ وزیر خزانہ کو دے دیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ میاں محمد کاظم علی پیرزادہ !۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، چودھری طارق سبحانی!

چودھری طارق سبحانی: جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع عنایت فرمایا ہے۔ میں صرف چند گزارشات کروں گا اور میری محترمہ وزیر خزانہ سے درخواست ہے کہ وہ مہربانی کر کے ان کو نوٹ فرمالیں۔ انہوں نے پہلے بھی مہربانی فرمائی ہے۔ میں نے اپنی last pre-budget speech میں بھی درخواست کی تھی کہ بنیادی طور پر ہمارا اصل مسئلہ لاء اینڈ آرڈر کا ہے۔ ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب پچھلے دس پندرہ سالوں سے نعرے لگا رہے ہیں کہ ہم امن وامان کی صورتحال بہتر کریں گے۔ بدقسمتی سے مجھے کہنا پڑ رہا ہے کہ امن وامان میں کوئی خاص بہتری نہیں آئی بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ امن وامان کی صورتحال worst ہوئی ہے۔ امن وامان کی صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے آپ کو یقیناً فنڈز کی ضرورت ہوگی۔۔۔

(اذان عشاء)

جناب چیئرمین: جی، چودھری طارق سبحانی!

چودھری طارق سبحانی: جناب چیئرمین! میں امن وامان کے حوالے سے بات کر رہا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ امن وامان کی صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے ہمیں اپنی پولیس کی نفری میں اضافہ کرنا پڑے گا اگر ہم چند ہزار لوگوں سے یہ کہیں گے کہ وہ لاء اینڈ آرڈر بہتر کر لیں گے تو میرے خیال میں یہ ناممکن ہے۔ میں اپنے ضلع کی بات کرتا ہوں کہ پچھلے تین سالوں میں DPO کی طرف سے کم و بیش ہر مرتبہ یہ request آئی ہے کہ آپ ایوان میں یہ آواز ضرور اُٹھائیں کہ ہماری نفری بڑھا دی جائے۔ ہمارے ساتھ ضلع گجرات ہے اور وہاں پر سیالکوٹ کی نسبت double نفری موجود ہے۔ ہمیں ضلع سیالکوٹ میں جو

نفری مہیا کی گئی ہے اس میں آدھی سے زیادہ نفری VIPs کے ساتھ ڈیوٹی دے رہی ہوتی ہے۔ایک تھانے میں چالیس یا پچاس ملازم تعینات ہوتے ہیں اور ان سے انسانوں کی طرح نہیں بلکہ جانوروں کی طرح کام لیا جاتا ہے۔وہ چوبیس گھنٹوں کی بجائے اڑتالیس اڑتالیس گھنٹے کام کرتے ہیں۔ان سے شفٹ وار کام لیا جائے اور اگر پولیس ملازمین کو معلوم ہو کہ انہوں نے صرف دس یا بارہ گھنٹے کام کرنا ہے تو یقیناً اُن کی performance میں بہتری آئے گی۔وہ یہ بات مد نظر رکھیں گے کہ مجھے اتنے گھنٹے کے لئے یہ کام سونپا گیا ہے اور میں نے اس کو احسن انداز میں کرنا ہے۔

جناب چیئر مین! میں سمجھتا ہوں کہ پولیس کی نفری بڑھانا اور نئی بھرتی کرنا ایک بہت ہی احسن اقدام ہو گا۔ان سے شفٹ وار کام لیا جائے تو اس سے امن وامان کی صورتحال بہت زیادہ بہتر ہو جائے گی۔پولیس ملازمین ہمارے بھائی ہیں اور وہ جس حالت میں تھانوں میں رہتے ہیں وہ انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔زیادہ تر تھانے کرائے کی عمارتوں میں ہیں اور وہاں پر سانس لینا بھی دشوار ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ کم از کم انہیں proper طریقے سے تھانے کی جگہ اور آفس دیئے جائیں۔تھانوں کی نئی بلڈنگز بنائی جائیں یا اگر کرائے پر بھی لینی ہیں تو کم از کم ان کی حالت اچھی ہو،ایک standard fix کیا جائے اور اس standard کے مطابق وہ بلڈنگز کرائے پر لی جائیں۔ہمارے بھائی موٹر وے پولیس میں بھی ہیں اور یقیناً اُن سے shift wise کام لیا جا رہا ہے تو آپ موٹر وے پولیس کی performance دیکھیں کہ ہم جیسے ہی موٹر وے پر چڑھتے ہیں تو ہم belt لگانا شروع کر دیتے ہیں کیونکہ ہمیں پتا ہوتا ہے کہ ادھر قانون کی سختی ہے اور قانون کی پاسداری ہو رہی ہے لیکن ہم سیالکوٹ یا دوسرے شہروں میں ایسا نہیں کرتے۔ابھی یہاں پر میرے بھائی راولپنڈی کی بات کر رہے تھے اُن کی بھی یہی request تھی کہ نفری بڑھائی جائے۔یہ صرف سیالکوٹ کا issue نہیں ہے بلکہ basically یہ پورے پنجاب کا issue ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ اس issue کو top priority پر رکھا جائے۔

جناب چیئر مین! میری ایک اور request ہے کہ سیالکوٹ نارووال روڈ دو اضلاع کو link کرتا ہے اور یہ سیالکوٹ پسرور ADP کی سکیم ہے جو منظور ہو گئی ہے اور اُس میں صرف token money جاری کر دی گئی ہے۔آج کل آبادی اتنی زیادہ بڑھ گئی ہے کہ دیہات شہروں کے ساتھ مل گئے ہیں تو روزانہ کی بنیاد پر ایک دو accidents ہو رہے ہیں جن میں اموات بھی ہو رہی ہیں تو اس سڑک کی افادیت بہت زیادہ ہے کیونکہ یہ دو اضلاع کو link کرتی ہے تو محترمہ وزیر خزانہ سے میری humble

request ہو گی کہ آنے والے سال میں اس سڑک کے لئے full funding کی جائے تاکہ سیالکوٹ نارووال، پسرور روڈ جتنی جلدی ہو پایۂ تکمیل تک پہنچ سکے۔

جناب چیئرمین! ہیلتھ سیکٹر کے حوالے سے میری تیسری request ہے کہ وزیر اعلیٰ نے ہیلتھ سیکٹر میں بہت اچھے کام کئے ہیں۔ میں ہیلتھ کمیٹی کا چیئرمین ہوں اس حوالے سے میں نے خود hospitals visit بھی کئے ہیں ہمارے ہسپتالوں کی outstanding performance ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کے باوجود بھی ہمیں BHU's specially میں بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی BHU's کی حالت بہت خستہ ہے اور وہ دور دراز علاقوں میں ہیں اُن کو بہتر کیا جائے اس سے ہمیں یہ فائدہ ہو گا کہ جیسے میرے ایک دوست ابھی بات کر رہے تھے کہ delivery cases آتے ہیں اور ہماری حکومت نے کچھ 24/7 BHU's کئے ہوئے ہیں اور میرے بہت سارے دوست معزز ممبران دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں تو BHU's بھی جنگلات اور گاؤں میں ہیں تو وہاں پر سکیورٹی کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ ہماری بہنیں LHV's جو وہاں پر رات کی shift میں کام کرتی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اُن علاقوں اور اُن BHU's میں سکیورٹی کا خاص انتظام کیا جائے تاکہ وہ proper طریقے سے اپنی duty انجام دے سکیں اور ہماری مائیں بہنیں جو وہاں پر علاج کی غرض سے جاتی ہیں وہ بھی اپنے procedure کرا کر اپنے گھر بحفاظت واپس آ سکیں۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، بہت مہربانی۔ رانا محمد افضل۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چودھری محمد اشرف!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب ابو حفص محمد غیاث الدین!

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب چیئرمین! شکریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ
مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر نفس یہ غور کرے کہ اُس نے کل کے لئے کیا کمایا ہے؟

جناب چیئرمین! میں نے یہ آیت اس لئے پڑھی ہے کہ کل سے مراد قیامت ہے۔ جس طرح سے قیامت کو لوگوں سے اُن کے اعمال کے متعلق پوچھ گچھ ہو گی تو عوامی نمائندوں کے لئے الیکشن

بھی ایک قیامت کی حیثیت ہی رکھتا ہے اور ہمارے لئے یہ قیامت بہت جلد آنے والی ہے اس لئے میں محترمہ وزیر خزانہ سے یہ گزارش کروں گا کہ معزز ممبران کی تجاویز پر فوری غور کر کے اس بجٹ میں ہمیں آنے والی قیامت سے بچایا جائے۔ گزارش یہ ہے کہ کسی ملک کی ترقی چار شعبوں پر منحصر ہوتی ہے۔ پہلی صحت، دوسری تعلیم، تیسری زراعت اور چوتھی صنعتیں وغیرہ۔ اگر صحت ہو گی تو تعلیم ہو گی، تعلیم ہو گی تو زراعت ہو گی، زراعت ہو گی تو پھر صنعت ہو گی تو یہ تمام شعبے لازم وملزوم ہیں اس لئے میں واضح طور پر یہ عرض کروں گا کہ صحت کے معاملے میں صرف شہروں پر انحصار نہ کیا جائے بلکہ دیہاتوں کے اندر بھی صحت کے مراکز قائم کئے جائیں تاکہ لوگوں کو وہاں پر صحت کی سہولتیں میسر ہوں تاکہ وہ شہروں کی طرف رُخ نہ کریں اور ہمیں آسمانوں پر bridge نہ بنانے پڑیں۔ اگر آبادی پر کنٹرول کرنا ہے تو پھر دیہاتوں کے اندر صحت کی سہولتیں فراہم کی جائیں۔ وہ دیہات جو محنت کر کے شہروں کو سرمایہ مہیا کرتے ہیں اور اُس سرمائے کا فائدہ دیہاتوں سے زیادہ ہمارے شہر اُٹھا رہے ہیں۔ اس بلدیاتی الیکشن میں نئی یونین کونسلیں بنی ہیں اور ہر یونین کونسل کے اندر بنیادی صحت مرکز ہوتا ہے لیکن ان نئی یونین کونسلوں میں یہ بنیادی صحت مراکز نہیں ہیں۔ میرا حلقہ شکر گڑھ پی پی۔133 ہے یہ سارا علاقہ دیہاتوں پر مشتمل ہے اور یہ border area بھی ہے وہاں پر نئی یونین کونسلیں بنی ہیں۔ یونین کونسل مسرور، یونین کونسل پھلواڑی، یونین کونسل بسر اجالا، یونین کونسل گھوڑسیال اور یونین کونسل خانووال وغیرہ ان یونین کونسلوں میں کوئی ہسپتال نہیں ہے جس کی وجہ سے لوگ بہت پریشان ہیں۔

جناب چیئرمین! میں تعلیم کے معاملے میں عرض کروں گا کہ اکثر بڑے کالج اور یونیورسٹیاں بڑے شہروں کے اندر ہیں اور دیہاتوں کے بچے شہروں میں نہیں آسکتے اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ چند دیہاتوں پر مشتمل بچیوں اور بچوں کا ایک ایک کالج ہونا چاہئے اور وہاں پر جو بڑا شہر ہو وہاں پر یونیورسٹی قائم ہو کیونکہ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے لئے لوگ دیہات سے شہروں کا رُخ کرتے ہیں تو میں یہ عرض کروں گا کہ میرے حلقے کی یونین کونسل مسرور میں گرلز ہائی سکول نہیں ہے اور یونین کونسل شاہ پور بھنگوں میں بھی گرلز ہائی سکول نہیں ہے۔ اس وقت اتنی تعلیم ہو چکی ہے کہ سب بچوں کو نوکریاں دینا بہت مشکل ہے۔ ہمارے لئے یہ ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ درجہ چہارم میں ایم اے پاس لڑکوں اور لڑکیوں نے درخواستیں دی ہیں للہذا اُن بچوں اور بچیوں کو شرمندگی سے بچانے کے لئے بڑا ضروری ہے کہ انہیں technical بنایا جائے اور اس مقصد کے لئے زیادہ سے زیادہ technical institutes قائم کرنے چاہئیں۔ میری تحصیل شکر گڑھ اتنی بڑی تحصیل ہے لیکن وہاں پر کوئی

technical college نہیں ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ وہاں پر فوری طور پر technical college بنایا جائے اور وہاں ہمارے پاس زمین بھی موجود ہے۔ اس وقت شکر گڑھ بارانی ہونے کے باوجود چاول اور گندم کی مثالی فصلیں دے رہا ہے اور شکر گڑھ کا چاول اس وقت پاکستان میں نمبر 1 ہے جس سے ہم زرمبادلہ کما رہے ہیں لیکن ہمیں اُس کا صلہ نہیں ملتا۔ میں محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ ہماری زمینوں کو ہموار کرنے کے لئے مشینری مہیا کی جائے تاکہ آئندہ زیادہ فصل آئے۔ ہمارے وزیر اعلیٰ نے زمینداروں کو سہولتیں دینے کے لئے سڑکیں دی ہیں "چنگیاں سڑکاں تے سوکھے پینڈے" لیکن بعض ایسے علاقے ہیں جہاں مناسب سڑکیں نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین! میرے حلقے کے موضع پسوال کی پُلی سے لے کر گوہلیاں کہانی پور تک یہ 5 کلو میٹر کی سڑک ہے یہ عطا فرمادی جائے اور دوسرا موضع شاہلا موڑ سے لے کر اڈا ڈوگراں تک براستہ نڈالہ گجرات تارا چک، باشلی اس کی مسافت کوئی 15 کلو میٹر ہے یہ سڑک ہمیں دے دی جائے اور اگر میری یہ تجاویز قبول کر لی جائیں تو آنے والی قیامت میں شاید میں بھی حساب دے سکوں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! بہت مہربانی۔ جناب شوکت علی لالیکا!۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) نے خصوصی طور پر درخواست کی ہے کہ وہ اپنی والدہ صاحبہ کی وفات کی وجہ سے پہلے حاضر نہیں ہو سکے۔ انہوں نے ابھی جانا ہے تو مہربانی کی جائے۔ ان کے لئے خصوصی طور پر پانچ منٹ کا وقت بڑھایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ)!

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میرا حلقہ پی پی۔ 130 ہے جو تحصیل ڈسکہ پر مشتمل ہے۔ ڈسکہ پنجاب کی بہت بڑی تحصیل ہے لیکن اتنے بڑے شہر میں صرف ایک گرلز اور ایک بوائز کالج ہے۔ ان دونوں کالجوں میں ایم اے یا بی ایس سی (آنرز) کی کلاسز شروع نہیں کی جا سکیں۔ میری گزارش ہے کہ یہاں ایم اے یا بی ایس (آنرز) کی کلاسز شروع کی جائیں اور ڈسکہ شہر کے لئے مزید ایک گرلز اور ایک بوائز ڈگری کالج کا اجراء کیا جائے۔ اس کے علاوہ گلوٹیاں کلاں، متر انوالی اور آدکے چیمہ تحصیل ڈسکہ پی پی۔130 کے بڑے گاؤں ہیں جہاں پر بچیوں کے لئے کوئی کالج نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ ان تینوں دیہات کے لئے ایک ایک گرلز کالج قائم کئے جانے کے لئے تحرک کیا جائے۔

جناب چیئرمین! میرے حلقہ میں ایسی سڑکیں ہیں جو ٹریفک کے قابل نہیں بلکہ وہاں تو پیدل چلنا بھی مشکل ہے۔ ڈسکہ بائی پاس روڈ پر اب بہت زیادہ دباؤ ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ

ڈسکہ بائی پاس کو دورویہ کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ گلوٹیاں کلاں اور گلوٹیاں خورد بہت بڑے گاؤں ہیں یہاں کی سڑک ٹریفک کے قابل نہیں ہے ان کے لئے بھی میری گزارش ہے کہ ان دونوں دیہاتوں کو ڈسکہ سے ملانے کے لئے جو پرانی سڑک ہے اس کی مرمت کی جائے اور اس کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔ میرے حلقہ کی ایک سڑک رنجائی جو براستہ بُرج آرائیاں جاتی ہے اور دوسری سڑک گلوٹیاں سے براستہ گوئیند کے بُرج آرائیاں جاتی ہے اس کی تعمیر ومرمت کے لئے بھی فنڈز مختص کئے جائیں۔اس کے علاوہ جنڈو ساہی پُل سے بھکڑے والی تک ایک نئی سڑک تعمیر کی جائے کیونکہ عوام کا ڈسکہ سے رابطہ منقطع ہے اور دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے۔ عوام کے مسائل کے حل کے لئے اس سڑک کو تعمیر کرنے کے لئے فنڈز مہیا کئے جائیں۔اس کے علاوہ نندی پور سے گوئیند کے براستہ چک طوطی، براستہ کشمیر نگر تا نِکا قلعہ اور اس کے ساتھ ساتھ ڈسکہ سے لودھے تک براستہ سوہاوہ کہنہ ایک سڑک کے لئے فنڈز دیئے جانے کی درخواست ہے۔ میرے حلقہ میں دیہہ بُھلر ہے وہاں سے بمبانوالہ تک کوئی راستہ نہیں ہے اور بچیوں کے سکول بھی بُھلر میں نہیں بلکہ بمبانوالہ میں ہیں۔

جناب چیئر مین! میری گزارش یہ ہے کہ دیہہ بُھلر سے بمبانوالہ تک ایک سڑک کے لئے فنڈز دیئے جانے کی سفارش کی جائے۔ آدکے چیمہ سے براستہ وسنکے تا بُھلر کسی قسم کا کوئی راستہ نہیں ہے اور کوئی ٹریفک کے قابل سڑک نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس سڑک کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔ متر انوالی سے نِکا قلعہ تک براستہ ڈیرہ میواں ایک سڑک کی تعمیر کے لئے میری درخواست ہے کہ اسے بنایا جائے۔

جناب چیئر مین! تحصیل ڈسکہ کے چار بڑے گاؤں بمبانوالہ، مندرانوالہ، بھاڈیوالہ اور جیسروالا ہیں۔ان تمام میں بنیادی میڈیکل کی کسی قسم کی سہولیات نہیں ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ ان چاروں میں RHC یا BHU کے لئے فنڈز دیئے جائیں تاکہ عوام کو میڈیکل کی بنیادی سہولیات میسر آسکیں۔اس کے علاوہ بھی بے شمار مسائل ہیں لیکن وقت کی کمی کے پیش نظر میں اپنے الفاظ کو یہیں پر ختم کرتا ہوں۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئر مین: باجوہ صاحب! بہت مہربانی۔آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 14۔مارچ 2017 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

منگل،14۔مارچ2017

(یوم الثلاثہ،14۔جمادی الثانی1438ھ)

سولھویں اسمبلی: ستائیسواں اجلاس

جلد 27: شمارہ 7

489

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 14-مارچ 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور اطلاعات وثقافت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

(مسودات قانون)

1. The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017.

MRS GULNAZ SHAHZADI: that leave be granted to introduce the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017.

MRS GULNAZ SHAHZADI: to introduce the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017.

2. The Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.

MIAN KHURRAM JAHANGIR WATTOO: To move that leave be granted to introduce the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.

MIAN KHURRAM JAHANGIR WATTOO: to introduce the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.

490

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 7-فروری 2017 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرارداد)

جناب محمد سبطین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ قومی شناختی کارڈ کا حصول ہر شہری کا بنیادی حق ہے مگر شناختی کارڈ کے حصول میں دیگر مشکلات کے ساتھ ساتھ اس ادارے کی کسی غلطی کا خمیازہ بھی عوام کو ہی بھگتنا پڑتا ہے اور لوگوں کی بڑی تعداد عدالتوں میں دھکے کھا رہی ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نادرا کو پابند کیا جائے کہ اگر شناختی کارڈ میں غلطی کا ذمہ دار نادرا ہو تو اس کو وہ خود ہی درست کریں تاکہ عوام کو پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

(موجودہ قراردادیں)

1- ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ بہاولپور میں جلد از جلد انڈسٹریل زون قائم کیا جائے تاکہ علاقہ ترقی کر سکے اور بڑھتی ہوئی بیروزگاری میں کمی آ سکے۔

2- محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں مختلف ڈویلپرز مکان اور پلازے بنانے کے سلسلے میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر اشتہارات دے کر عوام سے لاکھوں روپے لے کر بکنگ کرتے ہیں پھر ماہانہ قسطیں بھی وصول کرتے رہتے ہیں لیکن دس دس سال گزر جانے کے باوجود نہ تو وہ پلازے اور مکانات مکمل ہوتے ہیں اور نہ ہی متعلقہ لوگوں کے handover کئے جاتے ہیں۔اس طرح وہ غریب لوگ جو اپنی جمع پونجی ان کے ہاتھوں لٹا بیٹھتے ہیں دھکے کھاتے پھرتے ہیں لہٰذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ اس فراڈ کو روکنے کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے تاکہ آئندہ سادہ لوح عوام لٹنے سے بچ سکیں۔

3- بیگم خولہ امجد: اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی سکولوں کی طرح سرکاری سکولوں کے کلاس رومز اور لیبز کو بھی دور حاضر کے مطابق بہتر کیا جائے۔ خاص طور پر سرکاری سکولوں میں ابتدائی کلاس رومز (پلے گروپ، نرسری وغیرہ) کو رول ماڈل بنایا جائے۔

4- ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ: عرصہ دراز سے دریائے جہلم پر چک نظام کے مقام پر پل کی تعمیر کا منصوبہ تھا تاکہ ضلع جہلم اور ضلع سرگودھا کی عوام کی مسافت میں تقریباً ایک سو کلومیٹر کی کمی ہو سکے لیکن اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود ابھی تک یہ پل نہیں بن سکا۔ یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ فوری طور پر دریائے جہلم پر چک نظام کے مقام پر پل تعمیر کیا جائے۔

5- ڈاکٹر نجمہ افضل خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب میں خواتین کے تحفظ کے لئے بنائے گئے قوانین کو سکولز / کالجز کے سلیبس میں شامل کیا جائے تاکہ طلباء وطالبات کو آگاہی حاصل ہو سکے۔

491

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا ستائیسواں اجلاس

منگل،14-مارچ2017

(یوم الثلاثہ،14-جمادی الثانی1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر10منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۱۰﴾
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ
وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ
طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ وَاُخْرٰى
تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

سُوۡرَةُ ال صَّف آیات10 تا13

مومنو! میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے مخلصی دے(10)(وہ یہ کہ) اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے(11) وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو باغہائے جنت میں جن میں نہریں بہہ رہی ہیں اور پاکیزہ مکانات ہیں جو بہشت ہائے جاودانی میں (تیار) ہیں داخل کرے گا۔ یہ بڑی کامیابی ہے(12) اور ایک اور چیز جس کو تم بہت چاہتے ہو (یعنی تمہیں) اللہ کی طرف سے مدد (نصیب ہوگی) اور فتح قریب (ہوگی) اور مومنوں کو (اس کی) خوشخبری سنا دو(13)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

نہ میرے سُخن کو سُخن کہو نہ میری نوا کو نوا کہو
میری جاں کو صحنِ حرم کہو میرے دل کو غارِ حرا کہو
میں لکھوں جو مدح شہِ اُمم پَر جبرائیل بنے قلم
میں ہوں ایک ذرہ بے درھم مگر آفتاب ثناء کہو
طلب شہہ عربی کروں میں طواف حُبّ نبی کروں
مگر ایک بے ادبی کروں مجھے اس گلی کا گدا کہو
نہ دھنک ،نہ تارا، نہ پُھول ہوں قدم حضور کی دُھول ہوں
میں شہید عشقِ رسول ہوں میری موت کو بھی بقا کہو

سوالات

(محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور اطلاعات وثقافت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور اطلاعات وثقافت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر7383جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر8362 محترمہ لبنیٰ ریحان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7691 محترمہ مدیحہ رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! سوال نمبر8498 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر صلاح الدین خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا ڈویژن میں محکمہ اطلاعات وثقافت کے ملازمین ودیگر تفصیلات

*8498: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرگودھا ڈویژن میں محکمہ اطلاعات وثقافت کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں اور کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ب) اس ڈویژن میں کتنی اور کون کون سی آرٹس کونسل چل رہی ہیں؟

(ج) اس ڈویژن میں کون کون سے ادارے اور تاریخی عمارات محکمہ کے پاس ہیں۔

(د) سال15-2014اور16-2015 کے دوران کتنی رقم اس ڈویژن کو فراہم کی گئی تھی اور موجودہ سال17-2016میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات و ثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف)

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ
1۔	خالی	ریزیڈنٹ ڈائریکٹر	بی ایس18
2۔	خاور اقبال	پروگرام آفیسر	بی ایس17
3۔	اسامی خالی	پروگرام آفیسر	بی ایس17
4۔	ثاقب علی رضا	اکاؤنٹنٹ	بی ایس16
5۔	محمد رمضان	اسسٹنٹ	بی ایس16
6۔	ریاض عالم حیات	سٹینو گرافر	بی ایس15
7۔	محمد ریاض	سینئر کلرک	بی ایس14
8۔	اسامی خالی	جونیئر کلرک	بی ایس11
9۔	اسامی خالی	سٹور کیپر	بی ایس9
10۔	خالد محمود	دفتری	بی ایس4
11۔	علی رضوان اختر	نائب قاصد	بی ایس1
12۔	محمد اسلم	نائب قاصد	بی ایس1 (ڈیلی ویجز)
13۔	اسامی خالی	مسینجر	بی ایس1
14۔	خالد محمود	چوکیدار	بی ایس1 (ڈیلی ویجز)
15۔	ارسلان مسیح	خاکروب	بی ایس1

(ب) سرگودھا ڈویژن میں ثقافتی سرگرمیوں کے لئے حکومت کے زیر اہتمام صرف ایک آرٹس کونسل سرگودھا آرٹس کونسل کے نام سے چل رہی ہے اور اس کے ماتحت کوئی آرٹس کونسل نہیں ہے۔

(ج) کوئی بھی تاریخی عمارت سرگودھا آرٹس کونسل کے ماتحت نہیں ہے۔

(د) رقم فراہم کی گئی۔

2014-15 = 88,95,068روپے

2015-16 = 54,49,265روپے

2016-17 = 7,093,000روپے

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں سرگودھا ڈویژن میں محکمہ اطلاعات و ثقافت کے ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ پوچھے گئے ہیں اور خالی اسامیوں کے بارے میں پوچھا گیا ہے تو وزیر موصوف خالی اسامیوں کی تفصیل بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر اطلاعات وثقافت!

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات وثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! محکمہ ثقافت سرگودھا ڈویژن میں پندرہ اسامیاں ہیں جن میں سے اس وقت پانچ اسامیاں خالی ہیں اور محکمہ اطلاعات سرگودھا ڈویژن میں کل45 اسامیاں ہیں جن میں سے سات اسامیاں خالی ہیں۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! جز (ج) میں سوال کیا گیا ہے کہ اس ڈویژن میں کون کون سے ادارے اور تاریخی عمارات محکمہ کے پاس ہیں، وزیر موصوف اس کی بھی تفصیل بتادیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر اطلاعات وثقافت!

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات وثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! سرگودھا ڈویژن میں ہمارے پاس کوئی تاریخی عمارت نہیں ہے اور محکمہ ثقافت کے ملازمین ضلع کونسل کے ہال میں بیٹھتے ہیں اب وزیراعلیٰ کی مہربانی سے وہاں پر500 افراد کے بیٹھنے کی capacity کا نیا ہال تعمیر ہو گیا ہے جس کا ہم جون میں افتتاح کر رہے ہیں اور اس حوالے سے وہاں activity ہوتی رہے گی۔ اس کے علاوہ وہاں پر ہمارے پاس کوئی عمارت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر8436 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: محکمہ محنت کے ہسپتال و دیگر تفصیلات

*8436: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں محکمہ کے کتنے ہسپتال ہیں ان کے نام اور یہ کہاں کہاں ہیں؟

(ب) یہ ہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں ان میں ڈاکٹر، پیرامیڈیکل سٹاف اور دیگر سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں کے سال16-2015 اور17-2016 کے اخراجات اور بجٹ کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان ہسپتالوں میں روزانہ کتنے مریض داخل ہوتے ہیں؟

(ہ) ان ہسپتالوں میں مریضوں کے چیک اپ کے لئے اور ٹیسٹوں کے لئے کون کون سی مشینری ہے؟

(و) حکومت ان ہسپتالوں میں مزید کون کون سی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی):

(الف) لاہور میں ادارہ سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام چار ہسپتال کام کر رہے ہیں جن کے نام و ایڈریس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. نواز شریف سوشل سکیورٹی ٹیچنگ ہسپتال ملتان روڈ لاہور
2. رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی پیسی ملتان روڈ لاہور
3. سوشل سکیورٹی ہسپتال، بارہ دری روڈ شاہدرہ، لاہور
4. سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت، لاہور

(ب) ادارہ سوشل سکیورٹی کے لاہور میں موجود ہسپتالوں میں بیڈز کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ہسپتال	تعداد بیڈز
1	نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال، لاہور۔	550
2	رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، لاہور	85
3	سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ۔	100
4	سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت، لاہور	50

ان ہسپتالوں میں خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد خالی اسامی
1	سپیشلسٹ	08
2	میڈیکل آفیسرز	14
3	پیرامیڈیکل سٹاف	128
4	دیگر سٹاف	29
	ٹوٹل:	179

رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد خالی اسامی
1	میڈیکل آفیسرز	06
2	پیرامیڈیکل سٹاف	39
3	دیگر سٹاف	21
	ٹوٹل:	66

سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد خالی اسامی
1	سپیشلسٹ	10
2	میڈیکل آفیسرز	10
3	پیرامیڈیکل سٹاف	26
4	دیگر سٹاف	26
	ٹوٹل:	72

سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد خالی اسامی
1	میڈیکل آفیسرز	10
2	پیرامیڈیکل سٹاف	08
3	دیگر سٹاف	09
	ٹوٹل:	27

(ج) ادارہ سوشل سکیورٹی کے لاہور میں موجود ہسپتالوں کے سال16-2015اور17-2016 کے بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔17-2016کے اخراجات فروری 2017تک شامل ہیں۔

نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال

سال	بجٹ	اخراجات
2015-16	90کروڑ15لاکھ56ہزار270	87کروڑ29لاکھ24ہزار412
2016-17	93کروڑ99لاکھ5ہزار700	57کروڑ16لاکھ47ہزار713

رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی،لاہور

سال	بجٹ	اخراجات
2015-16	15کروڑ60لاکھ87ہزار	15کروڑ80ہزار273
2016-17	22کروڑ1لاکھ17ہزار100	11کروڑ32لاکھ12ہزار257

سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ

سال	بجٹ	اخراجات
2015-16	25کروڑ67لاکھ28ہزار999	24کروڑ90لاکھ88ہزار133
2016-17	28کروڑ44لاکھ13ہزار600	16کروڑ13لاکھ03ہزار358

سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت،لاہور

سال	بجٹ	اخراجات
2015-16	18کروڑ24لاکھ92ہزار400	18کروڑ22ہزار138
2016-17	20کروڑ2لاکھ17ہزار400	13کروڑ54لاکھ78ہزار267

(د) ان ہسپتالوں میں روزانہ کی بنیاد پر داخل ہونے والے مریضوں کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ہسپتال	روزانہ داخل ہونے والے مریضوں کی تعداد	اوپی ڈی
1	نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال، لاہور	70	1700
2	رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، لاہور	6	200
3	سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ	41	750
4	سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت، لاہور	10	749

(ہ) ادارہ ہذا کے لاہور میں موجود چار ہسپتالوں میں مریضوں کے چیک اپ اور ٹیسٹوں کے لئے درج ذیل مشینری ہے۔

نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال

اس ہسپتال میں مریضوں کے علاج اور ٹیسٹوں کے لئے استعمال ہونے والی مشینری میں سلیکٹرا ایکس ایل کیمسٹری اینالائزر۔مائیکرو لیب300۔الائزا مشین، پی سی آر مشین، سی بی سی مشین، ایکسرے مشین، الٹراساؤنڈ مشین، کلر ڈوپلر الٹرا ساونڈ، سی ٹی سکین مشین، فلم پروسیسر، سی آرم مشین، بی پی آپریٹس، سیٹتھوسکوپ، گیسٹرو سکوپ، کلونوسکوپ، ای سی جی مشین اور سی ٹی جی مشین شامل ہیں۔

رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی

اس ہسپتال (رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی) میں شعبہ کارڈیالوجی اور کارڈی سرجری کے لئے انجیوگرافی مشین، دل کے مریضوں کی انجیوگرافی اور انجیوپلاسٹی کے لئے موجود ہے، اس کے علاوہ دل کے مریضوں کے لئے تمام سہولیات کے آلات موجود ہیں، جن میں ایکوکارڈیوگرافی مشینیں، ایکسر سائز ٹالرنس ٹیسٹ مشین، مریض کو مصنوعی سانس دینے والی مشینیں، ای سی جی کرنے والی مشینیں، بائی پاس آپریشن کے لئے جدید آپریشن تھیٹر مع انستھیزیا اور بائی پاس مشینیں، سنٹرل سٹیرلائزیشن مشینیں مع تمام آلات موجود ہیں۔ اس کے علاوہ سی سی یو اور کارڈیک سرجری آئی سی یو اور وارڈز کے لئے سرنج پمپس، کارڈیک مانیٹرز، ہولٹر مانیٹر، ایکسرے مشینیں مع تمام آلات موجود ہیں۔

سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ

ہسپتال ہذا میں مریضوں کے چیک اپ کے لئے اور ٹیسٹوں کے لئے درج ذیل مشینری استعمال کی جاتی ہے۔

کیمسٹری اینالائیزر، ہیماٹالوجی اینالائیزر، ایکسرے مشین (گشتی)، الٹراساؤنڈ، سی ٹی جی، ای سی جی، سپائرومیٹری، فنڈوسکوپی، ریفریکٹومیٹر، آٹوسکوپی، ڈائریکٹ اور ان ڈائریکٹ اپتھلموسکوپی۔

سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت

سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت لاہور بالترتیب ایکسرے، الٹراساؤنڈ، ای سی جی، کمپیوٹرائزڈ لیب ٹیسٹ کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(و) ادارہ سوشل سکیورٹی ان ہسپتالوں میں درج ذیل سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال

نئے فرنیچر کی خریداری۔ سرجیکل آئی سی یو کے لئے نئے آلات کی خریداری۔

بیڈ لیفٹس کی تنصیب۔ ہسپتال کی تزئین و آرائش۔ شعبہ اندرونی مریضاں کی توسیع۔ پارکنگ ایریا۔ لرننگ ریسورس سنٹر کی بہتری۔

سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ

کلر ڈوپلر (الٹراسونیک مشین) اور فزیوتھراپی ڈیپارٹمنٹ میں جدید مشینوں کی تنصیب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس جواب کے جز (ب) میں جن ہسپتالوں کے نام بتائے گئے ہیں ان میں ایک ہسپتال رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، لاہور ہے جو ملتان روڈ پر ہے۔ میں جاننا چاہوں گی کہ اس ہسپتال میں صرف محکمہ کے ملازمین کا علاج ہوتا ہے یا عام مریضوں کے دل کا علاج بھی وہاں پر ہو سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! یہ ہسپتال چونکہ محکمہ محنت سے related ہے تو صرف registered labours کا اس ہسپتال میں علاج ہوتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس پورے ایوان کے علم میں آج یہ بات آئی ہے کہ کارڈیالوجی ہسپتال، جیل روڈ، لاہور کے علاوہ بھی لاہور میں ایک اور ہسپتال بھی ہے جہاں پر دل کے مریضوں کا علاج ہوتا ہے تو اگر اس کو ذرا prominent کر دیا جائے تو عام لوگوں کے لئے یہ بڑی سہولت ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! محترمہ نے جو سوال کیا تھا محکمہ نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ یہ ہسپتال محکمہ محنت کا ہے اور اس کے لئے حکومت کی طرف سے کوئی funding نہیں ہوتی۔ ہمارے registered workers سے ہمیں جو پیسے آتے ہیں ہم اُنہی

پیسوں سے اس ہسپتال کو run کرتے ہیں اور اُسی مزدور اور غریب طبقے کو facilitate کرنے کے لئے یہ ہسپتال بنایا گیا ہے تو یہ ہسپتال صرف اُنہی کے لئے ہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 8447 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے ڈاکٹر صلاح الدین خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

میانوالی: محکمہ محنت کے سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*8447: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ لیبر کے کتنے سکول کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) ان بچوں سے ماہانہ کتنی فیس وصول کی جاتی ہے صنعتی کارکنوں کے بچوں اور غیر صنعتی افراد کے بچوں سے علیٰحدہ علیٰحدہ فیس وصول کی جاتی ہے؟

(د) کیا ان سکولوں میں ٹرانسپورٹ کی سہولت حاصل ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس ضلع میں مزید سکول کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی):

(الف) ضلع میانوالی میں تاحال محکمہ لیبر کے تحت کوئی سکول قائم نہ ہے۔

(ب) جواب جز(الف) ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) جواب جز(الف) ملاحظہ فرمائیں۔

(د) جواب جز(الف) ملاحظہ فرمائیں۔

(ہ) ضلع میانوالی کے ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر سے feasibility report طلب کی گئی ہے تاکہ مذکورہ ضلع میں ورکرز کے بچوں کے لئے جلد از جلد سکول کھولے جا سکیں ضمیمہ (الف) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محکمہ محنت workers کے بچوں کے لئے سکول کھولتا ہے تو کچھ اضلاع میں سکول ہیں اور کچھ اضلاع میں سکول نہیں ہیں اور workers تو کچھ نہ کچھ ہر جگہ پر موجود ہیں۔ کیا معزز پارلیمانی سیکرٹری بتائیں گے کہ یہ کس معیار کے تحت اضلاع میں سکول کھولتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! محکمہ محنت میں مزدوروں کے بچوں کے لئے جو سکول کھولتا ہے اُس کا as such کوئی معیار نہیں ہے۔ محکمہ محنت ڈسٹرکٹ لیبر آفیسر سے registered factories and registered workers کا data لیتا ہے تو جس ضلع میں زیادہ ضرورت ہوتی ہے وہاں پر ہم سکول کھول دیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ اس حوالے سے محکمہ محنت ایک ماسٹر پلان بنائے اور جہاں جہاں ضرورت ہے وہاں پر از خود یہ سکول کھولنے چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ بھی نشاندہی کریں ناکہ کہاں پر ضرورت ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بھی نشاندہی کروں گا لیکن کیا محکمہ محنت از خود تیار ہے کہ پورے پنجاب کے تمام اضلاع کا اس حوالے سے سروے کرلے اور اُس کی روشنی میں کوئی منصوبہ بندی کرے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! main districts میں ہمارے سکول کام کر رہے ہیں اور ہم نے مزید اٹک، بہاولنگر، بھکر، چکوال، چنیوٹ، حافظ آباد، لودھراں، منڈی بہاؤالدین، میانوالی، نارووال، اوکاڑہ، پاکپتن اور وہاڑی کے ڈسٹرکٹ لیبر آفیسر سے رپورٹ مانگ لی ہے تو ہماری کوشش ہے کہ ہم ان اضلاع میں بھی سکول کھول دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ تمام سوالات مکمل ہو چکے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد: پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی بچوں کو فراہم کردہ ٹرانسپورٹ سے متعلقہ تفصیلات

*7383: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا فیصل آباد میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ، صنعتی ورکرز کے بچوں کو مفت ٹرانسپورٹ فراہم کر رہا ہے؟

(ب) اگر ہاں تو اس مقصد کے لئے کتنی بسیں اس کے پاس ہیں اور یہ کس کس ادارے کو فراہم کی گئی ہیں یہ بسیں کب سے خرید کردہ ہیں؟

(ج) ان پر اس بورڈ نے سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران کتنی رقم خرچ کی ہے؟

(د) ان بسوں سے کتنے بچے مستفید ہو رہے ہیں؟

(ہ) کیا ان بچوں سے کوئی ٹرانسپورٹ فیس وصول کی جاتی ہے تو کس شرح سے وصول کی جاتی ہے؟

(و) اس وقت فیصل آباد میں کتنے اداروں کو بسوں کی ضرورت ہے اور ان کی فراہمی کے لئے یہ ادارہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) جی ہاں! فیصل آباد میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ، صنعتی ورکرز کے بچوں کو مفت ٹرانسپورٹ فراہم کر رہا ہے۔

(ب) فیصل آباد میں قائم شدہ چھ ورکرز ویلفیئر سکولوں میں صنعتی ورکرز کے بچوں کو مفت ٹرانسپورٹ کی سہولت کی فراہمی کے لئے کل 50 بسیں مہیا کی گئی ہیں۔ جن میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی ملکیتی بسوں کی تعداد تین ہے۔ جو 1997 خرید کردہ ہیں جبکہ 47 بسیں تین سال، 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے لئے PPRA کے اصول وضوابط کے مطابق کرائے پر حاصل کی گئی ہیں ان بسوں کی فیصل آباد میں ورکرز ویلفیئر سکولوں کو فراہمی کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	تفصیل	سکول کی ملکیتی بسوں کی تعداد	کرایہ پر لی گئی بسوں کی تعداد
1۔	ورکرز ویلفیئر سکول (طلباء) فیصل آباد	2	6
2۔	ورکرز ویلفیئر سکول (طلباء) فیصل آباد (شام کی شفٹ)	–	5
3۔	ورکرز ویلفیئر سکول (طالبات) فیصل آباد	1	10
4۔	ورکرز ویلفیئر سکول (طالبات) فیصل آباد (شام کی شفٹ)	–	6
5۔	ورکرز ویلفیئر سکول (طالبات) 70 آر۔بی فیصل آباد	–	12
6۔	ورکرز ویلفیئر سکول (طلباء) 153 آر۔بی فیصل آباد	–	8

(ج) فیصل آباد کے ورکرز ویلفیئر سکولوں میں ٹرانسپورٹ کی مد میں سال 2013-14 اور 2014-15 کے دوران 5,64,88,058 روپے خرچ کئے گئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان بسوں سے 3320 بچے مستفید ہو رہے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان بچوں سے ٹرانسپورٹ کی فراہمی کی مد میں کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی۔

(و) فیصل آباد میں تمام ورکرز ویلفیئر سکولوں میں زیر تعلیم صنعتی مزدوروں کے بچوں کی تعداد کی مناسبت سے بسیں مہیا کی ہوئی ہیں۔ تاہم سالانہ نئے داخلوں کی بنیاد پر بچوں کی تعداد میں اضافے پر مزید درکار بسیں مہیا کر دی جاتی ہیں۔

محکمہ ثقافت کے ملازمین کو پنشن دینے سے متعلقہ تفصیلات

*8362: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اطلاعات وثقافت میں اطلاعات کے ملازمین کو پنشن دی جاتی ہے جبکہ ثقافت کے ملازمین کو نہیں دی جاتی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب کونسل آف آرٹس کے بورڈ آف گورنرز نے ملازمین کو پنشن دینے کی منظوری دی ہے تو اب تک اس پر عملدر آمد کیوں نہیں ہوا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور ہائیکورٹ ملتان بنچ اور بہاولپور بنچ نے ملازمین کو پنشن دینے کے حوالے سے فیصلہ صادر کیا ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو اس فیصلے پر عمل کیوں نہیں کیا گیا؟

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات وثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جی ہاں! یہ بات ٹھیک ہے کہ محکمہ اطلاعات وثقافت میں اطلاعات کے ملازمین کو پنشن دی جاتی ہے جبکہ ثقافت کے ملازمین کو نہیں دی جاتی

(ب) پنجاب کونسل آف آرٹس کے بورڈ آف گورنرز نے ملازمین کو پنشن کی منظوری دے دی ہے اور یہ کیس فنانس ڈیپارٹمنٹ کو مورخہ21.12.15 کو منظوری کے لئے بھیجا گیا تھا۔ محکمہ خزانہ نے اس معاملہ پر ایک میٹنگ بتاریخ26.12.16 ایڈیشنل فنانس سیکرٹری (ایس ایس) کی سربراہی میں کی جس کے فیصلے کی روشنی میں مجوزہ ترامیم کرنے کے بعد ڈرافٹ پنشن رولز اور جنرل پراویڈنٹ فنڈ رولز دوبارہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو مورخہ 20.01.17 کو منظوری کے لئے بھیج دیئے گئے ہیں۔ معاملہ محکمہ خزانہ میں زیرِ غور ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ لاہور ہائیکورٹ ملتان بنچ اور بہاولپور بنچ نے ملازمین کو پنشن دینے کے حوالے سے فیصلہ کیا ہے اور اس فیصلے پر عملدرآمد ہو رہا ہے اور یہ کیس منظوری کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ میں بھیجا ہوا ہے۔

پنجاب سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن کے رجسٹرڈ ورکرز
کو علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*7691: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن اپنے رجسٹرڈ ورکرز کو60 سال کے بعد علاج معالجہ کی سہولیات فراہم نہیں کرتا بلکہ صرف ماہانہ گزارا الاؤنس فراہم کرتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ پنجاب سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن اپنے رجسٹرڈ ورکرز جو60 سال سے زائد عمر کے ہیں ان کو علاج معالجہ کے لئے مکمل سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ادارہ سوشل سکیورٹی اپنے تحفظ یافتہ ورکرز جن کا سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن ادا ہو رہا ہو کو60 سال کے بعد بھی قوانین کے مطابق علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کرتا ہے جبکہ ماہانہ گزارا الاؤنس ادارہ سوشل سکیورٹی کے دائرہ کار میں نہیں آتا۔

(ب) ایسے تمام ادارے جو سوشل سکیورٹی کے تحت رجسٹرڈ ہیں ان کے ایسے تمام تحفظ یافتہ کارکنان جن کی عمر 60 سال یا اس سے زائد ہو اور ان کا سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن ادا ہو رہا ہو کو سوشل سکیورٹی کے تحت علاج معالجہ کے ساتھ ساتھ تمام سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ نیز سوشل سکیورٹی آرڈیننس 1965 کے تحت تحفظ یافتہ کارکنان کے لئے عمر کی کوئی حد مقرر نہ ہے۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

ساہیوال: محکمہ اطلاعات وثقافت کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

1654: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ساہیوال ڈویژن میں محکمہ اطلاعات وثقافت کے کتنے ادارے کب سے کام کر رہے ہیں؟

(ب) مندرجہ بالا اداروں کے فرائض کیا ہیں؟

(ج) ادارہ ہذا میں ملازمین کے سالانہ بجٹ اور ملازمین کی تعداد عہدہ جات کی مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی جائے؟

(د) سال 14-2013 اور 16-2015 میں محکمہ ہذا نے کون کون سے ایونٹ یا پروگرام منعقد کروائے اس پر کتنی لاگت آئی اور یہ کس کی زیر نگرانی منعقد ہوئے تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

(ہ) محکمہ اطلاعات وثقافت کے فروغ اور عوام الناس کی تفریح کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔ ایوان کو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات وثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) محکمہ اطلاعات وثقافت کے زیر سایہ ساہیوال آرٹس کونسل جنوری 2014 سے کام کر رہی ہے۔

1۔ڈویژنل انفارمیشن آفس، ساہیوال

ضلعی دفتر ساہیوال سال 1968 سے قائم ہے۔ اور اس آفس نے سال 16-2015 میں ڈویژنل انفارمیشن آفس کے طور پر کام شروع کیا۔

2۔ ضلعی دفتر اطلاعات، اوکاڑہ

یہ دفتر سال1984 سے کام کر رہا ہے۔

3۔ ضلعی دفتر اطلاعات، پاکپتن

یہ دفتر سال1990 سے کام کر رہا ہے۔

(ب) ساہیوال آرٹس کونسل اپنے ڈویژن میں ثقافتی سرگرمیوں کے فروغ اور مقامی فنکاروں، اداکاروں، ادیبوں شاعروں اور دستکاروں کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے۔

1. یہ دفاتر صحافتی اداروں و صحافتی برادری کے ساتھ قریبی رابطہ میں رہتے ہیں اور ان کے تعاون سے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے اٹھائے گئے حکومتی اقدامات کی تشہیر کرتے ہیں۔
2. ڈویژنل انفارمیشن آفس، ساہیوال صحافی حضرات کو ایکریڈیشن کارڈ کے اجراء میں معاونت فراہم کرتا ہے۔
3. صوبائی وزیر اعلیٰ، گورنر اور دوسرے وزراء کے متعلقہ ڈویژن / ضلع کے دورے کی تشہیر کو یقینی بنانا ہے اور اس موقع پر خاص طور پر بلائے گئے صحافیوں کو آمدورفت اور قیام وطعام میں معاونت فراہم کرنا ہے۔
4. سرکاری اداروں سے متعلق خبروں اور وضاحتی بیانات کی اشاعت میں معاونت فراہم کرنا ہے۔
5. ضرورت مند صحافی افراد کی مالی امداد کی سفارش کرنا ہے۔
6. سرکاری ہینڈ آؤٹ / پریس ریلیز کا اجراء۔
7. عوامی اجتماعات کی تصویری / تشہیری فرائض کی ادائیگی۔

(ج) مالی سال17-2016 سٹاف کے لئے مبلغ -/5858000 مختص کئے گئے ہیں۔

نمبر شمار	عہدہ	سکیل
1	ریذیڈنٹ ڈائریکٹر	بی ایس۔18
2	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	بی ایس۔17
3	سینئر کلرک	بی ایس۔14
4	جونیئر کلرک	بی ایس۔11
5	ڈاک رنر	بی ایس۔1
6	نائب قاصد / ڈاک رنر	بی ایس۔1
7	خاکروب	بی ایس۔1

ان دفاتر کے مالی سال17-2016 کے سالانہ بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ڈویژنل انفارمیشن آفس ساہیوال

برائے مالی سال(17-2016)بجٹ گرانٹ

تنخواوں اور الاؤنسز کی مد میں سالانہ بجٹ	5092000/-
متفرق کی مد میں سالانہ بجٹ	1398800/-
ٹوٹل	6490800/-

ڈویژنل انفارمیشن آفس ساہیوال میں ڈیوٹی سر انجام دینے والے ملازمین کی تعداد و عہدہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	سکیل	تعداد
1۔	ڈائریکٹر	بی ایس۔19	01
2۔	سپرنٹنڈنٹ	بی ایس۔17	01
3۔	اسسٹنٹ	بی ایس۔16	01
4۔	سٹینوگرافر(اردو)	بی ایس۔14	01
5۔	سینئر فوٹوگرافر	بی ایس۔14	01
6۔	فوٹوگرافر	بی ایس۔13	01
7۔	جونیئر کلرک	بی ایس۔11	01
8۔	ڈرائیور	بی ایس۔04	01
9۔	نائب قاصد	بی ایس۔01	01
10۔	چوکیدار	بی ایس۔01	01
11۔	ڈاک رنر	بی ایس۔01	01

ضلعی دفتر اطلاعات اوکاڑہ

برائے مالی سال(17-2016)بجٹ گرانٹ

تنخواوں اور الاؤنسز کی مد میں سالانہ بجٹ	2545000/-
متفرق کی مد میں سالانہ بجٹ	534800/-
ٹوٹل	3079800/-

ضلعی دفتر اطلاعات،اوکاڑہ میں ڈیوٹی سر انجام دینے والے ملازمین کی تعداد و عہدہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	سکیل	تعداد
1۔	ڈپٹی ڈائریکٹر	بی ایس۔18	01
2۔	فوٹوگرافر	بی ایس۔13	01
3۔	سینئر کلرک	بی ایس۔14	01
4۔	جونیئر کلرک	بی ایس۔11	01
5۔	ڈرائیور	بی ایس۔04	01

6۔	نائب قاصد	بی ایس۔01	01
7۔	چوکیدار	بی ایس۔01	01

ضلعی دفتر اطلاعات پاکپتن

برائے مالی سال(17-2016)بجٹ گرانٹ

تنخواوں اور الاؤنسز کی مد میں سالانہ بجٹ	2064000/-
متفرق کی مد میں سالانہ بجٹ	770800/-
ٹوٹل	2834800/-

ضلعی دفتر اطلاعات، پاکپتن میں ڈیوٹی سر انجام دینے والے ملازمین کی تعداد و عہدہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	سکیل	تعداد
1۔	انفارمیشن آفیسر	بی ایس۔17	01
2۔	فوٹوگرافر	بی ایس۔13	01
3۔	سینئر کلرک	بی ایس۔14	01
4۔	جونیئر کلرک	بی ایس۔11	01
5۔	ڈرائیور	بی ایس۔04	01
6۔	نائب قاصد	بی ایس۔01	01
7۔	چوکیدار	بی ایس۔01	01

(د) مالی سال14-2013میں مبلغ-/500,000روپے جبکہ مالی سال16-2015میں مبلغ -/850,000روپے ثقافتی سرگرمیوں کے انعقاد کے لئے رقم مختص کی گئی تفصیل پروگرامز مع اخراجات درج ذیل ہے:

تفصیل پروگرامز/اخراجات برائے مالی سال14-2013

نمبر شمار	پروگرام کا نام	لاگت
1۔	سیمینار بعنوان: تحریک پاکستان اور سر سید احمد خان	9200روپے
2۔	تصویری نمائش	12250روپے
	ٹوٹل	21450روپے

تفصیل پروگرامز/اخرجات برائے مالی سال16-2015

نمبر شمار	پروگرام کا نام	لاگت
1۔	تقریبات ماہ آزادی	2015449,164روپے

(الف) تشہیری مہم

(ب) محفل موسیقی

(ج) تصویری نمائش

(د) کل پنجاب جشن پاکستان مشاعرہ

(ہ) ڈرامہ پاکستان زندہ باد

نمبر شمار	پروگرام کا نام	لاگت
2۔	شہدائے پشاور کی یاد میں ہونے والی تقریبات	252,682روپے

(الف) تصویری نمائش

(ب) مصوری کا مقابلہ

(ج) ڈرامہ

(د) مقابلہ حسن مشاغل

(ہ) مشاعرہ

نمبر شمار	پروگرام کا نام	لاگت
3۔	تقریبات بابت یوم کشمیر	96,467روپے

(الف) تشہیری مہم

(ب) واک

نمبر شمار	پروگرام کا نام	لاگت
4۔	تقریبات بابت یوم پاکستان	23,374روپے

23-مارچ2016

(الف) مقابلہ مصوری

(ب) ڈرامہ وطن کے پھول

نمبر شمار	پروگرام کا نام	لاگت
5۔	نمائش زیبائش آئینہ	22,686روپے
	ٹوٹل:	844373روپے

مندرجہ بالا تمام پروگرامز کمشنر/چیئرمین ساہیوال آرٹس کونسل ساہیوال کی منظوری اور نگرانی میں منعقد ہوئے۔

ایونٹ یا پروگرامز منعقد کروانا محکمہ ہذا کی ذمہ داری نہ ہے اور مالی سال 14-2013اور 16-2015 کے عرصہ میں اس مد میں کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔ تاہم حکومتی فنکشنز کی کوریج کرنا محکمہ ہذا کی ذمہ داری ہے۔ سال14-2013اور16-2015 میں کوریج کئے گئے حکومتی فنکشن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ساہیوال آرٹس کونسل سال 2017 میں مختلف شعبہ جات میں درج ذیل پروگرامز کروائے گی۔

نمبر شمار	پروگرام کی نوعیت	تعداد پروگرامز
1۔	ادب	20
2۔	فنون لطیفہ	18
3۔	موسیقی	18
4۔	ڈرامہ	12
5۔	نیشنل ایکشن پلان	12
6۔	دیگر	20
	ٹوٹل	100

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں نے یہ request کرنی تھی کہ آپ کے علم میں ہوگا کہ پچھلے کچھ ماہ سے سوشل میڈیا کے اوپر کچھ جگہ پر توہین رسالت کے اوپر کچھ activities چل رہی ہیں اس سلسلے میں کل میں نے وزیر قانون اور جناب سپیکر سے request کی تھی کہ ہمیں out of turn, resolution present کرنے کی اجازت دی جائے جس کی کاپی ہم نے کل وزیر قانون کے hand over کر دی تھی اور انہوں نے commit کیا تھا کہ وہ آج ہمیں out of turn, resolution پڑھنے کی اجازت دیں گے۔ چونکہ کل یہ commitment ہو گئی ہے تو میں یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہ رہا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! میرے علم میں تو یہ بات نہیں ہے۔ ابھی مجھے بتایا گیا ہے کہ وزیر قانون نے اسمبلی سیکرٹریٹ کو وہ فائل دے دی تھی، اسمبلی سیکرٹریٹ نے وہ فائل تیار کر لی ہوئی ہے تو وزیر قانون آتے ہیں تو اس کو دیکھ کر take up کرتے ہیں۔ اب تحاریک استحقاقات کا وقت ہے۔ آج کے ایجنڈا پر کوئی تحریک استحقاق نہیں ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 165/17 چوہدری اشرف علی انصاری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose

of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/168 سردار وقاص حسن مؤکل اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

میو ہسپتال لاہور کا پیڈز ڈیپارٹمنٹ پروفیسر اور سینئر ڈاکٹروں سے محروم

ڈاکٹر محمد افضل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" کی اشاعت مورخہ 20۔فروری 2017 کی خبر کے مطابق میو ہسپتال کا پیڈز سرجری ڈیپارٹمنٹ گزشتہ تین سالوں سے پروفیسرز، پانچ سینئر رجسٹرارز اور متعدد پی جی ٹرینیز سے محروم ہے جس کے باعث ایک پی جی کو ہفتے میں دو بار 36 گھنٹوں کے لئے ایمرجنسی اور وارڈز میں ڈیوٹی سرانجام دینا پڑتی ہے۔ ذرائع کے مطابق میو ہسپتال کے پیڈز ڈیپارٹمنٹ میں سرجری کے لئے پنجاب بھر سے جھلسنے والے بچے آتے ہیں جہاں ان کو بہتر طبی سہولتوں فراہم کرنے کے لئے سٹاف کی کمی ہے۔ وارڈ میں 200 سے زائد بچے داخل ہوتے ہیں جبکہ روزانہ 100 سے زائد بچے ایمرجنسی میں آتے ہیں جس میں سے تقریباً 30 فیصد بچے جھلس کر آتے ہیں ان بچوں کو طبی سہولیات فراہم کرنے کے لئے صرف ایک پی جی ٹرینی ڈاکٹر موجود ہوتا ہے جس نے دو دن ایمرجنسی اور وارڈ کے تمام بچوں کو دیکھنا ہوتا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ اس ڈیپارٹمنٹ میں پروفیسر کی سیٹ گزشتہ تین سالوں سے خالی پڑی ہے جبکہ چھ سینئر رجسٹرارز کی اسامیوں میں سے پانچ خالی پڑی ہیں۔ پی ایم ڈی سی قوانین کے مطابق پی جی ٹرینی سے ہفتے میں 56 گھنٹے کام لیا جائے تاہم یہاں دیگر ہسپتالوں کی طرح 96 گھنٹے کام لیا جاتا ہے۔ بین الاقوامی معیار کے مطابق ایمرجنسی میں ایک مریض کو کم سے کم 30 منٹ دیکھا جانا چاہئے تاہم ڈاکٹرز کی کمی کے باعث ہر مریض کو دو سے تین منٹ تک کا وقت دیا جاتا ہے۔ جو مریضوں کے ساتھ ساتھ میڈیکل کے پیشے کے ساتھ بھی زیادتی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ میو ہسپتال کے ایک بیڈ پر دو سے تین جھلسے ہوئے بچے ہوتے ہیں جس سے انفیکشن پھیلتا ہے۔ مریضوں اور ان کے لواحقین نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت اس طرف بھی توجہ دے اور پیڈز سرجری میں کم سے کم 20 نئے میڈیکل آفیسرز بھرتی کرے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر صاحب اور پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں للہذا اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/175 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں للہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/176 بھی چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔۔ موجود نہیں ہیں للہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/178 محترمہ خدیجہ عمر اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔ جی، محترمہ! اپنی تحریک پڑھیں۔

گجرات کی شاہراہوں پر سوکھے اور کاٹے ہوئے درختوں کی بروقت نیلامی نہ کرنے سے قومی خزانے کو کروڑوں کا نقصان

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" کی اشاعت مورخہ 21۔فروری 2017 کی خبر کے مطابق گجرات ڈیفنس روڈ کھاریاں، جلالپور جٹاں سمیت دیگر اہم شاہراہوں پر لگے ہوئے درخت سوکھے ہوئے ہیں اور کچھ کو روڈ کی تعمیر کے دوران کاٹ کر سڑک کنارے پھینک دیئے گئے جن کو پڑے پڑے مٹی کھا گئی تاحال ان کی بولی نہ لگائی جا سکی اور پڑے پڑے مٹی کے ڈھیر بن گئے۔ حکومتی خزانے کو جس سے کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے محکمہ صرف کاغذی کارروائی تک محدود کئی درخت اوپر سے کاٹ کر چوری کر لئے گئے جن کی باقیات ابھی تک سڑک کنارے پڑی ہوئی ہیں جن پر تاحال مزید کوئی کارروائی نہ کی گئی اگر درختوں کی بروقت نیلامی کی جاتی تو کروڑوں روپے نقصان ہونے سے بچ جاتا۔ سماجی و عوامی حلقوں نے دوران سروے بتایا کہ ابھی بھی نوٹس لیا جائے تو اس سے حکومت کو کروڑوں روپے کے نقصانات سے بچایا جا سکتا ہے۔ اعلیٰ حکام فوری طور پر نوٹس لیں اور کروڑوں کی پڑی ہوئی حکومت کی ملکیت لکڑی کی بولی لگوائیں تاکہ مزید نقصان سے بچا جا سکے للہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر میاں یاور زمان اور پارلیمانی سیکرٹری میاں فدا حسین!۔۔ موجود نہیں ہیں للہذا اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/179 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں للہذا اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے

لئےpendingکیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 180/17 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pendingکیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 181/17 بھی محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 182/17 محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ باسمہ چودھری اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے، محترمہ خدیجہ عمر نے ایک تحریک التوائے کار پڑھ لی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئےpendingکیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 183/17چودھری عامر سلطان چیمہ اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔ جی، چودھری صاحب! اپنی تحریک پڑھیں۔

الہ آباد اور گردونواح کے میڈیکل سٹوروں پر نشے کے سیرپ کی سر عام فروخت

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" کی اشاعت مورخہ 22۔فروری 2017 کی خبر کے مطابق الہ آباد اور اس کے گردونواح کے میڈیکل سٹورز پر نشے میں دھت کرنے والے ٹیکسکول اور ٹوریکس سیرپ کی سر عام فروخت سے نشئی گلیوں، بازاروں اور ہوٹلوں کے تھڑوں پر بیٹھ کر پانی میں سیرپ ملا کر پیتے ہیں اور وہیں ڈھیر ہو جاتے ہیں اور روز بروز سیرپ کا نشہ کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو چکا ہے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل بھی ٹینو نامی سیرپ سے کئی ہلاکتیں ہو چکی ہیں۔ الہ آباد اور گردونواح کی سماجی تنظیموں جس میں خدمت گروپ اور دیگر نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ روز بروز بڑھتی ہوئی لعنت کو فوری طور پر روکا جائے اور سیرپ کی فروخت میں ملوث میڈیکل سٹور مالکان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ تک کے لئےpendingکیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فتیانہ صاحب!

پنجاب ہاؤس میں غیر متعلقہ افراد کا قیام

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں آپ سے عرض کرنا چاہوں گا کہ پنجاب ہاؤس اس لئے بنایا گیا تھا کہ ممبران سفر کر رہے ہوں یا کہیں جا رہے ہوں تو انہیں وہاں پر accommodate کیا جائے گا لیکن مجھے بڑے افسوس سے آپ کو آگاہ کرنا پڑ رہا ہے کہ جب بھی پنجاب ہاؤس کے لئے کوئی ممبر پنجاب اسمبلی کسی سرکاری یا ذاتی کام سے سفر کر رہا ہوتا ہے اور وہاں accommodation مانگتا ہے تو اسے زیادہ تر یہ بتایا جاتا ہے کہ پنجاب ہاؤس overcrowded ہے۔ وہاں پر بیورو کریٹس اور ریٹائرڈ بیورو کریٹس آ کر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ براہ مہربانی اس پر کوئی انکوائری کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ پتا چل سکے کہ جس مقصد کے لئے پنجاب ہاؤسز بنائے گئے تھے اس مقصد کے لئے کیوں استعمال نہیں ہو رہے، غیر متعلقہ لوگ وہاں پر کیوں ٹھہرے ہوئے ہیں، وہ کون ہیں اور جن کے لئے وہ بنائے گئے تھے وہ کیوں ہوٹلوں کی نذر ہو رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: فتیانہ صاحب! میرے علم میں پہلے بھی اس طرح کی بات آئی ہے۔ اس وقت منسٹر صاحب موجود ہیں۔ یہ معاملہ ان سے متعلقہ تو نہیں ہے۔ میاں صاحب! اگر آپ کے پاس کوئی معلومات ہیں تو بتا دیں۔

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات و ثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ معاملہ میرے سے متعلق نہیں ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں معلوم کر کے کل بتا دوں گا کہ وہاں پر کون سے غیر متعلقہ لوگ ٹھہرے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میں آپ کی یہی ڈیوٹی لگا رہا ہوں کہ اس بارے میں معلوم کر کے کل ایوان کو بتائیں کہ وہاں پر کون سے ایسے غیر متعلقہ لوگ ٹھہرے ہوئے ہیں جن کی جناب احسن ریاض فتیانہ نشاندہی کر رہے ہیں۔ آپ کل اس بارے میں ایوان کو آگاہ کریں گے۔

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات و ثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/184 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/185 بھی چودھری اشرف علی انصاری کی ہے-- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/193 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ! اپنی تحریک پڑھیں۔

جان بچانے والی ادویات کی تیاری میں سب سٹینڈرڈ مشینری کے استعمال کا انکشاف

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" کی اشاعت مورخہ 23-فروری2017 کی خبر کے مطابق پاکستان میں جان بچانے والی ادویات کی تیاری میں پرانی اور سب سٹینڈرڈ مشینری استعمال کئے جانے کا انکشاف ہوا ہے۔ فارماسیوٹیکل کمپنیاں بین الاقوامی سٹینڈرڈ جی ایم پی کے منظور کردہ مٹیریل کے بجائے ہندوستانی کارخانوں سے عام لوہے سے تیار کردہ مشینری منگواتے ہیں۔ لاہور بھر میں پھیلی ہوئی فارماسیوٹیکل کمپنیاں بھی ملک میں پھیلے ہوئے دوسرے دوا ساز اداروں کی طرح کونٹیکٹ پارٹس تک عام لوہے سے بنواتی ہیں جس میں کچھ عرصہ بعد زنگ لگ جاتا ہے۔ مشینری میں عام پانی کا پائپ لگایا جاتا ہے جس میں تمام تر صفائی کے باوجود فنگس جسے عرف عام میں کائی بھی کہا جاتا ہے لگ جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/194 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے--- لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/195 ڈاکٹر مراد راس کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے

لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 197/17 چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار وقاص حسن مؤکل اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔جی، مؤکل صاحب! آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

شیخوپورہ اور شرقپور شریف کے سادہ لوح افراد کا فراڈیوں کے ہاتھوں لٹنے کا انکشاف

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 28۔ فروری 2017 کی خبر کے مطابق شیخوپورہ شرقپور شریف، سادہ لوح افراد کو بیرون ملک بھیجنے والا فراڈیوں کا گروہ شہریوں سے لاکھوں روپیہ لے کر غائب ہو گئے۔ شہریوں کو جعلی ویزے بنا کر تھما دیئے، فراڈیوں کی جعل سازی کا شکار ہونے والے ایک نوجوان علی اعجاز نے پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ میں نے اور میرے بھانجے محمد ذیشان نے محمد اسلم ثاقب کو برطانیہ بھیجنے کے لئے ساٹھ لاکھ تیس ہزار روپیہ دیا اور کئی ماہ تک محمد اسلم ثاقب ہمیں ٹال مٹول کرتا رہا کہ گلوکاروں کا گروپ مکمل ہونے پر آپ دونوں کو برطانیہ بھیج دیا جائے گا۔ اس نے ہمیں جعلی ویزے دے دیئے۔ بعد ازاں ہماری رقم واپس کرنے کے لئے بھی وہ ہمیں طفل تسلیاں دیتا رہا۔ اس نے ہمیں ایک چیک دیا لیکن وہ بھی ڈس آنر ہو گیا۔ جس پر ہم نے ایف آئی اے آفس لاہور درخواست دی تو ایف آئی اے نے کوئی کارروائی نہ کی۔ علی اعجاز اور اس کے بھانجے محمد ذیشان نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ سادہ لوح انسانوں کو باہر بھیجنے کا جھانسہ دینے والے افراد کو گرفتار کر کے سخت کارروائی کی جائے اور ہماری رقم واپس دلوائی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 200/17 ملک تیمور مسعود اور محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

لاہور میں قائم ہاؤسنگ سوسائٹیوں میں سکیورٹی گارڈز کی عدم موجودگی

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" کی اشاعت مورخہ 28۔فروری2017 کی خبر کے مطابق لاہور صوبائی دارالحکومت میں قائم ہاؤسنگ سوسائٹیز میں سے 20 فیصد کے قریب سوسائٹیز کے اندر انتظامیہ کی جانب سے سکیورٹی گارڈ اور گشت کے لئے گاڑیاں، کیمرے اور سٹریٹ لائٹ سمیت دیگر حفاظتی انتظامات فراہم کئے جا رہے ہیں۔ شہر میں قائم 80 فیصد کے قریب ہاؤسنگ سوسائٹیز کے صرف مین گیٹوں پر ایک سکیورٹی گارڈ کے علاوہ کوئی سکیورٹی گارڈ یا تو موجود نہیں یا نہ ہونے کے برابر ہیں جبکہ ان سوسائٹیز کی چار دیواری بھی انتہائی چھوٹی ہوتی ہے جسے کوئی بھی بآسانی پھلانگ کر اندر داخل ہو سکتا ہے۔ کاہنہ سمیت شہر کے مختلف علاقوں میں قائم ان ہاؤسنگ سوسائٹیز کے رہائشیوں نے ہونے والی چوری ڈکیتی اور رہزنی کی وارداتوں کے حوالے سے نام نہ ظاہر کرنے کی شرط پر بتایا کہ مقامی بااثر افراد اور پولیس کی ملی بھگت سے یہاں ان کی زندگیاں عذاب بنی ہوئی ہیں اور آئے روز ہماری سوسائٹیز کے اندر وارداتیں رونما ہوتی رہتی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم لوگ مختلف جگہوں سے پُر سکون اور محفوظ رہائش گاہ کی تلاش میں ان سوسائٹیز میں آباد ہوئے ہیں۔ شہریوں کا کہنا تھا کہ چوری اور ڈکیتی کی وارداتیں کرنے والے جرائم پیشہ عناصر کسی اور علاقے سے نہیں آتے بلکہ وہ مقامی بااثر افراد اور پولیس کی آشیر باد سے ہی وارداتیں کرتے ہیں جن کی اگر نشاندہی کرتے ہوئے گرفتار بھی کر لیا جائے تو مقامی بااثر افراد کی جانب سے انصاف فراہم کرنے کی بجائے پیروی سے منع کر دیتے ہیں جس پر انکار کی صورت میں فیملیاں غیر محفوظ ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف محمود صاحب! آپ کی خواہش بھی پوری کر دیتے ہیں۔ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 201/17 محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ باسمہ چودھری کی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 206/17 جناب آصف محمود کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

منڈی بہاؤالدین میں ہارٹ سرجن نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ "سماء" چینل کی خبر مورخہ 21- فروری 2017 کے مطابق منڈی بہاؤالدین میں ایک بھی ہارٹ سرجن موجود نہیں ہے اس کی وجہ سے مریضوں کو لاہور اور اسلام آباد جانے کا کہا جاتا ہے۔ منڈی بہاؤالدین کی کل آبادی 20 لاکھ ہے لیکن اس کے باوجود وہاں صرف تین ہسپتال موجود ہیں۔ اس کے ساتھ وہاں ہارٹ سپیشلسٹ کی اسامی دس سال سے خالی ہے۔ لوگوں کو دل کے مرض یا درد کی صورت میں دوسرے شہروں میں جانا پڑتا ہے جس کی وجہ سے اکثر مریض راستے میں ہی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آصف صاحب!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری ایک تحریک التوائے کار تھی جو کہ میں نے گزشتہ سال اگست میں اس ایوان میں پڑھی تھی لیکن سپیکر صاحب نے کچھ نامعلوم وجوہات کی بناء پر اس تحریک التوائے کار کو dispose of کر دیا اور اس کے بعد انہوں نے دوبارہ مجھ پر مہربانی فرمائی تو گزشتہ سیشن میں وہ میں نے پڑھ دی تھی لیکن اس کا ابھی تک مجھے جواب موصول نہیں ہوا۔ جس طرح آپ ایوان کے اندر بھی پارلیمانی سیکرٹری اور منسٹر کو دیکھ رہے ہیں۔ ہمارے end سے پھر کچھ اس طرح کی بات ہوتی ہے تو ہم پر criticism ہوتا ہے۔ اب ہم کتنی دیر سے یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں وزراء صاحبان اور پارلیمانی سیکرٹریز کے نہ ہونے کی وجہ سے یہ سارا بزنس next week تک کے لئے pending ہو رہا ہے اور next week کو پھر next week تک کے لئے pending ہو جائے گا۔ اس ایوان میں بیٹھنے کا اور بات کرنے کا کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! میں معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ اس میں بھی آدھی سے زیادہ ایسی تحاریک التوائے کار ہیں جس میں آپ کے ممبران بھی absent ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں specifically اپنی تحریک التوائے کار جو کہ میں نے اگست کے مہینے میں پڑھی تھی اس کے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس کو دیکھ لیتا ہوں کیونکہ میرے علم میں نہیں ہے اور انشاءاللہ اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی منگواتا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! شکریہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن ماشاءاللہ انہوں نے آپ کے حکم کی بہت تابعداری کی ہے اور وہ سیدھا اسلام آباد ہی چلے گئے تو کم از کم کسی ایک وزیر کو ہی ایوان میں بلا لیں تاکہ ایوان میں کچھ رونق ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فتیانہ صاحب! وہ ادھر ہی ہیں اور ابھی دو منٹ میں آ جاتے ہیں وہ کہیں نہیں گئے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ فتیانہ صاحب! ہمارے منسٹر منشاءاللہ بٹ آپ کی بات سن کر ایوان میں آ گئے ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں بہت ہی اہم اور افسوسناک واقعہ کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں مجھے افسوس ہے کہ ابھی تک ہمارے لاء منسٹر صاحب تشریف نہیں لائے لیکن یہ بہت ضروری اور اہم بات ہے جو کہ میں پہلے بھی ایوان میں کر چکی ہوں۔ یہ معاملہ سیالکوٹ کی ایک بچی کا ہے جس کا نام ثانیہ مریم ہے، بارہ سال سے کم اس کی عمر تھی اور وہ سکول میں چھٹی جماعت کی طالب علم تھی اس کی لاش پر اسرار طور پر سمبڑیال نہر پر تیرتی ہوئی پائی گئی لہٰذا اس کا خاندان بہت زیادہ پریشان ہے اور وہ مجھے اکثر فون بھی کرتے رہتے ہیں اس کی ابھی تک تفتیش مکمل ہوئی ہے اور نہ ابھی تک یہ پتا چل سکا ہے کہ اس بچی کے قاتل کون ہیں اور کس طرح وہ بچی اس نہر میں پہنچی جو کہ اس کے سکول سے 20 کلومیٹر دُور ہے اور وہ چھوٹی سی بچی وہاں پر کیسے پہنچی اور کیسے اس کو قتل کر کے نہر میں پھینکا گیا تو اس کے بارے میں کچھ پتا نہیں چلا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر توجہ دلاؤ نوٹس دیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے اس پر توجہ دلاؤ نوٹس دیا تھا اس کے بعد ہمارے اقلیتی اور انسانی وسائل کے منسٹر وہاں گئے اور ان کے ساتھ بہت سے ایم پی ایز بھی گئے تھے لیکن اس کا کوئی بھی نتیجہ ابھی تک سامنے نہیں آیا جس کی وجہ سے ان کا خاندان بہت پریشان ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہمارے پاس آیا ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! جی، میں نے پچھلے سیشن میں دیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! کیا اس کا کوئی جواب نہیں آیا؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! نہیں، اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ دوبارہ سے توجہ دلاؤ نوٹس دے دیں۔ جی، اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھ دیں۔

جناب امجد علی جاوید

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب امجد علی جاوید، ایم پی اے پی پی-86 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 18-اکتوبر 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ ثریا نسیم

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ ثریا نسیم، ایم پی اے، ڈبلیو-322 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 17-اکتوبر 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ثاقب خورشید

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد ثاقب خورشید، ایم پی اے، پی پی-236 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 29-اگست تا 2-ستمبر 2016 اور 26، 27، 30، 31-جنوری 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ طحٰیا نون

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ طحیا نون، ایم پی اے، ڈبلیو-336 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 19 تا 24-اکتوبر 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ ثوبیہ انور□تی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ ثوبیہ انور ستی، ایم پی اے، ڈبلیو- 325 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 14 تا 17-اکتوبر 2016 اور 24 تا 30-نومبر 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

الحاج محمد الیاس چنیوٹی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست الحاج محمد الیاس چنیوٹی، ایم پی اے، پی پی۔73 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 21۔اکتوبر، 29۔نومبر 2016 اور 23۔جنوری 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک فیاض احمد اعوان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ملک فیاض احمد اعوان، ایم پی اے، پی پی۔105 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 19 تا 20۔اکتوبر 2016 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نگہت انتصار

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ نگہت انتصار، ایم پی اے، پی پی۔107 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 24۔اکتوبر اور 28۔نومبر تا 2۔دسمبر 2016 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ردار شہاب الدین خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سردار شہاب الدین خان، ایم پی اے، پی پی۔263 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 24۔اکتوبر 2016 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ ایڈووکیٹ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ)، ایم پی اے، پی پی۔130 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 14تا24۔اکتوبر 2016 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری لال حسین

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری لال حسین، ایم پی اے، پی پی۔26 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 24۔نومبر تا5۔دسمبر 2016 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک مظہر عباس راں

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ملک مظہر عباس راں،ایم پی اے،پی پی۔201 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ30 نومبر اور یکم دسمبر2016 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رائے منصب علی خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست رائے منصب علی خان،ایم پی اے،پی پی۔202 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ28۔نومبر تا2۔دسمبر2016 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری محمد اشرف

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری محمد اشرف،ایم پی اے،پی پی۔112 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ27 اور28۔نومبر2016 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب□فر اقبال

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب ظفر اقبال، ایم پی اے، پی پی-19 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 5-دسمبر 2016 اور 6 تا 7- فروری 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ اِرم حسن باجوہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ اِرم حسن باجوہ، ایم پی اے، ڈبلیو-344 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 23 تا 24- جنوری 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ حسینہ بیگم

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ حسینہ بیگم، ایم پی اے، ڈبلیو-327 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 23 تا 24- جنوری 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ فاطمہ فریحہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ فاطمہ فریحہ، ایم پی اے، ڈبلیو۔335 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 26تا27۔جنوری 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نجمہ بیگم

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ نجمہ بیگم، ایم پی اے، ڈبلیو۔324 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ یکم تا 2۔دسمبر 2016، مورخہ 23 تا 27۔جنوری اور 6 تا 9۔ فروری 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر نجمہ افضل خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر نجمہ افضل خان، ایم پی اے، ڈبلیو۔320 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 5۔دسمبر 2016 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رپورٹیں
(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد انیس قریشی مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 7183 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد انیس قریشی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Starred Question No. 7183 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Starred Question No. 7183 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Starred Question No. 7183 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری عامر سلطان چیمہ مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) جیل خانہ جات 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری عامر سلطان چیمہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No.30 of 2016) moved by Miss Hina Pervaiz Butt, MPA (W-353)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No.30 of 2016) moved by Miss Hina Pervaiz Butt, MPA (W-353)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No.30 of 2016) moved by Miss Hina Pervaiz Butt, MPA (W-353)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر 3158 اور 3620 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Starred Question No. 3158 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369)
2. Starred Question No. 3620 asked by Dr Muhammad Afzal, MPA (PP-276)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

3. Starred Question No. 3158 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369)
4. Starred Question No. 3620 asked by Dr Muhammad Afzal, MPA (PP-276)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

5. Starred Question No. 3158 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369)
6. Starred Question No. 3620 asked by Dr Muhammad Afzal, MPA (PP-276)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب احسن ریاض فتیانہ مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر 2338 اور 7599 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب احسن ریاض فتیانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No. 2338 and 7599 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No. 2338 and 7599 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No. 2338 and 7599 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب کو ہم نے توہین رسالت کے لئے قرارداد پیش کی تھی جو کہ ہمارا اوّلین فرض ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس قرارداد کو out of turn take up کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، میں اس پر بات کرتا ہوں۔ یہ میرے علم میں نہیں تھا کیونکہ کل آپ کی اور ان کے درمیان discussion ہوئی تھی اور وہ ابھی نہیں آئے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اگر آپ کے علم میں نہیں تھا تو ابھی آپ کے علم میں آگیا ہے اور یہ سیکرٹری صاحب کے علم میں بھی ہے لہٰذا میرے خیال میں تمام چیزوں سے اوّلین فرض یہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! تمام چیزوں کو پیچھے رکھ کر ہمارا اوّلین فرض یہ ہے کہ ہمیں اس قرارداد کو take up کرنا چاہئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ جو بات محترمہ خدیجہ عمر نے کی ہے اس حوالے سے کل سپیکر صاحب کے چیمبر میں بات ہوئی تھی اور in principle وہ انشاء اللہ بھی agree تھے کہ اس کو دیکھ کر پیش کر لیتے ہیں۔ میری رائے ہے کہ اگر وہ تشریف نہیں لا رہے تو مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کے پاس فائل ہے جو اس وقت سارے معاملات کو look after کریں گے لہٰذا ان سے بات کر لی جائے تاکہ یہ قرارداد پیش ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! کیا آپ کے پاس توہین رسالت کے حوالے سے قرارداد موجود ہے جس کی یہ بات کر رہے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات و ثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں پوچھ لیتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ یہ لاء منسٹر صاحب کے پاس ہی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس کی کاپی انہیں دے دیتے ہیں کیونکہ ہمیں سب سے پہلے اس کو take up کرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مجھے اس کی کاپی دکھائیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب کے پاس کل سے جمع کروادی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ اس پر ہم بات کرتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ مجھے واضح کر دیں---

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں، میں اس حوالے سے بات کرتا ہوں۔ چونکہ منسٹر صاحب نے یہ قرارداد دیکھی ہوئی نہیں تھی اس لئے اُن کو ذرا پڑھ لینے دیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر درج ذیل کارروائی مسودات قانون اور مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں ہیں۔

مسودات قانون

(کوئی مسودہ قانون متعارف نہ ہوا)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Mrs Gulnaz Shehzadi may move the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017.

موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔

Now, Mian Khurram Jahangir Wattoo may move the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.

موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

قرار دادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں ہیں اور پہلے ہم مورخہ 7- فروری 2017 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرار دادیں لیتے ہیں۔ زیر التواء قرارداد جناب محمد سبطین خان کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس لئے اس قرار داد کو دوبارہ pending کیا جاتا ہے کیونکہ یہ پہلے بھی pending ہو چکی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ منگل کے ایجنڈے میں میری ایک اہم قرارداد تھی لیکن وقفہ سوالات کے دوران کورم پوائنٹ آؤٹ ہو گیا پھر اجلاس adjourn بھی 20 منٹ کے لئے ہوا اور میں انتظار کرتا رہا۔ میں نہیں سمجھتا کہ وقت آ سکے جس میں قراردادیں پیش ہو سکیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب قراردادیں ایوان کے اندر آ گئیں تو وہ ایوان کی پراپرٹی بن گئیں، گو وہ پیش نہیں ہوئیں تو اگلے یعنی آج کے ایجنڈے پر ساری قراردادیں آنا چاہئے تھیں۔ میں ایجنڈے کو دیکھ کر پریشان ہو گیا ہوں اس لئے بات کی ہے کیونکہ پچھلی دفعہ تو کورم کی وجہ سے کوئی کارروائی ہی نہیں ہو سکی تھی تو وہ قراردادیں کہاں گئیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وہ قراردادیں dispose of ہو گئیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں۔ کارروائی نہیں چلی تو کیا وہ چیمبر میں ---

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس دن وہ ایجنڈے پر تھیں اور کورم نہ ہونے پر وہ dispose of ہو گئیں۔ اگر آپ نے دوبارہ وہ قرارداد لینی ہے تو آپ آئندہ منگل کے دن take up کرنے کے لئے تیسری دفعہ جمع کروادیں تو اسے take up کر لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اپنے علم کے لئے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس قانون، قاعدے اور rules کے تحت یہ قرارداد dispose of ہو گئی؟ جب ایوان میں آ گئی تھی، کورم نہ ہونے کی وجہ سے، کورم پورا کرنا تو ---

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں آپ سے کہہ رہا ہوں ناں کہ دوبارہ اسے دیکھ لیتے ہیں اور take up کرتے ہیں۔ انشاء اللہ۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: وہ تو آپ کی مہربانی ہے اور آپ کی شفقت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آج نہیں، آئندہ پرائیویٹ ممبر ڈے کو take up کر لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! تو پھر اس دن اس قرارداد کو take up کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے اسے کر لیں گے۔ انشاء اللہ۔ اب مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔

بہاولپور میں انڈسٹریل زون کے قیام کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بہاولپور میں جلد از جلد انڈسٹریل زون قائم کیا جائے تاکہ علاقہ ترقی کر سکے اور بڑھتی ہوئی بے روزگاری میں کمی آ سکے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بہاولپور میں جلد از جلد انڈسٹریل زون قائم کیا جائے تاکہ علاقہ ترقی کر سکے اور بڑھتی ہوئی بے روزگاری میں کمی آ سکے۔"

جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات و ثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس حوالے سے ڈیپارٹمنٹ نے already کام شروع کر دیا ہے تو I approve

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بہاولپور میں جلد از جلد انڈسٹریل زون قائم کیا جائے تاکہ علاقہ ترقی کر سکے اور بڑھتی ہوئی بے روزگاری میں کمی آ سکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ ان کی طرف سے request آئی ہے کہ اس قرارداد کو pending کیا جائے تو اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد بیگم خولہ امجد کی ہے۔

بیگم خولہ امجد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ گزشتہ منگل کے دن کے ایجنڈے پر میری بھی قرارداد تھی جو کہ pending کر دی گئی تھی تو kindly اسے بھی دوبارہ پیش کرنے دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ آج کی قرارداد پیش کریں۔

بیگم خولہ امجد: جناب سپیکر! میں گزشتہ منگل والی قرارداد کی بات کر رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس کے بعد کریں۔

سرکاری سکولوں کے کلاس رومز اور لیبز کو دور حاضر کے مطابق بہتر کرنے کا مطالبہ

بیگم خولہ امجد: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی سکولوں کی طرح سرکاری سکولوں کے کلاس رومز اور labs کو بھی دور حاضر کے مطابق بہتر کیا جائے۔ خاص طور پر سرکاری سکولوں میں ابتدائی کلاس رومز (پلے گروپ اور نرسری وغیرہ) کو role model بنایا جائے۔"

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اسے oppose کرتا ہوں۔

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات وثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ قرارداد غیر مؤثر ہے کیونکہ department already نے سارے کام شروع کر دیئے ہیں اس لئے اس قرارداد کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر رائے لے لیتے ہیں ناں۔

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات وثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی سکولوں کی طرح سرکاری سکولوں کے کلاس رومز اور labs کو بھی دور حاضر کے مطابق بہتر کیا جائے۔ خاص طور پر سرکاری سکولوں میں ابتدائی کلاس رومز (پلے گروپ اور نرسری وغیرہ) کو role model بنایا جائے۔"

محترمہ! آپ اس پر کوئی بات کرنا چاہتی ہیں کیونکہ منسٹر صاحب اور میاں رفیق نے اس قرارداد کو oppose کیا ہے؟

بیگم خولہ امجد: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے بنا دیئے ہیں تو مجھے بتایا جائے کہ کس سکول کو اس طریقے سے role model بنایا گیا ہے کیونکہ عموماً اتنے زیادہ سکول نہیں ہیں جنہیں role model بنایا گیا ہو؟

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات وثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! اگر آپ کہیں تو محکمہ کی طرف سے بھجوائے گئے جواب کو پڑھ دوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ پڑھ دیں۔

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات وثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! اس قرارداد ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ صوبے کے سرکاری سکولوں کے کلاس رومز اور لیبارٹریوں کو دور حاضر کے مطابق بنایا گیا ہے جن کو وقت کے ساتھ بہتر کیا جاتا رہتا ہے۔ پرائمری سکول میں ہر ضلع کی سطح پر kids rooms بنائے گئے ہیں جن میں نرسری اور پلے گروپ کے بچوں کو کھیلنے اور سیکھنے کے لئے ہر طرح کی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں اور ان کی راہنمائی اور مدد کے لئے باقاعدہ ایک خاتون "کیئر ٹیکر" بھی رکھی گئی ہے۔ سرکاری سکولوں میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ اساتذہ تعلیم دے رہے ہیں جن میں سے اکثر ایم فل اور پی ایچ ڈی بھی ہیں جنہیں محکمانہ تربیت کے بعد سکولوں میں تعینات کیا گیا ہے۔ Non salary بجٹ کے ذریعے سرکاری سکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا ہے اور چھوٹے بچوں کے لئے پلے گراؤنڈ اور کھیلنے کا سامان فراہم کیا گیا ہے۔ چنانچہ تحریک ہذا میں دی گئی تجاویز پر محکمہ کی سطح پر پہلے ہی کام کیا جا رہا ہے لہٰذا اس قرارداد کو منظور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میری اس قرارداد میں چھوٹی سی ترمیم ہے جو اسے ایک بہتر شکل دے سکتی ہے۔ میری ترمیم یہ ہے کہ ای سی روم وغیرہ چھوٹے بچے جو پلے گروپ والے ہیں ان کے لئے بنائے جائیں تو اس قرارداد میں ای سی روم کا اضافہ کر دیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب نے بھی اس قرارداد میں ایک ترمیم دی ہے تو یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی سکولوں کی طرح سرکاری سکولوں کے کلاس رومز اور labs کو بھی دور حاضر کے مطابق بہتر کیا جائے۔ خاص طور پر سرکاری سکولوں میں ابتدائی کلاس رومز (پلے گروپ اور نرسری وغیرہ) کو role model بنایا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: چوتھی قرارداد ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

دریائے جہلم چک نظام کے مقام پر پل تعمیر کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"عرصہ دراز سے دریائے جہلم پر چک نظام کے مقام پر پل کی تعمیر کا منصوبہ تھا تاکہ ضلع جہلم اور ضلع سرگودھا کی عوام کی مسافت میں تقریباً ایک سو کلومیٹر کی کمی ہو سکے لیکن اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود ابھی تک یہ پل نہیں بن سکا۔ یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ فوری طور پر دریائے جہلم پر چک نظام کے مقام پر پل تعمیر کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"عرصہ دراز سے دریائے جہلم پر چک نظام کے مقام پر پل کی تعمیر کا منصوبہ تھا تاکہ ضلع جہلم اور ضلع سرگودھا کی عوام کی مسافت میں تقریباً ایک سو کلومیٹر کی کمی ہو سکے لیکن اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود ابھی تک یہ پل نہیں بن سکا۔ یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ فوری طور پر دریائے جہلم پر چک نظام کے مقام پر پل تعمیر کیا جائے۔"

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات وثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! مفاد کا کام ہے تو I approve

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"عرصہ دراز سے دریائے جہلم پر چک نظام کے مقام پر پل کی تعمیر کا منصوبہ تھا تاکہ ضلع جہلم اور ضلع سرگودھا کی عوام کی مسافت میں تقریباً ایک سو کلومیٹر کی کمی ہو سکے لیکن اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود ابھی تک یہ پل نہیں بن سکا۔ یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ فوری طور پر دریائے جہلم پر چک نظام کے مقام پر پل تعمیر کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد ڈاکٹر نجمہ افضل خان کی ہے۔ محترمہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

پنجاب میں خواتین کے تحفظ کے لئے بنائے گئے قوانین کو سکولز و کالجز کے سلیبس میں شامل کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب میں خواتین کے تحفظ کے لئے بنائے گئے قوانین کو سکولز/کالجز کے سلیبس میں شامل کیا جائے تاکہ طلباء و طالبات کو آگاہی حاصل ہو سکے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب میں خواتین کے تحفظ کے لئے بنائے گئے قوانین کو سکولز/کالجز کے سلیبس میں شامل کیا جائے تاکہ طلباء و طالبات کو آگاہی حاصل ہو سکے۔"

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات و ثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ قرارداد غیر مؤثر ہے کیونکہ پہلے ہی محکمہ نے سلیبس میں chapters شامل کر لئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: chapters شامل کر لئے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات و ثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، شامل کر لئے ہیں اور اگر آپ کہیں تو میں محکمہ کی طرف سے آئے جواب کو پڑھ دیتا ہوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کوئی بات کرنا چاہتی ہیں؟

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! اگر سلیبس میں شامل کر لیا گیا ہے تو میرا مقصد یہی تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ withdraw کر رہی ہیں؟

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں کہ ہمارے ملک کی نصف آبادی خواتین پر مشتمل ہے اور خواتین کی اکثریت کو پنجاب حکومت کی طرف سے ان کے تحفظ کے لئے بنائے ہوئے قوانین سے آگاہی نہ ہے تو میں یہ ضروری سمجھتی ہوں کہ اگر ان قوانین کے بارے میں ایک chapter سکولز اور کالجز کے سلیبس میں شامل کر دیا جائے تو اس سے طلباء و طالبات میں آگاہی

آئے گی اور معاشرے میں بہتر تبدیلی آئے گی۔ بچیاں اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے آواز بلند کر سکتی ہیں اور لڑکوں میں بھی قانون سے آگاہی کے بعد ایک احترام کا احساس پیدا ہو گا اور چونکہ یہ مارچ کا عالمی یوم خواتین کا مہینہ ہے تو اس میں خواتین کے ساتھ اظہار یکجہتی کے طور پر بھی اس ایوان میں میری یہ استدعا ہے کہ اس کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! منسٹر صاحب بتا چکے ہیں کہ یہ already syllabus کا حصہ ہے تو آپ اس قرارداد کو withdraw کر لیں۔

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو withdraw کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ کی قرارداد withdraw ہوئی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا اس کے اوپر ایک سوال تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ویسے ہی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں میں اس کو withdraw کر چکا ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ اس کو syllabus کا حصہ بنا دیا گیا ہے تو کون سی کلاس کے syllabus میں یہ شامل کر دیا گیا ہے نرسری پر یپ یا میٹرک میں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات و ثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! خواتین کے تحفظ کے لئے بنائے گئے قوانین کی روشنی میں اردو کی درسی کتاب برائے جماعت ہشتم میں ایک چیپٹر باعنوان خواتین کا مقام اور اُن کے حقوق شامل کر دیا گیا ہے اور مزید نہم، دہم اور مطالعہ پاکستان بارہویں جماعت کی درسی کتاب میں خواتین کے تحفظ کے حوالے سے مواد نظر ثانی اور جائزے کے مراحل میں سے منظوری کے بعد درج بالا کتاب میں شامل کر دیا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، clear ہو گیا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مردوں کے حقوق کے بارے میں بھی درسی کتب میں چیپٹر شامل کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ تفصیلی قرارداد لے کر آئیں جو آپ کے ساتھ مظالم ہو رہے ہیں سارے مرد حضرات آپ کو سپورٹ کریں گے۔ جی، اب قواعد کی معطلی کی تحریک متفقہ طور پر میرے

پاس آئی ہوئی ہے یہ سردار وقاص حسن موکل، چودھری عامر سلطان چیمہ اور گورنمنٹ کی طرف سے بھی یہ تحریک ہے محترمہ خدیجہ عمر سوشل میڈیا پر توہین آمیز مواد کی اشاعت کی مذمت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ جی، محترمہ! آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سوشل میڈیا پر توہین آمیز مواد کی اشاعت کی مذمت کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سوشل میڈیا پر توہین آمیز مواد کی اشاعت کی مذمت کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سوشل میڈیا پر توہین آمیز مواد کی اشاعت کی مذمت کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محرکہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

حضرت محمد کی توہین کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جو لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کی بنیاد پر قائم ہوا۔ پاکستان کا آئین و قانون تمام انبیائے کرام علیہم السلام بالخصوص امام الانبیاء خاتم النبیین والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم، تمام مقدس شخصیات رحمہ اللہ، شعائر اسلام کے تحفظ کی ذمہ داری لیتا ہے۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295-C ان ہی مقدس شخصیات و شعائر اسلام کے تحفظ کے لئے قائم کی گئی جبکہ حالیہ دنوں میں کچھ ناعاقبت اندیش اس قانون کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے شعائر اسلام کی عموماً اور امام الانبیاء خاتم النبیین والمرسلین حضرت جناب محمد مصطفیٰ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کی خصوصاً توہین کر کے اپنے ناپاک عزائم کو فروغ دیتے ہوئے فسادات کی آگ کو بھڑکانے کی پوری کوشش میں مصروف ہیں اور امت مسلمہ کے ایمان پر رقیق حملے کر کے پاکستان سمیت پوری دنیا میں نئے فسادات کو جنم دینے کے لئے کوشاں ہیں۔

ہمارا آئین اور قانون جہاں ہر قسم کی آزادی اظہار رائے کا حق دیتا ہے وہاں انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم سمیت کسی بھی مقدس شخصیت کی توہین کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔

وقت کا تقاضا یہ ہے کہ جو بد بخت افراد اور ان کے سہولت کار سوشل میڈیا پر کسی بھی طریقے سے شان رسالت مآب، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم اور دیگر مقدس شخصیات، قرآن پاک جیسی مقدس کتاب کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں ان کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی کر کے ان کے مرتکبین توہین رسالت مآب کے نام منظر عام پر لائے جائیں اور ان کو نشان عبرت بنایا جائے۔

صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اللہ عزوجل اور خاتم النبیین والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ کو راضی کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایسے گستاخانہ افعال کو روکنے کے لئے متعلقہ محکمہ C-295 کے تحت ایسے افراد اوران کے سہولت کاروں کو نشانِ عبرت بنائے اور سوشل میڈیا سمیت دیگر تمام ایسے ذرائع کے حوالے سے انفارمیشن ٹیکنالوجی پر ایک سخت مانیٹرنگ سسٹم قائم کرے اور سوشل میڈیا پر تمام لنک اور پیجز فوری طور پر بلاک کئے جائیں اور مرتکبین کے خلاف مثالی کارروائی کرتے ہوئے ان کو ایسی سزا دی جائے کہ آئندہ کوئی ایسی ناپاک حرکت کی جرأت نہ کر سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

وزیر قانون و پارلیمانی امور:(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ چاہتا ہوں اس قرارداد میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے اُس سے کوئی بھی شخص انکار نہیں کر سکتا بلکہ ہر کسی کے یہی جذبات ہیں تو اس میں put question کرنے سے پہلے اگر آپ ایوان کے دونوں اطراف کے جو معزز ممبران اس قرارداد کے حوالے سے کوئی اظہار خیال کرنا چاہیں تو آپ اُن کو موقع دے دیں اور اُس کے بعد put question ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں اس قرارداد کو پڑھ لوں پھر اس کے بعد جو معزز ممبر اظہار خیال کرنا چاہیں وہ کر لیں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بنیاد پر قائم ہوا۔ پاکستان کا آئین وقانون تمام انبیائے کرام علیہم السلام بالخصوص امام الانبیاء خاتم النبیین والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم، تمام مقدس شخصیات رحمہ اللہ، شعائر اسلام کے تحفظ کی ذمہ داری لیتا ہے۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ C-295 ان ہی مقدس شخصیات و شعائر اسلام کے تحفظ کے لئے قائم کی گئی جبکہ حالیہ دنوں میں کچھ ناعاقبت اندیش اس قانون کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے

شعائر اسلام کی عموماً اور امام الانبیاء خاتم النبیین والمرسلین حضرت جناب محمد مصطفیٰ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کی خصوصاً توہین کر کے اپنے ناپاک عزائم کو فروغ دیتے ہوئے فسادات کی آگ کو بھڑکانے کی پوری کوشش میں مصروف ہیں اور امت مسلمہ کے ایمان پر رکیک حملے کر کے پاکستان سمیت پوری دنیا میں نئے فسادات کو جنم دینے کے لئے کوشاں ہیں۔

ہمارا آئین اور قانون جہاں ہر قسم کی آزادی اظہار رائے کا حق دیتا ہے وہاں انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم سمیت کسی بھی مقدس شخصیت کی توہین کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔

وقت کا تقاضا یہ ہے کہ جو بد بخت افراد اور ان کے سہولت کار سوشل میڈیا پر کسی بھی طریقے سے شان رسالت مآب، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم اور دیگر مقدس شخصیات، قرآن پاک جیسی مقدس کتاب کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں ان کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی کر کے ان کے مرتکبین توہین رسالت مآب کے نام منظر عام پر لائے جائیں اور ان کو نشان عبرت بنایا جائے۔

صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اللہ عزوجل اور خاتم النبیین والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ کو راضی کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایسے گستاخانہ افعال کو روکنے کے لئے متعلقہ محکمہ 295-C کے تحت ایسے افراد اور ان کے سہولت کاروں کو نشانِ عبرت بنائے اور سوشل میڈیا سمیت دیگر تمام ایسے ذرائع کے حوالے سے انفارمیشن ٹیکنالوجی پر ایک سخت مانیٹرنگ سسٹم قائم کرے اور سوشل میڈیا پر تمام لنک اور پیجز فوری طور پر بلاک کئے جائیں اور مرتکبین کے خلاف مثالی کارروائی کرتے ہوئے ان کو ایسی سزا دی جائے کہ آئندہ کوئی ایسی ناپاک حرکت کی جرأت نہ کر سکے۔

تو جس طرح لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ اگر اس پر کوئی معزز ممبر بات کرنا چاہے تو وہ کر سکتے ہیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! جی، یہ قرارداد بہت عین موقع پر آئی ہے اور اس کی سخت ضرورت ہے اور میں تو پوائنٹ آف آرڈر پر ویسے بھی بات کرنا چاہتا تھا کہ یہ جو ہماری قرارداد متفقہ طور پر آ رہی ہے یہ ملک سے فسادات کو ختم کرنے کے لئے ہے اور انبیائے کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اولیاء عظام کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے پیچھے کئی لابیاں کام کر رہی ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ 1974 کے آئین کے تحت قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پا چکے ہیں یہ قومی اسمبلی کا فیصلہ ہے، سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے لیکن ان سب کے باوجود اب صورتحال یہ ہے کہ یہی قادیانی گروپ نے یوٹیوب پر مختلف عنوان بنائے ہوئے ہیں اور وہ اس پر اپنی ویڈیوز اپ لوڈ کر رہے ہیں۔ ان کے مختلف نام ہیں جن میں اسلام لائبریری، اسلام نظام، مسلم خطبہ اور انبیاء مسلم کمیونٹی ہے۔ وہ اس قسم کے اسلامی نام دے رہے ہیں اور ساتھ ایک منارہ جس کا نام "منارۃ المسیح" ہے جو قادیانیوں کے مرزا کا خصوصی symbol ہے وہاں یہ اس کا نشان دیا ہوا ہے۔ ان ویب سائٹس پر وہ کلمہ طیبہ لکھتے ہیں، جن چیزوں سے ان کو روکا گیا تھا وہ ان کو نشر کرتے ہیں اور ہزاروں لاکھوں لوگ اس کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ ہیں تو غیر مسلم لیکن اپنے آپ کو مسلمان کے طور پر show کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس قرارداد میں اس چیز کو بھی شامل کیا جائے کہ غیر مسلم جو اس قسم کی چیزیں show کر رہے ہیں، اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر رہے ہیں ان پر فوری طور پر پابندی لگائی جائے اور اس کو قانون کا حصہ بنایا جائے۔ بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! یہ جو معاملہ زیر بحث ہے یہ پچھلے کافی عرصے سے مغرب کی طرف سے ایک یلغار ہے کہ نبی کی شانِ اقدس میں مختلف طریقوں سے گستاخیاں کی جا رہی ہیں حالانکہ دین اسلام تمام انبیاء کے حوالے سے وہی جذبات رکھتا ہے جو نبی کے حوالے سے رکھتا ہے۔ دین اسلام میں کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی پر یہی فیصلہ ہے کہ اس کو سزائے موت دی جائے۔ اگر مغرب کو یا وہاں پر کچھ مخصوص گروہ کو اس کی جرأت ہو رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ بنیادی طور پر یہ کمزوری امت مسلمہ کی عوام کی طرف سے بالعموم اور سارے کے سارے امت مسلمہ کے حکمرانوں کی طرف سے بالخصوص ہے۔ وہ براہ راست اس کے ذمہ دار ہیں۔ میں عرض کروں گا کہ پاکستان کے اندر بالکل سوچی سمجھی سکیم کے تحت یہ سارا سلسلہ ہو رہا ہے اور اس میں ہمارے جذبات کو

بھڑکانے کی مسلسل کوشش کی جارہی ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ جو ہمارے متعلقہ محکمے ہیں وہ باوجوہ خاموش رہتے ہیں، چیزوں کو بروقت take up نہیں کرتے ہیں جس کے نتیجے کے اندر پھر یہ چیزیں پھیلتی ہیں۔ اُن کو یہاں سے بھی کچھ ایجنٹ میسر آتے ہیں جو اس کو آگے share کرتے ہیں اور یہ سلسلہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یوٹیوب اور اس طرح کا مواد جب سوشل میڈیا پر آتا ہے تو حکومت کے پاس اس کو بند کرنے کی پوری صلاحیت موجود ہے ایسا نہیں ہے کہ ہم اس کو block نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ حکومت کو اپنی پوری ذمہ داری کا احساس کرنا چاہئے اور ایسے تمام ویب سائٹس کو بند کرنا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بنیادی طور پر یہ کام وفاق کا ہے انہیں باقاعدہ طور پر اپنا ایک سیل بنانا چاہئے تاکہ جو چیزیں اس طرح کی آرہی ہیں ان کو از خود evaluate کریں، از خود ان چیزوں کو block کریں اور اس کا کوئی جواب بھی تیار کرکے Facebook میں ڈالیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام ہمارے وفاق کے محکمہ انفارمیشن کا ہے لیکن وہ اس پر کام نہیں کرتا جس کے نتیجے کے اندر یہ چیزیں مسلسل آتی ہیں۔ بعض ناخوش گوار واقعات بھی ہوتے ہیں ہمارے ملک میں بھی جب کوئی اس طرح کا واقعہ ہوتا ہے تو ہمارا قانون بھی اس کو lookafter نہیں کرتا۔ جس طرح ایک گورنر کے murder کا واقعہ ہوا وہ بھی اسی کا شاخسانہ تھا کہ ہمارے گورنر نے ایک بات کر دی تھی لیکن ہماری حکومت نے اس کو بروقت روکا نہیں، اس کی cognizance نہیں لی اور وہ معاملہ چلتا رہا جس کے نتیجے کے اندر وہ واقعہ رونما ہو گیا کہ ممتاز قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کارروائی سے کیا پھر اس حوالے سے ایک نئی بحث چھڑ گئی؟

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ قرارداد بڑی مثبت ہے اور ہم سب اس کی favour کریں گے اور ظاہر ہے کہ ہمارے جو اقلیتی بھائی ہیں انہیں بھی اس کا پورا احساس ہے وہ بھی اس کو favour کریں گے لیکن مجھے دکھ اس بات کا ہے، یہاں لاء منسٹر صاحب بھی تشریف فرما ہیں میں کہنا چاہوں گا کہ مستقل طور پر پیش بندی کرنے کے حوالے سے حکومت کو سوچنا چاہئے کیونکہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے اور یہ آئینی تقاضا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ یہ کام انہیں بہتر طریقے سے کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اس موقع پر میں اسلام آباد ہائی کورٹ کے جسٹس شوکت صدیقی کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی جرأت کے ساتھ ان سارے معاملے کو take up کیا ہے۔ انہوں نے پورے اسلامیان پاکستان بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کی بہت صحیح ترجمانی کرتے ہوئے اس کو take up کیا ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ایک لابی اُن جسٹس صاحب کے خلاف اپنی کارروائیوں میں مشغول

ہو گئی ہے کہ ان جج کو کسی طریقے سے یہاں سے ہٹایا جائے لیکن ظاہر ہے کہ جو اللہ فیصلہ کرے گا وہی ہو گا لیکن بہر حال انہوں نے جس جرأت سے کام کیا ہے میں اسے خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ خلیل طاہر سندھو!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ جو قرارداد پیش کی گئی ہے میں ذاتی طور پر، on behalf of our minority members اور پوری پاکستانی اقلیت کی طرف سے اس کی بھرپور حمایت کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ بہت بڑی زیادتی ہے کہ ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے دلوں کو دکھایا جائے۔ جس طرح ابھی مولانا صاحب فرما رہے تھے کہ اس سے پہلے بھی بہت ساری مذموم حرکات ہوئی ہیں۔ جس طرح ٹیری جان تھا، اُس وقت بھی ہم نے نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں مسیح لوگوں اور دوسروں نے اس کے خلاف بائیکاٹ کیا اور اس کے خلاف جلوس بھی نکالے۔ پھر سلمان رشدی کے خلاف جلوس نکالے۔ جو آپ کے جذبات ہیں وہی ہمارے جذبات ہیں اب بھی ہم ہر طرح سے آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیشہ ایسے تمام لوگوں کی، میں چاہتا ہوں اور میں نے worthy Law Minister سے permission لی کہ میں بات کرنا چاہتا ہوں اور آپ درست فرما رہے ہیں کہ ایسے لوگوں کی صرف مذمت سے کام نہیں چلے گا بلکہ اب ان کی مرمت سے کام چلے گا جو دوسرے لوگوں کے دل دکھاتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے اگر مائنڈ نہ کریں، میری بہن نے کہا ہے کہ 295(C) میں تمام شخصیات کے بارے میں سزائے موت ہے۔ یہ میں تھوڑا clear کر دوں کہ 295(a) اور 298 تک یہ ساری دفعات ہیں اور جو نبی کے بارے میں ہے وہ 295(c) purely ہے، قرآن پاک کی بے حرمتی کے بارے میں 295(b) ہے اور باقی دفعات جن میں دو سال سزا ہے وہ باقی انبیاء کرام کے لئے ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف law کو clear کرنے کے لئے کہہ رہا ہوں لیکن جہاں تک آپ کے جذبات ہیں یقین کر لیں ہمیں بھی انتہائی دکھ ہے۔ مجھے اس بات پر بھی فخر ہے اور ہمارے یہاں پر جو نئے ممبرز بیٹھے ہیں میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ جب سابقہ اسمبلی تھی تو جو اسمبلی میں نبی کے بارے میں نعت شریف پڑھی جاتی ہے تو لاء منسٹر صاحب نے اس کے بارے میں 13 افراد کی ایک کمیٹی بنائی تھی۔

وہاں چھ ووٹ ایک طرف تھے اور چھ دوسری طرف تھے I was the only Christian جس نے کہا تھا کہ یہ پڑھی جانی چاہئے اس سے ہمیں بھی فیض حاصل ہوگا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ایک بار پھر، میرے پاس اس کے بارے میں کوئی زیادہ الفاظ نہیں ہیں لیکن ڈاکٹر سید وسیم اختر اور مولانا صاحب کی بات ٹھیک ہے کہ بہت ساری سازشیں ہوتی ہیں تاکہ ہم سب لوگوں کو اور خاص طور پر مسلمان بہن بھائیوں کے جذبات کو اس طرح سے ابھارا جائے کیونکہ ظاہر ہے کہ یہ مسلمان بہن بھائیوں کے ایمان کا حصہ ہے کہ ان کی جان، آل اولاد اور ہر چیز نبی اکرم پر قربان ہے اس لئے میں ہر طریقے سے اور اپنے اقلیتی ممبران کے behalf پر بھی اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مہربانی۔ جی، مولانا صاحب!

جناب ابوحفص محمد غیاث الدین: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ

فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا

قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾

صدق اللہ مولنا العظیم

جناب سپیکر! اسلام کی عظیم ہستیوں کی عزت واحترام اور عظمت کی خاطر جو قرارداد پیش کی گئی ہے جس میں نہ صرف یہ ایوان مسلمان بلکہ یہاں پر جتنے بھی دوسرے انبیاء کرام کے ماننے والے تشریف رکھتے ہیں۔ وہ بھی اس قرارداد کے ساتھ ہیں جیسا کہ میرے فاضل ممبر ابھی فرما رہے تھے اس لئے کہ اسلام نے ہمیں یہ درس دیا ہے کہ نہ صرف اپنے نبی بلکہ اللہ تعالیٰ کے جتنے انبیاء کرام ہیں بلکہ دیگر مذاہب کے جتنی عظیم شخصیات ہیں ان کا ادب واحترام کرنے کا بھی اسلام نے درس دیا ہے۔ ہم نہ صرف سرکار دو عالم محمد بلکہ جملہ انبیاء کرام پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارا ایمان مفصل یہی ہے کہ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ جتنے کے جتنے رسول ہیں ہم تمام کو مانتے ہیں اور ان تمام کا ادب واحترام کرتے ہیں لہٰذا اس قرارداد کو ہم تہہ دل سے بلکہ اپنا ایمان سمجھتے ہیں اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نبی کریم کی ذات تو درکنار آپ جو فیصلہ فرما دے اس فیصلہ پر اگر کوئی ذرا سا بھی سقم ڈالے تو اس کو بھی ایماندار نہیں مانتا ہے۔ حضور کی ذات بڑی ورالوریٰ ہے اللہ نے فرمایا کہ تیرے رب کی قسم ہے اس وقت تک کوئی

ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ جو آپ فیصلہ فرمادیں اور اس فیصلے کو دل سے تسلیم نہ کر لے۔ اگر آپ کے فیصلے کو کوئی نہ مانے تو اللہ اس کو ایماندار نہیں مانتا تو آپ کی ذات سے متعلق ذرا سی بھی کجی پیدا کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ہمارے آئین پاکستان میں لکھا ہے کہ جو بھی اسلامی مشاہیر کی ذرا سی بھی توہین کرتا ہے یا توہین کا شائبہ بھی نکلتا ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور وہ قتل کا مستحق ہے لہٰذا اس قرارداد کو ہم متفقہ طور پر تسلیم کرتے ہیں اور بالکل ہم وفاقی حکومت اور وفاقی اداروں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس قسم کی جو بھی سازش کرتا ہے اس کا فوری طور قلع قمع کیا جائے۔ جس طرح سے میرے فاضل ممبر نے کہا ہے کہ جسٹس شوکت صدیقی صاحب نے جس ہمت اور حوصلہ کا مظاہرہ کیا ہے ہم اس کی داد دیتے ہیں اور ہم یہی چاہتے ہیں کہ اسی قسم کے عدلیہ کے نمائندے ہونے چاہئیں۔ جو نہ صرف ملک بلکہ اسلام کی مشاہیر شخصیات کی عزت کا تحفظ کریں۔ شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں محمود الرشید!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ ایک انتہائی اہم اور حساس معاملہ ہے اور سچی بات یہ ہے کہ اہل ایمان کا تو ایمان ہی مکمل نہیں ہوتا جب تک ہم دیگر انبیاء کرام پر ایمان نہ لے کر آئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جیسے ڈاکٹر سید وسیم اختر نے کہا ہے کہ یہ بین الاقوامی سطح پر ایک conspiracy ہے جو وقفے وقفے سے کبھی ڈنمارک کی طرف سے خاکے آجاتے ہیں، کبھی سلمان رشدی کی طرف سے کوئی بات آجاتی ہے۔ یہ مسلمانوں کے جذبات کے ساتھ کھیلنے سے ہمارے ایمان کو چیلنج کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہم بے عمل مسلمان ہیں لیکن ان تمام بے عملیوں کے باوجود شاید ہم سے بہت نماز نہیں پڑھتے ہوں گے، شاید سارے روزے بھی نہیں رکھتے ہوں گے اور شاید عملی زندگی کے اندر بے شمار اس طرح اور کوتاہیاں اور گناہ سرزد ہو جاتے ہیں لیکن جہاں پر آقا محمد کی ذات کا معاملہ آئے گا، قرآن مجید کی بات آئے گی اور مقدس ہستیوں کی بات آئے گی تو ہم میں سے کوئی فرد وہ کتنا بھی بے عمل مسلمان کیوں نہ ہو وہ پیچھے نہیں ہٹے گا۔ وہ اپنی گردن کٹوانے کو اپنے لئے اعزاز سمجھے گا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ across the board پوری قوم اس وقت افسردہ ہے کہ یہ ہمارے ساتھ کیا ہوا؟ اس کا ایک پہلو یہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس شور شرابہ سے پہلے جب یہ بات ہو رہی تھی تو اس وقت ہمارے ادارے کہاں تھے؟ وزارت مذہبی امور کہاں تھی اور پیمرا کہاں تھا۔ یعنی اس بات کو

پھیلنے کی بجائے جونہی یہ بات منظر پر آئی تھی تو فوری طور پر ان اداروں کو حرکت میں آنا چاہئے تھا اور اگر حرکت میں آتے تو شاید یہ معاملہ اتنا نہ پھیلتا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ میری بہن خدیجہ عمر اور باقی سارا ایوان مبارکباد کا مستحق ہیں۔ اب ہم اس پر بالکل ایک قرارداد پاس کر کے چپ کر کے نہیں بیٹھیں گے۔ اس قرارداد کی منظوری کے بعد ہم اس کا follow up چاہئیں گے کہ ان افراد کو تلاش کیا جائے، تہہ تک پہنچا جائے کہ وہ کون سے لوگ ہیں اور کون سا گروہ ہے۔ وہ کن افراد کی ایماء پر کرتے ہیں وہ ملک کے اندر ہیں یا ملک سے باہر ہیں، وہ صیہونی طاقتیں ہیں یا وہ کون سی لابیاں ہیں جو اس طرح کی حرکتیں کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی سنجیدہ معاملہ ہے اور لاء منسٹر صاحب بھی یہاں بیٹھے ہیں تو میں آپ کے توسط سے چاہوں گا کہ ہم قرارداد پر عملدرآمد کو یقینی بنائیں۔ اس میں جو افراد ملوث ہیں وہ بے نقاب ہوں۔ سچی بات یہ ہے کہ اگر ماضی کے اندر بھی ایسے افراد کو پکڑ کر نشان عبرت بنایا جاتا تو کوئی اس طرح کی جرأت نہ کرتا۔ جب یہ بات ہوتی ہے تو ہمارے جذبات اس وقت against ہوتے ہیں، ہم یہاں پر بات بھی کرتے ہیں اور قرارداد بھی پیش کرتے ہیں لیکن اس کے بعد جونہی معاملہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو پھر دوبارہ چند مہینوں اور چند سالوں کے بعد یہ معاملہ اٹھ جاتا ہے تو میری آپ سے استدعا ہے کہ جو بھی لوگ ہیں، سنا ہے کہ ایجنسیوں نے کچھ لوگ interrogate کر لئے ہیں اور کچھ پکڑے گئے ہیں۔ ان کو پکڑنے کے بعد پوری قوم اور پوری دنیا دیکھے کہ توہین رسالت کے مرتکب افراد کے ساتھ کس طرح کا سلوک کیا جا سکتا ہے۔ انہیں نشان عبرت بنایا جائے تاکہ آئندہ کسی کو اس طرح کی جرأت حاصل نہ ہو۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جن معزز ممبران نے اس قرارداد پر گفتگو کی ہے اور لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی اس پر بات کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات درست

ہے کہ ہمارا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہے جب تک ہم اپنے تمام عزیز ترین رشتوں سے بڑھ کر محبت اور عقیدت اپنے نبی حضرت محمدؐ سے نہ رکھیں۔ ٹھیک ہے کہ ایمان کے بعد کون بہتر مسلمان ہے اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ مختلف عبادات بھی ہیں اور اعمال بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ توفیق دے کہ ہم بہتر سے بہتر مسلمان بننے کی کوشش بھی کریں اور اللہ تعالیٰ اس کی بھی توفیق دے لیکن اللہ کی کسی بھی بزرگ ہستی کے متعلق ایک ایسی گفتگو کرنا جو اس ہستی سے عقیدت رکھنے والوں کے لئے ناقابل برداشت ہو اور یہ کہ ایک ایسی ہستی جو ہمارے ایمان کے مطابق تمام برگزیدہ ہستیوں کی سردار ہے اور ان سے کروڑوں اور اربوں لوگوں کی عقیدت منسلک ہے۔ اس ہستی سے متعلق ایسی نازیبا گفتگو کرنا جو اربوں لوگوں پر ایک ایسے اثرات مرتب کرے، ان کے دلوں کو ضرب پہنچائے یہ ایک فتنہ ہے اور یہ فساد فی الارض ہے جس کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے۔ وہ فرد جو دنیا اور زمین پر فتنہ فساد فی الارض برپا کرے تو اس کی سزا بالکل موت ہے۔

جناب سپیکر! اس میں، میں سمجھتا ہوں کہ وہ بعض لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ہم بڑی advance سوچ رکھتے ہیں۔ انہیں اس بات کو ان معنوں میں نہیں لینا چاہئے۔ یہ کوئی رجعت پسندی کی بات نہیں ہے اور نہ ہی اس قسم کی کوئی مذہب سے یا بنیاد پرستی کی چیز ہے۔ جو بھی فرد دنیا پر فساد فی الارض برپا کرے اور فتنہ پھیلا تو ایسے فرد کے لئے تمام دنیا کے مذہب اور دنیا کے قوانین میں بھی اس کی سزا کسی جگہ پر موت سے کم نہیں ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ 295(C) کی اس انداز میں مخالفت ہے وہ مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر! محترم خلیل طاہر سندھو نے جو بات کی ہے یقیناً اگر یہ اس بات کو چاہیں کہ باقی بھی جو نبی ہیں جن کے اوپر ہمارا ایمان ہے، قرآن پاک ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اس وقت تک ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ ہم تمام جو آسمانی کتابیں ہیں اور جو اللہ کے بھیجے ہوئے نبی ہیں ان کی نبوت کے اوپر ایمان نہیں لاتے تو جس نبی کی نبوت کے اوپر میرا ایمان ہے اس کے متعلق اگر کوئی بھی فرد ایسی گفتگو کرتا ہے تو یقیناً میں سمجھتا ہوں کہ وہ بالکل موت کا ہی حقدار ہے اور 295(c) میں اگر کوئی اس قسم کی چیز شامل نہیں ہے تو اس کو شامل کیا جا سکتا ہے تاکہ اس قسم کا کوئی پراپیگنڈہ نہ ہو۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بات رکھنی چاہوں گا کہ آج ٹھیک ہے، ہوتا ایسے ہی ہے کہ ایک قرارداد پاس ہو جاتی ہے، اس کے اوپر اظہار خیال ہو جاتا ہے، اگر لیڈر آف دی اپوزیشن بھی اس تجویز کو approve کریں تو آج میں سمجھتا ہوں کہ جتنی بھی ہم کمیٹیز بناتے ہیں اور ان کے ذمہ یہ بات لگاتے

ہیں کہ یہ سوال ہے، یہ قرارداد ہے، یہ فلاں چیز ہے آپ اس کے اوپر عمل کریں یا عمل کروائیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر کوئی اور قرارداد نہیں ہے، کوئی اور کام نہیں ہے کہ جو کمیٹی ہے اگر وہ کرے تو وہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی سرخرو ہوگی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! وہ نہ صرف اپنے لئے بلکہ اس پورے ایوان کے لئے کیونکہ اس ایوان کی approval سے ہی اس کمیٹی کو یہ کام سونپا جائے گا تو میری یہ تجویز ہے کہ آپ اس پر ایک کمیٹی تشکیل دیں، اس کمیٹی میں جو ہمارے مذہبی لحاظ سے ایسے ممبران ہیں جو کہ یقیناً اس بارے میں ہم سے بہتر طور پر مذہب سے واقفیت رکھتے ہیں ان لوگوں کو بھی لیں اور خاص طور پر آئی ٹی سے متعلقہ ہمارے کوئی پروفیشنلز ہیں، جن کا علم ہے، قانون سے متعلقہ جن کو سمجھ ہے، ایسے ممبرز کی آپ آٹھ، دس یا بارہ لوگوں کی ایک کمیٹی بنائیں، وہ کمیٹی ہر سیشن میں بیٹھے، وہ بیٹھ کر نہ صرف اس پر ہونے والی جو کارروائی ہے اس کو دیکھے کہ جس جس level کے اوپر بھی، جو جو ڈیپارٹمنٹ بھی اس بارے میں جو کام کر رہا ہے اس کو وہ مانیٹر بھی کرے، oversight بھی کرے، suggest بھی کرے اور وہ اپنے means سامنے لائے کہ جن کے اوپر پنجاب گورنمنٹ عمل کر سکتی ہے تو پنجاب گورنمنٹ کرے، وفاقی حکومت کر سکتی ہے تو ہم ان کو recommend کریں تاکہ اس سوشل میڈیا کے ذریعہ سے جو خرابیاں معاشرے میں inject کی جارہی ہیں ان کو نہ صرف اس حوالے سے بلکہ دیگر حوالوں سے بھی جو ہماری دوسری مذہبی اقدار ہیں، ہماری دوسری علاقائی اقدار ہیں ان کو بھی جس طرح سے injure کیا جا رہا ہے اس کی بھی روک تھام کرے۔ یہ کمیٹی ہر سیشن میں اپنی رپورٹ اس ایوان میں پیش کرے کہ انہوں نے ایک سیشن سے لے کر دوسرے سیشن تک اس بارے میں کیا کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ہمارا ایسا قدم ہوگا کہ جو آج اس قرارداد کے ذریعہ یا آج جو ہم نے اظہار خیال کیا ہے اس کے ذریعہ جو ہمارے جذبات ہیں اور یقیناً یہ جذبات ہمارے from the core of our hearts ہیں، یہ کوئی وقتی بات نہیں ہے تو اسی انداز سے ہم اپنے ان جذبات کو اور اپنے اس عمل کو اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی قابل قبول کر سکتے ہیں اور اس معاملے میں بہتری بھی لا سکتے ہیں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! اس پر آج ہی ہم انشاء اللہ ایک کمیٹی بنا دیتے ہیں۔ میرے خیال میں کافی تفصیل سے بات ہو گئی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس حوالے سے میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں، آپ سب تشریف رکھیں۔ میرے خیال میں لاء منسٹر صاحب نے بھی اور لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی کافی تفصیل سے بات کر لی ہے۔
میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں صرف ایک دو منٹ اس پر بات کروں گا۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ بات کریں۔
محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! وقاص صاحب کا بھی نام ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں اس کو دیکھتا ہوں کہ کمیٹی میں کس کو شامل کرنا ہے۔
محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ سینیٹ میں بھی کامل علی آغا صاحب نے اپنی لیڈرشپ کے حکم کے اوپر یہ قرارداد وہاں پر پیش کی تھی جو کہ منظور ہوئی تھی۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! یہ آپ کی طرف سے پیش کی گئی ہے بلکہ یہ ساری قرارداد متفقہ ہے۔
میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ایک دو تجاویز کے حوالے سے میں بات کرنا چاہوں گا۔ سب سے پہلے تو یہ ہے کہ جو قرارداد پیش کی گئی ہے اور نبی پاک کے حوالے سے جو ہم یہاں پر بات چیت کر رہے ہیں تاکہ بہتر انداز میں ان چیزوں کو ensure کریں کہ آئندہ کوئی بھی شخص یا کوئی بھی بے راہ روی کا شکار جو فرد ہے وہ آپ کی شان میں کوئی گستاخی نہ کر سکے۔ اس حوالے سے ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد اگر میں آپ کو پیدا نہ کرتا تو دنیا میں، میں کوئی چیز بھی پیدا نہ کرتا، اتنی محبت کا اظہار اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پاک سے فرمایا ہے۔

جناب سپیکر! تمام انبیاء کرام کے بارے میں، تمام الہامی کتابوں کے بارے میں جس طرح دوستوں نے بات کی ہے ہمارا ایمان مکمل ہی نہیں ہوتا، کوئی ایک بندہ کہے کہ میں فلاں نبی کے اوپر ایمان نہیں لاتا تو اس کا ایمان ہی مکمل نہیں ہے، یہاں تک کہا گیا ہے تو آپ کی جو شان ہے وہ اللہ تعالیٰ نے جو آخری کتاب ہے اس کے اندر بیان فرما دی ہے اور اس کے اندر تمام چیزیں، اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے چادر اوڑھنے کو بھی ایک مقام فرما دیا، آپ کے اٹھنے، بیٹھنے، سونے اور لیٹنے غرضیکہ ہر چیز کو اتنا مقبول فرما دیا کہ اس کی کوئی مثال ہی نہیں ہے، کئی الہامی کتابوں کے اندر، اس قرآن پاک کے اندر اللہ تعالیٰ نے جو فرما دیا ہے۔

جناب سپیکر! اب بات آ جاتی ہے کہ جس طرح لاء منسٹر صاحب نے فرمایا ہے، میری گزارش ہو گی کہ بالکل ایک کمیٹی بننی چاہئے، اس کمیٹی کے اندر جو ہمارا آئی ٹی پنجاب کا پورا ایک ڈیپارٹمنٹ ہے اس کو اور جو فیڈرل level کے اوپر جو آئی ٹی کا ڈیپارٹمنٹ ہے اس کو شامل کیا جائے۔ ادھر سے ہمارے کچھ ممبرز جو بہتر طور پر اپنے اسلامک نظریات کی تشریح کر سکتے ہیں ان کو اس کمیٹی میں ڈال کر بہتر انداز میں دیکھا جائے اور فیڈرل level کے اوپر آئی ٹی کی جو منسٹری ہے اس کے ساتھ take up کیا جائے کہ جس طرح سعودی عرب اور دوسرے جو اسلامی ممالک ہیں ان کے ہاں اس طرح کا مواد پہلے ہی deduct کر لیا جاتا ہے، پہلے ہی اس کو فلٹر کر لیا جاتا ہے، پہلے ہی اس کو pursue کر لیا جاتا ہے اور جو کرنے والا ہوتا ہے اس کو پہلے سے ہی ایک ہی message کے اوپر پکڑ لیا جاتا ہے اور اس کو سزا دی جاتی ہے۔ اس طرح کا کوئی میکنزم بنانے کی ضرورت ہے کیونکہ اب انفارمیشن ٹیکنالوجی کا دور ہے، اب تو ہر چیز کہاں سے نکلی ہے اور کہاں تک پہنچی ہے، میرا خیال ہے کہ ہر چیز کا چند سیکنڈ کے اندر پتا چل جاتا ہے کہ کس بندے نے کس جگہ سے اس کو شروع کیا تھا اور جو code ہے یا کہاں سے یہ شروع ہوئی ہے۔ میری گزارش ہو گی کہ جو پنجاب آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ ہے، جو فیڈرل آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ ہے، ان دونوں آئی ٹی ڈیپارٹمنٹس کے ساتھ جنہوں نے اس کو پورے ملک کے اندر implement کرنا ہے ہماری ان تجاویز کو ان کے ساتھ بیٹھ کر share کیا جائے، اس میں ممبران اسمبلی کو ضرور رکھا جائے تاکہ ان کی مثبت تجاویز کو بہتر انداز میں implement کیا جائے تاکہ آئندہ کسی کو یہ جرأت ہی نہ ہو۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: آج انشاء اللہ ایک کمیٹی بناتے ہیں۔ جی، حاجی عمر فاروق!

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے وقت دیا۔ میں اپنی بہن کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اللہ کرے اس کی آخرت میں بخشش کا یہ ذریعہ بن جائے اور ہم سب کی بخشش کا ذریعہ بنے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ کہوں گا کہ جس نبی کریم کی ذات کے حوالے سے بات کی تو وہ ایسی ہستی ہے کہ جنہیں خاتم النبیین آخری نبی کے ساتھ ساتھ رحمت العالمین بھی کہا گیا، رحمت العالمین پوری کائنات کے لئے رحمت کا باعث ہیں، اس میں کسی مذہب، کسی فرقے، کسی نسل، کسی ذات، کسی ملک کی تمیز نہیں، پورے عالم کے لئے ہیں اور میں ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے پورے دعوے سے کہتا ہوں کہ میرے نبی کی تعلیم میں کسی جگہ بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش پیغمبر کے تمام

عقائد، نظریات اور تعلیم کی کسی جگہ بھی تضحیک نہیں ملے گی اور یہی وجہ ہے کہ آدم سے لے کر خاتم النبیین تک ہم ایمان رکھتے ہیں اور سارے اس کی تائید کر رہے ہیں۔ اس قسم کے اقدام بعض دفعہ چونکہ میری بہن نے اپنی تحریک میں ایک لفظ لکھا ہے کہ پاکستان کا مطلب کیا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پاکستان کی نظریاتی بنیاد ہے، اس پاکستان کی بنیاد کو بعض دفعہ پاکستان کی دشمن قوتیں چیک کرتی ہیں کہ آج بھی یہ پاکستانی اس بنیاد پر کھڑا ہے کہ نہیں۔

جناب سپیکر! نمبر 2 دنیا مختلف سازشوں، این جی اوز، مختلف اداروں، افراد اور وسائل کے ذریعے بحیثیت مسلمان ہمیں ٹیسٹ کرتی ہے کہ ان کا ایمان کہاں ہے۔

جناب سپیکر! میں اپوزیشن لیڈر صاحب کی بات کی تعریف کرتا ہوں، ہم میں ہزار کمزوریاں ہوں گی لیکن اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ ہم اس act پر اپنی اولادیں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جب صحابہ کرام نے اللہ کے حبیب کو مخاطب کیا کہ اے اللہ کے حبیب میرے ماں باپ آپ پر قربان تو میں سمجھتا ہوں کہ جس ہستی پر ماں باپ قربان، اولاد قربان تو ہم اسے کسی مصلحت، سیاسی پارٹی بازی یا مسلک کی نذر نہیں ہونے دیں گے۔ اس ایوان نے اس issue کو جس طرح متفقہ طور پر لیا میں اس پرا یوان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور ہم اسے صرف اور صرف اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سندھو صاحب کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے مینارٹی کی طرف سے کھڑے ہو کر جس کھلے انداز سے کہا کہ یہ مسلمانوں کی غیرت کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ اقلیت کی بھی غیرت کا مسئلہ ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخر میں گزارش کرتا ہوں کہ اسے بڑے serious طریقے سے روکنے کے لئے لاء منسٹر صاحب کی تجویز سے اتفاق ہے کہ کمیٹی بنی چاہئے لیکن میری ایک اضافی تجویز ہے کہ نہ صرف انبیا کرام، صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کے خلاف بلکہ تمام مذہبی منافرت پھیلانے کے لئے سوشل میڈیا پر جو کام کیا جاتا ہے اسے روکنے کے لئے اقدامات کریں۔ انبیاء پر تو کوئی دو رائے ہی نہیں اس پر تو کسی مفتی کسی عالم کسی ادارے سے اجازت لینے کی ضرورت ہی نہیں ہے یہ تو طے شدہ ہے لیکن ان سے ہٹ کر بھی اس قسم کی مذہبی منافرت اور فساد پھیلانے والا جو مواد show کیا جاتا ہے اس کا PEMRA یا IT کے جو بھی متعلقہ صاحب اختیار ادارے ہیں وہ فوری طور پر روکیں۔ آپ کے پاس فیڈرل سطح پر ایک ایسا ادارہ موجود ہے جس میں تمام مسالک کے لوگ بھی موجود ہیں جسے اسلامی نظریاتی کونسل کہتے ہیں تو کیوں نہ ایسا مواد سوشل میڈیا پر آنے سے پہلے ان سے اجازت لے لی جائے کہ کسی مسلک کا بھی کوئی

معاملہ ہو جو معاشرے میں فساد کا باعث نہ بنے اس کو بے شک سوشل میڈیا پر allow کریں لیکن ایسے تمام acts جو فساد کا باعث بنیں ان کو روکنے کے لئے سخت سے سخت قوانین اور اقدامات ہوں اور ان پر عمل ہو اور ان کو نشان عبرت بنایا جائے تاکہ وقتاً فوقتاً اس قسم کے act کر کے ہمارے ایمان کے جو test کرتے ہیں انہیں آئندہ روکا جا سکے۔ میں آخر میں یہی کہوں گا کہ " بعد از خدا تو ہی قصہ مختصر "۔ بہت مہربانی۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں نے ایک تصحیح کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں رفیق صاحب!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! میں نے آپ کو دیکھا ہے۔ آپ ابھی بیٹھیں، چنیوٹی صاحب! آپ بات کر چکے ہیں۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بے حد شکریہ کہ آپ نے مجھے floor عنایت فرمایا ہے۔ میری چند گزارشات ہیں، میں نے کوئی وعظ کرنا ہے اور نہ ہی میں واعظ ہوں۔ جو قرارداد پیش کی گئی ہے کوئی بھی اس کی مخالفت کا ہرگز سوچ بھی نہیں سکتا اور بھرپور حمایت کرتے ہیں۔ اس کے بعد میری دوسری بات یہ ہوگی کہ نبی کریم جن کے لئے یہ قرارداد آئی ہے آپ نے کتنی جدوجہد کے بعد اسلامی ریاست قائم کی اور اسلامی انقلاب لائے۔

جناب سپیکر! میں قرارداد کی بھرپور حمایت میں ہوں لیکن میں دوسرا پہلو دکھانا چاہتا ہوں وہ اسلامی انقلاب ہے۔ آپ کا لایا ہوا اسلامی انقلاب جس کے بارے میں آج ہم سب ایمان کی باتیں کرتے ہیں، جذبات کی باتیں کرتے ہیں، عبادات کی باتیں کرتے ہیں لیکن معاملات کو چھوڑ دیا ہے اس پر میں چالیس پچاس سال پہلے کی ایک رپورٹ آپ کے سامنے اور آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ میں نے چالیس پچاس سال پہلے مصر کی الازہر یونیورسٹی کی ایک رپورٹ پڑھی ہے کہ اس یونیورسٹی کے مفکر اور reformers نے تصدیق اور ریسرچ کرنے کی غرض سے مختلف یورپی اور اسلامی ممالک میں travel کیا۔ جب وہ واپس آئے تو انہوں نے یہ رپورٹ پیش کی کہ ہم برطانیہ گئے، فرانس گئے، جرمنی گئے امریکہ گئے فلاں فلاں ملک گئے جو بھی ترقی یافتہ ممالک ہیں وہاں گئے تو وہاں پر

ہم نے اسلام دیکھا مسلمان نہیں دیکھے۔ پھر انہوں نے یہ بھی رپورٹ دی کہ ہم مسلمان ممالک میں بھی گئے وہاں پر ہم نے مسلمان دیکھے لیکن اسلام نہیں دیکھا۔

جناب سپیکر! میں یہ نشاندہی کرنا چاہوں گا کہ اسلامی انقلاب کو مکمل طور پر پیش کیا جائے۔ محض جذبات کے ساتھ نہ کھیلا جائے۔ جب تک ہم ان معاملات کو اپنی زندگی کا حصہ نہیں بناتے تو ہمارے نبی کا انقلاب مکمل نہیں ہوتا۔ میں ایک شعر عرض کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مولانا حالی کا شعر سن لیجئے جس نے یہ کہا تھا کہ:

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ اطاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ چودھری محمد اقبال!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں بڑی مختصر سی گزارشات پیش کرنا چاہوں گا۔ میں سب سے پہلے تو اس مقدس ایوان کے تمام فاضل ممبران کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں کہ جن جذبات کا ممبران نے، اپوزیشن نے اور حکومتی بنچز نے اظہار کیا ہے یہ نہایت ہی قابل قدر ہے۔ میری مختصر گزارش یہ ہے کہ واقعی ہمارے ایک فاضل دوست نے جو بات کی ہے کہ ہمیں tester لگا کر دیکھا جاتا ہے کہ مسلمانوں میں جان کتنی ہے۔ اس میں سب سے زیادہ خرابی یہ پیدا ہوئی ہے کہ ہمارے اندر کا جو چور ہے ہم اسے پکڑتے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں خاص طور پر لاء منسٹر صاحب کی توجہ دلاؤں گا کہ ہمارے اندر کا جو چور ہے جو مسلمان کے روپ کے اندر اس سازش کو آگے بڑھانے میں ہمارے ملک کے اندر کام کر رہا ہے ہم اسے گردن سے کیوں نہیں پکڑتے اور اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کے لئے وفاقی حکومت بھی ہماری ہے اسے بھی on board لیں اور آپ سارے بھی مل کر کم از کم یہ تو کام کریں کہ ہمارے اندر کا جو چور اس سازش کو آگے بڑھا رہا ہے اور اس ملک کے اندر کام کر رہا ہے سب سے پہلے اس کی گردن دبوچی جائے تاکہ پتا چلے کہ یہاں پر رسول اکرم کے متوالے آپ سے محبت کرتے ہیں اس لئے اپنے اندر کے چور کو پکڑیں۔ یہ کہ

مغرب والے کر رہے ہیں ان کو تو تب روکیں گے جب ہمارا اندر صاف ہو لہذا میری مودبانہ گزارش ہے اس پر بھی کام کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب عارف عباسی!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! خواتین کو بھی بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

جناب محمد عارف عباسی: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! نبی پاک جس کے لئے دو جہان بنے جو پوری دنیا کے لئے رحمت العالمین ہیں ان کے ناموس رسالت کی حفاظت تمام مسلمانوں کا سب سے بڑا فرض ہے۔ خدانخواستہ لبرل ازم کے نام پر یا آزادی رائے کے نام پر حضور پاک کی شان میں گستاخی کرنے کی ناپاک جسارت کی جائے اور پھر ایک مسلمان ملک جہاں 97 فیصد مسلمان رہتے ہیں۔ ہمارے سیاسی مفادات مختلف ہو سکتے ہیں، ہمارے نظریات مختلف ہو سکتے ہیں لیکن ایک چیز جو سب پر مقدم ہے لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ جس کلمے کے نام پر یہ ملک بنا اس پر ہمارا کہیں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اب مسئلہ کیا ہے کہ آئے دن ہر سال ہمیں اس اذیت سے گزرنا پڑتا ہے، ہمیں سننا پڑتا ہے کہ یہ ناپاک جسارت ہوئی اور پاکستان میں ہوئی۔ C-295 آئین پاکستان کا حصہ ہے اور اسے پورا پاکستان مانتا ہے، قومی اسمبلی اور سینیٹ نے اسے منظور کیا ہوا ہے۔ اگر C-295 کی روح کے مطابق اس پر عملدرآمد ہوتا اور اسے صرف ہتھیار کے طور پر استعمال نہ کیا جاتا۔

جناب سپیکر! ایک، دو، تین دفعہ C-295 پر عملدرآمد ہوتا تو میں کہتا ہوں کہ یہ لعنت اور لعنتی جسارت نہ ہوتی جس کا سُننا بھی میرے لئے عذاب ہے۔ جب ہم سُنتے ہیں کہ کوئی ایسی ناپاک جسارت ہوئی ہے تو ہمارے جسم میں آگ لگ جاتی ہے۔ یہ کوئی سیاسی بات نہیں بلکہ حقیقت ہے لیکن کیا بات ہے کہ یہ گھناؤنا کام ختم نہیں ہو رہا؟ یہ کام آئے دن ہو رہا ہے۔ اب جن لوگوں کو پکڑا گیا ہے ان کی حمایت میں کچھ لوگ اُٹھے اور وہ میڈیا میں آئے ہیں۔ وہ لبرل ازل اور آزادی رائے کے نام پر بات کر رہے ہیں۔ ہر قسم کی آزادی ہے لیکن دنیا کے کسی قانون، کسی مذہب میں رسول کی شان میں گستاخی کی اجازت نہیں ہے۔ ایک عورت نے جسٹس شوکت عزیز صدیقی صاحب کے بارے میں کہا ہے کہ اس کو تو مسجد کا مولوی ہونا چاہئے۔ اس عورت کو ہمارے لوگ اپنے سروں پر بٹھاتے ہیں۔ وہ عورت ہر ایسے مسئلے میں آگے آگے ہوتی ہے اور میں اس ایوان میں اس عورت کی پُرزور مذمت کرتا ہوں کیونکہ یہ

ہمارے مذہب اور ہمارے مذہبی جذبات سے کھیلتی ہے۔ جسٹس شوکت عزیز صدیقی کے بارے میں ایسے الفاظ کہنے کا اس کو کوئی حق نہیں اور میں اس کی پُرزور مذمت کرتا ہوں۔ میں اللہ تبارک تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس مقدس ایوان نے آج ایک اہم کام کیا ہے اور ہم سب کو اس کی پیروی کرنی چاہئے۔ وہ لوگ جو اس قسم کی ناپاک جسارت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں ہمیں ان کو sort out کرنا چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بڑی مہربانی۔ اب سردار وقاص حسن موکل صاحب بات کریں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں اپنی بات کا آغاز ان الفاظ سے کروں گا کہ میں مسلمان اور عاشق رسول ہوں۔ حکم ہے کہ اگر کوئی ظلم ہوتا دیکھو تو اس کو روکو، اگر روکنے کی ہمت نہ ہو تو اس کے متعلق بات کرو اور اگر بات کرنے کی بھی ہمت نہ ہو تو دل میں اس چیز کو بُرا سمجھو۔ اس وقت اس ایوان میں جو بات ہو رہی ہے وہ ظلم اور نہ ہی بے انصافی ہے بلکہ وہ توہین رسالت ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ بطور مسلمان مجھ پر یہ لازم ہے کہ تحفظ ناموس رسالت کے لئے اگر مجھے اپنی جان کا نذرانہ بھی دینا پڑے تو میں دوں۔ میں حکومت اور وزیر قانون کی اس بات کا خیر مقدم کرتا ہوں کہ انہوں نے اس بات کو ایک بہتر سمت میں آگے بڑھایا ہے اور اس بابت ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔

جناب سپیکر! جب تک ہم اس بارے میں proper طریقے سے کوئی جامع پالیسی یا قانون نہیں بناتے اور اس پر عملدرآمد نہیں کرتے اس وقت تک یہ گھناؤنا عمل ہوتا رہے گا۔ آپ دیکھیں کہ مغرب کے کتنے دوغلے اور double standards ہیں۔ Holocaust, Nazi's، ہٹلر اور یہودیوں کے بارے میں پوری دنیا میں کہیں پر بھی اگر کوئی بات ہو تو وہ اس کی ہر سطح پر مزاحمت کرتے ہیں اور اس کے تدارک کے لئے اپنی افواج بھجوا دیتے ہیں۔ کیا ہم اتنے کمزور ہیں، کیا ہمارے اندر اتنا بھی ایمان نہیں کہ ہمارے ملک، دارالحکومت اور شہروں میں رسول اکرم کی شان اقدس میں گستاخی ہو رہی ہے اور ہم اس پر صرف باتیں کر رہے ہیں؟ یہ صرف اور صرف ہماری اپنی کمزوری ہے۔ وہ لوگ پہلے یہ گستاخی کرتے ہیں اور اس کے بعد مظلوم بن جاتے ہیں۔ وہ صرف اس وجہ سے مظلوم بن جاتے ہیں کیونکہ ہماری طرف سے اس کی صحیح طرح سے پیروی نہیں ہوتی اور ہمارا موقف کبھی ان کے سامنے آتا ہی نہیں۔ وہ آکر یہ کہتے ہیں کہ ہم تو freedom of speech اور اپنے بنیادی انسانی وسائل کے تحت یہ بات کر رہے

تھے۔ بھئی! کسی انسان کی تضحیک کرنا الگ بات ہے لیکن ایک نبی، انبیائے کرام، دین اور مذہب کی تضحیک کسی طرح بھی گوارا نہیں ہے اگر ان کو اپنے مذہب کی تضحیک گوارا نہیں تو ہم کو کیسے ہو گی؟ چونکہ تمام باتیں پہلے ہو چکی ہیں اس لئے اب میرا مؤقف صرف یہی ہو گا کہ ہمارے اُوپر بطور مسلمان یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اس چیز کو proper طریقے سے روکیں۔ صرف یوٹیوب بند کر دینا مسئلے کا حل نہیں ہے۔ ہم کبوتر کی طرح آنکھیں بند نہ کریں۔ اس کو proactively کرنا ہو گا۔ فیس بک، ٹویٹر اور باقی تمام سوشل میڈیا کے گروپس نے باقاعدہ پالیسی بنائی ہوئی ہے کہ اگر کسی چیز کے بارے میں آپ سمجھتے ہیں کہ یہ مناسب نہیں ہے تو آپ اس کو tagged کریں تو متعلقہ کمپنی اس کے اُوپر خود ایکشن لے گی۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ ہم اس کا تدارک proper طریقے سے کریں۔ ہم اس چیز کو ثابت کریں کہ بطور مسلمان ہمارے لئے یہ چیز قابل قبول نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ بات کریں گی۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حضرت محمدؐ پر لاکھوں درود و سلام۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

جناب سپیکر! میرا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔ ایک گھناؤنی سازش کے تحت مسلمانوں کے دل و دماغ کو مجروح کیا جا رہا ہے۔ نبی پاک کے لئے کائنات تشکیل دی گئی اور آپ کا نور مبارک حضرت آدم علیہ السلام کے نور سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے بنا دیا تھا۔ کسی مسلمان کا دین اُس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک نبی پاک کی ذات اس کے لئے اپنے بچوں اور والدین سے زیادہ مقدم نہ ہو۔ یہ گھٹیا سازش پچھلے سال بھی کی گئی تھی جب ہم نے ہائیکورٹ کے آگے ریلی نکالی تھی اور مطالبہ کیا تھا کہ گستاخ رسول کو پھانسی دو۔ اس بارے میں کوئی قانون سازی ہوئی ہے اور نہ ہی پیمرا کو پابند کیا گیا ہے۔ ایک ارب سے زیادہ مسلمان ہیں۔ شرم کا مقام ہے کہ ہم اپنے نبی پاک کے بارے میں اس طرح کی باتیں سُن کر بھی زندہ ہیں۔ کیا ہم غازی علم دین شہید کا کردار بھول گئے ہیں؟ اس وقت ایک ہندو نے نبی پاک کی شان میں گستاخی کی جسارت کی تھی اور غازی علم دین شہید نے اسے قتل کر دیا تھا۔ وہ مسلمان نہیں جو بے غیرت بن کر بیٹھا رہے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے سامنے ایک غیر مسلم نے نبی پاکؐ کی شان میں

گستاخی کی تو آپؐ نے اسی وقت اپنی تلوار سے اس شخص کی گردن اُڑا دی تھی۔ یہ ملک پاکستان بھی ہمیں نبی پاک کی طرف سے خیرات میں ملا ہے۔ جب قائداعظم محمد علی جناحؒ انگلینڈ تشریف لے گئے تھے تو نبی پاک ان کے خواب میں آئے تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ Mr Jinnah! The destination has been written in your luck. آپ ہندوستان جائیں، پاکستان بنے گا اور وہ مسلمانوں کے لئے ہو گا۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ اس حوالے سے قانون سازی کی جائے۔ تمام سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں آپ کے خطبات اور ارشادات کو پڑھایا جائے۔ آپ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر بھی انسانوں کے احترام کی ہدایت فرمائی تھی۔ اس حوالے سے باقاعدہ سیمینار منعقد ہونے چاہئیں تاکہ دنیا کو معلوم ہو سکے کہ ہمارے نبی کی تعلیمات کیا ہیں؟ عید میلادالنبی تو کوئی مناتا نہیں لیکن ویلنٹائن ڈے کے لئے پھول آ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمیں جاگنا ہو گا۔ میری گزارش ہے کہ کل سب معزز ممبران نبی پاک کے لئے اسمبلی کے باہر احتجاج کریں تب ہی ہماری رُوح کو کچھ سکون ملے گا۔ نبی پاک پر لاکھوں درود و سلام۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! تشریف رکھیں۔ اب جناب ماجد ظہور بات کریں گے۔

جناب ماجد ظہور: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

عمل کی میرے اساس کیا ہے، بجز ندامت کے پاس کیا ہے؟
رہے سلامت تمہاری نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس دنیا اور اگلی دنیا میں اگر ہمارا کوئی آسرا ہے تو وہ نبی پاک کی ذات اقدس ہے کیونکہ وہ وجہ کائنات ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی بے شرم اور بدتہذیب شخص آپ کی ذات کے بارے میں گستاخی والی بات کرتا ہے تو وہ اس شخص کی اپنی بدبختی ہے کیونکہ آپ ذکر بلند کرنے اور عظمت کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہوا ہے۔ جب کوئی ایسی بات ہوتی ہے تو یہ ہمارا امتحان ہوتا ہے کہ ہم ایمان کے کس درجہ پر ہیں؟ ہم عشق رسول کا دعوی کرتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہمیں عشق رسول نصیب ہو، اللہ کرے کہ ہماری زندگیوں میں اور ہمارے اعمال سے عشق رسول نظر آئے اور اللہ کرے کہ ہم حقیقی مسلمان بنیں۔ علامہ محمد اقبالؒ نے کہا تھا کہ "یہ مسلمان ہیں

جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود" وزیر قانون بیٹھے ہیں تو میں ان سے اور اپنی حکومت سے گزارش کروں گا کہ اس کے اُوپر بڑی جامع اور مفصل گفتگو ہونی چاہئے، قانون سازی ہونی چاہئے اور کسی شخص یا ادارے کو اس چیز کی اجازت نہیں ملنی چاہئے کہ وہ نبی پاک کی حرمت پر کوئی سوال اُٹھائے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ایسی ترقی کی ضرورت نہیں ہے۔ سوشل میڈیا چاہے وہ فیس بک ہو، ٹویٹر ہو یا کوئی بھی چیز ہو اگر ہم اُس میں سے اس مواد کو filter نہیں کر سکتے تو اُس پر پابندی لگا دینی چاہئے۔ اُس پر پابندی کے حوالے سے ہمیں ہر اقدام اُٹھانا چاہئے اور اگر یہ اسمبلیاں بھی نبی پاک کی حُرمت کی حفاظت نہیں کر سکتے تو یہ اسمبلیاں بھی ختم ہو جانی چاہئیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ دنیا والے آپ کی ذات اور آپ کی حُرمت کی حفاظت نہیں کر سکتے تو یہ دنیا بھی فنا ہو جانی چاہئے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی، الحاج محمد الیاس چنیوٹی!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! حُرمتِ رسول کے حوالے سے بہت اچھی بحث ہو رہی ہے اور وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان نے اس کو اور مضبوط کرنے کے لئے کمیٹی بنانے کا جو مشورہ دیا ہے اس پر یہ کمیٹی ضرور بننی چاہئے۔ کسی کی بات پر کوئی hit نہیں بلکہ میں ایک تصحیح کرنا چاہتا ہوں۔ میاں محمد اسلم اقبال نے نبی کے بارے میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا: لولاک لما خلقت الافلاک۔ یہ حدیث شریف کے الفاظ ہیں، قرآن مجید کے یہ الفاظ نہیں ہیں۔

حدیث شریف ہے: لولاک لما خلقت الافلاک "کہ اے محمد اگر آپ نہ ہوتے تو میں سارے افلاق کے نظام کو قائم نہ کرتا" تو یہ تصحیح کر لی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تصحیح کر دی جائے۔ اب میں سوال put کرتا ہوں۔

> "پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جو لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بنیاد پر قائم ہوا۔ پاکستان کا آئین و قانون تمام انبیائے کرام علیہم السلام بالخصوص امام الانبیاء خاتم النبیین والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم، تمام مقدس شخصیات رحمہ اللہ، شعائر اسلام کے تحفظ کی ذمہ داری لیتا ہے۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ C-295 ان ہی مقدس شخصیات و شعائر اسلام کے تحفظ کے لئے قائم کی گئی جبکہ حالیہ دنوں میں کچھ ناعاقبت اندیش اس قانون کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے

شعائر اسلام کی عموماً اور امام الانبیاء خاتم النبیین والمرسلین حضرت جناب محمد مصطفیٰ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کی خصوصاً توہین کر کے اپنے ناپاک عزائم کو فروغ دیتے ہوئے فسادات کی آگ کو بھڑکانے کی پوری کوشش میں مصروف ہیں اور امت مسلمہ کے ایمان پر رکیک حملے کر کے پاکستان میں نئے فسادات کو جنم دینے کے لئے کوشاں ہیں۔

ہمارا آئین اور قانون جہاں ہر قسم کی آزادی اظہار رائے کا حق دیتا ہے وہاں انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم سمیت کسی بھی مقدس شخصیت کی توہین کی قطعاً اجازت نہیں دیتا جبکہ ہمارے قانون نافذ کرنے والے ادارے اور حکومتی مشینری ان بدبختوں کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کر رہی۔ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ جو بدبخت افراد اور ان کے سہولت کار سوشل میڈیا پر کسی بھی طریقے سے شان رسالت مآب، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم اور دیگر مقدس شخصیات، قرآنِ پاک جیسی مقدس کتاب کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں ان کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی کر کے ان کے مرتکبین توہین رسالت مآب کے نام منظر عام پر لائے جائیں اور ان کو نشان عبرت بنایا جائے ورنہ ملک میں خانہ جنگی اور فساد فی الارض کے برپا ہونے کا شدید خطرہ ہے۔ نیز ہم حکومت کو متنبہ کرتے ہیں کہ اگر ان پیجز کو بند کر کے مکمل قانونی ضابطے پورے نہ کئے گئے تو اس کے نتیجے میں ہونے والے تمام معاملات کی ذمہ دار حکومت وقت ہوگی۔

صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اللہ عزوجل اور خاتم النبیین والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ کو راضی کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایسے گستاخانہ افعال کو روکنے کے لئے متعلقہ محکمہ C-295 کے تحت ایسے افراد اور ان کے سہولت کاروں کو نشانِ عبرت بنائے اور سوشل میڈیا سمیت دیگر تمام ایسے ذرائع کے حوالے سے انفارمیشن ٹیکنالوجی پر ایک سخت مانیٹرنگ سسٹم قائم کرے اور سوشل میڈیا پر تمام لنک اور پیجز فوری طور پر بلاک کئے جائیں اور مرتکبین کے خلاف مثالی کارروائی کرتے ہوئے ملک کے امن اور اسلامیان پاکستان کو ایسی غیر مذہبی اور

غیر قانونی سرگرمیوں سے محفوظ رکھا جائے اور ان کو ایسی سزا دی جائے کہ آئندہ کوئی ایسی ناپاک حرکت کی جرأت نہ کر سکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

زیرو آر نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس چودھری غلام مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو disposed of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 183 میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) جمیل شہید روڈ داروغہ والا لاہور پر تجاوزات کی بھرمار

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری اور اہم نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میجر (ریٹائرڈ) جمیل شہید روڈ، داروغہ والا، لاہور پر انا تانگہ سٹینڈ پر لوگوں نے دونوں اطراف ناجائز قبضہ کر کے سڑک روک رکھی ہے جس وجہ سے ہر وقت ٹریفک بلاک رہتی ہے۔ سڑک پر مٹھائی والے اور دودھ فروش ناجائز قابض ہیں۔ متعلقہ محکمہ کوئی action نہیں لے رہا لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ناجائز تجاوزات پر rule of law کی اشد ضرورت ہے جس طرف بھی جائیں تجاوزات کی بھرمار ہوتی ہے اور اس علاقے میں بھی یہی صورتحال ہے۔ آپ کی وساطت سے محکمہ سے میری گزارش ہوگی کہ اس کے اوپر فوری طور پر عملدرآمد کر کے اس بارے میں ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

(اذانِ ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آر نوٹس کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ جی، غلام مرتضیٰ صاحب! آپ آ گئے ہیں میں نے آپ کے زیرو آر نوٹس کو پہلے dispose of کر دیا تھا لیکن آپ

تشریف لے آئے ہیں۔ یہ زیرو آر نوٹس 31-01-2017 کو move ہو چکا ہے تو اسی اجلاس میں اس زیرو آر نوٹس کا جواب منگواتے ہیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 184 جناب احمد خان بھچر۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 185 ڈاکٹر صلاح الدین خان۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 186 جناب احمد شاہ کھگہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 187 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ!

حکومت پنجاب کی طرف سے اقلیتی شہریوں کو کرسمس پر دیا جانے والا گفٹ بروقت دینے کا مطالبہ

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ حکومت ہر سال پنجاب میں تقریباً چھ ہزار مستحق افراد کو کرسمس گفٹ پانچ ہزار روپے فی کس امداد دیتی ہے لیکن لاہور کے اقلیتی شہریوں کو ابھی تک یہ رقم نہیں دی گئی جبکہ کرسمس کے بعد ایسٹر کا تہوار بھی آنے والا ہے لہٰذا مجھے اس مسئلے پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ ہر سال پانچ ہزار روپے فی کس اقلیتی لوگوں کو کرسمس گفٹ دیا جاتا ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ رقم بہت ہی کم ہے اور دسمبر میں کرسمس کے موقع پر غریب، مستحق، بیمار اور لاچار لوگوں کو یہ گفٹ دیا جاتا ہے وہ بے چارے اس انتظار میں ہوتے ہیں کہ کرسمس کے موقع پر ہمیں پانچ ہزار روپیہ دیا جائے گا لیکن ہوتا یہ ہے کہ ہر سال پانچ چھ مہینے کے بعد بھی یہ رقم تقسیم نہیں کی جاتی اور لوگ بے چارے بار بار چکر لگاتے ہیں کہ ہمیں پیسے کب ملیں گے اور آخر اُن بے چاروں کے پاس پانچ سو یا ہزار روپیہ ہی رہ جاتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس معاملے کی کوئی پالیسی وضع کی جائے کہ یہ گفٹ کیسے دیا جائے گا اور کن لوگوں کو دیا جائے گا اور اس گفٹ کے حوالے سے تمام اقلیتی ایم پی ایز کو equal distribution ہونی چاہئے تاکہ وہ حق دار لوگوں کو یہ گفٹ دے سکیں۔

جناب سپیکر! میں نے پنجاب کے باقی اضلاع میں بھی دیکھا ہے کہ وہاں پر یہ رقم اقلیتی ممبران کو نہیں دی جاتی بلکہ دوسرے ممبران کو یہ رقم دی جاتی ہے اور اُن کے پاس تو اور بھی بہت سے

وسائل ہوتے ہیں للہذا اقلیتی ممبران کو یہ رقم دی جائے کیونکہ گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور قصور میں بھی یہ ہوا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ مستحق لوگوں کو یہ پیسے دسمبر میں مل جانے چاہئیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس کی ایک پالیسی وضع ہونی چاہئے کہ کس پالیسی کے تحت یہ پیسے اُن کو دیئے جائیں گے؟

جناب سپیکر! میں تیسری بات یہ کرنا چاہتی ہوں کہ یہ پیسے 5ہزار روپے سے بڑھا کر 10ہزار روپے کرنے چاہئیں کیونکہ 5ہزار روپے تو بہت ہی کم رقم ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب میں اقلیتی لوگ 10 فیصد ہیں تو اس لحاظ سے مستحق لوگوں کی 6ہزار تعداد بہت ہی کم ہے اس تعداد کو double کرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس زیرو آر نوٹس کا جواب دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس زیرو آر نوٹس کا جواب میرے پاس ہے 7۔ نومبر 2016 کو میں نے یہ سمری وزیر اعلیٰ کو بھجوادی تھی۔ اس سمری میں، میں نے clear cut لکھا ہے کہ minority کے جو مقامی ایم پی ایز ہیں ان کو یہ حق دیا جائے کہ وہ ان کی identification کر سکیں۔ میرے یا میرے ڈیپارٹمنٹ کے حصہ میں جو آتا ہے وہ ہم نے کیا ہے لیکن فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اس پر ایک objection لگایا۔ ہم نے تو یہ بھی لکھا کہ اکاؤنٹ نہ کھولے جائیں کیونکہ چیف منسٹر نے کہا تھا کہ یہ چھوٹی سی رقم ہے تو لوگ پانچ ہزار روپے کے لئے کہاں اکاؤنٹ کھولیں گے۔ میری فنانس ڈیپارٹمنٹ والوں سے بات ہوئی تو انہوں نے اس پر objection لگا دیا۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کسی اور طریقے سے اس معاملہ کو حل کریں۔ میرے بھائی ذوالفقار غوری صاحب نے بھی دو دن پہلے بھی پری بجٹ پر بحث کے دوران بھی یہ بات کی تھی۔ اس معاملہ میں ہمارے محکمہ کی طرف سے یا سمری کی وجہ سے ایسی بات نہیں ہے۔ لاہور سے minorities کے زیادہ ممبران ہیں۔ اس کا فیصلہ نہیں ہوا کہ اس نے تقسیم کیسے ہونا ہے۔ محترمہ میری بہن ہیں یہ ہائی کورٹ بھی گئی ہیں۔ میں نے ان سے فون پر بھی بات کی تھی بلکہ میں نے تین چار روز پہلے تمام ممبران کی میٹنگ بلائی تھی جس میں ان کا نمائندہ بھی میرے پاس آیا تھا۔ میں نے اسے چائے بھی پلائی تھی اور وہ دستخط بھی کر کے گیا ہے کہ میں محترمہ کی جگہ پر حاضر ہوا ہوں۔ میں نے ان تمام سے دستخط لے لئے ہیں۔ یہ صرف لاہور کا معاملہ ہے ہو سکتا ہے کہ سیالکوٹ کا بھی ہو اور اگر ہو گا تو I will do it آپ مجھے حکم کر دیں گی تو میں وہ بھی حل کر دوں گا لیکن اس میں معیار ہے کہ جو widows, orphans disabled and ailing persons ہوں گے ان کو یہ رقم دی جائے گی۔ اس کا طریق کار پہلے یہ تھا کہ پہلے ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن

آفیسرز کے ذریعے تقسیم ہوتے تھے۔ اب ڈپٹی کمشنر ہوگئے ہیں اس لئے تھوڑا delay ہوا ہے لیکن ان کو ہی جاتا ہے اور وہ پھر وہاں verification کرتے ہیں۔ اس کے بعد بنک ان کا شناختی کارڈ دیکھتا ہے اور اس کے بعد ان کو پیسے دیئے جاتے ہیں۔ یہ پیسے کسی ایم پی اے یا منسٹر کو نہیں دیئے جاتے، صرف لسٹ کے مطابق جس بندے کا نام ہوتا ہے تو متعلقہ ڈپٹی کمشنر اس کو دیتا ہے۔ ہم نے ہندوؤں کی ہولی پر بھی ان کو فنڈز دیئے ہیں اور اب پھر ان کی سمری منظور کی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہم نے سکھ حضرات کو بھی فنڈز دیئے ہیں۔ محترمہ نے دس ہزار کی جو بات کی ہے تو آئندہ اللہ تعالیٰ خیر کرے کہ جو سمری آئے گی ان سب کی سفارش اور تعاون سے میں دس ہزار روپے کو recommend کروں گا اور کوشش کروں گا کہ کرسمس سے پہلے یہ مل سکیں۔

جناب سپیکر! اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے اور ان پیسوں میں کوئی embezzlement نہیں کی گئی۔ اسے متعلقہ ڈپٹی کمشنر ہی متعلقہ لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ دس ہزار روپے کے لئے میں آئندہ تحرک کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیرو آور نوٹس کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آور نوٹس جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

ضلع کونسل کے ریٹائرڈ ملازمین کو پنشن دینے کا مطالبہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ صوبہ میں پچھلے تین ماہ سے ضلع کونسلز کے ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن بند کر دی گئی ہے اور ان کے فنڈز منجمد کر دیئے گئے ہیں اس کی کیا وجوہات ہیں۔ ان بے سہارا ملازمین کو پنشن میں ادائیگی یقینی بنانے کے لئے جلد از جلد احکامات صادر فرمائے جائیں۔ لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آور نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب! بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ وہ ریٹائرڈ ملازمین اور بزرگ جن میں خواتین اور مرد حضرات شامل ہیں۔ ان کو ایک آس اور امید ہوتی ہے کہ ریٹائرمنٹ کے بعد ان کو جیب خرچ گورنمنٹ پنشن کی شکل میں دیتی ہے۔ ان کی تین ماہ سے پنشن بند ہے ان کے چولہے ٹھنڈے ہو

گئے ہیں۔اس عمر میں ان میں سے کسی کو دوائی کی ضرورت ہے، کسی کو خوراک کی ضرورت ہے اور کسی نے اپنے معاملات ان پنشن کے پیسوں سے حل کرنے ہوتے ہیں۔ان کو پنشن کی تین ماہ سے ادائیگی نہیں ہو رہی۔یہ ضلع ساہیوال کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے اس کے لئے میری استدعا ہے کہ آپ ایک حکم جاری فرمائیں کہ پنشن کا اجراء کیا جائے جو کہ ان کا قانونی اور آئینی حق ہے۔اس کے لئے آج ہی آپ یہ حکم صادر فرمادیں کہ ان کو پنشن کی ادائیگی کی جائے تاکہ وہ جو بے سہارا بزرگ ہیں ان کو مزید تکالیف سے بچایا جاسکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،اس زیرو آر نوٹس کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اس زیرو آر کا کل جواب منگوائیں اور جتنے بھی زیرو آر نوٹس pending ہیں ان کے لئے کوشش کریں کہ ان کے جوابات کل تک آجائیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ایک بہت اہم واقعہ ہوا ہے جسے میں ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہوں۔ہمارے ایک ڈاکٹر محمد اقبال چودھری محکمہ صحت سے بطور ایڈیشنل پرنسپل میڈیکل آفیسر ریٹائر ہوئے ہیں۔ان کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا کہ ان کا بانڈ نکلا تھا اور وہ اپنی زوجہ کے ہمراہ سٹیٹ بنک انعام کی رقم وصول کرنے کے لئے گئے۔وہ یکم مارچ کو صبح 11:00 بجے وہاں پہنچے،وہ وہاں تین گھنٹے کھڑے رہے لیکن لائن ٹس سے مس نہیں ہو رہی تھی تو انہوں نے سکیورٹی والوں سے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے کہ لائن چل کیوں نہیں رہی۔وہ دیکھتے تھے کہ باہر سے کچھ لوگ آتے تھے،وہ سیدھا اندر کاؤنٹر پر جا رہے تھے اور ان کا کام ہو رہا تھا جو سفارشی آرہے تھے۔وہ اور ان کی بیگم لائن میں کھڑے تھے جب انہوں نے پوچھا کہ آپ کے سکیورٹی ہیڈ کہاں ہیں تو انہیں بتایا گیا کہ وہ بیمار ہیں اور چھٹی پر ہیں لیکن 2:00 بجے کے قریب وہ سکیورٹی ہیڈ جن کا نام کرنل ریٹائرڈ مظفر احمد طاہر ہے وہ تشریف لائے۔انہوں نے ان سے شکایت کی کہ ہم تین گھنٹے سے کھڑے ہیں اور لوگ اِدھر اُدھر سے آکر جا کر اپنا کام کروا رہے ہیں۔میری بیوی سمیت ساری خواتین تین گھنٹے سے کھڑی ہیں تو ان کی کوئی دادرسی کریں۔انہوں نے کہا کہ آپ کون ہوتے ہیں بیچ میں بولنے والے تو ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ میں ایک سینئر سٹیزن ہوں اور پنجاب کے respectable profession سے تعلق رکھتا ہوں اور کام کرتا رہا ہوں۔اس پر وہ آگ بگولا ہو گئے کہ تم نے کیسے کہا کہ سفارشی اندر جا رہے ہیں۔میں یہ کام نہیں کروں گا آپ نے جو کرنا ہے کر لو۔ڈاکٹر صاحب نے ان سے

کہا کہ آپ مجھ سے ایسی بات کیوں کر رہے ہیں میں پاکستان کا شہری ہوں اور میری عزت کرنا آپ کا فرض ہے۔ اس پر انہوں نے اپنے گارڈز کو بلا لیا اور دونوں میاں بیوی کو دھکیلتے اور گھسیٹتے ہوئے حتیٰ کہ عورت کو بھی گریبان سے پکڑا گیا۔ وہ گارڈز ان کو گھسیٹتے ہوئے ان کے کمرے میں لے گئے اور وہاں ان کو بند کر دیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس پر آپ تحریک التوائے کار دے دیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ اس پر serious action لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اس پر کل تحریک التوائے کار دے دیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک مظہر عباس راں!

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! میں بہت ہی پرانے اور دیرینہ مسئلہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ایڈن آباد کے نام پر ایڈن والوں نے پنجاب میں بہت بڑا فراڈ کیا ہے۔ لوگوں کے کروڑوں اربوں روپے اس میں ڈوب گئے اور وہ کھا گئے۔ میں تین چار سالوں سے اس بات کو point out کر رہا ہوں۔ میرا اس میں کوئی ذاتی interest نہیں ہے۔ میرے کوئی پیسے تھے وہ مجھے ادا کر دیئے گئے ہیں لیکن پنجاب کے جن لوگوں کے ساتھ فراڈ ہوا ہے ان کا کچھ نہیں ہو رہا۔ یہاں کمیٹی والے میٹنگ بلاتے ہیں تو وہ اس میں نہیں آتے اور کبھی میٹنگ adjourn کر دی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! یہ معاملہ میرے علم میں ہے انشاء اللہ اس کو جلد sort out کر لیا جائے گا۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 15-مارچ 2017 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

بدھ، 15۔مارچ2017

(یوم الاربعاء، 15۔جمادی الثانی1438ھ)

سولھویں اسمبلی: ستائیسواں اجلاس

جلد 27: شمارہ 8

571

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ15-مارچ2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ جات سپیشل ایجوکیشن اینڈ انرجی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

پری بجٹ بحث جاری رہے گی

573

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا ستائیسواں اجلاس

بدھ، 15-مارچ2017

(یوم الاربعاء، 15-جمادی الثانی 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت

جناب ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

اَللّٰهُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَاَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَاَخۡرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزۡقًا لَّكُمۡ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الۡفُلۡكَ لِتَجۡرِیَ
فِی الۡبَحۡرِ بِاَمۡرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الۡاَنۡهٰرَ ﴿۳۲﴾

سورۃ ابراھیم آیت 32

اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کے لئے پھل پیدا کئے اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کیا تاکہ دریا (اور سمندر) میں اس کے حکم سے چلیں اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا (32)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا نبی سب کرم ہے تمھارا یہ جو وارے نیارے ہوئے ہیں
اب کسی کا تصور بھی کیسا جب سے منگتے تمھارے ہوئے ہیں
دیکھ کر ان کے روضے کے جلوے مجھ کو محسوس یوں ہو رہا ہے
جیسے منظر یہ سارے کے سارے آسماں سے اُتارے ہوئے ہیں
کوئی منہ نہ لگاتا تھا ہم کو پاس تک نہ بٹھاتا تھا ہم کو
جب سے تھاما ہے دامن تمھارا دنیا والے ہمارے ہوئے ہیں
اُن کے دربار سے جب بھی میں نے پنجتن کے وسیلے سے مانگا
مجھ کو خیرات فوراً ملی ہے، خُوب میرے گزارے ہوئے ہیں

سوالات

(محکمہ جات سپیشل ایجوکیشن اینڈ انرجی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات سپیشل ایجوکیشن اور انرجی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال جناب احمد خان بھچر کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 7735 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب احمد خان بھچر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

میانوالی: دریائے سندھ کالاباغ کے مقام پر چھوٹی ٹربائن سے بجلی پیدا کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*7735: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر انرجی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کالاباغ میانوالی کے مقام پر دریا سندھ میں پانی کا بہاؤ بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے یہاں پر چھوٹی ٹربائن نصب کر کے صوبہ کی عوام کی ضرورت کے مطابق بجلی پیدا کی جاسکتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس مقام پر چھوٹی چھوٹی ٹربائن بجلی کی پیداوار کے لئے لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان):

(الف) کالاباغ، میانوالی کے قریب دریائے سندھ میں پانی کا بہاؤ کافی زیادہ ہے۔یہاں پر جناح بیراج پر MW96 اور چشمہ بیراج پر MW184 کی چھوٹی ٹربائن وفاقی حکومت نصب کر چکی ہے۔اس زیادہ بہاؤ کی بناء پر ایک بڑا ڈیم "کالاباغ" کے مقام پر بنایا جاسکتا ہے جس کی تعمیر تمام صوبوں کے باہمی اتفاق رائے کے بعد ہی ممکن ہے۔

(ب) پانی کے بہاؤ کے لحاظ سے جواب اثبات میں ہے۔چھوٹی چھوٹی ٹربائن پہلے ہی لگ چکی ہیں کیونکہ جناح اور چشمہ بیراج پہلے سے بنے ہوئے تھے اب مزید چھوٹی ٹربائن لگانے کے لئے دریا کے آر پار نیا بیراج بنانا اور تھوڑی سی بجلی چھوٹی ٹربائنوں کے ذریعے پیدا کرنا معاشی لحاظ سے سود مند ثابت نہیں ہوگا۔اس وجہ سے یہ منصوبے فائدہ مند نہیں ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! کیا منسٹر صاحب بتائیں گے کہ اس وقت صوبہ پنجاب میں انرجی کا کتنا shortfall ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال اس سوال سے related تو نہیں لیکن میں جواب عرض کر دیتا ہوں کہ peak summer season میں overall پاکستان میں پانچ سے ساڑھے پانچ ہزار میگاواٹ بجلی کا shortfall ہوتا ہے، چونکہ 70 فیصد بجلی پنجاب کے اندر استعمال ہوتی ہے تو اسی ratio سے پنجاب میں کوئی تین یا ساڑھے تین ہزار میگاواٹ بجلی کا shortfall ہوتا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر کالا باغ ڈیم بنایا جائے تو potentially وہ اس shortfall میں سے کتنی energy requirement پوری کر سکے گا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! معزز ممبر کا اصل سوال کالا باغ ڈیم سے متعلق نہیں ہے۔اس سوال میں چھوٹی ٹربائن لگانے کی بات کی گئی ہے بہر حال اگر کالا باغ پراجیکٹ لگایا جائے تو اس کی total output تقریباً چار ہزار میگاواٹ ہو گی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) کی دوسری لائن میں لکھا ہوا ہے کہ "اس زیادہ بہاؤ کی بناء پر ایک بڑا ڈیم "کالا باغ" کے مقام پر بنایا جا سکتا ہے"۔منسٹر صاحب نے خود جواب دیا ہے کہ کالا باغ ڈیم بن جائے تو چار ہزار میگاواٹ بجلی کا shortfall cover کیا جا سکتا ہے۔اسی جواب کے آخر میں لکھا ہوا ہے کہ "جس کی تعمیر تمام صوبوں کے باہمی اتفاق رائے کے بعد ہی ممکن ہے" تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ باہمی اتفاق رائے کس نے کرنا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! یہ باہمی اتفاق رائے صوبوں نے کرنا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ایک جگہ پر ڈیم بنانے سے چار ہزار میگا واٹ بجلی کی deficiency پوری ہو سکتی ہے تو پھر صوبہ پنجاب کیوں بڑے بھائی والا کردار ادا نہیں کر رہا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! آپ کو ان سب باتوں کا علم ہے۔ میں یہاں پر بیٹھ کر شاید quote نہ کر سکوں۔ بہر حال آپ اس میں اپنا role play کریں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ technically پاکستان کے لئے کالا باغ ڈیم بہت viable and feasible project ہے لیکن جب تک تمام صوبوں کا اس کے اُوپر consensus نہیں ہو جاتا تب تک یہ بنانا مناسب نہیں۔ اتفاق رائے کے بغیر اگر یہ پراجیکٹ بنایا جائے گا تو شاید یہ بجلی تو بنا دے لیکن ہمارے درمیان دُوریاں پیدا کر دے گا۔ اس معاملے کو resolve کرنے کے لئے بہترین فورم Council of Common Interests ہے جہاں پر تمام صوبے بیٹھ کر اس بابت کوئی decision لے سکتے ہیں۔ یہاں جواب میں لکھا ہے کہ "کالا باغ" کے مقام پر ڈیم بنایا جا سکتا ہے۔ یہ تو سب لوگوں کو پتا ہے کہ یہ ایک بہت پرانا پراجیکٹ ہے۔ اس کی feasibility study ہو چکی ہے، وہاں پر کالونی بھی بنی ہوئی ہے اور اس کے لئے financing بھی available کی جا سکتی ہے لیکن یہ تب بنے گا جب consensus ہو گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے Chair کو بھی متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ دو تین اجلاس قبل یہاں پر اس پر کافی debate ہوئی تھی اور سپیکر صاحب نے اپنی سربراہی میں کمیٹی بنانے کا اعلان کیا، مجھے بھی اُس کمیٹی میں شامل کیا اور قائد حزب اختلاف سے بھی بات کی کہ آپ بھی اس کمیٹی میں شامل ہو جائیں۔

جناب سپیکر! میں نے یہ suggest کیا کہ ہم حکومت سے کوئی monitory اخراجات نہ لیں اور ہم اپنے طور پر صوبوں کے اندر جائیں اور اُن سے بات کریں۔ اُس کمیٹی کا اجلاس نہیں ہو پا رہا میں نے اس پر سپیکر صاحب سے دوبارہ بھی بات کی تو سپیکر صاحب نے سیکرٹری اسمبلی سے کہا کہ اس کمیٹی کی میٹنگ کا arrangement کریں تو آج اس حوالے سے میں دوبارہ اس کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ تمام انجینئرز سو فیصد یکسو ہیں کہ پاکستان کی زندگی موت کا مسئلہ ہے تو یہ ڈیم بننا چاہئے۔ یہ ڈیم پانی کی storage اور سیلابوں سے بچاؤ کا بھی ذریعہ ہے اور اس میں سے جب پانی نکلے گا اُس سے 3500 میگاواٹ بجلی straight away کالا باغ ڈیم دے گا اور تربیلا ڈیم میں backup 1500 کا اضافہ ہو جائے گا۔ یہ ہمارا اس طرح کا منصوبہ ہے اور ہم مسلسل اس پر بات کرتے ہیں کہ تمام صوبے agree نہیں ہو رہے لیکن گزارش یہ ہے کہ تمام صوبوں کو agree کرنے کے لئے کوئی کاوشیں بھی تو نظر آنی چاہئیں۔ اُس پر میڈیا کے اندر open debate کرائیں، حکومت اس معاملے کو Nations of Common Interest کے اندر پیش کرے، حکومت پارلیمنٹ کے اندر اس پر debate کرائے اور انجینئرز سے briefing لے یعنی کوئی کوششیں ہوتی ہوئی نظر آئیں تو پھر کوئی معاملہ آگے چلے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے اس وقت کالا باغ ڈیم وقت کی بھی ضرورت ہے اور اس کو بننا بھی چاہئے کیونکہ اس سے چار ہزار میگاواٹ بجلی پیدا ہو گی لیکن بات یہ ہے کہ خیبر پختونخوا کے اندر آپ کی coalition government ہے، صوبہ سندھ میں پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت ہے اور آپ خود statements پڑھتے رہتے ہیں کہ کوئی کہتا ہے کہ کالا باغ ڈیم ہماری نعشوں پر بنے گا، کوئی کہتا ہے کہ کالا باغ ڈیم کبھی نہیں بننے دیں گے تو اس معاملے پر consensus ہونا بہت ضروری ہے۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہتا ہوں کہ سپیکر صاحب سے request کر کے اس کمیٹی کا اجلاس بُلائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بہت مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 7739 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! سوال نمبر 7931 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری اشرف علی انصاری کے ایماء پر طبع شدہ سوال جواب دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں بجلی کے منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*7931: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر انرجی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اٹھارہویں ترمیم کے بعد جب سے صوبوں کو بجلی کی پیداوار کا اختیار دیا گیا ہے تب سے آج تک صوبہ میں بجلی کی پیداوار کے کون کون سے منصوبہ جات شروع کئے ہیں؟

(ب) مذکورہ منصوبہ جات میں سے کون سے مکمل ہو چکے ہیں اور کن پر کام جاری ہے؟

(ج) مذکورہ منصوبہ جات کتنے میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) مذکورہ منصوبہ جات کتنی کتنی لاگت کے ہیں نیز یہ رقم کن کن ذرائع سے حاصل کی گئی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان):

(الف، ب، ج، د) حکومت پنجاب نے 18ویں ترمیم کے بعد بجلی کے مندرجہ ذیل منصوبے پبلک موڈ اور آئی پی پی موڈ میں شروع کئے۔ دیگر تفصیلات درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام	فیول	پیداواری صلاحیت	تاریخ تکمیل	لاگت	فنڈنگ موڈ
1	قائداعظم سولر پراجیکٹ	سولر	100 میگاواٹ	15- مئی2015	13.6-ارب روپے	25فیصد حکومت پنجاب(ADP) 75فیصد کمرشل بنک کا قرضہ
2	بھکھی پاورپلانٹ	LNG	1180 میگاواٹ	تکمیل کے آخری مراحل میں	80-ارب روپے	25فیصد حکومت پنجاب ADP، 75فیصد کمرشل بنک کا قرضہ
3	چھوٹے پن بجلی کے چار منصوبے	پانی	19.88 میگاواٹ	تکمیل کے آخری مراحل میں	10.8-ارب روپے	20فیصد حکومت پنجاب ADP 80فیصد ایشین ڈویلپمنٹ بنک
4	ساہیوال کول پاورپلانٹ	کوئلہ	1320 میگاواٹ	تکمیل کے آخری مراحل میں	تقریباً180-ارب روپے	IPP
5	زونرجی پاور پراجیکٹ	سولر	300 میگاواٹ	جون2016	---	IPP

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں پانچ پراجیکٹس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں ایک پراجیکٹ کے بارے میں کہا گیا کہ تاریخ تکمیل 15- مئی2015، دوسرے پراجیکٹ کی تکمیل آخری مراحل میں ہے، تیسرا پراجیکٹ بھی آخری مراحل میں ہے، چوتھا پراجیکٹ بھی آخری مراحل میں ہے۔ کیا وزیر صاحب specific فرمائیں گے کہ ان تمام پراجیکٹس کی تکمیل کب تک مکمل ہو جائے

گی اور نمبر5 پر ہے کہ زونرجی پاور پراجیکٹ جون 2016 کو مکمل ہو گیا ہے تو کیا وہ production deliver کر رہا ہے اور جواب میں اس پراجیکٹ کی تخمینہ لاگت کا ذکر بھی نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر انرجی!

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے تعاون سے نہر کے اوپر Small Hydro Projects لگائے جا رہے ہیں۔ ہماری پوری کوشش ہے کہ اس financial year میں ان سب پراجیکٹس کو operational کر دیا جائے۔ میں ایوان کو apprise کرنا چاہوں گا کہ Hydro Projects and specially نہر کے اوپر جو پراجیکٹس لگائے جاتے ہیں تو جب نہر میں پانی کی بندش ہوتی ہے اُس وقت کام کی رفتار زیادہ کی جا سکتی ہے کیونکہ زراعت کے لئے جو پانی چل رہا ہوتا ہے ہم اُس پانی کو روک نہیں سکتے اور وہاں کام کرنے کے لئے ہمیں محکمہ آبپاشی سے اجازت بھی لینا پڑتی ہے جس وجہ سے ان پراجیکٹس کے اوپر زیادہ وقت لگتا ہے۔ بیچ میں flood season بھی آ جاتا ہے اور اس طرح جب پانی کے مسائل آتے ہیں تو ان پراجیکٹس میں delays آتے ہیں اس لئے ان پراجیکٹس کی تکمیل کی کوئی definite date نہیں بتائی گئی، بہر حال اس financial year میں تین پراجیکٹس کو ہم operational کر دیں گے۔ معزز ممبر نے زونرجی پاور پراجیکٹ کے بارے میں پوچھا تو یہ گرڈ کو 300 میگاواٹ بجلی دے رہا ہے۔ اس سے پہلے پنجاب حکومت کی قائداعظم سولر کمپنی نے 100 میگاواٹ install کیا تھا تو اس طرح 400 میگاواٹ سولر انرجی گرڈ کو دی جا رہی ہے۔ معزز ممبر نے زونرجی پاور پراجیکٹ پر تخمینہ لاگت کا پوچھا ہے تو چونکہ یہ پرائیویٹ انوسٹمنٹ ہے ایک Chinese Company نے اس پر invest کیا ہے اور اس کے اندر حکومت کی انوسٹمنٹ نہیں ہے جس وجہ سے اس کی cost نہیں بتائی گئی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس کے تیسرے نمبر پر پن بجلی کے چار چھوٹے منصوبے لکھے ہوئے ہیں میں چاہوں گا کہ وزیر موصوف اس کے اوپر تھوڑی سی روشنی ڈال سکیں۔ اس کی پیداواری صلاحیت 19.88 میگاواٹ ہے اور یہ 10۔ارب روپے کا پراجیکٹ ہے تو اگر ہم اس کو average out کریں تو پانچ میگاواٹ کا ایک منصوبہ ہے اور اگر ہم پانچ میگاواٹ منصوبہ کو 10۔ارب روپیہ پر divide کریں تو 2۔ارب روپے میں ہم پانچ میگاواٹ کی production کر رہے ہیں۔ وزیر موصوف کے خیال میں پانچ میگاواٹ منصوبہ 2۔ارب روپے میں viable ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر انرجی!

وزیر کانکنی و معدنیات/انرجی(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!یہmis-conception generally prevailکرتا ہے کہ شاید اس ملک میں بجلی کا علاجHydro Power Projectمیں پوشیدہ ہے لیکن یہfactنہیں ہے۔ جس طرح میں نے پہلے کہا کہ پانی کے بہاؤ کو ہم روک بھی نہیں سکتے اور اُس کاalterبھی نہیں کر سکتے جس وجہ سے اس کیcostزیادہ ہوتی ہے۔ دریا کے اوپر جو ڈیم بنائے جاتے ہیں اُس کے اندرinterestingبات یہ ہے کہ آج پاکستان کے اندرHydro Power Projectکی7500میگاواٹ کیinstalled capacityہے جس میں تربیلا، منگلا، وارسک اور سبHydro Power Projectsاس میں شامل ہیں لیکن سردیوں میں ان کیproductionایک ہزار میگاواٹ سے بھی کم ہو جاتی ہے۔ پانی کے بہاؤ کو ار ساregulateکرتا ہے اس کو واپڈا یا محکمہ انرجیregulateنہیں کر سکتا۔ پانی کا پہلا حق زراعت کا ہے اور بجلی ایکby productہے تو یہconceptبڑاclearہونا چاہئے۔ تربیلا اور منگلا40/40سال بعد اپنےliability pay offکرنے کے بعد آج آپ کو اتنی سستی بجلی مہیا کرنے کے قابل ہوئے ہیں۔rule of the thumbیہ ہے کہ ایک ملین ڈالر کا ایک میگاواٹ لگتا ہے اور یہrates, all over the worldہیں ہمارے لئے کوئی علیحدہcostنہیں ہے۔ جس طرح یہاں پر کالا باغ ڈیم کا ذکر ہوا تو تمام پراجیکٹس ضرور لگنے چاہئیں ان کا ہمیںbasicفائدہ بجلی بنانے سے زیادہ پانی کےreservoirsبنانے میں ہو گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مؤکل صاحب!آخری ضمنی سوال کر لیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر!میں پھر آپ کی وساطت سے وضاحت چاہوں گا کہ قائداعظم سولر پراجیکٹ ایک سو میگاواٹ بجلی دے رہا ہے اور اس پر13.6-ارب روپے خرچ آیا ہے اور چھوٹے چار پن بجلی گھر19.88میگاواٹ10.8-ارب روپے میں دے رہے ہیں۔ ان میں3-ارب روپے کا فرق ہے اور میگاواٹ میں بہت بڑا فرق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب!انہوں نے تو بڑا وضاحت سے بتا دیا ہے۔ وہ بتا رہے ہیں کہ ایک ملین ڈالر سے ایک میگاواٹ بجلی بنتی ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر!یہاں جو لکھا ہوا ہے میں وہ بتا رہا ہوں۔ آپ پڑھ لیں کہ 13-ارب روپے میں ایک سو میگاواٹ لینا بہتر ہے یا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ بتا رہے ہیں کہ Hydro power دوسرے ذرائع سے زیادہ مہنگی ہوتی ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پھر اس کو لگانے کی ضرورت کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ clear کریں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ کہا گیا ہے کہ کیوں Hydro power projects بنائے جا رہے ہیں؟ تو دنیا کے اندر fuel mix ہے، somehow پاکستان کے اندر ہم نے international fuel mix کو follow نہیں کیا جس وجہ سے ہمارے planners went wrong somewhere اس کی وجہ یہ ہے کہ at one time ہم totally Hydro power projects پر dependent تھے پھر ایک وقت آیا کہ جب ہم فرنس آئل پر totally dependent ہو گئے۔ اب اس گورنمنٹ نے جب سے اقتدار سنبھالا ہے تب سے ہم نے اس energy crisis کو دور کرنے کے لئے تمام جتنے بھی available fuels ہیں چاہے وہ wind ہے یا solar ہے اس پر کام کیا ہے۔ اس سے پہلے پاکستان میں کوئی سولر پارک نہیں لگا تھا۔ پہلا سولر پارک الحمد للہ پنجاب نے لگایا اور ایک سو میگاواٹ ہم نے produce کرنا شروع کیا ہے۔ اسی طرح راجن پور کے علاقہ میں ہم نے wind corridor discover کیا ہے۔ اس کے اوپر ہم پلانٹ لگانے جا رہے ہیں۔ دنیا کہتی ہے کہ renewable energy کا component بھی آپ کی پوری energy mix کے اندر ہونا چاہئے۔ ہم نے LNG کے اوپر گیس فائر پاور پراجیکٹس لگانے شروع کئے ہیں انشاء اللہ یہ تمام پراجیکٹس مکمل ہوں گے۔

جناب سپیکر! انہوں نے جو cost کی بات کی ہے کہ difference کیوں ہے تو میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ Hydro power projects are always expensive but اس کے اندر فائدہ یہ ہے کہ اس کی fuel cost نہیں ہے۔ Ultimately جو باقی fossil fuel چاہے وہ کوئلے سے چلنے والا پراجیکٹ ہو، چاہے LNG سے چلنے والا ہو، چاہے فرنس آئل سے چلنے والا ہو یا کسی اور fossil fuel سے چلنے والا پراجیکٹ ہو اس کی شاید initial cost کم ہو گی لیکن اس کی fuel price زیادہ ہوتی ہے کیونکہ یہ international fuel prices پر depend کرتی ہیں۔ اب جو پراجیکٹ ہیں جیسے سولر پراجیکٹ ہے اس کی fuel cost نہیں ہے، اسی طرح Hydro power projects کی بھی fuel cost نہیں ہے اور wind projects کی بھی fuel cost نہیں ہے۔ So these initially might be expensive projects but ultimately ان کا fuel cost نہیں

ہے اس لئےThe nation would benefit out of these projects alsoاور ہمارا جس طرح کاshortfallہے اس کو ختم کرنے کے لئے ہمیں تمامfuelsکے اوپرdependکرنا چاہئے نہ کہ ایکfuelکے اوپر جو شاید آج سستا نظر آتا ہو اور اسی پرdependentہو کر ہم اپناenergy crisisآج ختم کر لیں گے، اگر ہمenergy mixصحیح نہ کر سکے تو آنے والی نسلیں شاید ہمیں اس پر معاف نہیں کریں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ Hydro Power Projectکا ایک منصوبہ جو خانپور نہر شیخوپورہ پر 2011 میں شروع ہوا تھا۔ پچھلے دنوں پہلے ہی بہاؤ میں وہ سارا بجلی گھر نہر بُرد ہو گیا اور وہ پُل بھی نیچے گر گیا جو تقریباً225-ارب روپے کی لاگت سے تعمیر ہوا تھا۔ کیا حکومت اس بارے میں کوئی انوسٹی گیشن کر رہی ہے کہ اصل وجہ کیا رہی ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! یہ سوال سےrelateتو نہیں کرتا۔ منسٹر صاحب! ویسے انہیں بتا دیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں گزارش کر دیتا ہوں۔ قائد حزب اختلاف نے اس کی نشاندہی کی ہے تو ایسا کوئی مٹی کا بند نہیں بنایا گیا جو پہلے ہی بہاؤ میں بہہ گیا ہو۔ یہmisconceptionہے اورmisreportہوا ہے۔ ایسا کوئی پراجیکٹ گورنمنٹ آف پنجاب کا نہیں ہے۔ یہ چار پراجیکٹ گورنمنٹ آف پنجاب ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے تعاون سے بنا رہی ہے۔ ان پراجیکٹس کا جو بھی کنٹریکٹر ہوتا ہے وہ پوراresponsibleہوتا ہے جب وہ پراجیکٹ آپ کو handoverکرے گا تو اس وقت اس کے پورےtesting and trialکئے جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا خانپور ڈیم پنجاب گورنمنٹ نہیں بنا رہی جس کا یہ ذکر کر رہے ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! شیخوپورہ میں پاور پراجیکٹ بن رہا ہے لیکن یہ جوreportکیا گیا ہے کہ وہ بہہ گیا ہے تو ایسا نہیں ہوا۔ ہمیں جب یہhandoverہو گا اور اس کے اندر کوئیtechnical flawہو گا تو اس کو دور کرایا جائے گا۔EPC contractorاسی لئے آپhireکرتے ہیں کہEngineering procurement and constructionوہی کرے گا۔ اگر اس میں کوئیdesign flawیا کوئی بھی کمی کوتاہی ہو گی توEPC Contractorذمہ دار ہوتا

ہے۔ گورنمنٹ یا کوئی بھی contract دینے والی agency کو اس کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ یہ جو کہا جا رہا ہے کہ وہ پہلے ہی بہاؤ میں بہہ گیا ہے تو اس طرح نہیں ہے جس طرح report کیا گیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ صورتحال بڑی افسوسناک ہے کہ یہ پنجاب انرجی ڈیپارٹمنٹ کا پراجیکٹ ہے۔ وزیر موصوف کہتے ہیں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔ میں چند ایم پی ایز کے ساتھ وہاں موقع پر جا کر visit کر کے آیا ہوں۔ ہمارے موبائل میں اب بھی تصاویر موجود ہیں۔ اگر حکومت کے وزراء کی معلومات کا یہ عالم ہے کہ جو معاملہ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں report ہوا کہ وہ 225۔ارب روپے کی لاگت سے منصوبہ بنا جو پہلے ہی بہاؤ میں بہہ گیا۔ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آئے ہیں میڈیا میں اس کی تصاویر چھپی ہیں الیکٹرانک میڈیا نے وہ تصاویر جاری کی ہیں۔ وہاں چائنیز کمپنی پچھلے آٹھ سال سے وہ بنا رہی تھی اور جب پانی نہر میں چھوڑا گیا تو پہلے ہی دن وہ زمین بوس ہو گیا۔ وزیر موصوف اپنی تصحیح فرمالیں اور بجائے اس کے کہ اب تک اس کی انوسٹی گیشن مکمل کی ہوتی کہ اگر وہاں پر substandard material لگا ہے تو پنجاب کے عوام کے خون پسینے کی کمائی 225۔ارب روپیہ ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ چلیں اور ہم جا کر موقع دیکھ لیتے ہیں۔ وہاں پتا چل جائے گا۔ یہ ایوان کے اندر اس طرح کی بات نہیں کرنی چاہئے کہ وہاں پر ایسی کوئی بات ہی نہیں ہے۔ It's too much

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے ان کی بات صحیح طرح سے نہیں سنی۔ آپ دوبارہ بتا دیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات/انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! مجھے انتہائی افسوس ہے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن سے اس طرح کی گفتگو میں expect نہیں کر رہا تھا۔ یہ کہتے ہیں کہ وزیر کو پتا نہیں ہے۔ میں بڑے دعوے سے یہ بات کرتا ہوں کہ I know my subject and I know what I am talking about یہ بات جو کہہ رہے ہیں تو میں نے گزارش یہ کی ہے کہ کوئی بھی پراجیکٹ جو EPC mode میں دیا جاتا ہے اس کا contractor ہی engineering, procurement and construction کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ جب وہ پورا پراجیکٹ handover کرے گا اور اس کے testing and trial کے بعد ہی اس کو payment کی جائے گی۔ یہ جس پراجیکٹ کا کہہ رہے ہیں تو میں نے اس کے متعلق کہا ہے کہ اس کے اندر misreport ہوا ہے۔ اس طرح نہیں ہے کہ پورا پراجیکٹ بہہ گیا ہے۔ اس کا ایک spillway partially damage ہوا ہے،

power house بالکل intact ہے اس کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ وہ spillway کو اپنے خرچ پر دوبارہ construct کر کے گورنمنٹ کو دے گا۔ Government Exchequer کو اس کا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ I think I am very clear کہ عوام کے خون پسینے کا پیسا جس کا ذکر قائد حزب اختلاف نے کیا ہے جس کا درد ان کے دل میں بہت ہے تو وہ intact ہے ہم اس کو ضائع نہیں ہونے دیں گے کیونکہ ہم اس کے custodian ہیں and we take full responsibility کہ جب تک contractor اس پراجیکٹ کو صحیح کر کے ہمارے حوالے نہیں کرے گا تب تک گورنمنٹ آف پنجاب اس کو takeover نہیں کرے گی۔ اگر ٹیسٹنگ کے دوران کوئی spillway کو نقصان پہنچا ہے تو وہ اس spillway کو دوبارہ اس standard کے مطابق تعمیر کر کے جو standard ان کو کنٹریکٹ میں دیا گیا ہے اس کے مطابق کر کے دے گا تب ہی ہم ان سے یہ پراجیکٹ handover کریں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! وزیر موصوف بالکل غیر تسلی بخش بات کر رہے ہیں۔ یہ میرے پاس اس کی تصاویر ہیں۔ میں آپ سے عرض کروں گا کہ کیا یہ حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے کہ اس کمپنی نے جو سات سال ضائع کئے ہیں اب اگر 4.06 میگاواٹ بجلی کی پیداوار کے لئے وہ مزید دو سال لگا دے گی تو انرجی ڈیپارٹمنٹ کس مرض کی دوا ہے، آپ وہاں پر کیا کر رہے ہیں؟ یعنی چائنیز آئیں وہ ہی کام کریں اگر وہ پراجیکٹ بہہ جائے یا کچھ ہو جائے تو وہ ہی ہمیں سب کچھ مکمل کر کے دیں گے تو یہ کوئی اس چیز کا جواب نہیں ہے۔

You are responsible, Government is responsible and Energy Department is responsible.

جناب سپیکر! آپ اس کی supervision نہیں کر رہے تھے اور وہاں پر آپ کا NESPAK کا consultant کون تھا، یہ ڈیپارٹمنٹ کیا کر رہا ہے؟ آپ صرف یہ کہہ دیں کہ سارا نقصان کمپنی پورا کر کے دے گی تو جو ہمارے کئی سال ضائع ہوں گے اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟

جناب سپیکر! میں آپ سے عرض کروں گا کہ اس معاملے کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کریں۔ میں وزیر موصوف کے ساتھ خود جا کر وزٹ کرواتا ہوں پھر پتا چلے گا کہ وہاں پر کیا ہوا کیا نہیں ہوا؟ یہ کہہ رہے ہیں کہ spillway ہے اور وہاں پر بجلی گھر کو کچھ نہیں ہوا تو وہ پورا زمین بوس ہو گیا ہے۔ میں نے جیسے پہلے بھی کہا ہے کہ وہاں موقع کی درجن بھر تصاویر ہیں۔ یہ چوتھی مرتبہ محکمے نے وہاں بوٹی بھیج

دی ہے لیکن اس کے باوجود منسٹر صاحب کو سمجھ نہیں آرہی کہ اس کا exact answer میں نے کیا دینا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! وہ صحیح جواب دے رہے ہیں آپ مہربانی کرکے ان کی بات سنیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات /انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! Sir I take strong exception to what this leader of the opposition is saying یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ بوٹی آرہی ہے اور منسٹر کو کچھ پتا نہیں ہے۔ میں ایک ذمہ دار آدمی ہوں اور میں ذمہ داری سے بات کررہا ہوں۔ میں نے گزارش کی ہے۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے وہ ہر کسی کو to address the Chair and any person اس طرح سے address کرلیں گے۔ this is not on.

جناب سپیکر! میں گزارش یہ کررہا ہوں یہ کہتے ہیں کہ وہ سارا بہہ گیا ہے۔ یہ مجھے صرف یہ بتادیں کہ power house کدھر ہوتا ہے اور spillway کدھر ہوتا ہے تو میں اس بات کا ان کو تدارک کروادیتا ہوں۔ میں نے گزارش یہ کی ہے کہ power house is intact اس کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ Spillway کو نقصان ہوا ہے اور اس کو وہ دوبارہ تعمیر کرکے دیں گے۔ انہوں نے delays کی بات کی ہے تو میں یہ گزارش کردوں کہ یہ کنٹریکٹ میں چیز شامل ہوتی ہے اور یہ ہر کنٹریکٹ کا حصہ ہوتا ہے۔ انہوں نے شاید public procurements rule نہیں پڑھا، اس میں its a part of the contract کہ جو delays ہوں گی تو وہ تمام responsibility contractor کی ہوگی، اس کی penalties بھی ہوگی اور کوئی بھی کنٹریکٹ without penalties نہیں ہوتا تو پھر یہ کیسے بات کرتے ہیں کہ اس کی penalty کون دے گا اور اس کا نقصان کون پورا کرے گا تو اس کا نقصان contractor ہی پورا کرے گا؟ اگر وہاں پر کوئی نقصان ہوا ہوگا تو وہ نقصان ہم اس contractor سے پورا کریں گے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ اگر کوئی project according to the specifications نہ بنے اور اس کے کنٹریکٹ میں یہ چیز موجود نہ ہو کہ اس کی penalty کون دے گا؟ اس لئے براہ مہربانی یہ بات and I take very strong exception to this on a personal explanation کہ being a member of the House میں وزیر ہونے کی حیثیت سے یہ بات نہیں کررہا بلکہ میں member of Punjab Assembly ہونے کی حیثیت سے یہ بات کررہا ہوں کہ کسی بھی ممبر سے ان کو اس طرح سے مخاطب نہیں ہونا چاہئے۔

I will be very grateful to the Chair, if you take notice of this.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے ان کی شان میں کیا گستاخی کر دی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جو منسٹر صاحب اتنے گرم ہو رہے ہیں؟ We are custodian of the public. انہوں نے صحیح جواب نہیں دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! وہ صحیح جواب دے رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم احتجاج کرتے ہیں ہم نے ان کی شان میں کیا گستاخی کر دی ہے جو وہ بار بار کہہ رہے ہیں؟ میں تو آپ سے مخاطب ہوں اور آپ سے بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میں نے آپ کی عزت رکھنے کے لئے ان سے جواب لیا ہے ورنہ یہ سوال کا part ہی نہیں ہے۔ آپ نے اُٹھ کر اس پر بات کرنا شروع کر دی ہے اور آپ اس پر تحریک التوائے کار دیں تب اس پر بات ہو گی۔ No یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ نے کون سا احسان کیا ہے تو آپ یہ احسان نہ کیا کریں؟ ہم کو یہ بات قابل قبول نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! میں نے آج آپ پر احسان کیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم یہاں پر عوام کے حقوق کی بات کرنے آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! ٹھیک ہے کہ آئندہ سے میں اس طرح نہیں کروں گا۔ آپ یہ سوال پڑھ لیں اس میں کہیں بھی خان پور ڈیم کا ذکر نہیں ہے۔ میں نے لیڈر آف دی اپوزیشن کی عزت رکھنے کے لئے ان سے جواب لیا ہے لہٰذا یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ عباسی صاحب! آپ مہربانی کریں اور اس طرح کا رویہ نہ رکھا کریں۔ اگلا سوال نمبر 7941 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8403 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*8403: میاں طارق محمود: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے ادارے ہیں ان کے نام اور جگہ مع داخل طالب علموں کی تعداد بتائیں؟

(ب) ان اداروں کے لئے سال 17-2016 میں کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(ج) ان اداروں کے لئے کتنی بسیں / ویگنیں کس کس ادارے کے پاس ہیں کس کے پاس ٹرانسپورٹ کی سہولت نہ ہے؟

(د) کس کس ادارے کی بسیں / ویگنیں کب سے خراب ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) ان بسوں / ویگنوں کو چلانے کے لئے کتنے ڈرائیور / ہیلپر بھرتی ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ بتائیں نیز مزید کتنے ڈرائیور / helper بھرتی کرنے کی ضرورت ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں سپیشل ایجوکیشن کے زیرِ انتظام کل 34 ادارے کام کر رہے ہیں، ان اداروں میں زیرِ تعلیم خصوصی طلباء وطالبات کی کل تعداد 4279 ہے۔ ان اداروں کے نام، پتے اور داخل خصوصی طلباء وطالبات کی تفصیل ادارہ وار (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گوجرانوالہ ڈویژن میں قائم سپیشل ایجوکیشن کے اداروں کے لئے مالی سال برائے 17-2016 میں کل۔/34,59,39,840 روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ مختص شدہ بجٹ کی ادارہ وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گوجرانوالہ ڈویژن میں قائم سپیشل ایجوکیشن کے 34 میں سے 33 اداروں کے پاس بچوں کے لئے پک اینڈ ڈراپ کی سہولت موجود ہے۔ صرف ایک ادارے "گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن انسٹیٹیوٹ فار دی بلائینڈ پیپلز کالونی گوجرانوالہ" کے پاس صرف ایک ہی بس تھی جو کہ اب نا

قابلِ مرمت ہے اور نابینا بچوں کے استعمال کے لئے موزوں نہ ہے۔ بسوں / ویگنوں کی تفصیل ادارہ وار (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان اداروں میں کل 77 بسیں / ویگنیں موجود ہیں جن میں سے 23 بسیں / ویگنیں آف روڈ ہیں جس پر محکمہ نے پہلے ہی متعلقہ احکام کو ہدایات جاری کر رکھی ہیں کہ وہ جلد از جلد ان ٹرانسپورٹ کو مرمت کروا کر آن روڈ کریں۔ البتہ پانچ گاڑیاں بیکار ہو چکی ہیں جن کا مرمت ہونا ممکن نہ ہے۔ جس جس ادارے کی بسیں / ویگنیں جب سے خراب ہیں اس کی وجوہات کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان بسوں / ویگنوں کو چلانے کے لئے کل 62 ڈرائیورز اور 62 ہیلپرز بھرتی ہیں، جن کے نام عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ادارہ وار (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں ضلع گوجرانوالہ میں ڈرائیورز / ہیلپرز کی سات خالی اسامیاں موجود ہیں جن پر بھرتی کا عمل جاری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ گوجرانوالہ ڈویژن میں قائم سپیشل ایجوکیشن کے 34 میں سے 33 اداروں کے پاس بچوں کے لئے پک اینڈ ڈراپ کی سہولت موجود ہے۔ صرف ایک ادارے "گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن انسٹیٹیوٹ فار دی بلائنڈ پیپلز کالونی گوجرانوالہ" کے پاس صرف ایک ہی بس تھی جو کہ اب ناقابلِ مرمت ہے اور نابینا بچوں کے استعمال کے لئے موزوں نہ ہے۔ بسوں / ویگنوں کی تفصیل ادارہ وار (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 77 بسوں میں سے 23 بسیں اور ویگنیں off road ہیں تو یہ بسیں کب سے خراب اور بچوں کے استعمال میں نہیں آ رہی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چوہدری محمد شفیق): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری 23 بسیں خراب ہیں اور جن میں سے پانچ بالکل ناکارہ ہو چکی ہیں۔ 05-2004 میں یہ بسیں خریدی گئی تھیں تو جس کمپنی سے یہ بسیں خریدی گئی تھیں پاکستان میں ان کے پاس ان کے سپیئر پارٹس ہی available نہ تھے لیکن باقی جو ہمارے تمام گوجرانوالہ کے ادارے ہیں ان میں ہماری بسیں چل رہی ہیں۔ جو بسیں چل رہی ہیں اور جو off road ہیں ان کی تعداد بھی موجود ہے۔ ہر ادارے کی علیحدہ علیحدہ

بسیں sanctioned ہیں اور جس ادارے کی یہ بات کر رہے ہیں کہ وہاں پر کوئی بس نہیں ہے تو میں اپنے دوست کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کا جب یہ سوال آیا اور میں نے جب اس کی تمام رپورٹ لی تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہاں پر کوئی بس نہیں تھی۔ وہ ایک بلائینڈ ادارہ ہے لیکن یہ ادارے وہ ہیں جہاں پر ہاسٹل موجود ہیں۔ یہاں پر بچے ہاسٹل میں رہتے ہیں جس کی وجہ سے وہاں پر بس کی اتنی زیادہ ضرورت نہیں ہے لیکن اس کے باوجود میں نے بس کا انتظام کر دیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کل اس ادارے میں وہ بس پہنچ جائے گی۔ باقی جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ادارے کی بسیں خراب ہیں تو اس سلسلے میں جب میں نے منسٹری سنبھالی اس کے بعد پوری رپورٹ لی ہے تو میں نے فوراً وزیر اعلیٰ اور فنانس ڈیپارٹمنٹ سے رابطہ کیا اور میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ 158 ملین کی رقم میں نے ان بسوں کے لئے منظور ہی نہیں کروائی بلکہ وہ رقم release بھی کروالی ہے تو ہم نے انشاء اللہ تعالیٰ تقریباً 24 نئی بسوں کی purchase کے لئے فنڈ لے لئے ہیں اور ان کی purchase کا process شروع کر دیا ہے اور انشاء اللہ وہ بھی field میں آجائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کب تک process مکمل ہو کر ان disable بچوں کو ٹرانسپورٹ مہیا کی جائے گی؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ PPRA رولز کے مطابق پورے process کو adopt کرنا ہے۔ اس کو advertise کیا جائے گا پھر tendering ہوگی اور اس کے بعد کام ہوگا لہٰذا جس ٹائم کی ہمیں legally ضرورت ہوگی اُس کو ہم استعمال کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ان کی دی گئی تفصیل کے مطابق ضلع گجرات میں سیریل نمبر 17 پر یہ ادارہ سروس سنٹر فلیٹ نمبر 3 فسٹ فلور لکھا ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ خالد الرحمٰن ڈپٹی ڈائریکٹر ہے لیکن اس کے آگے male and female کی enrollment ٹوٹل nil ہے اور اس کا بجٹ بھی nil ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے وہاں پر جو ڈپٹی ڈائریکٹر رکھا ہوا ہے یہ salary کہاں سے لے رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کون سے جز کی بات کر رہے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (الف) کے سیریل نمبر 17 پر گجرات کے حوالے سے انسٹیٹیوٹ V.R and E of disable person کی تفصیل دی ہوئی ہے جس میں name of Head خالد الرحمٰن ڈپٹی ڈائریکٹر لکھا ہوا ہے جس کے آگے nil لکھا ہوا ہے کہ کوئی student نہیں ہے۔ دوسری طرف انہوں نے بجٹ والا خانہ دیا ہوا ہے اس میں بھی nil ہے تو پھر یہ آدمی salary کہاں سے لے رہا ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہمارا یہ ادارہ سروس سنٹر ہے جس میں ہمارے انسٹرکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر موجود ہیں لیکن اس کو ایک این جی او چلا رہی ہے جبکہ یہ expenditure ڈپٹی ڈائریکٹر اور انسٹرکٹر کی تنخواہوں وغیرہ کے ہیں جو ان کو supervise کرتے ہیں اور instructions دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! ڈپٹی ڈائریکٹر خالد الرحمٰن کو آپ ہی salary دے رہے ہیں یا NGO دے رہی ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہمارے ادارے کے گورنمنٹ کے جو ملازمین ہیں اُن کو salary دے رہے ہیں باقی اس کی supervision اور دیگر expenditure وہ این جی او کر رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اب آپ آخری ضمنی سوال کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کیا ڈپٹی ڈائریکٹر گورنمنٹ ملازم نہیں ہے، اگر گورنمنٹ ملازم ہے تو اس ادارے کے آگے بجٹ والے خانے میں nil لکھا ہوا ہے لہٰذا میرا سوال یہ ہے کہ وہ salary کہاں سے لے رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے بتا تو دیا ہے کہ گورنمنٹ ملازم ہیں اور ہم ہی انہیں تنخواہیں دے رہے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے یہاں پر غلط کیوں لکھا ہے؟ ان کو یہ لکھنا چاہئے تھا کہ اس ادارے کو اس مد میں ہم اتنی salary دے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ بتا رہے ہیں کہ اس کو این جی او چلا رہی ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہمارے جو سرکاری ملازمین ہیں۔۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ خود دیکھیں کہ انہوں نے یہاں پر nil لکھا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے بتایا تو ہے کہ این جی او چلا رہی ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! وہاں ڈپٹی ڈائریکٹر ہے، انسٹرکٹر ہے چاہے کوئی بھی ہے اُن کو تنخواہ حکومتِ پنجاب نے pay کرنی ہے للہذا اس میں کون سا ایسا مسئلہ ہے؟ وہاں پر اس ادارے کو چلانے اور supervise کرنے کے لئے جو بھی expenditure آتے ہیں مثلاً ان کو تربیت دیتے ہیں یا ٹریننگ دیتے ہیں تو وہ گورنمنٹ نے ہی pay کرنے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اگر سارے expenditure دے رہے ہیں تو آپ کو یہاں پر لکھنا چاہئے تھا لیکن یہاں پر nil کیوں لکھا ہوا ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ ادارہ کب سے بند ہو چکا ہے یعنی یہ کب سے nil ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! یہ سروس سنٹر بند نہیں ہوتے۔ جیسے میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ سروسز سنٹر چل رہے ہوتے ہیں لیکن بہت ساری این جی اوز چلا رہی ہوتی ہیں۔ ہم نے این جی اوز کو ہسپتال دیئے ہیں مثال کے طور پر بیدیاں روڈ پر ہسپتال دیا ہے جس کو ایک امن نامی این جی او چلا رہی ہے جبکہ اس کے expenditure اور ڈاکٹر صاحبان کی تنخواہ ہم دے رہے ہیں۔ اسی طریقے سے یہ ادارہ این جی او نے adopt کیا ہے لیکن ہمارے ملازمین جو اس کو supervise کرتے ہوں گے اُن کو ہم نے ہی pay کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! بہت سوال ہو گئے ہیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ فائزہ احمد ملک! اپنا سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس کا جواب مجھے بالکل نہیں ملا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے آپ کو بتا دیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ان کے بتانے میں بہت فرق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ نے اس میں salary کا نہیں پوچھا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ جواب ٹھیک نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے جو تفصیل مانگی ہے وہ انہوں نے بتا دی ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں اپنے دوست سے مل لوں گا۔ اگر ان کو مزید تفصیلات درکار ہیں تو وہ ساری ان کو مہیا کر دی جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، محترمہ فائزہ احمد ملک!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 8408 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سپیشل ایجوکیشن کے ادارے و دیگر تفصیلات

*8408: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے ادارے کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کتنے بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

(ج) ان اداروں میں ٹیچرز اور نان ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) ان اداروں میں کون کون سی سہولیات کی ضرورت ہے اور حکومت یہ سہولیات کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) ان اداروں کے ٹرانسپورٹ کے سال 15-2014 اور 2016 کے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) ان اداروں میں زیر تعلیم بچوں کو حکومت کی طرف سے کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع لاہور میں خصوصی تعلیم کے کل 20 ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1. گورنمنٹ ڈگری کالج آف سپیشل ایجوکیشن B-II-45 جوہر ٹاؤن، لاہور۔
2. گورنمنٹ ڈیف اینڈ ڈیفکٹیو ہیرنگ ہائی سکول فار بوائز گلبرگ لاہور۔
3. گورنمنٹ سنٹرل ہائی سکول فار ڈیف 40-T گلبرگ-II، لاہور۔
4. گورنمنٹ ڈیف اینڈ ڈیفکٹیو ہیرنگ ہائی سکول فار گرلز چوبرجی راج گڑھ، لاہور۔
5. گورنمنٹ شاداب ٹریننگ انسٹیٹیوٹ آف سپیشل ایجوکیشن 128-A خیبر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور۔
6. گورنمنٹ سکول فار فزیکل Disabled چلڈرن پونچھ ہاؤس چوبرجی، لاہور۔
7. گورنمنٹ سن رائز انسٹیٹیوٹ فار دی بلائینڈ راوی روڈ، لاہور۔
8. گورنمنٹ سکینڈری انسٹیٹیوٹ فار دی بلائینڈ شیرانوالہ گیٹ، لاہور۔
9. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر راوی ٹاؤن، لاہور۔
10. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، عزیز بھٹی ٹاؤن، لاہور۔
11. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، واہگہ ٹاؤن، لاہور۔
12. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، نشتر ٹاؤن، لاہور۔
13. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر شالامار ٹاؤن، لاہور۔
14. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، رائیونڈ، لاہور۔
15. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور۔
16. گورنمنٹ نیشنل سپیشل ایجوکیشن سنٹر B-45، جوہر ٹاؤن، لاہور۔
17. گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سنٹر فار Disabled پرسنز B-45 جوہر ٹاؤن، لاہور۔
18. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ فار دی سلو لرنرز، سمن آباد، لاہور۔
19. گورنمنٹ ورکشاپ، سن رائز انسٹیٹیوٹ فار دی بلائینڈ، راوی روڈ، لاہور۔
20. گورنمنٹ ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر فار Disabled Persons، راج گڑھ، لاہور۔

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے ان اداروں میں کل 3115 خصوصی طلباء وطالبات زیرِ تعلیم ہیں۔

(ج) ان اداروں میں ٹیچنگ کیڈر کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 484 ہے جس میں سے 57 اسامیاں خالی ہیں اور نان ٹیچنگ کیڈر کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 817 ہے جس میں سے 79 اسامیاں خالی ہیں۔

(د) ضلع لاہور میں سپیشل بچوں کے ان اداروں میں حکومت کی طرف سے مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

1. مفت تعلیمی سہولیات
2. مفت پک اینڈ ڈراپ
3. مفت یونیفارم (سال میں دو مرتبہ)
4. -/800روپے ماہانہ وظیفہ۔
5. بریل بکس کی مفت فراہمی۔
6. خوراک کی مفت فراہمی۔(ہاسٹل میں رہائش پذیر متاثرہ سماعت و متاثرہ بصارت بچوں کے لئے)

ضلع لاہور میں سپیشل بچوں کے اداروں میں تمام سہولیات موجود ہیں تاہم کسی بھی سہولت کی کمی کی نشاندہی کی صورت میں محکمہ فوری طور پر انتظام کرے گا۔

(ہ) ان اداروں میں مالی سال برائے 15-2014اور16-2015 میں ہونے والے ٹرانسپورٹ کے اخراجات کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ان اداروں میں زیرِ تعلیم بچوں کو حکومتِ پنجاب کی طرف سے مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

1. پہلی جماعت سے بی اے تک مفت تعلیم
2. مفت پک اینڈ ڈراپ
3. مفت یونیفارم (سال میں دو مرتبہ)
4. -/800روپے ماہانہ وظیفہ۔
5. بریل بکس کی مفت فراہمی۔
6. خوراک کی مفت فراہمی۔(ہاسٹل میں رہائش پذیر متاثرہ سماعت و متاثرہ بصارت بچوں کے لئے)
7. جسمانی معذور طلباء کو ویل چیئر کی مفت فراہمی
8. سماعت سے محروم بچوں کو آلہ سماعت کی مفت فراہمی
9. فری میڈیکل چیک اپ و سماعت جانچ کروانے کی سہولت
10. ذہنی معذور بچوں کے لئے فزیو تھراپی اور سپیچ تھراپی کی سہولت
11. ووکیشنل ٹریننگ نصابی سرگرمیاں اور کھیلوں کی سہولت

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے جز(ج) پر ضمنی سوال کرنا چاہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ٹیچنگ کیڈر کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 484 ہے جن میں سے 57 اسامیاں خالی ہیں۔ میں منسٹر صاحب سے یہ جاننا چاہتی ہوں کہ 57 خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟ پہلے اقدامات بتادیں تو پھر میں اُس پر ضمنی سوال دوبارہ کروں گی۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ ٹیچنگ کیڈر کی تقریباً 57 کے قریب سیٹیں خالی ہیں اور نان ٹیچنگ کیڈر میں بھی 79 خالی ہیں۔ اس کے لئے ہم نے اشتہار دے دیا ہے، اس وقت process جاری ہے، کچھ اسامیوں پر ہم نے انٹرویو لینے شروع کر دیئے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جہاں جہاں ضرورت ہے اس کو ٹیکنیکل طریقے سے PPRA رولز کے مطابق ہم fill کر رہے ہیں۔ اِس وقت ہمارے انٹرویو جاری ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ process کب تک complete ہو جائے گا، اس کا کوئی ٹائم فریم دے سکتے ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! جس طریقے سے ہم نے ان کو dates دی ہیں اس کے تحت آرہے ہیں اور انشاء اللہ امید ہے کہ ایک دو ماہ کے اندر ہم complete کر لیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہ جاننا چاہوں گی کہ یہ اسامیاں کتنے سال سے خالی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس اس کی کوئی detail ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میرے پاس اس کی رپورٹ تو نہیں ہے کہ کتنے عرصے سے یہ اسامیاں خالی ہیں۔ یہ ایک سال میں خالی نہیں ہو جاتیں بلکہ اس میں ایسے ہوتا ہے کہ بہت سارے اساتذہ اپنی مدت ملازمت پوری کر کے ریٹائرڈ ہو رہے ہوتے ہیں اس لئے یہ سالہا سال سے چلتی رہتی ہیں اور جہاں جہاں کمی آتی ہے اُس کو fill کرنے کے لئے نئے اساتذہ بھرتی کرتے رہتے ہیں۔ اساتذہ بھرتی کرنے کا طریق کار یہ ہے کہ اس میں گریڈ 16 اور 17 کے جتنے بھی اساتذہ ہیں اُن کو پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کرتے ہیں اور پبلک سروس کمیشن اپنا process کرتا رہتا ہے۔ ہم اپنے اساتذہ میں کمی کے حوالے سے پبلک سروس کمیشن کو notice دیتے رہتے ہیں اور اس طریقے سے بھرتی جاری رہتی ہے لہٰذا یہ نہیں کہنا چاہئے کہ یہ سیٹیں کب سے خالی ہیں؟ 11-2010 اور 2012 بلکہ

مختلف عرصے سے سیٹیں خالی ہوتی رہتی ہیں لیکن ان کی جگہ پر fill بھی ہو رہی ہوتی ہیں اور لوگ ریٹائرڈ بھی ہو رہے ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! یہ آخری ضمنی سوال ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال تو آگے ہیں نہیں تو last کا کیا مطلب ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ last سوال کر لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ ٹوٹل سات سوال ہیں تو ضمنی سوال کیوں نہیں کرنا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ last ضمنی سوال کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس پر میرے مزید تین ضمنی سوال ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ آپ کا تیسرا ضمنی سوال ہے لہٰذا آپ last کر لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ تو پھر وہی بات ہوئی کہ اگر ہمیں جواب تسلی بخش نہیں مل رہا تو ہمیں آپ over rule کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ نے دو جواب مانگے ہیں اور دونوں پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! وہ کہہ رہے ہیں کہ سالہا سال سے اسامیاں خالی ہیں جو کہ 57 اسامیاں ہیں، کوئی پانچ اسامیاں تو نہیں ہیں۔ محکمے کو پتا ہوتا ہے کہ فلاں ٹیچر نے فلاں ٹائم پر ریٹائرڈ ہونا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے اس کی detail نہیں مانگی۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں نے یہ بالکل نہیں کہا کہ پانچ سال سے اسامیاں خالی ہیں بلکہ یہ کہا ہے کہ یہ مسلسل خالی ہوتی رہتی ہیں کیونکہ جو ٹیچر ریٹائر ہوتے ہیں یا کسی کی death ہوتی ہے تب یہ سیٹیں خالی ہوتی ہیں۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ کب سے خالی ہیں اور نہ ہی میں نے آپ کو detail دی ہے بلکہ میں نے یہ کہا ہے کہ گریڈ 16 اور 17 کی سیٹیں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پُر کرتے ہیں اور باقی کے لئے حکومت نے ریکروٹمنٹ پالیسی بنائی ہوئی ہے جس میں اس سے نیچے کے، نان کیڈر کے یا دوسرے ہیں جن کو fill کرنے کے لئے میں نے کہا ہے کہ اشتہار ہی نہیں بلکہ اس وقت ان کے انٹرویوز جاری ہیں اور ہماری کمیٹی نان کیڈر کے انٹرویو لے رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!اس میں کیاغلط بات ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر!جو پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی ہونے ہیں وہ توانہوں نے ہی کرنے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!میراضمنی سوال جز(د)سے متعلق ہے کہ سماعت سے محروم بچوں کے لئے جوہر ٹاؤن کے سکول میں جاری پراجیکٹ میں آپریشن کی سہولت کے متعلق جاننا چاہوں گی کہ وہ processچل رہاہے،اس میں بچوں کوfacilitateکررہے ہیں اورآپریشن ہورہے ہیں کیونکہ شاید وہ پراجیکٹ کسی غیر ملکی کمپنی کے ساتھ شروع کیاگیاتھاتواس پراجیکٹ کی تفصیل کے متعلق ایوان میں بتایاجائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!کس جز کی بات کررہی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!جز(د)میں تفصیل دی گئی ہے کہ سپیشل ایجوکیشن کے اداروں میں فلاں فلاں سہولیات فراہم کی گئی ہیں تواس کے حوالے سے ضمنی سوال ہے کہ سماعت سے محروم بچوں کوآلہ سماعت کی مفت فراہمی کابتایاگیاہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!تفصیل تو انہوں نے بتائی ہوئی ہے۔جی، منسٹر صاحب!اس میں مزید elaborateکردیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر!محترمہ جوہر ٹاؤن میں قائم جس ادارے کی بات کررہی ہیں تو میرے علم میں نہیں ہے کہ ہم نے وہ ادارہ کسی این جی او کو دیا ہوا ہے۔محترمہ کا سوال تھا کہ ان اداروں کو کون کون سی چیزیں facilitateکرتے ہیں، حکومت پنجاب اس سلسلے میں کیا کارروائی کرتی ہے؟ جس کا ہم نے جواب دے دیا ہے۔اگرآپ نے مزید تفصیل پوچھنی ہے یاآپ کے noticeمیں ہے،اگرچہ ضمنی سوال نہیں بھی ہے لیکن اس کے باوجود میں آپ کو تمام تفصیل مہیا کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں،آپ بتادیں کہ وہاں پر بچوں کو کیسےfacilitateکررہے ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!میری اطلاع کے مطابق جوہر ٹاؤن میں قائم سماعت سے محروم سپیشل بچوں کے ادارے میں غیر ملکی امداد سے بچوں کوhearing aidلگانے کے ایک پراجیکٹ پر کام

ہو رہا ہے جس کو اپ گریڈ کر کے hearing aid لگائے جاتے ہیں۔ میں نے اس کے متعلق سوال پوچھا تھا کہ اس پراجیکٹ پر کتنا کام ہوا ہے یا ہو رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس حوالے سے fresh question دیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 8450 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر صلاح الدین خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے ادارے و دیگر تفصیلات

*8450: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے ادارے ہیں؟

(ب) محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے کتنے ملازم ہیں؟

(ج) سپیشل ایجوکیشن کا سال 16-2015 اور 17-2016 کا بجٹ ضلع فیصل آباد کا کتنا ہے؟

(د) اس ضلع میں محکمہ مزید کتنے ادارے کہاں کہاں بنانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ہ) یہ ادارے قائم کرنے کا محکمہ کا معیار کیا ہے؟

(و) کیا محکمہ 69 رب گھسیٹ پورہ میں سپیشل ایجوکیشن کا ادارہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ خصوصی تعلیم کے کل اٹھارہ ادارے کام کر رہے ہیں جن کے نام و تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں محکمہ خصوصی تعلیم کے مذکورہ اداروں میں ٹیچنگ سٹاف کے کل 185 ملازم ہیں اور نان ٹیچنگ سٹاف کے 213 ملازم ہیں۔

(ج) فیصل آباد میں قائم محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے ان اداروں کے لئے مالی سال برائے 16-2015 اور 17-2016 میں جو بجٹ مختص کیا گیا اُس کی تفصیل ادارہ وار (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب محکمہ سپیشل ایجوکیشن ضلع فیصل آباد میں مزید دو نئے ادارے بنانے کا ارادہ رکھتا ہے جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، بچیانہ، تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد۔
2. گورنمنٹ ڈگری کالج فار سپیشل ایجوکیشن، فیصل آباد۔

(ہ) محکمہ خصوصی تعلیم پنجاب میں خصوصی بچوں کے لئے ایک پرائمری ادارہ قائم کرنے کے لئے کسی بھی ٹاؤن میں پچاس سکول جانے والے معذور بچوں کا ہونا ضروری ہے۔ Norms کے نوٹیفکیشن کی کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) محکمہ چک 69 ر۔ب گھسیٹ پورہ میں فی الحال ادارہ بنانے کا ارادہ نہیں رکھتا کیونکہ ضلع فیصل آباد میں ادارے ضرورت کے مطابق موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے سوال کیا تھا کہ ایسے ادارے قائم کرنے کے لئے محکمہ کا کیا معیار ہے؟ محکمہ کی طرف سے آنے والے نوٹیفکیشن کی تفصیل کو دیکھا ہے جس کی میں تحسین کرتا ہوں کہ یہ اچھا قدم ہے جسے میں appreciate کرتا ہوں۔ اس نوٹیفکیشن میں لکھا ہے کہ:

The population of disabled children for one or all disabilities should not be less than fifty in the town/tehsil on the basis of a valid survey report

جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ 30- دسمبر 2016 کو معیار دوبارہ جاری کیا ہے۔ ویسے یہ 2- فروری 2016 کو سیکشن آفیسر نے نوٹیفکیشن جاری کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کی approval ہوئی ہو گی اور اس پر process ہوا ہو گا تو یہ اچھا معیار ہے لیکن انہوں نے valid survey report میں لکھا ہے تو ایک سال گزر گیا ہے اور میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ district wise کوئی اس طرح کا سروے کروایا گیا ہے جس کی بنیاد پر اب یہ منصوبہ بندی ہو گی؟ اگر یہ سروے نہیں کروایا گیا تو میری تجویز ہے کہ اس وقت census شروع ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میرا خیال ہے کہ اس میں اس کا بھی ایک خانہ رکھا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کو چیک کر لیں کہ اگر اس میں disability کا خانہ ہے تو مفت میں ان کا کام ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پہلے تو مجھے یہ جواب دیں کہ ایک سال گزر گیا کیا سب اضلاع یا کچھ اضلاع کا disability کے حوالے سے کوئی سروے کیا گیا ہے کہ کون سی disabilities ہیں اور کتنے لوگ اس سے متاثر ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! جب بھی کوئی پروگرام شروع کیا جاتا ہے چاہے وہ ایجوکیشن کے سلسلے میں ہو یا صحت کے سلسلے میں تو اس کا ایک معیار بنایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ وہاں کس تناسب سے کس کس چیز کی ضرورت ہے لیکن ہمارے سپیشل ایجوکیشن کے ادارے تمام تحصیل اور ضلع کی سطح کے علاوہ بعض بڑے قصبوں میں ہر جگہ پر موجود ہیں۔ چونکہ یہ سپیشل بچوں کا مسئلہ ہے جیسے ہم نے معیار میں کہا ہے کہ disable بچے جن میں نابینا بچے بھی ہیں، سماعت سے محروم بچے بھی ہیں اور دیگر بچے بھی ہیں تو اس سلسلے میں ہم نے اپنے ڈی ای او صاحبان سے رپورٹیں مانگی تھیں جو ہمارے پاس آنی شروع ہو گئی ہیں۔ ہماری 18-2017 کی اے ڈی پی سکیم آ رہی ہے تو ہم نے جو رپورٹیں مانگی تھیں یا ہمارے وہاں کے منتخب عوامی نمائندوں نے جو رپورٹیں بھیجی ہیں، ان کو ہم اکٹھا کر رہے ہیں اور اسی حساب سے انشاء اللہ آئندہ اے ڈی پی میں ایسے اداروں کا تعین کریں گے اور جہاں جہاں ضرورت ہو گی وہاں انشاء اللہ تعالیٰ ان اداروں کو establish کرنے کی کوشش کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال بہت ہی مختصر کیا ہے جس کے ذریعے سے انہیں متوجہ کیا ہے۔ جو رپورٹیں نیچے سے آئیں گی، ظاہر ہے کہ تحصیل یا ضلع کے اندر ان کے آفیسر زانچارج جن میں ای ڈی او یا ڈی ای او سپیشل ایجوکیشن کے پاس سروے کا کوئی میکنزم نہیں ہوتا بلکہ سروے ٹیکنیکل کام ہے جس طرح پورے ملک کے اندر اب census شروع ہے، پورے ملک کے اندر تیاری ہے، فوج ہے اور دیگر لوگ ہیں تو میری معلومات کے مطابق اس طرح کا سروے کسی ضلع کے اندر نہیں ہوا ہے تو میں یہ suggest کرنا چاہتا ہوں کہ سروے کے حوالے سے کوئی میکنزم بنائیں یا جو سروے اب ہو رہا ہے اس میں اگر کوئی معذوری کا خانہ موجود ہے جس طرح آپ نے فرمایا" ہے"تو اس کی روشنی

میں اس سے اکتساب کر کے اس سے سیکھ کر کوئی چیز plan کریں تاکہ کوئی rational projects field کے اندر جاری ہو سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! ڈاکٹر صاحب کی اچھی تجویز ہے اس کو دیکھا جائے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے بڑی اچھی تجویز دی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کرتے ہیں کہ اس پر عملدرآمد کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور سپیشل ایجوکیشن سنٹرز، طلباء اور فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*7739: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے ادارے کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کتنے بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں کلاس وار تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) ان اداروں میں کون کون سی missing facilities ہیں کیا حکومت ان کو فوری طور پر دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) ان اداروں کو سال 16-2015 میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے مدوار تفصیل فراہم کریں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):

(الف) ڈسٹرکٹ لاہور میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے 20 ادارے کام کر رہے ہیں۔ جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

1. گورنمنٹ ڈگری کالج آف سپیشل ایجوکیشن 45-B-II جوہر ٹاؤن، لاہور۔
2. گورنمنٹ ڈیف اینڈ ڈیفیکٹو ہیرنگ ہائی سکول فار بوائز گلبرگ، لاہور۔
3. گورنمنٹ سنٹرل ہائی سکول فار ڈیف 40-T گلبرگ III، لاہور۔
4. گورنمنٹ ڈیف اینڈ ڈیفکٹیو ہیرنگ ہائی سکول فار گرلز چوبرجی راج گڑھ، لاہور۔
5. گورنمنٹ شاداب ٹریننگ انسٹیٹیوٹ آف سپیشل ایجوکیشن 128 خیبر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور۔
6. گورنمنٹ سکول فار فزیکل Disabled چلڈرن پونچھ ہاؤس چوبرجی، لاہور۔

7. گورنمنٹ سن رائز انسٹیٹیوٹ فار دی بلائینڈ راوی روڈ، لاہور۔
8. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ فار دی بلائینڈ، شیرانوالہ گیٹ راوی روڈ، لاہور۔
9. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ فار دی گرلز، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور۔
10. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، راوی ٹاؤن، لاہور۔
11. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، عزیز بھٹی ٹاؤن، لاہور۔
12. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، واہگہ ٹاؤن، لاہور۔
13. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، نشتر ٹاؤن، لاہور۔
14. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، شالامار ٹاؤن، لاہور۔
15. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، رائیونڈ، لاہور۔
16. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور۔
17. گورنمنٹ نیشنل سپیشل ایجوکیشن سنٹر، B-45، جوہر ٹاؤن، لاہور۔
18. گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ فار دی ڈیسبل پرسنز، B-45، جوہر ٹاؤن، لاہور۔
19. گورنمنٹ (ورکشاپ) سن رائز انسٹیٹیوٹ فار دی بلائینڈ راوی روڈ، لاہور۔
20. گورنمنٹ ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر فار Disabled پرسنز راج گڑھ لاہور۔

(ب) ضلع لاہور میں کام کرنے والے مذکورہ اداروں میں کل 3106 طالب علم زیر تعلیم ہیں۔ کلاس وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اداروں میں بچوں کو تمام تر سہولیات میسر ہیں اور اداروں میں کسی بھی سہولت کی کمی نہ ہے۔ البتہ کسی بھی ادارہ کی جانب سے کسی بھی ضرورت کی نشاندہی کی صورت میں محکمہ فوری طور پر مطلوبہ سہولت فراہم کرنے کے لئے مناسب اقدامات کرے گا۔

(د) ان اداروں کو مالی سال 16-2015 میں فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل ادارہ وار (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: محکمہ سپیشل ایجوکیشن میں بھرتی خواتین سے متعلقہ تفصیلات

*7941: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ سپیشل ایجوکیشن لاہور میں خواتین کے لئے منظور شدہ کوٹا کتنا ہے؟

(ب) متذکرہ محکمہ میں سال 16-2015 کے دوران کتنی خواتین کو ملازمت دی گئی ان خواتین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ محکمہ میں خواتین کو پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال16-2015 کے دوران خواتین کو بغیر میرٹ کے بھرتی کیا گیا؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):

(الف) حکومت پنجاب کی بھرتی پالیسی کے تحت خواتین کے لئے منظور شدہ اسامیوں کا 15 فیصد کوٹا برائے خواتین مختص ہے اور محکمہ خصوصی تعلیم پنجاب میں بھی اس پر سختی سے عملدرآمد ہو رہا ہے۔

(ب) محکمہ سپیشل ایجوکیشن میں سال16-2015 کے دوران کل536 تدریسی و غیر تدریسی اسامیوں پر بھرتی ہوئی جن میں سے395 اسامیوں پر خواتین کی بھرتی عمل میں لائی گئی جن میں245 جونیئر سپیشل ایجوکیشن ٹیچر بی ایس-16، بائیس سینئر سپیشل ایجوکیشن ٹیچر بی ایس-17، پانچ ہیڈمسٹریس بی ایس-18، 62سپیچ تھراپیسٹ بی ایس-17، 59سائیکالوجسٹ بی ایس-17 اور دو لیکچرار انگلش بی ایس-17 کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کیا گیا۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب پبلک سروس کمیشن میں زیادہ تر خواتین اوپن میرٹ پر ان اسامیوں کے لئے appear ہوتی ہیں جبکہ پندرہ فیصد کوٹا بھی مدنظر رکھا جاتا ہے۔ بھرتی شدہ خواتین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں محکمہ نے سال 16-2015 میں گریڈ16 سے نیچے کوئی بھرتی عمل میں نہ لائی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ خواتین واساتذہ کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہی بھرتی کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے زیر انتظام چلنے والے project inclusive education میں بھی محکمہ نے سال16-2015 میں17 خواتین کو ڈیپارٹمنٹ ریکروٹمنٹ کمیٹی کے ذریعے بھرتی کیا ہے۔

(د) یہ بات درست نہ ہے کہ خواتین کو بغیر میرٹ کے بھرتی کیا جاتا ہے، بلکہ درج بالا جوابات میں بتایا گیا ہے کہ جونیئر سپیشل ایجوکیشن ٹیچرز، سینئر سپیشل ایجوکیشن ٹیچرز، ہیڈمسٹریس، سپیچ تھراپیسٹ اور سائیکالوجسٹ کی تمام تر اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے

ذریعے ہی بھرتی کی جاتی ہیں اور کمیشن کی سفارشات کے مطابق ہی محکمہ بھرتی کا عمل مکمل کرتا ہے۔ مزید برآں ایسی اسامیاں جو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے دائرہ اختیار میں نہیں آتیں وہ ڈیپارٹمنٹ ریکروٹمنٹ کمیٹی کے ذریعے شفاف اور میرٹ پر مبنی طریق کار سے پُر کی جاتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسین جہانیاں گردیزی تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

رپورٹیں
(میعاد میں توسیع)

تحاریک استحقاق بابت سال 14-2013، 16-2015 اور 2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 1، 12 اور 20 بابت سال 2013 اور 31 بابت سال 2014، 5، 14، 18، 19 اور 20 بابت سال 2015، 12,14,18,20,25,31,32,33, 34,35,38,39 اور 44 بابت سال 2016 اور تحاریک استحقاق نمبر 2 اور 3 بابت سال 2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 21-اپریل 2017 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 1، 12 اور 20 بابت سال 2013 اور 31 بابت سال 2014، 5، 14، 18، 19 اور 20 بابت سال 2015، 12,14,18,20,25,31,32,33, 34,35,38,39 اور 44 بابت سال 2016 اور تحاریک استحقاق نمبر 2 اور 3 بابت

سال2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں مورخہ 21-اپریل2017 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 1، 12 اور 20 بابت سال 2013 اور 31 بابت سال 2014،
5، 14، 18، 19 اور 20 بابت سال 2015، 12,14,18,20,25,31,32,33,
34,35,38,39 اور 44 بابت سال 2016 اور تحاریک استحقاق نمبر 2 اور 3 بابت
سال 2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں مورخہ 21-اپریل2017 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب باؤ اختر علی مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر 6261، 7108، 7109، 7122 اور 7124 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Starred Question No. 6261 asked by Mian Tahir, MPA (PP-69), Starred Questions No. 7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113), Starred Question No. 7122 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357), Starred Question No. 7124 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (PP- W356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان
میں پیش کرنے کی میعاد میں 21-اپریل2017 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Starred Question No. 6261 asked by Mian Tahir, MPA (PP-69), Starred Questions No. 7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113), Starred Question No. 7122 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357), Starred Question No. 7124 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (PP- W356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 21-اپریل2017 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Starred Question No. 6261 asked by Mian Tahir, MPA (PP-69), Starred Questions No. 7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113), Starred Question No. 7122 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357), Starred Question No. 7124 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (PP- W356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 21-اپریل2017 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب امیر محمد خان مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک التوائے کار نمبر 14/237، 15/278 اور نشان زدہ سوالات نمبر 2401، 4437 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب امیر محمد خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Adjournment Motion No. 237/2014 moved by Mr Ahmad Shah Khagga, MPA(PP-229)
2. Adjournment Motion No. 278/2015 moved by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA(PP-271)
3. Starred Question No. 2401/2016 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA(PP-271)
4. Starred Question No.4437/2016 asked by Raja Rashid Hafeez, MPA(PP-11)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. Adjournment Motion No. 237/2014 moved by Mr Ahmad Shah Khagga, MPA(PP-229)
2. Adjournment Motion No. 278/2015 moved by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA(PP-271)
3. Starred Question No. 2401/2016 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA(PP-271)
4. Starred Question No.4437/2016 asked by Raja Rashid Hafeez, MPA(PP-11)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہےاوراب سوال یہ ہے کہ:

1. Adjournment Motion No. 237/2014 moved by Mr Ahmad Shah Khagga, MPA(PP-229)
2. Adjournment Motion No. 278/2015 moved by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA(PP-271)
3. Starred Question No. 2401/2016 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA(PP-271)
4. Starred Question No.4437/2016 asked by Raja Rashid Hafeez, MPA(PP-11)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر:اب سردار بہادر خان میکن مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

قرارداد نمبر276،238اورنشان زدہ سوالات نمبر7166،7350اور 7862کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سردار بہادر خان میکن:جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. 1-Resolution No. 276 Moved by Mr Ahmad Khan Bhacher, MPA(PP-45)

2. Resolution No. 238 Moved by Ch Amir Sultan Cheema, MPA(PP-32)
3. Starred Question No. 7166 asked by Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA(PP-58)
4. Starred Questions No.7350 and 7862 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA(PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. 1-Resolution No. 276 Moved by Mr Ahmad Khan Bhacher, MPA(PP-45)
2. Resolution No. 238 Moved by Ch Amir Sultan Cheema, MPA(PP-32)
3. Starred Question No. 7166 asked by Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA(PP-58)
4. Starred Questions No.7350 and 7862 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA(PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. 1-Resolution No. 276 Moved by Mr Ahmad Khan Bhacher, MPA(PP-45)
2. Resolution No. 238 Moved by Ch Amir Sultan Cheema, MPA(PP-32)
3. Starred Question No. 7166 asked by Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA(PP-58)

4. Starred Questions No.7350 and 7862 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA(PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب جناب ذوالفقار غوری مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016(Bill No.5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA(W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016(Bill No.5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA(W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016(Bill No.5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA(W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ فائزہ احمد ملک! آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میری جو request ہے اس کو seriously لیا جائے اُس کو شور شرابے کی نذر نہ کیا جائے کل ہمارے ایک محترم منسٹر صاحب نے ایک ایسی statement دی جس سے میں سمجھتی ہوں کہ بہت زیادہ ایوان کا استحقاق بھی مجروح ہوا اور ایک عجیب تماشا سا لگ گیا۔ میرے خیال میں آپ جب کسی بڑی پوسٹ کے اوپر بیٹھتے ہیں تو وہاں پر آپ کے اوپر ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں اور آپ کو کوئی بھی بیان دینے سے پہلے اور بات کرنے سے پہلے بہت سوچ سمجھ کر اور ناپ تول کے بات کرنی چاہئے۔ یہ جو ہائر ایجوکیشن کی میٹنگ میں حجاب پہننے پر پانچ فیصد اضافی نمبر دینے کی بات ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! back foot پر جانے سے بہتر ہے کہ اس طرح کی تجاویز کو پہلے سامنے نہ لایا جائے اور اُس کو زیر غور کیوں لایا گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ میرے خیال میں کل اس کے بارے میں بڑی clarity ہو گئی ہے چیف منسٹر صاحب کی طرف سے بھی اور لاء منسٹر رانا ثناء اللہ کی طرف سے بھی اور باقی لوگوں کی طرف سے بھی۔۔۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! حکومت کو بڑی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! وہ معاملہ بڑا clear ہو گیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ کوئی اچھی بات تو نہیں ہے ایک ذمہ دار منسٹر ہونے کے باوجود انہوں نے اس طرح کی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر اعلیٰ نے بڑا categorically کہا ہے کہ نمبر صرف میرٹ کی بنیاد پر ملیں گے کسی اور وجہ سے نہیں ملیں گے آپ کا شکریہ۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کیا ہم بچوں کو incentive دینے کی بجائے۔۔۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پہلے میں کھڑی ہوئی تھی صرف دو منٹ دے دیں۔ ڈاکٹر صاحب پہلے مجھے بولنے دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں، مجھے سپیکر صاحب نے floor دے دیا ہے میرے بعد آپ بات کر لیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! خواتین first۔ آپ کی مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ بات کریں۔

مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں بار بار توسیع لینے کی بجائے میٹنگ بلانے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی انہوں نے ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کے لئے توسیع لی ہے اور یہ نہیں بتایا کہ کتنی دفعہ اس کی توسیع لی جا رہی ہے۔ میں نے متعدد بار چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی جو کہ ہمارے فاضل ممبر ہیں اُنہیں میں نے فون کیا میں نے انہیں کہا کہ اس کی میٹنگ رکھوائیں اس میں ایڈن ہاؤسنگ سکیم کا مسئلہ اُٹھایا ہوا ہے۔ 10 ہزار کے قریب اس کے متاثرین ہیں جن سے رقم لے کر دو بڑ غٹ کر لی ہے، ہضم کر لی

ہے اور مزید نئے نئے اور پراجیکٹ بنا رہے ہیں ایک آدھی میٹنگ ہوئی جس کے اندر میں بھی آیا تو ایڈن ہاؤسنگ کی طرف سے کوئی اہلکار بلانے کے باوجود نہیں آیا۔ تو بعض متاثرین اس قسم کی باتیں بھی کرنے لگ گئے ہیں کہ یہ معاملہ ایوان کی ایک کمیٹی کے سپرد ہو چکا ہے کمیٹی کی میٹنگ نہیں ہو رہی مسلسل put off ہو رہا ہے شاید انہوں نے بھی اندر کھاتے اُن سے کوئی مک مکا کر لیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے آپ کی یہ direction چاہتا ہوں کہ چیئر مین صاحب کو یہ direction دی جائے اب اُس کی میٹنگ بلوائیں اور full flagged meeting ہو جس کے اندر یہ بات ہو۔ تاکہ جو مسئلہ اسمبلی کی طرف آیا ہوا ہے کسی خوش اسلوبی سے کسی طرف لگے اور 10 ہزار متاثرین۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کو یاد ہو گا یہ معاملہ بھی میں نے ہی take up کیا تھا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بالکل۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں کافی سارے لوگ جن کے ساتھ انہوں نے زیادتی کی تھی اُن کو compensate کر بھی چکے ہیں۔ ہمارے معزز ممبر عباس راں صاحب ہیں انہوں نے کل خود admit کیا کہ اُن کے ساتھ جنہوں نے فراڈ کیا تھا لیکن یہ معاملہ چونکہ یہاں پر take up ہوا تھا اور اُن کو اُن کے جو بھی dues تھے انہوں نے clear کئے ہیں میرے نوٹس میں جتنے بھی لوگوں کا معاملا ہے سب کو وہ clear کر چکے ہیں تو آپ کی بات جائز ہے اگر کوئی بھی۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ایسا نہیں ہے بات یہ ہے کہ چند لوگوں کے ہوئے ہیں، ابھی بڑا chunk موجود ہے اور عباس راں صاحب اگر یہاں تشریف فرما ہیں تو ابھی چند روز پہلے انہوں نے بتایا ہے کہ حق رسی نہیں ہوئی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میری بات سنیں وہ کل خود admit کر چکے ہیں اگر ڈاکٹر صاحب آپ سمجھتے ہیں کہ کوئی بندہ اس میں رہ گیا ہے آپ اُن کو لے کر آئیں ۔ چیئر مین کمیٹی رانا رؤف اُن کو compensate کریں گے وہ ہاؤسنگ والے اُن کے پیسے واپس کریں گے ۔ آپ کے پاس اگر کوئی اس طرح کا کیس آیا ہوا ہے تو آپ اُس کو لے کر آئیں یہ میری آپ کے ساتھ commitment ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے دوسری بات یہ کرنی ہے کہ جو بھی ایوان کے اندر issue اُٹھا حجاب اور پردے کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں حجاب کا آرڈر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں دیا ہے

نبی کا فرمان ہے اور as such یہ آئینی تقاضا بھی ہے اچھے کام کو فروغ دینے کے لے اگر گورنمنٹ کوئی incentive دیتی ہے میں سمجھتا ہوں اُس کا دیا جانا چاہئے اور وومن کو empowerment اور ترقی کے نام پر مغرب۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! بات یہ ہے کہ بحیثیت مسلمان آپ بھی اللہ اور رسول کے ماننے والے ہیں میں بھی اللہ اور رسول کا ماننے والا ہوں۔ بات یہ ہے کہ اگر اس طرح پانچ نمبروں کا لالچ کر کے آپ کسی کو حجاب پہنوائیں گے تو پھر معاملہ کہاں پر جائے گا تو نمبر صرف اور صرف میرٹ پر ملیں گے۔ بحیثیت مسلمان ہمارا یہ حق بنتا ہے کہ اللہ اور رسول کے دیئے ہوئے جو احکامات ہیں اُن کی روشنی میں عمل کریں، پانچ نمبروں کے لئے نہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس میں precedent موجود ہے کہ جو حفاظ کرام ہیں ان کو پانچ نمبر دیئے جاتے ہیں اس حوالے سے اچھی چیز کو اگر فروغ دینے کے لئے گورنمنٹ اگر کوئی چیز سوچ رہی تھی تو لبرل لوگوں نے ظاہر ہے ایک ہوا کھڑا کرنا ہے اور گورنمنٹ کو back foot پر لے جانے کی کوشش کرنی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں اگر ایسا کوئی اقدام زیر غور آیا تھا میں اُس کے اوپر وزیر اعلیٰ اور وزیر تعلیم سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کو آگے بڑھائیں کہ اس کو fulfill کریں اسی میں ہماری دنیا بھی ہے اور آخرت بھی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! نمبر تو میرٹ پر ملیں گے اس میں تو کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ جی، ڈاکٹر فرزانہ نذیر!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب تشریف رکھیں۔ ڈاکٹر صاحبہ مختصر سی بات کریں میں نے آگے کارروائی کو بڑھانا ہے۔ جی، ڈاکٹر فرزانہ نذیر!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ [*****] یہ سنیں۔۔۔

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر صفحہ نمبر 616 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! یہ کیا بات ہے۔ڈاکٹر صاحبہ آپ پڑھی لکھی ہیں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔آپ کا بہت شکریہ۔ڈاکٹر صاحبہ جب بھی آپ نے کوئی بات کرنی ہے کوئی negative ہی کرنی ہے۔جی، چودھری اشرف علی انصاری!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! قرآن پاک میں ایمان والوں سے کہا گیا ہے کہ اپنی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی اوڑھنیاں اوڑھے رکھیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ آپ عجیب بات کر رہی ہیں آپ پانچ نمبروں کے لئے حجاب پہنیں گی، خدا کا نام لیں مسلمان پانچ نمبروں کے لئے حجاب پہنیں گے۔آپ پانچ نمبروں کے لئے حجاب پہنا رہی ہیں ہماری بیٹیاں، مائیں ہیں یہ کرنا ہمارا حق بنتا ہے؟آپ کا بہت شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر :اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر 175/17 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔۔۔جی، چودھری اشرف علی انصاری اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

زیادہ دودھ حاصل کرنے کے لئے استعمال ہونے والے ٹیکوں پر پابندی کے باوجود کھلے عام فروخت کا انکشاف

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "عوامی رنگ" گوجرانوالہ کی اشاعت مورخہ 18-فروری 2017 کی خبر کے مطابق دودھ والا ٹیکہ موت کا سامان، سینکڑوں جانور ہلاک، بیماریاں انسانوں میں منتقل، دُنیا بھر میں ایسے ٹیکوں کی فروخت پر پابندی ہے جبکہ پاکستان میں پابندی کے باوجود بھی کھلے عام استعمال ہو رہے ہیں۔ہائیکورٹ سے پابندی کے باوجود صوبہ بھر کے میڈیکل سٹورز پر مذکورہ انجکشن کی کھلے عام فروخت جاری، گزشتہ سال میں ہزاروں جانور ہلاک، بڑی تعداد مضر بیماریوں میں مبتلا، محکمہ مافیا کے سامنے بے بس، ان ٹیکوں کے استعمال سے خطرناک بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق جانوروں سے دودھ کی زیادہ مقدار حاصل کرنے کے لئے استعمال ہونے والے ٹیکہ جات پر پابندی کے باوجود پنجاب بھر کی مارکیٹوں

میں کھلے عام فروخت ہو رہے ہیں جس کے باعث گزشتہ سال تقریباً 937 جانور ہلاک ہو گئے جبکہ 2318 جانور مختلف بیماریوں کا شکار ہیں اور انسانوں میں بھی ان بیمار جانوروں کے دودھ کے استعمال سے مضر بیماریاں منتقل ہو رہی ہیں۔ لاہور ہائیکورٹ نے بھی دودھ کی زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے بھینسوں کو لگنے والے ٹیکوں پر پابندی لگا دی تھی لیکن ایک سال سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود بھی ایسے ٹیکوں کی مارکیٹ میں کھلے عام فروخت جاری ہے۔ لاہور، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، فیصل آباد، حافظ آباد، منڈی بہاؤالدین سمیت صوبہ بھر میں واقع میڈیکل سٹورز پر ٹیکے کھلے عام فروخت ہو رہے ہیں۔ بظاہر ایسے لگتا ہے کہ ایسے ٹیکے بنانے والے مافیا کے سامنے ہمارے متعلقہ محکمہ جات بے بس ہیں یا پھر محکمہ لائیو سٹاک اور ضلعی انتظامیہ ایسے مافیا سے ماہانہ کی بنیاد پر منتھلیاں وصول کر کے خاموش ہیں۔ ویٹرنری ہسپتال میں سینئر ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ ان ٹیکوں کے استعمال سے جانوروں میں خطرناک بیماریاں پھیل رہی ہیں اور ان جانوروں کے دودھ کے استعمال سے انسانوں میں بھی بیماریاں منتقل ہو رہی ہیں۔ ان ٹیکوں کے استعمال سے دو سال بعد جانوروں کی اموات ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ واضح رہے کہ دنیا بھر میں ایسے ٹیکوں کی فروخت پر پابندی ہے جبکہ پاکستان میں پابندی کے باوجود بھی کھلے عام فروخت ہو رہے ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار نمبر 210/17 ہے براہ مہربانی مجھے out of turn پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 179/17 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب! اسے پیش کریں۔

ضلعی انتظامیہ کی ملی بھگت سے زیادہ دودھ حاصل کرنے کے لئے استعمال ہونے والے ٹیکوں کی پابندی کے باوجود فروخت جاری

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 16۔فروری2017 کی خبر کے مطابق جانوروں سے دودھ کی زیادہ مقدار حاصل کرنے کے لئے استعمال ہونے والے ٹیکہ جات پر پابندی کے باوجود پنجاب بھر کی مارکیٹوں میں کھلے عام دودھ والا ٹیکہ فروخت ہو رہا ہے۔ جس کے باعث گزشتہ سال تقریباً 937 جانور ہلاک ہو گئے جبکہ 2318 جانور مختلف بیماریوں کا شکار ہیں اور انسانوں میں بھی ان بیمار جانوروں کے دودھ کے استعمال سے مضر بیماریاں منتقل ہو رہی ہیں۔ ایسے ٹیکے بنانے والے مافیا کے سامنے متعلقہ محکمے بے بس ہیں یا پھر لائیو سٹاک اور ضلعی انتظامیہ ایسے مافیا سے ماہانہ کی بنیاد پر مبینہ منتھلیاں وصول کر کے خاموش ہیں۔ دُنیا بھر میں ایسے ٹیکوں کی فروخت پر پابندی ہے جبکہ پاکستان میں پابندی کے باوجود بھی کھلے عام استعمال ہو رہے ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا اس تحریک التوائے کار کا جواب آیا ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب آ ہی نہیں سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیوں جناب؟ ڈاکٹر صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب next week میں انشاء اللہ آئے گا۔ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اور next week میں اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا چاہئے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/180 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ!

لاہور میں غیر قانونی مذبح خانوں میں اضافہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی

جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 18۔فروری2017 کی خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت میں پابندی کے باوجود غیر قانونی مذبح خانوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے جس کے باعث شہری بیمار جانوروں کا گوشت کھانے پر مجبور ہیں۔ قانون کے مطابق جانوروں کو سرکاری سلاٹر ہاؤس میں ذبح کرکے اس پر باقاعدہ تندرست ہونے کی مہر لگائی جاتی ہے لیکن شہر کے مختلف علاقوں میں ایسے غیر قانونی ذبح خانے موجود ہیں جو اپنی مرضی سے بیمار اور لاغر جانوروں کو ذبح کرکے ان کا گوشت فروخت کرتے ہیں۔ علی الصبح ایسے غیر قانونی مذبح خانوں میں جانوروں کو ذبح کرکے گوشت مختلف علاقوں میں سپلائی کیا جاتا ہے۔ بعض علاقوں میں شام گئے تک دکانوں پر بیمار جانور ذبح کرکے گوشت دھڑلے سے فروخت کیا جاتا ہے جبکہ محکمہ لائیوسٹاک اور ضلعی انتظامیہ بااثر مافیا کے سامنے بے بس نظر آتی ہے یا پھر ایسے مذبح خانوں کو محکمہ لائیوسٹاک اور ضلعی انتظامیہ کی پشت پناہی حاصل ہے اور کوئی کارروائی نہ ہونے کے باعث غیر قانونی ذبح خانوں میں اضافہ ہو رہا ہے للہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ جی، طارق محمود باجوہ! آپ اپنی تحریک التوائے کار نمبر 210/17 پڑھیں۔

الھدیٰ شوگر مل سانگلہ ہل کی طرف سے کسانوں کو گنّے کی مقررہ قیمت سے کم ادائیگی

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے گنّا کی خریداری کا ریٹ -/180 روپے فی من مقرر کیا ہوا ہے۔ اس پر ڈیڑھ روپے فی من شوگر سیس کاٹ کر 178.50 روپے قیمت دی جاتی ہے۔ الھدیٰ شوگر مل سانگلہ ہل میں شاہد انجم کین پٹواری اور شہزاد کین پٹواری CPR ڈی جی ایم فنانس کو دیتے ہیں۔ وہ پندرہ، پندرہ دن تک کسانوں کو پیسے نہیں دیتے۔

جناب سپیکر! یہاں تھوڑا misprint ہو گیا ہے شاید میرے لکھنے میں غلطی ہو گئی ہے۔ اس میں آٹھ روپے کا اضافہ کر دیں کہ یہ اصل ریٹ سے آٹھ روپے کی کٹوتی کرتے ہیں۔ 170.50 کے حساب سے پیسے دیتے ہیں۔ اس سے قبل بھی وہاں پر ایسا ہی ہوتا رہا ہے انہوں نے بھی کسانوں کو گنا کی

قیمت کی ادائیگی میں لیت ولعل سے کام لیا۔ لاکھوں روپے خُورد بُرد کر لئے۔ اب بھی صورتحال ایسی ہے اور کسانوں کو پیسے نہیں دیئے جا رہے۔ یہ معاملہ انتہائی سنگین ہے۔ اسمبلی فوری طور پر دخل اندازی کر کے کسانوں کو بروقت ادائیگی یقینی بنائے اور جن کسانوں کی ادائیگیاں روکی ہوئی ہیں، ان کو فی الفور دینے کے احکامات صادر کئے جائیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 17/49 محترمہ خدیجہ عمر اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار 17-02-03 کو move ہو گئی تھی اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔ جی، جناب رمضان صدیق بھٹی! اس کا جواب دیں۔

صفدر آباد (شیخوپورہ) میں انتظامیہ کی ملی بھگت سے ون ڈش کی خلاف ورزی

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہ ہے یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے ہم نے یہ تحریک ان کو بھیج دی ہے اور جو متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں ان کے نوٹس میں بھی میں لے آیا ہوں۔ اسمبلی سے نیا قانون پاس ہو چکا ہے اور اب ہوم ڈیپارٹمنٹ شادی بیاہ کے حوالے سے کارروائی کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے اور اس کو ہوم ڈیپارٹمنٹ کو refer کیا جائے۔

سرکاری کارروائی

بحث

پری بجٹ بحث

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر حسب ذیل سرکاری کارروائی ہے continuation of Pre Budget discussion آپ لوگوں کو معلوم

ہے کہ پری بجٹ بحث کا آغاز ہو چکا ہے۔ آج بھی بحث جاری رہے گی جو ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوادیں۔ جی، لیڈر آف دی اپوزیشن!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں محمود الرشید! پلیز، آپ دو منٹ تشریف رکھیں ذرا میاں محمد رفیق کی بات سن لیں۔

MIAN MUHAMMAD RAFIQ: Mr Speaker! Thanks. It is very important alarming question on point of order

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: یہ regarding special education ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، اب وہ ختم ہو چکا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے میں سوال نہیں کر رہا ہوں اور وہ اسی سے متعلقہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ پیر محل شہر کے اندر سپیشل بچوں کے لئے این جی او ایک ادارہ چلا رہی تھی۔ اس ادارے کی بلڈنگ کو پیر محل شہر کی مافیا جس میں ایک سیاسی گروہ شامل ہے اس نے سپیشل ایجوکیشن ادارے کی بلڈنگ کو گرادیا اور سکول بند کروادیا۔ اب سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ نے اس پر کیا کیا اور سپیشل بچوں کا کیا بنا؟ یہ کتنا alarming question ہے، یہ سپیشل ایجوکیشن منسٹر سے متعلقہ ہے۔ اب چونکہ منسٹر صاحب تو موجود نہیں ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب آگے بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ آپ کو نظر آ رہے ہوں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پھر جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ان کو نہیں پتا۔ منسٹر چودھری شفیق صاحب! آپ میاں رفیق صاحب کو بلا کر ان کی بات سنیں۔ اگر یہ satisfy ہو جائیں تو ٹھیک ہے۔ نہیں تو آپ تحریک استحقاق لے کر آئیں۔ جی، قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید!۔۔۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ رانا بابر ادھر موجود ہیں وہ آپ کے پوائنٹ نوٹ کریں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بہتر ہوتا کہ آج یہاں محترمہ وزیر خزانہ بھی موجود ہوتیں۔ بات تو وہ کرتے ہیں کہ آپ تجاویز دیں۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ حکم کریں تو ہم ان کی منت کر کے لے آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال! یہ کوئی سات دن سے بحث جاری ہے۔ میرے خیال میں اس کو سات دن ہونے والے ہیں۔ پہلا موقع ہی لیڈر آف دی اپوزیشن کو دیا گیا تھا لیکن آپ اس وقت غصے میں تھے، واک آؤٹ کر کے چلے گئے تھے اور روزانہ نام پکارا جاتا تھا لیکن آپ لوگوں کے اصرار پر دنوں میں اضافہ کیا گیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے احسان کیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا بابر حسین! آپ کے پوائنٹس نوٹ کرنے کے لئے موجود ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم مانتے ہیں کہ وہ بڑی مشکل سے اسمبلی میں آتے ہیں۔ یہ ان کی مہربانی کہ وہ آ جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگر انہوں نے ان کے سامنے ہی speech کرنی ہے تو بے شک بحث کل بھی جاری رہے گی۔ قائد حزب اختلاف صاحب کل اپنی speech کر لیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ناز نخرے ان کو آتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! نہیں، یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔ آپ خود بھی وزیر رہ چکے ہیں۔ آپ ایسے نہ کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ حکم کریں تو یہ ساری اپوزیشن جا کر درخواست کرتی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو بھی تو بہت سارے وزیر منا کر لے آئے تھے۔ جس طرح آپ الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔

MIAN MUHAMMAD ASLAM IQABAL: Mr Speaker! This is more important forum.

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کا بھی کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ جیسے سیکرٹری، ایڈیشنل سیکرٹری یا ڈپٹی سیکرٹری وغیرہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈیپارٹمنٹ کے نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ میں پھر step down کرتا ہوں۔ جب منسٹر صاحبہ آئیں گی تو میں پھر بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! آپ اس وقت بات کر لیجئے گا۔ جناب شوکت علی لا لیکا!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ شیخ اعجاز احمد!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ میاں محمد اسلام اسلام!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب جاوید اختر!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، میاں محمد اسلام اسلم!

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے پری بجٹ discussion کے لئے موقع دیا۔ ظاہر ہے کہ اس میں ٹائم پیریڈ تو بڑا short سا ہوتا ہے اور مسائل بہت زیادہ ہوتے ہیں لیکن میری کوشش ہو گی کہ میں اپنے حلقے کے حوالے سے جو مسائل ہیں ان کو discuss کروں۔ ایجوکیشن کے حوالے سے جس طرح اس نظام میں بڑی بہتری آ رہی ہے اور خصوصی طور پر ٹیکنیکل ایجوکیشن سی پیک کی وجہ سے کافی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ میری گزارش ہو گی کہ پارلیمانی سیکرٹری خزانہ توجہ فرمائیں گے۔ اس دور میں بھی میری دو یونین کونسل ایسی ہیں جہاں پر ایک بھی گورنمنٹ ہائی سکول نہیں ہے چونکہ وہاں پر مڈل سکول بھی نہیں ہے۔ میں بارہ دفعہ چیف سیکرٹری کو بھی لکھ چکا ہوں اور سیکرٹری ایجوکیشن کو بھی کہہ چکا ہوں لیکن ابھی تک میری دو یونین کونسلیں 7R-178 اور 225 ہیڈ فرید ہائی سکول سے محروم ہیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح زراعت کے حوالے سے ہمیں جہاں پختہ کھالوں اور پانی کی ضرورت ہے وہاں تھوڑا سا میں گزارش کروں گا کہ ہمارے ضلع کی دو شوگر ملیں بند پڑی ہیں جس کی وجہ سے گنا سڑکوں پر ہے، کسان برے حال میں ہے اور کیس کورٹ میں ہے۔ میں چاہوں گا کہ پنجاب گورنمنٹ اس کیس میں فریق بنے اور ابھی بھی سیزن گیا نہیں ہے۔ کسان کو کچھ ریلیف دیا جائے۔ دو شوگر ملیں بند ہو جائیں اور اتنا زیادہ گنا ہے کہ لوگ ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! تیسری میری گزارش ہو گی کہ چولستان میں چالیس سال سے لوگوں کو زمین تو الاٹ ہے لیکن ان کا پانی مستقل نہیں ہے اور صرف drinking water ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ یہ غیر منصفانہ تقسیم نہیں ہونی چاہئے۔ ان لوگوں کو جن کا allotted رقبہ ہے ان کو پانی مستقل طور پر کیوں نہیں دیا جاتا؟ رابطہ سڑکیں بن رہی ہیں۔ اس میں farm to market roads بہت اچھی سڑکیں ہیں لیکن میرا problem ایک یہ ہے کہ موجودہ پی ایم package میں بھی مجھے شیئر کم ملا اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے ایم این اے پیپلز پارٹی سے ہیں۔ میری گزارش ہو گی کہ روڈز کے حوالے سے مجھے مناسب شیئر دیا جائے۔

جناب سپیکر! اب میں پینے کے صاف پانی کے حوالے سے بات کروں گا۔ میرے حلقہ انتخاب کا 80 فیصد پانی کڑوا ہے۔ فلٹر پلانٹ کا وعدہ کیا گیا تھا کہ فروری میں فلٹر پلانٹس شروع ہو جائیں گے لیکن

وہ شروع نہیں ہو سکے۔ میری گزارش ہو گی کہ جیسے ہی سارا سسٹم ٹھیک ہوتا ہے تو فلٹر پلانٹس دیئے جائیں اور ان ایریا میں پینے کا صاف پانی دیا جائے۔ میں لیاقت پور ہیڈ کوارٹر سے ایم پی اے ہوں اور میری اگلی گزارش ہے کہ لیاقت پور سے 100 کلو میٹر کے فاصلے پر بہاولپور اور 100 کلو میٹر کے فاصلے پر رحیم یار خان ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ میں پچھلے تین بجٹ اجلاس میں request کر چکا ہوں کہ لیاقت پور کو ضلع کا درجہ دیا جائے کیونکہ یہ وقت کی ضرورت بھی ہے۔ تحصیل لیاقت پور رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑی تحصیل ہے۔ میری اگلی گزارش ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج لیاقت پور کو پوسٹ گریجویٹ کا درجہ دیا گیا ہے اس کے لئے Hall multi-purpose کا estimate بن چکا ہے لہٰذا اس کو اس دفعہ اے ڈی پی میں شامل کیا جائے۔ اسی طرح سٹیڈیم لیاقت پور کا estimate آ چکا ہے جو کہ مرمت کے حوالے سے ہے اس کو بھی اے ڈی پی کا حصہ بنایا جائے۔ لیاقت پور میونسپل کمیٹی وہ کمیٹی ہے جو ضلع ہیڈ کوارٹر کی چار کمیٹیاں میں سے ایک ہیں۔ باقی میونسپل کمیٹیوں کے فنڈز کو بڑھایا گیا ہے لیکن لیاقت پور کمیٹی کا بجٹ کم کر دیا گیا ہے۔ میں چاہوں گا کہ نہ صرف جو بجٹ کم کیا گیا ہے اس کو پورا کیا جائے بلکہ اس کو زیادہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! میری آخری گزارش ہے۔ ہم کم ہی بولتے ہیں مہربانی کر کے ذرا موقع دیا جائے۔ میں لینڈ ریکارڈ کے حوالے سے تھوڑی سی گزارش کروں گا کہ وزیراعلیٰ نے لینڈ ریکارڈ کے سنٹر قائم کئے ہیں اور یہ بہت اچھا فیصلہ تھا لیکن اگر پہلے پٹواری رشوت لیتے تھے تو چائے پانی بھی پلاتے تھے اور لسی بھی پلاتے تھے۔ اب لینڈ ریکارڈ کے عملے کا حال یہ ہے کہ وہ آنکھیں بھی دکھاتے ہیں اور رشوت کا بازار بھی اسی طرح گرم ہے۔ ان پر کوئی چیک اینڈ بیلنس کا سسٹم قائم کیا جائے جو پنجاب میں ہماری اتھارٹی بنی ہے وہ اس کو چیک کرے اور جو اس طرح کے عناصر ہیں ان کا قلع قمع کرے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب محمد شعیب صدیقی!

جناب محمد شعیب صدیقی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب سپیکر! اس سیشن کا یہ آخری پری بجٹ ہے جس میں ہم لوگ آپ کو پوائنٹس دے رہے ہیں۔ پچھلی دفعہ بھی پری بجٹ کے اوپر آپ نے تجاویز مانگیں اور ہم نے آپ کو تجاویز دیں لیکن نہایت ہی افسوس کا مقام ہے کہ ہماری ایک بھی تجویز کو بجٹ کے اندر incorporate نہیں کیا گیا۔ پانچ سالوں میں مجھے آج تک اس پری بجٹ

سیمینار کی اہمیت سمجھ نہیں آئی کہ آپ پری بجٹ speeches کرواتے ہیں، سیشن رکھتے ہیں، عوام کا کروڑوں روپیہ استعمال ہوتا ہے اور پھر وہ speeches یا ہماری جو تجاویز ہیں وہ لینے کے بعد بجٹ کے اندر کیوں نہیں لائی جاتی ہیں؟

جناب سپیکر! سات دفعہ مسلم لیگ (ن) نے گورنمنٹ بنائی مگر جو عوام کو deliver کرنا تھا وہ نہیں کر سکے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد شعیب صدیقی! بات یہ ہے کہ میں ایک clarity کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! آپ پچھلی ریکارڈنگ نکال لیں، ابھی میں یہ تجاویز آپ کو بھی دوں گا، پارلیمانی سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں ان کو بھی دوں گا اور دو مہینے کے بعد بجٹ آ جائے گا ہم اپنی کتابوں کے اندر ان کو دیکھ لیں گے کہ آپ نے ہماری کتنی تجاویز شامل کی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ میں ایک بات آپ کو clear کرنا چاہتا ہوں کہ پری بجٹ discussion کا مقصد حلقے کے حوالے سے جو مسائل ہیں وہ تو ایک side پر ہیں، یہ حلقے کے حوالے سے شاید اس کو focus نہ کیا جائے، overall اس کا یہ دیکھا جاتا ہے کہ کون سے سیکٹر میں کتنی ضرورت ہے، ایجوکیشن، ہیلتھ کے حوالے سے آپ دیکھیں کہ اس طرح سے یہ بجٹ بنایا جاتا ہے۔۔۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! ہمیں حلقہ کے لوگوں نے منتخب کر کے بھیجا ہے، اگر ان کے مسائل کی بات نہیں یہاں پر ہونی اور آپ کہہ رہے ہیں کہ حلقہ کی تجاویز incorporate نہیں ہونی تو ہم نے یہاں پر کیا کرنا ہے۔ باقی تو پھر پانامہ تو چل ہی رہا ہے۔ کرپشن کے کیسز آپ کے چل ہی رہے ہیں۔ یہاں پر ہم نے تو حلقہ کی تجاویز ہی دینی ہیں۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ حلقہ کی تجاویز incorporate نہیں ہوں گی تو پھر کیا ہو گا؟ لوگوں نے ہمیں کیوں منتخب کر کے یہاں بھیجا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میری بات سنیں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ آپ کے حلقہ میں بچے سکول میں نہیں جاتے ہیں، وہاں پر کالج نہیں ہے، وہاں پر کوئی ہسپتال نہیں ہے؟

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میں جھوٹ بول رہا ہوں؟ (قطع کلامیاں)

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! میں اس حلقہ سے ہوں۔ یہ غلط بول رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ بات کریں۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! یہ اب حوصلہ رکھیں، یہ سنتی نہیں ہیں، ہم ان کی سنتے ہیں، اب یہ ہماری بھی سنیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں سن رہا ہوں۔

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! یہ غلط بول رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ نہیں۔ جی، جناب محمد شعیب صدیقی!

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! آپ نے کہا ہے کہ کیا میرے حلقہ میں کوئی بوائز ڈگری یا انٹر کالج نہیں ہے؟ گراؤنڈ وہاں پر موجود ہے، جگہ وہاں پر موجود ہے، تجاویز دی گئی ہیں مگر ان پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ میں نے اس floor پر دس ہزار دفعہ بولا ہے کہ میاں میر ہسپتال جو 2002 سے 2007 والی اسمبلی میں ہم نے بنایا، 50 ملین لاگت تھی اس پر عمل ہوا، نہ ایمرجنسی ہے، نہ وہاں پر کوئی آؤٹ ڈور ہے، نہ وہاں پر مریضوں کو کوئی ٹیسٹ دینے کی سہولت ہے، اس کو کیوں نہیں بنایا جا رہا؟ صرف اس وجہ سے نہیں بنایا جا رہا کہ وہاں پر تختی چونکہ ہماری لگی ہوئی ہے، ویسٹ مین روڈ جمیلہ باغ 10 ایکڑ اراضی کے اوپر پارک بنانا ہے، اس کا سیوریج ڈلنا تھا وہ ڈل چکا ہوا ہے link نہیں کیا جا رہا، پارک نہیں بنایا جا رہا اور وہاں پر کوڑے کے ڈھیر لگا دیئے گئے ہیں۔ اب یہ اگر کام نہیں ہونے تو آپ مجھے بتائیں کہ کب وہاں پر کام ہوں گے؟ وہاں پر سیوریج اور پانی کی یہ صورتحال ہے کہ گندا پانی آ رہا ہے، آرسینک والا پانی آ رہا ہے، کہاں گیا آپ کا سیف سٹی پراجیکٹ، کہاں گیا آپ کا صاف پانی پینے کا پراجیکٹ؟ حلقہ کے لوگ ہم سے پوچھتے ہیں، ہمیں آکر کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کو اسمبلی کے اندر بھیجا ہے آپ نے ہماری سکیموں کے اوپر کیا عملدرآمد کیا ہے؟ میں انہیں جا کر کیا جواب دوں گا؟ میرا حلقہ وہ ہے کہ جہاں سے سپیکر دس سال سے بیٹھا ہوا ہے، جہاں پر لارڈ میئر ہے، جہاں پر ڈپٹی لارڈ میئر ہے، اس وقت حلقہ کی یہ صورتحال ہے۔ آپ ایک کمیٹی بنائیں جو جا کر حلقہ کی صورتحال دیکھے کہ وہاں پر انسان غربت کی لکیر سے نیچے زندگی بسر کر رہا ہے۔ وہاں پر گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! اگر عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو کر آئیں، رات کے اندھیرے میں نہ جیتیں تو انہیں خیال بھی ہو کہ ہم نے عوام کے مسائل کو کیسے حل کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، یہ کوئی بات نہیں ہے۔

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! آپ پیسے دے کر کیوں منتخب ہو رہے ہیں؟۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں، مہربانی کریں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میرے حلقہ کے اندر کچی آبادیاں ہیں، 1985 میں پالیسی بنی، 1992 میں اس پر عملدرآمد ہوا، ہمارے دور حکومت میں رجسٹری کا 72 روپے مرلہ ریٹ تھا اور آج تین سے پانچ لاکھ روپیہ مرلہ ریٹ کر دیا گیا ہے۔ کیا جو دو مرلہ کے گھر کے اندر رہتا ہے وہ وہاں پر اس کی رجسٹری کرانے کے لئے تین سے پانچ لاکھ روپیہ دے سکتا ہے؟ یہ ان غریبوں کے لئے ظلم ہے، خدارا جو باقی کچی آبادیاں ہیں، جن کے سروے ہو چکے ہیں ان کے مالکانہ حقوق دیں اور جو رجسٹری پر 72 روپے مرلہ ریٹ تھا وہ اسی پر کریں۔ اس کے بعد اورنج لائن ٹرین پر آپ نے لاہور کے لئے ایک ڈی سی ریٹ مقرر کیا ہے تو کپور تھلہ ہاؤس میں 25 لاکھ روپے مرلہ دے رہے ہیں اور جب میرے حلقہ کی باری آتی ہے تو وہاں پر آپ 10 لاکھ روپے مرلہ دے رہے ہیں، جس کی 60 فٹ جگہ ہے اسے بھی 10 لاکھ روپے دے رہے ہیں، جس کی تین مرلہ جگہ ہے آپ اسے بھی 10 لاکھ روپے دے رہے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے Express Elevated High Way شروع کر دی ہے، سارا شادمان ٹوٹ رہا ہے، ساری کچی آبادیاں گر رہی ہیں اور جو رجسٹری 15 لاکھ روپے میں کرا رہے ہیں آپ انہیں 7 لاکھ روپے مرلہ کے اندر دے رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ شعیب صدیقی صاحب! بہت شکریہ

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! آخر میں، میں اپنے ان اشعار سے اختتام کروں گا کہ:

ملت کے دکھوں کا جو مداوا نہیں کرتے
کرسی کے لئے وہ کام کیا کیا نہیں کرتے
میدان الیکشن میں گئے ہار تو غم کیا
جو مرد ہیں ہمت وہ کبھی ہارا نہیں کرتے
گو ملک کو داؤ پہ لگا دیتے ہیں لیکن
سر جھکا کر کبھی سیٹ کا سودا نہیں کرتے

(قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: No. No. No.

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر!

کچھ لوگوں کی فطرت میں ہے ڈھٹائی
وہ ذلت و رسوائی کی پرواہ نہیں کرتے
اللہ اٹھائے تو اٹھائے الگ بات
بندوں کے اٹھانے سے تو اٹھا نہیں کرتے
سرکار کو درکار ہے قومی خزانہ
سرکار اپنی جیب سے خرچہ نہیں کرتے
جو لوگ ہیں عیار ضرورت سے زیادہ
جو رقم کو اس ملک میں رکھا نہیں کرتے
یہ اہل سیاست کی روایت ہے پرانی
دعویٰ جو کیا کرتے ہیں پورا نہیں کرتے
بہت شکریہ

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! آپ یہ سارا جھوٹ بول رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ بات یہ ہے، میاں اسلم صاحب! مجھے ویسے حیرانی بھی ہوتی ہے اور افسوس بھی ہوتا ہے کہ لاہور کے اندر بیٹھ کر شعیب صدیقی صاحب! اپوزیشن تنقید تو ضرور کرتی ہے، یہاں پر اللہ نہ کرے کہ کسی کو تکلیف ہو تو دو منٹ کے اندر اندر سروسز ہسپتال پہنچ جاتے ہیں، دل کی تکلیف ہو تو پی آئی سی میں جاکر، دیکھیں میرا پرسوں وہاں جانے کا وزٹ ہوا ہے، مطلب اس طرح تو نہ کریں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر! آپ گورنمنٹ کو defend کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں کسی گورنمنٹ کو defend نہیں کر رہا، میں defend نہیں کر رہا، میری بات سنیں، میں گورنمنٹ کو defend نہیں کر رہا لیکن جو facilities آپ لوگوں کو میسر ہیں کم از کم آپ لوگ اس کا شکریہ ضرور ادا کیا کریں۔

جناب محمد وحید گل: جناب محمد شعیب صدیقی! کیا 30 ہزار روپیہ مرلہ ہربنس پورہ جگہ کی قیمت کا چودھری پرویز الہیٰ نے تعین نہیں کیا؟۔۔۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! آپ سپیکر صاحب سے کہیں کہ حلقے کی ایک کمیٹی بنائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، سردار خالد محمود وارن! No. No cross talk. وحید گل صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

No. cross talk. جی، وارن صاحب!۔۔۔ ویسے لاہور کے لوگوں کو گلہ نہیں کرنا چاہئے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ آپ کو پتا نہیں کہ لاہور کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاہور کے ایم پی ایز اور ایم این ایز کو گلہ نہیں کرنا چاہئے۔ جی، فرمائیں!

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے ٹائم دیا۔ مجھے اجازت دی جائے کہ میں اپنی مادری زبان سرائیکی میں بات کر سکوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! دیکھیں، ایوان جو ہے وہ آپ نے لے کر چلنا ہے۔ میری یہاں پر ایک humble request ہے کہ میری بہن نے اگر تقریر کرنی ہے تو ان سے تقریر کروالیں، انہیں ٹائم دے دیں تاکہ یہ نہ ہو کہ اگر ادھر سے کوئی بول رہا ہو تو ادھر سے بھی بولا جائے، غلط روایات نہ ہوں۔ آپ انہیں منع کریں کہ یہ درمیان میں نہ بولیں، آپ کا حق ہے، آپ ہمیں حکم دیں بھئی یہ کر لو۔

محترمہ فرزانہ بٹ: آپ کو کیا problem ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ اتنی دفعہ بولی ہیں۔ اگر یہ بولتی رہیں گی تو پھر ہم بات کیا کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب! اب نہیں بولیں گی۔ محترمہ! No cross talk. یہ میں آپ کو آخری دفعہ کہہ رہا ہوں۔

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! میں تو بولوں گی۔

سردار خالد محمود وارن: سپیکر صاحب! شکریہ مے کوں اجازت دتی اے تساں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اردو میں بات کریں۔ آپ کی اردو بہت اچھی ہے۔ (قطع کلامیاں)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! دیکھیں، میری بہن پھر کھڑے ہو کر کہہ رہی ہے کہ میں بولوں گی۔

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! میں غلط بات پر بولوں گی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ دیکھیں، اب آپ خود بہتر سمجھتے ہیں، میں کوئی لفظ نہیں کہوں گا۔ آپ بہتر سمجھتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میں سمجھتا ہوں۔ وارن صاحب!۔۔۔ وارن صاحب!۔۔۔

محترمہ فرزانہ بٹ: آپ کو تمیز ہے کہ سپیکر صاحب سے کیسے بولنا ہے؟

MR DEPUTY SPEAKER: No. No…

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ بات انہیں کرنی چاہئے تھی، آپ سمجھتے ہیں کہ یہ بات کرنی چاہئے؟ اچھا اب آپ condemn نہیں کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سینئر آدمی ہیں۔ آپ سینئر ہیں، سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ عورت ہونے کا اس طرح فائدہ نہ اٹھائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اب تشریف رکھیں۔ میں نے میرے خیال میں۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: پلیز، decorum خراب نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں ہوگا، نہیں ہوگا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر ہم احترام کر رہے ہیں ناں تو اس کو کمزوری نہ سمجھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کا احترام کرتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اسے تہذیب کا حصہ سمجھیں کہ ہم تہذیب کو follow کر رہے ہیں۔

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! وہ تو ہمیں نظر آ رہا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے آپ کے لئے کہہ دیا ہے کہ آپ سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر آپ اپنے اختیارات نہیں استعمال کریں گے تو پھر مسائل پیدا ہوں گے۔

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! ہمیں آپ کی تہذیب نظر آ رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پھر discussion کا کوئی فائدہ نہیں، پھر اگلا جو عمل ہم نے کرنا ہے وہ کر کے ہم چلے جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اب اگر آپ نے بات کی تو پھر شاید ادھر ہی بیٹھے میں کوئی نہ کوئی فیصلہ سنا دوں۔ محترمہ! پلیز

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پھر discussion کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ پھر ہم نے جو اگلا عمل کرنا ہے وہ کر کے چلے جانا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اگر اب آپ نے بات کی تو پھر شاید میں ادھر ہی بیٹھے آپ کے خلاف کوئی نہ کوئی کارروائی کروں گا۔ جی، وارن صاحب!

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے پری بجٹ پر بولنے کی اجازت دی میرے حلقے اور میرے ضلع بہاولپور کے کچھ مسائل ہیں جو میں آپ کے توسط سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ضلع بہاولپور میں ہمارا سب سے بڑا مسئلہ نہری پانی کا ہے، کسان کو نہری پانی کی اشد ضرورت ہے چونکہ میرے علاقے کی آبادی زراعت پر مبنی ہے جو پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور ہمارے علاقے میں نیچے کا پانی بھی کڑوا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس بجٹ میں ایسی تجویز بنائی جائے کہ ہمارے چولستان کو پانی کی فراہمی یقینی بنائی جائے تاکہ لاکھوں ایکڑ زمین آباد ہو سکے اور ملکی معیشت میں بھی فائدہ ہو سکے۔ اسی طرح نہریں پختہ کرنے کے لئے ہماری گورنمنٹ نے جو منصوبے بنائے ہیں انہی منصوبوں کے تحت میرے علاقے میں خیر مائنر، ایمن مائنر، لال مائنر اور غوث مائنر ہے انہیں اس بجٹ میں پختہ کر دیا جائے تو آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔ میرے علاقے میں کئی ایسی یونین کونسلیں ہیں جہاں ہائی سکول نہیں ہیں۔ ہماری ایک یونین کونسل مانگل میں عالی وان سکول کو اپ گریڈ کر کے ہائی سکول کا درجہ دیا جائے۔ مڈل سکول ایمن پور تیا کو اپ گریڈ کر کے ہائی سکول بنا کر لڑکیوں کے لئے تعلیم مہیا کی جائے کیونکہ میرے بھائی

جو لاہور کی کارگزاری بتا رہے تھے ہمارے علاقے میں سکولز، کالجز اور ہسپتال کم ہیں لہٰذا گزارش ہے کہ یہ تو دومنٹ میں ہسپتال میں پہنچ جاتے ہیں لیکن ہمارے علاقے کے لوگ اس سہولت سے محروم ہیں۔ میرے حلقے میں ایک ہسپتال ہے اسے اپ گریڈ کر کے RHC کا درجہ دیا جائے جس سے غریب آدمی کو صحت کے حوالے سے جلدی فائدہ پہنچے گا۔

جناب سپیکر! میرے حلقے میں سڑکیں بہت کم ہیں وہاں پر زیادہ تر لوگ زراعت پیشہ ہیں اور منڈی تک جانے کے لئے مسائل کا شکار ہیں لہٰذا جس طرح وزیر اعلیٰ نے بہت سڑکیں دی ہیں۔ اسی طرح میرے حلقے میں ایک سڑک ٹھاٹھ وارن سے مبارک کوٹ حسینی چوک تک جاتی ہے اگر اسے ڈبل بنا دیا جائے تو بہاولپور جانے کے لئے ہیڈ پنجند مظفر گڑھ سے نیا روٹ بن جائے گا اور وہ موٹر وے کو بھی cross کرتی ہے، اس طرح مظفر گڑھ اور بہاولپور والوں کو فائدہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میرے حلقے میں ایک سڑک بستی وارن سے کوٹلہ موسیٰ خان کی لمبائی 8 کلو میٹر ہے یہ دونوں سڑکوں کے ملاپ کے لئے بہت ضروری ہے۔ ایک سڑک عالی وارن سے لے کر پپلی راجن تک ہے اس کا فاصلہ ساڑھے پانچ کلو میٹر ہے پپلی کی طرف روڈ ہے اور عالی وارن کی طرف بھی روڈ ہے اگر یہ ملا دی جائے تو یہ رابطہ سڑک لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرے گی۔ ایک سڑک بستی قربان شاہ سے خرم پور روڈ تک ہے یہ بھی درمیان کی سڑک ہے ادھر خرم پور میں روڈ موجود ہے جو احمد پور شرقیہ کی طرف جا رہی اور ادھر کوٹلہ موسیٰ خان سے قربان بخت کی طرف جو روڈ آ رہی ہے اس سڑک کا فاصلہ ساڑھے چھ کلو میٹر ہے اگر یہ بنا دی جائے تو احمد پور کے لئے لوگوں کو فاصلہ کم پڑ جائے گا۔ ایک سڑک محمود سید اڈا سے لے کر بستی ایوب عاربی لمبردار تک ہے اس کی لمبائی ساڑھے چار کلو میٹر ہے اگر یہ بنا دی جائے تو ان لوگوں کے مسائل بھی کم ہو جائیں گے۔ ہماری ایک سڑک موضع ماڑی پیرواں سے لے کر موضع دائم والی روڈ کو آپس میں ملا دیا جائے تو دو یونین کونسلوں کا آپس میں زیادہ رابطہ ہو جائے گا اس طرح ہمارے علاقے کے مسائل کم ہوں گے اور ہماری حکومت کی نیک نامی ہو گی اور علاقے کے لوگ ہماری حکومت کو دعائیں دیں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ فائزہ مشتاق!

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے پری بجٹ بحث میں حصہ لینے کا موقع دیا۔ میں آج ایک ignored sector کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں، ہماری حکومت کو سوچنا چاہئے کہ ہم Export oriented industrial sector growth based on our comparative and competitive strength کیسے کریں۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ دنیا بہت تیزی سے change ہو رہی ہے بے شک ہماری traditional انڈسٹریز جیسا کہ agriculture ہماری manufacturing ہماری انڈسٹری کی backbone ہے but our economy is in transition ہمیں ان انڈسٹریز کو develop کرنے کے لئے globally سوچنا ہے اور جامع analysis اور research کرنے کی بھی ضرورت ہے کہ دنیا میں کون سی انڈسٹری نئی اور demand میں ہے۔ اس طرح کی ایک انڈسٹری جو بہت in اور demand میں ہے اس کا نام Biofuture ہے۔ According to World Economic Forum Report Biomass کو Chemical Energy and fuels میں convert کرنے والی انڈسٹری کی 2020 تک value 230 بلین ڈالرز ہو جائے گی۔ اگر پنجاب میں اس طرح کی انڈسٹریز develop کی جائیں تو نہ صرف future economic development کو support کریں گی، نئی انوسٹمنٹ لے کر آئیں گی، نئے income score بڑھائیں گی بلکہ سب سے بڑھ کر higher value added jobs بھی مارکیٹ میں لے کر آئیں گی۔ میری تجویز کا مقصد بھی یہ ہے کہ یہ ہمارے وزیراعلیٰ کے وژن کو match بھی کرتی ہیں چونکہ موجودہ حکومت وزیراعلیٰ کے زیر سایہ Punjab economy grow کر کے knowledge based jobs اور economic growth کو بڑھا رہی ہے جو کہ Punjab Growth Strategy 2018 کا ثبوت ہے اور directly پاکستان کے وژن 2025 سے link ہے اور حکومت پنجاب کا بھی یہی وژن ہے تاکہ poverty کو کم کیا جا سکے۔

جناب سپیکر! میں دوسری یہ تجویز دینا چاہتی ہوں کہ میرے شہر منڈی بہاؤالدین میں ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال پچھلے تقریباً آٹھ دس سال سے زیر تعمیر ہے ہر سال بجٹ میں ایک دو کروڑ روپے دے دیئے جاتے ہیں جو اونٹ کے منہ میں زیرہ کے برابر ہے جس سے کچھ بھی نہیں بنتا۔ وہ ہسپتال incomplete حالت میں کھڑا ہے اور جرائم پیشہ افراد کی آماجگاہ بن چکا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ request کرنا چاہتی ہوں کہ اس بجٹ میں اس ہسپتال کے لئے satisfactory amount رکھی جائے تاکہ یہ ہسپتال جلدی مکمل ہو کر working condition میں آ سکے۔ ایک آخری چھوٹی سی بات کہ منڈی بہاؤالدین میں ایک چلڈرن ہسپتال ہے جو پورے پنجاب میں تیسرے نمبر پر ہے چلڈرن ہسپتال لاہور، ملتان اور منڈی بہاؤالدین میں ہے۔ جب سے یہ ہسپتال بنا ہے اس میں بہت شدید missing facilities ہیں۔ اس میں نہ سٹاف پورا ہے، نہ ڈاکٹرز ہیں حتیٰ کہ technical equipments بھی بہت کم تعداد میں موجود ہیں لہٰذا میری استدعا ہے کہ اس بجٹ میں اس ہسپتال میں missing facilities کو پورا کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، جناب محمد عارف عباسی!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرے خیال میں یہ آخری پری بجٹ ہے جس کی ہم تجاویز دے رہے ہیں unfortunately دو بجٹ پہلے تو اس کا رواج ہی نہیں تھا اور ہماری کسی تجویز کو اس قابل نہیں سمجھا گیا کہ اس کو بجٹ تجاویز میں شامل کر کے ہمارے علاقوں کے مسائل کے حل کی طرف کوئی اقدام کیا جاتا۔ حکومت کی طرف سے پورا ضلع راولپنڈی پچھلے چار سال سے بڑی لاپرواہی کا شکار ہے سوائے میٹرو جس میں ان کا کمیشن تھا یا ان کے اپنے کچھ اور مفادات تھے وہ تو انہوں نے 60، 70۔ ارب روپیہ لگا کر بنا دی جس کا خمیازہ ہم کئی لاکھ روپیہ روزانہ سبسڈی دے کر بھگت رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے ضلع کے ترقیاتی بجٹ میٹرو کھا رہی ہے اور مجھے نہیں پتا کہ کب تک کھاتی رہے گی؟ اس کا 20 روپے کا ٹکٹ ہے اور تیس روپے گورنمنٹ کی طرف سے اسے pay کئے جاتے ہیں یہ میرے ضلع کے لوگوں کا حق ہے جو میٹرو کھا رہی ہے۔ اس کی وجہ سے راولپنڈی کے بہت سارے معاملات خراب ہوئے ہیں۔ اس وقت راولپنڈی میں سب سے بڑا مسئلہ ٹریفک کا ہے، ہمارے پاس ایک مری روڈ تھا جس پر میٹرو بنا کر اسے مزید تنگ کر دیا گیا ہے۔ اس وقت اگر آپ نے peak hours میں فیض آباد سے مریڈ چوک آنا ہو تو آپ کو کم از کم تین گھنٹے چاہئیں۔ 70۔ ارب روپیہ لگانے کے بعد پھر 23 لاکھ روپیہ روز کا دینے کے بعد۔۔۔ (مداخلت)

MR DEPUTY SPEAKER: No. No. Please no cross talk. Abbasi Sb!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی دو دفعہ request کی تھی کہ سرکلر روڈ کو مکمل کیا جائے جو کہ بہت پرانا منصوبہ ہے اور اس کی وجہ سے راولپنڈی شہر کے ٹریفک کے مسائل کافی حد تک حل ہو جائیں گے۔ یہ بڑا ضروری منصوبہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! آپ خود سوچیں کہ میٹرو بننے کے باوجود بقول آپ کے تین گھنٹے ٹریفک بلاک رہتی ہے اور اگر میٹرو نہ بنتی تو پھر کیا حالت ہوتی؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میٹرو بننے سے ٹریفک کے مسائل بڑھے ہیں کیونکہ اس کی وجہ سے سڑک تنگ ہو گئی ہے۔ میں تو سرکلر روڈ کی بات کر رہا ہوں۔ یہ ایک بہت پرانا منصوبہ ہے۔ اس وقت پشاور، مانسہرہ، ایبٹ آباد، ہری پور اور ناردرن ایریاز کی طرف جانے والی ساری ٹریفک راولپنڈی شہر کے اندر سے گزرتی ہے جس کی وجہ سے ایکسپریس وے، راول روڈ اور ائیرپورٹ روڈ پر ٹریفک کا load بڑھ جاتا ہے اور مقامی لوگوں کو دشواری ہوتی ہے۔ سرکلر روڈ بننے کی وجہ سے ہیوی اور دوسرے شہروں کی ٹریفک راولپنڈی شہر کے باہر سے گزرے گی جس سے ٹریفک کا load کم ہو جائے گا اور شہر کے مسائل میں بھی کمی آئے گی۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ لئی ایکسپریس وے بنائی جائے۔ 2006-07 میں 12 ارب روپے کی لاگت کا یہ منصوبہ بنایا گیا تھا۔ اگر یہ لئی ایکسپریس وے بن جاتی جو کہ میٹرو کی نسبت بہت کم لاگت سے بنی تھی تو تقریباً 40 سے 50 فیصد ٹریفک شہر سے باہر نکل جاتی۔ اس منصوبے کی feasibility بن چکی ہے لیکن پچھلے سات آٹھ سالوں میں اس منصوبہ کے لئے کوئی فنڈز نہیں رکھے گئے۔

جناب سپیکر! راولپنڈی شہر میں پینے کے صاف پانی کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس وقت پورے راولپنڈی شہر یعنی حلقہ پی پی۔11، 12، 13 اور 14 میں تقریباً 128 کے قریب فلٹر پلانٹس لگے ہوئے ہیں۔ میں on record اور انتہائی ایمانداری سے کہہ رہا ہوں کہ تمام فلٹر پلانٹس سے جو پانی مل رہا ہے وہ پینے کے قابل نہیں ہے اور وہ حفظان صحت کے اصولوں پر پورا نہیں اترتا۔ میری مائیں، بہنیں اور بھائی ایک ایک گھنٹہ لائن میں لگ کر پانی حاصل کرتے ہیں لیکن وہ پانی پینے کے قابل نہیں اور صرف دل کو تسلی دینے والی بات ہے۔

جناب سپیکر! میں نے کئی دفعہ اس بابت اسمبلی میں سوالات بھی دیئے ہیں۔ ان فلٹر پلانٹس کے فلٹر تبدیل کئے جاتے ہیں اور نہ ہی ان کی inspection ہوتی ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ راولپنڈی شہر میں فلٹر پلانٹس بڑھائے جائیں اور پہلے سے لگے ہوئے فلٹر پلانٹس کا معیار حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں راولپنڈی شہر کے ہسپتالوں کے حوالے سے بات کروں گا۔ بے نظیر بھٹو ہسپتال، ہولی فیملی ہسپتال، DHQاور RHCsہسپتالوں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ لوگ 90فیصد testsباہر سے کروا رہے ہیں۔ ہسپتالوں کے اندر صفائی کا نظام انتہائی خراب اور ادویات میسر نہیں ہیں۔ چند منصوبوں پر اربوں روپے لگا دیئے جاتے ہیں جبکہ صحت، تعلیم، پینے کا صاف پانی اور سیوریج سسٹم جیسی بنیادی سہولتیں ناپید ہیں حالانکہ ان کو پہلی ترجیح دی جانی چاہئے۔ میں یہ کہوں گا کہ ان بنیادی سہولتوں پر مبنی منصوبوں سے فنڈز بچ جائیں تو پھر باقی ترقیاتی کام بھی کئے جائیں۔ پچھلے چار سالوں میں ان بنیادی سہولتوں کی فراہمی کی طرف بالکل توجہ نہیں دی گئی۔ راولپنڈی شہر کے ہسپتالوں کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی، شہریوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے کوئی خاص انتظام نہیں کیا گیا۔ اسی طرح سیوریج سسٹم انتہائی خراب ہے۔ راولپنڈی شہر کے سکولوں کے حالات بھی بہت خراب ہیں۔ میں گزارش کروں گا کہ ان کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر! وزیراعظم نے کئی مرتبہ مری جاکر وہاں پر یونیورسٹی اور ہسپتال بنانے کا اعلان کیا لیکن اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ اسی طرح ہماری ایک Bulk Water Supply Schemeہے جو کہ کوہالہ سے کوٹلی ستیاں viaمری آنی ہے۔ پچھلے آٹھ سالوں سے اس سکیم پر اربوں روپے خرچ ہو چکے ہیں، اس کا سامان جنگلوں اور سڑکوں پر پڑا ہوا ہے۔ یہ منصوبہ مکمل نہ ہوا تو عوام کے اربوں روپے ضائع ہو جائیں گے۔ کوٹلی ستیاں کی ہماری مائیں اور بہنیں اب بھی پانچ پانچ، دس دس کلومیٹر دُور سے پانی بھر کر لاتی ہیں۔ میں گزارش کروں گا کہ اس منصوبہ کو مکمل کرنے کے لئے خصوصی طور پر فنڈز مہیا کئے جائیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں شیخ رشید ہسپتال راولپنڈی کی بات کروں گا جس پر اربوں روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ یہ زچہ بچہ کے لئے پانچ سو بستروں کا ہسپتال ہے۔ میں ہر مرتبہ یہاں پر درخواست کرتا ہوں کہ اس ہسپتال کو مکمل کیا جائے۔ اس ہسپتال پر اربوں روپے خرچ ہو چکے ہیں میری گزارش ہے کہ اس کو مزید فنڈز دے کر فنکشنل کیا جائے۔ آپ بے شک جس کی مرضی تختی لگوا دیں لیکن اس ہسپتال کو مکمل کریں تاکہ ہمارے شہریوں کو اس کا فائدہ ہو سکے اور قوم کے پیسے ضائع نہ ہوں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محترمہ رُخسانہ کوکب بات کریں گی۔

محترمہ رُخسانہ کوکب: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں میاں محمد شہباز شریف کی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے ہمیں موقع دیا کہ ہم اپنی تجاویز دے سکیں۔ میرا تعلق اندرون شہر سے ہے۔ اندرون شہر میں پینے کا پانی نہایت ہی گندا ہے۔ اس علاقے میں واٹر سپلائی اور سیوریج پائپوں کا پانی mix ہو کر آتا ہے جس کی وجہ سے لوگ بیمار ہو رہے ہیں۔ اس پانی کی وجہ سے لوگ جگر اور پیٹ کی بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ موری گیٹ میں ایک گورنمنٹ گرلز سکول ہے جو کہ بہت ہی خستہ حال ہو چکا ہے۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ رُخسانہ کوکب: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہی تھی کہ میرے حلقہ میں موری گیٹ گرلز سکول ہے جس کی حالت انتہائی خستہ ہو چکی ہے۔ یہاں پر غریب لوگوں کے بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ اس سکول کے لئے خصوصی طور پر فنڈز مختص کئے جائیں۔ اس کے علاوہ ہمارے علاقے کے قبرستان میں لائٹ سسٹم بہت خراب ہے۔ جب لوگ اپنے پیاروں کی قبروں پر جاتے ہیں تو وہاں اندھیرا ہوتا ہے لہٰذا یہاں پر لائٹ سسٹم بہتر کیا جائے۔ اسی طرح اندرون شہر میں جو پارکس موجود ہیں ان میں بھی لائٹس کا انتظام بالکل ناقص ہے تو اس کو بھی درست کیا جائے۔

جناب سپیکر! سید مٹھا ہسپتال کے لئے نرسنگ ہاسٹل کی ضرورت ہے۔ تحصیل بازار میں دو تین کنال جگہ موجود ہے جس پر نرسنگ ہاسٹل بنایا جا سکتا ہے۔ میں گزارش کروں گی کہ اس نرسنگ ہاسٹل کے لئے آئندہ بجٹ میں فنڈز مختص کئے جائیں۔ موری گیٹ میں کچھ زمین خالی پڑی ہوئی ہے میری تجویز ہے کہ اس جگہ پر بچوں کے لئے play ground بنایا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محترمہ ارم حسن باجوہ بات کریں گی۔

محترمہ ارم حسن باجوہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Thank you, Mr Speaker! You give me a chance, so I can share my thoughts about development of our Province. خادم اعلیٰ پنجاب نے بڑے زبردست health initiatives لئے ہیں۔ I think, we are doing well but not perfect. We need more efforts to develop the health sector. ابھی حال ہی میں حکومت پنجاب نے موبائل ایمبولینس سروسز متعارف کروائی ہے۔ یہ بہت ہی خوش آئند اقدام ہے لیکن دیہاتوں میں ہیلتھ facilities بہت کم ہیں اور وہاں پر ابھی بہت improvement کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں نے last year بھی ہیلتھ facility پر بات کی تھی تو اُس پر خاطر خواہ اقدامات نہیں ہو سکے اس لئے مجھے اس پر دوبارہ بات کرنا پڑ رہی ہے۔ بہت سی خواتین کی due to anemia دورانِ زچگی death ہو جاتی ہے اور anemia غربت سے inter relate کرتی ہے تو زچگی کے دوران خواتین کو food supplement مہیا کئے جا سکیں تاکہ اُن کی خون کی کمی پوری کی جا سکے اور خواتین موت کے منہ میں جانے سے بچ سکیں۔ اگر ماں اور بچہ صحت مند ہوں گے تو صحت مند قوم پروان چڑھے گی اس لئے ہمیں خواتین کی صحت کی facilities کے لئے ہیلتھ یونٹ قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں DHQ's and THQ's کو strengthen کرنے کی ضرورت ہے۔ حکومت پنجاب ہر سال کوئی نہ کوئی سکیم introduce کراتی ہے تو میری یہ تجویز ہے کہ Green Punjab کے نام سے ایک سکیم introduce کرائی جائے تاکہ environmental pollution پر قابو پایا جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ دیہاتوں میں ایک سکیم متعارف کرائی جائے چونکہ وہ لوگ غربت کی وجہ سے fruits نہیں کھا سکتے تو اگر حکومتی سطح پر اُنہیں کہا جائے کہ ہر گھر میں دو سے تین پھل دار درخت موجود ہوں تو پھر وہ اس نعمت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! حکومت پنجاب نے مختلف شعبوں میں ترقی کے بہت سے اقدامات کئے ہیں Things are going good but not perfect. بڑے بڑے پراجیکٹس سے چھوٹے چھوٹے شعبے نظر انداز ہو جاتے ہیں تو میں یہاں پر بات کروں گی اور میں نے last year بھی یہ بات کی تھی کہ ٹیکنیکل ایجوکیشن پر کام کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے کیونکہ ہمارے بچوں خاص طور پر لڑکوں کے پاس ایجوکیشن ہوتی ہے، نہ ہی skills ہوتی ہیں تو وہ بُری activities میں استعمال ہوتے ہیں تو ہمارے موجودہ سکولوں کو ہی evening or afternoon classes کے لئے utilize کیا جائے اور اُس میں اپنے بچوں کو ہنر سکھایا جائے کیونکہ ہمارے ملک میں ہنر کی بھی بہت کمی ہے تو ہم بنی بنائی چیزیں منگوا کر ہی استعمال کر رہے ہیں اور آئندہ چند سالوں میں ہمارے پاس skilled persons نہیں رہیں گے اس لئے ہمیں ٹیکنیکل ایجوکیشن پر focus کرنے کی ضرورت ہے۔ الحمد للہ ہمارے پاس پنجاب میں بہت زرخیز زمین موجود ہے لیکن ہم نے اُس سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اُٹھایا تو چھوٹے کسانوں کو بے آباد زمینیں دے کر اُنہیں facilitate کیا جائے تاکہ بے آباد زمینوں کو آباد کیا جا سکے اور ایگریکلچر یونیورسٹی کے students کو بھی زمینیں دی جائیں تاکہ وہاں سے فارغ ہونے کے فوراً بعد اُن کے پاس earning کا source ہو، اُن کے ساتھ ہم طے کر لیں کہ وہ 30 or 40 revenue کا

percent گورنمنٹ کو دیں گے اور باقی وہ اپنے پاس رکھیں گے اس سے انہیں روزگار ملے گا اور ہماری بے آباد زمینیں بھی آباد ہو سکیں گی۔

جناب سپیکر! چونکہ ہر کوئی صاف پانی کی بات کرتا ہے اور بنیادی ضروریات میں سے یہ ایک اہم ضرورت ہے اور تمام بیماریوں کی وجہ بھی صاف پانی کا نہ ہونا ہے۔ Hepatitis-C کی اہم وجہ یہی ہے کہ لوگ گندا پانی پینے پر مجبور ہیں تو حکومت پنجاب already اس پر بہت focused ہے، ہمارے وزیر اعلیٰ کا وژن بھی یہی ہے کہ ہم نے اپنے لوگوں کو صاف پانی مہیا کرنا ہے لیکن ہمیں اس پر ابھی بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ نجمہ بیگم!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین O اللھم صل علی محمد وآلہ و عترتہ بعدد کل معلوم لك

جناب سپیکر! میں پری بجٹ سیشن کے حوالے سے چند ایک گزارشات آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا کیونکہ وقت کی قلت ہے۔ تمام ممبران اسمبلی کو ایک paper تقسیم کیا گیا ہے جس کے اندر مشاورت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے میں اُس paper کو ابھی پڑھ رہا تھا تو اُس کو پڑھ کر حیرانی ہوئی کہ حکومت نے تعلیم اور صحت کو اپنی ترجیحات میں سب سے اوپر رکھا ہے جبکہ اس کے اُلٹ ہے اور ترجیحات میں پُلوں کو آخر میں رکھا ہے حالانکہ پُل ان کی پہلی ترجیح ہے، تعلیم اور صحت ان کی آخری ترجیح ہے اور یہ بات یہ بجٹ کہتا ہے، روزانہ کی تقریروں اور اشتہارات سے یہ ثابت ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! پہلی بات یہ ہے کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری بیٹھے ہوئے ہیں یہ فرمائیں کہ 17-2016 والا جو بجٹ گزرا ہے اُس بجٹ کے اندر آپ کی utilization کتنے percent رہی ہے، وہ تو ہمیں بتائیں تاکہ ہمیں پتا چلے کہ آپ کی capacity کتنی ہے؟ جب میں نے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے اس بجٹ کی utilization کا پتا کیا تو آپ کو سُن کر حیرانی ہوگی That is less than 30 percent. اور آپ کو یاد ہوگا کہ پچھلے بجٹ کی utilization 49 percent تھی۔ آپ ابھی تک 30 فیصد سے نیچے ہیں یہ ہم سے کیا تجاویز مانگ رہے ہیں جو ہم نے ان کو تجاویز دینی ہیں یہ پہلے اپنی performance ٹھیک کریں اور پہلے یہ محکموں کی capacity building کو ٹھیک کریں۔ اب یہ اُن فنڈز کی reappropriation کر رہے ہیں یعنی ایک جگہ سے فنڈز نکال کر دوسری جگہ پر ڈال رہے ہیں کہ یہ فنڈز کو گھما رہے ہیں اور فنڈز کو گھمانے کے ساتھ ساتھ جن محکموں کے لئے فنڈز رکھے گئے تھے

اُن سے نکال کر اُن غیر ضروری پراجیکٹس کے اوپر فنڈز لگا رہے ہیں جو کہ پنجاب اسمبلی کی بجائے ماڈل ٹاؤن اسمبلی کے اندر بیٹھ کر بنتے ہیں اُس ماڈل ٹاؤن اسمبلی کی directions کو follow کرتے ہوئے یہ فنڈز اُدھر بھیجے جا رہے ہیں وہ فنڈز تعلیم کے ہوں، صحت کے ہوں، امن وامان کے ہوں یا کسی دوسرے تیسرے محکمے کے ہوں اُن کی reappropriation ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری خزانہ بھی PAC-2 کے ممبر ہیں ان سے پوچھیں کہ اس کے اندر حکومت کی کیا performance ہے؟ اُس کمیٹی کے اندر جب ان کے audit paras بن کر آتے ہیں اور reappropriation کے account sets کے بارے میں ان سے پوچھیں وہاں پر حکومت کا اصل چہرہ ننگا ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں تعلیم کے حوالے سے تھوڑی سی باتیں کر لوں۔ آپ تعلیم کو اشتہارات کی نذر کر کے اُس کو promote کرنا چاہ رہے ہیں، آپ 20/20۔ارب روپے کے laptops خرید رہے ہیں جبکہ سکولوں میں بیٹھنے کے لئے فرنیچر نہیں ہے، missing facilities بے شمار ہیں۔ تھوڑی دیر پہلے آپ نے کہا کہ لاہور والے تو چُپ رہیں، لاہور والے کس بات پر چُپ رہیں؟ آپ کو پانی نہیں ملتا اور ہمیں جو پانی ملتا ہے وہ گٹر والا پانی ملتا ہے۔ پانی نہ پینا بہتر ہے بجائے اس کے کہ وہ گندا پانی پی کر سسک سسک کر مر جائیں۔ میں تعلیم کے حوالے سے ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں کہ آپ 20/20۔ارب روپے کے laptops خریدتے ہیں اور اگر آپ مجھے کرپشن کا ایک لفظ استعمال کرنے کی تھوڑی سی اجازت دیں تو جو پیسے ان 20۔ارب روپے کے laptops سے ملتے ہیں وہ پیسے کسی تعلیمی ادارے کی چار دیواری میں نہیں ملتے کیونکہ چار دیواری میں اُن سیکرٹریوں کے نیچے جو XEN, SDO, PD,Overseer and Draftsman ہوتے ہیں وہاں ایک فائل کا ریٹ چلتا ہے وہ اُن کو ملتے ہیں اور کسی کو نہیں ملتے۔ اس ملک کے اندر تعلیم ضروری ہے یا laptops ضروری ہیں؟ حکومت کوئی کالج نہیں بنا سکی اور حکومت نے پرائیویٹ اداروں کو کھلی چھُٹی دے دی۔ حکومت کو چاہئے تھا کہ نئے کالج بناتی، غریب لوگوں کا درد بانٹتے تاکہ اُن کے بچے سکولوں کے بعد کالجوں میں داخلہ لے سکتے۔

جناب سپیکر! اگر میں صحت کے حوالے سے بات کروں تو ہسپتال میں beds نہیں ملتے یہاں تک کہ ہسپتالوں میں ventilators نہیں ملتے۔ ایک دفعہ منسٹر صاحب سے میری بات ہوئی میں نے کہا کہ ایک جوان بچہ ہے اُس کو ventilator نہیں مل رہا تو آگے سے مجھے منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ نہیں ہے یار، میں کیا کروں؟ وہ جوان بچہ بے چارہ ventilator نہ ملنے کی وجہ سے فوت ہو گیا۔ آپ ان

ہسپتالوں کی حالت زار تو جا کر دیکھیں؟ Punjab Institute of Cardiology میں جو نئی ایمرجنسی بنی ہے وہ حکومت نے نہیں بنائی، وہ ایمرجنسی مخیّر حضرات کے پیسے سے بنی ہے۔ زکوٰۃ، صدقات اور فطرانے کے پیسے سے وہ ایمرجنسی بنی ہے اور اُس کے سامنے جو سڑک ہے جس کو ہم جیل روڈ کہتے ہیں اُس بنی ہوئی سڑک کے اوپر ایک اور سڑک بنا دی گئی ہے اور اُس کے اوپر 15/20-ارب روپیہ لگا دیا گیا ہے حالانکہ وہ بنی ہوئی سڑک تھی تو وہ سڑک پی آئی سی ایمرجنسی کو منہ چڑا کر کہہ رہی تھی کہ میری شان دیکھو کہ میرے اوپر پیسے خرچ ہو رہے ہیں۔ انسان کی سب سے زیادہ اہمیت ہوتی ہے تو حکومت اس پر ایک روپیہ خرچ کرنے کو تیار نہیں ہے۔ آپ پی آئی سی میں جا کر اُس کی ایمرجنسی کا حال دیکھیں کہ وہاں پر chairs 100/100 لگی ہوئی ہیں اور تین تین دن سے مریض اُن chairs کے اوپر بیٹھے ہوئے ہیں یہ criminal act ہے کہ آپ نے دل کے مریض کو ایمرجنسی میں chair کے اوپر بٹھایا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میرا کل وہاں پر جانا ہوا ہے وہاں حالت تو بہت اچھی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ٹھیک ہو گیا ہے۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو ہم دونوں بھائی ایک کام کرتے ہیں اور دونوں چلتے ہیں یہاں سے اور بھی منسٹر ساتھ لے لیتے ہیں چُپ کر کے ایمرجنسی میں جاتے ہیں۔ اگر میں جو بات کہہ رہا ہوں کہ وہاں پر سو سو chairs لگی ہوئی ہیں اور بوڑھے بندے جو پچاس، ساٹھ، ستر اور اسی سال کے ہیں وہ بیٹھے ہوتے ہیں۔ انہیں drips لگی ہوئی ہیں تین تین دن نہیں ہوئے تو میں ذمہ دار ہوں۔ میں بڑے باوثوق ذرائع سے کہہ رہا ہوں۔ میں کوئی points scoring نہیں کر رہا جو reality ہے وہ آپ کے سامنے بیان کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! یہ غلط بات کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! اگر آپ نے دوبارہ interrupt کیا اور کوئی بات کی تو میں پھر آپ کے خلاف کارروائی کروں گا۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ کل کی تصویریں ہیں کہ لوگ chairs پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ (اس مرحلہ پر معزز ممبر نے موبائل میں تصاویر دکھائیں) ہم تو آپ کو بتانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ کو میں نے پچھلے بجٹ میں ایک تجویز دی تھی کہ جو Teaching Hospitals ہیں ان تمام کے اندر کارڈیالوجی وارڈ کو operational کیا جائے تاکہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی پر دباؤ کم ہو جائے۔

یہاں یہ ہوتا ہے کہ مریض کسی ہسپتال میں جاتا ہے تو کہتا ہے کہ مجھے درد ہو رہی ہے تو وہاں سے اسے فوری طور پر پی آئی سی کی طرف refer کیا جاتا ہے تو مریض اُدھر چلا جاتا ہے۔ اگر تمام Teaching Hospitals میں کارڈیالوجی وارڈ کو operational کیا جائے گا تو مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میں گردوں کے حوالے سے عرض کروں گا کہ۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروس اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! منڈا صاحب کا ٹائم بھی ویسے ختم ہو چکا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! صوبائی اسمبلی کا حلقہ جہاں کا میں نمائندہ ہوں۔ آپ چوبرجی سے پونچھ روڈ پر داخل ہوں، وہاں جا کر دیکھ لیں کہ پچھلے تین ماہ سے sewer ٹوٹا ہوا ہے اس کی ویڈیو بھی میرے موبائل میں موجود ہے جو لوگوں نے مجھے بھیجی ہے اور میں موقع پر گیا ہوں۔ اس کو ٹھیک کرنے کی کسی کو توفیق نہیں ہے۔ سمن آباد کے اندر سڑکیں بری طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلی دفعہ آپ سے درخواست کی تھی منسٹر صاحب حلقہ میں تشریف لے گئے، میں نے کہا کہ انہوں نے سڑکیں ٹھیک نہیں بنائیں تو چار دن بعد پھر نئے سرے سے کام شروع کیا گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے میری بات کی تصدیق کی کہ میں نے ٹھیک کہا تھا۔

جناب سپیکر! میرے پورے حلقہ میں پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے اور سیوریج کا ملا ہوا پانی لوگ پی رہے ہیں۔ وہاں سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ میری آپ کے توسط سے صرف ایک request ہے کہ آپ نے اس حلقہ کو جتنے فنڈز دیئے ہیں ان کا آڈٹ کروالیں۔ آپ یہ دیکھیں کہ پیسے کدھر گئے ہیں، آپ صرف یہ پتا کروادیں اور یہ آپ کروا سکتے ہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں میں میرٹ اور انصاف کی بات کر رہا ہوں کہ اس حلقہ کا آڈٹ تو کروائیں کہ پیسے کدھر گئے ہیں۔ یہ سمن آباد ٹاؤن ہے جو لاہور کا ایک ٹاؤن ہے جو کرپشن کا منبع ہے وہاں پر جتنے لوگوں کی enlistment ہے وہ kindly آپ نکالیں تو حیران ہو جائیں گے کہ پیسے آپ لوگ اس ٹاؤن کو دیتے ہیں تو وہ کہاں چلے جاتے ہیں یہ کسی کو پتا نہیں ہے۔ میری request ہے کہ اس کا آڈٹ کروایا جائے۔

جناب سپیکر! کوئی ایسا ہسپتال پچھلے تیس پینتیس سال میں وزیراعلیٰ اور وزیراعظم نہیں بنا سکے کہ ان کا اپنا علاج بھی پاکستان کے اس ہسپتال میں ہو جائے۔ یہ ایسا ہسپتال نہیں بنا سکے۔ یہ ہمیں

کہتے ہیں کہ ان ہسپتالوں میں جائیں اور خود باہر جا کر علاج کرواتے ہیں۔ آپ تیس سال میں ایک ہسپتال نہیں بنا سکے۔ مہربانی کر کے وہ بھی کچھ کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! زچہ بچہ کے حوالے سے بھی لوگوں کو مشکلات ہیں۔ مہربانی کر کے جو Teaching Hospitals ہیں ان تمام کے اندر زچہ بچہ کے حوالے سے جو delivery cases آتے ہیں۔ وہ بے چارے لوگ پرائیویٹ ہسپتالوں میں پیسے نہیں دے سکتے تو سرکاری ہسپتالوں میں آتے ہیں۔ وہاں ان کی جو تذلیل ہو رہی ہے اس کا نوٹس بھی حکومت کو لینا چاہئے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ اس میٹنگ میں نہیں تھے، قائد حزب اختلاف اور وزیر قانون اس میٹنگ میں تھے وہاں بڑی تفصیل سے بات ہوئی تھی۔ اس میں انہوں نے یہ کہا تھا کہ آپ تجویز دیں کہ ہسپتالوں میں ڈاکٹرز اور پروفیسرز صاحبان کی availability ہو جائے۔ اگر ان کو لاہور سے 20 کلومیٹر دور ٹرانسفر کر دیا جائے تو وہ اسی وقت استعفیٰ لکھ کر دے دیتے ہیں کہ ہم وہاں جانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اب بات یہ ہے کہ عمارتیں بنا دینا گورنمنٹ کے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن اس دن میٹنگ میں یہ بات طے ہوئی تھی کہ ایک کمیٹی بنائی جائے اس میں قائد حزب اختلاف آ جائیں اور دوسرے لوگ بھی آ جائیں جو کم از کم تجاویز تو دیں کہ کس طرح پروفیسرز اور ڈاکٹروں کی ہسپتالوں میں availability کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ جو mechanism خیبر پختونخوا میں ڈاکٹروں کے لئے اپنایا گیا ہے وہ طریق کار ہمیں بھی بتائیں۔ اگر وہاں پر کوئی اچھا کام ہو رہا ہے تو پنجاب حکومت بھی اس کو اپنانے کے لئے تیار ہے۔ میں یہ کسی پر تنقید نہیں کر رہا۔ یہ بات اس کمیٹی میں طے ہوئی تھی تو کم از کم آپ کچھ اچھی تجاویز بھی دیں کہ ان کو کس طرح وہاں بھیجا جائے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے اس حوالے سے تجاویز دی تھیں۔ خیبر پختونخوا میں 90 فیصد ہسپتالوں کے اندر تمام ڈاکٹرز موجود ہیں ان کی تنخواہ پنجاب، سندھ اور بلوچستان کے ڈاکٹرز سے زیادہ ہے۔ آپ اس ماڈل کو پڑھ لیں۔ اگر پنجاب نے کوئی اچھا کام کیا ہے تو ہم اسے اپنانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! جو پروفیسر ڈاکٹر ہے جس نے کسی ایک چیز میں سپیشلائزیشن کی ہوئی ہے تو وہ لاہور میں پی آئی سی میں تو کام کرتا ہے۔ اس کو اگر آپ کہیں کہ راجن پور میں جا کر کام کرے تو وہ نہیں جاتے۔ جس نے ایم بی بی ایس کیا ہوا ہے وہ تو دل کا آپریشن نہیں کر سکتا اس کے لئے سپیشلسٹ چاہئیں۔ آپ ان کو وہاں بھجوانے کے لئے تجاویز دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! تجاویز دی ہوئی ہیں۔ پچھلے بجٹ میں تجاویز دی تھیں کہ ان کو incentives دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجن پور کے ہسپتال میں تمام سہولیات موجود ہیں، میں کہتا ہوں کہ کوئی ایسی چیز نہیں جو لاہور میں موجود ہو اور راجن پور میں نہ ہو صرف کمی ہے تو ڈاکٹرز اور پروفیسرز کی ہے۔ اس چیز کو کس طرح manage کیا جائے اور کس طرح ڈاکٹرز کو بھیجا جائے اس پر آپ تجاویز دیں۔ گورنمنٹ نے تمام سہولیات دے دی ہیں۔ محترمہ تمکین اختر نیازی!

محترمہ تمکین اختر نیازی: جناب سپیکر! شکریہ۔ مجھے اجازت دیجئے کہ اس موضوع پر میں ایک comment کر سکوں جو آپ نے بات ختم کی ہے۔ اگر سارے ڈیپارٹمنٹس میں work ethics improve ہو جائیں تو اس قسم کا کوئی شکوہ کسی quarter سے نہیں آئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ سب کی collective responsibility ہے۔ ہمیں بحیثیت مسلمان اپنی اپنی ذمہ داریاں پوری کرنی چاہئیں۔ ہم جب تک ان کو پورا نہیں کریں گے شاید ہم ترقی نہیں کر سکیں گے۔

محترمہ تمکین اختر نیازی: جناب سپیکر! work ethics improve کرنے کی ہر ڈیپارٹمنٹ میں کیا سارے عوام کو ضرورت ہے۔ اس میں خالی حکومت یا اپوزیشن کا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ایک دو تجاویز آپ کی خدمت میں پیش کروں گی کہ FAO کے مطابق پاکستان high waste water stress countries میں شامل ہوتا ہے۔ اس کے لئے ضرورت ہے کہ ہم اپنے کسانوں کو پانی کے استعمال کا طریقہ بتائیں اور distribution کا ایک network بنائیں جس میں پانی ضائع نہ ہو۔ ضلعی سطح پر پانی ذخیرہ کرنے کے لئے جھیلیں بنائی جائیں تاکہ پانی ضائع نہ ہو اور ڈیموں پر جو چپقلش چل رہی ہے اس پر argue کرنا بند ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ مقامی سطح پر عوام کو trained کرنا چاہئے کہ وہ پانی کو ضائع نہ کریں جس کے لئے میڈیا کے ذریعے تشہیر کی بھی ضرورت ہے۔ سنگاپور میں پانی کی کمی تھی تو وہاں پر بچوں کو بھی یہ سکھایا گیا کہ جب تم tooth

brush کرتے ہو تو نلکے کو بند کر دیا کرو تاکہ جتنی دیر آپ tooth brush کرتے ہیں پانی ضائع نہ ہو۔ اگر ہم سب اپنے پانی کو محفوظ کرنے کے لئے یہ عادات اپنائیں اور دوسرے معاملات میں بھی پانی کی بچت کریں تو اس طرح پاکستان میں پانی کے آنے والے بحران پر ہم قابو پا سکیں گے۔

جناب سپیکر! وافر فصلیں جو ذخیرہ ہو جاتی ہیں ان کو کنٹرول کرنے کی بہت ضرورت ہے اس لئے ایسی تدابیر کی جائیں کہ گندم سستے داموں فروخت کی جائے یا برآمد کرنے کے لئے تحرک کیا جائے تاکہ فصل ضائع نہ ہو۔ دریں اثناء کسان کو مزید فصلیں اگانے کی بھی ترغیب دی جائے۔ زرعی یونیورسٹیوں میں جو internees ہیں ان کا چھوٹے کاشتکاروں کو guide کرنے کے لئے کوئی پروگرام بنایا جائے اور یہ ان کے لئے mandatory ہونا چاہئے کہ آپ چھوٹے کاشتکار کو time پر بتائیں کہ اس وقت پانی کا spray چاہئے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ لبنیٰ فیصل!

محترمہ لبنیٰ فیصل: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں امید کرتی ہوں کہ ممبران جو تجاویز دیں گے ان کو بجٹ 18-2017 میں شامل کیا جائے گا۔ میں اپنا وقت ضائع کئے بغیر اپنی تجاویز پر آتی ہوں۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چاچو والا، لاہور کینٹ کو خواجہ سعد رفیق کی خصوصی کاوش سے مڈل سے ہائی کا درجہ دیا گیا۔ اس میں اس وقت طالبات کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے اور ارد گرد کے علاقوں کی بچیاں بہت خوش ہیں لیکن اس کو مزید اپ گریڈ کر کے سیکنڈری کا درجہ دیا جانا چاہئے تاکہ علاقہ کی بچیاں میٹرک کے بعد بھی یہاں تعلیم جاری رکھ سکیں یا کم از کم اس کی ہیڈ مسٹریس طالبات کی تعداد کے مطابق گریڈ 19 کی ہونی چاہئے۔ گورنمنٹ کے تمام سکولوں اور کالجوں کو سولر انرجی سسٹم فراہم کیا جائے اور ان کی چھتوں کو استعمال کیا جائے۔ اس طرح اضافی بجلی نیشنل گرڈ کو بھی فراہم کی جا سکتی ہے۔ گورنمنٹ کے تمام سکولوں میں طلباء و طالبات کے میڈیکل چیک اپ کے متعلق مربوط پالیسی مرتب دی جانی چاہئے اور اس کے بڑے مثبت نتائج سامنے آئیں گے۔ باب پاکستان کے ارد گرد ایکڑوں میں اراضی موجود ہے اور یہاں تک پبلک ٹرانسپورٹ کی سہولت موجود ہے۔ یہاں پر خواتین کے لئے ٹیکنیکل ادارہ قائم کیا جانا چاہئے جہاں دستکاری، بیوٹی پارلر اور دیگر روزگار کمانے کے زیادہ سے زیادہ کورسز کرانے کا بندوبست کیا جائے تاکہ خواتین جو اس معاشرے کا بڑا حصہ ہیں اپنا روزگار کمانے کے ساتھ ساتھ صوبہ اور ملک کے لئے بھی فائدہ مند ثابت ہوں۔ باب پاکستان پراجیکٹ کو جلد از جلد مکمل کیا جائے۔ بابِ پاکستان کی اراضی میں ہی ڈسپنسری، ہسپتال اور پارکس بھی بنائے جانے چاہئیں اور ان کی مناسب نگہداشت بھی کی جائے تاکہ

باب پاکستان کو دیکھنے والے عوام ان سے محظوظ ہو سکیں۔ گورنمنٹ ہوم اکنامکس کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ جلد از جلد وائس چانسلر کو تعینات کیا جائے۔ اس کے علاوہ اس یونیورسٹی کی مکمل funding کی جائے تاکہ یہ یونیورسٹی بھی بھرپور طریقے سے صوبہ کے عوام کی خدمت کر سکے۔ پاپولیشن ویلفیئر کا محکمہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اٹھارہویں ترمیم کے بعد یہ محکمہ devolve ہو کر صوبہ پنجاب کو ملا ہے۔ اس محکمہ کے پاس ہزاروں کی تعداد میں LHWs ہیں ان کی ٹیموں کو فعال بنانے سے خواتین کے بنیادی مسائل کے حل میں مدد مل سکتی ہے۔ Cervical Cancer کے ابتدائی ٹیسٹ بھی ان کے ذمہ لگائے جا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر نوشین حامد کی قرارداد کی روشنی میں ان سے کام لیا جا سکتا ہے۔ فیملی پلاننگ میں لوگوں کے خوف کو دُور کرنے کے لئے awareness campaign کو بہتر طریقے سے چلایا جانا چاہئے۔ علماء کی شرکت بھی ضروری ہے اور بنیادی مقصد سوچ تبدیل کرنے کی ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اپنے وزیر اعلیٰ کی نذر محسن نقوی کے اشعار پیش کرتی ہوں کہ:

میں چاہنے والوں کو مخاطب نہیں کرتا
اور ترکِ تعلق کی میں وضاحت نہیں کرتا
میں اپنی جفاؤں پہ نادِم نہیں ہوتا
میں اپنی وفاؤں کی تجارت نہیں کرتا
خوشبو کسی تشہیر کی محتاج نہیں ہوتی
سچا ہوں مگر اپنی وکالت نہیں کرتا
احساس کی سُولی پہ لٹک جاتا ہوں اکثر
میں جبر مسلسل کی شکایت نہیں کرتا
میں عظمت انسان کا قائل تو ہوں محسن
لیکن کبھی بندوں کی عبادت نہیں کرتا

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب اگلے مقرر جناب محمد انیس قریشی ہیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں ایک بہت اہم مسئلہ کی طرف وزیر اعلیٰ اور محترمہ وزیر خزانہ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ ڈی ایم جی سروس اور پراونشل مینجمنٹ سروس کے افسران تنخواہوں میں واضح فرق کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔ ڈی ایم جی سول سروس کے افسران ہمارے ملک کی پرائم سروسز سے تعلق رکھتے ہیں اور ہزاروں امیدواروں میں سے چند افسران میرٹ پر select ہو کر سول سروس کو join کرتے ہیں اور ان میں بہت سارے ڈاکٹرز بھی ہیں۔ یہ افسران حکومت کی ایڈمنسٹریٹو مشینری کی ریڑھ کی ہڈی تصور کئے جاتے ہیں اور عوام کی سروس ڈیلیوری میں سب سے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہی افسران field service میں بطور اسسٹنٹ کمشنر، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر، ڈپٹی کمشنر اور ایڈیشنل کمشنر کے طور پر اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ یہی آفیسر سول سیکرٹریٹ اور وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ میں بطور سیکشن آفیسر، ڈپٹی سیکرٹری، ایڈیشنل سیکرٹری اور سپیشل سیکرٹری کے طور پر حکومت کی مشینری چلا رہے ہیں۔ یہ افسران allrounder ہوتے ہیں اور stepney wheel کی طرح ہر محکمے میں fit ہو جاتے ہیں۔ Tax collection authority, food authority یا دوسری کوئی autonomous bodies ہوں ان کو بھی یہی افسران چلا رہے ہیں۔ ان سول افسران کا کوئی پُرسان حال نہ ہے۔ ایک سول جج جب بھرتی ہوتا ہے اسے جوڈیشل الاؤنس سمیت ماہانہ 85ہزار روپے تنخواہ ملتی ہے۔ ہائیکورٹ کے باہر کھڑا کلرک والا 60ہزار روپے takehome salary لے کر جاتا ہے۔ پولیس افسران کو بھی risk allowance مل چکا ہے۔ حال ہی میں ڈاکٹروں کو بھی ایک لاکھ روپے سے زیادہ takehome salary دی جا رہی ہے۔ تنخواہ میں اس سے بڑا فرق اور کیا ہو سکتا ہے کہ تحصیل نورپور تھل ضلع خوشاب میں نیا بھرتی ہونے والا ڈاکٹر ایک لاکھ دس ہزار روپے ماہانہ تنخواہ لے گا جبکہ اس کی حاضری اور کارکردگی چیک کرنے والا اسسٹنٹ کمشنر تیس سے پینتیس ہزار روپے ماہانہ تنخواہ لے گا کیا ایسا اسسٹنٹ کمشنر effective طور پر service delivery کر سکتا ہے، کیا اس کی اتنی تنخواہ سے heart burning نہیں ہو گی؟ تنخواہوں کے اتنے بڑے تفاوت سے سول سروسز کے آفیسرز میں سخت بے چینی اور بددلی پھیل گئی ہے۔ صوبائی سول سروس اور ڈی ایم جی سول سروس کے ایسے افسران تعداد 1400 کے قریب ہے اس لئے خزانے پر زیادہ بوجھ نہیں پڑے گا۔ وہ دور گزر گیا جب بیوروکریسی بہت طاقتور تصور کی جاتی تھی۔ اب تو یہ شیر بغیر دانتوں کے رہ گیا ہے۔ اس وقت یہ بہت مظلوم طبقہ ہے تو تنخواہوں میں اتنے بڑے تفاوت سے سخت پریشان ہے۔ اس سے chain of

ہونے کا بھی خدشہ ہے اس collapse کے administrative machinery اور command
لئے اس کا ازالہ اشد ضروری ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے ابھی یہاں پر ڈاکٹرز کا ذکر کیا تھا جہاں تک ڈاکٹروں کی کمی کا تعلق ہے تو حکومت کو چاہئے کہ میل اور فی میل ڈاکٹروں کو ففٹی ففٹی فیصد کی ratio سے میڈیکل کالجز میں داخلہ دیں اور 10 فیصد excess women کوٹا کو ختم کر دیا جائے۔ اس وقت 70 فیصد فی میل اور صرف 30 فیصد میل ڈاکٹرز ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور اکثر عورتیں ایم بی بی ایس کرنے کے بعد شادی کروا کے یا تو گھر میں بیٹھ جاتی ہیں یا urban areas میں نوکری کرتی ہیں اور rural areas میں بالکل نہیں جاتیں اس لئے BHU, Rural Centres and Tehsil Headquarter Hospital خالی پڑے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا ایک اہم مسئلہ جس کی طرف میں توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ حال ہی میں سول سروس ایکٹ پاس ہوا ہے جس میں ڈپٹی کمشنر کو ڈی سی او کی سابقہ پوسٹ پر سابقہ power بحال نہیں کی گئی حالانکہ ڈی سی او کی تمام powers من وعن ڈی سی کے پاس آنی چاہئے تھی اب حال یہ ہے کہ یہ تمام powers سیکرٹری کو دے دی گئی ہیں۔ ڈی سی او کو صرف coordination officer یعنی rubber stamp بنا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو اپنی مثال دیتا ہوں کہ مجھے 1122 کے لئے این او سی لینے کے لئے سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کے پاس جا کر چھ ماہ سے pursue کر رہا ہوں، apply کر رہا ہوں اور وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ سے بھی اس کو کہلوایا ہے لیکن اس کا سیکشن آفیسر ڈویلپمنٹ نیچے سے بلیاں بناتا ہے اور تمام کے تمام upto secretary level من وعن مکھیاں مار کر وہی result convey کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! حالت یہ ہے کہ اس پر کوئی conclusion draw نہیں ہوا اور کچھ نہیں بنا اس لئے میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ تمام powers جو کہ پہلے ڈی سی او کے پاس تھیں وہ ڈی سی کو منتقل کی جائیں اور ڈی سی کو empower کیا جائے کہ وہ این او سی جاری کرے۔ اگر وہ این او سی جاری نہیں کرے گا تو میں آپ کو یہ surety دلاتا ہوں کہ آپ کی لوکل باڈیز کا سسٹم بالکل collapse ہو جائے اور cripple ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلے مقرر سردار شہاب الدین خان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اب اگلے مقرر جناب آصف محمود ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ میں اپنی پری بجٹ بحث میں سب سے پہلے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ چار سال گزر گئے ہیں، ہمیں یہ floor ملتا ہے اور اس پر بات کرنے کے لئے پانچ منٹ ملتے ہیں۔ اس پانچ منٹ میں پنجاب کے بجٹ پر بات نہیں ہو پاتی تو ممبران کا پھر اپنے حلقوں پر focus ہو جاتا ہے۔ انتہائی سوچنے کا مقام آپ کے لئے ہے کیونکہ آپ جس chair پر بیٹھے ہوئے ہیں اور اس اسمبلی کا ممبر ہوتے ہوئے DDC کمیٹیوں میں وزیر اعلیٰ کے نوٹیفکیشن کے مطابق تمام اضلاع کے elected ایم این اے اور ایم پی اے صاحبان کو بطور ممبر ہونا چاہئے لیکن ہم میں سے کسی ایک آدمی کو اس DDC کمیٹی میں ان چار سالوں میں نہیں بٹھایا گیا اور ہم جو تجاویز یہاں پر دیتے ہیں وہ ردّی کی ٹوکری میں ڈال دی جاتی ہیں۔ ہمارے حلقوں کے اندر کسی قسم کا کوئی کام نہیں ہوا although شرم کا مقام یہ ہے کہ ہم سے ہارے ہوئے لوگوں کو ان DDC کمیٹیوں کے اندر بٹھایا ہوا ہے۔ باوجود اس کے کہ ہمارے حلقوں کے فنڈز اخباروں کے اندر آتے رہے، ابھی میں اخبار میں پڑھ رہا تھا کہ بیس کروڑ روپے کا فنڈ دوبارہ رکھا گیا ہے لیکن اس علاقے کے اندر کسی بھی ڈویلپمنٹ کا ایک ٹکے کا کام نہیں ہوا۔ بہر حال ایک روایت ہے جس کو follow کرتے ہوئے۔ میں چند ایک گزارشات محترمہ وزیر خزانہ کے سامنے دوبارہ سے پیش کر دیتا ہوں کیونکہ چار سالوں سے repeatedly ایک کام چل رہا ہے اس لئے ہمیں بھی شرم آنا شروع ہو جاتی ہے کہ ہم بار بار ان کے سامنے باتیں repeat کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اپنے علاقے کے سکولوں کے حوالے سے ان کے گوش گزار کروں گا کہ (ق) لیگ کی گورنمنٹ میں وزیر اعلیٰ نے دو کالجوں کا سنگ بنیاد رکھا تھا لیکن میں repeatedly کہتا ہوں کہ اس پورے این اے کے حلقے میں گورنمنٹ کا کوئی بوائز کالج موجود نہیں ہے، ایک گرلز کالج تھا جو اللہ اللہ کر کے ابھی فنکشنل ہو گیا ہے لیکن بوائز کالج still pending پڑا ہوا ہے لہٰذا میری ان سے request ہے کہ ڈھوک سیداں کے اندر بوائز کالج کو کسی طریقے سے فنکشنل کریں کیونکہ اس پورے علاقے کے اندر بوائز کالج نہیں ہے۔ اس کے بعد لڑکیوں کے تین پرائمری سکول ایسے ہیں جن کی اپنی عمارتیں موجود نہیں ہیں۔ جب آپ ان سکولوں کا visit کرتے ہیں تو انہوں نے ٹین کے شیلٹرز بنائے ہوئے ہیں جہاں پر گرمی کے موسم میں چھوٹی بچیاں سسکتی بلکتی نظر آتی ہیں لیکن اس سے

ایک کلو میٹر آگے چلے جائیں تو میٹرو کا ائر کنڈیشنر سٹیشن مل جاتا ہے جس کو دیکھ کر انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ گورنمنٹ کی priorities کیا ہیں اور حکمران کیا کرنا چاہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ان سکولوں کی عمارتوں کا کوئی بندوبست کریں۔ اسی طرح علاقہ جھاورہ کے اندر (ق) لیگ کی حکومت میں پرائمری سکول کی بلڈنگ بنی تھی جو almost complete ہے لیکن اس کو صرف اس بنیاد پر فنکشنل نہیں کیا جا رہا کیونکہ اس کا سنگ بنیاد پرانے حکمرانوں نے رکھا تھا لہٰذا اگر معزز پارلیمانی سیکرٹری میری بات سن رہے ہیں تو جھاروہ کے اندر سکول کی بلڈنگ تعمیر ہو چکی ہے اُس کو براہِ مہربانی فنکشنل کر دیں۔ اس کے علاوہ maximum سکولوں کے اندر playgrounds موجود نہیں ہیں جبکہ پرائمری سکولوں کے بچوں کو کھیلنے کودنے کے لئے سہولیات کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہاں playgrounds کی سہولت کے لئے ان سکولوں کے ملحقہ پلاٹ وغیرہ موجود ہیں، اگر گورنمنٹ چاہے تو ان کو خرید کر سکول کا حصہ بنایا جا سکتا ہے، اگر یہ کہیں تو میں اِن کو باقاعدہ نشاندہی بھی کر دوں گا اور یہ پلاٹ لینا چاہیں تو میں اِن کو خرید کر بھی دے دوں گا۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں ہیلتھ پر بات کروں گا کہ میرے این اے۔54 کی پوری constituency کے اندر پنجاب گورنمنٹ کا ایک بھی ہسپتال موجود نہیں ہے البتہ صرف ایک ڈسپنسری ہے جس کے اندر گدھے اور بکریاں وغیرہ بندھی ہوئی ہوتی ہیں لیکن وہاں پر علاج معالجے کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ جس علاقے کا میں ذکر کر رہا ہوں یہ شہری علاقہ ہے حالانکہ آپ پہلے گلہ کر رہے تھے کہ لاہور کے ایم پی اے صاحبان کو کسی قسم کا کوئی شکوہ نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو honestly یہ بتاؤں گا کیونکہ میری عادت نہیں ہے کہ میں خواہ مخواہ چیزوں کو exaggerate کروں حالانکہ میں سرکاری ہسپتالوں میں خود بھی جاتا ہوں اور اپنے بچوں کو بھی لے کر جاتا ہوں اس لئے مجھے اس کا personal experience بھی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلے سیشن میں اپنی ایک ذاتی تصویر دکھائی تھی جس حوالے سے میں محترمہ وزیر خزانہ کے گوش گزار کروں گا کہ میں اپنی طبیعت خراب ہونے پر آپ کے گورنمنٹ ہسپتال کے اندر ایمرجنسی گیا تو میرے ساتھ میرے دوست نے کہا کہ آپ اپنا ایم پی اے کا کارڈ دے دیں پھر وہ تھوڑا دید لحاظ کر لیں گے لیکن میں نے کارڈ نہیں دیا۔ ایمرجنسی کے اندر پہلے ہم نے پندرہ منٹ قطار میں کھڑے ہو کر پرچی لی جہاں انہوں نے کہا کہ کاؤنٹر نمبر 2 پر چلے جائیں، وہاں پر ایک قطار تھی جس میں پندرہ منٹ کھڑے ہونے کے بعد باری آئی اور انہوں نے بلڈ پریشر چیک کرنے کے بعد کہا کہ اب آپ

کاؤنٹر نمبر 3 پر چلے جائیں لیکن وہاں پر بھی ایک لمبی قطار تھی۔ اس قطار میں تقریباً پندرہ بیس منٹ کھڑے ہونے کے بعد ایک ڈاکٹر صاحب نے چیک کیا اور medicine advice کی جہاں سے کہا گیا کہ کاؤنٹر نمبر 4 پر چلے جائیں اور پندرہ منٹ وہاں پر کھڑے ہوئے۔ جب میں کاؤنٹر پر پہنچا تو نرس نے بُرا سا منہ بنا کر کہا کہ دوائیاں کدھر ہیں جس پر میں نے کہا کہ حکومتِ پنجاب تو کہتی ہے کہ ادویات ہسپتال کے اندر سے ملتی ہیں تو انہوں نے کہا کہ باہر سے لے کر آئیں۔ اس قطار سے نکل کر ادویات لے کر پھر اسی قطار میں کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے میرے ایک بازو پر drip لگا کر دوسرے ہاتھ میں پکڑا دی جس کی باقاعدہ تصاویر اور ویڈیو میرے پاس موجود ہیں۔ میں نے اُن سے کہا کہ میں کہاں بیٹھوں تو انہوں نے کہا کہ جہاں جگہ ملتی ہے وہاں بیٹھ جاؤ لیکن ایک آدمی نے مجھے کرسی لا کر دی جس پر میں بیٹھ گیا، جب میں ہاتھ نیچے کرتا تھا تو blood واپس آ جاتا تھا مگر انہوں نے کہا کہ ہاتھ اونچا رکھیں۔ آپ اندازہ کریں کہ وہاں پر drip کا سٹینڈ ہی نہیں ہے۔ آپ ترکی اور چائنا کے میٹرو اور ٹرینوں کے models اٹھا اٹھا کر اس قوم کو دے رہے ہیں لیکن پہلے ان کے علاج معالجے اور ایجوکیشن کا تو کوئی انتظام کر دیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقے میں پانی کا بہت بڑا issue ہے جو میں ان کے گوش گزار کروں گا۔ یہ کنٹونمنٹ کا علاقہ ہے جس کا میں ذکر کر رہا ہوں اور مجھے اندازہ ہے کہ اس floor پر جب ہم کنٹونمنٹ کا کوئی issue لے کر آتے ہیں تو صوبائی اسمبلیوں کے اندر اس طرح سے نہیں لیا جا سکتا کیونکہ وہاں پر 1924 کا ایکٹ ہے لیکن پھر بھی عرض کروں گا۔ 1992 کے اندر جاپانی گورنمنٹ نے 15 ملین ڈالر کا interest based loan دیا تھا جس کو واپس نہیں کیا جا سکا کیونکہ کنٹونمنٹ کا کہنا ہے کہ ہمارے پاس اتنے resources نہیں ہیں اور وہ اب 35 ملین ہے۔ پانی کا خان پور پراجیکٹ بڑا خستہ حال ہو چکا ہے، اس حوالے سے میں ایگزیکٹو افسران سے ملا جنہوں نے مجھے بتایا کہ اگر اگلے چار پانچ سال یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا اور وفاقی یا صوبائی حکومت نے ہمیں اس کے لئے فنڈز نہ دیئے تو ہمیں یہاں ایک قطرہ بھی پانی نہیں ملنا۔ اس میں اگر وفاقی حکومت کو کوئی تجویز دینی ہے یا صوبائی گورنمنٹ نے اپنے طور پر کرنا ہے تو اسے حل کیا جائے کیونکہ پانی کے بغیر میں سمجھتا ہوں کہ زندگی کا حصول ہی ممکن نہیں ہے اور یہ top priority پر ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے ابھی شروع کیا ہے لیکن گھنٹی بج گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ باقی تجاویز آپ لکھ کر دے دیں۔ محترمہ راحیلہ یحییٰ منور!

محترمہ راحیلہ یحییٰ منور: جناب سپیکر! میں محترمہ وزیر خزانہ کی ایوان میں موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مختصراً دو تین گزارشات پیش کرنا چاہتی ہوں۔ محدود وسائل ہونے کے باوجود حکومت کوشش کرتی ہے کہ بجٹ بناتے ہوئے تمام محکموں کے لئے فنڈز مختص کرے تاکہ تمام شعبہ جات اپنی کارکردگی کو بہتر بناتے ہوئے صوبے کی ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکیں۔ ہمارے بجٹ کا ایک بڑا حصہ صحت اور تعلیم کے شعبوں کے لئے مختص کیا جاتا ہے تاکہ ایک صحت مند تعلیم یافتہ معاشرہ تشکیل پا سکے۔

جناب سپیکر! میری محترمہ وزیر خزانہ سے التماس ہے کہ آنے والے بجٹ میں صوبے کے تمام گورنمنٹ سکولوں کے curriculum کو update کرنے کے لئے فنڈز مختص کئے جانے ضروری ہیں۔ آپ بھی اس بات سے بخوبی علم رکھتے ہیں کہ جو تعلیم سرکاری سکولوں اور پرائیویٹ سیکٹر کے سکولوں میں دی جا رہی ہے اُن میں بہت واضح فرق ہے اور یہ فرق بہت سے علاقوں میں ہماری backwardness کا ایک بڑا سبب بنے ہوئے ہیں۔ وقت کا اہم تقاضا ہے کہ تعلیم پر کسی قسم کا compromise نہ کیا جائے اور quantity کی بجائے quality of education دینے پر focus رکھا جائے۔

جناب سپیکر! اسی طرح ماحول کی بہتری کے لئے، جنگلات کے تحفظ کے لئے اور نئے درخت لگانے کے لئے بھی فنڈز allocate کئے جائیں۔ پنجاب ایک major industrial hub ہے اور اس highest ratio of urban population کے ماحول کے لئے ایک serious threat بنتی جا رہی ہے۔ تاحدِ نگاہ تک پھیلے ہوئے شہر، سکڑتے ہوئے دیہات، جنگلات کا خاتمہ اور درختوں کا بے جا زیاں نہ صرف ماحولیاتی آلودگی میں اضافے کا سبب بن رہا ہے بلکہ اس کی وجہ سے صحت کے بھی بے شمار مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ ہماری farm land میں اتنا potential موجود ہے کہ فی ایکڑ درختوں کی موجودہ تعداد سے چار پانچ گنا زیادہ شجر کاری کر کے ہم ماحولیاتی آلودگی اور صحت کے مسائل کو کم کر سکتے ہیں۔ اگر حکومت اس جانب بھرپور توجہ کرے تو نہ صرف آج بلکہ آنے والے کل کے لئے بھی یہ beneficial ثابت ہو گا۔

جناب سپیکر! Similarly Mining Industry بھی کسی حد تک نظر انداز ہو رہی ہے۔ پنجاب کا صوبہ قدرتی وسائل کی دولت سے مالا مال ہے لیکن جدید ٹیکنالوجی کے نہ ہونے کے سبب اور فنڈز کی کمی کے باعث ہم اس دولت سے بھی خاطر خواہ استفادہ نہیں کر پا رہے۔ جو کمپنیاں Mining Industry میں کام کر رہی ہیں انہیں بھی major سہولیات میسر نہ ہونے کے باعث بے شمار دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اگر حکومت سنجیدگی کے ساتھ اس سیکٹر کی جانب توجہ کرے، جدید ٹیکنالوجی اور زیادہ فنڈز فراہم کریں تو ہمیں اپنی زمین سے معدنیات کے حصول کے لئے foreign assistance کی ضرورت پیش نہیں آئے گی بلکہ اس سے ہمارے اپنے لوگوں کے لئے روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے اور ہماری economy grow کرے گی۔ Mining سے related صنعتیں flourish کریں گی اور ہماری goods & services کی demand میں بھی اضافہ ہوگا۔

جناب سپیکر! یہ چھوٹی چھوٹی گزارشات ہیں اگر حکومت انہیں consider کرتی ہے تو ہم اس سے بہت دوررس فوائد اور نتائج حاصل کر سکیں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، میاں محمود الرشید!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں پچھلے دو تین سالوں سے مسلسل وزیر خزانہ صاحبہ سے بھی گزارش کر رہا ہوں کہ بجٹ بناتے وقت کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر ہم اپنی سٹینڈنگ کمیٹیوں کو حرکت میں لاتے۔ دیکھیں یہ جو ہم سیشن منعقد کرتے ہیں اس کی بھی اپنی افادیت ہے لیکن مجموعی طور پر اگر ہم دیکھیں تو یہاں پر ممبران اسمبلی کو موقع ملتا ہے کہ اپنے اپنے علاقائی مسائل کے حوالے سے ان کا زیادہ stress ہوتا ہے اور focus ہوتا ہے۔ چونکہ ممبران اسمبلی کے پاس اس طرح کی latest information بھی نہیں ہوتی، کوئی data نہیں ہوتا، مسائل اور وسائل دونوں کے تقابلی جائزے کے اعتبار سے کوئی figures بھی ان کے پاس نہیں ہوتیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہم ایک نئی یہ روایت ڈالیں۔ پوری دنیا کے اندر جہاں جہاں پارلیمانی نظام حکومت ہے وہاں پر سٹینڈنگ کمیٹیوں کو بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ یعنی سارا بزنس ان سٹینڈنگ کمیٹیوں کے گرد گھومتا ہے۔ ان سٹینڈنگ کمیٹیوں میں پارلیمان کے اندر موجود تمام جماعتوں کی نمائندگی ہوتی ہے۔ ٹریژری بنچز کے ممبران زیادہ ہوتے ہیں اور اپوزیشن کی جماعتوں کے ممبران اپنی تعداد کے حساب سے تھوڑے ہوتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ آئندہ کے لئے ہی اگر ایسا کر لیا جائے۔ ہماری تجویز ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹیوں میں اکثریت

تو پھر حکومت کی ہی ہو گی تو حکومت کو اس سے ڈرنا یا خوف زدہ نہیں ہونا چاہئے اور یہ ایک نئی روایت ڈالنی چاہئے۔

جناب سپیکر! تعلیم، صحت، environmentاور لوکل گورنمنٹ، میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان محکموں کی کمیٹیوں کو دسمبر میں یہ ٹاسک دیتے کہ ایک شکایت جو مسلسل چلی آ رہی ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹیوں کے پاس بزنس نہیں ہوتا اور میری معلومات کے مطابق آدھی سے زائد سٹینڈنگ کمیٹیوں کی سال میں شاید ایک بھی میٹنگ نہیں ہوتی کیونکہ ان کے پاس بزنس نہیں ہے۔ جب سٹینڈنگ کمیٹی بنتی ہے تو اس کا چیئرمین بناتے ہیں جسے گاڑی دیتے ہیں اور اسے الاؤنس بھی دیتے ہیں لیکن اس کمیٹی کے پاس بزنس نہیں ہوتا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہی کام جو ہم بیوروکریسی سے لے رہے ہیں اور مسلسل کئی دہائیوں سے یہ practice چل رہی ہے کہ پچھلے بجٹ کو سامنے رکھ کر آئندہ کے لئے بہت موٹی موٹی چیزوں کو اوپر نیچے کر کے اسے compile کیا، بڑی خوش نما اور اچھی تقریر یہاں ہو گئی، بجٹ پیش ہو گیا اور پھر وہ پاس ہو گیا۔ اگر ہم real sense میں پنجاب کے آئندہ آنے والے threatsاور مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے، یہ ہمارا فورم planningکا ہے لیکن بدقسمتی سے ہم لوگ اپنے علاقائی مسائل اور چھوٹی موٹی باقی چیزوں کے علاوہ اپنے personal کاموں سے ہی آگے نہیں نکلتے۔ پانی کا مسئلہ ہے جو آئندہ آنے والے دنوں میں خوفناک شکل اختیار کر جائے گا۔ ہمارا یہ فورم اور یہ صوبائی اسمبلی اس لئے ہے کہ یہاں پر اس حوالے سے debate کریں اور کئی دن debate کریں کہ آئندہ پانچ سال بعد، دس سال بعد اس کی present situation کیا ہے، منسٹر، سیکرٹری اور جتنے اس field کے ٹیکنیکل experts ہیں، حکومت اس پر بریفنگ دے۔

جناب سپیکر! اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ صحت کے بارے میں ایک خوفناک شکل ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد 70 فیصد سے زائد ہماری بچیاں میڈیکل کالجوں میں جا رہی ہیں۔ اب آپ کے 70 فیصد BHUs خالی پڑے ہیں جو کہ پالیسی matter ہے اور کسی کو کچھ پتا نہیں ہم صرف اور صرف ایڈہاک ازم پر لگے ہوئے ہیں اور باقی بس ٹھیک ہے۔ ان بچیوں کی شادیاں ہو جاتی ہیں اور 50 فیصد سے زائد 70 فیصد بچیاں گھروں میں بیٹھ جاتی ہیں۔ بھئی اس کے اوپر اربوں روپے حکومت کا بھی لگ رہا ہے۔ آئندہ پانچ سات سال کے اندر یہ ایک serious مسئلہ بن جائے گا اور میں نے یہ دو تین مثالیں quote کی ہیں۔ اگر آپ issues کو حل کرنا چاہتے ہیں تو میری استدعا ہو گی کہ آپ ان سٹینڈنگ کمیٹیوں کو activate کریں، ان کو بزنس دیں، ہر ڈیپارٹمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی یکم جنوری سے شروع ہو

جائے اور ریگولر اپنی meetings کریں، متعلقہ محکمہ کے سیکرٹری اور منسٹر کو پابند کریں کہ وہ سٹینڈنگ کمیٹی میں جائیں، پچھلا بجٹ لیں، اس سے پچھلا بجٹ لیں اور آئندہ متوقع بجٹ کی سیکرٹری خزانہ انہیں figures دیں کہ ہم آپ کو اتنا فنڈ دے سکتے ہیں۔ آپ بیٹھ کر اس کی ایک comparative statement لیں اور وہاں پر معزز ممبران تیاری کے ساتھ آئیں جنہیں پتا ہو کہ ہم نے فائلوں کے چکر سے باہر نکل کر، سٹینڈنگ کمیٹیوں کے ممبران کی اہمیت بھی اسی شکل میں بنے گی اور for God sake بیوروکریسی کے چنگل سے آہستہ آہستہ نکل کر منتخب نمائندوں کو empower کریں تو اس سے کسی کو خوف نہیں کھانا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر یہ ہوتا تو بہت بہتر تجاویز آ سکتی تھیں۔ بجٹ کے حوالے سے تین چار دن تقاریر ہوں گی اور تمام ممبران اپنی اپنی تجاویز دیں گے اور بس۔ اگر سٹینڈنگ کمیٹی کو یہ پتا ہو کہ ہماری planning یا ہماری ترجیحات، میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جتنے بھی منتخب نمائندے صحت، تعلیم یا کسی بھی شعبے کی کمیٹی کے اندر ہوں گے تو وہ جس درد مندی کے ساتھ اور جس خلوص کے ساتھ جو priorities fix کریں گے، کوئی بیوروکریٹ، کوئی سیکرٹری فنانس، کوئی ایڈیشنل سیکرٹری اور کوئی سیکشن آفیسر نہیں کر سکتا اور سرے سے نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر! اب حالات بڑی تیزی سے بدل گئے ہیں اور ایک ایک سال کے اندر آئی ٹی کے اندر جو انقلاب آیا ہے اور نئے نئے سامنے آنے والے مسائل سے نمٹنے کے لئے آئندہ اگر میری یہ تجویز ٹریژری بنچز مان لیں کہ ہماری سٹینڈنگ کمیٹیوں کو ٹاسک دیں جو پوری تیاری کر کے، یہ ہماری پری بجٹ سیشن کی debate بھی ہو لیکن سٹینڈنگ کمیٹیاں اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹس کے بارے میں تین ماہ کے اندر تیاری کر کے، اس میں ایم پی ایز کو بھی پتا چلے کہ ہم منتخب نمائندے ہیں اور ان کی پالیسی چل رہی ہے بیوروکریسی کی نہیں چل رہی، ترجیحات ہماری چل رہی ہیں اور ہم منتخب نمائندے ہیں۔ اگر وہاں پر کوئی منسٹر ہے، چیف منسٹر ہے، وزیراعلیٰ بھی انسان ہی ہے ناں۔ وہ کوئی فرشتہ تو نہیں، ان کی سوچ بھی غلط ہو سکتی ہے ناں۔ ان کے دماغ میں بھی اگر کوئی بندہ ایک بات ڈال دے اور وہ ڈل گئی تو ڈل گئی۔ اس کو counter جو اس کا دوسرا پہلو دکھانے کے لئے جب اسے پتا ہو گا کہ یہ منتخب نمائندوں کی کمیٹی ہے اور انہوں نے بیٹھ کر یہ ساری تجاویز بنائی ہیں تو میرا خیال ہے کہ اس سے مسائل حل کرنے میں مدد ملے گی اور practically بجٹ بہت بہتر طریقے سے پیش ہو سکے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ محترمہ وزیر خزانہ کو اپنے شعبے میں بڑی مہارت ہے لیکن ایک چیز جو ہم مسلسل پچھلے کئی سالوں سے دیکھتے چلے آرہے ہیں کہ 2008 میں پنجاب ایک surplus صوبہ تھا یعنی کام بھی ہو رہے تھے اور 100۔ارب روپے سے زائد ہمارے خزانہ میں پڑا تھا۔ آج کام تو ہو رہے ہیں جو ہو رہے ہیں لیکن آج ہم کئی 100۔ارب روپے کے مقروض ہیں۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ آپ جو بھی planning کریں لیکن قرضوں سے بچنے کی کوشش کریں۔ یہ قرضے ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کے اوپر اتنا بڑا بوجھ ہو گا یا تو ہمارا growth rate اور شرح نمو اتنی ہو، ہم دیکھ رہے ہیں، پچھلے 9 سال سے مسلم لیگ (ن) کی یہ consecutive ہے بلکہ اب یہ دسواں سال شروع ہو گیا ہے تو ہم نے کتنی ترقی کی ہے؟ اگر وہ speed سے نہیں ہو رہی تو قرضے کس نے اتارنے ہیں؟

جناب سپیکر! میں یہ چاہوں گا کہ بجٹ تقریر میں بھی ہمیں بتائیں کہ پچھلے سال قرضہ کتنا تھا اور اب کتنا ہے؟ آپ نے قوم سے کشکول کو توڑنے، قرضے نہ لینے اور قرضوں کا بوجھ کم کرنے کا وعدہ کیا تھا تو آپ اپنے اس وعدے کو پورا کریں۔ ہم یہ بات تو کرتے ہیں کہ پنجاب ڈویلپمنٹ میں بہت آگے ہے لیکن اگر قرضوں کی مقدار کو سامنے رکھا جائے تو اس سے خوف آتا ہے۔ آئندہ آنے والے دنوں میں ہماری achievements یعنی انڈسٹری کے اندر achievements کیا ہیں اور ہماری ایگریکلچر کے اندر کیا achievements ہیں لیکن ہم تو stand still پر کھڑے ہیں۔ انڈسٹری بند ہوتی جا رہی ہے اور ٹیکسٹائل کی 100 سے زائد ملیں بند ہو گئی ہیں۔ زراعت میں ہماری yield فی ایکڑ پیداوار پچھلے تیس چالیس سال سے وہیں کی وہیں کھڑی ہے تو ہم ترقی کہاں کر رہے ہیں اور یہ قرضے کس نے اتارنے ہیں؟ اس لئے میں یہ سمجھوں گا کہ ہمیں قرضوں سے اجتناب کرنا چاہئے اور اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے ہی جو مرضی بنائیں اور اپنی بجٹ ترجیحات fix کریں۔

جناب سپیکر! رواں سال 80۔ارب روپے کا قرضہ لیا گیا۔ پنجاب کی آبادی تقریباً 10 کروڑ ہے اس میں سے آدھا قرضہ تقریباً اورنج ٹرین کی طرف شفٹ ہو گیا۔ پنجاب میں سے 2.27 فیصد آبادی اُس آدھے قرضے سے فائدہ اُٹھائے گی یعنی پورے پنجاب کی آبادی کا 0.2 فیصد پر وہ قرضہ لگ گیا۔ ہم جو سبسڈی اورنج ٹرین کو دیں گے وہ 11۔ارب 79 کروڑ روپے ہے اگر اس میں سود کی مد بھی شامل کر لی جائے کہ جو Chinese bank سے ہم نے لون لیا ہے اُس کی قسطیں واپس کرنی ہیں، مستقل کئی دہائیوں تک 20۔ارب روپیہ سالانہ پنجاب کی عوام کو دینا پڑے گا۔ ہمیں اس طرح کی چیزوں سے بچنا

چاہئے، جس سے مستقل ایک بوجھ پنجاب کی عوام کے اوپر ہوگا، ہمیں اس طرح کے منصوبے شروع کرنے سے پہلے سو دفعہ سوچنا چاہئے۔

جناب سپیکر! دوسرا ضمنی گرانٹس اور reappropriation کے نام پر پورے بجٹ کا حلیہ بگاڑ دیا جاتا ہے ضمنی گرانٹ اس لئے ہوتی ہے کہ exceptional, urgent, unseen, unplanned کوئی ایسی چیز آگئی جو unavoidable ہو تو آپ اُس میں change کریں لیکن اب ہم نے اس کو practice بنالیا ہے یہ کروڑوں میں نہیں اربوں کے اندر ہم ضمنی گرانٹس کے نام پر، reappropriation کے نام پر پورے بجٹ کا حلیہ بگارڈ دیتے ہیں۔ بجٹ کے اندر جو بڑی بڑی figures ہمیں ڈویلپمنٹ کے نام پر نظر آتی ہیں کہ ایجوکیشن میں یہ ڈویلپمنٹ ہو گی، ہیلتھ میں یہ ڈویلپمنٹ ہو گی، لیکن جب reappropriation آتی ہے اور ضمنی گرانٹس آتی ہیں اُس میں بجٹ ایک head سے نکال کر دوسرے head میں ڈال دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سپریم کورٹ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ سپریم کورٹ نے اس پر ایک end binding لگائی ہے کہ وزیراعلیٰ یا وزیراعظم اس پر authorized نہیں ہیں کہ اسمبلی ایک بجٹ پاس کرتی ہے اور ایک فرد واحد اُٹھے اور کہے نہیں جی یہ 2-ارب ادھر سے نکال کر ادھر کر دو اب سپریم کورٹ نے cabinet کی منظوری کے ساتھ اس کو مشروط کر دیا ہے لیکن کیا ہی بہتر ہو گا کہ جب ہم بجٹ بنائیں سوچ سمجھ کر بنائیں اور کوشش کریں کہ اس کو reappropriation کے نام پر اور ضمنی گرانٹ کے نام پر اس بجٹ کی ساری تصویر ہم نہ بدلیں۔

جناب سپیکر! دوسرا میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارا بجٹ متوازن ہونا چاہئے جب میں متوازن بجٹ کی بات کرتا ہوں تو میری مراد یہ ہے کہ ایک وہ areas ہیں جو ترقی یافتہ سمجھے جاتے ہیں، جو developed ہیں، جہاں پر facilities زیادہ ہیں، ایجوکیشن ریٹ بھی زیادہ، اُن کو صحت کی سہولتیں بھی ہیں، تعلیم کی سہولتیں بھی ہیں باقی سہولتیں بھی ہیں لیکن وہ علاقے جو پسماندہ رہ گئے ہیں ہمارے ساؤتھ پنجاب کے معزز ممبران ہر وقت رونا روتے ہیں، اسی طرح سے پوٹھوہار سے ہمارے backward areas اور اضلاع ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں اور وسائل کا سارا رخ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ لاہور کی طرف ہو گیا ہے، ہم سمجھتے نہیں بلکہ یہ perception بڑی گہری ہو گئی ہے۔ اس سے لوگوں کے اندر بہت زبردست قسم کا احساس محرومی جنم لے رہا ہے۔ for God sake ہم جب یہاں پر elect ہو کر آتے ہیں تو ہمیں کسی ایک شہر کو ماڈل بنانے کی بجائے، اُس کی فکر میں رہنے کی بجائے اور اربوں

کھربوں روپیہ اُس کے اوپر خرچ کرنے کی بجائے ہمیں ایک بیلنس رکھنا ہوگا۔ ہمیں ایسے علاقوں کے اندر جہاں جوہڑوں سے انسان اور جانور اکٹھے پانی پیتے ہیں جہاں پر ہمیں کئی کئی سومیل تک کوئی ڈویلپمنٹ کی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ ہم جب بجٹ کی تقسیم کریں تو ہمیں priority دینی چاہئے اُن deprived areas کو اور ایسی جگہوں پر کہ جہاں لوگ زندگی کی بنیادی سہولتوں سے بھی بالکل محروم ہیں۔ اس بجٹ کو متوازن بجٹ اُسی شکل میں کہا جا سکتا ہے جب ہم اپنے پورے وسائل کو سامنے رکھتے ہوئے جو ہمارے پسماندہ علاقے ہیں، جو deprived علاقے ہیں، جہاں پر صحت کی تعلیم کی باقی سہولتیں نہیں ہیں اُن کو ہم priority دیں اور وسائل کا زیادہ رُخ اُس طرف ہونا چاہئے، جہاں لوگ already خوشحال ہیں اُنہیں ساری سہولتیں ہیں اُن کے اوپر کم بجٹ خرچ ہونا چاہئے اور جو محروم لوگ ہیں اُن کے اوپر زیادہ خرچ ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! بعض دفعہ ہم بڑی بڑی سکیمیں announce کر دیتے ہیں پھر اُس کا follow up نہیں ہوتا اور سال دو سال بعد اُس کا ڈراپ سین ہو جاتا ہے۔ پتا بھی نہیں چلتا کہ کبھی یہ سکیم تھی ماضی کے اندر ہم نے سستی روٹی کے اوپر 30۔ ارب روپے خرچ کیا وہ دو سال چلی اور اُس کے بعد غت ربود ہو گئی۔ آج ہم پبلک اکاؤنٹ کمیٹی کے اندر اُس کی رپورٹیں دیکھ رہے ہیں گھوسٹ تنوروں اور باقی جو irregularities اُس میں ہوئی۔ آپ consistently دیرپا منصوبوں کو شروع کریں، نہ کہ صرف شعبدہ بازی کے طور پر آپ اربوں روپیہ announce کر دیں اور پھر اُس کو آگے نہ بڑھایا جائے جیسے یوتھ فیسٹیول ہوا، ہم نے دو سال منعقد کیا اربوں روپیہ لگا، اب یوتھ فیسٹیول کہاں ہے، اس سال کیوں نہیں ہو رہا اور پچھلے سال کیوں نہیں ہوا؟ آپ نے اربوں روپیہ دھڑا دھڑ ایک دفعہ لگا دیا۔

جناب سپیکر! اس میں اتنی irregularities ہوئی، اتنا شور مچا، اتنا احتجاج ہوا ہر طرف سے آوازیں اُٹھیں تو وہ آپ کو ڈراپ کرنا پڑا۔ آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کہ ہر ضلع میں غریبوں کو مکان ملیں گے، اب آشیانہ سکیم کدھر ہے؟ لاہور میں 400 گھر بنے ہوئے ہیں اور 2 دوسرے اضلاع کے اندر دو دو، تین تین سو incomplete گھر پڑے ہوئے ہیں، وہ complete نہیں ہوئے۔ سال دو سال پہلے یہاں 7 ہزار گھر مزدوروں کے لئے بنانے کا اعلان ہوا۔ یکم مئی 2015 کو وزیراعلیٰ پنجاب نے رائیونڈ روڈ پر inaugurate کیا اور اُس کے لئے دو اڑھائی ارب روپیہ بھی جاری کر دیا، اب تک وہاں پر ایک اینٹ نہیں لگی دو سال گزر گئے ہیں۔ پورے پورے پیج کے اشتہار آئے، بڑے بڑے دعوے کئے گئے لیکن وہ سکیم وہیں کی وہیں پڑی ہے، اُس کے اندر کوئی پیشرفت نہیں ہو سکی۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں جو "اگا دوڑ اور پچھا چوڑ" پالیسی کو ہمیں ترک کرنا چاہئے، ہم سنجیدگی کے ساتھ پالیسیز بنائیں، priorities کو تبدیل کرنے کا وقت آگیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ مسلم لیگ کی حکومت مجموعی طور پر 25,30 سال تک اس صوبے کی حکمران جماعت رہی ہے اور اب بھی 9,10 سال سے یہ مسلسل حکومت میں ہیں۔ آپ نے اپنی مرضی سے ترجیحات کو fix کیا ہے لیکن ایک دفعہ ہمارے کہنے پر بھی ترجیحات کو بدل لیں، ترجیحات انسانوں کے لئے ہونی چاہئیں، وسائل انسانوں کے اوپر خرچ ہونے چاہئیں۔ بین الاقوامی سطح پر پاکستان کا ہیومن ڈویلپمنٹ کے اوپر 133 واں نمبر ہے اور جب پاکستان کی بات کرتے ہیں تو پنجاب ہمارا 63 فیصد ہے اس میں انسانوں کے اوپر اخراجات ہماری اولین ترجیح ہونی چاہئے اور اگر ہم بجٹ کو اس طریقے سے لیں کہ پہلے نمبر پر پینے کا صاف پانی ہماری حکومت کی ترجیح ہونی چاہئے کیونکہ پینے کا صاف پانی تو ہر شہری کا بنیادی حق ہے، حکومت جتنے بھی وسائل اس پر لگا سکتی ہے اُس کو لگانے چاہئیں اور پینے کا صاف پانی ترجیح نمبر 1 ہونی چاہئے۔ صحت ہماری ترجیح نمبر 2 ہونی چاہئے، تعلیم ترجیح نمبر 3 ہونی چاہئے، ایگریکلچر ترجیح نمبر 4 ہونی چاہئے اور ترجیح نمبر 5 امن وامان کا قیام ہو۔ اگر ہم ترتیب اس طرح سے بنائیں گے تو میرا یہ خیال ہے کہ اس سے ہماری عوام سکھ کا سانس لیں گے۔ ان کے بعد یہ ترجیحات ہونی چاہئیں کہ یہ جو سادگی اور کفایت شعاری کے اوپر Austerity Committee بنائی گئی اس کے بڑے چرچے ہوئے لیکن میں انتہائی معذرت کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ اگر Chief Executive of Province اپنے اوپر financial discipline نہیں لگا سکتا، اپنے دفتر اور گھر پر نہیں لگا سکتا، خود سادگی کا مظاہرہ نہیں کر سکتا تو پھر وہ دوسروں سے کیا expect کر سکتے ہیں؟ یہ چھوٹی چھوٹی سادگی کی مہم پر کہ فلاں جگہ اے سی لگنا ہے روک لو، فلاں محکمے کے اندر ایک گاڑی تبدیل ہونی ہے وہ روک لو کیونکہ Austerity Committee نے اجازت نہیں دی۔ اس کے مقابلے پر انہیں جو مثال بنی چاہئے اور symbol ہونا چاہئے وہ نہیں ہیں حالانکہ انہیں role model ہونا چاہئے جبکہ وہ اپنے آپ کو کہتے بھی خادم اعلیٰ ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے محترمہ وزیر خزانہ کو کچھ figures بتانا چاہتا ہوں۔ وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کا بجٹ 15-2014 میں 22 کروڑ اور کچھ لاکھ روپے تھا۔ دو سالوں میں اس میں سو فیصد اضافہ ہو گیا۔ پہلے 22 کروڑ اور کچھ لاکھ روپے تھے اور 17-2016 میں 42 کروڑ 38 لاکھ روپے ہو گئے۔ ستم یہ ہے کہ آپ وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کا بجٹ دو سالوں میں سو فیصد تو بڑھا دیتے ہیں لیکن کلرک کے لئے کہتے ہیں کہ پانچ فیصد بڑھائیں گے، دس فیصد بڑھائیں گے اور جب ممبران اسمبلی کی باری

آتی ہے تو اس پر پتا نہیں کیا کچھ آوازیں اٹھتی ہیں۔ اگر یہیں پر بس ہو جاتی تو شاید میں اس کا ذکر نہ کرتا اب ہوا کیا ہے؟ اکتوبر میں یہ سارا بجٹ utilize کر کے وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کے لئے 29 کروڑ روپیہ مزید ضمنی گرانٹ کی مد میں جاری کر دیا جاتا ہے۔ یعنی 42 کروڑ 38 لاکھ روپیہ آپ نے سال کے لئے رکھا تھا اسے چھ ماہ میں ختم کر دیا اور 29 کروڑ روپیہ مزید جاری ہو گیا۔ اگر ان ساری figures کو جمع کریں تو یہ وزیر اعلیٰ 20 لاکھ روپے روز میں پڑ رہے ہیں۔ For God sake ایک صوبہ جو مقروض ہے، جس کے اندر کروڑوں لوگوں کو تعلیم کی سہولت نہیں ہے، پینے کا صاف پانی نہیں ہے، ہسپتال کے ہسپتال اجڑے پڑے ہیں وہاں پر ایک شخص یا اس کے دفتر کا خرچہ 20 لاکھ روپے روزانہ ہو۔ ہمیں سادگی کا عملی مظاہرہ کرنا چاہئے صرف نعرے نہیں لگانے چاہئیں۔ نعرے آپ بھلے لگائیں لیکن آپ کو سادہ طرز زندگی کو اختیار کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے عرض کروں گا کہ اگر وزیر اعلیٰ اپنے اوپر یہ پابندی نہیں لگائیں گے اور خود عملی طور پر سادگی کا مظاہرہ نہیں کریں گے تو پھر یہ بڑی مشکل بات ہو جائے گی کہ ہم دوسرے لوگوں سے یہ expect کریں کہ وہ سادہ زندگی اختیار کریں۔

جناب سپیکر! میں بس تھوڑی بات کروں گا۔ جو میں نے آپ کے سامنے priorities رکھی تھیں ان میں سب سے پہلے پینے کا صاف پانی تھا۔ یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ آج سے چند سال پہلے پنجاب حکومت پینے کے صاف پانی کی ایک اتھارٹی قائم کرتی ہے، اس کا پورا plan ہوتا ہے، اس سال 120۔ارب روپے مختص کئے جاتے ہیں اور تین چار سال کے بعد یعنی آج سے ایک مہینہ پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب اس اتھارٹی کے CEO سمیت تمام افراد کو معطل کر دیتے ہیں۔ اس کوتاہی اور incompetence کی وجہ سے یہ منصوبہ جو 120۔ارب روپے میں مکمل ہونا تھا اب 190۔ارب روپے میں مکمل ہوگا۔ یہ ریکارڈ ہے اور میرے پاس اخبارات کی کٹنگ پڑی ہیں۔ یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ آپ نے ایک اتھارٹی بنائی، وہاں پر ایک ذمہ دار کا تقرر کیا اور وہ آپ نے ہی کیا کوئی اپوزیشن کے لوگوں نے نہیں کیا۔ تین سال کا موقع بھی دیا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ پنجاب حکومت کی نااہلی ہے کہ 120۔ارب روپے سے جو منصوبہ مکمل ہونا تھا وہ نہیں ہوا۔ سارا اسٹاف suspend ہے اور ان کی انکوائریاں چل رہی ہیں۔ اس کے بعد آپ فرماتے ہیں کہ اب یہ منصوبہ 190۔ارب روپے میں مکمل ہوگا۔ ان چیزوں کو تین سال کے بعد نہیں بلکہ ہر تین ماہ کے بعد چیک ہونا چاہئے۔ وزیر اعلیٰ کو اس کو follow up کرنا چاہئے تھا اور دیکھنا چاہئے تھا کہ کیا ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر! پچھلی دفعہ پینے کے صاف پانی کے لئے 11-ارب روپے رکھے گئے اور اس میں سے صرف 4-ارب 98 کروڑ روپے خرچ ہوئے۔ آپ آدھے سے بھی کم بجٹ خرچ نہیں کر پائے۔ اس سال آپ نے 30-ارب روپیہ رکھا ہوا ہے وہ استعمال نہیں ہو رہا ہے۔ آپ نے آج سے دو ہفتے پہلے 5-ارب روپیہ نکال کر دیگر شعبوں میں منتقل کر دیئے اور اس کا ڈائریکٹو بھی میرے پاس پڑا ہے۔ اب یہ تماشا چھوڑ دیں۔ ایک سال کے دوران اڑھائی لاکھ بچوں سمیت 11 لاکھ لوگ اس پنجاب کا زہریلا پانی پینے کی وجہ سے مرے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے پاس انٹرنیشنل آرگنائزیشن کی رپورٹ ہے۔ جہاں یہ صورت ہو، جہاں آپ کے شہروں میں مثلاً لاہور میں آرسینک 24 فیصد ہے، اسلام آباد میں 75 فیصد، اٹک میں 28 فیصد، بہاولپور میں 50 فیصد، فیصل آباد گوجرانوالہ 68 فیصد، گجرات اور قصور میں 78 فیصد، شیخوپورہ میں 44 فیصد اور ملتان میں 48 فیصد ہے۔ یہاں یہ صورت ہے کہ کوئی شہر نہیں بچا جہاں لوگ زہریلا اور گندا پانی نہ پی رہے ہوں۔ اس کی وجہ سے آپ کے ہسپتالوں پر پریشر ہے، لوگوں کی اموات کی شرح زیادہ ہو گئی ہے، ہیپاٹائٹس پھیل رہا ہے اور باقی بیماریاں پھیل رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے ذریعے سے محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ بجٹ کے اندر آپ نمبر ایک پر پینے کا صاف پانی رکھیں اس سے ہمارے بہت سے جزوی مسائل جن کا تعلق انسانی صحت کے ساتھ ہے وہ حل ہو سکتے ہیں۔ اس کے لئے میکنزم آپ نے بنانا ہے۔ بدقسمتی سے میں بعض ایسے فلٹریشن پلانٹس وزٹ کر چکا ہوں جو حکومت نے دس دس، بارہ بارہ لاکھ روپے سے لگائے تھے، ان کی inauguration ہوئی، دو تین ماہ کے بعد وہ خراب ہو گئے اور اب بند پڑے ہیں۔ اس کی کوئی maintenance نہیں ہے۔ آپ نے جو پینے کے صاف پانی کی اتھارٹی بنائی ہے اس کو ایک زبردست ادارہ بنائیے اور اس میں لوکل گورنمنٹ کو بھی شامل کریں۔ ہر یونین کونسل کے اندر کم از کم ایک فلٹریشن پلانٹ ہونا چاہئے۔ چلیں، لوگ تھوڑی دور فاصلے پر جا کر پانی بھر کر بوتلوں میں لے آئیں گے اور استعمال کر لیں گے۔ پنجاب کے اندر ہر آدمی منرل واٹر نہیں پی سکتا، وہ پچاس روپے کی بوتل خریدنا afford نہیں کر سکتا۔ کتنے لوگ ہیں جو منرل واٹر پی سکتے ہیں؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بجٹ کے اندر ہمیں سب سے زیادہ ترجیح اس چیز کو دینی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے priorities میں دوسری بات یہ کی تھی کہ ہمیں صحت کے اوپر توجہ دینی ہو گی۔ جب میں صحت کی بات کرتا ہوں تو میں سب سے پہلے یہ عرض کروں گا کہ جو ہمارے existing structures اور ہسپتال ہیں ان کے اندر missing facilities ہیں۔ وہاں equipment اور مشینری نہیں ہے، ڈاکٹرز نہیں ہیں، ادویات نہیں مل رہیں۔ مجموعی طور پر پورے پنجاب میں دیکھیں تو یہ دو ایسوسی ایشن ہیں جنہوں نے calculate کرکے بتایا ہے کہ صرف 2 فیصد لوگوں کو مفت ادویات مل رہی ہیں باقی سب کہاں رہ جاتی ہیں؟ بجٹ تو یہاں سے اربوں روپے کا منظور ہوتا ہے لیکن وہ عام آدمی تک پہنچنے سے قاصر ہے۔

جناب سپیکر! میری اس بارے میں دو تین گزارشات ہوں گی کہ جو بعض بلڈنگیں مکمل ہو چکی ہیں بھلے وہ سابقہ حکمرانوں نے بنائی تھیں ہم اس روش کو ترک کرتے ہوئے ان کو فنکشنل کریں۔ یہاں ایک ڈینٹل ہسپتال کی کئی ارب روپے کی لاگت سے نہر کے اوپر موہلنوال پر بلڈنگ بنی پڑی ہے لیکن وہ فنکشنل نہیں ہے۔ اس بلڈنگ کے پلستر اتر رہے ہیں، اس کی کھڑکیاں الماریاں خراب ہو رہی ہیں۔ For God sake جہاں آپ تھوڑے سے وسائل لگا کر اس کو operational کر سکتے ہیں، آپ اس کو فنکشنل کر سکتے ہیں تو اس کو ضرور کریں۔ اسی طرح یہاں میاں میر ہسپتال کا بھی معزز ممبر شعیب صدیقی ذکر کر رہے تھے۔ میو ہسپتال کے سرجیکل ٹاور کا میں ذکر کروں گا کہ وہاں آپ نے دس بیس کروڑ روپے دے دیئے ہیں اور میں وہاں خود visit کرکے آیا ہوں کہ اندر مزدور مستری رنگ وغن اور پلستر وغیرہ کر رہے ہیں۔ وہ ہسپتال بھی اتنا زیادہ overburdened ہے، اب 400 بیڈز کا وہ جو ٹاور ہے اس کے لئے رقم پچاس کروڑ یا ایک ارب روپے مختص کریں یا جتنی بھی رقم لگتی ہے اس کے ذریعے آپ اس کو چالو کریں تاکہ وہاں پر لوگوں کا علاج معالجہ شروع ہو سکے۔ اسی طرح وزیر آباد کارڈیالوجی ہسپتال ہے اس کا بھی آپ نے پچھلے سال کچھ start کیا لیکن اب بھی میں نے وہاں جا کر دیکھا ہے کہ بہت کچھ ہونے والا ہے۔ جہاں تھوڑے پیسوں کے ساتھ بڑی بڑی بلڈنگ وہاں مکمل ہو چکی ہیں ان کو آپ فنکشنل کریں۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ جو چلڈرن ہسپتال ہے آپ اندازہ کریں کہ لاہور چلڈرن ہسپتال میں بچوں کو پانچ پانچ سال کی آپریشن کی dates ملی ہوئی ہیں۔ اب پانچ سال تک پتا نہیں کہ وہ بچہ survive بھی کر سکتا ہے یا نہیں اور وہ زندہ بھی رہے گا یا نہیں رہے گا؟ آپ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں چلے جائیں تو وہاں پر آپ کو دو دو سال کی dates ملی ہوئی ہیں۔ ایک آدمی جس کا فوری آپریٹ ہونا

ہے، کیونکہ وہاں پر بیڈز نہیں ہیں، وہاں پر سہولیات نہیں ہیں اور وہاں پر لمبی queue ہے۔ جب آپ کی دو سال بعد باری آئے گی تو آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس وقت تک وہ مریض زندہ بھی رہے گا یا نہیں؟

جناب سپیکر! یہاں پر آپ کے توسط سے میری محترمہ وزیر خزانہ سے تجویز ہے کہ ہم ہیلتھ پر جتنا بجٹ لگاتے ہیں اس میں ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر ایک چلڈرن ہسپتال بنایا جائے کیونکہ پورے پنجاب سے بچے کھچے ہوئے ادھر آتے ہیں۔ آپ ذرا باہر چلے جائیں تو وہاں پر باہر سڑکوں پر بستر بچھے ہوئے ہیں اور سینکڑوں کی تعداد میں مرد اور خواتین پڑے ہیں۔ وہ صبح آتے ہیں اور شام کو چلے جاتے ہیں کہ آج باری نہیں آئی شاید کل پھر باری آئے گی۔ یہ بڑا نیکی کا کام ہوگا۔ آپ تھوڑا سا وسائل کو decentralize کریں اور ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر ایک چلڈرن ہسپتال بنائیں، آپ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر ایک کارڈیالوجی ہسپتال بنائیں۔ دل کے امراض میں اس قدر زیادہ اضافہ ہوگیا ہے کہ میرے خیال میں اکثر 50 فیصد سے زائد مریض جو لاہور سے باہر کے ہیں جنہیں ہارٹ اٹیک ہوتا ہے وہ راستے میں دم توڑ دیتے ہیں۔ وہ یہاں پی آئی سی میں پہنچ نہیں پاتے اور جو پرائیویٹ علاج ہے وہ اتنا مہنگا ہے کہ عام آدمی کے بس کی بات نہیں ہے تو میری یہ تجویز ہے کہ ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں ایک چلڈرن ہسپتال اور ایک دل کا ہسپتال بنائیں۔

جناب سپیکر! دوسرا جتنی بھی ہسپتالوں کے اندر missing facilities ہیں مثلاً پچھلے دنوں ہم نے مختلف ہسپتالوں کا detail visit کیا تو وہاں پر وینٹی لیٹرز نہیں ہیں۔ یہ کوئی بہت بڑا مسئلہ نہیں ہے بلکہ تھوڑے سے پیسے چاہئیں لیکن وینٹی لیٹرز نہ ہونے کی وجہ سے وہاں پر اموات ہو رہی ہیں۔ ایمرجنسی کے اندر، زہرہ بی بی جو پچھلے دنوں فوت ہوئیں ہیں اس کی وجہ یہ تھی کہ بیڈ پر جگہ نہیں تھی ایک بیڈ پر دو مریض پہلے سے موجود تھے اور پھر تیسرا الٹا دیا تو وہاں دھکم پیل بھی ہوئی اور جو مریض وہاں پہلے سے اس بیڈ پر موجود تھے انہوں نے اٹھا کر اسے نیچے پھینکا کہ یہاں پر تو جگہ نہیں ہے آپ کدھر سے تیسری آ گئی ہیں۔ وہ وہیں فرش پر پڑی رہی، اسے نمونیہ اور دل کا عارضہ بھی تھا اور وہ جاں بحق ہو گئی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو لاہور کے بڑے ہسپتال ہیں۔ ان پر جب تک پریشر کم نہیں ہوگا، یہ humanly possible نہیں ہے ڈاکٹر بے چارہ کیا کرے؟ جب اگر آپ کی capacity

50 بیڈز کی ہے اور آپ کے پاس 500 مریض روزانہ آرہا ہے تو ڈاکٹر کیا کرے گا؟ ڈاکٹر ایک بیڈ پر دو مریض کو لیٹائے گا، نیچے فرش پر چادر بچھائے گا، وہی اس کو ڈرپ لگا دے گا اور وہیں اس کا treatment شروع کر دے گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو بڑے چار پانچ ہسپتال ہیں، لاہور کے اندر بھی شور بہت ہے، محترم سپیکر صاحب بھی کہتے ہیں کہ آپ دو منٹ میں سروس ہسپتال پہنچ جاتے ہیں۔ یہ بات اپنی جگہ بھی ٹھیک ہو گی لیکن ذرا جا کر ان ہسپتالوں کے اندر کا جائزہ لیں، عام آدمی بن کر جائیں، ذرا بھیس بدل کر جائیں اور پھر آپ کو اندازہ ہو گا کہ کیا بھاؤ بکتی ہے۔ آپ صبح میو ہسپتال میں جائیں گے، میں نے پورا دن وہاں visit کر کے دیکھا ہے۔ ایک لمبی queue میں 100 مریضوں کے بعد آپ کی باری آئے گی اور آگے کہیں گے کہ سٹی سکین یا ایم آر آئی مشین یہاں پر نہیں ہے آپ اپنا ایم آر آئی ٹیسٹ کروا کر لائیں۔ وہ چٹ لے کر مریض باہر آ جائے گا اور پھر وہ جنرل ہسپتال یا پرائیویٹ کلینکس کے اندر دھکے کھائے گا اور دس بارہ ہزار روپے خرچ کر کے وہاں سے ایم آر آئی کروائے گا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ان ہسپتالوں کے اندر جہاں وینٹی لیٹرز کی کمی ہے، جہاں بیڈز کی کمی ہے، ایمرجنسی کے اندر ان کی capacity کو آپ بڑھائیں تاکہ باہر سے پریشر اگر آتا بھی ہے تو کچھ نہ کچھ مداوا یہاں پر ہو سکے۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو DHQs ہیں، آپ کے 70 فیصد BHUs خالی پڑے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں چار BHUs کا visit کر کے آیا ہوں، وہاں اندر جانور بندھے ہوئے ہیں، سٹاف کا ایک بندہ ہے کوئی ڈاکٹر نہیں ہے۔ میں نے تین چار جگہیں اور visit کی ہیں تو میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ یہ سارا کچھ جس کا ہم بہت زیادہ چرچا کرتے ہیں no doubt آپ کی حکومت ہے، آپ نے لوگوں سے ووٹ لئے ہیں آپ کو یہ سب کچھ کرنا چاہئے لیکن جہاں پر اصل مسئلہ ہے یعنی grass roots level پر وہ لوگ facilities سے محروم ہیں۔ ان کا کچھ نہ کچھ آپ سوچیں، BHUs کے اندر ڈاکٹرز اور دوائیوں کو ensure کریں۔ عام آدمی کے پاس پیسے نہیں ہیں وہ اپنا جانور بیچ کر، اپنی گائے اور بھینس بیچ کر دوائیاں لیتا ہے اور چیک اپ کرواتا ہے۔ اگر ان کا کوئی گھر کا بندہ بیمار ہو جائے تو اس کے علاوہ ان کی سکت نہیں ہے کہ وہاں سے اپنے مریض کو اٹھائے اور لاہور، فیصل آباد، ملتان یا بہاولپور لے آئے تو لہٰذا BHUs کو آباد کرنے کے لئے اگر خصوصی پیکیج بجٹ میں دینا پڑتا ہے تو آپ وہ ضرور دیں۔ ایک بات میں نے شروع میں عرض کی تھی کہ یہ جو آئندہ آنے والا بحران ہے۔ اس وقت یہ ہمیں پکڑائی نہیں دے گا۔ Now is the time we have to plan. کہ یہ جو 70 فیصد

ہماری بچیاں ایف ایس سی اور این ٹی ایس ٹیسٹ clear کر کے میڈیکل کالجز میں جا رہی ہیں اور وہ ڈاکٹر بن رہی ہیں۔ ڈاکٹر بننے کے بعد وہ serve نہیں کر سکتیں۔۔۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! وہ تو لڑکے بھی نہیں جا رہے۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! نہیں یا تو لڑکیوں کو وہ environment دیں، اگر لڑکے نہیں جا رہے تو لڑکیاں کیسے جائیں گی؟ ہماری تھوڑی سی realistic approach ہونی چاہئے۔ میں اس پر بالکل بھی تنقید برائے تنقید کی بات نہیں کر رہا یہ ایک پالیسی ہے ہمیں سب کو مل کر پالیسی بنانی چاہئے۔ آئندہ پانچ سال بعد جب قحط کا رجحان ہو گا، اس وقت ڈاکٹرز، brain drain تیزی کے ساتھ ہو رہا ہے یا نوکریاں نہیں مل رہیں، ہر ڈاکٹر پر خبط سوار ہے کہ میں UEA میں چلا جاؤں یا میں سعودیہ چلا جاؤں یا میں جا کر انگلینڈ یا امریکہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر لوں اور وہیں settle ہو جاؤں۔ آپ کا جتنا intellectual ہے وہ بڑی تیزی کے ساتھ ملک سے move کر رہا ہے۔ ہمیں ان کو یہاں روکنے کے لئے incentive دینے ہوں گے۔

جناب سپیکر! ہمیں ایسی پالیسی بنانا ہو گی کہ وہ جو بچے اور بچیاں جو ڈاکٹرز ہیں وہ فیلڈ میں آ کر لوگوں کی خدمت کریں، ان کا علاج معالجہ کریں، ان کی بہتری لائیں، اگر آپ ان کو routine سے ہٹ کر تھوڑا سا oblige کریں گے اور incentive دیں گے تو میرا خیال ہے کہ اس سے بہتری واقع ہو سکتی ہے۔ اس وقت پنجاب میں ٹی بی کے مریضوں کی تعداد 34 لاکھ ہے اور 2 لاکھ ہر سال اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ World Health Organization کی طرف سے اربوں روپے کا بجٹ ٹی بی سے بچاؤ کے لئے دیا جا رہا ہے۔ 12۔ارب روپیہ پنجاب کے حصہ میں آیا ہے۔ وہ فنڈ کدھر جا رہا ہے؟ آپ اسے پراپر طریقے سے utilize کریں۔

جناب سپیکر! میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کے نتائج نہیں نکل رہے جو نکلنے چاہئیں۔ اگر فنڈز کی کمی ہو تو کہا جاتا کہ فنڈز کی کمی ہے۔ آپ نے دو تین لیبز بنائی ہوئی ہیں اور بس ختم، اس میں کنٹریکٹ کی بنیاد پر کچھ لوگ رکھے ہوئے ہیں۔ وہ جو اربوں روپیہ ہمیں باہر سے مل رہا ہے اس کو پراپر طریقے سے utilize کر کے اس بیماری کا مستقل طور پر خاتمہ کیا جا سکتا ہے اور اس سے چھٹکارہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے گندے پانی کے حوالے سے بتانا ہے، ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی تعداد 70 لاکھ سے اوپر ہو گئی ہے اور اس میں permanent تین لاکھ مریضوں کا اضافہ ہو رہا ہے تو میں آپ

سے یہ عرض کروں گا کہ اگر ہم ہیلتھ کے بارے میں priorities یہ رکھیں کہ عام آدمی کی صحت کس طرح سے بحال ہو سکتی ہے اور ہم عام آدمی کو کس طرح سے facilitate کر سکتے ہیں؟ اس میں BHUs ہیں، اس میں آپ کی ڈسپنسریاں ہیں اور اس میں جو Hospitals existing ہیں ان کے اندر آپ ان facilities کو بڑھا دیں۔ اب جو بلڈنگز بنی ہوئی ہیں وہ چل نہیں سکتیں ان بلڈنگز کو آپ چالو کریں تاکہ یہ بوجھ کم ہو سکے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اسی طرح ایجوکیشن کے اوپر ہم بڑے لمبے دعوے کرتے ہیں لیکن ہماری اپنی گورنمنٹ کے جو اعداد و شمار ہیں ان کے مطابق ایک کروڑ سولہ لاکھ بچے آج بھی پنجاب کے اندر جو school going age کے ہیں وہ سکولوں سے باہر ہیں اور یہ ratio تقریباً 40/45 فیصد بنتی ہے یعنی ہمارے آدھے بچے جو سکول جانے کی عمر کے ہیں وہ سکولوں میں نہیں ہیں اور جو سکولوں میں ہیں ان کی حالت یہ ہے یعنی ہمارے کل سرکاری سکول 57998 اور مکمل عمارات والے سکول 11123 ہیں۔ جن سکولوں کی چار دیواری نہیں ہے وہ 8 ہزار سے زائد ان کی تعداد ہے، جن سکولوں میں پینے کا پانی نہیں ہے 6220 ان کی تعداد ہے اور جو سکول صرف ایک کمرے پر مشتمل ہیں وہ 4 ہزار کے قریب ہیں، اس میں بھی اڑھائی ہزار سکولوں کی عمارات کو خطرناک قرار دیا جا چکا ہے اور 900 عمارات جو ہیں وہ خطرناک ترین یعنی red signal کے اوپر ہیں اور red mark ہوئی ہیں۔ پنجاب کے سکولوں کی 900 عمارات کی چھتیں کسی وقت بھی گر سکتی ہیں تو یہ جب صورتحال ہو تو اس صورتحال میں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کی دو تین بڑی وجہ ہو سکتی ہیں کہ پرائمری ایجوکیشن کو ہم نے بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ مختلف حکومتوں نے اپنے اپنے دور میں کوششیں کیں، جونیجو صاحب کے دور میں بھی کوشش ہوئی، مسجد مکتب ایک سکول کھل گیا، پھر نئی روشنی کے نام سے ایک کوشش ہوئی یا لاکھوں کی تعداد میں ایجوکیٹرز بھرتی کر لئے لیکن کوئی دیرپا خاطر خواہ انقلاب اس شعبہ کے اندر نہیں آ سکا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں بھی ہماری توجہ زیادہ یہ ہے کہ ہمارا وزن کوئی پرائیویٹ سیکٹر اٹھا لے، یہ ایک سوچ چل رہی ہے۔۔۔

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! یہ (ق) لیگ کے دور کی بات کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! کیا خیال ہے، آپ پر ایوان میں آنے کی پانچ دن کے لئے پابندی نہ لگا دوں اگر آپ اس طرح کریں گی تو؟

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! جس طرح مرضی کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، میں آج پھر decision کر لوں گا کیونکہ میں نے آپ کو بار بار منع کیا ہے اور آپ بار بار interrupt کر رہی ہیں۔

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! وہ (ق) لیگ کے دور کی بات کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ میں نے آپ کو پانچ دفعہ warn کیا ہے۔ میں آج اس پہ کوئی decision کر لوں گا، آپ کو اس میں تھوڑی سی پریشانی ہو گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ جو پرائمری ایجوکیشن ہے یہ ہماری اوّلین ترجیح ہونی چاہئے، یہ جو سکولوں میں بچے نہیں ہیں ان کو سکولوں میں واپس لے کر آئیں، no doubt حکومت ہر سال کچھ نہ کچھ اس میں کر رہی ہے لیکن پنجاب کے اندر ہمیں ایجوکیشنل ایمرجنسی نافذ کرنی چاہئے۔ دیکھیں! کوئی قوم تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کرتی، آپ جتنے مرضی فلائی اوور بنا لیں، سب کچھ کر لیں، وہاں پر جنہوں نے چلنا ہے، جنہوں نے آگے بڑھنا ہے، آئندہ آنے والی ہماری نسلیں اگر وہ ان پڑھ ہیں، وہ جہالت میں ڈوبی ہوئی ہیں تو ترقی کا معیار جو ہے وہ پست ہو گا، قومیں ترقی اس وقت کرتی ہیں جب ان کی نسلیں تعلیم یافتہ ہوں، ہمیں پنجاب کے اندر تعلیمی ایمرجنسی نافذ کرنی چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جیسے میں نے پہلے پینے کے پانی والے مسئلے پر کہا، اسی طرح میں اس پر بھی کہوں گا کہ ایک دفعہ آپ announce کر کے خاموشی سے نہ بیٹھیں بلکہ اس کے لئے سپیشل آپ اس طرح کے steps لیں کہ اگر آپ نے ایمرجنسی لگا دی ہے تو آپ کا کیا target ہے؟ پانچ سال کا کیا target ہے، سال بہ سال کیا targets ہیں اور ہر تین ماہ کے بعد، ہر چھ ماہ کے بعد آپ review کریں کہ آپ نے جو targets مقرر کئے تھے آپ ان targets کو achieve کر رہے ہیں یا نہیں؟ یہ بہت ہی ضروری بات ہے کیونکہ یہ ہماری ایک آئینی ذمہ داری ہے۔ آئین کا 25(a) جو آرٹیکل ہے اس کے تحت ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر شہری کو تعلیم کی مفت سہولتیں فراہم کرے۔ اگر ایک بچہ پرائمری پڑھ لیتا ہے، وہ کچھ تھوڑا بہت کام چلا سکتا ہے، وہ کسی طرف بھی چلا جائے گا لیکن آج کے دور میں ایک ان پڑھ بچہ جب بڑا ہو گا اور اس کو محنت مزدوری نہیں ملے گی تو وہ مجرم بنے گا اور وہ ہم اپنی سوسائٹی میں روز اس طرح کے حالات و واقعات دیکھ رہے ہیں کہ لاکھوں، کروڑوں کی تعداد میں بچے پل کے، بڑھ کے، بڑے ہو

رہے ہیں، جوان ہو رہے ہیں اور وہاں دیہاتوں میں ان کو روزگار نہیں مل رہا۔ پھر وہ شہروں میں آتے ہیں، یہاں بھی کچھ نہیں ہوتا، یہاں crime بڑھتا ہے اور ہمارا معاشرہ بڑی تیزی کے ساتھ اس طرح کی پراگندگی اور تنزل کی طرف جا رہا ہے اس لئے پرائمری ایجوکیشن نمبر ایک پر ہمارا سب سے بڑا ہدف ہونا چاہئے کہ ہم اس کے اندر زیادہ سے زیادہ فنڈز دیں اور زیادہ سے زیادہ بچوں کو ہم گھیر کر incentive بھی دیں، اگر کوئی بچے بچیاں سکول نہیں آتے تو ان کو آپ سکالرشپ دیں، آپ کوئی سزا رکھیں، آپ کو اگر اس پر کوئی legislation کرنی پڑتی ہے، قانون سازی کرنی پڑتی ہے تو ہم پنجاب اسمبلی کے اندر قانون بناتے ہیں کہ کوئی والدین اپنے بچے کو گھر نہیں بٹھائے گا اور کام پر نہیں بھیجے گا، ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ چائلڈ لیبر کا بڑا اہم سنتے ہیں تو ان میں سے 50 فیصد بے چارے وہ ننھے منے پھول ہیں کہ جو پانچ سال، چھ سال کے ہیں، کوئی خرادیے نے پکڑا ہوا ہے، کسی جگہ گاڑیوں نے پکڑا ہوا ہے، کسی جگہ ورکشاپ میں ہے، کوئی کھیتوں میں کام کر رہا ہے، کوئی بھٹوں پر ہے تو یہ ہمارا کام ہے کہ ہم سوچیں، یہ ہمارا مستقبل ہے کہ یہ ہمارے جو ننھے منے پھول ہیں ان کو ہم تعلیم کے زیور سے کیسے آراستہ کر سکتے ہیں؟ میری آپ سے تجویز ہے کہ پرائمری ایجوکیشن کے بارے میں آپ بجٹ کو بھی بڑھائیں، پنجاب میں تعلیمی ایمرجنسی نافذ کریں اور دوسرا اس طرح کی قانون سازی ہم کریں کہ جس میں اپنے بچوں کو تعلیم دلوانا ازحد ضروری ہو جائے اور کوئی والد بچوں کو تعلیم کے علاوہ کسی اور کام پر نہ ڈالے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں ایگریکلچر کے بارے میں مختصر سی بات کروں گا۔ ایگریکلچر کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے، کچھ تو general problems ہیں جو ہم یہاں کسانوں کے مسائل کے حوالے سے discuss کرتے رہتے ہیں۔ پچھلے 70 سال میں ہم نے فی ایکڑ پیداوار میں کتنا اضافہ کیا ہے؟ وہیں کے وہیں کھڑے ہیں، اس میں جو سب سے اہم چیز ہے وہ ہمارا ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ہے، ایگریکلچر میں ریسرچ نہ ہونے کے برابر ہے۔ ایوب کے دور میں ایک فیصل آباد یونیورسٹی بنی تھی، وہاں کچھ تجربات ہوتے تھے اس کے بعد سے اس پر اگر آپ نے کوئی فنڈز رکھے ہوئے ہوں تو وہ میرے علم میں نہیں، achievements کیا ہیں؟ کسی کے علم میں نہیں، میں بھی ایک چھوٹا سا زمیندار ہوں، جتنی مرضی کھیچل، کوشش کر لیں، 25/30 من گندم اور اسی طرح 25/30 من چاول، اس کا جھاڑ یا اس کی yield ہم کہہ رہے ہیں کہ پیداوار فی ایکڑ یہ چل رہی ہے۔ کیا ہم ساری عمر یہیں بیٹھے رہیں گے؟ ہمارے پڑوس میں، یہ امرتسر ہے، پانچ میل کے فاصلے پر آپ انڈیا میں چلے جائیں، پچھلے دنوں وہاں ایک کانفرنس تھی میں وہاں سے ہو کر آیا ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے وہاں دیکھا ہے کہ 60 من، 65 من گندم کا جھاڑ اور yield جو ہے، فی ایکڑ پیداوار ہے، وہی زمین ہے، وہی فضا ہے، وہی environment ہے، وہی لوگ ہیں، وہ بارڈر سے ادھر ہیں اور ہم ادھر ہیں۔ انہوں نے ریسرچ کی ہے، انہوں نے اپنے کسانوں کو guide کیا ہے، انہوں نے اپنے کسانوں کو facilitate کیا ہے، آپ ذرا تصور کریں کہ اگر ہم اس کو target لے لیں، محترمہ وزیر خزانہ کو میں یہ کہوں گا کہ ایک تو بدقسمتی سے پنجاب کی کوئی ایگریکلچر پالیسی نہیں ہے، آپ ایگریکلچر کے بارے میں ایک پالیسی بنائیے، جس طرح سے میں آپ سے request کر رہا ہوں کہ تعلیمی ایمرجنسی آپ نافذ کریں، اسی طرح ایگریکلچر کے بارے میں ایک ایگریکلچر پالیسی ہونی چاہئے جس میں آپ ایک دو تین کر کے، پانچ سات سال کے لئے کچھ steps لے لیں اور اس پر جو سب سے بڑی بنیاد ہونی چاہئے وہ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ہونی چاہئے۔ ہمارا کسان اگر ایک ایکڑ میں سے 30 من لے رہا ہے اور دو تین سال کے بعد آپ کی کوششوں سے ریسرچ کرنے کے بعد اچھا بیج استعمال کر کے، کھاد کا اچھا combination استعمال کر کے اگر وہ 60 من پر چلا جاتا ہے تو آپ اندازہ کریں کہ کتنا بڑا انقلاب آئے گا۔ ایک دم سے ہمارے کسانوں کی جو آمدنی ہے وہ ڈبل ہو جائے گی۔ ایک تو ایگریکلچر پالیسی بنائیے اور دوسرا زراعت کے اندر یہ سبسڈیاں دینا، ان کو ریلیف دینا، یہ ساری چیزیں اپنی جگہ پر ٹھیک ہیں لیکن بنیادی چیز وہی ہے کہ اگر ہم کسان کو آزاد کرنا چاہتے ہیں، ان کی زندگی میں خوشحالی دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں فی ایکڑ پیداوار میں اضافے کے لئے ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ کے اوپر زیادہ سے زیادہ اپنا بجٹ لگانا چاہئے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں اپنی بات کو مختصر کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ ہمیں تمام زرعی inputs پر سے ٹیکس ختم کر دینے چاہئیں، اگر ہم کسان کی بات کرتے ہیں تو ہمیں یہ ٹیکسز ختم کر دینے چاہئیں، یہ پوری دنیا میں کہیں نہیں ہیں۔ امریکہ، جاپان، انڈیا، انگلینڈ جہاں بھی آپ چلے جائیں وہ اپنے کسانوں کو سبسڈی دے رہے ہیں۔ کہیں 25 فیصد ہے، کہیں 34 فیصد ہے، کسی جگہ 30 فیصد ہے۔ ہم نے اپنے کسان کو بالکل بے یار و مددگار چھوڑ دیا ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ تجویز ہے کہ inputs پر ٹیکس ختم کئے جائیں اور زراعت میں سبسڈی کا نظام جیسے دوسرے ملکوں میں ہے اسی طرح نافذ کیا جائے۔ عارضی طور پر تو ہم اب کچھ کر رہے ہیں، وزیراعظم نے جو package وغیرہ announce کیا ہے لیکن ان پر پھر آگے تقسیم پر جو مسائل ہیں ان کو بھی دیکھا جانا چاہئے۔ فصلوں کی انشورنس کی کمپنی، انشورنس کا فیصلہ اور پالیسی، یہ ہمیں adopt کرنی

چاہئے کیونکہ کسان جو ہے وہ بالکل فطرت کے رحم و کرم پر ہوتا ہے۔ اس نے اگر ایک فصل لگائی ہے اور غیر متوقع طور پر ہفتہ دس دن بعد اتنی ژالہ باری یا بارش ہوتی ہے تو اس کا سب کچھ تباہ و برباد ہو جاتا ہے اور وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ پانچ دس ایکڑ میں تباہی کے بعد دو چار لاکھ روپے کا اس کا نقصان ہو گیا وہ کہاں جائے؟ ابھی ہم انشورنس کی پالیسی سے use to نہیں ہیں کچھ وقت لگے گا لیکن آپ کوئی gradually policy بنائیں اور لوگوں کو اس کا عادی بنائیں تو اس میں کسان کا فائدہ ہو گا اور حکومت کا بھی فائدہ ہو گا۔

جناب سپیکر! حکومت پنجاب نے سولر ٹیوب ویل کا وعدہ کیا تھا اس کے لئے رقم بھی مختص کی تھی آپ اس سلسلے میں ensure کریں اور سولر ٹیوب ویل پر زیادہ سے زیادہ اپنی زراعت کو لے جائیں۔ ہمارے سنٹرل پنجاب اور ساؤتھ پنجاب میں زبردست قسم کی دھوپ ہوتی ہے اس لئے حکومت کم سے کم قیمت پر سولر لگانے کا فیصلہ کرے اور اس پر بھی بہت انقلابی قسم کی چیزیں سامنے آسکتی ہیں۔

جناب سپیکر! میری چوتھی تجویز تھی کہ آپ کسان کو کریڈٹ کارڈ جاری کریں، میں نے پچھلی بجٹ تقریر میں بھی عرض کیا تھا کہ آپ کسان کو کریڈٹ کارڈ جاری کریں۔ وہ کیسے ہو گا؟ کوئی مشکل کام نہیں ہے اگر ایک کسان کی دو ایکڑ زمین ہے کسی کی چار ایکڑ اور کسی کی دس ایکڑ زمین ہے متعلقہ بنک چاہے نیشنل بنک یا دوسرے کمرشل بنک ہیں اگر حکومت guarantor بن جائے اور اس کسان کی ایک یا دو ایکڑ زمین pledge کر کے اسے کریڈٹ کارڈ جاری کر دیں۔ میں اپنی آنکھوں سے یہ دیکھ کر آیا ہوں اور مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ اتنا زبردست سسٹم وہاں کامیابی سے چل رہا ہے۔ جب کسان پر اس طرح کی کوئی آفت آتی ہے اس کے گھر میں کوئی فوتیدگی ہو جاتی ہے، بچی بچے کی شادی آ جاتی ہے کوئی اور مسئلہ ہو جاتا ہے، کوئی ناگہانی آفت آ جاتی ہے تو وہ اپنا کریڈٹ کارڈ پکڑ کر عزت و آبرو کے ساتھ بنک چلا جاتا ہے۔ اسے دھکے نہیں کھانے پڑتے، اسے پٹواری کے پاس ذلیل نہیں ہونا پڑتا اسے گرداور اور تحصیل دار کے پاس ذلیل و خوار نہیں ہونا پڑتا بلکہ وہ عزت و آبرو کے ساتھ سیدھی طرح بنک میں جاتا ہے اپنا کریڈٹ کارڈ پیش کرتا ہے اور اس کی جتنی ضرورت ہے پچاس ہزار روپے، ایک لاکھ یا دو لاکھ روپے کی ضرورت ہے وہاں اس کی ایک limit موجود ہے وہ وہاں سے draw کرتا ہے اور اپنی ضرورت پوری کرتا ہے اور اسے فکر ہے کہ میں نے یہ رقم بنک کو واپس لوٹانی ہے۔ جس طرح پنجابی میں کہتے ہیں کہ یہ ساڈا گلا ہے ہمارا تو یہ خزانہ ہے وہ ضرورت کے وقت وہاں سے رقم لے لیتا ہے اور ضرورت پوری کر کے دو ماہ، چھ ماہ یا سال بعد بنک کو واپس لوٹا دیتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھوں گا کہ اس پر technically کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ اس پر کام کریں تو یہ ایک بہت بڑا انقلابی قدم ہوگا۔ آپ جو بڑے بڑے اشتہار دیتے ہیں شعبدہ بازیاں کرتے ہیں آپ یہ عملی کام کریں لوگوں کو پتا چلے کہ ہاں جی ٹھیک ہے حکومت نے یہ کام کیا ہے، آپ قرضے دیتے ہیں، آپ قرضہ نہ دیں حکومت ایک پائی بھی نہ دے اگر اس بے چارے کی دس لاکھ روپے فی ایکڑ زمین ہے تو پانچ لاکھ روپے کی limit منظور ہو جاتی ہے اور جب اسے ضرورت پڑے تو وہ اپنا کریڈٹ کارڈ لے کر جائے اور وہاں سے پیسے لے کر اپنی ضرورت پوری کرے۔

جناب سپیکر! اب میں کسان میلے کے متعلق بات کروں گا۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اگر آپ ایگریکلچر کے شعبے میں یہ کر لیں کہ آپ کسان میلہ منعقد کریں اور اس میلے کے اندر جس بندے نے ضلع میں سب سے زیادہ پیداوار دی ہے اس کے لئے انعامات رکھیں۔ وہاں سیکرٹری زراعت چلے جائیں، وزیر زراعت چلے جائیں اور اس کی تاریخ طے ہو۔ اگر آپ پہلے ضلع کی سطح پر نہیں کر سکتے تو ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر لے جائیں کہ کسان میلہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر ہوگا اور حکومت اسے sponsor کرے گی۔ اس میں زرعی آلات، کھادوں والی کمپنیاں اور pesticides والی بے شمار کمپنیاں آ جائیں گی جو آپ کو فنڈز بھی دیں گی اور آپ کا وہ سارا event مفت میں ہو جائے گا لیکن آپ کریں تو سہی۔ بعض زرعی آلات اور latest technology جو دنیا کے مختلف ممالک کے اندر ہیں آپ وہ سستے داموں میں دیں۔ اسی طرح اس زرعی میلے کے اندر جیسے میں نے پہلے کہا کہ فی ایکڑ پیداوار کے حوالے سے اقدامات کریں۔ یہ ساری چیزیں ہو سکتی ہیں اس کی آگے بھی زرعی میلے کی بڑی تفصیلات ہیں لیکن ہمیں یہ ڈسٹرکٹ نہیں تو ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر ضرور منعقد کرنا چاہئے۔ میرے خیال میں تین بجنے والے ہیں اس لئے میں اپنی بات کو wind up کرتے ہوئے امن وامان کے حوالے سے عرض کروں گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ no doubt ہم پولیس کو ہر سال فنڈز دیتے ہیں دینے بھی چاہئیں اور ان کی ضرورت ہے اس لئے ضرور دینے چاہئیں۔ ہم نئی فورسز بھی بناتے ہیں لیکن کرائم ریٹ کم نہیں ہو رہا بلکہ کرائم میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ہمارے لئے یہ ایک لمحہ فکریہ ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اب آپ فنڈز دیں تو اس کو اس چیز کے ساتھ مشروط کریں۔ میں پہلے بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ online ایف آئی آر پر تو کوئی چیز خرچ نہیں ہوتی۔ اگر ایک غریب آدمی کے ساتھ کوئی حادثہ ہو جاتا ہے، کوئی چوری ہو جاتی ہے، کوئی ڈکیتی ہو جاتی ہے، کوئی mishap ہو جاتا ہے اور کوئی ظلم ہو جاتا ہے، زیادتی ہو جاتی ہے وہ تھانے جاتا ہے تو تھانیدار اس کی سنتا ہی نہیں۔ تھانیدار تو دور

کی بات ہے منشی محرر بھی ٹھیک طرح سے اس کی بات نہیں سنتا جب تک ایم پی اے کا فون نہ جائے، جب تک ایم این اے کا فون نہ جائے اور جب تک اوپر سے کوئی ٹیلیفون نہ آئے اس کی ایف آئی آر درج نہیں ہوتی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پیسے لے کر کرتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! دوسری بات ڈاکٹر صاحب نے کہہ دی کہ جب تک پیسے نہیں چلتے اس وقت تک ایف آئی آر درج نہیں ہوتی لہٰذا online ایف آئی آر کا آغاز کریں۔ میں دو تین اور باتوں کا سرسری ساذکر کرتا ہوں۔ آپ نے ڈرائی پورٹ پر import کا بھاری ٹیکس لگا دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وجہ سے پنجاب کو نقصان ہو رہا ہے۔ آپ نے پچھلے سال جو ڈرائی پورٹ پر ٹیکس کی شرح لگائی تھی اسے review کریں۔ میرے ایک دو دوست جو کار ڈیلر ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم تو ساری گاڑیاں اسلام آباد سے رجسٹرڈ کراتے ہیں۔ آپ aggregate نکال کر دیکھ لیں اگر رجسٹریشن کی فیس میں اضافہ کرنے سے ٹیکس کی اس مد میں آپ کی انکم پہلے سے کم ہوئی ہے تو پھر آپ کو سوچنا چاہئے کہ آپ اس شرح کو کم کریں تاکہ پنجاب کے لوگ پنجاب سے ہی گاڑیاں رجسٹرڈ کرائیں اور آپ کی انکم میں بھی اضافہ ہو۔

جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ قبرستان کا ایک بہت ہی انسانی مسئلہ ہے۔ ہم نے دو تین سال پہلے 2۔ارب روپیہ قبرستان کی زمین خریدنے کے لئے رکھے تھے لیکن وہ میٹرو بس یا اورنج لائن ٹرین کی نذر ہو گئے اور زمین نہیں خریدی گئی۔ تین چار sites دیکھی گئیں لیکن اس کے بعد معاملہ ٹھپ ہو گیا۔ ہمارے شہروں میں اس قدر زیادہ سنگین مسئلہ ہو گیا ہے کہ وہاں مردوں کے تدفین کے لئے لڑائیاں ہو رہی ہیں، پچیس ہزار اور پچاس ہزار روپے رشوت کا ریٹ طے ہے یا آپ کسی گورکن کو oblige کریں۔ میں شہر لاہور کی پوری آبادیوں کا نقشہ کھینچ رہا ہوں۔ علامہ اقبال ٹاؤن میں تو میں خود پچھلے چالیس سال سے آباد ہوں جب تک میں خود وہاں جا کر منت سماجت نہ کروں وہاں وہ جگہ ڈھونڈ کر نہیں دیتے کہ یہاں جگہ ہے تو وہ لوگ کدھر جائیں اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ پنجاب کے بڑے شہروں میں قبرستان کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے ایک مخصوص رقم مقرر کریں تاکہ آئندہ دو چار چھ ماہ کے اندر قبرستانوں کے لئے شہروں سے ملحقہ کھلی جگہیں خریدی جائیں اور وہاں قبرستان کی سہولتیں دی جائیں تاکہ لوگوں کو پریشانی سے نجات مل سکے۔

جناب سپیکر! میں کہوں گا کہ لوکل گورنمنٹ کو بااختیار بنائیں، ہمیں اچھا نہیں لگتا کہ وہ کہیں کہ ایم پی ایز، ایم این ایز، وزیر آئیں اور اتنے ارب روپیہ انہیں دے دیا۔ یہ لوکل گورنمنٹ کا prerogative ہے legally, constitutionally اور آئینی طور پر ایک powerful local system سوسائٹی کی requirement ہے۔ اس کے بغیر جمہوریت کے ثمرات عام آدمی تک نہیں پہنچ سکتے اس لئے میری آپ سے گزارش ہے کہ لوکل گورنمنٹ کو empower کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ مناسب مقدار میں انہیں فنڈز دیں تاکہ وہ اپنے سارے مقامی مسائل حل کر سکیں۔

جناب سپیکر! اب میں اسمبلی کی بلڈنگ کے حوالے سے عرض کروں گا کہ ہم پچھلے چار سال سے یہ سن رہے ہیں کہ اگلے سال مکمل ہو جائے گی بس اس سے اگلے سال مکمل ہو جائے گی۔ اس پر تقریباً تین گنا لاگت آئے گی یعنی جتنی لاگت سے یہ آج سے آٹھ سال پہلے مکمل ہو جانی تھی اس کو delay کرنے سے ہم نے کس کا فائدہ کیا؟ یہ پنجاب کی عوام کے ساتھ ظلم ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس معزز ایوان کی بھی توہین ہے۔ ہم یہاں جیسے گھس کر بیٹھے ہوتے ہیں، میڈیا کو یہاں آنے کی اجازت نہیں ہے کہ جگہ کم ہے اس لئے وہ live coverage نہیں کر سکتا۔ آپ ذرا سندھ میں جا کر اسمبلی کی نئی بلڈنگ دیکھیں، آپ خیبر پختونخوا میں اسمبلی کی نئی بلڈنگ دیکھیں۔ ایک آدمی جو منتخب نمائندہ ہے اگر وہ fresh ہو کر equipped اپنی جگہ پر بیٹھتا ہے تو بہتر کارکردگی ظاہر کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں اب اس ریت کو ختم ہونا چاہئے کہ جو چیزیں پچھلوں نے بنائی ہیں وہ وہیں گل سڑ جائیں گی۔ یہاں کروڑوں روپے کی مشینری پڑی ہوئی تھی اس میں ائر کنڈیشنر یونٹ تھے جب ہم نے تنقید کی تو وہ یہاں سے remove ہو گئی، ان پر بارش بھی پڑتی رہی اور وہ گل سڑ گئے ہوں گے اب پتا نہیں کدھر ہیں وہ بعد میں remove ہو گئے۔ جو بلڈنگ بنی ہوئی ہے آپ جا کر ملاحظہ کریں کہ اس کے دروازے اور کھڑکیاں سب کچھ لگ چکے تھے اور finishes پر تھی اس کا کیا حال ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ اسمبلی کی بلڈنگ کی تکمیل کے لئے اگر آپ کو پچاس کروڑ ایک یا 2- ارب روپے رکھنے پڑتے ہیں تو آپ ضرور رکھیں چونکہ یہ ہمارے پنجاب کی آن ہے پنجاب کی شان ہے پنجاب کے منتخب نمائندوں کا ایوان ہے اسے اہمیت ملنی چاہئے اسے مکمل ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب تین بج گئے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اسی کے ساتھ اپنی بات کو wind up کرتا ہوں۔ آخر میں باب پاکستان کے حوالے سے عرض کروں گا کہ یہ ہمارے بزرگوں اور ہمارے شہدا کی یاد میں ہے اس کے لئے تھوڑی سی رقم اس دفعہ رکھ دیں۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کا وقت 30 منٹ بڑھایا جاتا ہے۔ اب ڈاکٹر فرزانہ نذیر بات کریں گی۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آج جب بجٹ 18-2017 تشکیل دیا جا رہا ہے تو ملکی حالات بہتری کی طرف جا رہے ہیں۔ اس کے لئے وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو میں خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! چونکہ پری بجٹ بحث ہے تو میں مختصراً اپنی تجاویز دینا چاہوں گی۔ حکومت وہی بہترین ہوتی ہے جو اپنی عوام کی بنیادی ضروریات کو مدنظر رکھے اس لئے میری درخواست ہے کہ سوشل سیکٹر کے لئے گرانٹ بڑھائی جائے۔

جناب سپیکر! میری مراد صحت، ایجوکیشن اور ہاؤسنگ کے شعبہ جات سے ہے اور اس کے لئے کم از کم 6 فیصد بجٹ allocate کیا جائے۔ نئی بنائی گئی میڈیکل یونیورسٹیوں اور نئے میڈیکل کالجوں کے لئے infrastructure and provision of faculty پر توجہ دی جائے۔ نئی یونیورسٹیاں اور کالجز تو بن گئے لیکن وہاں پر سٹاف اور نہ ہی کوئی infrastructure ہے لہٰذا اس جانب خصوصی توجہ دی جائے کیونکہ نئے ڈاکٹرز تب ہی تیار ہوں گے جب انہیں بہترین ماحول ملے گا۔ Service providers یعنی ڈاکٹرز کو کام کرنے کے لئے بہترین ماحول مہیا کیا جائے اور ان کی تنخواہیں مزید بڑھائی جائیں تاکہ وہ economic stress سے آزاد ہو کر کام کر سکیں۔ میڈیکل ریسرچ کے لئے فنڈز رکھے جائیں۔ ہر ٹیچنگ ہسپتال میں Modern Cancer Detection Laboratory قائم کی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (جناب ماجد ظہور) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحبہ! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب چیئرمین! موجودہ بدلتے ہوئے حالات میں cancer of prostate and cancer of breast بہت تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ اس کے لئے عوام کو زیادہ سے زیادہ awareness اور treatment facilities دی جائیں۔ Women Empowerment and Women Development کے لئے خصوصی فنڈز رکھے جائیں۔ اگر ہم Women

Empowermentکی بات کرتے ہیں تو انہیں وہ چیزیں بھی مہیا کریں۔ خواتین کے لئے پارکس بنائے جائیں، خواتین کے لئے لائبریریاں قائم کی جائیں اور خواتین کے لئے ہیلتھ کلب بنائے جائیں تاکہ وہ اپنی fitness برقرار رکھ سکیں۔ اسی طرح فی میل بازار بنایا جائے۔ اگر دیہاتی خواتین کاٹیج انڈسٹریز سے چیزیں بنوا کر لاتی ہیں یا اربن ایریاز میں کوئی productsتیار کرتی ہیں تو وہ خواتین فی میل بازار میں اپنی productsکو فروخت کر سکیں۔

جناب چیئرمین!Rural Health Development Programmeکو تیز کیا جائے۔ ہر گاؤں میںMaternal & Child Health Careکے لئے سنٹر بنایا جائے۔ فیملی پلاننگ کے لئے بجٹ میں مزید اضافہ کیا جائے، لوگوں کوincentiveدیا جائے، attractکیا جائے اور انہیں فیملی پلاننگ کے لئےcommodities provideکی جائیں تاکہ آبادی پر کنٹرول کیا جا سکے۔ آبادی پر کنٹرول ہو گا تو پھر ہی شہروں پر بوجھ کم ہو سکے گا۔

جناب چیئرمین! اب میں سب سے اہم بات کرنا چاہتی ہوں۔ ہمارے ایم پی ایز کے لئے خصوصی بجٹ مختص کیا جائے۔Legislatorsبڑی محنت سے قوانین بناتے ہیں لیکن ان کے لئے کوئی اکیڈمی نہیں بنائی گئی۔ جس طرح سول سروسز اکیڈمی ہے اسی طرز پرlegislatorsکے لئے بھی ایک اکیڈمی بنائی جائے تاکہ وہاں پر ممبران جا کرtrainingحاصل کریں اور ان کوrefresher course کروائے جائیں تاکہ وہ اپنےfieldمیں زیادہ سے زیادہskilledہوں۔ اسی طرح آفیسرز کی طرز پر ایم پی ایز کے لئےLegislative clubبنائے جائیں تاکہ سابقہ اور موجودہ ایم پی اے صاحبان وہاں مل کر بیٹھیں اور عوامی مسائل کوdiscussکریں۔

جناب چیئرمین! ہمارے اسمبلی سیکرٹریٹ میں جو ڈاکٹر اور عملہ بیٹھتا ہے ان کو بھی اجلاس کے دورانdaily allowanceدیا جائے۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحبہ! آپ کا وقت ختم ہو چکا ہے لہٰذا اب تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب چیئرمین! قائد حزب اختلاف کو تو ماشاءاللہ بہت زیادہ وقت دیا گیا ہے جبکہ خواتین کو بات کرنے کے لئے آپ بہت کم وقت دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحبہ! آپ اپنی بقیہ تجاویز تحریری صورت میں وزیر خزانہ صاحبہ کو دے دیں۔ ابھی کافی زیادہ معزز ممبران نے بات کرنی ہے اس لئے اب تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب چیئرمین! ابھی تو دو تین منٹ ہوئے ہیں۔ آپ خواتین کو کیوں کم وقت دے رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحبہ! سب کو پانچ منٹ مل رہے ہیں اور آپ چھ منٹ بات کر چکی ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب چیئرمین! صرف ایک منٹ مزید بات کروں گی۔ انرجی سیکٹر میں حکومت نے بہت زیادہ کام کیا ہے۔ اندھیروں میں ڈوبا ہوا ملک روشنی کی طرف لوٹ رہا ہے۔ میں تجویز کروں گی کہ حکومت انرجی کے لئے ہائیڈرل اور سولر پراجیکٹس کو تیزی سے مکمل کرے اور اس کے لئے بجٹ میں خصوصی رقم مختص کی جائے۔ صنعتوں کو بجلی ارزاں نرخوں پر فراہم کی جائے تاکہ ملک میں صنعتوں کا جال بچھایا جا سکے، لوگوں کو روزگار ملے اور تاجر بیرون ملک کا رُخ نہ کریں۔

جناب چیئرمین! میرے حلقہ پی پی-140 میں بجلی کی تاریں زمین کو چھو رہی ہیں مہربانی کر کے ان کو ٹھیک کیا جائے اور maintenance کے لئے خصوصی طور پر بجٹ مختص کیا جائے۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحبہ! اب مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ محترمہ شاہین اشفاق!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ترقی خواتین (محترمہ شاہین اشفاق): جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہ ہمارے لئے بہت اعزاز کی بات ہے کہ سب سے بڑے صوبے کا ایوان پانچواں بجٹ پیش کرنے کی تیاریوں کا آغاز کر چکا ہے۔ حکومت پنجاب کی best performance پر میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کیونکہ ہم ترقی کی منازل تیزی کے ساتھ طے کر رہے ہیں۔ میں وزیر خزانہ صاحبہ کی مشکور ہوں کہ جنہوں نے سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے معزز ممبران سے بجٹ تجاویز لینے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ میں آپ کی بھی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔

جناب چیئرمین! چونکہ میرا تعلق ضلع گوجرانوالہ سے ہے تو میں اپنے علاقے کے مسائل کے بارے میں بات کروں گی۔ گوجرانوالہ صوبے کا سب سے بڑا ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے جہاں پر خواتین اور مردوں کے لئے پبلک سیکٹر کی کوئی یونیورسٹی نہیں ہے۔ ہمارے شہر میں خواتین کا ایک پوسٹ گریجویٹ کالج ہے اور وہاں پر بارہ، تیرہ ہزار بچیاں زیر تعلیم ہیں تو میری گزارش ہے کہ اس کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے۔ گوجرانوالہ میں اسلامیہ بوائز کالج کو قائم ہوئے تقریباً ایک صدی ہو چکی ہے تو اسے بھی یونیورسٹی کا درجہ دینے کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔ بہاولپور، ملتان، ڈیرہ غازی خان اور فیصل آباد سب علاقوں میں یونیورسٹیاں موجود ہیں لیکن گوجرانوالہ شہر اس سے محروم ہے۔ ہماری حکومت

ایجوکیشن پر بڑا focus کرتی ہے اور اس کی ضرورت بھی ہے کیونکہ کوئی بھی معاشرہ تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا اس لئے گوجرانوالہ میں یونیورسٹی کا قیام انتہائی ضروری ہے اور اس پر خصوصی طور پر غور کیا جائے۔

جناب چیئرمین! میری دوسری تجویز یہ ہے کہ گوجرانوالہ شہر میں کوئی بھی میٹرنٹی ہسپتال نہیں تھا۔ جب میں ایم این اے تھی تو میں نے وفاقی حکومت سے خصوصی طور پر فنڈز لے کر وہاں پر ایک ہسپتال تعمیر کروایا۔ یہ 30 بستروں پر مشتمل ہسپتال 2013 میں تعمیر ہوا تھا لیکن ابھی تک پوری طرح فنکشنل نہیں ہو سکا۔ آپ کے علم میں ہے کہ زچگی کے دوران بہت سی خواتین اموات کا شکار ہو جاتی ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ یہ میٹرنٹی ہسپتال پوری طرح سے فنکشنل ہو کر خواتین کو facilitate کرے۔ شاید پنجاب حکومت کے علم میں نہیں کہ اس ہسپتال میں ابھی تک صرف out door شروع ہوا ہے حالانکہ in door کی اشد ضرورت ہے تو میں چاہوں گی کہ سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ کے اس واحد میٹرنٹی ہسپتال کو پوری طرح سے فنکشنل کیا جائے، اس میں in door services مہیا کرنے کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ یہ معاملہ صوبائی حکومت پر ڈال دیتی ہے کہ وہ اس کے اخراجات پورے کرے اور پنجاب حکومت ڈسٹرکٹ گورنمنٹ پر ذمہ داری عائد کر رہی ہے اور اسی وجہ سے یہ ہسپتال پوری طرح سے فنکشنل نہیں ہو سکا۔ میری محترمہ وزیر خزانہ سے درخواست ہے کہ اس ہسپتال کو fully فنکشنل کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں اور فنڈز مختص کئے جائیں۔

جناب چیئرمین! ہماری حکومت خواتین کو empower کرنے کے لئے بہت سے اقدامات اُٹھا رہی ہے۔ وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب دن رات کوشاں ہیں کہ خواتین باوقار زندگی گزاریں۔ ان کے طرز زندگی کو بدلنے اور ان کو empower کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ اس موقع پر میں اپنے قائدین کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہوں گی کہ جنہوں نے مجھے وومن ڈویلپمنٹ کی پارلیمانی سیکرٹری بنایا ہے۔

جناب چیئرمین! میں چاہتی ہوں کہ اپنے صوبے اور علاقے کی خواتین کے حقوق کی نگہداشت کے لئے اپنا کردار ادا کروں۔ ہماری حکومت امن وامان کی صورتحال کو بہتر کرنے، تھانہ کلچر کے خاتمے کے لئے بہت کچھ کر رہی ہے۔ پولیس کنٹرول اینڈ کمانڈ سنٹر جیسے اعلیٰ ادارے بن رہے ہیں تو میری یہ بھی ایک request ہے کہ گوجرانوالہ جو کہ ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہے اس میں ایک لیڈی پولیس سٹیشن بھی ہونا بہت ضروری ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ خواتین کو empower کرنے کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی انتھک کاوشوں سے بہت سے اقدامات کئے گئے ہیں جن کی وجہ سے اُن کا نام سنہری حُروف میں لکھنے کے قابل ہے لیکن ابھی تک اُن اقدامات پر 100 فیصد عملدرآمد نہیں ہو رہا اور اُس کی وجہ فنڈز کی کمی ہے کیونکہ ہر علاقے میں نہ تو ڈے کیئر سنٹر ہے، نہ ورکنگ وومن ہاسٹل ہے جہاں خواتین رہائش رکھیں اور اپنے بچوں کو چھوڑ کر اپنے کام پر جا سکیں تو میری یہ چند تجاویز ہیں اور میں چاہتی ہوں کہ ہماری وزیر خزانہ صاحبہ ماشاء اللہ بڑی سمجھدار اور عقلمند ہیں اور چونکہ وہ ایک خاتون ہیں تو وہ خواتین کے مسائل کو سمجھتے ہوئے میری ان تجاویز پر ضرور غور کریں گی۔ شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ جی، باؤ اختر علی!

باؤ اختر علی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں سب سے پہلے وزیراعلیٰ پنجاب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ مالی سال کے بجٹ سے پہلے پری بجٹ سیشن کا سہرا پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سر ہے اور اس کے ساتھ ہی میں وزیر خزانہ محترمہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے بڑی محنت سے اس وزارت کو چلایا اور ہماری اسمبلی کے جو بھی ممبران مالی سال کے بجٹ کے حوالے سے اپنی مثبت تجاویز دیتے ہیں اُن تجاویز کو انہوں نے بجٹ میں شامل کیا اور میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ آئندہ بھی ممبران اسمبلی کی مثبت تجاویز کو اپنے بجٹ میں شامل کریں گی۔ اس کے ساتھ ہی میں اُن سے ایک گزارش بھی کرنا چاہتا ہوں کہ مالی سال کا بجٹ جو وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور اُن کی team work کا نتیجہ ہے اور بجٹ سے چھ مہینے پہلے اس کی تیاری کی جاتی ہے اور مختلف sessions میں اس پر debate کی جاتی ہے اور پھر پنجاب کے تقریباً 39 محکموں کے لئے فنڈز مختص کئے جاتے ہیں اور بجٹ میں وہ فنڈز محکموں کو تفویض کر دیئے جاتے ہیں لیکن بدقسمتی سے جب وہ سال ختم ہوتا ہے تو فنڈز کی 50 فیصد utilization سے بھی نیچے رہتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ محترمہ وزیر خزانہ کو فنڈز allocate کرنے کے بعد بھی کوئی ایسا mechanism لانا چاہئے کہ فنڈز کی utilization اُن محکموں کی ذمہ داری ہے جن کو فنڈز مختص کیا جاتا ہے اور وہ اپنی utilization کو 100 فیصد confirm کریں اور اُس پر check and balance رکھا جائے۔ حکومت پنجاب کی ترجیحات پر محکمہ صحت اور محکمہ تعلیم سب سے اوپر ہیں تو میں اس میں محکمہ صحت کے حوالے سے محترمہ وزیر خزانہ سے ایک گزارش کروں گا کہ آئندہ مالی سال کے

دوران محکمہ صحت میں ایسی تبدیلی لے کر آئیں کہ یونین کونسل کی سطح پر لوگوں کو facilitate کیا جائے۔ ہر یونین کونسل میں Health Centers and Vocational Institutions قائم کئے جائیں اور ہسپتالوں کی سطح پر آج دو چیزوں کا بہت فقدان پایا جاتا ہے تو ہمارے شہروں میں جتنے بھی ہسپتال ہیں اور rural areas میں جتنے بھی DHQ's and THQ's ہیں وہاں پر Dialysis Centres and Ventilators پر کبھی بھی compromise نہیں کرنا چاہئے اور آئندہ بجٹ میں ان دو چیزوں کو ensure کیا جائے۔ آج آپ ہسپتالوں میں جا کر دیکھیں تو dialysis کے سینکڑوں مریض لائنوں میں لگے ہوئے ہیں اور اپنی باری کا انتظار کرتے ہیں اور جب اُن کی باری نہیں آتی تو وہ اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دیتے ہیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ صحت کے معاملے میں وزیراعلیٰ پنجاب کی کوششوں سے تمام THQ's ہسپتالوں کے ساتھ Trauma Centres بننے جا رہے ہیں جو ایک بہت اچھا اقدام ہے تو اس مقصد کے لئے اور بھی فنڈز دینے چاہئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میری ایک اور تجویز ہے کہ ہر ہسپتال میں ایک گائنی اور زچہ بچہ کا سنٹر علیحدہ ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین! اب میں محکمہ تعلیم پر بات کرتا ہوں۔ آپ دیکھیں کہ محکمہ تعلیم کے حوالے سے حکومت کی ترجیحات بہت زیادہ ہیں لیکن اس میں مزید بھی ضرورت ہے۔ PEF بہت اچھا کام کر رہا ہے اس کے اندر مزید فنڈز کی ضرورت ہے۔ آپ جو ایجوکیٹرز بھرتی کرتے ہیں اُن کی ٹریننگ کے لئے ایک ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ہونا چاہئے جس میں اُن کی ٹریننگ کا انتظام کیا جائے اور وہ ٹیچر اُس ٹریننگ سنٹر سے این او سی لے کر کسی بھی سکول میں احسن طریقے سے اپنے فرائض انجام دے سکتا ہے۔ ہمیں روایتی تعلیم سے باہر نکلنا پڑے گا اور اس حوالے سے حکومتی ownership نظر آنی چاہئے اور یہ ایک ایسا اقدام ہے جس سے بہت سارے لوگ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ٹیکنیکل ایجوکیشن کی طرف رجوع کریں گے تو یہ معاشرہ بہتری کی طرف جائے گا۔

جناب چیئرمین! اب میں زراعت کی طرف آتا ہوں۔ کسان کی بنیادی ضروریات بیج، کھاد، ڈیزل اور بجلی ہے۔ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ کے لئے علیحدہ بجٹ ہونا چاہئے، محکمہ زراعت کی restructuring کی جائے، modern markets بنائی جائیں جو پوری دنیا کے ساتھ attach ہوں، ریلوے اور ٹرانسپورٹ کا infrastructure بنایا جائے اور اجناس کی خرید و فروخت کو یقینی بنایا جائے۔

جناب چیئرمین! اب میں آخر میں اپنے حلقے کے حوالے سے محترمہ وزیر خزانہ سے دو تین باتیں کروں گا۔ میرے حلقے میں 41 کنال پر مشتمل ایک سکول ہے جس کو وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایک سمری کے ذریعے پچھلے سال بھی Degree College for Girls کا درجہ دیا اور وہ سمری ہائر ایجوکیشن میں پچھلے سال بھی آئی لیکن اُس پر عملدرآمد نہیں ہو سکا۔

جناب چیئرمین! آج سے دو مہینے پہلے میری request پر وہ سمری دوبارہ بھیجی گئی لیکن وہ سمری پھر ہائر ایجوکیشن میں آ کر رُک گئی میں گزارش کروں گا کہ یہ بڑا ہی دیرینہ اور ہماری بچیوں کا مسئلہ ہے۔ وہاں پر ڈگری کالج کا اجراء ہو چکا ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے اُس کے لئے فنڈز بھی مختص کر دیئے ہیں لہٰذا اُس کے اوپر عملدرآمد کروایا جائے۔

جناب چیئرمین! میرے حلقے میں پچاس کے قریب سکول ہیں اور دو کالج ہیں ایک شالامار کالج اور دوسرا باغبانپورہ کالج یہ دونوں کالج مغلیہ دور کے ہیں اور یہ سطح زمین سے 9/9 فٹ گہرے ہیں۔ میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ آپ ان کالجوں کو راتوں رات سطح زمین پر لے آئیں لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ میرا حلقہ لاہور کا ایک ورثہ ہے اُس کی restructuring بہت ضروری ہے اور ان کالجوں کو کم از کم یہ باور کرانا چاہئے کہ ہماری آپ کی طرف توجہ ہے۔ میرے حلقہ میں پچاس سے زائد سکول ہیں آج چار سال ہونے کو آ گئے ہیں کہ میں نے بارہا دفعہ استدعا کی لیکن کسی ایک سکول کو بھی اپ گریڈ کیا گیا، کسی پرائمری کو مڈل کیا گیا، کسی مڈل کو میٹرک کیا گیا اور نہ ہی کسی میٹرک کو سیکنڈری کیا گیا۔ میری محترمہ وزیر خزانہ سے پھر استدعا ہے کہ اس کے متعلق غور کیا جائے۔

جناب چیئرمین! میرے حلقہ سے اورنج ٹرین 9 کلومیٹر تک کا فاصلہ طے کرے گی۔ میرے حلقہ میں 9 سٹیشن بننے جا رہے ہیں یہ وزیر اعلیٰ کا بہت بڑا اقدام ہے لیکن اس کا نقصان یہ ہوا کہ میرے دائیں اور بائیں اندر کی تمام سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی ہیں۔ میں بارہا دفعہ کہہ چکا ہوں کہ اس پر نظر ثانی کی جائے۔ آپ مہربانی کریں کیونکہ میرا حلقہ نہایت توجہ کا طالب ہے۔ میں محترمہ وزیر خزانہ سے کہتا ہوں کہ اپنی کاوش سے آئندہ بجٹ میں میری مثبت تجاویز کو شامل کیا جائے۔ مہربانی

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الصلوۃ والسلام علی خاتم النبین حبیبنا و حبیب رب العالمین۔

جناب چیئرمین! میں میاں محمودالرشید کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بہت ہی اچھی تیاری کے ساتھ بہت اچھی comprehensive تجاویز ایوان کے اندر پیش کی ہیں۔ میں آپ سے بھی التماس کروں گا کہ بحیثیت پارلیمانی لیڈر اگر دو چار منٹ زیادہ لگ جائیں تو آپ در گزر فرمائیں گے۔

جناب چیئرمین! میں اپنی بات کا آغاز اس بات سے کروں گا کہ جو میں ہر بجٹ کے موقع پر کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میں بڑے درد دل کے ساتھ حکومت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ سود وہ فعل ہے جس پر رب تعالیٰ قرآن عالیشان میں سب سے زیادہ غضب ناک ہے۔ رب تعالیٰ نے قرآن کے اندر یہ تبصرہ فرمایا ہے کہ **فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ** جو سودی کام کرتے ہیں وہ کان کھول کر سن لیں کہ میں اور میرا رسول اس کے خلاف اعلان جنگ کرتے ہیں۔ وفاقی شرعی عدالت نے نومبر 1991 میں فیصلہ دیا، آئین پاکستان یہ مطالبہ کرتا ہے کہ سات سال کے اندر اندر تمام ملک کے قاعدے وقوانین کو قرآن وسنت کے مطابق بنایا جائے لیکن یہ سب باتیں صدا بصحرا ہیں اور ہم اس پر توجہ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہم کیوں خوفزدہ ہیں؟

جناب چیئرمین! دنیا میں ترقی یافتہ ممالک کے اندر غیر سودی بنکاری اور غیر سودی نظام کے کامیاب تجربات ہو رہے ہیں۔ ہم کیوں احساس کمتری میں مبتلا ہیں اور کیوں پریشان ہوتے ہیں؟ رب تعالیٰ نے ہمیں مکمل نظام حیات دیا ہے اور ہر شعبہ کے حوالے سے اس میں راہنمائی موجود ہے۔ اس کو لاگو کرنا ہمارے لئے لازمی اور mandatory ہے۔ رب تعالیٰ اس حوالے سے اپنی نعمتوں کے وعدے بھی فرماتا ہے۔ رب تعالیٰ قرآن ذیشان میں فرماتا ہے کہ:

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا
أُنزِلَ إِلَيْهِم مِّن رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِم

جس کو میں نے تورات دی تھی وہ تورات کے نظام کو قائم کرتا، جس کو میں نے انجیل دی تھی وہ انجیل کے نظام کو قائم کرتا اور جو کچھ اب میں نے نازل کیا ہے وہ قرآن ہے اور وہ کہتا ہے کہ اس کے نظام کو قائم کرو گے تو آسمان سے رزق برسے گا اور زمین سے میری نعمتیں ابلیں گی۔ اس کائنات کے اندر اور دنیا کے اندر کوئی نعمت ایسی نہیں ہے جو انسانوں نے بنائی ہو۔ یہ سب نعمتیں رب نے بنائی ہیں اور رب

قرآن میں کہتا ہے کہ یہ جتنی بھی نعمتیں ہیں یہ سب میرے ہاتھ میں ہیں۔ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
زمین وآسمان کے خزانوں کی کنجیاں رب کہتا ہے کہ میرے ہاتھ میں ہیں۔

جناب چیئرمین! میں درد دل کے ساتھ متوجہ کر رہا ہوں کہ اس پر سنجیدگی سے غور فرمائیں۔ یہ اسلامی ملک ہے خدا کے لئے اس مخمصے سے نکلنے کی کوشش کریں۔

جناب چیئرمین! میں اگلی بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نیشنل فنانس کمیشن ایوارڈ آتا ہے جو صوبوں کو تقسیم ہوتا ہے۔ اس کے parameters ہیں۔ وہ جب صوبوں کے پاس آجاتا ہے، میں پنجاب کی بات کرتا ہوں تو جو میرے پاس اعداد وشمار ہیں اس کے مطابق ڈویلپمنٹ گرانٹس کا 67 فیصد لاہور کے اندر لگتا ہے اور ہم محروم رہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں بہاولپور سے تعلق رکھتا ہوں، جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتا ہوں اس لئے میں بجا طور پر یہ مطالبہ کرتا رہتا ہوں کہ یہ جو disparity یا بے انصافی ہے اس کو دور کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ جس طرح پچھلے ایوان 13-2008 میں بہاولپور صوبہ کی بحالی کی قرارداد پیش کی گئی تو یہی وزیراعلیٰ تھے، یہی قائد ایوان تھے، یہی سپیکر تھے اور اسی پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت تھی۔ یہ قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی تھی کہ جنوبی پنجاب کو صوبہ بنانے کے اقدامات کئے جائیں گے اور بہاولپور صوبہ کو بحال کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین! میں آج اسی مطالبہ کو دہراتا ہوں کہ ہمارے ساتھ انصاف کیا جائے اور بہاولپور صوبہ کو بحال کیا جائے۔ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ پراونشل فنانس کمیشن ایوارڈ کو ہر بجٹ کے موقع پر announce کیا جائے۔ اس کے parameters آپ طے کر لیں، آبادی، غربت اور پسماندگی کتنی ہے تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ اس ضلع کو اتنا اتنا بجٹ مل جائے گا اور وہ اس میں اپنے انتظامات کریں گے۔ عوامی نمائندے صوبائی وقومی اسمبلی اور لوکل گورنمنٹ میں اپنے حق کے لئے محنت کریں گے اور اسی بحث میں معاملات کو آگے چلانے کی بات کریں گے۔ یہاں صورتحال یہ ہے کہ بڑی بڑی رقوم reappropriate ہو جاتی ہیں۔ میں نے جس طرح جب یہ ایوان شروع ہوا تھا تو میٹرو بس کے حوالے سے بات کی تھی۔ گورنمنٹ نے شروع میں تو کوئی اعداد وشمار نہیں دیئے لیکن جب میں نے دوبارہ سپیکر صاحب کے کہنے پر سوال دیا تو پھر اس کا جواب آیا کہ 116 منصوبے جس میں سے بیشتر بہاولپور اور جنوبی پنجاب کے تھے بجٹ میں منظور ہوئے لیکن ایک پائی نہیں لگی اور سارے کے سارے پیسے جو 23۔ارب روپیہ تھا وہ رقم reappropriate کر کے میٹرو پر لگا دی۔ میں میٹرو بس اور

اورنج لائن ٹرین کے خلاف نہیں ہوں یہ منصوبے بننے چاہئیں لیکن ترجیحات کا بھی تو کوئی تعین کریں۔ اگر ہماری cost پر بنیں گے تو ہمیں تکلیف ہوگی۔

جناب چیئرمین! اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ پراونشل فنانس کمیشن ایوارڈ کو آنا چاہئے۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ تین روز پہلے میں میڈیا کے ایک پروگرام میں شامل تھا تو لاہور میں sanitation/sewerage اور پانی کا مسئلہ زیر بحث تھا۔ وہاں وائس چیئرمین واسا آئے تھے جو سیاسی آدمی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ سیوریج اور صاف پانی کے لئے 50 کروڑ روپے فی قومی اسمبلی کے حلقہ کے لئے گرانٹس release ہوئی ہیں یعنی 50 کروڑ روپے صرف ان دو parameters کے لئے رکھے گئے ہیں۔ ہمیں ناراضگی نہیں ہے لیکن ہمارا دل تو جلتا ہے کہ میں یہاں اس ایوان کے اندر چار سال سے چیخ و پکار کر رہا ہوں کہ ہمیں ایک flyover یا underpass دے دیں۔ بہاولپور میں وکٹوریہ ہسپتال اور اس کی دوسری طرف میڈیسن مارکیٹ ہے وہاں بہت رش ہوتا ہے، میری نظروں کے سامنے دو جان لیوا حادثات ہوئے ہیں۔ مریض کا attendant پرچی ہاتھ میں لے کر بھاگا ہے مریض تھیٹر میں ہے یا ایمرجنسی میں ہے وہ اپنی سوچ کے مطابق بھاگا ہے تیزی سے آنے والی گاڑی نے اسے اٹھا دیا، مریض کا تو معلوم نہیں کیا بنا لیکن اس attendant کی موقع پر death ہوگئی۔

جناب چیئرمین! میں کہتا ہوں کہ لاہور کے اندر ہر دوسرے چوک کے اوپر یا نیچے سے سڑک گزر رہی ہے تو کیا آپ ہمارے لئے ایک flyover نہیں دے سکتے؟ اس لئے میں محترمہ منسٹر صاحبہ سے یہ مطالبہ کروں گا کہ اس بجٹ میں خدا کے لئے ایک flyover ہمیں عنایت کریں۔ اس کے علاوہ reappropriation کا سلسلہ بند ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت پندرہ منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئرمین! جو بڑی سی block allocation رکھی جاتی ہے پھر اپنی مرضی کے مطابق اس کا استعمال ہوتا ہے۔ اس سلسلہ کو بند کیا جائے۔ سپریم کورٹ نے جو قدغن لگائی ہے وہ اچھی ہے لیکن میں یہ مطالبہ کروں گا کہ جو بات سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے سے لیڈر آف دی اپوزیشن نے بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کی ہے تو میں ان کی اس بات کو 200 فیصد second کرتا ہوں لہٰذا تھوڑی سی جرأت اور ہمت پیدا کریں کیونکہ سٹینڈنگ کمیٹی میں اکثریت گورنمنٹ side کی ہوتی ہے۔ اس میں اگر پری بجٹ proposals discussion ہو جائے گی تو اس سے بجٹ کا حسن بڑھے گا اور اس کی ہم ownership دیں گے کہ ہم نے یہ بجٹ دیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کے نتیجے میں بہتر بجٹ سازی ہوگی اور اس حوالے سے حقیقی معنوں میں یہ عوامی بجٹ ہوگا۔ میں کالا باغ ڈیم کی بات بھی کروں گا جیسا کہ آج پہلے بھی اس پر بات ہوئی ہے تو یہ ایوان چاہتا ہے کہ کالا باغ ڈیم بننا چاہئے تو پھر کیوں نہ ہم اس بجٹ میں کالا باغ ڈیم کے لئے کچھ پیسے رکھیں؟ اس کے لئے ہم کام کریں، دوسرے ممبران اسمبلی سے بھی بات کریں، Technocrats کے لئے کوئی کمیٹی بنائیں، کالم نگاروں کی طرف سے ہم کوئی uprising کروائیں اور میڈیا کے لئے کوئی بجٹ سازی رکھوائیں۔ ہمارے میڈیا اور اخباروں میں انٹیلی جنس اداروں کے توسط سے یہ رپورٹس ہیں کہ ہندوستان 18۔ارب روپے کی خطیر رقم سالانہ کالا باغ ڈیم منفی پراپیگنڈا اور پاکستان میں اس کے خلاف آوازیں اٹھانے کے حوالے سے خرچ کرتا ہے تو ہمیں اس پر محنت کرنی چاہئے۔ جب ہم convince ہیں اور ہمارے تمام technocrats کہتے ہیں کہ یہ ٹیکنیکل مسئلہ ہے جس کو politicize کیا گیا تو ہمیں ہمت کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! آپ کو معلوم ہے کہ انڈیا ہمارے پاکستان کے بارے میں جو پلان رکھتا ہے ہمارے technocrats یہ بات کرتے ہیں کہ اسی ترتیب کے ساتھ اسی ترجیح کے ساتھ اگر ہندوستان پاکستان کے دریاؤں پر بند باندھتا رہا اور پانی کو divert کرتا رہا تو 2025 تک خدشہ ہے کہ پنجاب جو فصلوں سے لہلہاتا ہے یہ بتدریج صحرا میں تبدیل ہو جائے گا اور ہمیں ہندوستان سے اپنی جان بچانے کے لئے خوفناک جنگ کرنا پڑے گی تو آج اس کے لئے پیش بندی کی ضرورت ہے تو میں مطالبہ کروں گا کہ آنے والے بجٹ میں کالا باغ ڈیم کے لئے فنڈز رکھیں اور جرأت کے ساتھ رکھیں۔ اگر کوئی اس کی مخالفت کر رہا ہے تو ظاہر ہے وہ کر رہا ہے۔ ہم تو ایک ڈاکٹر کی طرح سوچیں جیسا کہ میں خود practicing doctor ہوں جب میرے پاس کوئی بچہ کوئی مریض آتا ہے تو میں دیکھتا ہوں کہ اس کو ملیریا ہے تو اس کو کونین کی کڑوی گولی دینی پڑے گی۔ میں اس کو lederplex نہیں دوں گا کیونکہ وہ lederplex پینے سے اس کا بخار ٹھیک نہیں ہوگا تو ہمیں اپنی ترجیحات کا خود تعین کرنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! میں عرض کروں گا کہ چولستان بہاولپور ڈویژن میں واقع ہے اور اس کا رقبہ 66 لاکھ ایکڑ ہے یہ تینوں اضلاع کے ساتھ تقسیم ہے اور یہ main chunk بہاولپور کے ساتھ ہے۔ چولستان کے جو مسائل اور پریشانیاں ہیں وہ اتنی زیادہ ہیں کہ میں اس پر دو سے تین گھنٹے کی debate کر سکتا ہوں۔ میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ جس طرح سے تھر ضلع ہے اور وہ رقبے کے لحاظ سے چولستان سے کم ہے تو آئندہ بجٹ میں چولستان کو ضلع بنایا جائے تاکہ وہ بہتر طریقے سے ترقی کے دھارے میں

آ سکے۔ چولستان میں 12لاکھ لائیو سٹاک موجود ہے حالانکہ ہماری طرف سے جو فنڈز وہاں جاتے رہے ہیں اس میں سے صرف 25فیصد فنڈ لگا ہے اور باقی فنڈ کا جو حشر ہوا ہے وہ کبھی موقع ملا تو اس حوالے سے میں بات کروں گا۔ بے روزگاری بہاولپور سدرن پنجاب کا بہت بڑا مسئلہ ہے اس کے لئے میں منسٹر صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ اگلے بجٹ میں بہاولپور میں انڈسٹریل سٹیٹ بنائی جائے اس حوالے سے ایوان نے کل بروز منگل کو ایک قرارداد بھی پاس کی تھی۔

جناب چیئرمین! میں اس موقع پر یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ گورنمنٹ نے کلیریکل سٹاف کی promotions کی ہیں، ہمارا اسمبلی سٹاف اور پنجاب کے بہت سارے ڈیپارٹمنٹس کے لوگ بھی اس سے محروم رہ گئے ہیں۔ جناب اقبال گڈانی آل پاکستان پیرامیڈیکل سٹاف ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری بہاولپور سے ہیں انہوں نے تفصیل کے ساتھ بتایا ہے کہ 150 cadres صرف ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ہیں جو کہ lower grades کے ہیں اور وہ ترقی سے محروم رہ گئے ہیں۔ اسی طرح سے چیچہ وطنی سے میرے بھائی دوست وہاں کے راہنما حق نواز گورانی صاحب ہیں انہوں نے تفصیل کے ساتھ وہاں پر جو ٹیکنیکل سٹاف کی پریشانیاں دی ہیں۔ ہم آئے روز اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ سب انجینئر کلیریکل سٹاف کی ترقی کے نتیجے میں پہلے وہ سینئر ہوتے تھے لیکن اب وہ نیچے آ گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئرمین! یعنی کلرک ان سے بالا ہو گئے ہیں تو میں ان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ سب انجینئر مطالبہ کر رہے ہیں کہ ان کو گریڈ۔11 سے 16 دیا جائے اور اس طرح سے باقی جتنا بھی ٹیکنیکل سٹاف ہے ان کے لئے اس بجٹ میں کوئی گنجائش نکالیں۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! باقی تجاویز آپ ان کو لکھ کر دے دیں۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئرمین! میں آخر میں دو باتیں ضرور کروں گا۔ غریب آدمی جس کے سر پر چھت نہیں ہے ان کے بارے میں کچھ ذکر لیڈر آف دی اپوزیشن نے کیا ہے۔ میں اسمبلی میں اس کے بارے میں debate بھی کی تھی اور پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ نے یہ وعدہ کیا تھا تو میں نے ان سے کہا تھا کہ میں اس کے پیچھے پڑوں گا۔ اس بجٹ میں ہر ضلع کے اندر غریبوں کے لئے تین مرلہ ہاؤسنگ سکیم ضرور بنائیں بے شک آپ ان کو مکان بنا کر نہ دیں وہ خود ہی بنالیں۔ اگر آپ وہاں پر سیوریج اور سڑک کے چھوٹے موٹے مسائل حل کریں گے تو لوگ خود ہی اپنا جھونپڑا بنالیں گے یہ بہت ضروری ہے۔ میرا بہاولپور پسماندہ ہے میں اس کے حوالے سے بات کر رہا ہوں کہ وہاں پر لوگ بلبلاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! باقی تجاویز آپ لکھ کر منسٹر صاحبہ کو دے دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئرمین! آخر میں یہ میں کہوں گا کہ میں ہیلتھ پر بھی بہت سی باتیں کرنا چاہتا تھا۔ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں 30 بیڈز کا آئی سی یو وارڈ بنا ہے، اس کو چھ سال ہو چکے ہیں اور وہاں مشینری پڑی پڑی گھل گئی ہے لیکن چھ سال سے اس کو SNE ہی نہیں ملی ہے۔ میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پیچھے پڑا ہوں اور سیکرٹری صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ ہم سپلیمنٹری کے لئے لکھیں گے مجھے نہیں معلوم کہ SNE ملے گی یا نہیں لیکن میں منسٹر صاحبہ سے درخواست کروں گا کہ یہ جو ہمارا آئی سی یو وارڈ ہے اس کے لئے ہمیں خدا کے لئے کوئی SNE دیں تاکہ یہ running میں آجائے ورنہ اس پر لگے کروڑوں روپے ضائع ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: اب محترمہ گلناز شہزادی آپ بات کریں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہاں اس فورم پر سب سے پہلے سی پیک کے کامیاب افتتاح اور انٹرنیشنل کرکٹ کی پاکستان میں بحالی کے لئے اپنے محترم وزیراعظم میاں محمد نواز شریف اور معزز وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کو مبارکباد دینا چاہوں گی۔ میں پی پی-123 اور سٹی سیالکوٹ دو برجی ملیاں کی رہائشی ہوں۔ میں نے اپنی پری بجٹ speeches میں تجویز بھی دی تھی اور یہ request کی تھی اپنے گورنمنٹ پرائمری گرلز سکول کی ایلیمنٹری اپ گریڈیشن کے لئے تو الحمدللہ وہ اگست 2016 میں فنکشنل ہو گیا جس کے لئے میں پنجاب گورنمنٹ کی بہت شکر گزار ہوں۔ ہم وہاں پر اس کے ساتھ ساتھ جو issues face کرتے ہیں ان کو بھی highlight کرنا چاہوں گی۔ وہاں پر کثیر آبادی سیوریج سسٹم سے محروم ہے اور بہت سی مشکلات کو face کرنا پڑتا ہے، خاص طور پر election days میں سب سے زیادہ issue جو کہ face کرنا پڑتا ہے وہ سیوریج سسٹم کا ہی ہوتا ہے لہٰذا میری منسٹر صاحبہ سے یہ گزارش ہے کہ ADP میں شامل کر کے اس issue کو resolve کروا دیں تو ہمارے علاقے کے لئے یہ بہت نوازش ہو گی۔ اس کے ساتھ ساتھ موبائل ایجوکیشن پروگرام کی بات میں ہمیشہ اپنی pre budget speeches and post budget speeches میں کرتی رہی ہوں اور اس حوالے سے بہت سی تجاویز بھی میں نے دی ہیں تو اس کے لئے میں دوبارہ پنجاب گورنمنٹ کا دل سے شکریہ ادا کرنا چاہوں گی کہ تقریباً ایک سال پہلے چولستان سے اس کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! میری اب یہ درخواست ہے کہ اس کے لئے مزید بجٹ allocate کرنے کی شدید ضرورت ہے تاکہ ہم موبائل ایجوکیشن پروگرام کو extend کریں اور literacy rate کو تیزی کے ساتھ enhance کیا جاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ سکول ایجوکیشن پر پنجاب گورنمنٹ کا بہت focus رہا ہے۔ یہاں پر ٹریننگ کی بات ہوئی تو ٹریننگ بھی recruitment سے پہلے دی جارہی ہے لیکن جو چیز میں خاص طور پر highlight کرنا چاہوں گی وہ یہ ہے کہ جب پرائمری سکول سے ایلیمنٹری اپ گریڈیشن کی جاتی ہے تو وہاں پر جو ہیڈ مسٹریس یا ہیڈ ماسٹر recruit کئے جاتے ہیں ان کی ایڈمنسٹریشن کے لئے ٹریننگ کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے جس کو اس وقت ignore کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں اپنی speech wind up کرنے لگی ہوں لیکن ہائر ایجوکیشن کے لئے میری ایک request ہے کہ ہائر ایجوکیشن کی مانیٹرنگ کا جو last decade سے structure چلا آرہا ہے وہاں پر ایک ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز اور ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر کالجز ہیں یہ practice across the Punjab چل رہی ہے۔ Last decade میں بھی دیکھیں تو کالجز کی تعداد میں بے شمار اضافہ ہوا ہے تو میری یہ request ہوگی کہ میں خاص طور پر یہ چیز بتانا چاہوں گی کہ تمام اضلاع میں ہی دیکھیں تو male ADC ہی دکھائی دیتے ہیں لیکن کوئی خاتون اسسٹنٹ ڈائریکٹر یا ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز دکھائی نہیں دیتی لہٰذا تمام اضلاع میں خصوصی طور پر گورنمنٹ وومن کالجوں کے لئے یہ سیٹیں create کی جائیں اور اس کے لئے بجٹ allocate کیا جائے تاکہ ان کالجوں میں مزید betterment ہوسکے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ رانا منور غوث خان!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب چیئرمین! میں شکر گزار ہوں کہ بالآخر مجھے بھی موقع ملا کہ میں اپنی بات کرسکوں۔ چونکہ اس وقت صرف محترمہ وزیر خزانہ اور پارلیمانی سیکرٹری تشریف فرما ہیں یا ہمارے بزرگ میاں محمد رفیق ایوان میں موجود ہیں۔ میں نے جب بھی کبھی کوشش کی ہے کہ تقریر میں بروقت نام آجائے تو مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ سیکرٹریٹ والے نام کیوں آگے پیچھے کردیتے ہیں اور یقیناً مجھے یہ شکایت تھی لہٰذا آج میں اس بھرے ایوان میں اپنی یہ شکایت پیش کررہا ہوں اس لئے اس کو ذرا inquire کیجئے گا کہ میرا نام آگے پیچھے کیوں کیا گیا ہے کیونکہ پہلے بھی کئی دفعہ ایسا ہوچکا ہے؟

جناب چیئرمین! ماحولیاتی آلودگی اس وقت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ آپ ٹریفک کا رش دیکھ لیں تو یقیناً ہماری حکومت، وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ قابل تعریف ہیں کیونکہ موٹرویز بن رہے ہیں، سی۔پیک بن رہا ہے، سڑکیں کشادہ ہو رہی ہیں، شہروں کے links بہترین بن رہے ہیں اور سفری سہولیات کو آسان کرنے کے لئے ہماری وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت کوشش کر رہی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی آلودگی کو جب تک ہم بہتر نہیں کریں گے اس پر قابو نہیں پائیں گے تو یقیناً بیماریاں بھی پھیلیں گی، انسانی زندگیوں کا خدانخواستہ زیاں بھی ہو گا اور مستقبل قریب میں ہمیں ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے بہت سے challenges بھی درپیش ہوں گے۔ آج وقت کی اہم ضرورت ہے کہ اس پر ہمیں پیش بندی کرنی چاہئے۔ جس طرح سے ہمارے وزیر اعلیٰ دیگر کاموں کو task بنا کر کام کرتے ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے اُن کو کامیابی بھی ملتی ہے اسی طرح ماحولیاتی آلودگی کو چاہے وہ زمینی سطح پر اندرونی یا بیرونی فضائی آلودگی ہو ان سب چیزوں کو کنٹرول کرنے کے لئے حکومت کو آئندہ بجٹ میں ایک خاص بجٹ مختص کرنا چاہئے اور اس پر خاص توجہ دینی چاہئے۔

جناب چیئرمین! صاف پانی پراجیکٹس launch کئے گئے ہیں، یقیناً واٹر سپلائی بھی لگ گئی ہے اور پچھلے کئی سالوں سے اس پر کام ہو رہا ہے لیکن اس کو ادھورا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ میں چونکہ ایک دیہاتی بندہ ہوں تو اس کی study کرتے ہوئے مجھے یہ سمجھ آئی ہے کہ نہروں کے قریب جو دیہات ہیں جہاں پر watercourses گزر رہے ہیں وہاں پر seepage water کی وجہ سے پانی تھوڑا میٹھا دستیاب ہوتا ہے لیکن پنجاب میں یہ بدقسمتی ہے کہ دیہاتوں میں حتیٰ کہ شہروں میں بھی پانی کڑوا ہوتا ہے۔ ہمارے سرگودھا شہر میں پانی بے حد کڑوا ہے جس کی طرف توجہ نہیں دی جا رہی اور ڈیپارٹمنٹ تھوڑی بہت exercise کرتا ہے پھر کام رُک جاتا ہے۔ دیہاتوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹس کے لئے کوششیں کی جا رہی ہیں جس کے لئے sites بھی select ہو چکی ہیں اور feasibility رپورٹ بھی بن چکی ہے لیکن on ground کچھ بھی نظر نہیں آ رہا۔ دیہاتوں میں ایک واٹر سپلائی سکیم دو، تین یا پانچ کروڑ روپے کی لاگت سے بنتی ہے، جب وہ بن جاتی ہے تو اس کو User Committee کے حوالے کر دیا جاتا ہے اور اس کمیٹی میں دیہات کے لوگ ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، wind up کریں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب چیئرمین! مجھے تھوڑا ٹائم دیجئے گا کیونکہ میں نے آج آخر وقت تک انتظار کیا ہے۔ مجھے یقیناً پتا ہے کہ منسٹر صاحبہ کی مصروفیت بھی ہے۔

جناب چیئرمین: ٹائم تھوڑا رہ گیا ہے اور ابھی دو تین ممبران نے بات کرنی ہے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب چیئرمین! میری request ہے کہ تھوڑا ٹائم extend کر لیں کیونکہ چند ایک تجاویز ہیں اور ضروری باتیں کر کے میں wind up کر لوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، ایوان کا وقت پانچ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب چیئرمین! منسٹر صاحبہ یہاں پر تشریف فرما ہیں۔ آپ کی وساطت سے میری ان سے یہ گزارش ہے کہ ہمارا پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ یقیناً اچھا کام کر رہا ہے، ڈرینج سیوریج سکیمیں بنا رہا ہے اور واٹر سپلائی سکیمیں بنا رہا ہے لیکن جب ہم ایک واٹر سپلائی سکیم بنا کر چند غیر ذمہ دار افراد یعنی User Committee کے حوالے کر دیتے ہیں جن کی کوئی assurance نہیں ہے، کوئی گارنٹی نہیں ہے اور کوئی surety bond نہیں ہے تو پھر بعد میں پتا چلتا ہے کہ چار یا چھ ماہ بعد موٹر چوری ہو گئی ہے، ٹرانسفارمر چوری ہو گیا ہے اور پائپ لائنیں پھٹ گئی ہیں جس کی وجہ سے وہ واٹر سپلائی سکیم چھ مہینے بعد ختم ہو جاتی ہے جس پر ہماری حکومت نے تین کروڑ روپیہ لگایا ہوتا ہے جو کہ غریبوں کا خون اور پسینہ ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! اس حوالے سے میں تجویز دوں گا کہ اس کے لئے Operation Maintenance Wing کی ضرورت ہے۔ اگر ہم پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں Operation Maintenance Wing بنا لیں گے، اپنے ملازمین کے حوالے کریں گے اور گورنمنٹ کا اس کے اوپر proper check and balance ہو گا تو یقیناً واٹر سپلائی سکیموں کی life بیس سال ہو جائے گی۔ اگر ہم اس کی طرف پوری توجہ دیں تو انشاء اللہ ہمارا یہ تین کروڑ روپیہ ضائع نہیں جائے گا۔

جناب چیئرمین! میں نے اسمبلی میں بڑی دفعہ قرار دادیں اور تحاریک التوائے کار بھی جمع کروائی ہیں لیکن ڈیپارٹمنٹ اس کو violate and bulldoze کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ ہائی ویز ڈیپارٹمنٹ میں بالآخر Operation Maintenance Wing بنانا پڑا اور اب سڑکوں کی تعمیر و مرمت ان کے حوالے کی گئی ہے۔ اسی طرح میں دردِ دل سے یہ بات کر رہا ہوں کہ اگر ہم واٹر سپلائی سکیموں کی طرف پوری توجہ دیں گے تو ہمیں صاف پانی میسر ہو گا، اس سے ہماری صحت بھی

ٹھیک ہو گی اور اگر ہماری صحت ٹھیک ہو گی تو ہم تعلیمی میدان میں بھی ترقی کریں گے۔ ہمارے وزیر اعلیٰ boundary walls بنوا رہے ہیں، safety walls بنوا رہے ہیں، toilet blocks بنوا رہے ہیں، سکولوں و کالجوں کی اپ گریڈیشن ہو رہی ہے لیکن اگر ہمیں پانی دستیاب نہیں ہو گا تو ہماری صحت ہو گی اور نہ ہی تعلیم ہو گی۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! آپ اپنی باقی تجاویز منسٹر صاحبہ کو لکھ کر دے دیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب چیئرمین! میں بس wind up کر رہا ہوں۔ میں دیہاتی بندہ ہوں اور زراعت سے منسلک ہوں۔ زرعی انکم ٹیکس اور زرعی ٹیکس جو زمینداروں پر لاگو کیا گیا ہے اس حوالے سے 2002 کی اسمبلی میں اور اس سے پہلے بھی تجاویز آتی رہی ہیں لیکن اب پورے پنجاب کے زمیندار اس وقت frustrate ہو چکے ہیں۔ آپ بڑے شہر کے رہنے والے ہیں تو آپ کو بخوبی پتا ہے کہ cheques کی transaction پر لوگ کتنے پریشان ہیں؟ اسی طرح سے زرعی ٹیکس اور زرعی انکم ٹیکس کی وجہ سے صوبہ کا ہر کسان اور زمیندار پریشان ہے۔ میں نے اس حوالے سے وزیر اعلیٰ سے بھی humble request کی تھی بلکہ اسمبلی کے اسی floor سے ہماری سٹینڈنگ کمیٹی میں ایوان کے مزید ممبران شامل کر کے کچھ تجاویز وزیر قانون اور وزیر اعلیٰ کو روانہ کی گئی ہیں لہٰذا میری محترمہ وزیر خزانہ سے یہ گزارش ہے کہ مہربانی کر کے جلد ہی وزیر اعلیٰ اور وزیر قانون کی ایک میٹنگ کروائیں جس میں بطور وزیر خزانہ یقیناً آپ بھی بیٹھیں گی تو پنجاب کے زمینداروں اور کسانوں پر آپ کی یہ بڑی نیکی ہے۔ جس طرح سے آپ لاتعداد subsidies دے رہے ہیں، زمینداروں پر عنایتیں کرتے ہوئے کھاد، بجلی اور نہری پانی کے حوالے سے آسانیاں پیدا کر رہے ہیں اسی طرح یہ بھی بہت بڑی آسانی ہو گی۔ اس اقدام سے انشاء اللہ پنجاب میں انقلاب ابھر کر سامنے آئے گا اور جس طرح مزدور اور کسان ہمارے ساتھ شانہ بشانہ چلتے ہیں اسی طرح اللہ کے فضل و کرم سے آنے والے 2018 کے انتخابات میں بھی یقیناً یہ ہمارے ساتھ چلیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، رانا صاحب! بہت شکریہ

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب چیئرمین! بس ایک آخری بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ آپ اپنی باقی گزارشات تحریری دے دیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب چیئرمین! میرا یہ آخری point ہے۔ پورے پنجاب کی ڈویلپمنٹ stone crushing areas سے منسلک ہے اور stone crushing area میرے حلقے سے منسلک ہے لیکن وہاں کی سڑکوں کا اتنا بُرا حال ہے کہ 22 wheelers ٹرک وہاں پر چل رہے ہیں جو کہ پورے پنجاب میں construction material لے کر جا رہے ہیں۔ میرے حلقے کی وہ دو اہم سڑکیں ہیں جو 119 موڑ، جو stone crushing area ہے سرگودھا کا پل گیارہ جو وہاں کا بزنس کا hub ہے تو اس سڑک کی ناگفتہ بہ حالت ہے جہاں پر ایک سائیکل نہیں چل سکتا۔

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت مزید پانچ منٹ بڑھایا جائے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب چیئرمین! میری محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ اے ڈی پی میں یہ سڑک آئی ہے 58 جنوبی via 119 موڑ سلانوالی روڈ، اس کی اے ڈی پی میں جو block allocation کی گئی تھی وہ 100 فیصد utilize ہو چکی ہے۔ بقیہ سڑک جو رہتی ہے اس کی اتنی بُری حالت ہے کہ شام سے صبح اور صبح سے شام تک وہاں پر ٹریفک block رہتی ہے۔ وہاں پر ٹرانسپورٹ کی proper transaction نہیں ہو رہی تو مہربانی کر کے اس block allocation میں سے کچھ رقم دے دی جائے تاکہ سڑک کا بقیہ کام شروع ہو جائے، لوگوں کے لئے آسانی پیدا ہو جائے اور construction material development کے لئے پورے پنجاب میں آسانی سے سپلائی ہو جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ ملک محمد وارث کلو۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ملک احمد سعید خان۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب طارق مسیح۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ تحسین فواد۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ فوزیہ ایوب۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ میاں محمد رفیق! میاں صاحب! دو منٹ میں wind up کر لیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں دو تین باتیں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب چیئرمین! میں نے زیرو آر کے لئے نوٹس دے رکھا تھا جس کے انتظار میں بیٹھا ہوا ہوں تو مہربانی کر کے مجھے بھی وقت دیا جائے۔

جناب چیئرمین: اجلاس کے وقت میں پانچ منٹ کا اضافہ کیا گیا تو میاں محمد رفیق صاحب کے بعد آپ اپنی بات کر لیجئے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کروں کہ پیر محل شہر کے قریب سے لاہور خانیوال موٹروے تعمیر ہو رہا ہے۔ ہم اس کے خلاف نہیں ہیں بلکہ ہمیں تو خوشی ہے کہ لوگوں کو ایک سہولت مل رہی ہے لیکن موٹروے والوں نے کوتاہ اندیشی کی ہے کہ پیر محل کہہ کر جو کچا بائی پاس تھا، باوا کرم کی کچی درمیانی سڑک کو بند کر دیا ہے جس کے اوپر سے موٹروے گزار رہے ہیں۔ پیر محل شہر کے اندر اور پیر محل شور کوٹ روڈ پر congested آبادی کی وجہ سے پچاس کے قریب ہلاکتیں ہو جاتی ہیں تو موٹروے بنانے والوں سے یہ راستہ خالی کروایا جائے اور درمیانی روڈ جو بند کر دی وہ ایک future بائی پاس ہے اور پیر محل کے لئے رنگ روڈ ہے جسے کھلوایا جائے۔ وہاں پر احتجاج بھی ہوتے ہیں اور لوگ احتجاج کرتے ہیں۔ ہم تو وہاں پر بائی پاس تعمیر کرنا چاہتے ہیں لیکن موٹروے والوں نے اس کا راستہ بند کر دیا ہے تو میری گزارش ہے کہ اس کو کھلوایا جائے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ شہروں کی آلودگی کی بات ہوئی ہے تو زیر زمین پانی بہت آلودہ ہے کیونکہ فیکٹریوں کو وہاں پر پابند نہیں کیا جاتا کہ وہ ٹریٹمنٹ پلانٹ لگوائیں کیونکہ فیکٹریوں کا سارا پانی دریاؤں اور نہروں میں جا رہا ہے اور ہم دیہاتی لوگ نہری پانی استعمال کرتے ہیں اور فیکٹریوں کے اس آلودہ پانی کی وجہ سے بہت سی بیماریاں پھیل رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں نے کل اپنی پری بجٹ تقریر میں 2.5-ارب روپے کی ڈکیتی کی ایک بہت بڑی خبر دی اور نشاندہی کی کہ T.S link canal کی water logging کو ختم کرنے کے لئے اڑھائی ارب روپے لوٹا جا رہا ہے جو کہ قزاقی ہے اور ڈکیتی ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ میڈیا اور پریس والوں نے اس نشاندہی پر کوئی توجہ نہیں دی۔ میں 2.5-ارب روپے کی ڈکیتی کو own کرتا ہوں اور مجھے کسی بھی عدالت میں لے جائیں تو میں یہ بتاؤں گا۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! بہت شکریہ۔ اب اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے اور اجلاس کل بروز جمعرات 16-مارچ 2017 کی صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

جمعرات،16-مارچ2017
(یوم الخمیس،16-جمادی الثانی1438ھ)

سولھویں اسمبلی: ستائیسواں اجلاس

جلد 27: شمارہ 9

695

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ16-مارچ2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور امداد باہمی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

پری بجٹ بحث جاری رہے گی۔

697

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا ستائیسواں اجلاس

جمعرات،16-مارچ2017

(یوم الخمیس،16-جمادی الثانی1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر25منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ۪ وَاغْفِرْ لَنَا ۪ وَارْحَمْنَا ۪ اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ٢٨٦

سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ آیت 286

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مؤاخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما(286)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لوگ تو گرا کے خُوش ہوئے
مصطفیٰ اُٹھا کے خُوش ہوئے
ابوبکرؓ نبی کے دین پر
سارا گھر لُٹا کے خُوش ہوئے
پیارے مصطفیٰ حسینؓ کو
کاندھوں پر بٹھا کے خُوش ہوئے
خانہ خُدا سے مصطفیٰ
سارے بُت گرا کے خُوش ہوئے
میرے آقا ایسے ہیں سخی
غیر کو کھلا کے خُوش ہوئے

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور امداد باہمی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور امداد باہمی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر8122 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تکpendingکیا جاتا ہے اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئیں تو اس سوال کو take upکر لیں گے بصورت دیگر یہ سوالdispose ofہو جائے گا۔اگلا سوال نمبر8383جناب آصف محمود کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تکpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر8481حاجی ملک عمر فاروق کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر8438ڈاکٹر محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ)کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تکpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر8482حاجی ملک عمر فاروق کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں۔اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تکpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر8439ڈاکٹر محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ)کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تکpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر8516 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!میں نے ابھی اس سوال کا جواب نہیں دیکھا۔مجھے اس کو پڑھ لینے دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے آپ پہلے اس سوال کو پڑھ لیں اور کچھ دیر بعد اس سوال کو take upکر لیں گے۔اگلا سوال نمبر8445جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں۔اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر8446ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تکpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر8451 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے لہٰذا اس سوال کو بھی کچھ دیر کے لئےpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر8497ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pendingکیا جاتا ہے۔اگر وقفہ سوالات تک معزز ممبران تشریف لے آئے تو ان کے سوالtake

up کر لئے جائیں گے بصورت دیگر یہ سوال dispose of ہو جائیں گے۔ اب محترمہ فائزہ احمد ملک کے پہلے والے سوال کو لیتے ہیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 8516 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پروگرام / پراجیکٹ کے ملازمین اور ان کی کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

*8516: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پراجیکٹ ڈائریکٹر ایمر جنگ ٹیکنالوجی ڈی ایم جی کارپوریٹ افیئرز اور liaison آفیسر ترکی پروگرام tika کون کون ہیں ان کے نام گریڈ اور تعلیمی قابلیت مع تجربہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان پروگرام / پراجیکٹ کے سال 16-2015 اور 17-2016 کے اخراجات بتائیں؟

(ج) ان سالوں کی ان پروگرام / پراجیکٹ کی کارکردگی فراہم کریں؟

(د) ان کے کتنے ملازمین ہیں ان کے اخراجات سالانہ بتائیں؟

(ہ) کتنے ملازمین ایسے ہیں جن کے پاس ایک سے زائد اسامیوں کا چارج ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) ٹیکا (ترکش کوآپریشن و کوآرڈینیشن ایجنسی) کی لائیزون آفیسر میڈم عائشہ قاضی جو کہ بطور ڈپٹی جنرل منیجر (کارپوریٹ افیئرز) ٹیوٹا سیکرٹریٹ اپنی خدمات فراہم کر رہی ہیں۔ ان کے پاس پراجیکٹ ڈائریکٹر گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف ایمر جنگ ٹیکنالوجی ٹاؤن شپ کا اضافی چارج ہے۔ مذکورہ آفیسر گریڈ 18 کی ہیں۔ مزید یہ کہ ان کے پاس ڈی ایم جی گریڈ 20 اور پراجیکٹ ڈائریکٹر کے اضافی چارج ہیں۔ محترمہ نے انگلش لینگویج میں ماسٹر ڈگری حاصل کر رکھی ہے اور ٹیکنیکل ایجوکیشن میں اکیس سال کا وسیع تجربہ رکھتی ہیں۔

(ب)

2015-16

اس پروگرام کے لئے اس سال میں کنسٹرکشن، آٹو موٹیو اور **ہاسپیٹیلیٹی** کے کورسز میں 141 اساتذہ کی فنی تربیت کے لئے ٹیوٹا نے تقریباً 8 ملین روپے خرچ کئے ہیں۔

2016-17

اس پروگرام کے لئے ترکی نے نقد رقم کی بجائے مشینری وآلات مہیا کئے۔ جس کی کل لاگت تقریباً 100 ملین روپے ہے جبکہ گارمنٹس سنٹر میں مشینری وآلات کو نصب کرنے، فرنیچر اور ٹیوٹا اساتذہ کو ٹیکا ماسٹر ٹرینرز کی جانب سے دی گئی ٹریننگ کی مد میں تقریباً 30 ملین روپے ٹیوٹا کے بجٹ سے حاصل کئے گئے ہیں۔

(ج)

2015-16

اس سال ٹیکا نے **ہاسپیٹیلیٹی**، کنسٹرکشن اور آٹو موٹیو سیکٹرز میں ٹیوٹا کے 141 اساتذہ کو فنی تربیت فراہم کی ہے۔ تاکہ ان سیکٹرز میں طلباء کو بہتر انداز میں ٹریننگ فراہم کی جاسکے۔

2016-17

ٹیکا نے اگست 2016 میں گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف ایمر جنگ ٹیکنالوجی، ٹاؤن شپ لاہور میں گارمنٹس (ڈینم) سنٹر کے لئے سلائی اور ڈرائی اینڈ ویٹ پروسس کے لئے بین الاقوامی معیار کی مشینری وآلات مہیا کئے ہیں جن کی لاگت تقریباً 100 ملین روپے ہے۔ ان مشینری وآلات پر 37 اساتذہ کو فنی تربیت فراہم کی گئی ہے اور گیارہ اساتذہ کو ترکی میں گارمنٹس کی تربیت بھی فراہم کی۔ جس کے اخراجات ٹیکا نے برداشت کئے ہیں جبکہ ڈینم سلائی کے کورس کی کلاسز کا اجراء ٹیکا کے تربیت یافتہ اساتذہ کی زیر نگرانی عمل میں آچکا ہے اور ڈرائی اینڈ ویٹ پروسس کی کلاسز بھی جلد شروع کر دی جائیں گی۔ پانچ عدد اساتذہ کو پانچویں سالانہ ہاؤس کیپنگ اولمپک گیمز میں ترکی مدعو کیا جس میں ٹیوٹا نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اس کے بھی تمام تر اخراجات ترکی نے برداشت کئے۔

(د) گارمنٹس سنٹر میں پانچ اساتذہ اور دس غیر نصابی عملہ تعینات ہیں جن کے سالانہ اخراجات 6.08 ملین روپے ہیں۔

(ہ) میڈم عائشہ قاضی کے پاس پراجیکٹ ڈائریکٹر گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف ایمر جنگ ٹیکنالوجی ٹاؤن شپ کا اضافی چارج ہے۔ اس ادارہ میں ٹیکا کے تعاون سے عالمی معیار کا گارمنٹس سنٹر

بنایا گیا ہے اور اس سنٹر کو بہتر انداز سے چلانے اور اس ادارہ کو مزید فعال کرنے کے لئے آفیسر ہذا کو اس ادارہ کا اضافی چارج دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے اس سوال میں محکمہ کے متعلقہ افسران کے بارے میں تھوڑی سی تفصیل مانگی تھی۔ اس سوال کے جواب کے جز(الف) میں لکھا گیا ہے کہ "ٹیکا (ترکش کوآپریشن و کوآرڈینیشن ایجنسی) کی لائیزون آفیسر میڈم عائشہ قاضی جو کہ بطور ڈپٹی جنرل (کارپوریٹ افیئرز) ٹیوٹا سیکرٹریٹ اپنی خدمات فراہم کر رہی ہیں"۔ میں جاننا چاہوں گی کہ میڈم عائشہ قاضی کس عہدہ پر تعینات ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میڈم عائشہ قاضی پراجیکٹ ڈائریکٹر ہیں اور ان کو یہاں ان کی قابلیت کی بناء پر تعینات کیا گیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پراجیکٹ ڈائریکٹر کا گریڈ کون سا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! ان کا گریڈ۔18 ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ تو جواب میں بھی لکھا ہوا ہے کہ مذکورہ آفیسر گریڈ۔18 کی ہیں۔ وہ جس عہدے پر یہ کام کر رہی ہیں کیا یہ گریڈ۔18 کا نان ٹیکنیکل عہدہ ہے؟ میری معلومات کے مطابق میڈم عائشہ قاضی جس عہدہ پر کام کر رہی ہیں وہ ایک ٹیکنیکل یعنی انجینئرنگ سے related عہدہ ہے جبکہ اس خاتون نے ماسٹر کیا ہوا ہے تو کیا یہ اس عہدے کے لئے اہل ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! اس خاتون نے ماسٹر کرنے کے بعد ہوم اکنامکس کالج سے اپنے پروفیشن کا آغاز کیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے باہر سے تین سالہ کورس کیا ہے۔ یہ ادارے کی اپنی صوابدید ہے کہ وہ کسی عہدہ پر مناسب آفیسر کو تعینات کرے۔ یہ فیصلہ ادارے نے خود کرنا ہوتا ہے کہ کس سیٹ پر کون سے مناسب candidate کو تعینات کرنا ہے۔ اس اسامی پر ادارے کے پاس جو مناسب ترین candidate ہے اس کو لگایا گیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس تحریری جواب میں بتایا گیا ہے کہ ڈی ایم جی گریڈ 20 اور پراجیکٹ ڈائریکٹر کے اضافی چارج بھی ان کے پاس ہیں۔ یہ گریڈ 18 کی ملازمہ ہیں جبکہ ان کے پاس چارج گریڈ 20 کی اسامی کا ہے اور یہ میڈم عرصہ دراز سے اس عہدے پر کام کر رہی ہیں۔ ان کے پاس

انگلش لینگوئج میں ماسٹر ڈگری ہے۔ یہ ٹیکنیکل ایجوکیشن میں 21 سال کام کرنے کا تجربہ ضرور رکھتی ہیں لیکن ان تینوں اسامیوں کے لئے جس ڈگری کی requirement ہے وہ ان کے پاس نہیں ہے یعنی یہ اس اسامی کے لئے eligible نہیں ہیں لیکن ان کو تین اسامیوں کا چارج دیا گیا ہے اور یہ تینوں جگہ سے facilities avail کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! ایسی بات نہیں ہے۔ میں نے آپ کے توسط سے فاضل ممبر کو ابھی گزارش کی ہے کہ انہوں نے تین سالہ غیر ملکی courses بھی کئے ہوئے ہیں اور ان کو جس عہدے پر لگایا گیا ہے وہ اُس عہدے کی اہل ہیں۔ جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے کہ ان کو گریڈ۔20 پر کیوں لگایا گیا ہے؟ یہ ادارے کا اپنا prerogative ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ کون سا شخص یا خاتون اس عہدے کے اہل ہے تو ہم نے ادارے کی بہتری دیکھنی ہے ہم نے لوگوں کی خواہش پر اُن کو عہدے نہیں دینے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! بڑی عجیب سی بات ہے کہ منسٹر صاحب بھی ادارے کی صوابدید کی بات کر رہے ہیں۔ ادارے کی صوابدید نہیں ہوتی، کچھ قانون بھی ہوتا ہے۔ وزیر اعلیٰ کی صوابدید کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ادارے شُتر بے مہار ہو جائیں اور وزیر اعلیٰ جس کو چاہیں گریڈ۔17 سے گریڈ۔20 یا گریڈ۔21 دے دیں۔ اُسی طرح ہمارے محکمے جس من پسند آفیسر کو چاہیں اُس کو گریڈ۔17 سے اُٹھا کر گریڈ۔20 یا گریڈ۔21 دے دیں۔ ایسے نہیں ہوتا کیونکہ کچھ Rules and Regulations ہوتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ کوئی قاعدہ یا قانون ہمارے اداروں کو یہ اجازت نہیں دیتا۔ یہ صورتحال ہمارے سامنے ہے کہ ان کو favouritism کے طور پر تعینات کیا گیا اور میں ان کو کوئی target نہیں کر رہی بلکہ میں صرف یہ بتا رہی ہوں کہ TEVTA کے اندر جو نااہلیاں ہیں جن کی وجہ سے ہم اپنے targets achieve نہیں کر رہے، جس طرح سے سفارشی بھرتیاں ہو رہی ہیں تو یہ سفارشی بھرتیوں کی ایک واضح مثال ہے۔ کسی خاتون یا کسی فرد کو target کرنا میرا مقصد نہیں ہے لیکن اس محکمے نے Rules and Regulations کی جو دھجیاں اُڑائی ہیں یہ خاتون اُس کی زد میں آ رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(شیخ علاؤالدین):جناب سپیکر!محترمہ میرے لئے بہت قابل احترام ہیں لیکن یہ میرے سے سوال کریں تو میں اُس کا جواب دینے کے لئے حاضر ہوں لیکن اس میں محترمہ نے وزیر اعلیٰ کی discretionary powers کو چیلنج کیا ہے میں تو اس کا جواب نہیں دے سکتا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک:جناب سپیکر!میں نے کسی کو چیلنج نہیں کیا میں نے تو صرف یہ گزارش کی ہے کہ اگر وزیر اعلیٰ پنجاب کی powers کے مطابق من پسند لوگوں کو گریڈ۔18 سے گریڈ۔20 میں لگایا جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمارے ادارے بھی شُتر بے مہار ہو جائیں۔ میں اپنے الفاظ دہرا رہی ہوں کہ ہمارے اداروں کے Rules and Regulations موجود ہیں ہمیں اُن کی پاسداری کرنی چاہئے اور جب تک ہمارے اداروں کی کارکردگی کے اوپر check and balance نہیں ہوگا، favouritism ختم نہیں ہوگا تب تک ہمارے ادارے deliver نہیں کر پائیں گے۔

جناب سپیکر:جی،وزیر صنعت،تجارت و سرمایہ کاری!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(شیخ علاؤالدین):جناب سپیکر!بات یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ نے 2018 تک ہمیں20لاکھ skilled force کا target دیا ہے جس میں سے الحمدللہ کل تک کی latest position یہ ہے کہ تقریباً6 لاکھ لوگوں کو skilled کیا گیا ہے اُس میں Punjab Skill Programme بھی ہے اور TEVTA بھی ہے۔ معزز ممبر کو TEVTA کے کسی ادارے کے حوالے سے اگر کوئی شکایت ہے تو میں حاضر ہوں۔ مجھے یہ فرمائیں کہ فلاں جگہ پر ایجوکیشن میں یہ substandard ہے یا فلاں جگہ کے اوپر کوئی اس قسم کی بات ہو رہی ہے جس سے ادارے کا یا حکومت کا وہ مقصد حاصل نہیں ہو رہا جس کے لئے یہ ادارہ بنایا گیا ہے تو میں اُس کا تدارک کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن معزز ممبر خود بار بار کہہ رہی ہیں وہ کسی کو target نہیں کرنا چاہتیں لیکن محترمہ عائشہ قاضی جن کے بارے میں بات ہو رہی ہے یہ وہاں پر بہت پہلے سے تعینات ہیں اور ان کو کوئی favour نہیں دی گئی کیونکہ اُن کے مقابلے میں کوئی اور بہتر شخصیت نہیں ہیں اس لئے اُن کو رکھا گیا۔ اگر محکمے سے کسی نے محترمہ ممبر موصوف کو کہا کہ ان کو غلط لگایا گیا ہے تو محترمہ مجھے بتائیں کہ اُن سے بہتر ہمارے پاس کوئی آدمی یا کوئی خاتون ہے تو میں ان سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر کوئی اُن سے بہتر ہوا تو ہم اُس کو consider کر لیں گے لیکن بتائیں تو سہی کہ ہم نے کیا کیا ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے وزیر موصوف کی یہ بات سُن کر ہنسی آ رہی ہے انہوں نے ابھی ابھی یہ charge سنبھالا ہے اور میں ان کی بات سے بھی agree کرتی ہوں کہ یہ خاتون وہاں پر پہلے سے تعینات ہیں۔ یہاں پر نشاندہی کرنے کا میرا مقصد صرف یہ تھا کہ اگر کوئی چیز غلط ہو رہی ہے تو ان محترمہ جیسا لائق بندہ اُس محکمے کا charge سنبھال سکتا ہے تو پھر وہاں پر ہونے والی بے ضابطگیوں کو وزیر موصوف check کریں۔ سالہا سال سے وہاں پر جو غلط کام ہو رہے ہیں اُن کا تدارک بھی تو انہوں نے ہی کرنا ہے اور انہیں اُس محکمے کا وزیر اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اُس محکمے کا جو آوا بگڑا ہوا ہے اُس کو درست کریں۔ میں یہ بات مان ہی نہیں سکتی کہ اُس محکمے میں کوئی بھی ٹیکنیکل ڈگری رکھنے والا یا کوئی ایسا capable engineer نہیں ہے جس کو گریڈ-20 کی اسامی پر لگایا جائے۔ میں یہاں پر اگر کسی کا نام لوں گی تو پھر کہیں گے کہ میں شاید اُس کو promote کرانے کے لئے کہہ رہی ہوں۔ محکمے کے اندر بے شمار ایسے لوگ ہیں جو سالہا سال سے postings کے لئے wait کر رہے ہیں لیکن چونکہ محکمے میں favouritism بہت زیادہ ہے اس لئے اُن لوگوں کو نظرانداز کیا جاتا ہے جن کی اس وقت ضرورت ہے۔ اسی تعیناتیوں کے اوپر سپریم کورٹ کے فیصلے بھی آئے ہوئے ہیں۔ آپ اخبارات پڑھیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ اس حکومت نے گریڈ-22 پر جو promotions کی ہیں اُنہیں بھی سپریم کورٹ نے رد کر دیا ہے کیونکہ promotions کرتے وقت favouritism کیا گیا اور سینئر لوگوں کو نظرانداز کیا گیا، یہ اچھی روایت نہیں ہے جو ڈالی جا رہی ہے اور میرا نشاندہی کرنے کا مقصد بھی یہ تھا تو میرا خیال ہے کہ ان چیزوں کو check کرنا بہت ضروری ہے اور میں جو نشاندہی کر رہی ہوں اس کو دیکھیں اگر آپ کہتے ہیں کہ آپ کو نظر نہیں آتا کہ وہاں پر گریڈ-20 کے افسران اپنی postings کے لئے wait کر رہے ہیں تو میں آپ کو نام بتا دیتی ہوں۔ ایک کا نام مجھے پتا ہے لیکن اور بھی کئی لوگ موجود ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! وزیر صاحب تو آپ کو کہہ رہے ہیں کہ ہمیں بتا دیں تو آپ انہیں بتا دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میڈم عائشہ قاضی کے پاس کوئی ٹیکینکل ڈگری نہیں ہے۔ میں نے محکمہ سے پوچھا تھا کہ وہ محترمہ باہر سے جو diplomas لے کر آئی ہیں اُن کے نام ہی بتا دیں لیکن وہ انجینئر نہیں ہیں اور میرا خیال ہے کہ اس پوسٹ کے لئے صرف انجینئرز ہی eligible ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! اصل بات تو سمجھ میں آ گئی کہ کوئی صاحب ہیں جن کو محترمہ اس قابل سمجھتی ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، محترمہ ایسی بات نہیں کر رہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کہا کہ میں کسی کا نام نہیں لے رہی۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میں نے بھی یہ نہیں کہا کہ محترمہ نے کسی کا نام لیا ہے لیکن انہوں نے کہا ہے کہ ایک شخص وہاں ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے ایک شخص نہیں کہا، میں نے کہا ہے کہ وہاں پر کئی لوگ موجود ہیں کیونکہ ایسے کبھی ہو نہیں سکتا۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میں وعدہ کرتا ہوں کہ محترمہ جس شخص کا کہیں گی کہ اس کو consider کروں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے کسی کا نام لیا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! محترمہ آپ کے سارے محکمے کی بات کر رہی ہیں۔ وہ کہہ رہی ہیں کہ آپ اپنے محکمے میں دیکھیں اُس میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو کافی سینئر ہیں اور اُن کی حق تلفی ہوئی ہے کہ گریڈ-20 میں اس محترمہ کو تعینات کر دیا اور باقی لوگ اپنی promotions and postings کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! محترمہ نے سپریم کورٹ کے جس فیصلے کا ذکر کیا ہے میں وہ بھی ریکارڈ کی درستی کے لئے عرض کر رہا ہوں کہ اُس فیصلے کے اندر بھی سندھ گورنمنٹ کو کہا گیا ہے کہ انہوں نے جو امتحان لئے ہیں وہ سارے غلط ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! [**************]

جناب سپیکر: جی، اس کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے کیونکہ نیشنل اسمبلی independent ہے آپ اُس پر بات نہیں کر سکتیں۔ شیخ صاحب! محترمہ عائشہ قاضی کے پاس گریڈ-20 کا اضافی چارج ہے؟

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! جی ہاں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب آصف محمود کا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8383 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: ائیرپورٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی سے متعلقہ تفصیلات

*8383: جناب آصف محمود: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ائیرپورٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی راولپنڈی کے رہائشی علاقوں میں ناجائز طریقے سے کمرشل پلازے تعمیر کئے جا رہے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کتنی جگہوں پر رہائشی علاقوں میں کمرشل پلازے تعمیر کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان ناجائز کمرشل بلڈنگ کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم):

(الف) ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹو راولپنڈی نے رپورٹ کی ہے کہ یہ تاثر درست نہیں کہ ائیرپورٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی راولپنڈی کے رہائشی علاقوں میں ناجائز طریقے سے کمرشل پلازے تیار کئے جا رہے ہیں۔ البتہ سوسائٹی کی انتظامیہ نے عرصہ 2005 سے 2013 تک کل 37 پلاٹوں کو رہائشی سے کمرشل تبدیل کر کے این او سی جاری کئے۔ گو کہ سوسائٹی انتظامیہ اپنے تئیں یہ منظوری دیتی رہی ہے مگر متعلقہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی یعنی راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی سے اس کی منظوری نہ لی گئی۔ 2013 میں ہونے والی انکوائری جس کو محکمہ امدادِ باہمی اور چیف منسٹر انسپکشن ٹیم نے مشترکہ طور پر کنڈکٹ کیا جس میں یہ بات سامنے آئی کہ ایسے تمام پلاٹس جن کا سٹیٹس رہائشی سے کمرشل کیا گیا ان کو راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی سے فوری طور پر منظور کروایا جائے ان سفارشات کی روشنی میں محکمہ امدادِ باہمی نے سوسائٹی انتظامیہ کو بذریعہ حکم نامہ نمبری DOC/DR/H/1006 مورخہ 17.04.2014 کو ایسی تمام مزید

کنورشنز سے روک دیا۔ تاوقتیکہ راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی اس ضمن میں باقاعدہ منظوری نہ دے۔

(ب) اوپر دیئے گئے جواب کی روشنی میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ کل 37 ایسے پلاٹس کی نشاندہی کی گئی ہے کہ جنھیں سوسائٹی انتظامیہ نے کمرشل کیا۔

(ج) راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی سے کیس کے فائنل ہونے تک مزید کارروائی ممکن نہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری نے جس طرح جواب پڑھا ہے۔ انہوں نے پہلے بتایا ہے کہ یہ تاثر درست نہیں کہ ائرپورٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی راولپنڈی کے رہائشی علاقوں میں ناجائز طریقے سے کمرشل پلازے تیار کئے جا رہے ہیں۔ پھر خود ہی کہہ رہے ہیں کہ سوسائٹی کی انتظامیہ نے عرصہ 2005 سے 2013 تک کل 37 پلاٹوں کو اپنے تئیں رہائشی سے کمرشل تبدیل کر کے این او سی جاری کئے۔ ہمارے ایوان کے ممبر جناب عارف عباسی کی بھی وہاں رہائش ہے۔ ان کا اپنا گھر اسی issue کی وجہ سے متاثر ہوا ہے۔ میری اطلاع ہے کہ 2014 میں جو آپ کی انکوائری ہوئی تھی اس کی روشنی میں راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو تو روک دیا گیا لیکن سوسائٹی انتظامیہ نے آج تک بہت سے مزید پلاٹوں کو کمرشل کرنے کے این او سی دیئے ہیں۔ انہوں نے گلیوں کے اندر رہائشی پلاٹوں کو کمرشل کر کے اونچے اونچے پلازے بنوا دیئے ہیں۔ وہاں ایک مخصوص پراپرٹی مافیا اور مخصوص طبقے کے یہ سارے پلاٹ ہیں۔ اس سوسائٹی کے رہائشیوں نے اس issue پر کئی دفعہ احتجاج بھی کیا ہے۔ اس کا 2014 status سے اسی طرح ہے کہ راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے پاس انکوائری ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے کہ یہاں پر خوش قسمتی سے جناب عارف عباسی بیٹھے ہوئے ہیں جو اس issue کی وجہ سے خود effect ہوئے ہیں۔ اس سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہے لہٰذا اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ اس پر مزید interrogation ہو سکے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ترمیم نقشہ کی منظوری کا اختیار راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو ہے۔ ہم نے رپورٹ بنا کر ان کو بھیج دی ہوئی ہے۔ راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی enforcement agency ہے اس پر further کارروائی وہی کر سکتی ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ جس طرح میں نے کہا ہے کہ آپ یہ سوال کمیٹی کے سپرد کریں تو میں انہیں مزید شواہد دوں گا کہ 2014 کے بعد بھی بہت سے پلاٹوں کو سوسائٹی انتظامیہ نے کمرشل کیا ہے۔ میری آپ سے دوبارہ مودبانہ درخواست ہے کہ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ اس پر مزید interrogation ہو سکے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ جواب قطعی غلط ہے۔ میرے گھر سے ایک گھر چھوڑ کر سینیٹر مالک قادری صاحب کا گھر ہے اس کے دونوں طرف بارہ پندرہ سال سے جو رہائشی پلاٹ تھے انہیں کمرشل کیا گیا ہے اور ان کے تین تین فلور تیار ہو چکے ہیں جس سے سارے ارد گرد کے گھروں کی privacy ختم ہو گئی ہے۔ وہاں سے لوگ صرف ان کمرشل پلازوں کی وجہ سے اپنے گھر چھوڑ کر جا رہے ہیں اور shift ہو رہے ہیں۔ انہوں نے زیادہ فلور بنانے کی اجازت دے دی ہے جبکہ سوسائٹی میں گراؤنڈ اور فسٹ فلور کی اجازت ہے۔ 2014 کے بعد دو دو کنال کے دو پلازے بنے ہیں جن کی وجہ سے پندرہ سے بیس گھر effect ہو رہے ہیں جن کی privacy ختم ہو گئی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس جواب میں کوئی بھی ایسی چیز ہے جو مطمئن کر سکے۔ یہ بالکل اندھا قانون ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ یہ اس جواب میں یہ کیا کہنا چاہ رہے ہیں مجھے تو سمجھ نہیں آئی۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ رہائشی علاقے میں پلاٹوں کو کیوں کمرشلائز کیا گیا ہے اور کیوں زیادہ فلور بنانے کی اجازت دی گئی ہے؟ ہماری سوسائٹی کے ممبران کی سالانہ میٹنگز ہوتی ہیں اس میں کوئی approval نہیں لی گئی وہاں اچانک کام شروع ہوا ہے اور دو دو کنال کے دو پلاٹوں پر construction شروع کر دی گئی۔ اس وقت سب سے اہم مسئلہ پارکنگ کا ہے اور دوسرا وہاں privacy ختم ہو گئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس سوال کو seriously لیا جائے کیونکہ بہت سے لوگ متاثر ہوئے ہیں لہٰذا اس کا کوئی حل نکلنا چاہئے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ رپورٹ دو ماہ کے اندر ایوان میں پیش کی جائے گی۔ اگلا سوال حاجی ملک عمر فاروق کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! سوال نمبر 8481 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹیکسلا: گندھارا آرٹ گیلری سے متعلقہ تفصیلات

*8481: حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹیکسلا میں گندھارا آرٹ گیلری کے قیام کے لئے اراضی ایکوائر کی جا رہی ہے اگر ہاں مذکورہ آرٹ گیلری کتنی مالیت سے کتنے رقبہ پر کتنے عرصہ میں مکمل ہوگی؟

(ب) مذکورہ آرٹ گیلری میں حکومت کن کن مضامین پر مشتمل گیلریز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) پراجیکٹ کا نام گندھارا آرٹ village ہے اور اس کے قیام کے لئے تین ایکڑ اراضی ایکوائر کی جا چکی ہے مذکورہ آرٹ village 155.870 ملین کی لاگت سے مکمل ہوگا اور یہ پراجیکٹ 30-جون 2018 تک مکمل ہوگا۔

(ب) گندھارا آرٹ village میں بلیک سٹون/ٹیکسلا سٹون پر کام ہوگا اور کام کرنے والے کاریگروں کو مالی و تکنیکی معاونت فراہم کی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ گندھارا آرٹ village میں بلیک سٹون/ٹیکسلا سٹون پر کام ہوگا اور کام کرنے والے کاریگروں کو مالی و تکنیکی معاونت فراہم کی جائے گی۔ مالی سے مراد کیا بلا سود قرضے ہیں یا سود کے ساتھ قرضے ہیں اور تکنیکی معاونت سے مراد کیا کاریگروں کو جدید تکنیک دی جائے گی؟ منسٹر صاحب اس کی وضاحت فرما دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! اس میں ان لوگوں کو تکنیکی سمجھا جائے گا جنہوں نے ٹریننگ حاصل کر لی ہے اور ان کو مالی معاونت کی جائے گی تاکہ وہ ایسی چیزیں بنا سکیں جن کو value added addition کہتے ہیں تاکہ ان کی مارکیٹ میں بہتر قیمت مل سکے تو ان کو ہی یہ سہولت ملے گی جن کو یہ کام آتا ہوگا۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے وہاں کاریگر جب پرائمری یا مڈل کلاس سے فارغ ہو کر اپنے باپ کے ساتھ سر راہ روڈ پر بیٹھتا ہے اور وہاں بارہ، اٹھارہ سال کی عمر سے لے کر ستر سال کی عمر

تک الحمدللہ کاریگر بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ ایسے کاریگر ہیں کہ اگر ان کو اس ایوان کی ایک تصویر دیں تو مہینے بعد وہ sameاسی طرح کا ایوان سنگ تراشی کے ساتھ آپ سامنے پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ ان کی مالی معاونت کیا قرضے کی صورت میں بلا سود یا سود کے ساتھ ہو گی اور وہاں جن کو گیلری میں پلاٹ یا دکان الاٹ ہو گی ان کو کن بنیادوں پر رامٹیریل دیا جائے کیا ان سے گورنمنٹ خود خرید کر saleکرے گی تو مجھے اس کی تھوڑی سی وضاحت فرما دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! حکومت پنجاب کی پالیسی کے تحت یہ جو قرضہ دیا جائے گا یہ بلا سود بھی ہو گا اور اگر حکومت سمجھے گی کہ یہ واقعی قابل قدر اضافہ ہو گا تو اس کے markupکو حکومت پنجاب خود بھی برداشت کرنے کو تیار ہو گی۔

جناب سپیکر: یہ تو اچھی بات آ گئی ہے۔ اگلا سوال نمبر8438ڈاکٹر محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال حاجی ملک عمر فاروق کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! سوال نمبر8482 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹیکسلا: انڈسٹریل اسٹیٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8482: حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) باتر روڈ ٹیکسلا پر قائم سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کب کتنے رقبہ پر قائم کی گئی؟

(ب) اس میں کتنے انڈسٹریل اور پبلک سروس کے لئے کتنے پلاٹ بنائے گئے ہیں ان میں سے کتنے الاٹ ہو چکے ہیں؟

(ج) مذکورہ انڈسٹریل اسٹیٹ میں اس وقت کتنے یونٹ چالو حالت میں ہیں اور ان میں کون کون سی پراڈکٹ تیار ہو رہی ہیں؟

(د) کیا اس میں کوئی کیمیکل یونٹ بھی کام رہا ہے نیز کیمیکل یونٹ لگانے کا معیار کیا ہے؟

(ہ) مذکورہ اسٹیٹ میں سوئی گیس کب تک لگ جائے گی؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری(شیخ علاؤالدین):

(الف) باتر روڈ ٹیکسلا پر قائم سمال انڈسٹری اسٹیٹ 1991 میں قائم کی گئی اوراس کا کل رقبہ 838 کنال 14 مرلہ ہے۔

(ب) اس میں کل انڈسٹریل پلاٹ 384 جو کہ تمام الاٹ ہو چکے ہیں پبلک سروس کے پلاٹس کی تفصیل درج ذیل ہے:

پٹرول پمپ، تین کنال گیارہ مرلہ، گرڈ سٹیشن، بارہ کنال، ٹیلیفون ایکسچینج۔تین کنال، ڈسپنسری، ایک کنال نو مرلہ بنک، ایک کنال گیارہ مرلہ، ڈاکخانہ، ایک کنال گیارہ مرلہ ، فائر سٹیشن، ایک کنال سولہ مرلہ۔

(ج) مذکورہ انڈسٹریل اسٹیٹ میں اس وقت 39 یونٹس چالو حالت میں ہیں جن میں الیکٹریکل کیبل، آرئس کریم، سٹون گرائنڈنگ، آئرن مینوفیکچرنگ، فوڈ پراسیسنگ، ماربل پراسیسنگ، ادویات، پلاسٹک دانہ، منرل واٹر، سویاں، مکھن، فلور ملز، الیکٹریکل کیبل، ہائیڈرالک انجینئرنگ، استریاں اور آئل ریسائیکلنگ کی فیکٹریاں کام کر رہی ہیں۔

(د) ٹیکسلا انڈسٹریل اسٹیٹ میں کوئی کیمیکل یونٹ کام نہیں کر رہا۔

(ہ) مذکورہ اسٹیٹ میں سوئی گیس کی سہولت موجود نہ ہے۔اس سلسلہ میں دفتر ہذا نے بذریعہ چٹھی نمبری پی ایس آئی سی/آر اوآر/اسٹیٹ/392 مورخہ 28-11-2001 انچارج ڈرائنگ سیکشن سوئی نادرن گیس پائپ لائن لمیٹڈ اسلام آباد کو سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ٹیکسلا میں سوئی گیس کی لائن بچھانے کی درخواست دی جس کے جواب میں سیلز آفیسر ایس این جی پی ایل لاہور نے مورخہ 12-09-2004 کو 14.937 ملین کا تخمینہ زیادہ ہونے کی وجہ سے محکمہ ہذا نے جنرل مینجر ایس این جی پی ایل اسلام آباد کو مورخہ 25-06-2011 کو تخمینہ دوبارہ بھیجنے کا کہا جس کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز(ب) میں پبلک سروس کے لئے جو پلاٹ رکھے گئے ہیں اس کی تفصیل فراہم کی گئی ہے۔ اس میں پٹرول پمپ، گرڈ سٹیشن ، ٹیلیفون ایکسچینج، ڈسپنسری، بنک، ڈاکخانہ اور فائر سٹیشن کے لئے پلاٹس ہیں۔ میں وزیر موصوف سے پبلک interest

کے حوالے سے ایک کام کے لئے امید کرتا ہوں کہ اگر انہیں rules and policies اجازت دیں تو وہ مدد کریں گے۔ وہاں اس علاقے میں پولیس سٹیشن کرائے کی بلڈنگ میں ہے۔

جناب سپیکر: حاجی صاحب! آپ ضمنی سوال کریں۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! ان میں سے ایک پلاٹ جوانہوں نے کہا ہے کہ فائر فائٹنگ کے لئے ہے تو وہاں ایک کلومیٹر کے فاصلے پر 1122 ابھی establish ہوئی ہے لہٰذا وہاں ایمبولینس، فائر بریگیڈ اور تمام ناگہانی آفات سے نمٹنے کے لئے سروس موجود ہے تو اس جگہ کو convert کر کے ہمیں پولیس سٹیشن کے لئے جگہ دے دیں جو کہ انڈسٹری کے لئے بھی فائدہ مند ہو گی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ پوچھ رہے ہیں کیا یہ جگہ پولیس سٹیشن کو دی جا سکتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! جو میرے بھائی نے کہا ہے کہ اس بات پر غور کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (ہ) میں سوئی گیس کے حوالے سے بات کی گئی ہے تو اس میں کہا گیا ہے کہ آخری چٹھی محکمے کی طرف سے مورخہ 2011-06-25 کو لکھی گئی جس کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا تو کیا محکمے نے دوبارہ اس کو pursue کیا یا کوئی reminder دیا؟ وہاں اگر industry کو سوئی گیس کی سہولت مل جاتی تو اللہ کی مہربانی سے 100 فیصد وہ آباد ہو جاتی اور لاکھوں لوگوں کو روزگار ملتا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب کو اس حوالے سے پوچھتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! اس کی جو صحیح صورتحال ہے وہ یہ ہے کہ 04-09-12 کو 14 ملین کا تخمینہ لگا اور اس پر بات چیت ہوئی۔ اس کے بعد 31-07-08, 01-11-08,8-11-08,25-06-11 اور اب 16-02-2017 recently کو دوبارہ تخمینہ لگا لیکن اس میں ایک مسئلہ ہے کہ یہ جو ٹیکسلا اسٹیٹ ہے وہاں پر ایک شخصیت کے ساتھ demarcation کا مسئلہ ہے اور اس وجہ سے ابھی تک اس کی صحیح dimensions قائم نہیں ہو سکیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے درخواست کروں گا کیونکہ یہ ان سیاسی شخصیت کو جانتے ہیں لہٰذا ہمارے ساتھ ان کا معاملہ طے کروائیں کیونکہ حکومت نے اس پر کئی مرتبہ نشاندہی کی ہے تو میں جان

بوجھ کر اس شخصیت کا نام نہیں لے رہا وہ اس نشاندہی کو نہیں مانتے جس کی وجہ سے وہاں پر یہ تمام ڈویلپمنٹ رُکی ہوئی ہے۔ اگر یہ ہمارا ساتھ دیں اور ان کو سمجھائیں کہ جناب! یہ حکومت کی جگہ ہے اور یہاں پر ہمیں دیوار بنا لینے دیں تو وہاں مقامی طور پر ہم یہ نہیں چاہتے کہ کوئی مسئلہ کھڑا ہو اس وجہ سے وہاں پر delay ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: حاجی صاحب! اس شخصیت کا نام منسٹر صاحب نے بھی نہیں لیا لہذا آپ بھی ان کا نام نہیں لیں گے۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میں بھی ان کا نام نہیں لوں گا۔ گزارش یہ ہے کہ میں منسٹر صاحب سے on the floor of the House یہ commitment کرتا ہوں کہ یہ گیس کی زبان کریں تو ان کی مرضی کے مطابق demarcation کروانے کی میں زبان کرتا ہوں۔ یہ منسٹر صاحب کھڑے ہو کر commitment کریں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اب بتائیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! پہلے demarcation ہو گی تو اس کے بعد گیس آئے گی لیکن انشاء اللہ ضرور آئے گی لہذا پہلے یہ اپنی بات تو پوری کریں۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! مجھ سے time frame لے لیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو وقت مجھے دیں گے میں اس سے چار گنا زیادہ وقت ان کو دینے کے لئے تیار ہوں لیکن آ جائے گی سے مراد تو لمبا کام ہے لہذا مہربانی فرمائیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! یہ گیس بالکل آئے گی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ایسے نہ کریں یہ آپ کا اور اس ملک کا نقصان ہو رہا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! جی، میں بالکل حاضر ہوں۔ میرے بھائی سمجھتے ہیں کہ میں ان کا نام نہیں لے رہا لہذا یہ demarcation کروا دیں تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ میں انشاء اللہ وہاں پر گیس پہنچا دوں گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جلد از جلد پہنچا دیں۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! یہ محکمانہ طور پر demarcation کی application دیں۔ جن کے ساتھ تنازعہ تھا وہ فوت ہو گئے ہیں اللہ ان کو ایمان بخشے ان کی اولاد کے ساتھ میری بات ہوئی ہے لہٰذا میں اِن کو وہ جگہ clear کروا دوں گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جی، وہ clear کروا دیں گے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! اس کا مطلب بات طے ہو گئی ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8438 ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8445 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*8445: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کے ہیڈ آفس اور زونل آفس کہاں کہاں ہیں؟

(ب) زونل انچارج اور ہیڈ انچارج کون کون ہیں اور ان کے عہدہ جات کیا ہیں؟

(ج) ان کی تعیناتی کے لئے کیا معیار اور تجربہ درکار ہے؟

(د) ہیڈ آفس اور زونل آفسز کے سال 16-2015 اور 17-2016 کے اخراجات کیا ہیں؟

(ہ) ان کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیلات مع اخراجات دو سالوں کے فراہم کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم):

(الف) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کا ہیڈ آفس بمقام سن لائٹ بلڈنگ، بنک سکوائر، دی مال، لاہور اور اس کے 9 زونل آفسز بمقام لاہور، گوجرانوالہ، فیصل آباد، سرگودھا، راولپنڈی، ساہیوال، ملتان، بہاولپور اور ڈیرہ غازی خان میں واقع ہیں۔

(ب) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کے زونل انچارج اور ہیڈ انچارج کے نام اور ان کے عہدہ جات کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان کی تعیناتی کے لئے جو معیار اور تجربہ درکار ہے اس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کے ہیڈ آفس اور زونل آفسز کے سال 16-2015 اور 17-2016 کے اخراجات درج ذیل ہیں:

سال	ہیڈ آفس	زونل آفسز
2015-16	22,07,17,351	14,28,83,708
2016-17	13,79,56,670	9,18,75,725

(ہ) زونل انچارج اور ہیڈ انچارج کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیلات مع اخراجات برائے دو سال تتمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ پراونشل کوآپریٹو بنک۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ اگر گپ شپ کرنی ہے تو لابی میں تشریف لے جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ پراونشل کوآپریٹو بنک کے ہیڈ آفس اور زونل آفس کہاں کہاں ہیں؟ یہ بتادیں کہ یہ کب سے قائم ہیں اور ان کا مقصد کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم): جناب سپیکر! مجھے اتنا علم تو نہیں ہے کہ یہ کب سے قائم ہیں لیکن جو بھی ہیں یہ عوام کی خدمت کے لئے ہیں اور عوام کے لئے کام کر رہے ہیں۔ انہوں

نے پوچھا ہے کہ یہ زونل آفس کب سے قائم ہیں؟ اب اس چیز کا جواب تو اس وقت میرے پاس موجود نہیں ہے۔ دوسرا انہوں نے پوچھا تھا کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جو آپ کو پتا ہے وہ بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم): جناب سپیکر! اس کی تفصیل ابھی میرے پاس نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کیا آپ نے اُن کا سوال سن لیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم): جناب سپیکر! سن لیا ہے۔

جناب سپیکر: جو آپ کر رہے ہیں وہ جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم): جناب سپیکر! میں نے کہا ہے کہ یہ اُدھر عوام کی خدمت کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس وقت الحمدللہ وزیر اعظم پاکستان سے لے کر وزیر اعلیٰ بھی عوام کی خدمت کر رہے ہیں۔ یہ specific بتا دیں کہ یہ کوآپریٹو بنک عوام الناس کے لئے کیا کر رہا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! سب سے زیادہ ان کو بھی پتا ہے کہ کوآپریٹو بنک کیا کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم): جناب سپیکر! محکمہ کوآپریٹو کے جتنے زونل آفس ہیں یہ ہمارے کسان بھائیوں کی فصلوں پر قرضہ فراہم کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کا interest rate کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم): جناب سپیکر! 16 فیصد ہے لیکن باقی بنکوں سے تقریباً کم ہی ہے۔

جناب سپیکر: کون سے بنک سے کم ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم): جناب سپیکر! زرعی بنک سے کم ہے۔

جناب سپیکر: یہ 16 فیصد کون کون سے بنک سے کم ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم): جناب سپیکر! جو ہمارا زرعی بنک ہے اس سے کم ہے۔

جناب سپیکر: میں وہی پوچھ رہا ہوں کہ اس کا interest rate کس کس بنک سے کم ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم): جناب سپیکر! اس کی تفصیل موجود نہیں ہے لیکن میں نے اس حوالے سے محکمہ سے پوچھا تھا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، اِدھر سے بھی ضمنی سوال آ گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے سوال کا ابھی جواب نہیں آیا لیکن میرے سوال کے بعد میاں صاحب کر لیں گے۔ زمینداروں اور کسانوں کے لئے یہ کوآپریٹو بنک ہے۔ میرے بڑے بھائی شیخ علاؤالدین کی مہربانی ہے کہ وہ پیار کرتے ہیں، چونکہ یہ خود businessman ہیں اور فنانس کو بہتر سمجھتے ہیں---

جناب سپیکر: یہ businessman کے ساتھ کاشتکار بھی ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ماشاء اللہ۔ یہ سب کچھ ہی ہیں۔ آج کے دَور میں 16 فیصد ریٹ کیسے ہو گیا حالانکہ یہ کمرشل اور kibor plus کا دَور ہے لہٰذا یہ کس بنک سے کم دے رہے ہیں؟ ہمارے کسانوں اور زمینداروں کو تو یہ لوٹ رہے ہیں۔ مہربانی کر کے پہلے یہ بتائیں کہ یہ کسان اور زمیندار کو فی ایکڑ کتنا قرضہ دیتے ہیں، واپسی کا کیا طریق کار ہے اور یہ interest باقی بنکوں سے کتنا زیادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم): جناب سپیکر! یہ سوال دوبارہ جمع کرا دیں تو تفصیل کے ساتھ جواب دے دیا جائے گا لیکن تفصیلاً ان کی باتوں کا جواب ابھی میرے پاس نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بہت اہمیت کا حامل سوال ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ذرا غور سے بات سنیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جس طرح آپ نے شیخ علاؤالدین کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ زمیندار کسان ہیں تو الحمدللہ آپ بھی زمیندار کسان ہیں۔ آپ دیکھیں کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟ اتنی اہمیت کا حامل اور پورے پنجاب کے کسانوں اور زمینداروں کے متعلق یہ سوال ہے، کسان بے چارے راتوں کی نیند خراب کر کے اپنی فصلوں کو پانی لگانے جاتے ہیں، کھاد ڈالتے ہیں اور ادویات لے کر آتے ہیں جبکہ یہ قرضے کی مد میں ان سے سارے پیسے بٹور لیتے ہیں۔ اب یہ کہتے ہیں کہ نیا سوال دیں تو نئے سوال کے آنے میں چھ ماہ لگ جائیں گے لہٰذا آپ یہ سوال کمیٹی کے سپرد کریں کیونکہ پنجاب کی سطح پر بڑی اہمیت کا اور زمینداروں کا یہ بنیادی سوال ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، دیکھتے ہیں۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ سٹیٹ بنک آف پاکستان کی ایک مانیٹرنگ پالیسی ہے جس کے تحت interest rate کا ایک level for all banks نکالا جاتا ہے جس کو kibor بھی بولتے ہیں اور اس کے اوپر مختلف بنک interest charge کرتے ہیں۔ اب جب کسان کی بات آتی ہے تو گورنمنٹ کا دعویٰ ہے کہ ہم ان کو آسان شرائط پر آسان قرضے مہیا کرتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری موصوف یہ فرمادیں کہ عام بنک کا ریٹ kibor plus interest 5.7 ہوتا ہے تو یہ 16 فیصد کس کی منظوری سے کسانوں کے اوپر اُن کا خون چوسنے کے لئے لگایا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم): جناب سپیکر! پہلی بات یہ ہے کہ اس کا mark up ریٹ پوچھا گیا ہے جس کا میں نے بتادیا ہے لیکن یہ کب سے ہے، کیوں ہے یا زیادہ ہے تو اس کی تفصیل ابھی میرے علم میں نہیں ہے۔ اگر یہ تفصیل چاہتے ہیں تو دوبارہ سوال کر دیں تب میں اس میں یہ تفصیل مہیا کر دوں گا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میں نے اس پر کچھ کہنا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آج کے دَور میں 16 فیصد interest کہاں پر ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پر کچھ عرض کر دوں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے جواب لینے دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! چونکہ میرا نام دو دفعہ آیا ہے اس لئے اگر آپ کہتے ہیں تو میں جواب دے دیتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان کا نام تو محبت میں آیا ہے۔ جز(د) میں یہ پوچھا گیا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کے اخراجات کتنے ہوئے ہیں جس کے حوالے سے سن لیں کہ 2015-16 میں ہیڈ آفس کے اخراجات 22 کروڑ 7 لاکھ 17 ہزار 351 روپے، زونل آفس کے اخراجات 14 کروڑ 28 لاکھ 83 ہزار 708 روپے ہیں جبکہ 2016-17 میں یہ اخراجات کم ہو کر ہیڈ آفس کے 13 کروڑ 79 لاکھ 56 ہزار 670 روپے اور زونل آفس کے اخراجات 9 کروڑ 18 لاکھ 75 ہزار 725 روپے ہیں۔ یہ راتوں رات کیسے فرق آ گیا، 2015-16 کے اخراجات کی تفصیل اور اس میں کمی کیسے آئی ہے یہ بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم): جناب سپیکر! میں معزز ممبر سے گزارش کروں گا کہ سال 2016-17 ابھی جاری ہے، یہ اخراجات سات آٹھ ماہ کے ہیں لیکن جب یہ سال پورا ہو گا تو یہ تقریباً برابر ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: اب قتیانہ صاحب بھی آ گئے ہیں جن کا یہ سوال ہے۔ میرے خیال میں اُن کو بھی سوال کرنے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے اس کی صرف تفصیل دے دیں۔ میں نے پہلے آپ سے اجازت لی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کوئی مسئلہ نہیں، ان کو سوال کرنے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مہربانی۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری اس کی تفصیل بتا دیں اور سب سے اہم سوال یہ ہے کہ کسانوں و زمینداروں کا جو خون چوس رہے ہیں اِن کو کس نے اجازت دی ہے کہ اس دَور میں بھی یہ 16 فیصد لے رہے ہیں جبکہ آپ کو پتا ہے کہ کم سے کم ریٹ پر بنک قرضے دینے کے لئے بڑے بے چین ہوتے ہیں، کیا یہ 16 فیصد سے کم ریٹ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور کتنا کم کر دیں گے؟ میری اس کے لئے آپ سے ادب سے التماس ہے کہ یہ انتہائی اہمیت کا حامل سوال ہے لہٰذا اسے آپ کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اس میں یہ بھی add کرنا چاہوں گا کہ جہاں تک میری انفارمیشن ہے کہ سٹیٹ بنک کا kibor ریٹ 5.7 فیصد ہے اور تمام بنک اس سے ایک یا دو فیصد اوپر

نیچے رکھ کرmaximum interest chargeکر سکتے ہیں لہٰذا کون سے قانون اور پالیسی کے تحت کسانوں کا خون چوسا جا رہا ہے کہ 16 فیصدinterestلے رہے ہیں؟ میرے خیال میں یہ سوال کمیٹی کے سپرد ہونا چاہئے کیونکہ آپ خود بھی کسان ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں۔ میں اس میںbiasedنہیں ہونا چاہتا لیکن میں نے آپ سب کی بات سن لی ہے اس لئے یہ سوال کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور دو ماہ کے اندر کمیٹی اپنی رپورٹ پیش کرے۔ اگلا سوال ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔

MR MUHAMMAD ANEES QURESHI: On his behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8446 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر صلاح الدین خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

میانوالی: محکمہ امداد باہمی کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*8446: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ امداد باہمی کے کتنے دفاتر اور ملازمین ہیں ان کے کام کیا ہیں؟

(ب) ضلع ہذا میں امداد باہمی کی انجمن ہائے امداد باہمی برائے زرعی قرضہ جات کتنی ہے؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ امداد باہمی کے تحت کوآپریٹو بنک کی کتنی شاخیں کس کس جگہ قائم ہیں؟

(د) ان بنکوں سے یکم جنوری 2015 سے آج تک کتنا قرض جاری ہوا ہے؟

(ہ) ان بنکوں کے کتنے ڈیفالٹر ہیں پانچ لاکھ سے زیادہ کے ڈیفالٹر کے نام، پتا جات مع رقم کی تفصیل بتائیں؟

(و) سال 17-2016 میں کتنا قرض کسانوں کو جاری کرنے کا ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم):

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ امداد باہمی کے 9 دفاتر اور ملازمین کی تعداد 59 ہیں کام تفصیلات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام عہدیدار	تعداد	کام تفصیلات
1	سرکل رجسٹرار	01	انچارج ضلعی دفتر امداد باہمی
2	اسسٹنٹ رجسٹرار	02	رجسٹریشن کوآپریٹو سوسائٹیز، منظوری حد قرضہ، عدالتی سماعت ثالثی کیسز وفصیلہ جات
3	اسسٹنٹ / ہیڈ کلرک	01	دفتری امور کے کام
4	انسپکٹرز کوآپریٹو سوسائٹیز	07	تحریک امداد باہمی کی ترغیب دینا اور انجمن ہائے باہمی کے کاروبار کا معائنہ کرنا اور اجراء قرضہ کی سفارش کرنا
5	سب انسپکٹرز کوآپریٹو سوسائٹیز	17	انجمن امداد باہمی کی کتب کا معائنہ کرنا، اجراء قرضہ کی سفارش کرنا اور وصولی کا تقاضا کرنا
6	سینئر کلرک	02	دفتری امور کے کام
7	جونیئر کلرک	12	دفتری امور کے کام
8	ڈرائیور	01	گاڑی چلانا
9	نائب قاصد	11	دفتری امور کے کام
10	مالی	01	پودوں کی دیکھ بھال کرنا
11	چوکیدار	02	دفتری ریکارڈ و سامان کی حفاظت کرنا
12	خاکروب	02	دفتر کی صفائی کرنا
میزان		59	

(ب) ضلع ہذا میں امداد باہمی کی انجمن ہائے امداد باہمی برائے زرعی قرضہ جات کی تعداد 395 ہیں۔

(ج) اس ضلع میں محکمہ امداد باہمی کے تحت کوآپریٹو بنک کی شاخیں درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام بنک	پتا
1	دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ میانوالی برانچ	بنک سٹریٹ میانوالی شہر، تحصیل وضلع میانوالی
2	دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ لیاقت آباد برانچ	غلہ منڈی لیاقت آباد، تحصیل پپلاں ضلع میانوالی

(د) ان بنکوں سے یکم جنوری2015 سے مورخہ 27۔02۔2017تک درج ذیل قرضہ جات قسم وار جاری ہوا۔

نمبر شمار	قسم/تفصیل قرضہ جات	میانوالی برانچ	لیاقت آباد برانچ	ٹوٹل ڈسٹرکٹ میانوالی
1	فصلی قرضہ جات	54025261	10578000	64603261
2	لائیوسٹاک فنانس	39040339	35072010	74112349
3	گولڈ فنانس	50675884	58310180	108986064
	میزان	143741484	103960190	247701674

(ہ) ضلع میانوالی کی دونوں برانچوں کے کل31 ڈیفالٹر ہیں۔ پانچ لاکھ سے زیادہ ڈیفالٹرز کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام سوسائٹیز	پتا	اصل زر	مارک اپ	کل قرضہ
1	داؤد خیل محلہ میرے خیل	انجمن امداد باہمی داؤد خیل محلہ میرے خیل، تحصیل وضلع میانوالی	213,040	605,987	819027
2	گلی محمد اکبر خان خنکی خیل	انجمن امداد باہمی گلی محمد اکبر خان خنکی خیل، تحصیل وضلع میانوالی	377,910	1,159,338	1537248
3	میانوالی محلہ مظفر سٹریٹ	انجمن امداد باہمی میانوالی محلہ مظفر سٹریٹ، تحصیل وضلع میانوالی	174,890	979,064	1153954
4	ڈیرہ ملک زاہد والا	انجمن امداد باہمی ڈیرہ ملک زاہد والا، تحصیل وضلع میانوالی	120,544	582,623	703167
5	ڈیرہ ہاتھی خیلاں والا	انجمن امداد باہمی ڈیرہ ہاتھی خیلاں والا، تحصیل وضلع میانوالی	349,504	1,012,908	1362412
6	میانوالی بلوچ سٹریٹ	انجمن امداد باہمی میانوالی بلوچ سٹریٹ، تحصیل وضلع میانوالی	298,900	860,539	1159439

7	موسیٰ خیل محلہ خلاص خیل	انجمن امداد باہمی موسیٰ خیل محلہ خلاص خیل، تحصیل و ضلع میانوالی		224,730	490,014	714744
8	مہانے خیلاں والا	انجمن امداد باہمی مہانے خیلاں والا، تحصیل و ضلع میانوالی		299,700	377,284	676984
میزان				2059218	6067757	8126975

(و) سال 17-2016 میں قرض کسانوں کو جاری کرنے کا ارادہ ہے۔

نمبر شمار	قسم / تفصیل قرضہ جات	میانوالی برانچ	لیاقت آباد برانچ	ٹوٹل ڈسٹرکٹ میانوالی
1	فصلی قرضہ جات	24300000	5906500	30206500
2	لائیوسٹاک فنانس	29000000	15838000	44838000
3	گولڈ فنانس	25000000	24048100	49048100
	میزان	78300000	45792600	124092600

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! جز(ب) پر میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ کوآپریٹو سوسائٹی بنانے کا معیار کیا ہے کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ محکمہ کے بندے کسی سے consult ہی نہیں کر رہے بلکہ اپنے favourite اور پسندیدہ لوگوں کو ملا کر خود ہی سوسائٹی بناتے ہیں اور خود ہی قرضے جاری کرتے ہیں اور کاشتکاروں سے تو کجا کسی سے consult ہی نہیں کرتے تو سوسائٹی بنانے کا کیا معیار ہے؟

جناب سپیکر: قریشی صاحب! آپ جز(ب) سے متعلق سوال کریں ناں۔ یہ تو آپ جنرل پالیسی پوچھ رہے ہیں کیونکہ سوال ضلع میانوالی سے متعلق ہے جس کا جواب دیا گیا ہے۔ اگر آپ اس سے متعلق سوال کریں گے تو میں بھی ان سے کہوں گا کہ وہ جواب دیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم): جناب سپیکر! کوآپریٹو سوسائٹی بنانے کے متعلق ضمنی سوال کیا گیا ہے تو میری گزارش ہے کہ 1997 سے نئی سوسائٹی بنانے پر وزیراعلیٰ پنجاب نے پابندی لگائی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: اب تو نئی کوآپریٹو سوسائٹی نہیں بنتی۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میرا مقصد یہی ہے کہ پرانے favourite بندے جو چلے آ رہے ہیں وہی سوسائٹی کے ممبر رہیں گے، نئے کاشتکار یا کسان شامل ہی نہیں ہو سکتے تو اس سے بڑی اور کیا گڑ بڑ ہو سکتی ہے تو اس حوالے سے وضاحت کر دیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم): جناب سپیکر! سوسائٹی کے اپنے الیکشن ہوتے ہیں اور ہم تو الیکشن کروانے کی اتھارٹی ہیں جبکہ سوسائٹی کے ممبران تو انہوں نے ڈالنے ہیں تو وہی اپنی پالیسی خود بناتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 8451 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پنجاب لیکوڈیشن بورڈ کی اراضی و دیگر تفصیلات

*8451: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کی حدود میں پنجاب لیکوڈیشن بورڈ کے تحت ڈیفالٹر کوآپریٹو فنانس کارپوریشنز کی کتنی اراضی پلازے اور دکانیں ہیں؟

(ب) ان سے سالانہ کتنی رقم موصول ہوتی ہے، کتنی دکانیں، پلازے اور اراضی پر لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے اور یہ قبضہ کب سے ہے۔

(ج) پنجاب لیکوڈیشن بورڈ میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور سالانہ اخراجات کی تفصیل بتائیں نیز اس کا دفتر کس جگہ واقع ہے اور اس کے مالک کا نام کیا ہے۔ پنجاب لیکوڈیشن بورڈ کے پاس کتنے افراد کے کیسز زیر التواء ہیں اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم):

(الف) پنجاب کوآپریٹو بورڈ برائے لیکوڈیشن 06.11.1991 PCBL کو متعدد کوآپریٹو فنانس کارپوریشنز میں ہونے والی مبینہ بد عنوانوں کے نتیجے میں معرض وجود میں آیا۔

اب یہ Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) Act, 1993 کے تحت کام کر رہا ہے۔ کل 102 فنانس کارپوریشنز کو ناپسندیدہ قرار دے کر مذکورہ ایکٹ کے شیڈول میں شامل کیا گیا۔

لاہور کی حدود میں متعدد اراضی ہائے، پلازہ جات اور دکانات پی سی بی ایل کی ملکیت ہیں۔ ان جائیدادوں کی تعداد میں کمی وبیشی ہوتی رہتی ہے مثلاً کچھ جائیدادیں فروخت کر دی گئیں اور لوگوں کے کلیم نمٹائے گئے۔ کچھ جائیدادیں عدالتوں کے حکم کے نتیجے میں کسی اور کی ملکیت قرار پائیں۔ اس طرح سے عوام الناس پی سی بی ایل کی جائیدادوں کی نشاندہی بھی کرتے رہتے ہیں۔ ابھی ان جائیدادوں کے کوائف کی تصدیق کا عمل جاری ہے۔

(ب) سالانہ آمدنی بصورت کرایہ/لیز = 2,03,45,193/- روپے

جہاں تک قبضہ کے سوال کا تعلق ہے اس بارے میں عرض ہے کہ پی سی بی ایل کی کچھ جائیدادوں پر قبضہ نہیں ہے اور کچھ پر جزوی یا مکمل قبضہ ہے۔ قبضہ جات کے عرصہ کے بارے میں مکمل کوائف کی تصدیق کی جا رہی ہے۔

(ج) ملازمین کے نام، عہدہ اور سالانہ اخراجات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب کوآپریٹوز بورڈ برائے لیکوڈیشن (پی سی بی ایل) کا دفتر بنک سکوائر مال ویو پلازہ نیلا گنبد لاہور میں واقع ہے اور یہ پی سی بی ایل کی ملکیت ہے۔ ادارہ ہذا میں کل 19,529 کلیم کیسز زیر التواء ہیں۔ دعوے داران نے اپنے واجبات / جزوی بقایاجات / منافع / پراویڈنٹ فنڈ حاصل کرنے کے لئے ادارہ ہذا کی یاددہانی (بذریعہ اخباری اشتہارات اور نوٹسز) کے باوجود رابطہ نہیں کیا ہے۔ جو رابطہ کر رہا ہے اسے ادائیگی کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ جاننا چاہوں گی کہ اس محکمہ کو بنانے کا مقصد کیا تھا اور کیوں حکومت پنجاب نے بنایا تھا؟

جناب سپیکر: یہ آج تو نہیں بنا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جب بھی بنا تو اس محکمہ کو بنانے کا مقصد کیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم): جناب سپیکر: میں اپنی بہن سے کہوں گا پنجاب کوآپریٹو بورڈ برائے لیکوڈیشن 06.11.1991 PCBL متعدد کوآپریٹو فنانس کارپوریشنز میں ہونے والی مبینہ بدعنوانیوں کے نتیجے میں معرض وجود میں آیا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری کی مہربانی کہ انہوں نے مجھے پڑھ کر جواب سنا دیا۔ جو محکمہ اداروں کے اندر ہونے والی بدعنوانیوں کو چیک کرنے کے لئے بنایا جائے تو اگر وہ خود ہی بدعنوانی اور مالی بے ضابطگیوں و کرپشن کا شکار ہو جائے تو پھر اس کا ایسی صورت میں کیا حل ہے؟ میں اس کی ایک مثال بھی ساتھ ہی دے دیتی ہوں تو انہیں وہاں سے بوٹی لینے میں آسانی ہو جائے گی کہ کچھ روز قبل اخبار میں اس محکمہ کے چیئرمین اور باقی تین چار افسران کو برطرف کیا گیا جنہیں ہمارے ایک ادارے نے گرفتار بھی کیا ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری ان لوگوں کے نام ایوان میں بتائیں جو افسران اس محکمہ کو اور باقی محکموں کو صحیح کرنے کے لئے تعینات کئے گئے تھے لیکن کرپشن کی وجہ سے وہ خود گرفتار ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ یہ محکمہ 1991 میں معروض وجود میں آیا اور اس دوران کئی افسران آئے اور کئی گئے۔ محترمہ میری بہن ابھی جو ذکر کر رہی ہیں تو یہ افسران کسی کرپشن پر معطل نہیں ہوئے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے محکمہ سے لسٹ مانگی کہ محکمہ کی کتنی properties ہیں تو محکمہ کے پاس کوئی حتمی لسٹیں نہیں ہوتیں۔ جب انہیں لسٹ فراہم کی گئی تو بعد میں ان کی تعداد میں کچھ اضافہ ہو گیا جس کی بابت وزیر اعلیٰ صاحب کے علم میں بات آئی تو انہوں نے متعلقہ افسران کو معطل کر کے انکوائری لگا دی۔ محترمہ کا سوال تھا کہ لاہور میں محکمہ کی کتنی properties ہیں تو ان کے متعلق کوئی ضمنی سوال کریں گی تو ان کا جواب دینے کے ہم پابند ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے جو بات کی ہے وہ اس کا جواب کچھ اور دے رہے ہیں۔ میں نے پوچھا ہے کہ اخبارات میں شائع ہونے والی خبر کے مطابق چند روز پہلے اس محکمہ کے چیئرمین اور چند افسران کو کرپشن اور بدعنوانی کے معاملات پر ہمارے ایک ادارے نے گرفتار کیا ہے جس پر معزز پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے ہیں کہ وزیر اعلیٰ نے معطل کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ کا تو اس سے تعلق ہی نہیں

کیونکہ میں نے تو اخبار میں خبر پڑھی ہے جس پر میں ضمنی سوال کر رہی ہوں کہ ان لوگوں کے نام تو ہمیں بتائیں کہ وہ کون لوگ ہیں؟ اگر وزیراعلیٰ ان لوگوں کو کرپشن پر معطل کریں تو میرا خیال ہے کہ محکمے صحیح کام کرنا شروع کر دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس حوالے سے آپ تحریک التوائے کار دے دیں تو محکمہ سے ساری بات پوچھ لیں گے اور بہتر یہی رہے گا۔ اس سوال کے متعلق آپ ضمنی سوال کر سکتی ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! بات صرف اتنی ہے کہ میں سوال گندم کر رہی ہوں اور جواب چنا دیا جا رہا ہے تو یہ کوئی جواب نہیں ہے۔ میں نے پوچھا ہے کہ برطرف جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ گرفتار نہیں ہوئے بلکہ وزیراعلیٰ نے معطل کئے ہیں۔ اخبارات جھوٹ بولتے ہیں یا معزز پارلیمانی سیکرٹری بے چارے جنہیں آج پہلی دفعہ ذمہ داری ملی ہے کیونکہ اس سے پہلے تو محکمہ کی طرف سے انہوں نے کبھی جواب نہیں دیئے۔ سوال کو خود re-check کر لیں محکمہ کے لوگ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں تو اسے re-check کر لیں کہ جو بات میں کہہ رہی ہوں وہ غلط ہے یا جو جواب یہ دے رہے ہیں وہ غلط ہے؟ اس طرح تو نہیں کہ میں تحریک التوائے کار لاؤں۔ میں نے ڈیڑھ سال پہلے سوال کیا تھا جس کی باری اب آئی ہے۔ ہماری تحریک التوائے کار تو پہلے ہی اتنی زیادہ pending پڑی ہوئی ہیں جن کے جواب محکمے نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ہماری محترمہ بہن نے جو سوال کیا ہے کہ لاہور کی حدود میں پنجاب کوآپریٹو۔۔۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ جز(ب) ہے جبکہ میں نے جز(الف) کے حوالے سے پوچھا ہے کہ چیئرمین اور چند افسران گرفتار ہیں تو ان کے نام بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم): جناب سپیکر! کوئی افسر گرفتار نہ ہوا ہے صرف چیئرمین مشتاق انجم کو برطرف کیا گیا ہے اور مزید انکوائری ایک محکمہ کے زیر التواء ہے۔ اگر کوئی بے ضابطگی سامنے آئے گی تو قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز(ب) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے کہ سالانہ آمدن اور کرایہ لیز کی جو تفصیل دی گئی ہے یہ کن کن پلازوں کی ہے اور کون کون سی دکانیں وزرعی اراضی اس میں آتی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم): جناب سپیکر! لاہور کی زرعی اراضی کی تعداد 26 ہے، پلازہ جات کی تعداد 6 ہے، دکانات 44 ہیں جن کی یہ آمدن ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری سے آپ کے توسط سے جاننا چاہوں گی کہ Hospitality Inn Hotel کے ساتھ نیشنل ٹاور کے ساتھ محکمہ کی کچھ دکانیں اور دفاتر ہیں تو وہاں سے محکمہ کو کتنی آمدن ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم): جناب سپیکر! اس وقت میرے پاس اس حوالے سے کوئی معلومات نہیں ہیں تو میں یہ کہوں گا کہ یہ اس حوالے سے fresh question کر لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال میں تفصیل ہی تو مانگی ہے تو مجھے تفصیل نہیں دی گئی اس لئے میں ضمنی سوال کر کے دوبارہ تفصیل مانگ رہی ہوں کیونکہ میں نے سوال ہی یہ پوچھا ہے کہ مجھے detail بتائیں کہ کتنی دکانیں ہیں اور ان سے کتنی آمدن ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم): جناب سپیکر! نیشنل ٹاور کے ساتھ ہماری پندرہ دکانیں ہیں۔

جناب سپیکر: آمدن بھی بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی (خواجہ محمد وسیم): جناب سپیکر! میرے پاس فی الحال اس کا جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر8497ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے ---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے، اگلا سوال نمبر8122محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر8438ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر8439بھی ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔تمام سوالات ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سرگودھا: بھیرہ میں ٹیکنیکل اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*8122: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ میں واقع ٹیکنیکل اداروں اور ان کے سربراہوں کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ب) ان ادارہ جات میں طلباء کو جو تعلیم دی جا رہی ہے، اس کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان ادارہ جات سے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کو مالی امداد کس شرح سے کتنی دی جاتی ہے؟

(د) ان ادارہ جات کو حکومت نے مالی سال 16-2015 میں کیا کیا سہولیات اور فنڈز فراہم کئے تفصیل فراہم کی جائے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ میں صرف ایک عدد ٹیکنیکل ادارہ ہے:

نام ادارہ:	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بھیرہ
نام سربراہ:	میاں مصباح الدین
عہدہ:	انچارج پرنسپل
گریڈ:	17
تعلیمی قابلیت:	ایم ایس سی انجینئرنگ

(ب) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بھیرہ میں درج ذیل کورسز کی تعلیم دی جاتی ہے۔

24ماہ دورانیہ کے کورسز

1- ایچ وی اے سی آر 2- الیکٹریشن

3- الیکٹرانکس 4- ویلڈنگ

06ماہ دورانیہ کے کورسز

1- کوانٹٹی سروئیر 2- ایچ وی اے سی آر

3- ویلڈنگ 4- آٹوکیڈ

(ج) درج ذیل شارٹ کورسز (انڈسٹری ڈیمانڈ ڈرون) میں فی طالب علم ایک ہزار روپے فی ماہ مالی امداد دی جاتی ہے۔

1- کوانٹٹی سروئیر 2- ایچ وی اے سی آر

3- ویلڈنگ 4- آٹوکیڈ

(د) طلباء کو ٹریننگ مٹیریل کے علاوہ شارٹ کورسز میں ایک ہزار روپے فی ماہ مالی امداد دی جاتی ہے۔مالی سال16-2015میں مندرجہ ذیل فنڈز فراہم کئے گئے۔

1- نان سیلری: 1169000

2- شارٹ کورسز کی مد میں فراہم کردہ رقم= 1963145

فنانس کارپوریشنز کے ملازمین کو ادائیگیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8438:ڈاکٹر محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ):کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ فنانس کارپوریشنز کے ملازمین کو لیکوڈیشن بورڈ پنجاب ان کے بقایا جات کلیم کی ادائیگیاں نہیں کر رہا اس کی وجوہات بیان کی فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

بحوالہ لیکوڈیشن بورڈ میٹنگ بتاریخ30.04.2009 کو یہ فیصلہ ہوا کہ برانچ کے قرضہ جات ادائیگی کی ذمہ داری کالعدم کارپوریشنز کے ملازمین پر تھی اور انہوں نے لون لیجر ادارہ ہذا کو فراہم نہیں کئے جس کی بناء پر بورڈ نے ان کے ذاتی بقایا جات کلیم کی ادائیگی روک دی تھی۔ تاہم جن کالعدم کارپوریشنز کے اثاثہ جات ان کے قرضہ جات سے زائد تھے ان کے ملازمین کو ادائیگی کرنے کے لئے اگلے بورڈ کی میٹنگ میں یہ معاملہ بورڈ کے سامنے رکھا جائے گا۔

سیالکوٹ: ڈسکہ میں انجمن ہائے امداد باہمی سے متعلقہ تفصیلات

*8439: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سیالکوٹ کی تحصیل ڈسکہ میں کتنی منظور شدہ انجمن ہائے امداد باہمی ہیں ان کی مکمل تفصیلات دی جائیں۔

(ب) کتنی غیر قانونی انجمن ہائے امداد باہمی ہیں اور ان کے خلاف کیا کیا قانونی کارروائی کی گئی ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع سیالکوٹ کی تحصیل ڈسکہ میں کل 208 منظور شدہ انجمن ہائے امداد باہمی ہیں جن کی قسم وار تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	قسم انجمن ہائے امداد باہمی	تعداد انجمن ہائے
1۔	غیر محدود ذمہ داری قرضہ کی انجمن ہائے	146
2۔	محدود ذمہ داری قرضہ کی انجمن ہائے	6
3۔	کوآپریٹو انڈسٹریل رورل ڈویلپمنٹ پروگرام	9
4۔	کوآپریٹو سروس انجمن ہائے	2
5۔	کوآپریٹو سروس ڈویلپمنٹ انجمن ہائے	6
6۔	کوآپریٹو ڈویلپمنٹ انجمن ہائے	2
7۔	کوآپریٹو فارم سروس انجمن ہائے	5
8۔	کوآپریٹو کمیشن شاپ	1
9۔	کوآپریٹو اربن انجمن ہائے	1
10۔	کوآپریٹو ٹریکٹر آپریشن انجمن ہائے	1
11۔	کوآپریٹو ویلیج آرگنائزیشن تحفظ خوراک وفروغ پیداوار پروگرام	29

(ب) ضلع سیالکوٹ کی تحصیل ڈسکہ میں کوئی بھی غیر قانونی انجمن ہائے امداد باہمی نہ ہے، تمام انجمن ہائے امداد باہمی محکمہ امداد باہمی سے رجسٹرڈ شدہ ہیں۔

میانوالی: محکمہ امداد باہمی کے جاری کردہ قرضہ جات اور وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*8497: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میانوالی میں محکمہ امداد باہمی کے ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کیا ہیں؟

(ب) اس ضلع میں سال16-2015 کے دوران کسانوں کو کتنی رقم کس کس فصل کے لئے فراہم کی گئی؟

(ج) یہ رقم کتنی شرح سود پر دی گئی تھی؟

(د) کتنے افراد سے رقم وصول کر لی گئی ہے اور کتنے افراد سے وصول کرنی ہے۔

(ہ) کیا جن افراد سے یہ رقم وصول کرنی ہے وہ حکومت ان کو معاف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) محکمہ امداد باہمی، ضلع میانوالی کے ملازمین کے نام عہدہ اور گریڈ کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع میانوالی میں سال16۔2015 فصل ربیع کے لئے مبلغ ایک کروڑ59 لاکھ 74 ہزار 500 روپے اور فصل خریف کے لئے مبلغ ایک کروڑ 56 لاکھ 60 ہزار 940 روپے کا قرض جاری کیا گیا۔

(ج) جز (ب) میں جو رقم قرضہ دی گئی ہے اس پر شرح مارک اپ 16 فیصد ہے۔

(د) قرضہ کی رقم 100 فیصد وصول کر لی گئی ہے۔

(ہ) کیونکہ رقم قرضہ 100 فیصد وصول ہو چکی ہے لہٰذا کوئی نادہندہ نہیں ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ساہیوال: زونل آفس کوآپریٹو بنک میں ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

1103: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زونل آفس کوآپریٹو بنک ساہیوال میں کس گریڈ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ و عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) ان ملازمین کی بھرتی کب ہوئی اور ان کی تعلیم کیا ہے؟

(ج) زونل آفس ساہیوال کے لئے14-2013 اور15-2014 کے لئے کس کس مد میں کتنا کتنا بجٹ مختص کیا گیا اور کہاں کہاں خرچ ہوا؟

(د) مذکورہ بالا عرصہ کا آڈٹ کروایا گیا؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ ساہیوال کے زونل آفس میں کام کرنے والے ملازمین کے گریڈ، نام، عہدہ وعرصہ تعیناتی کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان ملازمین کی تاریخ بھرتی اور تعلیم کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان میں سے زیادہ تر منیجرز کی تعلیم ماسٹرز ہے چند لوگ میٹرک یا انٹر ہیں کیونکہ ان لوگوں کے پاس برانچ میں کام کرنے کا وسیع تجربہ ہے اور سٹاف سروس رولز کے تحت کم تعلیم والے افراد کو بنک سے فارغ نہیں کیا جا سکتا۔ بنک میں کوالیفائیڈ منیجرز اور آفیسرز بھرتی کئے گئے جن کا تحریری امتحان نیشنل ٹیسٹنگ سروس(NTS)اور پینل انٹرویو انسٹیٹیوٹ آف بنکرز پاکستان(IBP) / بنک پینل کے ذریعہ کروایا گیا بعد میں ان کی ٹریننگ بھی کروائی گئی اور مستقبل میں بھی ایسی ہی بھرتیاں کی جائیں گی۔ مرحلہ وار پرانے سٹاف کو نئے کوالیفائیڈ سٹاف سے تبدیل کر دیا جائے گا۔ ان ملازمین کی تاریخ بھرتی اور تعلیم کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) چونکہ مورخہ 01.04.2014 کو زونل آفس ساہیوال کو الگ زون کی حیثیت دی گئی اس لئے سال 14-2013 کے بجٹ اور خرچہ کی تفصیل نہ ہے اور 15-2014 کے لئے جس مد میں جو بجٹ مختص کیا گیا اور جتنا خرچ ہوا اس کی مد وار تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ساہیوال زون کی تمام برانچوں کے ساتھ ڈسٹرکٹ کورٹس ساہیوال برانچ کا آڈٹ بھی کروایا گیا تھا۔ مزید برآں 2015 کے منظور شدہ پلان کے مطابق بھی آڈٹ کیا جائیگا۔

ڈسکہ: نیشنل انڈسٹریل کوآپریٹو کارپوریشن کے متاثرین کو ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

1758: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ): کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

نیشنل انڈسٹریل کوآپریٹو کریڈٹ کارپوریشن جنرل بس سٹینڈ ڈسکہ برانچ کے کتنے اکاؤنٹ ہولڈرز کو 100 فیصد ادائیگی ہو چکی ہے (لیکویڈیشن بورڈ پنجاب) اور کتنے اکاؤنٹ ہولڈر ایسے

ہیں جن کے بقایا جات ابھی ادا ہونے والے ہیں ان کو ادائیگیاں کیوں نہیں کی گئیں، وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

نیشنل انڈسٹریل کوآپریٹو کریڈٹ کارپوریشن جنرل بس سٹینڈ ڈسکہ برانچ میں کل 125 اکاؤنٹ ہولڈرز کے کلیم واجب الادا تھے۔ جن میں سے 122 اکاؤنٹ ہولڈرز کو ادائیگی کی جا چکی ہے باقی افراد نے ادارہ ہذا کی یاد دہانی کے باوجود اپنے بقایا جزوی کلیم کی ادائیگی کے لئے رابطہ نہیں کیا۔

سیالکوٹ: ڈسکہ میں کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی سے متعلقہ تفصیلات

1760: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

ڈسکہ میں جو منظور شدہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں کیا ان میں بجلی اور سوئی گیس کی سہولیات فراہم کر دی گئی ہیں اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

سرکل رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز سیالکوٹ نے رپورٹ کی ہے کہ ضلع سیالکوٹ کی تحصیل ڈسکہ میں کوئی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی نہ ہے۔

ضلع لیہ میں ڈسٹرکٹ آفیسر / ڈسٹرکٹ مینجر (ٹیوٹا) کی تعیناتی سے متعلق تفصیلات

1775: چودھری اشفاق احمد: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں ڈسٹرکٹ آفیسر / ڈسٹرکٹ مینجر (ٹیوٹا) کی تعیناتی کا طریق کار، تعلیم اور عرصہ تعیناتی بتائیں؟

(ب) ڈسٹرکٹ مینجر / ڈسٹرکٹ آفیسر ٹیوٹا ضلع لیہ میں موجودہ آفیسر سے قبل گزشتہ دس سال میں تعینات رہنے والے آفیسرز کے نام اور ان کا عرصہ تعیناتی بتائیں کتنے اور کون کون سے آفیسر حکومت کی پالیسی کے عرصہ تعیناتی سے زیادہ عرصہ تعینات رہے اور ان کو ضلع لیّہ میں عرصہ تعیناتی کی میعاد سے زیادہ تعینات رکھنے کی وجوہات بتائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) ٹیوٹا سروس ریگولیشن 2011 کے تحت ٹیوٹا کے ڈسٹرکٹ مینجر کی تقرری کے قواعد و ضوابط درج ذیل ہیں:

(i) تعیناتی بذریعہ اشتہار ہو گی (Flag–A) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) تعلیم اور تجربہ حسب ذیل ہیں:۔

متعلقہ شعبہ میں ماسٹر ڈگری۔ گریجویٹ انجینئر یا متعلقہ شعبہ کی پیشہ ورانہ قابلیت کا حامل ہو اور متعلقہ شعبہ میں چار سال کا تجربہ مع کمپیوٹر سے واقفیت (Flag–B) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iii) ایسی تمام تقرریاں مخصوص جگہ /ادارہ کے حوالے سے ہوتی ہیں لیکن اتھارٹی کو مکمل اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ حسب ضرورت ڈیوٹی / ذمہ داریاں تبدیل کر دے (Flag–C) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

(i) ضلع لیہ میں گزشتہ دس سال کے دوران مندرجہ ذیل افسران تعینات رہے:۔

1. انجینئر محمد فاروق اعوان (26.06.2002 تا 18.05.2005) 2 سال 11 ماہ
2. انجینئر محمد اسد خان (19.05.2005 تا 28.10.2016) گیارہ سال پانچ ماہ
3. انجینئر محمد فاروق اعوان (29.10.2016 سے تعینات ہیں) 4 ماہ تا حال

(ii) ٹیوٹا میں کسی آفیسر کے عرصہ تعیناتی کے حوالے سے کوئی خصوصی ضابطہ نہ ہے تاہم ادارہ مقامی ضروریات اور افسران کی کارکردگی کے پیش نظر ان کی تعیناتی کسی ایک سٹیشن پر جاری رکھ سکتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے۔

معزز ممبران اسمبلی کا مشاہرہ دیگر اسمبلیوں کے ممبران کے برابر کرنے کا مطالبہ

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں معزز ممبران نے اپنے مشاہرہ کے متعلق بات کی تھی کہ ہمارا مشاہرہ پاکستان کے دیگر صوبہ جات کے ممبران کے برابر ہی کر دیا جائے۔ ہمارے وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان نے کہا تھا کہ جملہ اراکین کی رائے لے لی جائے چنانچہ سب کے دستخط ہو گئے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا مشاہرہ دیگر صوبوں کے برابر کر دیا جائے۔ اگر اور نہیں تو کم از کم خیبر پختونخوا کے ممبران کے برابر ہی ہمارا مشاہرہ اور الاؤنسز کے ساتھ کر دیا جائے۔ تمام صوبوں سے کم ہمارا مشاہرہ ہے بڑا بھائی ہونے کے ناتے ہمیں یہ سزا مل رہی ہے کہ ہمارا مشاہرہ ہماری تنخواہ تمام صوبوں سے کم ہے لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ دیگر صوبوں کے برابر ہی ہمارا مشاہرہ کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جنہوں نے آپ سے وعدہ کیا تھا وہ آتے ہیں تو پھر پوچھ لیتے ہیں۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! یہ ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: مہربانی کریں، ایسا نہ کریں۔ ابھی وہ بھی موجود نہیں جنہوں نے وعدہ کیا تھا۔ نہیں ایسا نہ کریں آپ کی مہربانی۔ اب توجہ دلاؤ نوٹس کا وقت ہے لیکن انہیں وزیر قانون کے آنے تک pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہاں پر منسٹر صاحب نہیں ہیں، معزز پارلیمانی سیکرٹری بھی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: کس کے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جہلم میں سپیشل بچوں کا سکول ہے میں disable بچوں سے متعلق تھوڑی سی بات کرنا چاہتی ہوں اور توجہ بھی چاہتی ہوں کہ وہاں ایک اقصیٰ شاہد لڑکی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ جی، فرمائیں!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! بلال ٹاؤن جہلم میں Government High School for Deaf and Dumb ہے، ابھی ڈیٹ شیٹ دی گئی ہے جس کے مطابق ان بچوں نے اپنا امتحان راولپنڈی میں دینا ہے۔ ڈیٹ شیٹ کے مطابق 17-03-16 کو پہلا پرچہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ تحریک لائیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ابھی اس میں ٹائم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ کل لے آئیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ

چودھری اشفاق احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1775 ٹیوٹا سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس کے بعد آفس سے رابطہ کر لیں۔

چودھری اشفاق احمد: جی، کیا فرمایا؟

جناب سپیکر: اس سوال پر یہاں بات نہیں ہو سکے گی چونکہ یہ غیر نشان زدہ سوال ہے۔ آپ آفس میں مل لیں پھر بات کر لیں گے۔

چودھری اشفاق احمد: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 176/17 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔ جی، انصاری صاحب!

وزیر آباد کے سینکڑوں گورنمنٹ پرائمری سکول بنیادی سہولیات سے محروم

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ "ایکسپریس" کی اشاعت مورخہ 14۔فروری 2017 کی خبر کے مطابق وزیر آباد درجنوں پرائمری سکول سہولیات سے محروم، طلباء مشکلات کا شکار، 71 چاردیواری، 40 بجلی کے بغیر ہیں۔ 91 سکولز چلانے کے لئے صرف ایک ایک ٹیچر تعینات ہے۔ صاف پانی بھی دستیاب نہیں۔ متعدد سکولز میں سکیورٹی کا کوئی انتظام نہیں نوٹس لیا جائے عوامی حلقے۔" تفصیلات کے مطابق وزیر آباد کے سینکڑوں گورنمنٹ پرائمری سکولز بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔ وزیر آباد میں گورنمنٹ پرائمری سکولز کی تعداد 535 ہے جن میں سے 91 سکول سنگل ٹیچر چلا رہے ہیں۔ پانچ کلاسز کو ایک ہی میل یا

فی میل ٹیچر پڑھا رہے ہیں۔71 سکول چار دیواری اور40 سکول بجلی جیسی بنیادی ضرورت کے بغیر چلائے جا رہے ہیں، ستم ظریفی کی بات یہ ہے کہ صاف پانی کی عدم دستیابی سارے پرائمری سکولز کا مسئلہ ہے۔ حکومت پنجاب نے پرائمری سکولز کی حالت بہتر بنانے کے لئے اربوں روپے کے فنڈز مہیا کئے ہیں مگر تا حال محکمہ تعلیم کے افسران کی ناقص تعلیمی پالیسیوں کی بدولت پرائمری سکولز کی حالت تسلی بخش نہ ہے۔ سکولز میں سکیورٹی کا کوئی انتظام نہیں ہے چوکیدار نہ ہونے کی وجہ سے بچے خود ہی گیٹ پر ڈیوٹی دیتے نظر آتے ہیں۔ متعدد سکولز کے باہر گندگی کے ڈھیر ہیں جس کی وجہ سے بچے بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ عوامی سماجی حلقوں نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت دیگر شعبہ جات کے ساتھ ساتھ سکولز کے حالات پر بھی توجہ دے تاکہ بچوں کو معیاری تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے نمبر 51/17 جناب احمد خان بھچر کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی سال2009 سے لاہور شہر اور۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا آرام آرام سے پڑھیں۔

لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کی طرف سے مناسب انتظام نہ ہونے کی وجہ سے سینکڑوں بسیں ناکارہ ہونے کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی سال2009 سے لاہور شہر اور گردونواح جن میں شیخوپورہ، مریدکے، کامونکے، پتوکی اور قصور کے لئے عوام الناس کو سفری سہولیات فراہم کر رہی ہے اور ہزاروں مسافر خواتین و حضرات اس معیاری اور سستی سروس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ساٹھ سال سے زائد عمر کے مسافروں کے لئے مفت سفری سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ معزز ایوان کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ شہر میں چلنے والی سی این جی، اے سی بسیں چائنا سے منگوائی گئی ہیں نہ کہ ترکی سے اور اس وقت شہر اور گردونواح میں 25 روٹوں پر 350 بسیں چلائی جا رہی ہیں۔ مزید یہ کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہ ہے کہ بادامی باغ پر کھڑی بسیں ناکارہ ہو

رہی ہیں بلکہ بسوں کو پارک کرنے کے لئے مناسب انتظامات موجود ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ لاہور ریلوے سٹیشن ڈپو Punjab Mass Transit Authority کے حوالے کیا گیا ہے جس کی وجہ سے شہر میں مزید 200 نئی اے سی ڈیزل بسوں کی شمولیت ہے جو عنقریب عوام الناس کو بہترین سروسز مہیا کر سکیں گی۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ حجاب کے بارے میں لاء منسٹر اور وزیر تعلیم کے درمیان کافی contradiction پایا جاتا ہے۔ میری استدعا ہے کہ ہمیں بتایا جائے کہ اس پر حکومت کی کیا پالیسی ہے؟ لاء منسٹر صاحب یا وزیر تعلیم ایوان میں آ کر ہمیں اعتماد میں لیں کیونکہ میڈیا اور ہمارے مذہبی حلقوں کی جانب سے مختلف آراء آ رہی ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ وزیر تعلیم یا لاء منسٹر کو بلائیں اور حکومت کا پالیسی بیان دیں کہ حکومت کیا چاہتی ہے؟

جناب سپیکر: اس پر کل بات ہو گئی تھی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! وہ یہاں ایوان میں آ کر بات کریں کہ اس پر حکومت کی پالیسی کیا ہے؟

جناب سپیکر: اس پر کل بات ہو گئی تھی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 181/17 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ!

ڈینٹل ہسپتال لاہور میں طبی سہولیات کا فقدان

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "سماء" کی اشاعت مورخہ 16-فروری 2017 کی خبر کے مطابق پنجاب ڈینٹل ہسپتال کوڑے کا ڈھیر بن گیا۔ سینئر ڈاکٹرز اپنے مہنگے پرائیویٹ کلینک چلانے میں مصروف،

غریب مریضوں میں ہیپاٹائٹس بانٹنے لگا، ہسپتال میں دانت بنانے والی لیبارٹری میں بلیوں اور چوہوں کا راج، لیبارٹری میں ہر طرف گندگی ہی گندگی، لیبارٹری میں پانی کھڑا ہونے سے کام کرنے والے ڈاکٹرز کو مشکلات کا سامنا، ڈینٹل ہسپتال کے شعبہ آپریٹوڈینٹسٹری میں طبی آلات خراب، بیشتر ڈینٹل یونٹس عرصہ دراز سے بند، ہسپتال میں ناقص آلات سے مریضوں کا علاج کیا جانے لگا، ہسپتال میں آلات کی صفائی کا کوئی انتظام نہیں، محکمہ صحت اور انتظامیہ کی بے حسی کے باعث ہسپتال میں مریضوں کے لئے طبی سہولیات ناکافی ہیں۔ پنجاب کے سب سے بڑے ڈینٹل ہسپتال میں سہولیات کا فقدان ہے۔ حکومت اور محکمہ صحت نے متعدد بار ہسپتال کی حالت زار بہتر بنانے کے اعلانات تو کئے ہیں لیکن ٹھوس پیشرفت نہیں ہو سکی لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 182/17 محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ باسمہ چوہدری اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر!

مانانوالہ میں زیر تعمیر ہسپتال مکمل ہونے سے قبل کھنڈرات میں تبدیل

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" کی اشاعت مورخہ 22۔فروری 2017 کی خبر کے مطابق مانانوالہ جو کہ پانچ یونین کونسلز پر مشتمل ہے اور ایک تاریخی قصبہ ہے جو کہ شیخوپورہ فیصل آباد روڈ کے سنگم میں واقع ہے اور آبادی بھی تقریباً پانچ لاکھ سے زائد ہے مگر ستم ظریفی کی انتہا ہے کہ شہریوں کے لئے چھ کروڑ کی گرانٹ سے زائد رقم سے زیر تعمیر سول ہسپتال چار سال میں بھی پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔ عمارت افتتاح سے قبل ہی کھنڈرات کا نمونہ پیش کرنے لگی۔ افسران نے کمیشن کے چکر میں مشینری قبل از وقت خرید لی جو مختلف ہسپتالوں میں پڑی زنگ آلود ہو رہی ہے۔ حکومت کی فروغ صحت کی پالیسی کے دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے ہیں۔ عوام بے چاری عطائی ڈاکٹرز اور پرائیویٹ مہنگے ہسپتالوں میں علاج معالجہ کرانے پر مجبور غریب شہری مزید بیماریوں کا شکار ہو کر لقمہ اجل بن رہے ہیں جن کا کوئی

بھی پرسان حال نہیں ہے۔ شہریوں نے حکام سے نوٹس کی اپیل کی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب آنے تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 195/17 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

جان بچانے والی ادویات کی تیاری میں غیر معیاری اجزاء کا استعمال

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" کی اشاعت مورخہ 21- فروری 2017 کی خبر کے مطابق ملک بھر میں جان بچانے والی ادویات سمیت دیگر بیماریوں سے بچاؤ کے لئے استعمال ہونے والی ادویات کی تیاری کے دوران غیر معیاری اجزاء کا استعمال ہونے کا خوفناک انکشاف ہوا ہے۔ ملک کی نامور فارماسیوٹیکل کی 67 بڑی کمپنیز کی تیار ہونے والی مختلف ادویات کا رزلٹ غیر معیاری ثابت ہونے کے باوجود Provincial Quality Control Board اور Drug Regulatory Authority بااثر مافیا کے خلاف کارروائی کرنے سے قاصر ہو گئی ہے۔ انسانی جانوں کے لئے خطرناک قرار دی جانے والی غیر معیاری ادویات کی فراہمی پر سال 16-2015 میں غیر معیاری ادویات ثابت ہونے کے باوجود پابندی کا سامنا کرنے والی کمپنیز کو سال 17-2016 میں نئی خرید و فروخت سمیت مبینہ رشوت کے عوض مزید نئی ادویات کی خرید اور مستعد قرار دے کر نئے ٹھیکے بھی جاری کر دیئے گئے۔ غیر معیاری ادویات کا استعمال کرنے پر شہری سستی موت لینے پر مجبور ہو گئے ہیں جبکہ 67 ادویات میں سے صرف 23 ادویات کے بیچ کو مارکیٹ میں فروخت کے لئے روکا گیا جبکہ باقی 44 ادویات میں غیر معیاری اجزاء کی موجودگی کی رپورٹس کو منظر عام پر نہیں لایا گیا لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب آنے تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 241/17 ملک محمد وارث کلو کی ہے وہ اپنی تحریک التوائے کار out of turn پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، ملک محمد وارث کلو اپنی تحریک پیش کریں۔

صوبہ بھر کے سکولوں اور کالجوں میں منشیات کے استعمال میں اضافہ

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ بھر میں خصوصی طور پر سکولز اور کالجز میں منشیات کی بڑھتی ہوئی لعنت نے جہاں ایک طرف والدین کے لئے شدید مشکلات پیدا کر دی ہیں تو دوسری طرف نشہ آور اشیاء سے چھٹکارا پانے کے لئے جو علاج گاہیں بنی ہوئی ہیں ان کے ناروا سلوک نے تو والدین کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ نشہ سے چھٹکارا کی علاج گاہوں میں مریضوں کا علاج کرنے کی بجائے ان کے والدین کی جیبوں پر نظر رکھی جاتی ہے۔ بدقسمتی کے مارے یہ لوگ جب ایسی علاج گاہوں میں جاتے ہیں تو اُن سے بہت ناروا سلوک کیا جاتا ہے۔ اکثر علاج گاہوں میں 100 دن کے علاج کے تقریباً 18 لاکھ روپے صرف ایک مریض سے وصول کئے جاتے ہیں۔ یہاں پر جو ادویات مریضوں کو دی جاتی ہیں ان کے استعمال سے مریض ہر وقت نشے میں رہتا ہے ان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت تقریباً ختم ہو جاتی ہے اور علاج گاہ سے discharge ہونے کے بعد بھی مریض کو مسلسل دوائی کھانا پڑتی ہے۔ وہ ادویات کا نسخہ بھی مریض کو نہیں دیتے اور کہتے ہیں کہ یہ ادویات صرف انہی کے ہاں دستیاب ہیں اور اس پر ستم ظریفی یہ کہ ان علاج گاہوں میں مریضوں کو نشہ آور چیزوں کے حصول میں کوئی مشکل نہیں ہوتی وہاں باقاعدہ منشیات سپلائی کی جاتی ہے۔ ایسی علاج گاہیں سرفہرست ہیں جو والدین کا خون نچوڑنے کے علاوہ مریضوں کو بھی موت کی وادی میں دھکیل دیتے ہیں۔ ایسے بہت سے لوگوں کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں جو اس طرح کی زیادتیوں کا شکار ہوئے۔ ایسی مہنگی علاج گاہوں بلکہ موت کے سوداگروں کو عبرت کا نشان بنا دینا چاہئے اور ان کے خلاف فوری طور پر کارروائی ہونی چاہئے تاکہ نوجوان نسل کو تباہی سے بچایا جا سکے۔ یہ لوگ علاج کی بجائے موت بانٹتے ہیں اور دکھوں کے مارے والدین سے ان کی زندگی کی جمع پونجی بھی چھین لیتے ہیں۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد لوگ نفسیاتی مریض بن جاتے ہیں اور دکھوں کے مارے والدین جیتے جی مر جاتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے اس پر قابو پانے کی ضرورت ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! اس میں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ نے اس میں ایک جو نام لیا ہے۔ میرے خیال میں آپ اس کو دوبارہ درست ہی کر لیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ اس نام کو delete کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! اس کے علاوہ وہ جواب پڑھ دیں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میں نے ایک قرارداد جمع کروائی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، قرارداد؟

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! جی، میں نے ایک تحریک التوائے کار جمع کروائی ہے۔ اگر آپ اس تحریک التوائے کار کو out of turn لے لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ دونوں آپس میں بات کر لیں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! یہ بڑا اہم issue ہے۔ آپ رولز relax کر کے مجھے یہ out of turn پڑھنے کی اجازت دیں۔ وہ ادارے جو 70 سے 80۔ ارب روپے سالانہ منافع کما رہے ہیں۔۔۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1293 میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

گوجرانوالہ: تھانہ صدر کامونکی کی حدود میں مبشر بیگ نامی شہری کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

1293: میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 6۔ جنوری 2017 کو تھانہ صدر کامونکی ضلع گوجرانوالہ کی حدود میں مبشر بیگ نامی شہری کو ڈاکوؤں نے کار روک کر فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کا مقدمہ نمبر 17/7 تھانہ صدر کامونکی میں درج ہے مگر ملزمان گرفتار نہیں ہوئے اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے خیال میں اس میں تھوڑی سی میاں طارق محمود کو confusion ہوئی ہے۔ یہ وقوعہ اس طرح سے نہیں ہوا جس طرح انہوں نے اپنے توجہ دلاؤ نوٹس میں بیان کیا ہے کہ یہ گاڑی میں جا رہے تھے اور ڈاکوؤں نے کار روک کر فائرنگ کی اور ہلاک کر دیا بلکہ یہ مقدمہ نمبر 17/7 مورخہ 6۔جنوری 2017 بجرم 302، 109، 148، 149 تھانہ صدر کامونکی ضلع گوجرانوالہ میں درج ہوا۔ اس میں مدعی مقدمہ عدنان اشرف نے لوگوں کو باقاعدہ نامزد کیا ہے اور ان کے ساتھ ان کی پرانی عداوت تھی اس کی بنیاد پر انہوں نے کہا کہ مسمیان نوید اختر جنگل ولد سردار خان قوم گجر سکنہ باہو چ پورہ، ظہیر الدین، جلال الدین پسران اللہ دتہ اور اس طرح سے دوسرے ملزمان ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ ملزمان باقاعدہ انتظار میں تھڑا لگا کر بیٹھے تھے اور جب ان کی گاڑی ان کے قریب پہنچی تو باقاعدہ ایک ملزم نے نیچے اتر کر للکارا مارا کہ مبشر کو ہلاک کر دیا جائے اور یہ بچنے نہ پائے۔ اس پر انہوں نے فائرنگ کر کے اس کو قتل کیا۔ اس بنیاد پر جن ملزمان کے خلاف درج ایف آئی آر ہیں وہ نوید جنگل، اس کے والد سردار محمد کو شامل تفتیش کیا گیا ہے اور اس سلسلے میں تمام کارروائی جیو فینسنگ، گواہان کے بیان، فرانزک لیبارٹری سے جو مدد مل سکتی ہے تو ان تمام procedure کو بروئے کار لایا جا رہا ہے اور کچھ clue بھی ایسے ملے ہیں کہ ان ملزمان کو انشاء اللہ جلد گرفتار کر کے عدالت کے کٹہرے میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ جی، محترمہ!

لاہور: بابر بٹ کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

1295: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام ٹی وی چینلز کی مورخہ 13۔مارچ 2017 کی خبروں کے مطابق لاہور لکھوڈیر کے علاقہ میں پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکن بابر بٹ کو ان کے گھر میں نامعلوم افراد نے گھس کر فائرنگ کر کے قتل کر دیا؟

(ب) اس واقعہ کے بارے میں مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں جہاں تک مقتول بابر بٹ کے پیپلز پارٹی کے کارکن ہونے یا اس کا ٹکٹ ہولڈر ہونے کی بات ہے تو اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ ہمیں ایک سیاسی کارکن کے قتل ہونے پر انتہائی افسوس ہے اور اس سلسلے میں تمام تر procedures کو بروئے کار لایا جارہا ہے۔ اس قتل کے مقدمے میں ملزمان کو عدالت کے کٹہرے میں پیش کیا جائے گا تاکہ ان کو قرار واقعی سزا ملے لیکن اس مقدمے کو یا اس قتل کو جس ایک اور رنگ سے پیش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، اسے politicize کیا جارہا ہے اور اس کے تانے بانے کسی اور طرف ملانے کی کوشش کی جارہی ہے اس لئے میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کی وہ ایف آئی آر جو مقتول کے حقیقی بھائی نے درج کروائی ہے وہ میں من وعن اور لفظ بالفظ اسے پڑھ دوں تاکہ اس سے ساری صورتحال پریس گیلری میں بیٹھا معزز میڈیا پرسن اور اس معزز ایوان میں یہ معاملہ clear ہو جائے۔

جناب سپیکر! ایف آئی آر قیصر سہیل بٹ ولد محمد سلیم بٹ قوم کشمیری سکنہ لکھو ڈیر مناواں لاہور کی طرف سے درج کروائی گئی ہے۔ مقدمہ نمبر 157/17 مورخہ 17-03-13 جرم 302، 149، 148، 452، 788 ہے۔ اس میں قیصر سہیل بٹ نے جو درخواست دی ہے اس کے مطابق انہوں نے یہ کہا ہے کہ مورخہ 12-03-2017 کو رات ساڑھے گیارہ بجے اپنے گھر کے ڈرائنگ روم میں، میں اور میرے بھائی بابر سہیل بٹ، انعام الحق اور وحید بٹ بیٹھے ہوئے تھے اور بلاول بھٹو زرداری کی لاہور آمد کا پروگرام ترتیب دے رہے تھے کہ اچانک عاطف عرف عاطی بٹ ولد نور بٹ مسلح کلاشنکوف اور عرفان جٹ ولد محمد انور مسلح کلاشنکوف زبردستی گھر میں داخل ہوئے۔ آتے ہی اپنے اپنے اسلحہ سے جان سے مار دینے کی نیت سے میرے بھائی بابر سہیل بٹ پر فائرنگ شروع کر دی جس کے نتیجے میں میرے بھائی کے ماتھے، سینے اور جسم کے مختلف حصوں پر فائر لگے اور وہ شدید زخموں ہو کر صوفہ پر گر پڑا۔ میں اور میرے بھائی انعام الحق اور وحید بٹ نے دوسرے کمروں میں چھپ کر اپنی جانیں بچائیں۔ حملہ آور ملزمان فائرنگ کرتے ہوئے گھر کی پچھلی گلی کی جانب فرار ہوگئے۔ ملزمان بھاگتے ہوئے بھی فائرنگ کرتے جارہے تھے جنہیں فائرنگ کرتے اور بھاگتے ہوئے محمد یونس نے بھی دیکھا۔ میں، میرے بھائی اور وحید بٹ بابر سہیل کو فوری طور پر سروسز ہسپتال لے گئے جو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہو گیا۔ یہ بہت اہم ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پوری چیز واضح ہو جاتی ہے

کیونکہ یہ کچھ اس مقتول کا بھائی کہہ رہا ہے۔ وجہ عناد یہ ہے کہ ملزمان کے ساتھ دیرینہ دشمنی چلی آرہی ہے۔ ملزمان نے قبل ازیں میرے والد محمد سلیم بٹ کو قتل کیا تھا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایف آئی آر کی کاپی محترم بلاول بھٹو زرداری کو دینی چاہئے اور ان کو بتانا چاہئے کہ اصل حقائق کیا ہیں اور میرے بھائی بابر سہیل بٹ مقتول پر قبل ازیں چار دفعہ قاتلانہ حملے ہو چکے ہیں تو جس سے وہ زخمی ہوا جس کی ایف آئی آرز مختلف تھانہ جات میں درج ہیں۔ یہ بات بڑی اہم ہے کہ ملزمان کی طرف سے اکثر اوقات جان سے مار دینے کی دھمکیاں ملتی رہی ہیں کہ اپنے والد کے مقدمہ کی پیروی سے باز آ جاؤ۔

جناب سپیکر! اب اس کے بعد اگر مقتول کا بھائی یہ بات کہتا ہے تو پھر اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے کو اسی انداز میں رہنا چاہئے جس انداز میں یہ واقعہ ہوا ہے۔ باقی اس بارے میں مقدمہ درج کیا گیا ہے اور ایک high power team under the supervision of DIG(Investigation) بنا دی گئی ہے جو دن رات ملزمان کے جو ٹیلیفون ڈیٹا اور دوسری چیزیں ہیں ان کو لے کر ان کو گرفتار کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد, within days, not weeks or months ان ملزمان کو گرفتار کیا جائے گا اور ان کا مقدمہ انسداد دہشت گردی کی عدالت میں پیش کیا جائے گا تاکہ انصاف کے تقاضے پورے ہوں۔

جناب سپیکر: جی، انصاف ہونا چاہئے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گی کہ وزیر قانون نے جو ایف آئی آر پڑھی ہے ایک تو اس کی کاپی مجھے دی جائے کیونکہ میں بابر بٹ صاحب کے گھر جب فاتحہ کے لئے گئی تو ان کے بھائی نے مجھے کہا کہ ہم نے ایف آئی آر کے اندر ایم این اے سہیل شوکت اور جو ایس ایچ او مناواں ہیں ان کو نامزد کیا ہے۔ مطلب یہ بات اگر انہوں نے مجھے نہ کہی ہوتی تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ جو ایف آئی آر پڑھ رہے ہیں اس کی کاپی مجھے دیں میں اس کو tally کروں گی اور میں ان سے بھی ایف آئی آر لوں گی جو انہوں نے ہمیں کہا ہے۔ مجھے انہوں نے WhatsApp کیا تھا لیکن پتا نہیں میرا WhatsApp اس وقت نہیں کھل رہا یا مجھے وہ نہیں مل رہی۔ انہوں نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ کو اس کی کاپی WhatsApp کر رہا ہوں، یہ بات انہوں نے مجھے نام لے کر کہی ہے کہ ایس ایچ او مناواں اور سہیل شوکت بٹ جو ایم این اے sitting ہیں ان کو ہم نے نامزد کیا ہے کیونکہ ہمارا جو موجودہ ایس ایچ او ہے ان کے ساتھ کچھ دن پہلے جھگڑا ہوا تھا اور انہوں نے murder کرنے یا مارنے کی دھمکیاں دی تھیں،

یہ الفاظ انہوں نے ادا کئے تھے، میں چاہوں گی کہ مجھے اس کی کاپی دے دی جائے تاکہ میں ان کی ایف آئی آر بھی دیکھ سکوں۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کر دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک میں نے ایف آئی آر پڑھی ہے اس ایف آئی آر کی جو آخری لائنیں ہیں ان میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ مندرجہ بالا ملزمان نے سہیل شوکت بٹ ولد شوکت علی بٹ سکنہ ڈھینس، شفقت علی عرف بگا بٹ، صابی ولد نور بٹ کے ایماء پر قتل کیا ہے، ملزمان نے ہم مشورہ ہو کر ہمارے گھر میں داخل ہو کر میرے بھائی بابر سہیل بٹ کو قتل کر کے اور شدید فائرنگ کر کے علاقہ میں خوف و ہراس پھیلا کر سخت زیادتی کی ہے۔ اب ان میں سے کوئی ایس ایچ او ہے مجھے اس بارے میں تو علم نہیں ہے لیکن یہ ایف آئی آر کی کاپی بھی میرے پاس ہے، میں ان کو دے دیتا ہوں اور یہ درخواست جو ہے یہ ان کی دستخط شدہ ہے، یہ کوئی اس میں یہ نہیں ہے کہ اس پر دستخط نہیں ہیں۔ یہ جو لکھا ہے کہ چار دفعہ قاتلانہ حملے ہو چکے ہیں جس میں وہ زخمی ہوا ہے اور ملزمان دھمکیاں دیتے رہے ہیں کہ اپنے والد کے مقدمے کی پیروی سے باز آ جاؤ، یہ میں نے نہیں لکھا، یہ انہوں نے درخواست میں لکھا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کو کاپی تو دے دیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ جو لائنیں انہوں نے آخر میں اب میرے اصرار پر پڑھی ہیں، اگر یہ وہ پہلے پڑھ دیتے تو معاملہ سب کے سامنے آ جاتا۔ جب ایک بندے کو نامزد کیا گیا ہے تو پھر اس کو گرفتار کیوں نہیں کیا گیا، اس کی ابھی تک انوسٹی گیشن کیوں نہیں کی گئی؟

جناب سپیکر: یہ تو انوسٹی گیشن آفیسر کی مرضی ہے ناں۔ اگر وہ اس کی نظروں میں گنہگار ثابت ہو گا تو یقیناً وہ پکڑیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر کوئی ایف آئی آر میں نامزد کیا جاتا ہے تو اس سے ابتدائی انوسٹی گیشن نہیں ہوتی؟

جناب سپیکر: جی، ہوتی ہے، ضرور ہوتی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!میں یہ واضح کر دوں کہ جن ملزمان پر پرانی دشمنی کا، والد کو قتل کرنے کا، مقدمے کی پیروی سے باز رکھنے کا الزام ہے اور یہ مقدمہ جو ہے یہ سہیل شوکت بٹ کے ایم این اے منتخب ہونے یا پتا نہیں سیاست میں بھی آنے سے پہلے کی یہ ساری دشمنی چل رہی ہے۔ان ملزمان میں ان کا نام نہیں ہے،ان کا نام صرف یہ ہے کہ انہوں نے ایماء کی ہے ان ملزمان سے جنہوں نے گھر پر جاکر فائرنگ کر کے قتل کیا ہے۔ان ملزمان کو جب گرفتار کر لیا جائے گا، انوسٹی گیشن ہوگی تو پتا چل جائے گا،اگر انہوں نے کسی کے ایماء پر کیا ہوگا،کسی کے کہنے پر کیا ہوگا،اپنی دشمنی کی وجہ سے نہ کیا ہوگا،کوئی اور وجہ ہوگی تو وہ ساری چیزیں سامنے آجائیں گی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک:جناب سپیکر!اس میں جو نامزد لوگ ہیں ان کو تو پکڑیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو:جناب سپیکر!اس میں جو ایم این اے نامزد ہوا ہے کیا اس ایم این اے نے کوئی bail کرائی ہے یا پولیس نے اس کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے؟ چاہے کوئی ایم این اے ہے یا چاہے کوئی منسٹر ہے وہ جب ملزم ہے تو پھر اس کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟

جناب سپیکر:جی،جو بھی ملزم ہے اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی ہوگی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!اس پہ جو ایم این اے کے والد قتل ہوئے تھے ان کے قتل کا الزام اس مقتول فریق کے اوپر تھا۔ایم این اے صاحب بالکل شامل تفتیش ہوئے ہیں، انہوں نے اپنی صفائی،اپنا بیان دیا ہے،انہوں نے اس بات کو categorically deny کیا ہے کہ ان ملزمان کے ساتھ ان کا کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔پولیس اس سلسلے میں انوسٹی گیشن کر رہی ہے،جب اصل ملزمان گرفتار ہوں گے تو پھر اس کے بعد یہ سب چیزیں سامنے آئیں گی کہ ایماء کی حد تک کسی کا کوئی عمل دخل ہے یا نہیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو:جناب سپیکر!وہ bail کرا کر شامل تفتیش ہوئے ہیں یا bail کرائے بغیر ہوئے ہیں، صرف یہ بتادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!وہ شامل تفتیش ہوئے ہیں،جیسے ہی ان کے خلاف قابل گرفتاری شہادت آئے گی تو پھر ان کو گرفتار کیا جائے گا۔اگر قابل شہادت گرفتاری نہیں آئے گی تو پھر ان کو گرفتار نہیں کیا جائے گا اور ان کو bail کرانے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے کہ ایک جو ایم این اے ہے اس کے لئے قانون اور ہے، وزیر کے لئے قانون اور ہے، عام آدمی کے لئے قانون اور ہے۔

جناب سپیکر: قانون سب کے لئے ایک ہے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! اب عام آدمی کے لئے قانون اور ہے، جب کسی پر قتل کا الزام لگتا ہے تو وہ bail کرا کر شامل تفتیش ہوتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! سب کے لئے قانون ایک ہے اور جب تک کسی کے خلاف قابل گرفتاری، شہادت صفحہ مسل پر نہ آئے، اس کے اوپر الزام جو مرضی ہو، اس کو گرفتار نہیں کیا جا سکتا اور یہ ہر آدمی کا right ہے کہ بغیر ثبوت کے اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! قانون کے مطابق جس پر قتل کا الزام لگتا ہے وہ پہلے bail کراتا ہے پھر شامل تفتیش ہوتا ہے۔ اس میں بہت بڑی contradiction ہو رہی ہے، اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ اس میں حکومت کی منشاء کیا ہے۔

جناب سپیکر: سب کی ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں، جو اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں وہ اس پارٹی کے بڑے پولیٹیکل آدمی تھے، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! الیکشن کمیشن نے ابھی تھوڑی دیر پہلے جناب عمران خان اور جناب جہانگیر ترین کے خلاف جو ریفرنس سپیکر نے بھیجا تھا اس کو مسترد کر دیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ حق اور سچ کی فتح ہے اور اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ سپیکر قومی اسمبلی کا جو فیصلہ تھا وہ عبث تھا اور انہوں نے discrimination کرتے ہوئے غلط حقائق کی بنیاد پر یہ ریفرنس بھیجا تھا، ہم الیکشن کمیشن کے اس فیصلے کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سرکاری کارروائی

بحث

پری بجٹ بحث

(---جاری)

جناب سپیکر: اب سرکاری کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ آج کے ایجنڈے پر پری بجٹ بحث ہے، اس پر باقی جن صاحبان کے نام ادھر ہیں وہ بات کریں گے، وزیر خزانہ بعد میں wind up کریں گی۔ جی، محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں! پانچ منٹ میں اپنی بات کر لیں پلیز۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج ہم پری بجٹ بحث میں حصہ لے رہے ہیں اور منسٹر صاحبہ کی یہاں پر موجودگی میں سمجھتی ہوں کہ بڑی اچھی بات ہے، میں ان کو بھی تحسین پیش کرتی ہوں اور اس امید کے ساتھ کہ وہ ہماری valid تجاویز جو آج ہم پیش کریں گے ان کو consider کرتے ہوئے آئندہ آنے والے بجٹ میں شامل کریں گی،

جناب سپیکر! پنجاب کے اندر ہم سمجھتے ہیں کہ جو ہماری عوام کے بنیادی مسائل ہیں ہم ان کے اوپر سب سے پہلے بات کریں اور میں سمجھتی ہوں کہ اس میں ایجوکیشن جو ہے اس کا جو معیار ہونا چاہئے وہ اس وقت درست نہیں ہے، اس کے لئے پنجاب کی ایک رپورٹ بھی شائع ہوئی کہ پنجاب کے 2300 سکولوں کی عمارتیں خستہ حال ہیں جو کسی وقت بھی گر سکتی ہیں۔ میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحبہ کو بھی آگاہ کرنا چاہوں گی کہ لاہور شہر کے 153 سکول اس میں شامل ہیں۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ پری بجٹ میں آج میں جو تجویز دے رہی ہوں کہ ان سکولوں کی حالت کو بہتر بنایا جائے اور اس کے لئے پہلے پچھلے بجٹ میں بھی بڑی رقم مختص کی گئی لیکن افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ابھی تک بجٹ کا صرف 13 فیصد حصہ جو ہے وہ اس میں خرچ ہو سکا ہے جو ایک سروے کے مطابق میرے علم میں آیا ہے۔

جناب سپیکر! میں جناب کے توسط سے منسٹر صاحبہ سے کہوں گی کہ میں امید کرتی ہوں کہ اگر میں یہ بات کر رہی ہوں تو منسٹر صاحبہ اسے note بھی کریں گی۔ میں یہ بات بھی add کروں گی کہ جب بجٹ allocate کیا جاتا ہے تو اس کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ ہم صرف بجٹ allocate کر کے اپنی واہ واہ کرا لیں بلکہ ہمیں بجٹ کی صحیح utilization کا mechanism بھی بنا کر سامنے رکھنا چاہئے۔ میرے ضلع ساہیوال میں جو ساہیوال یونیورسٹی بنائی گئی میں اس کا ذکر بھی ضروری سمجھتی ہوں کہ وہاں پر یونیورسٹی

تو بن گئی لیکن وہاں ابھی تک faculties پوری نہیں ہیں، اساتذہ پورے نہیں ہیں، سٹاف پورا نہیں ہے۔ اگر میں وائس چانسلر کی بات کروں تو وہاں کے وائس چانسلر کے پاس بہت سارے کیمپس اور یونیورسٹی کا چارج ہے وہ دو دو، تین تین مہینے یونیورسٹی کا چکر ہی نہیں لگاتے۔

جناب سپیکر! میں کہوں گی کہ یونیورسٹی کے لئے ایک independent وائس چانسلر کی appointment کی جائے جو صرف اور صرف یونیورسٹی کے لئے ہو تاکہ وہ یونیورسٹی کے حالات بہتر بنائے مزید برآں سٹاف اور اساتذہ کی کمی بھی پوری کی جائے۔

جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ساہیوال میں عمارت زیر تعمیر ہے کچھ نئے بلاکس بھی بنائے جا رہے ہیں لیکن میں یہ گزارش کروں گی کہ اس وقت ڈی ایچ کیو کے اندر equipments کی حالت بہت بُری ہے وہ بہت پرانا ہو چکا ہے۔ وہاں پر ابھی تک ڈائیلسز کی سہولت بھی نہیں ہے ابھی اسے پرائیویٹ لوگ ہی چلا رہے ہیں لیکن گورنمنٹ کے بجٹ سے چلتا ہوا کوئی ڈائیلسز کا سسٹم موجود نہیں ہے لہٰذا میری تجویز ہے کہ ساہیوال میں سٹی سکین اور اسی طرح امراض قلب کے حوالے سے جو سہولیات ناپید ہیں بلکہ نہ ہونے کے برابر ہیں اس لئے لوگوں کو پرائیویٹ ہسپتالوں میں جانا پڑتا ہے جو لوگ afford نہیں کر سکتے لہٰذا یہ تمام سہولتیں ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں مہیا کی جائیں۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میری گزارش ہو گی کہ BHUs پر بھی توجہ دی جائے۔ ہم SDG کی بات کرتے ہیں اور پنجاب گورنمنٹ میں جب Millennium Development Goals(MDGS) کا achieve target کرنا تھا تو اس کے لئے ایک پنجاب ٹاسک فورس بنائی گئی تھی جس میں مجھے بھی ممبر بنایا گیا تھا لیکن بدقسمتی سے اس ٹاسک فورس کے بارے میں آگاہ نہیں کیا گیا کہ ہم نے Millennium Goals achieves کئے یا نہیں لیکن بعد میں رپورٹ سے پتا لگا کہ ہم اپنے targets achieve نہیں کر سکے۔ اس کے بعد ایک نئی term introduce کرائی گئی جس میں Sustainable Development Goals رکھا گیا اس کے لئے دوبارہ پنجاب اسمبلی کی ٹاسک فورس بن چکی ہے لیکن ابھی تک ہمیں اس کے بارے میں بھی آگاہ نہیں کیا گیا کہ ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی کو جو oversight کیا جا رہا ہے اور وہاں پر کارکردگی کے حوالے سے کس حد تک ہم اپنے targets achieve کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ اگر آنے والے بجٹ میں Sustainable Development Goals کے حوالے سے بجٹ allocate کیا جائے تو پھر اس کا properly دھیان بھی رکھا جائے۔

جناب سپیکر! اسی طرح ضلع ساہیوال اور پنجاب کے تمام اضلاع کے لئے گزارش کروں گی کہ ہر ضلع میں چلڈرن ہسپتال بنایا جائے تاکہ بچوں کے جو مسائل ہیں ان کے لئے لوگوں کو لاہور ملتان نہ جانا پڑے بلکہ انہیں یہ سہولتیں اپنے شہروں میں میسر آ سکیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحبہ سے پری بجٹ کے حوالے سے گزارش کروں گی کہ ساہیوال میں سوشل سکیورٹی ہسپتال بن چکا ہے لیکن وہاں کی حالت بھی اسی طرح ہے کہ وہاں پر ڈاکٹرز نہیں ہیں، سٹاف نہیں ہے even then وہاں پر جو ایم ایس appoint کئے گئے ہیں ان کا تعلق لاہور سے ہے جو کہ وہاں پر جاتے ہی نہیں ہیں اور ابھی تک اس ہسپتال کو operational ہی نہیں کیا جا سکا۔

جناب سپیکر: مہربانی، ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں مختصر کرنے لگی ہوں، پنجاب کا بڑا مسئلہ صاف پانی کا ہے اور اس حوالے سے اتنا بڑا issue بن چکا ہے کہ آئندہ آنے والے وقت میں ہمیں یہ بھی سوچنا پڑے گا۔ میری گزارش ہے کہ آئندہ آنے والے بجٹ میں نہ صرف ساہیوال بلکہ پورے پنجاب کے لئے صاف پانی کی سہولیات مہیا کی جائیں اس کے لئے لوکل گورنمنٹ بن چکی ہے، لوکل باڈی سسٹم آ چکا ہے ان کو فنڈز allocate کئے جائیں---

جناب سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ مہربانی۔ جناب آزاد علی تبسم!--- موجود نہیں ہیں۔ حاجی محمد الیاس انصاری!--- موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب شہزاد منشی صاحب پانچ منٹ میں اپنی بات مکمل کریں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، جناب شہزاد منشی!

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو وزیر اعلیٰ پنجاب کا شکریہ ادا کروں گا کہ ہر سال بجٹ میں minorities کے لئے ایک مخصوص رقم رکھی جاتی ہے۔ میں آج اس ایوان میں آپ کے توسط سے یہ بات کرنا چاہوں گا کہ 1998 کی مردم شماری کے مطابق پنجاب میں اقلیتوں کی تعداد تین سے پانچ فیصد ہے جبکہ اب یہ تعداد بہت زیادہ ہو چکی ہے لیکن بجٹ میں minorities کے لئے ایک

مخصوص رقم مختص کی جاتی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ رقم ناکافی ہوتی ہے لیکن اس پر ایک اور ستم ظریفی یہ ہے کہ ہمیں جو فنڈ دیا جاتا ہے اس کے بعد جب سمری بھیج دی جاتی ہے تو اس کا پچاس فیصد ہمیں minority package کے لئے دیا جاتا ہے لیکن وہ بھی بروقت نہیں ملتا۔ 2016-17 میں جو بجٹ تقریر محترمہ وزیر خزانہ نے پڑھی اس میں minorities کے لئے ایک ارب 60 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔ اس کے بعد سمری منظور ہونے کے بعد 80 کروڑ روپے کی رقم آئی جس میں سے 5 کروڑ روپے ہمارے ایک سکھ بھائی کو دے دیئے گئے اور 75 کروڑ روپیہ ابھی تک minorities کے پارلیمنٹیرینز کو نہیں ملا۔

جناب سپیکر! میں محترمہ وزیر خزانہ سے ملتمس ہوں کہ اسے note کریں کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ ہمارے ساتھ ہی یہ discrimination کیوں کرتا ہے، ہمیں یہ پیسے جون جولائی یا اگست تک deliver ہونے چاہیئں لیکن فروری میں ہمیں سمری ملتی ہے جبکہ ہم نے ابھی تک اس فنڈ میں سے ایک روپیہ تک خرچ نہیں کیا۔ یہ بڑا اہم پوائنٹ ہے آپ کے توسط سے محترمہ وزیر خزانہ سے ملتمس ہوں کہ اس کو note کریں اور فنانس ڈیپارٹمنٹ پر لازم قرار دیں کہ minority جو پاکستان کا اہم حصہ ہے اور آئین پاکستان بھی کہتا ہے کہ پاکستان میں بسنے والی اقلیتوں کو ان کے حقوق دینے چاہیئں لیکن عالم یہ ہے کہ مسیحی یا minority کی جو بستیاں ہیں وہاں کی حالت بہت خراب ہے اس لئے اگر بروقت یہ فنڈز ملیں اور وہاں پر لگ جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان علاقوں کی حالت بہتر ہو گی۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی درخواست کرنا چاہوں گا کہ اس مرتبہ بجٹ میں جو رقم مختص کی جائے براہ مہربانی پاکستان اور خاص طور پر پنجاب میں minorities کی تعداد کے مطابق جس میں ہندو ہیں، سکھ ہیں پارسی اور مسیحی ہیں ان کے لئے اس بجٹ کو زیادہ کیا جائے تاکہ جو سابقہ محرومیاں ہیں وہ ختم ہو سکیں۔ ہمیں Minority Package میں سے ہی students scholarships بھی دیئے جاتے ہیں اور اس کی رقم بہت کم رکھی جاتی ہے۔ مہربانی کر کے Minority Package میں ایک خاص حصہ اقلیتی طالب علموں کے لئے مختص کیا جائے تاکہ جو بچے پیسے نہ ہونے کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر سکتے وہ اس رقم سے اپنی تعلیم و تربیت مکمل کر سکیں۔ اس کے علاوہ وہ بچے جو تعلیم حاصل نہیں کر سکتے یا اعلیٰ تعلیم تک نہیں جا سکتے انہیں ٹیوٹا میں skilled education دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے محترمہ وزیر خزانہ سے کہوں گا کہ ٹیوٹا میں minorities کے لوگوں کو ہنر سکھانے یا انہیں ہنر مند بنانے کے لئے ایک خاص رقم مختص کی جائے۔ اگر اس سال ان بچوں کے لئے ایک بڑی رقم مختص کر دی جائے تو minorities کے لوگ وزیراعلیٰ پنجاب اور خاص طور پر محترمہ وزیر خزانہ کے مشکور ہوں گے۔

جناب سپیکر! کرسمس گرانٹ یا Christmas Package کے نام سے ایک صوابدیدی فنڈ ہے جو غریب غرباء، یتیم اور بیواؤں کے لئے رکھا جاتا ہے۔ یہ بجٹ کا حصہ نہیں لیکن یہ وزیراعلیٰ کا ایک صوابدیدی فنڈ ہوتا ہے۔ جس طرح طلباء وظائف کی رقم اقلیتی ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے scrutinize کر کے دی جاتی ہے اسی طرح کرسمس گرانٹ کی رقم بھی اقلیتی ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے دی جائے تو یہ رقم لوگوں تک بروقت پہنچ جائے گی جو کہ اس سال ابھی تک لوگوں کو نہیں مل سکی۔

جناب سپیکر! سب سے اہم بات عرض کروں گا کہ پنجاب میں ہندوؤں کے شمشان گھاٹ اور مسیحیوں کے قبرستان ہوتے ہیں۔ ہمارے لوگ چونکہ اتنی زیادہ approach نہیں رکھتے جس کی وجہ سے قبضہ مافیا کے لوگ ہمارے قبرستانوں پر قبضہ کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: شہزاد منشی صاحب! wind up کر لیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ minorities کے قبرستانوں کے لئے ایک خاص رقم مختص کی جائے تاکہ ہم اپنے قبرستانوں کی چار دیواری تعمیر کر سکیں۔ اس سے ہمارے قبرستان محفوظ ہو جائیں گے اور لوگ آسانی کے ساتھ اپنے مردے دفنا سکیں گے۔

جناب سپیکر: شہزاد منشی صاحب! اب تشریف رکھیں کیونکہ آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ اگلا نام محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا نام جناب جاوید اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا نام ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس کے بعد محترمہ شُنیلا رُوت کا نام ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ سردار وقاص حسن موکل!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ چوتھی پری بجٹ بحث ہے۔ میرا یہ پہلا سیاسی tenure ہے اور میری expectations یہ تھیں کہ اس ایوان کے اندر جو معاملات بھی point out کئے جائیں گے انہیں ذمہ داری کے ساتھ take up کیا جائے گا جبکہ عملی طور پر ایسا نہیں ہوتا۔ میں یہ بھی ذمہ داری سے کہہ سکتا ہوں کہ پچھلے چار سالوں میں ہر پری بجٹ سیشن کے اندر پنجاب کے تقریباً

تمام معزز ممبران نے اپنی طرف سے تجاویز دیں کہ بجٹ کو کیسے بہتر کیا جائے اور آنے والا بجٹ کس طریقے سے اس صوبے کے عوام کے لئے بہتری لا سکتا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (جناب ماجد ظہور) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: وقاص حسن موکل! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب چیئرمین! اس رواں مالی سال کا بجٹ 1681۔ارب روپے کا ہے۔ اس میں تعلیم، صحت، انفراسٹرکچر، سڑکیں اور دوسری تمام priorities دی ہوئی ہیں۔ میرے چند سوالات ہیں اور میں چاہوں گا کہ محترمہ وزیر خزانہ اپنی wind up speech میں ان کا جواب دے دیں۔ میرا پہلا سوال یہ ہے کہ اس 1681۔ارب روپے کے بجٹ میں سے collectively حزب اختلاف کے ممبران کے حلقہ جات کے اندر کتنے پیسے allocate کئے گئے ہیں؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا حزب اختلاف کے ممبران پنجاب کا حصہ نہیں ہیں؟ اس کا ہاں یا ناں میں جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین! میرا تیسرا سوال یہ ہے کہ ایوان کے تمام معزز ممبران کی طرف سے سفارشات دی گئیں اور ایک سوالنامہ بھی دیا گیا تھا جس کو معزز ممبران نے fill کر کے واپس کیا تھا تو اس میں سے کتنی سفارشات actually اس 1681۔ارب روپے کے بجٹ کے اندر incorporate کی گئی ہیں؟ محترمہ وزیر خزانہ مجھے دو تین مثالیں دے دیں تو میں مطمئن ہو جاؤں گا کیونکہ میرے نقطہ نظر میں یہ بجٹ ادھر بنتا ہے اور نہ ہی ادھر کی تجاویز incorporate ہوتی ہیں۔ یہ کام بابوؤں کے ذمے لگا ہوا ہے۔ وہ کیلکولیٹر میں دو جمع دو پانچ کریں یا ایک جمع ایک گیارہ کریں کوئی ان کو پوچھنے والا نہیں ہے۔ ADP کی سکیمیں آتی ہیں، proposals آتی ہیں، سکولوں اور ہسپتالوں کی باتیں ہوتی ہیں۔ اگر ہر سال بجٹ کی allocations properly ہو رہی ہیں تو پھر یہاں حکومتی ممبران کی طرف سے تو کوئی بھی ممبر کھڑا ہو کر تقریر ہی نہ کرے اور اگر تمام مسائل حل ہو رہے ہیں تو پھر یہاں یہ کہنے کی کیا ضرورت ہے کہ ہمیں پینے کا صاف پانی، کالجوں، سکولوں اور فلاں فلاں سڑک کی ضرورت ہے؟

جناب چیئرمین! میں بطور اپوزیشن نہیں بلکہ بطور ممبر parliament یہ درخواست کروں گا کہ اب تک جو utilization ہوئی ہے وہ کہاں پر کی گئی ہے؟

جناب چیئرمین! میں ذمہ داری سے کہہ سکتا ہوں کہ پچھلے تین سالوں میں ہر دفعہ بجٹ under-utilize ہوا ہے۔ قائد حزب اختلاف نے بات کی، انہوں نے چونکہ اپوزیشن کا کردار ادا کرنا تھا اس لئے انہوں نے بالکل صحیح identify کیا کہ اب بھی ہسپتالوں میں ایم آر آئی مشینیں،

وینٹی لیٹرز اور beds نہیں ہیں۔ درحقیقت جو بجٹ یا فنڈز allocate ہو چکے ہیں وہ اس متعلقہ ڈیپارٹمنٹ تک نہیں پہنچ رہے۔

جناب چیئرمین! میں ہر دفعہ یہ کہتا ہوں اور آج پھر ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ اس وقت بھی میرے حلقہ کے اندر سکولوں کی چار دیواری نہیں ہے۔ آپ جس کی مرضی ڈیوٹی لگا دیں میں باقاعدہ ایسے سکول دکھانے کو تیار ہوں۔ سکولوں کی عمارتوں میں cracks ہیں اور وہ dangerous declare ہو چکی ہیں لیکن کوئی پوچھنے والا ہی نہیں۔ ہمارے اُوپر لیبل لگا ہوا ہے کہ یہ اپوزیشن کے ممبران ہیں اس لئے ان کا تو کام ہی تنقید یا تبصرہ کرنا ہے۔ میں تبصرہ کر رہا ہوں اور میں یہ بھی تسلیم کرتا ہوں کہ ہمارا کام صرف یہ رہ گیا ہے کہ یہاں پر پانچ منٹ تقریر کرنی ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ کسی وقت کسی کے دل میں یہ بات ضرور آنی چاہئے کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ میں محترمہ وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے کہتا ہوں کہ آپ اپنا title بدل لیں اور آپ اب اپنے آپ کو 247 حلقہ جات کا وزیر اعلیٰ declare کر لیں۔ جب آپ نے حزب اختلاف کو acknowledge ہی نہیں کرنا کہ وہ exist کرتی ہے تو پھر آپ اپنے آپ کو پورے پنجاب کا وزیر اعلیٰ کیسے کہہ سکتے ہیں اور آپ کس طرح سے کہہ سکتے ہیں کہ میں خادم اعلیٰ پنجاب ہوں؟ خادم اعلیٰ پنجاب کا title آپ کو privileges نہیں دیتا بلکہ آپ کے اُوپر ذمہ داری ڈالتا ہے کہ اگر میرے حلقہ کے اندر کسی شخص کو کوئی مسئلہ ہے تو اس کو حل کرنا بھی آپ کی ذمہ داری ہے۔ اگر انہوں نے اپنا title وزیر اعلیٰ سے خادم اعلیٰ رکھا ہے تو اس کو prove بھی کریں۔ ہم یہاں پر پالیسی اور equal distribution کی بات کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں بالکل یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ وقاص حسن موکل، جناب خرم جہانگیر وٹو یا میاں صاحب کی جیب میں فنڈز ڈالیں۔ میں پچھلے چار سالوں سے بار بار یہ کہہ رہا ہوں کہ ہم سے صرف یہ پوچھ لیا جائے کہ ہمارے حلقوں میں ضرورت کیا ہے؟ آپ اربوں روپے وہاں پر لگا رہے ہیں لیکن ان سے پوچھنے والا کوئی نہیں۔ حکومتی بنچوں سے تعلق رکھنے والے ممبران کو پھر بھی یہ privilege حاصل ہے کہ اگر ان کے حلقہ میں کسی قسم کی کوئی misappropriation ہو رہی ہے تو وہ اپنے متعلقہ وزیر کو کہہ دیتے ہیں یا وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ چلے جاتے ہیں لیکن ہم کس کے پاس جائیں؟ ہم آپ کے پاس جاتے ہیں یا اس ایوان میں بات کرتے ہیں۔ کاغذات میں لکھا جاتا ہے کہ پوری dictation لی جا رہی ہے، ساری باتیں نوٹ کی جا رہی ہیں جبکہ عملی طور پر ایسا کچھ بھی نہیں ہو رہا۔

جناب چیئرمین! میں کہتا ہوں کہ اس پری بجٹ بحث کے اندر اگر کسی کا فائدہ ہو رہا ہے تو وہ ردی والے کا ہو رہا ہے کیونکہ یہ سب کاغذات ردی میں جا رہے ہیں۔ ردی والے کے پیسے بن رہے ہیں اور وہ ان پیسوں سے دو چار دن کے لئے اپنے بیوی بچوں کو بہتر کھانا کھلا سکے گا۔ اس کے علاوہ اس پری بجٹ بحث کی اور کوئی utility نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: سردار وقاص حسن موکل! آپ کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب چیئرمین! اب آپ ہمیں پانچ منٹ بات بھی نہیں کرنے دے رہے۔ حزب اقتدار کے معزز ممبران نے تو یہی بات کرنی ہے کہ ہمارے حلقے کے لئے مزید پیسے allocate کئے جائیں جبکہ ہم تو صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے حلقوں کے اندر نظر کرم ہی کروا دیں۔ میں آپ کو پھر ذمہ داری کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کی تختی پر میں خود پھول نچھاور کروں گا لیکن کام تو ہو، اُس حلقے کو کس غلطی کی سزا مل رہی ہے، ہم کس کے پاس جائیں اور پری بجٹ بحث کا مقصد کیا ہے؟

جناب چیئرمین! میں آپ کو صرف تین سفارشات دوں گا۔ Distribution اس basis پر ہونی چاہئے کہ اس عوام کی ہر طرح کی ذمہ داری اس حکومت کی ہے۔ یہ بات بھی fact factual ہے کہ لاہور کے اندر per capita budget allocations 60/65/70 thousand rupees ہے اور لاہور شہر سے باہر per capita budget allocation three thousand rupees ہے۔ یہ discrepancy نہیں ہے تو اور کیا ہے، یہ ظلم نہیں ہے تو کیا ہے؟ یہاں پر پری بجٹ allocation and distribution کی بات ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہی request کر سکتا ہوں کہ حکومت اس چیز کے اندر اپنی policy change کرے۔ حکومت نے ہم سے بدلہ لینا ہے، ہم سے حکومت کی انا اور عداوت ہے کہ یہاں پر یہ حزب اختلاف کیوں بیٹھی ہے؟ اس میں ہم بھی حکومت سے کچھ نہیں کہہ سکتے اور حکومت بھی ہم سے کچھ نہیں کہہ سکتی لیکن جن لوگوں نے ہمیں ذمہ دار بنا کر بھیجا ہے یہ میرے اوپر لازم ہے کہ میں اُن کی آواز اُٹھاؤں اور آگے صرف ایک سال رہ گیا ہے میں اُن لوگوں کی آواز اُٹھاتا رہوں گا اور میں یہ باور کراتا رہوں گا کہ حزب اختلاف کے لوگوں کے حلقوں کی ضروریات کی ذمہ داری حکومت نے پوری کرنی ہے---

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ رانا محمد ارشد!

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت اور موقع دیا۔ کتنا کہنا آسان ہے کہ یہ نہیں ہوا اور وہ نہیں ہوا۔ اگر جناب پرویز مشرف یا چودھری پرویز الٰہی کا دور دیکھا جائے یہی اسمبلی تھی، یہاں پر کھڑے ہو کر ہی بار بار کہا جاتا تھا کہ ہم دس بار پرویز مشرف کو وردی میں ہی صدر منتخب کریں گے۔ آج وہ مشن نہیں ہے آج الحمد للہ اگر 1681۔ارب روپے کا بجٹ ہے تو وہ عوام کے لئے رکھا گیا ہے۔ ان کے دور میں کہا گیا تھا کہ مغلپورہ والا overhead bridge بنے گا لیکن وہ نہیں بنا تو الحمد للہ ہم نے تو ڈیڑھ کلو میٹر لمبا وہ overhead bridge بنا دیا۔ جب یہ بات ہوئی تھی کہ سمن آباد والے گندے نالے کو cover کرنا ہے اور وہاں پر روڈ بننا ہے اُس کے افتتاح تو ہوتے رہے لیکن وہ کام نہ ہوا تو آج الحمد للہ خادم اعلیٰ پنجاب کو اللہ تعالیٰ نے ہمت اور توفیق دی تو انہوں نے اربوں روپیہ وہاں پر لگا کر اُس حلقے کو سنوارا ہے۔

جناب چیئرمین! لاہور کی آبادی دو کروڑ ہے، لاہور پاکستان کا دل ہے، لاہور پنجاب کا دارالخلافہ ہے تو یہاں کے ہر ہسپتال میں اگر پانچ یا چھ ہزار مریض آتے ہیں تو وہ اکیلے شہر لاہور سے نہیں آتے وہ میرے ضلع شیخوپورہ سے آتے ہیں، وہ ننکانہ صاحب سے آتے ہیں اور میانوالی سے لے کر ڈی جی خان تک کے لوگ لاہور کے ان ہسپتالوں میں علاج کے لئے آتے ہیں۔ جب مریض ہسپتالوں میں آتے ہیں تو وہاں پر medicines بھی استعمال ہوتی ہیں۔ آج پورے پنجاب کے اندر across the board ہر ٹی ایچ کیو میں 50 لاکھ روپے ایمرجنسی کے لئے وہاں پر ایم ایس کی disposal پر رکھا ہے اور کوئی غریب یا مستحق آدمی کسی ٹی ایچ کیو میں جاتا ہے تو اُس کو چوبیس گھنٹے ڈاکٹر ملتا ہے اور free medicine ملتی ہے۔ ڈی جی خان پنجاب کا آخری ضلع ہے لیکن وہاں کے students کو medical کی تعلیم کے لئے لاہور میں نہیں آنا پڑتا، اگر رحیم یار خان پنجاب کا آخری ضلع ہے تو وہاں پر انجینئرنگ یونیورسٹی بن چکی ہے وہاں بچے پڑھتے ہیں اور الحمد للہ وہ خادم اعلیٰ کو دعائیں دیتے ہیں۔ اس سے پہلے میڈیکل کالج اور انجینئرنگ یونیورسٹیاں کیوں نہیں بن گئیں؟

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے phase 4 میں 2 لاکھ 40 ہزار ایجوکیٹرز بھرتی کئے ہیں جس میں وزیر اعلیٰ یا کسی ایم پی اے کا کوئی کوٹا نہیں، اُن کی across the board میرٹ پر ریکروٹمنٹ ہو رہی ہیں۔ ہم نے سرکاری سکولوں کی کوالٹی کو بہتر کیا ہے۔

جناب چیئر مین! میں اس کے باوجود کہتا ہوں کہ ہم نے عوام کی اور بھی خدمت کرنی ہے۔ ہم نے 18-2017 میں ایجوکیشن کا بجٹ اور بڑھانا ہے تاکہ across the board ہر غریب کے بچے کو پرائیویٹ سکولوں سے اچھی تعلیم مل سکے اور وزیر اعلیٰ کا یہی وژن ہے۔ ضلع کی سطح پر ایجوکیشن اتھارٹیز اس لئے بنادی گئی ہیں کہ بہاولنگر جیسے دور دراز اضلاع کے لوگوں کو پنجاب کے سیکرٹری کے پاس لاہور نہ آنا پڑے۔ وہاں کے منتخب نمائندے وہاں پر بیٹھ کر فیصلہ کر سکیں جس میں لوکل گورنمنٹ کو on board لیا گیا ہے تاکہ اُن لوگوں کے سفر کو کم کیا جائے تو اس پر appreciate کیا جانا چاہئے تھا۔ عوام کی خواہش کے مطابق ایجوکیشن اتھارٹیز اور ہیلتھ اتھارٹیز across the board ہر ضلع میں بن چکی ہیں۔

جناب چیئر مین! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ جو کہتے تھے آج الحمد للہ اُس پر عملدرآمد کیا ہے۔ زمیندار کو یوریا کھاد کی بوری جو 2 ہزار روپے میں ملتی تھی اب across the board وہی بوری -/1300 روپے میں مل رہی ہے یہ پہلے کیوں نہیں ہوا؟ یہاں پر یوریا مافیا تھا، یہاں پر DAP کا مافیا تھا۔ DAP کی بوری -/4000 روپے کی ملتی تھی آج الحمد للہ -/2400 روپے کی بوری ہر زمیندار کو مل رہی ہے۔

جناب چیئر مین! آج میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پہلے زمیندار کو سستی بجلی کیوں نہ ملی؟ آج ہر زمیندار کو 5 روپے 35 پیسے فی یونٹ بجلی مل رہی ہے اُس کا تعلق کسی بھی سیاسی پارٹی سے ہو۔ پہلے کسی کو یہ توفیق کیوں نہ ہوئی کہ وہ غریب کی بات سنے، وہ غریب کو تعلیم دے، وہ غریب کو صحت کی سہولیات دیں۔ اُس وقت ترجیحات کچھ اور تھیں، وہ ترجیحات عوام کے لئے نہیں تھیں۔ میں انتہائی ادب سے محترمہ وزیر خزانہ سے عرض کروں گا کہ ہمیں تعلیم کا بجٹ بڑھانا ہے اور ہمیں صحت کا بجٹ بڑھانا ہے---

جناب چیئر مین: بہت شکریہ۔ جی، رانا لیاقت علی!

رانا لیاقت علی: جناب چیئر مین! شکریہ۔ پاکستان کی رونقیں بحال ہونے میں، پاکستان کو پھلتا پھولتا دیکھنے اور پاکستان میں جمہوریت کو پروان چڑھنے میں پوری دنیا کی نگاہیں ہم پر جمی ہوئی ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف، وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور اُن کی ٹیم نے انتھک کوشش کر کے پاکستان کو اس بحران سے نکال کر جس طرح ترقی کی راہ پر گامزن کیا ہے وہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ میں اگر کسان کو دیکھوں تو کسان کے لئے کھاد، بیج، زرعی آلات اور ان میں کسان کے لئے

سب سے خوبصورت تحفہ farm to market roads کا ہے اس پر میں محترمہ وزیر خزانہ سے یہ گزارش کروں گا کہ farm to market roads پر جتنی بھی توجہ دی جائے وہ کم ہے کیونکہ وہ کسان کے کھیتوں میں ایک موٹروے ہے جس سے وہ اپنی اجناس مارکیٹ تک لے کر جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں دوسری بات یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمیں جنگلات کے حوالے سے کوئی غور و فکر کرنا چاہئے۔ پاکستان اور خصوصاً پنجاب میں جنگلات ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ پرانے وقتوں میں سڑک اور نہروں کی دونوں اطراف، سکولوں میں، پارکوں میں اور جنگلات میں شجرکاری ہوتی تھی آج یہاں پر موسم بہار کی آمد آمد ہے لیکن کہیں پر بھی شجرکاری کی مہم نظر نہیں آ رہی تو ہمیں اس پر working کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! میں تیسری بات یہ کروں گا کہ میرا حلقہ rural area ہے تو ہم سب یہاں پر زور دے رہے ہیں کہ پینے کے صاف پانی کی اشد ضرورت ہے اس پر ہمیں ہنگامی حالات کے طور پر کام کرنا چاہئے۔ میں یہ بھی ذکر کرنا چاہوں گا کہ ہر گاؤں میں چھپڑ، تالاب اور جوہڑ ہیں جو ڈینگی اور بیماریوں کا ہیڈ کوارٹر بنے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے محترمہ وزیر خزانہ کے علم میں یہ بات لانا چاہ رہا ہوں کہ وہ جو چھپڑ ہیں ان کو چلڈرن پارکس میں تبدیل کرنا چاہئے پانی کی نکاسی کا اچھا انتظام کرنا چاہئے۔ گاؤں کے لوگوں میں سپورٹس کے رجحان کو بڑھانا چاہئے۔ میں یہاں پر یہ بھی ذکر کرنا چاہوں گا کہ OPC معرض وجود میں آئی ہے تو اوورسیز پاکستانیوں کو بہت تحفظ ملا ہے۔ ہم اوورسیز پاکستانی OPC میں اپنی شکایت درج کراتے ہیں تو اس پر کارروائی ہوتی ہے۔ ہمیں اچھا response مل رہا ہے لیکن اوورسیز پاکستانیوں کو جو سب سے بڑی مشکل آ رہی ہے وہ یہ ہے کہ جب ہم امید کی کرن کے قریب پہنچتے ہیں تو وہ لوگ اپنے وکلاء کے ساتھ رجوع کر کے معاملات کورٹ میں لے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر وزیر اعلیٰ پنجاب سے یہ گزارش کروں گا کہ اوورسیز پاکستانیوں کے لئے سپیشل کورٹس ہونی چاہئیں جو fast track پر کام کریں اور ہمارے معاملات حل ہوں۔ پاکستان کے لئے اوورسیز پاکستانی قیمتی اثاثہ ہیں ان کا اعتماد بحال ہونا چاہئے تاکہ وہ پاکستان میں آ کر انوسٹمنٹ کریں۔

جناب چیئرمین! ایک اہم ترین معاملہ پر میں خصوصی توجہ چاہوں گا کہ ہر سال ADP کی سکیموں کے لئے ہم لوکل لیول پر لوگوں سے discuss کرنے کے بعد یہاں پر one to one وزیر اعلیٰ

پنجاب سے ملاقاتیں کرتے ہیں اس کے بعد ہماری یہ سکیمیں ADP میں آ جاتی ہیں، وہ سکیمیں پرنٹ ہو جاتی ہیں لیکن بد قسمتی سے میں یہ کہنا چاہوں گا ان پر عملدرآمد نہیں ہوتا۔ آج کی تاریخ میں میری چار سکیمیں ADP کے لئے ہیں۔ تحصیل پسرور کو تین سڑکیں سیالکوٹ سے ملاتی ہیں۔ ان میں پسرور سے سیالکوٹ، براستہ منڈی ٹھسروہ پھلورہ بھاگوال سیالکوٹ اور کنگرہ سے سیالکوٹ ہیں، ان تینوں سڑکوں کی ناقص حالت ہے وہ سفر کرنے کے قابل نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین! میری یہ گزارش ہے کہ ان تینوں سڑکوں کو ADP کی باقاعدہ سکیموں میں شامل کیا جائے۔ اس کے علاوہ میرے دو سٹیڈیم چونڈہ سٹیڈیم اور سبز پیر سٹیڈیم ہیں یہ 2013-14 میں مکمل ہونا تھے لیکن وہ 2015-16 میں بھی مکمل نہیں ہو سکے۔ ان ADP کی سکیموں پر ابھی تک عملدرآمد نہیں ہوا، ان سکیموں پر کوئی mechanism بنایا جائے اور ان پر ماہانہ رپورٹ لی جانی چاہئے تاکہ ADP کی سکیمیں اپنی میعاد مدت میں مکمل ہونی چاہئیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ حسینہ بیگم!

محترمہ حسینہ بیگم: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا ہے۔ مجھے زیادہ وقت دیا جائے کیونکہ میں بہت دیر بعد بولتی ہوں۔ بہاولپور میں خواتین کے لئے یونیورسٹی بنائی گئی ہے۔ اس کے لئے میں محترمہ وزیر خزانہ سے کہتی ہوں کہ آنے والے بجٹ میں اس کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز رکھے جائیں تاکہ بچیوں کو کوئی پریشانی نہ ہو۔

جناب چیئرمین! میری دوسری تجویز یہ ہے کہ فلٹریشن پلانٹ ملتانی گیٹ اور بوہڑ گیٹ میں نہیں ہیں۔ عوام کو صاحب پینے کے پانی کی ضرورت ہے وہاں لوگ ہیپاٹائٹس سی، بی اور اے کا شکار ہو رہے ہیں۔ وہاں بہت غریب لوگ رہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری تیسری گزارش یہ کہ ہیلتھ ورکرز جو گھر گھر جا کر پولیو کے قطرے پلاتی ہیں ان کے تحفظ کے لئے بندوبست کیا جانا چاہئے۔

جناب چیئرمین! ہمارے بہاولپور میں وکٹوریہ ہسپتال ہے وہاں صفائی کا انتظام نہیں ہے اس لئے وہ بیماری کا باعث بنا ہوا ہے۔ میں نے خود visit کیا ہے۔ میں نے جھانگی والا ہسپتال کا visit کیا تو میں نے کہا کہ صفائی تو بہت ہے مگر وہاں ڈاکٹر نہیں ہیں۔ وہاں ڈاکٹروں کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اس کے لئے میری درخواست ہے کہ وہاں ڈاکٹر دیئے جائیں۔

جناب چیئر مین! میں یہ بھی کہتی ہوں کہ کون کہتا ہے کہ بہاولپور میں کام نہیں ہوتا۔ اللہ کا شکر ہے فریڈ گیٹ، ملتانی گیٹ، بوہڑ گیٹ، شکارپوری گیٹ بلکہ سارے گیٹ بہت خوبصورت بنائے گئے ہیں جو دیکھنے کے قابل ہیں۔ ان کی وجہ سے بہاولپور کی شان بدل گئی ہے۔ شکریہ

جناب چیئر مین: محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں ہمیشہ اپنی تقریر کا آغاز شعر سے کرتی ہوں اس لئے حسب روایت اپنی تقریر کا آغاز شعر سے کروں گی کہ:

کٹھن ہے راستہ سچائی کا پرچار کرنا ہے
کہ اب فرعون کے آگے مجھے انکار کرنا ہے
مجھے حق بات کہنی ہے یہی ایمان ہے میرا
وڈیروں کی سیاست کو مجھے بے کار کرنا ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! ہماری محترمہ وزیر خزانہ تشریف رکھتی ہیں اس لئے میں آج تجاویز پر زیادہ focus کروں گی تاکہ حکومت بجٹ میں improvement لا سکے۔

جناب چیئر مین! میری سب سے پہلے ٹیکس کے حوالے سے درخواست ہے کہ اب جو نیا بجٹ آنے والا ہے اس میں نئے ٹیکسوں کو نہ لگانے کے لئے make sure کیا جائے۔ اس غریب پسی ہوئی عوام پر پہلے ہی بہت زیادہ direct and indirect ٹیکسوں کا بوجھ ہے اور ایسے ٹیکس جو خاص طور پر عام عوام کو براہ راست متاثر کرتے ہیں جیسے ٹیلیفون کارڈ لیں تو اس پر میاں منشاء بھی اتنا ہی ٹیکس دیتے ہیں جتنا ایک ریڑھی والا ٹیکس دیتا ہے۔ اس چیز کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے کہ ٹیکسوں کی وجہ سے اشیائے خوردونوش کی قیمتوں میں اضافہ نہ ہو۔

جناب چیئر مین! پنجاب میں پل تو پل بھر میں بن جاتے ہیں لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ مریض فرش پر لیٹ کر مر جاتے ہیں۔ یہ ہمارا بہت بڑا المیہ ہے۔ ہمیں اس چیز کو make sure کرنا ہے کہ ہمارے جو ترقیاتی منصوبے ہیں وہ focused ہوں جو عام شہری کو facilitate کر سکیں۔ ہم نے سستی روٹی سکیم شروع کی جو flop سکیم تھی۔ اس پر 30۔ارب روپے ضائع کئے گئے اور آج تک ہم بنکوں کو بہت بھاری رقم کی صورت میں سود ادا کر رہے ہیں۔ پیلو کیب، سستی روٹی، دانش سکول اور میٹرو بس

سب ایسی سکیمیں ہیں جن پر اخراجات تو بہت ہیں لیکن حکومت عام آدمی کو ریلیف دینے میں ناکام رہی ہے۔

جناب چیئرمین! میری وزیراعلیٰ وخادم اعلیٰ سے آپ کی وساطت سے گزارش ہے کہ پنجاب کے لوگ بہت بے بس ہیں اس لئے وہ flop سکیموں کی بجائے sustainable ڈویلپمنٹ پر توجہ دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ 100۔ارب کی لاگت سے ہم نے اورنج بنائی ہے اس کو چلانے کے لئے ہمیں 100 میگاواٹ بجلی چاہیے اس وقت یہ پراجیکٹ چلے گا۔ اگر یہی ایک سو میگاواٹ بجلی ہم کارخانوں اور صنعتوں کو دیتے تو اس سے عوام کو ریلیف ملتا۔ آپ اس حساب سے روز کا پونے دو کروڑ روپیہ ریونیو اکٹھا کر سکتے تھے۔ اس پونے دو کروڑ روپے سے روز کی چار بسیں، ایک مہینے میں 120 بسیں اور ایک سال میں 1400 بسیں خرید سکتے تھے جس سے آپ ایک ٹریک کی بجائے پورے لاہور میں ٹریفک کے نظام کو بہتر کر سکتے تھے پر ہماری choice یہ نہیں تھی۔

جناب چیئرمین! اسی طرح 200۔ارب روپے ہم نے صاف پانی کے لئے رکھے ہیں اس کا یہ حال ہے کہ وزیر قانون کے اپنے ضلع فیصل آباد میں ایک بھی فلٹریشن پلانٹ نہیں ہے۔ جو working condition میں ہو۔ وہ پیسا کہاں گیا اور وہ 100۔ارب روپیہ کہاں لگا یا جو شفاف پانی کے لئے رکھا تھا؟ اس کو دیکھا جائے کہ آپ جو فنڈز رکھ رہے ہیں وہ صحیح جگہ پر استعمال ہو رہے ہیں یا نہیں۔ یہاں پر 12 کروڑ پنجابی بھائی ہیں یعنی پنجاب کی جو 12 کروڑ آبادی ہے وہ تو خیر اب مردم شماری ہو رہی ہے exact figure بھی سامنے آ جائے گی وہ اگر قطر جا کر بھی مزدوری کرتے ہیں تو بھی وہ اپنے بچوں کو پرائیویٹ سکولوں میں پڑھا سکتے ہیں اور نہ ہی ان کا علاج پرائیویٹ ہسپتالوں میں کروا سکتے ہیں۔ پنجاب حکومت کو ایسے منصوبوں پر invest کرنا چاہیے جس سے direct عوام کو ریلیف ملے جیسا کہ پولیس سٹیشن ہیں۔

جناب چیئرمین! ہم نے سیف سٹی کے نام سے ایک بہت بڑا پراجیکٹ متعارف کروایا ہے اس کی بجائے اگر ہم تھانہ کلچر کو بہتر کرنے کی کوشش کرتے اور تھانے کی base کو بہتر کرتے اور ان کو best equipment سے لیس کرتے، ان کو best training دیتے اور ان کو facility دیتے تو اس سے عام آدمی کو ریلیف ملتا۔ اگر آپ تھانہ کلچر کو improve and facilitate کرتے تو یہ پراجیکٹ آپ کے سیف سٹی پراجیکٹ سے بہت زیادہ useful ہوتا۔ ہم نے یہ کمی دیکھی ہے کہ ہماری جو اصل انوسٹمنٹ ہے وہ human build کرنے کے لئے ہونی چاہئے۔ ہم بلڈنگز تو بناتے ہیں لیکن human resource کو build نہیں کرتے جو کہ ہمارے وقت کی اشد ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! میں اس کے ساتھ ہی ہیلتھ کے حوالے سے بھی تجاویز دینا چاہتی ہوں کہ آپ کا جو rural and urban difference ہے اس کو totally ختم کر کے ماڈل ہسپتال یونین کونسل لیول پر ہونے چاہئیں تاکہ ڈسٹرکٹ ہسپتالوں پر جو بوجھ ہے وہ کم ہو۔ میرے ایک فاضل بھائی ابھی کہہ رہے تھے لاہور میں ہر ڈسٹرکٹ سے مریض آتے ہیں اور یہ ہوتا ہے اور وہ ہوتا ہے تو وہ کیوں آتے ہیں، ان کو نہیں آنا چاہئے یہ سہولت ان کو ان کے doorstep میں ملنی چاہئے، یونین کونسل لیول اور ڈسٹرکٹ لیول پر ملنی چاہئے نا کہ وہ اپنے مریضوں کو اٹھا کر لاہور کی طرف بھاگتے پھریں اور لاہور میں یہ عالم ہے کہ ایک بیڈ پر تین تین مریض موجود ہیں اور اسی طرح سے ادویات کا حال ہے۔

جناب چیئرمین! آپ یہ دیکھیں کہ ہمارے ہاں ٹراما سنٹرز کی سہولیات موجود نہیں ہیں۔ آپ کا ملک حالت جنگ میں ہے۔ آپ کے ملک میں ٹریفک حادثات کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن یہاں پر ٹراما سنٹرز نہیں ہیں۔ یہاں پر ڈسٹرکٹ لیول پر ہر ہسپتال میں ٹراما سنٹر کی سہولت اور ٹرینڈ سٹاف کی availability بہت ضروری ہے یعنی basic جو آپ کا life saving کا mechanism یا مشینری ہوتی ہے اس کی availability ہر ڈسٹرکٹ لیول پر بہت ضروری ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ میری یہ تجاویز ہسپتالوں کے بارے میں بہت اچھی ہیں یہ منسٹر صاحبہ تک پہنچ جائیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنی تجاویز لکھ کر دے دیں کیونکہ ابھی کافی نام رہتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ باقی سب کی بھی باری آ جائے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میں صرف دو منٹ اور لوں گی کیونکہ میں سکولز کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ تشریف رکھیں تاکہ باقی سب کی بھی باری آ جائے اور ویسے بھی اختصار کو گفتگو کی خوبصورتی سمجھا جاتا ہے۔ اگلے مقرر جناب عبدالرؤف مغل!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اب اگلی مقرر محترمہ مہوش سلطانہ ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہاں پر محترمہ وزیر خزانہ بھی موجود ہیں اور میں ان کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے some important suggestion regarding my constituency دینا چاہوں گی۔ پری بجٹ بحث ایک بہت اچھا initiative ہے اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے ہمارے جو بھی انتخابی حلقہ کے issues ہوتے ہیں ہم ان

کو یہاں پر highlight کر سکتے ہیں اور اس سے ہمیں آگے پلاننگ کرنے میں بھی آسانی رہتی ہے اور فنانس کو بھی guidance constituency کی طرف سے ملتی رہتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں quickly اپنے issues کی طرف آؤں گی اس میں ایک issue بہت اہم ہے۔ I belong to Choa Saidan Shah that is mainly mining area اور وہاں پر صاف پانی کا بہت issue رہتا ہے کیونکہ وہاں پر coal ہے اور جب وہاں پر زیادہ گہرا بور کیا جاتا ہے تو coal کو وہ touch کرتا ہے جس کی وجہ سے پانی کی availability بہت مشکل ہے تو میں request کروں گی وہاں پر clean drinking water یا واٹر فلٹریشن پلانٹ کو install کروایا جائے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ جیسے میں نے پہلے بھی عرض کیا یہ ہمارا mining area ہے تو وہاں پر majority of labour that belongs to mine labour اور ان کے بہت زیادہ issues regarding lungs or lungs cancer رہتے ہیں یا اس طرح کی دوسری diseases رہتی ہیں، وہاں پر mining hospital ہے اور THQ ہے۔

جناب چیئرمین! میری یہ request ہو گی کہ وہاں پر lungs treatment کے حوالے سے ایک ڈیپارٹمنٹ ضرور رکھا جائے کیونکہ وہاں پر زیادہ تر بیماریاں lungs کے حوالے سے ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ میں اپنا تیسرا issue highlight کرنا چاہوں گی کہ ہمارا پوٹھوہار region ہے اور we have got land لیکن وہاں پر land کو سیراب کرنے کے لئے ہمیشہ پانی کا مسئلہ رہتا ہے وہاں پر Small Dams بہت ہی important ہیں، جس کے لئے میں specially focus کرنا چاہوں گی وہاں پر پہلے بھی Small Dams کے حوالے سے کافی تجاویز ہیں اور اس کے لئے feasibility بھی بنی ہے۔

جناب چیئرمین! میں معزز محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش کروں گی کہ تحصیل چوا سیدن شاہ کی feasibility اور Small Dams کی تجاویز ضرور لی جائیں۔ وہاں ایک سلو یونین کونسل اور بشارت یونین کونسل ہے وہاں پر ان کی feasibility موجود ہے تو اس کو ضرور include کیا جائے۔ ہمارا علاقہ that is very rich for tourism وہاں پر tourism کی بہت اچھی اور important sites ہیں جس میں ایک important اور historical جگہ گدھالا گارڈن that is in Choa Saidan Shah یہ pre-partition کا پرانا باغ ہے اور سو ایکڑ پر مشتمل ہے۔ یہاں پر

Buddhism کی بھی site موجود ہے اور وہاں پر اس کے کچھ پرانے stupas موجود ہیں تو میں request کروں گی کہ tourism کے لئے گدھالا گارڈن کو develop کیا جائے تو وہاں پر ایک اچھا tourism resort بن سکتا ہے۔ تحصیل چواسیدن شاہ میں we have got series of forts جن میں بہت اہم ملوٹ فورٹ جو کہ کلر کہار کے بہت قریب ہے، اس کے بعد ننا فورٹ اور کوسک فورٹ یہ تین سے چار وہاں پر فورٹس ہیں ان کو develop کیا جا سکتا ہے اور اس طرح سے ہم tourism کو بہت زیادہ بڑھا سکتے ہیں۔ وہاں پر ہماری ایک بہت ہی اہم جگہ کٹاس راج ہے جو کہ Hindu-religion کے حوالے سے بہت زیادہ important ہے، وہاں چوا سیدن شاہ میں ایک Buddhism کی site بھی موجود ہے اور Muslims کے لئے تو of course وہاں shrine ہے۔ کٹاس راج میں تقریباً 2 لاکھ کے قریب tourist ہر سال آتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں پر different foreigners بھی آتے ہیں سب سے اہم کہ وہ religious tourism کے لئے بہت important ہے کیونکہ وہاں سال میں دو مرتبہ سو یا سو سے زیادہ ہندو یاتری آتے ہیں اور ہم انہیں host کرتے ہیں۔ جس طرح ہم مکہ، مدینہ حج یا عمرہ کے لئے جاتے ہیں تو ہندو مذہب کے لوگوں کے لئے کٹاس بھی equally important ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر یہ تجویز دینا چاہوں گی کہ کٹاس راج کو ہمیں صرف religious tourism کے لئے صرف انڈیا ہی سے attract نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہمیں پوری دنیا کے ہندوؤں کو attract کرنا چاہئے کہ وہ یہاں پر آئیں تو اس سے ہمارا tourism بھی بڑھے گا اور ہمارے revenue میں بھی اضافہ ہو گا۔

جناب چیئرمین! میں محترمہ وزیر خزانہ کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ request کروں گی کہ وہاں پر ایک tourism hub ہے اور وہاں پر بہت سی ایسی sites ہیں جن کی پوری تفصیل میں وقت کی کمی کی وجہ سے یہاں پر بیان نہیں کر سکتی لیکن اس کے لئے ایک پورا plan regarding tourism develop کیا جائے۔ اس سے ہمارا soft image internationally بھی بہتر ہو گا اور ہمارے revenue میں بھی بہت اضافہ ہو گا۔ آخر میں، میں اپنی تقریر کو wind up کرتے ہوئے جناب چیئرمین آپ کا اور محترمہ وزیر خزانہ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: اگلی مقرر محترمہ فرح منظور!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اب اگلے مقرر جناب اعجاز خان ہیں۔

جناب اعجاز خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں اپنے حلقے کی بات کرنا چاہوں گا۔ میرا حلقہ راولپنڈی سٹی خاص پی پی۔12 کا علاقہ ہے جس میں باڑہ مارکیٹ، کالج روڈ، گارڈن کالج روڈ، لیاقت باغ اور ٹرنک بازار شامل ہیں وہاں پر ٹریفک کا بہت مسئلہ ہے۔ آپ یقین کریں کہ کافی عرصہ سے وہاں پر پیدل چلنا بھی دشوار ہو چکا ہے اگر آپ گاڑی میں جارہے ہوں تو ایک کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنے میں دو سے تین گھنٹے لگ جاتے ہیں ۔ مین ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال فوارہ چوک میں ہے اگر خدانخواستہ کوئی ایمرجنسی ہو کوئی مریض ہو تو اس کو لے جاتے ہوئے اگر وہ خیر خریت سے پہنچ بھی جائے تو اس کو بھی میرے خیال میں تین گھنٹے صرف ایک کلو میٹر فاصلہ طے کرنے میں لگتے ہیں۔ کسی چوک میں کوئی پولیس والا اور کوئی ٹریفک وارڈن نظر نہیں آتا بلکہ لوگ اپنی مدد آپ کے تحت ٹریفک کا راستہ بناتے ہیں اور جس کے دوران بہت سے لڑائی جھگڑے بھی وہاں پر ہوتے ہیں تو میری آپ کے وساطت سے محترمہ وزیر خزانہ سے یہ درخواست ہوگی کہ راولپنڈی میں خاص طور پر ٹریفک کے مسئلہ کو فوری طور پر حل کیا جائے۔ وہاں پر ناجائز تجاوزات اور غیر قانونی طور پر جو بلڈنگز بن رہی ہیں، پلازے بن رہے ہیں جن کے نقشے بھی پاس نہیں ہوتے، ٹی ایم اے سے مل کر نہ تو اُن کو نقشے کے مطابق بنایا جاتا ہے بلکہ پارکنگ کے لئے بھی جگہ نہیں رکھی جاتی اور setback بھی نہیں کیا جاتا جس طرح ہر روڈ اور نئی بلڈنگ کا دس فٹ کا setback ہوتا ہے بلکہ وہ پرانی بلڈنگ کو توڑ کر دو فٹ آگے چلے جاتے ہیں جہاں پارکنگ بھی نہیں ہوتی۔ میں آپ کی وساطت سے یہ درخواست کروں گا کہ راولپنڈی میں فوری طور پر ٹریفک کے مسئلے کو حل کیا جائے۔

جناب چیئرمین! دوسرا میں ایک اہم مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ دلاؤں گا کہ میری سوچ کے مطابق آپ جتنی مرضی رقم خرچ کر دیں لیکن جس وقت تک پاکستان کے تھانوں اور عدالتوں کے اندر انصاف قائم نہیں کریں گے تب تک کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ میرے خیال میں انصاف میں کوئی بجٹ نہیں لگتا اور یقین کریں کہ تھانے بکے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کے وزیر اعلیٰ 26۔ دسمبر کو یہ برملا اقرار کر چکے ہیں کہ تھانے اور کچہریاں پاکستان کے اندر بکتی ہیں۔ میرا یہ سوال ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب خود وزیر اعلیٰ ہیں اور ان کے بڑے بھائی وزیر اعظم ہیں تو ان کے ہوتے ہوئے اگر یہ اقرار کر رہے ہیں تو یہ بھی بتایا جائے کہ تھانوں اور کچہریوں کو

کون بیچتا ہے؟ اللہ کی مخلوق اتنی بے بس ہو چکی ہے کہ یقین کریں جتنے لٹیرے قسم کے لوگ ہیں وہ متعلقہ تھانوں سے مل کر لوگوں کی زمینوں پر ناجائز قبضے کروا رہے ہیں۔ انصاف کی پہلی سیڑھی تھانہ ہے لیکن بقول وزیراعلیٰ کہ اگر تھانہ بک جائے تو پھر انصاف کی دوسری سیڑھی ضلع کچہری ہے جہاں پر بیٹھا جج بھی بک جائے اور ایک مظلوم کے ساتھ اُس کی حق تلفی ہو جائے تو تھانے کی ایف آئی آر اور ضلع کچہری کے جج کے فیصلے کو سامنے رکھتے ہوئے سپریم کورٹ بھی تقریباً 90 فیصد اسی فیصلے کی پیروی کرتی ہے اور اسی فیصلے کو قائم رکھتی ہے لہٰذا میری آپ سے یہ گزارش ہو گی کہ کم از کم انصاف والے معاملے پر فوری طور پر توجہ دی جائے کیونکہ اس میں لوگ بہت بے بس ہو چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، خان صاحب! شکریہ۔ چودھری محمد اشرف!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ میاں خرم جہانگیر وٹو!

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب چیئرمین! شکریہ۔ پری بجٹ کے حوالے سے ہمارے بہت سارے معزز ممبران نے اپنی تجاویز یہاں پیش کی ہیں اور میں محترمہ وزیر خزانہ کو بھی acknowledge کروں گا کہ وہ بھی تشریف فرما ہیں۔ ہمارا اپوزیشن کا positive انداز میں یہی کام ہے کہ جہاں پر بھی کوئی lacunas یا کمی بیشی ہے اس کو address کریں اور حکومت کی توجہ اس طرف دلائیں۔ میں سب سے پہلے یہ بات کرنا چاہوں گا کہ باہر کے ممالک کی بات ہم تب کریں گے جب ممبران پارلیمنٹ جو لوگوں کے ووٹ لے کر آئے ہیں، وہ خود سمجھیں کہ جس ادارے میں ہم بیٹھے ہیں یہاں ٹھیک طریقے سے perform کر رہے ہیں۔ سب سے پہلے بجٹ allocation پر میں یہ request کروں گا کہ یہ ایک تاریخی عمارت اور اسمبلی ہے جس کے اندر بہت سارے بڑے بڑے سیاستدان آئے اور چلے گئے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ population census کے بعد ہمارے ارکان پارلیمنٹ کی تعداد بڑھی ہے بلکہ آپ نے دیکھا کہ اوپر گیلری میں بھی سیٹیں لگائی گئی ہیں تو پھر ہماری نئی اسمبلی کیوں نہیں بن پا رہی؟ چودھری پرویز الٰہی کے دَور میں اس نئی اسمبلی کا آغاز ہوا لیکن آپ دیکھئے کہ اب اس گورنمنٹ کو بھی پانچ سال گزر گئے ہیں لہٰذا میری یہ request ہو گی کہ اس میں کوئی political mileage نہیں ہے بلکہ ہماری performance کو بہتر کرنے کے لئے اگر نئے بجٹ میں اس بلڈنگ کے لئے allocation کرتے ہوئے اسمبلی کا کام مکمل کیا جائے تو میں on the floor of the House کھڑے ہو کر میاں محمد شہباز شریف کو آکر شاباش بھی دوں گا اور مبارکباد بھی پیش کروں گا کیونکہ اس کا کسی سیاسی پارٹی سے تعلق نہیں ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ارکان پارلیمنٹ کی عزت اور اس ایوان کی

توقیر کے حوالے سے یہ کام ہوگا۔اسی طرح میں حکومت کو یہ تجویز بھی دوں گا کہ حکومت کے لئے کیا مشکل ہے کہ اگر ارکان پارلیمنٹ کو ان کے اپنے اپنے حلقوں میں کسی بھی جگہ پر دفاتر دے دے یا لاہور میں دفاتر مہیا کر دے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بھی ہماری performance کافی حد تک بہتر ہو گی۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، وٹو صاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! آپ تشریف لائے ہیں تو میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اپوزیشن ممبران جو elect ہو کر آئے ہیں جن کو لوگوں نے ووٹ دیئے ہیں تو ہمارے حلقوں میں کسی قسم کی additional funding تو دُور کی بات لیکن بنیادی funding بھی نہیں ہے۔ ہمارے پیپلز پارٹی کے دورِ حکومت میں وفاقی سطح پر ہمارے ایم این اے صاحبان برابر کے فنڈز لیتے رہے ہیں لیکن یہاں پر میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کے ساتھ ایک ناروا سلوک اختیار کیا جا رہا ہے۔ یہ کسی کے کام آنے والی بات نہیں ہے بلکہ اگر آپ ممبران سے political victimization کرتے ہیں تو کل کو آپ کو بھی بھگتنا پڑتا ہے لہٰذا اس کے لئے میری یہ request ہے کہ یہ آخری سال ہے تو اس میں اپوزیشن کے ممبران اسمبلی کو بھی برابر فنڈز مل جائیں تو میں نہیں سمجھتا کہ اس سے آپ کی governance پر فرق پڑ جائے گا یا آپ کی popularity پر فرق پڑ جائے گا بلکہ اس سے حکومت کی ساکھ میں بہتری پیدا ہو گی کہ یہ اپوزیشن کو بھی ساتھ لے کر چل رہے ہیں۔

جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر کسی بھی ملک اور صوبے کا سب سے اہم معاملہ ہوتا ہے اور یہاں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بہت ابتر ہے۔ اگر پنجاب کی بات کریں تو وہ اپنی جگہ پر لیکن میں لاہور کی بات کر رہا ہوں کہ 2015 میں 20 فیصد crime ratio بڑھا ہے، 2015 میں 71 ہزار crime صرف لاہور میں ہوئے ہیں باقی murder, gang rape اور property crimes اپنی جگہ پر ہیں۔ یہاں تقریباً پانچ ہزار وارداتیں صرف robbery کی ہوئی ہیں جبکہ ڈکیتی کی 108 وارداتیں ہوئی ہیں اس لئے لاء اینڈ آرڈر کی situation کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ پچھلے دنوں جو bomb blasts ہوئے ہیں اُس کی reports ہمارے پاس نہیں آئیں جن کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں ہیلتھ کے حوالے سے آپ کے سامنے گزارشات پیش کروں گا کہ کسی بھی ضلع میں ایسا ایک بھی ہسپتال نہیں ہے جہاں پر انسان جائے تو وہاں پر ہارٹ کی یا دیگر چیزیں پوری ہو جائیں کیونکہ وہاں پر علاج کی کوئی سہولت نہیں ہے۔ Water Aid Organization کے statistics ہیں کہ پاکستان میں پانچ سال کی عمر سے کم 39ہزار بچے diarrhoea کی وجہ سے ہر سال مر جاتے ہیں یعنی یہ ہمارے حالات ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، wind up کریں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! ہمارے پانچ سال سے کم عمر کے 30 فیصد بچوں کو پانی کی سہولت میسر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب bell بج چکی ہے اس لئے مہربانی کریں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! 16 ملین پاکستانی غیر محفوظ جگہوں سے پانی پی رہے ہیں۔ جہاں پر حالات اس قسم کے ہوں تو وہاں پر ہم میٹرو ٹرین بنانے کا کیسے سوچ سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! سب سے پہلے انسانی زندگی کو اور اس کے بعد باقی چیزوں کو دیکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ اگلے مقرر چودھری رفاقت حسین گجر ہیں۔

چودھری رفاقت حسین گجر (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ مجھ سے پہلے میرے colleague نے بڑی تفصیل کے ساتھ ایجوکیشن اور ہیلتھ پر بات کی ہے اور دوسرے دوستوں نے بھی بات کی ہے۔ میں پانچ منٹ سے پہلے ہی اپنی بات مکمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ میری آپ کے توسط سے محترمہ وزیر خزانہ سے request ہو گی کہ ایجوکیشن میں ابتدا کرتے ہوئے یکساں نصاب تعلیم کے لئے کوئی سسٹم لانے کی کوشش کریں کیونکہ ہم اپنے معاشرے اور صوبے میں طبقاتی نظام خود بخود پیدا کر رہے ہیں۔ اگر ایک ہی ایجوکیشن سسٹم ہو گا تو اس سے شاید بہتری کی امید اور توقع رکھی جا سکتی ہے جس کے لئے میری گزارش ہو گی کہ تعلیم میں یکساں سسٹم کے لئے کوشش کی جائے اور اس کا آغاز کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہیلتھ کے حوالے سے rural areas کے BHUs اور RHCs میں بہت ہی بُری حالت ہے۔ THQs میں آپ کو مشینری بھی available ہوگی اور باقی سارے معاملات بھی ٹھیک ہوں گے لیکن ڈاکٹر صاحبان وہاں پر موجود نہیں ملیں گے جس کی وجہ سے لوگوں کو بڑا مسئلہ درپیش ہے۔ ڈاکٹر صاحبان کے لئے ایسا کوئی package تیار کیا جائے جس سے وہ خوشدلی کے ساتھ وہاں پر اپنی ڈیوٹی سرانجام دے سکیں۔

جناب سپیکر! تیسرے نمبر پر میں اپنی constituency کے حوالے سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہاں سے صرف ایک گھنٹے کی مسافت پر تحصیل نوشہرہ ورکاں ہے لیکن بدقسمتی کے ساتھ مغرب کی نماز کے بعد وہاں زندگی مفلوج ہو جاتی ہے۔ آج ہم نیشنل ایکشن پلان پر بڑی بات کر رہے ہیں لیکن جہاں زندگی مغرب کی نماز کے بعد مفلوج ہو جائے گی اور جہاں پبلک ٹرانسپورٹ کا کوئی concept نہیں ہوگا وہاں بے روزگاری کی وجہ سے لوگ کیا کریں گے؟ میری محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش ہوگی کہ اگر ایک روڈ کو جرانوالہ سے خانقاہ ڈوگراں انٹر چینج کے ساتھ اسے ملا لیا جائے تو کم از کم نوشہرہ ورکاں تحصیل کے لوگوں کی زندگی بھی بہتر ہو سکتی ہے اور وہ اس دھارے میں بھی شامل ہو سکتے ہیں کہ ان کا مزدور بھی شفٹ میں کام کر کے شام کو یا رات کو کسی پہر اپنے گھر پہنچ سکے۔

جناب سپیکر! گوجرانوالہ سے حافظ آباد main road District to District جاتا ہے جس پر پچھلے دس ماہ میں 1175 حادثات ہوئے ہیں۔ میں جو اعداد و شمار دے رہا ہوں یہ میرے نہیں بلکہ ریسکیو 1122 کے ہیں تو میری آپ کی وساطت سے محترمہ وزیر خزانہ سے request ہوگی کہ اگر اس road کی پلاننگ میں کوئی مسئلہ ہے تو اسے دیکھا جائے، اگر وہاں پر divider لگانے ہیں یا اس کی widening کرنی ہے تو اسے بھی دیکھا جائے۔ 1175 حادثات میں کتنے لوگوں کی جانیں گئی ہوں گی اور ہو سکتا ہے کہ اسلام آباد سے لاہور تک حادثات کی اتنی ratio نہ بنتی ہو جتنی ایک سے دوسرے ضلع کی اس سڑک پر بنی ہے لہٰذا وہاں پر ریسکیو 1122 کا انتظام کیا جائے تاکہ لوگوں کو ایمرجنسی کی صورت میں facilitate کیا جا سکے۔ میری یہ گزارش ہوگی کہ اسے priority پر رکھا جائے۔

جناب سپیکر! کالج اور ایجوکیشن کے حوالے سے میں پہلے بات کر چکا ہوں۔ روڈ کے حوالے سے بات ہو چکی ہے اور اب میں لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے عرض کرنا چاہوں گا کہ لاء اینڈ آرڈر کے حالات میرے باقی دوستوں نے بیان کئے ہیں تو میں اسی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہنا چاہوں گا کہ

آج ہماری جتنی آبادی ہو چکی ہے، ہو سکتا ہے کہ اس حساب سے پولیس کی نفری نہ ہو لیکن انہیں مزید facilitate بھی کیا جائے اور ان کا accountability system بھی مزید بہتر کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، احسن ریاض فتیانہ!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ ایک تو میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ میری تقریر کے وقت آپ یہاں پر موجود ہیں کیونکہ آپ کے ہوتے ہوئے ہم لوگوں کو شفقت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا کہ اتنے زیادہ دوستوں سے اور اتنے زیادہ اپنے colleagues سے میاں صاحب کو خراج تحسین پیش کرنے کا سنا کہ اتنا اچھا اور عوام دوست بجٹ پچھلے ساڑھے تین سالوں سے پیش کرتے آرہے ہیں تو میں بھی ان کو خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا۔ کیا خراج تحسین ہے کہ ہمارے صوبے کے اندر ایجوکیشن اور ہیلتھ کے اجتماعی بجٹ سے زیادہ ہماری اورنج ٹرین کا بجٹ ہے؟

جناب سپیکر! میں خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا ان کو کہ کیا انہوں نے کسان دوست سکیمیں اور کیا کسان دوست بجٹ بنائے ہیں کہ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ 16 فیصد کے حساب سے کسان کو قرض دیا ہے اور باقی کسی بھی کاروباری آدمی یا کسی اور آدمی نے اگر قرض لینا ہو تو وہ اسے 12 فیصد پر قرض دیتے ہیں جبکہ کسانوں کو 16 فیصد شرح سود کے حساب دیا جاتا ہے تو کیا یہ کسان دوست بجٹ ہے؟

جناب سپیکر! میں کسان دوستی کو اور خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا کہ تین چار شوگر ملیں جو مختلف تحصیلوں کے ہزاروں کسانوں کو cater کرتی تھیں تو ان شوگر ملوں کو اٹھا کر ہم اپنی مرضی کی جگہوں پر لے گئے۔ گوجرہ شوگر ملز اٹھا کر لے گئے ہیں جس کی وجہ سے آج بھی کمالیہ شوگر ملز کی ادائیگیاں رکی ہوئی ہیں اور آج بھی وہاں پر کسان لائنوں کے اندر کھڑے ہوئے ہیں اور آج بھی وہاں پر ان کی زمینیں خراب ہو رہی ہیں کیونکہ وہاں پر اتنی شوگر ملیں ہی نہیں رہیں کہ وہاں پر کماد اگایا جائے۔ میں آپ سے ساتھ ہی یہ request کرنا چاہوں گا کہ میری طرف سے حکومت کو خراج تحسین پیش کیا جائے کہ ہم نے جی ایس ٹی plus status تو لے لیا جس کی وجہ سے ہماری ایکسپورٹ تو بہت بڑھ رہی ہیں لیکن اسی ایوان نے 2013 کے اندر ایک قرارداد پاس کی تھی کہ "سمندری مین ڈرین جس کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے ہی کی تھی یا ایوان نے کی تھی؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے پیش کی تھی اور ایوان نے متفقہ طور پر پاس کی تھی جو بے چاری "کھوہ کھاتے" چلی گئی کہ اس کے اوپر آج تک کمیٹی نے کوئی میٹنگ ہی نہیں کی اور ہزاروں لوگ اس ڈرین کی وجہ سے موت کا شکار ہیں۔ 38 جگہ سے Environment Department نے sample لئے اور 38 جگہ کا subsoil water 7.5 to 8 percent toxic level نکلا۔ خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ وہ گورنر پنجاب چودھری سرور ہمیں یہاں پر سالہا سال وعدے کر کے گئے کہ clean drinking water دوں گا لیکن وہ خود تو اپنی گورنر شپ چھوڑ کر ادھر چلے گئے لیکن یہاں clean drinking water دینے کے وعدے اسی طرح ادھورے کے ادھورے رہ گئے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہوں گا کہ یہاں پر ہم لوگ کہتے ہیں کہ عوام دوست بجٹ لے کر آ رہے ہیں تو عوام دوست بجٹ کے اندر مزدور کدھر جاتا ہے، کسان کدھر جاتا ہے اور انہیں ان کے حقوق کیوں نہیں ملتے، کیا inflation کا effect صرف اور صرف industrialist کے اوپر آتا ہے، کیا صرف industrialist کا بنایا ہوا سامان مہنگا ہوتا ہے اور کیا inflation کا result کسان کے اوپر نہیں آتا؟ کیا وجہ ہے کہ 180 روپے فی چالیس کلو گرام کماد سے زیادہ rate پچھلے چار پانچ سالوں کے اندر حکومت نہیں لے جا سکی اور کیا وجہ ہے کہ inflation کا result صرف اور صرف ہم کسان بھگت رہے ہیں اور ہم لوگوں کو اس کا ریلیف نہیں مل رہا جبکہ باقی ہر بندہ تو اپنا ٹیکس آگے سے آگے ڈالتا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے request کرنا چاہوں گا کہ ہم سے جو clean drinking water کے وعدے کئے گئے تھے وہ پورے کئے جائیں اور ہم اپوزیشن کے لوگوں سے جو ٹیکس لیا جاتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تجویز کریں ناں کہ کیا ہونا چاہئے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ہم لوگوں کو ہمارے حلقوں کے لئے فنڈز نہیں دیئے جاتے لیکن ہمارے حلقے کے لوگوں سے ٹیکس تو لیا جاتا ہے تو کیا ہم لوگ اس صوبے کے نہیں ہیں اور اگر ہمارے حلقے کے لوگوں کی یہی غلطی ہے کہ ان لوگوں نے ہمیں یہاں منتخب کر کے بھیجا ہے تو پھر ہم لوگوں کا ٹیکس بھی معاف کیا جائے اور ہمیں پاکستان سے باہر نکال دیا جائے۔ ہمارے حوالے سے لکھ کر ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جائے کہ 51 حلقے ہیں جہاں سے اپوزیشن کے ممبران جیتے ہیں جنہیں ہم پنجاب کا حصہ نہیں مانتے اور یہ پاکستان کا حصہ نہیں ہیں۔ ہمیں کسی اور ملک میں بھیج دیں تو ہم اپنے عوام کو لے کر ان ممالک

میں چلے جاتے ہیں۔ ہماری یہی غلطی ہے اور ہمارے 51 حلقوں کو بے شک فاٹا کی طرح declare کر دیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ میرے حلقے کے اندر چودہ ہیلتھ سنٹرز ہیں اور میرا حلقہ ضلع فیصل آباد کا ہے کوئی راجن پور کا حلقہ نہیں ہے یا جنوبی پنجاب کا حلقہ نہیں ہے تو ان چودہ ہیلتھ سنٹرز میں سے آٹھ سنٹرز میں سٹاف موجود نہیں ہے جو کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے جواب لکھ کر دیا ہے۔ آج سے نہیں بلکہ پچھلے پانچ سالوں سے سٹاف موجود نہیں ہے تو یہ ہماری گڈ گورننس ہے؟ میں محترمہ وزیر خزانہ سے یہ request کروں گا کہ kindly allocated budgets کو release کیا جائے۔ Block allocations کے اندر پیسوں کو نہ رکھا جائے تاکہ اپنی من مانی سکیموں کے اوپر left side اس کو خرچ سکیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے ذریعے یہ آخری request کرنا چاہوں گا کہ kindly تھوڑی سی favour کی جائے اور آپ خود اپنی طرف سے بھی کہیں کہ kindly کسانوں کے اوپر شفقت کی جائے اور "ہتھ ہولا" رکھا جائے کیونکہ ہم majority of the population ہیں اور کسان کشی ختم کر دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ جناب احمد شاہ کھگہ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ زیب النساء اعوان!

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں محترمہ وزیر خزانہ کی بھی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے مجھے بات کرنے کا وقت اور موقع دیا۔ میں راولپنڈی کی رہائشی ہوں اور راولپنڈی ڈویژن میں ضلع چکوال ہے۔ چکوال شہر سے آگے تلہ گنگ ہے اور تلہ گنگ کے آبائی گاؤں ممدوٹ میں مڈل سکول ہے جسے اپ گریڈ کر کے ہائی سکول کیا جائے۔ محترمہ وزیر خزانہ سے میری گزارش ہے کہ یہ سکول کافی پرانا ہے اور اسے ہائی سکول کا درجہ دیا جائے۔

جناب سپیکر! ایک اور میری گزارش ہے کہ تلہ گنگ سے ممدوٹ تک سڑک انتہائی خستہ حالت میں ہے اور کافی عرصے سے وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو آنے جانے میں دقت ہوتی ہے تو اس سڑک کی تعمیر کروائی جائے۔

جناب سپیکر! راولپنڈی میں ہمارے چار تھانہ جات ہیں جن میں تھانہ ائیرپورٹ، تھانہ رتہ امرال، تھانہ ریس کورس اور تھانہ نصیر آباد کی عمارتیں انتہائی خستہ حالت ہیں اور حالات بہت خراب ہیں لہٰذا ان تھانوں کی عمارتیں تعمیر کروائی جائیں۔ پولیس کی نفری بھی بڑھائی جائے کیونکہ جب رمضان

شریف کا مہینہ آتا ہے تو تھانوں کی پولیس مساجد میں چلی جاتی ہے یا کوئی وی آئی پی movement ہوتی ہے تو وہاں چلی جاتی ہے اور اس علاقے میں اگر کوئی ایسا حادثہ یا واقعہ ہو جائے تو پولیس وہاں پر موجود نہیں ہوتی لہٰذا پولیس کی نفری کو بڑھایا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب احمد خان بھچر!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ میں پری بجٹ بحث کے دوران یہ عرض کروں گا کہ دو دن تو اپوزیشن کے تھے کیونکہ یہ وقت ہم نے مانگا تھا اس لئے میرا خیال تھا کہ جو دو دن پہلے والے تھے اس میں سب حکومتی معزز ممبر تقریر کر چکے ہوں گے۔

جناب سپیکر! بہرکیف 1681۔ارب روپے کا بجٹ پیش کیا گیا۔ منسٹر صاحبہ تشریف فرما ہیں تو میں یہ عرض کروں گا کہ جنوبی پنجاب کے لئے 38۔ارب روپے رکھے گئے جو کہ بعد میں میٹرو بس اور اورنج ٹرین پر لگا دیئے گئے۔ پنجاب حکومت نے صوبہ بھر کے صاف پانی کے لئے 30۔ارب روپے رکھے جس میں سے 2۔ارب روپے لگائے گئے اور 28۔ارب روپے نہیں لگائے گئے۔ اس وقت دو شعبہ جات تعلیم اور صحت ایسے ہیں جن میں ہمیں اس وقت ایمرجنسی کی ضرورت ہے کہ ایمرجنسی بنیادوں پر ہمیں کام کرنا چاہئے کیونکہ اس وقت 15 لاکھ افراد گندا پانی پینے سے لقمہ اجل بن چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے ضلع میانوالی کی بات کروں گا جہاں حالت یہ ہے کہ میانوالی شہر میں اس وقت ڈی ایچ کیو میں صرف ڈیوٹی ڈاکٹرز ہیں کوئی specialization یا specialist ڈاکٹر موجود نہیں ہے۔ حالت یہ ہے کہ field کا کوئی ڈاکٹر نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنی محترمہ وزیر خزانہ سے یہ گزارش کروں گا کہ اپنی priorities کو set کریں ہمیں بنیادی طور پر یہ کرنا چاہئے کہ پورے صوبے کے لئے priorities بنانی چاہئیں اس میں سے collectively liking and disliking نہیں کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! اس وقت rural Punjab کی حالت یہ ہے کہ صاف پانی تو کیا ہمارے پاس تو پانی ہی نہیں ہے۔ اس وقت موسیٰ خیل اور چھدرو یونین کونسلوں میں پانی کی depth آٹھ اور نو نو سو فٹ زمین کے نیچے سے پانی نکالنا پڑتا ہے اور اس وقت واٹر سپلائی کی سکیمیں وہاں پر بند پڑی ہیں۔ میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ رمضان شریف آ رہا ہے اور پچھلے سال بھی میں نے رمضان شریف سے پہلے محترمہ وزیر خزانہ سے یہ عرض کیا تھا کہ اس وقت وہاں پر لوگ پانی کے لئے لڑ رہے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ شہروں کی ترقی نہ ہو بے شک ہو لیکن ہماری قیمت پر نہ ہو۔

جناب سپیکر! اس وقت میری دو یونین کونسلیں جن میں واں بھچراں اور موسیٰ خیل میں حکومت نے خود بوائز ڈگری کالج notify کئے ہیں لیکن subject to funds دونوں یونین کونسلوں میں اس وقت بوائز ڈگری کالج نہیں بن رہے۔ ہوا یہ ہے کہ کاغذوں میں میانوالی بڑی ترقی کر گیا ہے کہ میانوالی کو backward district سے نکال دیا گیا ہے جس سے ہمارا یہ نقصان ہوا ہے کہ ہماری میڈیکل اور مختلف شعبہ جات کی special seats جو کہ backward علاقوں کو ملتی تھیں، وہ ہمارا کوٹا ختم ہو گیا ہے۔ کاغذوں میں تو ہم backward district سے نکل گئے ہیں اور لاہور میں پہنچ گئے ہیں لیکن اس وقت وہاں حالت یہ ہے کہ ہمارے بچے اور بچیاں 10، 10 اور 15، 15 کلو میٹر دور ہائی سکول اور ہائر سیکنڈری سکول میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں اور ان کا گناہ صرف یہ ہے کہ انہوں نے ووٹ پی ٹی آئی کو دے دیئے ہیں اور وہاں کے منتخب نمائندے پی ٹی آئی کے ہیں۔ میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ بے شک آ جائیں اور وہاں کے حالات ایک دفعہ دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کروں گا کہ میانوالی سٹی میرا شہر ہے جس میں سیوریج سسٹم ناکارہ ہو چکا ہے اور وہاں پر ایک انڈر پاس ہے تو میں گزارش کروں گا کہ اعلیٰ حکام میں سے کوئی ادھر آئے اور میں دعا کروں گا کہ اس وقت وہاں پر بارش ہو جائے تو ان کے پاس اگر boats موجود نہ ہوں تو وہ انڈر پاس سے بھی نہیں گزر سکتے۔ میں صرف میانوالی focus کر رہا ہوں اور اب میں آپ کو پورے rural Punjab کے حالات بتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے rural Punjab کے اضلاع میں اس وقت وہاں پر یہ پوزیشن ہے کہ ہمارے پاس بنیادی سہولتیں ہی نہیں ہیں۔ ہمارے پاس 140-A کے تحت جو ہمارا حق بنتا ہے، وہ بھی دینے میں حکومت ناکام ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: بھچر صاحب! آپ کی بڑی مہربانی جلدی سے wind up کریں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! دو منٹ میں wind up کرتا ہوں۔ اس وقت میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ rural Punjab کی جتنی آبادی ہے وہ اس وقت urban and rural کی تفریق میں جا رہی ہے۔ جب تک آپ چھوٹے اضلاع کو اپ گریڈ نہیں کریں گے، چھوٹے اضلاع کو ہیلتھ وار، ایجوکیشن وار اپ گریڈ نہیں کریں گے تو اس وقت تک آپ پنجاب کی ترقی میں کوئی کردار ادا نہیں کر سکتے اور پنجاب کی ترقی ہونی بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آپ خود کسان ہیں تو کسانوں کے معاملات کے حوالے سے دیکھ لیں کہ اپٹما کے لئے اسحاق ڈار اور وزیر اعظم صاحبان available ہوتے ہیں لیکن کسان اتحاد والوں کو ادھر دھکے اور ڈنڈے پڑتے ہیں تو کسانوں کے لئے اس وقت یہ حالات ہیں۔ مونجی، گندم اور کپاس کے حوالے سے بات کروں گا کہ اب گندم کی خریداری کا وقت آ رہا ہے تو میں اس سلسلے میں یہی عرض کروں گا کہ rural Punjab پر توجہ دیں اور اسے اپ گریڈ کریں تو پنجاب میں خوشحالی آئے گی وگرنہ شہروں کی خوشحالی سے rural Punjab میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: مہربانی۔ جن معزز ممبران کی باری نہیں آ سکے گی وہ اپنی تقریر لکھ کر دے دیں ہم متعلقہ وزیر صاحبہ تک پہنچا دیں گے۔ جی، چودھری غلام مرتضیٰ!

چودھری غلام مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے محترمہ وزیر خزانہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جو تجاویز انہوں نے پہلے لی تھیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ان پر بڑی حد تک عملدرآمد بھی ہوا ہے اور یہ بھی خوش نصیبی ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب دن رات بڑی مشقت اور محنت کرتے ہیں۔ اس میں بھی شک نہیں کہ ان کے ثمرات اور اثرات بھی آتے ہیں اور یہ بھی possible نہیں ہے کہ کوئی شخص یہ claim کر سکے کہ وہ 100 فیصد معاملات کو درست طریقے سے چلا رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ اتنا بڑا صوبہ ہے تو اس کے انتظامی معاملات کو درست کرنے کے لئے میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی ٹیم میں اگر اضافہ ہو تو ان کے اپنے بوجھ میں بھی کمی ہو گی۔

جناب سپیکر! پری بجٹ بحث کے لئے آپ نے مجھے موقع دیا ہے تو اس حوالے سے میری صرف یہ گزارشات ہیں کہ آنے والے بجٹ میں صحت کے شعبے کو top priority ملنی چاہئے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ infrastructure پر بہت زیادہ کام ہوا ہے۔ سڑکیں بنی ہیں اور واقعی بڑے شہروں سے ہٹ کر اب چھوٹے شہروں میں بھی سڑکیں نظر آنا شروع ہو گئی ہیں جسے میں appreciate کرتا ہوں کہ کارپٹ roads چھوٹے چھوٹے شہروں تک اور ہمارے دیہاتوں میں بھی بننا شروع ہوئی ہیں۔ آپ کے infrastructure پر بہت اچھی progress ہے اور اگر problem آ رہا ہے تو صحت کے حوالے سے سب سے زیادہ ہے کہ چھوٹے شہر جیسے میں نے last time بھی کہا تھا جیسے ہارون آباد اور ضلع بہاولنگر کی طرح دور دراز کے علاقوں میں دو بڑے problem ہیں جن میں پینے کا صاف پانی ہرگز ہرگز بھی موجود نہیں ہے۔ دو میں سے ایک کام کر دیا جائے یا تو صاف پینے کا پانی اگر مہیا کریں تو اس میں ultimately بیماریوں میں کمی آئے گی۔ ایک تو صاف پینے کے پانی کا بندوبست اچھا نہیں

ہے۔Last time آپ نے صاف پانی فلٹریشن پلانٹ کا ذکر کیا تھا تو اس پورے سال میں پورے ضلع بہاولنگر میں اب بھی میں نے پوچھا کہ صاف پانی پراجیکٹ یعنی فلٹریشن پلانٹ پر کوئی خاطر خواہ پیشرفت نظر نہیں آ رہی حالانکہ وہ منصوبہ بہت اچھا تھا اور یقین کریں کہ میں دلی طور پر اسے عبادت کا درجہ سمجھتا ہوں کہ جو بھی اس منصوبے کو مکمل کرے گا اسے لوگوں کی بڑی دعائیں ملیں گی کہ پانی کی وجہ سے سب سے زیادہ لوگ بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ براہ مہربانی آپ اس پر focus کریں کیونکہ یہ آپ کی ترجیح تھی اور اس کو دوبارہ سے اپنی ترجیح میں شامل کریں۔

جناب سپیکر! ہوتا یہ ہے کہ ہمارے جیسے چھوٹے علاقوں میں جب کوئی شخص بیمار ہو جاتا ہے تو 70 سے 80 فیصد مریضوں کو THQs میں سہولت نہ ہونے کی وجہ سے اور ڈاکٹروں کا یہ وتیرہ بھی ہے کہ وہ دو سیکنڈ سے پہلے، جتنی دیر میں، میں نے یہ speech کی اتنی دیر میں وہ پانچ مریضوں کو refer کر دیتے ہیں۔ یہ سوچے بغیر کہ غریب شخص پتا نہیں کیسے ہسپتال تک پہنچا ہے اور اس کے پاس اتنے وسائل بھی ہیں کہ وہ لاہور جا کر اپنا علاج کروا سکے یا ملتان میں تو کسی کو بہاولپور، کسی کو ملتان اور کسی کو لاہور refer کر دیتے ہیں۔ THQs میں آپ اس چیز کو مشن کے طور پر لے لیں کہ ہر THQ میں تحصیل ہیڈکوارٹرز میں یہ compulsion کر دیں، اس کو جرم قرار دے دیں کہ کوئی ڈاکٹر، پہلے ان کو facility دے دیں کہ کوئی ڈاکٹر کسی مریض کو refer نہ کرے کہ آپ علاج کے لئے بڑے شہر میں چلے جائیں۔ کم از کم ان امراض کے لئے کہ جو راستے میں وہ دم توڑ جاتے ہیں اور سب سے زیادہ اموات دل کے دورہ کے باعث ہوتی ہیں کیونکہ اس میں پہلے تین گھنٹے crucial ہوتے ہیں۔ اب جس مریض کے پہلے تین گھنٹے crucial ہیں تو اسے پانچ گھنٹے کے سفر پر روانہ کر دیں گے تو ultimately اس مریض نے راستے میں دم توڑ دینا ہے۔ اس بات کو مشن کے طور پر لیا جائے کہ ہر THQ میں Cardiac ICU کو لازمی قرار دیں تاکہ کسی مریض کو ڈاکٹر ہرگز نہ کہہ سکے کہ آپ چار سو کلو میٹر یا پانچ سو کلو میٹر کے سفر پر روانہ ہو جائیں اور راستے میں جاتے ہوئے دم توڑ دیں۔ یہ میری گزارش ہے، یہ بہت بڑی نیکی ہو گی، لوگ اس کو مدتوں تک یاد رکھیں گے اور آپ کو دعائیں دیں گے اگر ہر THQ میں Cardiac ICU کو لازماً قرار دے دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں کسان کے حوالے سے بات کروں گا کہ ہمارا کسان 70 فیصد ہونے کے باوجود بھی ابھی تک پس رہا ہے۔ حالانکہ وہ پورے ملک کی معیشت کو چلانے کا باعث ہیں۔ خدارا ان کے لئے یہ سہولت دی جائے کہ جہاں پر نہری پانی کی کمی ہے وہ کمی دور کر دی جائے، ان کو صرف نہری پانی

ہی دے دیں کیونکہ کسان سب سے زیادہ مشقت کرتا ہے اور اس میں شک نہیں ہے کہ وہ مشقت کر کے اپنی زندگی گزارتا ہے اس لئے کسان کے لئے نہری پانی کا وافر بندوبست کریں۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: آپ کا بھی بہت شکریہ۔ میاں محمد کاظم علی پیرزادہ!

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! میں اپنی معروضات میں سب سے پہلے یہ عرض کروں گا کہ جو وزیر اعلیٰ نے مختلف initiatives لئے ہیں اُن میں KPRRP کو پورے صوبے میں سب سے زیادہ پذیرائی ملی اور یقیناً دیہی آبادی کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ یہ ایک ایسا initiative ہے جو بڑے عرصے بعد ہم کاشتکاروں اور دیہاتی لوگوں کے لئے لیا گیا اس میں میری تجویز یہ ہے کہ ہر حلقے کے جو زمینی حقائق ہیں اس کے مطابق اس کی allocation کی جائے۔ میرا حلقہ سو کلو میٹر لمبے ایریا میں ہے وہ دریا اور چولستان کے درمیان واقع ہے۔ اس کے فنڈز مجھے ملے ہیں لیکن اس کا وہ impact نظر نہیں آتا۔ KPRRP بہت ہی کامیاب منصوبہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس دفعہ اس کے اندر مزید پیسے allocate کئے جائیں کیونکہ یہ urbanization کو بھی روکنے میں مددگار ثابت ہوگا اور اس سے ہم نہ صرف اپنی فصلیں بہتر طریقے سے منڈیوں میں پہنچا سکتے ہیں بلکہ ہمارے روزگار کو بھی فائدہ ہوگا۔ Urbanization آنے والے دنوں میں پاکستان کے لئے بہت بڑا مسئلہ ہوگا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ابھی بھی بہت بڑا مسئلہ ہوگا۔ آپ کے سامنے ہے کہ لاہور میں ٹریفک اور امن وامان کو سنبھالنے کے لئے کتنے وسائل خرچ کئے جا رہے ہیں۔ آپ کو ٹریفک کے لئے روزانہ نئی روڈز بنانی پڑ رہی ہیں اور پل تعمیر کرنے پڑے رہے ہیں اگر آپ urbanization کو نہیں روکیں گے تو پھر آپ لاہور کو کہاں لے کر جائیں گے؟ اب تو لاہور گرمیوں اور سردیوں دونوں میں ہی برابری کی بنیاد پر بڑھ رہا ہے اور بارڈر تک پہنچ گیا ہے۔ میری یہ گزارش ہوگی کہ ہمارے جو دیہاتی علاقے ہیں ان پر توجہ دی جائے اور چھوٹے شہروں پر خصوصی توجہ دی جائے تاکہ یہ urbanization رُک سکے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: میری دوسرے نمبر پر یہ request ہے کہ جہاں پر ہمارا نہری پانی موجود ہے، جہاں water allocation ہے وہ تو urbanize ہو گیا ہے کہیں ملیں لگ گئی ہیں، کہیں ہاؤسنگ سوسائٹیز بن گئی ہیں۔ اس پانی کی تقسیم کے لئے بھی جلد از جلد کوئی فیصلہ کیا جائے اور ہمارے ٹیل کے علاقوں میں پانی پہنچانے کے لئے ضرور مہربانی کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! میں آپ کو شکریہ کا موقع دیتا ہوں اگر میری آخری عرض سن لیں۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! میں نے زیرو آر کے لئے بڑا اہم مسئلہ یہاں پر۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اہم مسئلہ پہلے نہیں چھیڑتے بعد میں اہم مسئلہ کا ذکر کرتے ہیں۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! آئندہ احتیاط کروں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، کریں۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! میں نے یہاں پر سوال کیا ہے کہ ہمارا ستلج ایک آمر نے فروخت کر دیا اس کا نقصان یہ ہوا کہ ہمارا چولستان وہاں پر غیر آباد پڑا ہے اور آباد زمینوں کے لئے بھی پانی مکمل طور پر نہیں ہے۔ ہمارے ساتھ اضافی زیادتی ہو رہی ہے کہ قصور کی ٹینریز کا پانی ستلج میں جا رہا ہے۔ وہ اتنا زہریلا پانی ہے کہ اس سے آبی حیات تو ختم ہی ہو گئی ہے لیکن ہماری انسانی زندگیوں کو بھی شدید خطرات ہیں۔ میں نے اس پر یہاں زیرو آر نوٹس پر جو سوال کیا ہوا ہے اس پر مجھے ہر روز ایک نئی date مل جاتی ہے kindly اگر اس پر مجھے بات کرنے کے لئے علیحدہ ٹائم مل جائے تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: آپ کو اتنا ٹائم مل گیا ہے آپ اس پر بات کریں۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! اس حوالے سے میری عرض یہ ہے کہ وہاں پر ایک سکیم launch ہوئی تھی جس کے ذریعے اس پانی کو treat کر کے دریا میں ڈالا جانا تھا۔

جناب سپیکر: جی، ہم نے سنا یہی ہے جو آپ کہہ رہے ہیں۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! آپ کا گندا پانی ہماری طرف جا رہا ہے آپ کو شاید اس سے کوئی فائدہ ہو رہا ہو لیکن وہ گندا پانی آپ کی بھی زیر زمین جا رہا ہے۔ کچھ ٹینریز وہاں پر کنوئیں بنا کر زیر زمین direct پانی ڈال رہی ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! وہ ہمارے پورے پنجاب کے پانی کو آلودہ کر رہے ہیں یہ صرف ہمارے دریا کے اوپر مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ مسئلہ تمام دریاؤں پر چل رہا ہے۔ یہ بڑا serious issue ہے، یہ انسانی جانوں کا سوال ہے اس لئے میری گزارش ہوگی کہ اس پر کوئی seriousness دکھائی جائے اور کوئی کمیٹی form کی جائے جو اس کو دیکھے اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ ایک ایوان کی کمیٹی constitute کر دیں کیونکہ یہ ہمارا بہت اہم مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ پری بجٹ میں کیا بتائیں گے، وہ بتا دیں۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! میں پری بجٹ میں اپنے حلقے کے لئے زندگی کی بھیک مانگ رہا ہوں جو گندا پانی وہاں جا رہا ہے ہمیں اس سے بچایا جائے۔ (قہقہہ)
میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس کا کوئی تدارک کیا جائے اور اس پانی کو treat کر کے دریا میں ڈالا جائے۔

جناب سپیکر: وہ treatment plant پہلے ہی لگے ہوئے ہیں اور منسٹر صاحبہ نے note کر لیا ہے۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! انہوں نے note نہیں کیا۔ (قہقہہ)
اس کے لئے آپ کمیٹی بنائیں۔

جناب سپیکر: میرے پاس ریکارڈ میں موجود ہے، آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ مذاق نہ کریں۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! میں مذاق نہیں کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! میں serious بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ نے بھی note کر لیا ہے اور ادھر بھی آپ کی بات note ہو رہی ہے اور وہ کارروائی میں لکھی جا رہی ہے۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں پھر اس کو دیکھیں گے۔ محترمہ خدیجہ عمر!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو نہایت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ میں پری بجٹ تقریر کرنے سے پہلے یہ بات کرنی چاہوں گی کہ یہ پری بجٹ کی

جو پریکٹس ہو رہی ہے یہ بہت اچھی ہے۔ ہمارے کچھ بھائیوں نے ایسی بات کی جس کا میں جواب دینا ضروری سمجھتی ہوں۔انہوں نے پری بجٹ کی بجائے پچھلے ادوار کو سامنے رکھ کر اپنی [*****] دھونے کی کوشش کی ہے۔ رانا ارشد صاحب نے ایک بات کہی جس میں چودھری پرویز الہیٰ کا ذکر کیا۔۔۔

جناب سپیکر: یہ غیر پارلیمانی لفظ ہے اس کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں آج ان کو دعوے کے ساتھ یہ کہتی ہوں کہ چودھری پرویز الہیٰ کا پانچ سال کا دور اور میاں محمد شہباز شریف کے تمام ادوار کو comparison کریں تو چودھری پرویز الہیٰ کے دور کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔(شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ میں نے معزز ممبر رانا ارشد کی بات کا جواب دیا ہے کہ چودھری پرویز الہیٰ کے پانچ سال کا دور اور میاں شہباز شریف کے تمام ادوار اور آئندہ آنے والے دور بھی اللہ نہ کرے کہ وہ آئے ان کا مقابلہ کر لیں۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ محترمہ! آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گی کہ چودھری پرویز الہیٰ نے جب اپنا دور ختم کیا تو اُس وقت 100۔ارب روپے surplus میں تھے اور ہماری آئی ایم ایف سے جان چھوٹ گئی تھی۔ میں اپنی محترمہ وزیر خزانہ سے یہ کہوں گی کہ پورے صوبے کی عوام یہ جاننا چاہتی ہے کہ اِس وقت ہماری قوم، پورا صوبہ اور ہمارے آنے والی نسلوں پر کتنا قرضہ ہے میں یہ figures جاننا چاہوں گی؟(شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آپ کیا کر رہے ہیں؟ محترمہ کو بات کرنے دیں اور مجھے اُن کی بات سننے دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ جتنا میرا ٹائم ضائع کر رہے ہیں میں اتنا ٹائم add کرواؤں گی کیونکہ میں کسی کی بات میں نہیں بولی تھی۔ اگر یہ اس طرح کریں گے اور ایسی روایت قائم کریں گے تو پھر ہم بھی یہی کریں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں نے آپ کو floor دیا ہے آپ بات کریں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں محترمہ وزیر خزانہ سے یہ request کروں گی کہ مہربانی کر کے بتائیں کہ اِس وقت ہم کتنے مقروض ہیں، ہماری آنے والی نسلیں کتنی مقروض ہیں ان قرضوں سے جو ہم سکیمیں بناتے ہیں اُن کو ہم کتنا utilize کرتے ہیں اس کی تفصیل ایوان میں جاننا ہمارے لئے بہت ضروری ہے؟ ہم بڑے بڑے بجٹ اور figures پیش کرتے ہیں۔ یہاں minority کے انہی کے بھائی تھے جنہوں نے کہا کہ پچھلے سال ایک ارب 60 کروڑ روپے کا بجٹ announce ہوا اور بعد میں ان کو بتایا گیا کہ صرف 80 کروڑ روپے ملے گا لیکن آج تک ان کو ایک روپیہ تک نہیں دیا گیا جبکہ اگلا بجٹ آنے والا ہے۔ میں تو ان ہی کے ٹریژری بنچوں کے بھائی کی بات کر رہی ہوں۔ مہربانی کر کے figures بول دینا۔ بڑی بڑی باتیں کر دینا اور بڑے بڑے منصوبوں کی announcement کر دینا لیکن یہ بتائیں کہ اس کی utilization پر کس طرح عملدرآمد کیا جا رہا ہے؟۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، آپ کیا کر رہے ہیں؟ ان کو بات کرنے دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ حکومت کا تقریباً آخری سال ہے۔ ریسکیو 1122 سابقہ وزیراعلیٰ چودھری پرویز الٰہی کا انسانیت دوست اقدام تھا جس میں لاہور کے شہریوں نے اس سے استفادہ کیا، لاہور کے لوگوں کی جانیں بچیں اور وہ آج اپنے خاندانوں میں خوش و خرم زندگی بسر کر رہے ہیں لیکن افسوس کے ساتھ کہنا یہ پڑتا ہے کہ موجودہ گورنمنٹ نے اس ریسکیو 1122 کا اتنا بُرا حال کر دیا ہوا ہے کہ اس کے ساتھ ایک سوتیلی ماں والا سلوک کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ کہوں گی کہ یہ ایک ایسی سروس تھی جس سے لوگوں کی جانیں بچتی تھیں۔ اب ان کے ساتھ کیا کیا جا رہا ہے؟ بجائے اس کے کہ اس میں بہتری لائی جاتی، میں ایک example دیتی ہوں کہ ضلع لیہ میں تحصیل ہسپتال کی پرانی پھٹیچر گاڑیاں ریسکیو 1122 کو دی جا رہی ہیں۔ آپ یہ سروس دیکھیں کہ کون سی سروس ہے اور ان کو گاڑیاں کون سی provide کی جا رہی ہیں؟ اور ان کو گاڑیوں کی مرمت کے لئے پیسے بھی نہیں دیئے جا رہے۔ یہ نہایت افسوسناک بات ہے اور میری محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ ان کے بجٹ میں اضافہ کیا جائے اور اس سروس کو تحصیل لیول پر introduce کیا جائے۔

وزیر آثار قدیمہ (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! یہ سروس already تحصیل سطح پر کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں نے تو بات ابھی شروع کی ہے، وہاں پر انہوں نے کیا کیا ہے؟ یہ تو غلط بات ہے۔ Consumer Courts کے حوالے سے میں بات کرنا چاہوں گی۔ اب آپ کی مصنوعی مہنگائی تقریباً 50 فیصد آبادی سے زائد غریب آبادی کا بہت بڑا مسئلہ بن چکی ہے۔ سابقہ وزیراعلیٰ چودھری پرویزالٰہی کے دور میں 2004 میں through قانون سازی عام صارف کے تحفظ کے لئے یہ Consumer Courts بنائی گئی تھیں لیکن افسوس کے ساتھ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ آپ wind up کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: Please wind up کریں۔ آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرے اس بھائی نے اتنی لمبی بات کی ہے تو آپ نے ان کو کچھ نہیں کہا۔ ابھی انہوں نے میرا اتنا ٹائم ضائع کیا اور آپ نے ان کو کچھ نہیں کہا۔ اب میں تین منٹ مزید لوں گی۔

جناب سپیکر: جی، آپ ایسے بات نہ کریں۔ آپ کی بات ٹھیک نہیں ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! نہیں، یہ کوئی بات نہیں، چودھری پرویزالٰہی کے نام سے آپ سارے پریشان کیوں ہو جاتے ہیں؟ آپ سارے تڑپ کیوں اٹھتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ wind up کریں۔ آپ کیا کر رہی ہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! گیارہ کروڑ کے صوبے کی جو عوام ہے اس کے لئے گیارہ عدالتیں ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ یہ Consumer Courts بڑھائی جائیں چونکہ یہ ایک واحد ایسا ذریعہ ہے جس میں آپ کو کسی وکیل کی ضرورت نہیں ہوتی اور صرف ایک روپے کے ٹکٹ سے آپ اپنا مسئلہ یا اپنی شکایت وہاں جا کر بیان کر سکتے ہیں لہٰذا اس قسم کی facility کو بڑھانا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی، بہت شکریہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ایک رپورٹ کے مطابق ہر پانچ منٹ بعد پاکستانی عوام کینسر کا شکار ہو رہی ہے یعنی ہر پانچ منٹ بعد ایک آدمی کینسر کی زد میں آ رہا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس کے لئے

خصوصی بجٹ رکھا جائے۔اسی طرح ہیپاٹائٹس کی تعداد اس وقت تقریباً ایک کروڑ سے زیادہ ہو چکی ہے۔ اس وقت سکولوں میں۔۔۔

جناب سپیکر: جی،آپ کا ایک منٹ ختم ہو گیا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ بہت important تجاویز ہیں وہ جو کہہ رہے تھے کہ سب کچھ اچھا ہے۔ میں آپ کو بتادوں کہ کتنا کچھ اچھا ہے۔اس وقت مردم شماری ہو رہی ہے اور ہمارے اساتذہ سے کیا کام لیا جارہا ہے؟اس وقت سیشن کا آغاز ہے اور ہمارے اساتذہ کرام کو مردم شماری میں لگا دیا گیا ہے۔ بہت سے ایسے محکمے ہیں جس میں سرپلس لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ان کی ڈیوٹیاں لگادی جائیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ڈاکٹر مراد راس!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!آپ میری بات سنیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں نے آپ کی بات سن لی ہے،اور کتنی سنوں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری ایک دو تجاویز ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔آپ کی بڑی مہربانی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!آپ کو بات سننی چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں،آپ کیا تکرار کر رہی ہیں،بیٹھے بیٹھے بات کرنا آپ کا کیا طریقہ ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا سارا ٹائم ضائع ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے آپ کا ایک سیکنڈ بھی ضائع نہیں ہونے دیا۔آپ کی بڑی مہربانی۔ ڈاکٹر مراد راس صاحب!آپ اپنی بات کریں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جب تک یہ بند نہیں ہو گا میں شروع کیسے کروں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحبہ سے ضرور پوچھوں گی کہ ہماری عوام، ہمارے بچے اور آنے والی نسلوں کو کتنے پیسوں کا مقروض کر دیا ہے؟ وہ اس کا جواب ضرور دیں۔

جناب سپیکر: جی،آپ کی بڑی مہربانی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں یہ بات کروں گا کہ کل ڈپٹی سپیکر صاحب نے یہاں پر کہا تھا کہ جو حکومت کام کرتی ہے اس کی اپوزیشن میں سے کوئی تعریف نہیں کرتا تو میں تعریف سے شروع کرتا ہوں کہ پنجاب حکومت نے کرپشن میں ماسٹر ڈگری لے لی ہے اس لئے میں ان کی تعریف اس طرح کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں بہت زیادہ improvement ہوئی ہے کیونکہ سب سے پہلے 30-ارب روپے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز حزب اقتدار خواتین ممبران کی طرف سے
"جھوٹ، چور مچائے شور" کی آوازیں)

جناب سپیکر! اگر یہ اس طرح کریں گے تو شور مچانا مجھے بھی آتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ان کو بات کرنے دیں۔ آرڈر پلیز آرڈر۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! 30-ارب روپے صاف پانی کے لئے رکھے گئے لیکن ان 30-ارب روپے میں سے صرف 2-ارب روپیہ صاف پانی پر استعمال کیا گیا۔ میرا حلقہ جہاں پر وزیراعظم اور وزیراعلیٰ کا گھر بھی ہے وہاں پر میں نے اپنی مدد آپ کے تحت 17 واٹر فلٹریشن پلانٹس لگوائے ہیں جو کہ حکومت کا کام تھا لوگوں کو صاف پانی دینا۔ میں نے ابھی تک اپنی مدد آپ کے تحت سترہ کچی آبادیوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے ہیں جس کا مطلب ہے کہ کم از کم 60 سے 70 ہزار لوگ صاف پانی پی رہے ہیں۔ یہ حکومت کا کام تھا جو کہ ہم خود کر رہے ہیں اور حکومت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اب میں کرپشن کی بات کرتا ہوں، یہ بات میں اس لئے کر رہا ہوں کیونکہ حکومت نے ہمیں ایک روپیہ دیا نہیں، حکومت کو اپوزیشن سے پتا نہیں خوف کس چیز کا ہے؟ ہم یہ سارا کچھ اپنی مدد آپ کے تحت کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں سب سے بڑا issue اٹھانا چاہتا ہوں جو کہ میں ہر سال یہاں پر اٹھاتا ہوں۔ یہ صرف میرے علاقے کے قبرستان کا issue نہیں ہے، لاہور کے یہاں پر جتنے ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں، قبرستان کا اتنا serious issue ہے کہ گلبرگ کے اندر اس وقت قبروں کے اوپر قبریں بنائی جا رہی ہیں۔ یہ تین سال سے بات ہو رہی ہے اور آج چوتھا سال ہے یہی بات ہو رہی ہے لیکن ابھی تک کچھ نہیں کیا گیا۔ محترمہ وزیر خزانہ نے پہلے یہ ساری باتیں صاف پانی کی بھی سنی ہیں، ہم تو خود ہی فلٹریشن پلانٹس لگوا رہے ہیں لیکن آپ نے مدد کرنی نہیں ہے۔ آپ اپنی speech میں اس بارے میں شاید کچھ کہہ دیں لیکن ہو کچھ نہیں رہا۔ آپ میرے ساتھ چلیں میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ جہاں پر پانی کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! دوسری چیز یہ کہ آپ قبرستان کی بھی چار سال سے بات سن رہی ہیں۔ کیوں نہیں کچھ کر رہے ہیں مجھے سمجھ نہیں آ رہی؟ قبروں کے اوپر قبریں بن رہی ہیں کچھ نہیں کیا جا رہا۔ اب اس سے آگے چلتے ہیں کیونکہ میں بات جلدی کرنا چاہ رہا ہوں کیونکہ مجھے پتا ہے کہ گھنٹی بج جائے گی۔ آپ سکولوں کے حالات چل کر دیکھیں، گلبرگ، ماڈل ٹاؤن، گارڈن ٹاؤن کے سکولوں میں کیسے حالات ہیں۔

جناب سپیکر! میں محترمہ وزیر خزانہ سے کہتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ چلیں اور وہاں پر حالات دیکھیں کہ وہاں پر بچوں کے پاس یونیفارم نہ ہے اور ایک ایک کلاس کے اندر 70،70 سٹوڈنٹس بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم نے خود ان بچوں کو یونیفارم دیئے ہیں، ہم نے وہاں پر بچوں کے parents کو چیزیں دی ہیں۔ آپ چل کر دیکھیں کہ وہاں پر جو فرنیچرز کے حالات ہیں، آپ نے یہ چیزیں دے دیں لیکن آپ ہمارے ساتھ چلیں اور ہم آپ کو چیزوں کی اصل شکل دکھاتے ہیں کہ وہ کیا ہے؟

جناب سپیکر! اب میں ہسپتالوں کی حالت زار کا ذکر کروں گا۔ چلڈرن ہسپتال کو دیکھیں، مجھے پتا ہے کہ جن لوگوں کے بچوں کی جانیں چلی گئیں کیونکہ وہاں وینٹی لیٹر نہیں ہے۔ میں ایک بندے کا نام یہاں سے لے لیتا ہوں کہ چینل سٹی 42 کے جناب عمران یونس ہیں ان کے بچے کی جان چلی گئی کیونکہ وہاں وینٹی لیٹر نہیں ہے۔ ماں باپ کو بیٹھ کر وہاں پمپ کو ہاتھ سے دبانا پڑتا ہے اور جب ان کے ہاتھ تھک جاتے ہیں تو بچوں کی جان چلی جاتی ہے۔ یہ facts ہیں، یہ اصلیت ہے اور یہ اصلی چہرہ ہے جو ہم سارے اُٹھ کر یہاں تعریفیں کر رہے ہیں کہ سب کچھ اچھا ہے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کو جواب دینا ہے اور کس کو جواب دینا ہے؟ یہاں پر سب سمجھتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ کو جواب دینا ہے لیکن ہم نے جا کر اللہ تعالیٰ کو بھی جواب دینا ہے اس لئے لوگوں پر رحم کریں اور کوئی ایسا بجٹ بنائیں، ہر سال ایک ہی پھٹیچر بجٹ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ ان کو کوئی تجویز دیں ناں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ایک ہی پھٹیچر بجٹ ہر سال آ جاتا ہے۔ صرف اس کی تاریخ بدل دی جاتی ہے لیکن بجٹ وہی ہے۔ یہاں پر معزز ممبر حسینہ بیگم صاحبہ کہہ گئی ہیں، اب میرے خیال میں ابھی اُٹھ کر چلی گئیں۔ انہوں نے ابھی بات کی ہے کہ گورنمنٹ فلٹر پلانٹس کے فلٹر نہیں بدلے جا رہے۔ وہ میرے پاس آئیں وہ فلٹرز میں بدل دیتا ہوں کیونکہ حکومت نے ان کے لئے کچھ نہیں کرنا۔

جناب سپیکر! میں حسینہ بیگم صاحبہ کو کہہ رہا ہوں کہ اگر انہوں نے واٹر فلٹریشن پلانٹس کے فلٹرز change کروانے ہیں تو میں ان کو فلٹر change کروا دیتا ہوں، یہاں پر بیٹھ کر بڑی بڑی زبردست باتیں کی جا رہی ہیں۔ آپ کچی آبادیوں میں چلیں، اور دیکھیں جو سیوریج کا حال ہے وہاں پر لوگ اس وقت سیوریج کا پانی پی رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پچھلے سال بھی بوتل پانی کی لے کر آیا تھا اور یہاں پر بیٹھ کر آپ کو دکھائی آپ نے حالات دیکھے تھے کہ پانی کے حالات کیا ہیں۔ ایک سال گزر گیا، تین سال گزر گئے اور چار سال گزر گئے لیکن کوئی بہتری نہیں کی گئی۔ میں آپ کو یہ بتا دوں کہ 9-ارب روپے کی signal free روڈ بنائی جا سکتی ہے مگر 5-ارب روپے کا سیوریج change نہیں کیا جا سکتا۔ جیل روڈ سے لے کر فیروز پور روڈ تک 5-ارب روپے میں سیوریج سسٹم change ہوتا ہے کیونکہ یہ سب کچھ زمین کے نیچے ہے جو نظر نہیں آتا اور وہ کرنا نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میری صرف آخری request ہے کہ ایک عوام دوست بجٹ لے کر آئیں، جو پھٹیچر بجٹ ہے اس کی تاریخ بدلنا بند کریں، صرف تاریخ بدل دی اور پرنٹ ہو جاتا ہے، عوام دوست بجٹ لائیں، عوام کا خیال کریں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، آپ کا بہت شکریہ۔ محترمہ راحیلہ انور!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! شکریہ۔ آبپاشی کا نظام 1906 میں انگریز نے یہاں پر قائم کیا اور 1960 میں جب سندھ طاس معاہدہ ہوا تو ہم جو جہلم والے ہیں، جن کا سب سے زیادہ حق اس پانی پر تھا ہماری جگہ وہ پانی دوسرے districts کو دے دیا گیا۔ پہلے دن سے میں مطالبہ کرتی آ رہی ہوں اور مجھ سے پہلے 1960 میں میرے والد محترم نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ جہلم کو بھی اس میں شامل کیا جائے، جہلم کو بھی ایک نہر دی جائے۔ پچھلے بجٹ میں تو نہر کے لئے کچھ بجٹ رکھا گیا، کچھ پیسے allocate کئے گئے لیکن اس سے تو صرف یہ ہے کہ اس کا ڈیزائن بنا تو میں اپنی بہن سے یہ request کروں گی کہ مہربانی کر کے اس بجٹ میں اتنا پیسا ضرور رکھ دیجئے کہ کم از کم وہ نہر مکمل ہو جائے۔

جناب سپیکر! ہمارے ہاں ایک بڑا ہی شدید قسم کا پانی کا بحران ہے، ہم لوگ جس ایریا سے ہیں وہ کوئی canal irrigated نہیں ہے، وہاں پر اگر چھوٹے ڈیمز بنا دیئے جائیں تو میرا خیال ہے کہ ہمارا مسئلہ بہت حد تک حل ہو جائے گا۔ کسان جو اس وقت پس رہا ہے، ہمارے علاقے میں تو اس وقت کسان

کے کوئی اچھے حالات ہی نہیں ہیں۔ ہمارا تو وہ حال ہے کہ ہم ہر وقت صرف آسمان کی طرف دیکھتے رہتے ہیں کہ شاید ہمارے لئے کوئی بہتری ہو جائے۔ وہاں پر نالہ گھان ہے، نالہ بو نہار ہے جن سے ہر سال ہماری فصلیں جب چھوٹی سی ہی ہوتی ہیں تو وہ تباہ ہو جاتی ہیں اگر ان پر ڈیمز بنا دیئے جائیں تو میرا خیال ہے کہ میرا علاقہ بھی شاداب ہو جائے گا، وہاں پر بھی یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں کہوں گی کہ چھوٹے ڈیمز پر خاص طور پر بہت زیادہ دھیان دیا جائے۔ میرے گاؤں دارا پور کا سٹرکچر کچھ ایسا ہے کہ پہاڑوں سے پانی آتا ہے اور وہ ضائع ہو جاتا ہے، الٹا وہاں پر لوگوں کی جو فصلیں کھڑی ہوتی ہیں ان میں چلا جاتا ہے اور وہ فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ وہاں پر ایک چھوٹے ڈیم کی بہت ضرورت ہے بلکہ جگہ جگہ چھوٹے ڈیمز بنانے چاہئیں۔

جناب سپیکر! ابھی پھر وہی پانی کا مسئلہ، میرے علاقے میں تو پینے کا پانی نہیں ہے۔ میری بہن بیٹھی ہوئی ہیں اگر انہیں تھوڑا سا بھی یاد ہو تو میں نے انہیں کس طرح بڑی humble request بھی کی تھی اور وہ کہتے ہیں کہ اب میں کیا کہہ سکتی ہوں کہ ان الفاظ میں اپیل کی تھی، میانی ڈھن دو فیز میں مکمل ہوئی، وہاں جا کر دیکھیں کہ کیا حالات ہیں، اس کا پانچ کلو میٹر کا علاقہ تنول جو open آتا ہے اور وہ جب open آتا ہے تو اس میں ہر طرح کے جانور مرے ہوئے ملتے ہیں، وہ پھر جب لوگوں تک پہنچتا ہے تو آپ خود سمجھدار ہیں کہ وہ کون سا صاف پانی ہے جو لوگوں کو یہ پینے کے لئے دے رہے ہیں۔ ہماری بیبیاں چار چار، چھ چھ گھڑے سروں پر رکھ کر پہاڑوں سے جب نیچے اترتی ہیں تو ان کی حالت دیدنی ہوتی ہے۔ میں نے ان عورتوں کے حالات کا پچھلی دفعہ بھی یہی مسئلہ یہاں پر اٹھایا تھا، یہی request کی تھی کہ خدارا ہمیں انسان سمجھیں، جانور نہ سمجھیں، جانور بھی وہ پانی نہیں پیتے ہیں جو پانی آپ لوگوں نے ہمارے لئے وہاں دیا ہوا ہے تو once again میں اس ایوان میں کھڑے ہو کر request کروں گی کہ خدارا ہمیں انسان سمجھیں، ہمیں پینے کا پانی دے دیں، ہمیں فلٹریشن پلانٹس نہیں چاہئیں، ہمیں پینے کا پانی چاہئے، at least وہاں کی عورتوں پر رحم کیجئے، بچوں پر رحم کیجئے، جو میرا خیال ہے کہ ایک کان سے آپ لوگ سنتے ہیں اور دوسرے سے نکال دیتے ہیں لیکن میں تو یہاں کھڑے ہو کر اپنی بہن سے request ہی کر سکتی ہوں کہ ہمیں بھی انسان سمجھیں، جانور مت سمجھیں۔

جناب سپیکر! UET ٹیکسلا کا ایک sub Campus بڑے عرصے سے میری پہلی تقریر سے لے کر جب میں ایوان میں آئی، میں نے اپنی بہن کو request کی، ان سے پہلے جو وزیر خزانہ تھے، سالہا سال میں ان سے request کرتی آئی کہ خدا کے لئے ہمیں UET ٹیکسلا کا sub campus

دے دیں، وہ کس طرح کام کر رہا ہے، ہمیں کیا سزا ہے، میرے علاقے کو کیا سزا ہے کہ وہاں پر ایک sub campus بھی نہیں بن سکتا؟ میں ایک دفعہ پھر ان سے request کروں گی کہ kindly ہمیں ایک sub campus دے دیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ مہربانی فرمائیں!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ۔

جناب سپیکر: ٹائم دیکھیں کتنا ہو گیا ہے۔ چلیں، میں آپ کو ایک منٹ دیتا ہوں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! وہاں کالا گھان پر 40 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک bridge بنا ہے، جو ہمارا پیسا، ہمارے taxes کا پیسا وہاں پر لگا ہے اس کے pillars گر گئے اور کہا گیا کہ ہوا کے جھونکے سے گر گئے، جو پل ہوا کے جھونکے سے گر جاتا ہے تو اس کے اوپر سے گاڑیاں کیسے گزریں گی، وہ پیسا کہاں لگا؟ اس کے pillars آج بھی گرے ہوئے ہیں اور اس کی sides پر گاؤں اتنا گہرائی میں چلا گیا کہ انہوں نے plan ہی نہیں کیا کہ وہاں ان گاؤں والوں کے لئے یہ کیا کریں گے۔ سروس روڈز بنائی جائیں، میں محترمہ وزیر خزانہ سے humble request کروں گی کہ وہاں پر ڈرینج اور سڑکیں بنا دی جائیں تاکہ وہ گاؤں والے بھی کسی دنیا میں آ جائیں۔

جناب سپیکر! آخر میں صرف دو لفظی بات ہے۔ جہلم والے جتنا ریونیو دے رہے ہیں، جتنے taxes دے رہے ہیں، اگر ایک فیصد بھی ہمارے اس علاقے پر لگا دیا جائے تو میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں یہاں کسی چیز کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ وہاں جا کر ہماری help کریں بلکہ ہمارے ہی پیسے ہمارے اوپر اگر آپ نے لگائے تو ہمارے حالات بہتر ہو جائیں گے، ہم آپ سے یہ request کر رہے ہیں، ہمارا ریونیو دیکھیں اور یہ دیکھیں کہ آپ میرے اس علاقے پر کیا لگا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آخر میں اتنا کہوں گی کہ جو ہمارے جیسے ایریاز ہیں، جو ریموٹ ایریاز ہیں ہمیں انسان سمجھیں، یہ نہیں ہے کہ تخت لاہور کو تو آپ آسمان پر لے جائیں، بات لاہور سے شروع ہوتی ہے اور لاہور پر ہی ختم ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ بہت شکریہ، بڑی مہربانی۔ محترمہ شُنیلا رُوت!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں نے تو ابھی پورا بولا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ دیکھیں، ٹائم کیا ہو گیا ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی، شکریہ۔ شُنیلا رُوت! آپ کا نام میں نے پہلے پکارا تھا لیکن آپ اس وقت نہیں تھیں۔ میں آپ کو اب پانچ منٹ سے ایک سیکنڈ بھی اوپر نہیں دوں گا۔ میں نے ان کو wind up کرنے کے لئے بھی ٹائم دینا ہے ناں۔ جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! آپ نے مجھے ٹائم دیا میں آپ کی شکر گزار ہوں۔ پچھلے سال جب ہماری بجٹ speech ہو رہی تھی اور اس وقت ہماری minorities کے حکومتی بنچز پر جو ممبران بیٹھے تھے وہ بہت خوش ہو رہے تھے اور بڑی زور زور کی تالیاں بھی بجا رہے تھے، اس وقت محترمہ وزیر خزانہ نے یہ کہا تھا کہ ایک ارب سات کروڑ روپے minorities کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ Minorities ڈویلپمنٹ بجٹ میں 46 کروڑ روپیہ رکھا گیا جس میں سے جو خرچ ہوا وہ تقریباً 14 کروڑ روپیہ تھا، میرا یہ سوال ہے کہ 32 کروڑ روپیہ جو ہے وہ کہاں گیا؟ اس کے علاوہ 22 کروڑ روپیہ scholarships کے لئے بھی مختص کیا گیا اور اس پیسے کا بھی ہمیں بتایا جائے کہ یہ کہاں کہاں پر خرچ ہوا؟

جناب سپیکر! میری تجویز یہ ہے کہ ایک ارب روپیہ minorities کے لئے اگلے سال ADP کے لئے رکھا جائے۔ یہ پیسا لوکل باڈیز کے through ان حلقوں میں distribute کیا جائے جہاں پر minorities زیادہ تعداد میں رہتی ہے، scholarships کی مد میں جو پیسے مختص کئے گئے ہیں ان کو properly advertise کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔

جناب سپیکر! دوسرے نمبر پر میں یہ کہنا چاہوں گی کہ جو کرسمس کا فنڈ ہے، جو 5 ہزار روپیہ ہے اس کو بڑھا کر 10 ہزار روپیہ فی خاندان کر دیا جائے، اس کا وعدہ محترمہ وزیر خزانہ نے کیا تھا اور میں سمجھتی ہوں کہ آئندہ آنے والے بجٹ میں اس کو ضرور شامل کیا جائے گا۔ اس کو 6 ہزار families سے بڑھا کر کم از کم 20 ہزار families پر divide کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ کرسمس فنڈ جو ہے میں چاہتی ہوں کہ اس کی distribution through minority MPAs کی جائے نہ کہ دوسرے ہمارے جو majority کے MPAs ہیں یہ ان کے through distribute ہو جائے۔ یہ ہمارے elected minority seats پر جو ممبرز ہیں ان کے through جانا چاہئے اور above party affiliation یہ تمام MPAs جو minority seats پر ہیں ان کے through جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں پانچ فیصد کوٹا کی بات کروں گی۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس کو properly advertise نہیں کیا جاتا، لوگوں کو بتایا نہیں جاتا، یہ صرف گریڈ۔1 اور 4 کے لئے نہ ہو بلکہ تمام گریڈز کے لئے ہو۔ آرمڈ فورسز، سول سروسز اور ہائر رینکس آف پولیس کیڈر کے جو ہیں ان میں بھی یہ دیا جائے۔ میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی چاہتی ہوں کہ ملازمتوں میں اقلیتوں کا جو 5 فیصد کوٹا مختص ہے اسے increase کیا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! ایجوکیشنل پروفیشنل کالجز اور انسٹیٹیوشنز میں کوٹا بڑھایا جائے تاکہ minorities کے زیادہ سے زیادہ بچے آ سکیں اور یہ بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ میں minority populated areas میں سے یوحنا آباد کی بات کرنا چاہتی ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نوابزادہ عبدالرزاق خان نیازی! محترمہ! اب آپ تشریف رکھیں، آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ کا شکریہ۔ ایوان کا وقت پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یوحنا آباد کے رہائشی صاف پانی نہ ملنے کی وجہ سے گٹر کا پانی پی رہے ہیں اور مختلف امراض میں مبتلا ہو کر روز مر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی بات آ گئی ہے اب repetition کی ضرورت نہیں ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! انہیں جانوروں کی طرح treat نہ کیا جائے بلکہ انہیں بہتر سہولتیں مہیا کی جائیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی بڑی مہربانی، تشریف رکھیں۔ جی، نیازی صاحب! آپ کو دو منٹ دیئے جاتے ہیں اس سے زیادہ ٹائم نہیں ہو گا چونکہ پھر محترمہ وزیر خزانہ نے بحث wind up کرنی ہے۔

نوابزادہ عبدالرزاق خان نیازی: جناب سپیکر! دو سے تین منٹ کر دیں۔

جناب سپیکر: جو صاحبان تجاویز دینا چاہتے ہیں وہ اپنی تحریری تجاویز محترمہ وزیر خزانہ کو لکھ کر دے دیں۔ جی، نیازی صاحب! دو منٹ میں بات مکمل کریں۔

نوابزادہ عبدالرزاق خان نیازی: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کی توجہ پنجاب سیڈ کارپوریشن کی طرف دلاتا ہوں کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن وہ ادارہ ہے جو سارے پنجاب کی زراعت کے لئے سیڈ پیدا کرتا ہے لیکن اس کی قیمتیں مارکیٹ سے دُگنا زیادہ ہیں۔ ان اداروں کو ہزاروں ایکڑ زمین اسی کام کے لئے

دی ہوئی ہے کہ اس پر سیڈ کاشت کیا جائے پھر اسے آگے بیچا جائے۔ مہربانی کر کے اس سیڈ کی قیمت کم کی جائے، اسے subsidies کیا جائے یا پھر اس ادارے کو بند کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے محترمہ وزیر خزانہ کی توجہ اپنے حلقے اور خاص طور پر دیہاتی علاقوں کی طرف دلانا چاہتا ہوں جہاں پر لوگ basic rights سے محروم ہیں ان کی سڑکیں نہیں ہیں، پانی نہیں ہے، سیوریج نہیں ہے، ڈرینج نہیں ہے، سکولوں کی بُری حالت ہے اور basic health facilities نہیں ہیں۔ پی پی۔218 خانیوال میں 105 چکوک ہیں اور آپ ان 105 چکوک میں سے کسی بھی چک میں جا کر دیکھیں کہ اگر بارش ہو جائے تو گزرنے کا راستہ نہیں ہوتا۔ میں خاص طور پر التجا کروں گا کہ چونکہ ان چکوک کی حالت بہت بری ہے اس لئے ان میں ڈرینج کے بندوبست کے لئے سکیم اسی ADP میں رکھی جائے۔ 10/R کے چک نمبر 80، 58، 44، 62، 24، 27، 34، 70، 67 اور 68، 15/L کے چک نمبر 80، 89، 88 اور 84 میں اتنا بُرا حال ہے کہ اگر بارش ہو جائے تو کوئی گزر نہیں سکتا لہٰذا دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ ان چکوک میں ڈرینج کی سکیم اسی ADP میں رکھی جائے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، بہت شکریہ

نوابزادہ عبدالرزاق خان نیازی: جناب سپیکر! سارے شہر خانیوال کے سیوریج کا پانی سبزیوں کی کاشت کے لئے استعمال ہو رہا ہے جس سے ہیپاٹائٹس بہت زیادہ ہے اور خاص طور پر اس سائیڈ کے جو چکوک ہیں ادھر 98 فیصد اموات ہیپاٹائٹس کی وجہ سے ہوتی ہیں اور وہاں پر 80 فیصد لوگوں کو ہیپاٹائٹس ہے۔ مہربانی کر کے اس کا بندوبست کیا جائے اور سیوریج کا پانی سبزیوں کی کاشت میں استعمال نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ وزیر خزانہ! اپنی speech wind up کریں۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! چونکہ پنجاب کی عوام کے انتہائی اہم issues پر بحث wind up ہوئی ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ kindly کورم پورا کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: ذرا اپنی طرف بھی دھیان کریں۔ ذرا پیچھے دیکھیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں تو آزاد ممبر ہوں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے لابی میں بیٹھے ہوئے اپنے حزب اختلاف کے ساتھیوں سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اب محترمہ وزیر خزانہ wind up speech کرنے لگی ہیں تو اس وقت کورم پورا ہے بلکہ hundred plus معزز ممبران یہاں ایوان میں اس وقت موجود ہیں لیکن حزب اختلاف کے بنچوں کی طرف بھی ذرا دھیان کر لیا جائے کیونکہ وہ تو بالکل خالی پڑے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: اس وقت حزب اختلاف کے بنچوں پر جناب احسن ریاض فتیانہ تشریف فرما ہیں اور وہ آزاد ممبر ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سے مراد یہ ہوا کہ اس وقت حزب اختلاف کے بنچوں پر کوئی ایک آدمی بھی نہیں بیٹھا ہوا۔

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں، وہ ضرور کہیں نہ کہیں بیٹھے ہوئے سُن رہے ہوں گے۔ جی، محترمہ وزیر خزانہ صاحبہ!

پری بجٹ بحث

(---جاری)

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں تمام ممبران اسمبلی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے اس پری بجٹ بحث میں دلچسپی لی اور بہت زور دار انداز میں participate کیا اس کا اندازہ اس طرح سے لگایا جا سکتا ہے کہ تقریباً 65 معزز ممبران نے تقاریر کی ہیں اور اگر سوالنامے ملائیں تو 100 سے زیادہ ممبران اسمبلی نے participate کر کے اپنی آراء سے ہمیں مستفید کیا ہے---

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت 10 منٹ مزید بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! یہ میرے لئے بہت خوشی کی بات ہے کہ ممبران اسمبلی اپنے حلقوں کے ساتھ ساتھ پورے صوبہ پنجاب کو یہاں پر represent کر رہے ہیں۔ یہ سب سے بڑا policy making forum ہے اور اس حوالے سے تمام معزز ممبران نے اپنی اپنی ذمہ داری نبھائی ہے۔ میں حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے اس پری بجٹ بحث میں participate کیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس وقت ایوان میں اپوزیشن موجود نہیں ہے تو پھر آپ کس کا شکریہ ادا کر رہی ہیں؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! اپوزیشن کے معزز ممبران اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں لیکن میں پھر بھی ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میں اس معزز ایوان سے کہوں گی کہ آپ کی دی ہوئی آراء کو ہم محکمہ خزانہ کی طرف سے تحریری طور پر بہت ذمہ داری اور تفصیل کے ساتھ ڈیپارٹمنٹس کو بھجوائیں گے تاکہ سارے محکمہ جات ان تجاویز کی روشنی میں اپنے بجٹ فائنل کریں اور میں

اس مقدس ایوان کو اس بات کی assurance دیتی ہوں کہ جب مختلف محکمہ جات کی طرف سے تخمینہ جات محکمہ خزانہ میں آئیں گے تو اس میں آپ کی priorities reflected ہوں گی۔

جناب سپیکر! میرے لئے یہ بھی بہت خوش آئند بات ہے کہ قائد حزب اختلاف نے کل بہت اچھی تقریر کی ہے۔ انہوں نے بہت اہم امور کی نشاندہی کی ہے اور میں اس کا خیر مقدم کرتی ہوں۔ قائد حزب اختلاف نے policy making میں ہمارا ساتھ دیا اور انہوں نے اپنی جن آراء سے ہمیں

آگاہ کیا ہے ان کو ہم نے بہت seriously لیا ہے، ان کو نوٹ کیا ہے اور جس حد تک ہو سکے گا ہم ان پر عملدرآمد بھی کریں گے۔ قائد حزب اختلاف نے ایک تجویز یہ بھی دی ہے کہ پری بجٹ سیشن کو strengthen کرنے کے لئے Standing Committees کو بھی involve کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں ان کی اس تجویز کو بھی welcome کرتی ہوں اور انشاءاللہ کوشش کروں گی کہ اس بجٹ سے پہلے budget meeting exercise میں کسی طرح ہم تمام Standing Committees کو بھی involve کر لیں۔

جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے کل اپنی تقریر میں کہا تھا کہ 2008 میں صوبے کے پاس اضافی وسائل موجود تھے جبکہ آج صوبہ پنجاب مقروض ہے۔ میں قائد حزب اختلاف کو یہ واضح کرنا چاہتی ہوں کہ ان کی انفارمیشن صحیح نہیں ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے کرم سے صوبہ پنجاب کی مالی پوزیشن 2008 کی نسبت بہت مستحکم ہے۔ ہم 2008 کے مقابلے میں اس وقت زیادہ stable اور بہتر financial position میں ہیں۔ صوبہ پنجاب کے قرضوں کے حوالے سے کل قائد حزب اختلاف نے بات کی تھی اور آج بھی کچھ معزز ممبران نے یہ بات point out کی ہے تو اس بابت میں وضاحت کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔ دیکھیں، قرضوں کو economy کے relation میں دیکھا جاتا ہے۔ Debt-to-GDP ratio صحیح indicator ہوتا ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ قرضوں کی وجہ سے economy پر بوجھ بڑھ رہا ہے یا نہیں۔ میں یہاں پر بہت خوشی سے اعلان کرنا چاہتی ہوں کہ اس وقت 2008 کی نسبت Debt-to GDP ratio کم ہے۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان کو یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ Debt-to-GDP ratio اس وقت تین یا چار فیصد سے زیادہ نہیں ہے۔ ہم کسی بھی معیار سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ economy کو ہم نے قرضوں کے بوجھ تلے دبا دیا ہے۔ یہ statement بالکل غلط ہے اور یہ کسی بھی لحاظ سے صحیح نہیں بلکہ یہ irresponsible statement ہے۔ یہ statement ثبوت کے بغیر دی گئی ہے۔ ہمارے ایک معزز ممبر نے یہ بات بھی کہی ہے کہ ہم نے debt کا بوجھ بڑھا دیا ہے۔ اس وقت صوبہ پنجاب کے outstanding debt ہماری economy کے صرف تین سے چار فیصد ہیں اور یہ قرضے اس سے زیادہ بالکل نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے صحت اور تعلیم کے حوالے سے چند ترجیحات کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح دیگر معزز ممبران اسمبلی نے بھی ان ترجیحات پر بڑا زور دیا ہے۔ انہوں نے زرعی

تحقیق، کسانوں کو subsidy دینے، فصلوں کی انشورنس کرنے اور سولر ٹیوب ویلز کی فراہمی پر زور دیا ہے۔ میں ان تجاویز کا خیر مقدم کرتی ہوں اور یقین دہانی کرواتی ہوں کہ حکومت already ان تجاویز پر عمل پیرا ہے۔ حکومت پہلے ہی کسانوں کو بلا سود قرضے فراہم کر رہی ہے۔ یہ سکیم پورے پنجاب میں launch ہو چکی ہے۔ ہزاروں کسان بلا سود قرضوں سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اس سکیم سے وہ کسان مستفید ہو رہے ہیں جن کی زمین ساڑھے بارہ ایکڑ سے کم ہے۔ فصلوں کی انشورنس پر ہم مشاورت کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ اس بابت بھی کچھ اقدامات لئے جائیں گے۔ جہاں تک inputs پر GST کی بات ہے تو یہ وفاقی حکومت کا subject ہے۔ ہم اس معاملے کو بھی وفاقی حکومت کے ساتھ take up کریں گے۔

جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے مقامی حکومتوں کو empower کرنے کی بات کی ہے۔ یہاں یہ بات بھی ہوئی ہے کہ ان کو وسائل دیئے جائیں۔ میں یہ بتانا ضروری سمجھتی ہوں کہ Interim Provincial Finance Commission Award already in placed ہے۔ اس کے تحت مقامی حکومتوں کو رقوم transfer کی جارہی ہیں۔ مجھے یہ کہتے ہوئے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ پہلے سے زیادہ رقوم مقامی حکومتوں کو transfer کی جارہی ہیں یعنی اب 44 فیصد provincial resources مقامی حکومتوں کو transfer کئے جارہے ہیں جو پہلے سے بہت زیادہ higher proportion ہے۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ important municipal services یعنی تعلیم اور صحت وغیرہ میں لوکل نمائندگان کی مدد سے اور ان کی تجاویز کو سامنے رکھتے ہوئے services delivery میں improvement لائیں اسی لئے ہم نے لوکل گورنمنٹ کو financially autonomous کیا ہے اُن کو PSE Award کے ذریعے پتا چل جاتا ہے کہ اُن کو سال کے شروع میں کتنا ملنا ہے یہاں پر اس حوالے سے بات کی گئی تھی اور تجاویز دی گئی تھیں تو ہم نے اس حوالے سے اس پر already عملدرآمد کر لیا ہے۔ لوکل گورنمنٹس کو سال کے شروع میں پتا چل جائے گا کہ کتنا بجٹ ملنے والا ہے تو وہ اُس کے تحت اپنے ترقیاتی کام کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! موجودہ پری بجٹ سیشن میں ہمارے معزز ممبران نے جن شعبوں کو highlight کیا ہے میں اُس کی بڑی مختصراً summary آپ کے سامنے پیش کرنا ضروری سمجھتی ہوں کہ ہم نے چار دن کی بجائے اس پر پانچ دن debate کی۔ معزز ممبران نے ہمارے ساتھ cooperate کیا اور اپنی اپنی تجاویز دیں۔ میں مختصراً یہ بتا دوں کہ آپ کی تجاویز کے تحت ہماری ترجیحات کن کن areas میں ہونی چاہئیں۔ معزز ممبران نے سب سے زیادہ تعلیم کے فروغ پر زور دیا ہے اُس میں پرائمری ایجوکیشن کو اوّلیت دی گئی ہے، اُس میں سکولوں کی اپ گریڈیشن کے ساتھ ساتھ

ٹیچرز کی اسامیوں کے معیار اور ان کی ٹریننگ کا اہتمام اور missing facilities کے حوالے سے بھی زور دیا گیا ہے۔ اُس کے ساتھ ساتھ محکمہ صحت کے حوالے سے DHQ Hospitals کی تعداد میں اضافے کو کافی importance دی گئی ہے، اس کے ساتھ ساتھ paramedics staff کی تربیت پر بھی زور دیا گیا ہے اور missing equipments پر بھی زور دیا گیا ہے۔ امن وامان کے context میں معزز ممبران نے قانون نافذ کرنے والے ادارہ جات کی اصلاحات اور ٹریننگ پر زور دیا ہے۔ کم آمدنی والے طبقات کے لئے گھروں کی فراہمی اور Construction of Industries کی پروموشن پر بھی زور دیا گیا ہے۔ ہم نے ایک intervention کی تھی جس کو معزز ممبران نے بڑا سراہا ہے وہ farm to market roads ہیں اور اس کو مزید آگے لے کر جانے کی تجویز بھی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ شعبہ زراعت کو جدید بنیاد پر استوار کرنے کے لئے بھی خصوصی subsidies دینا اور rural ڈویلپمنٹ پر زور دیا گیا ہے۔ نوجوانوں کے لئے فنی تعلیم کی فراہمی کی بات کی گئی۔ ٹیکس کی اصلاحات، اُن کی promotion and consultation کے لئے Lahore Chamber of Commerce and Industries سے مشاورت کا بھی مشورہ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبران کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ہم نے یہ پچھلے سال بھی کیا اور اب بھی اُن سے مشاورت کرنے کا ارادہ ہے۔ ہم Industry and Commerce کو اپنے ساتھ لے کر چل رہے ہیں، ٹیکس ضرور لے کر آ رہے ہیں اور بجٹ ضرور بنا رہے ہیں لیکن جس حد تک ممکن ہو اُن کی تجاویز کو سامنے رکھ کر یہ سب کام کر رہے ہیں۔ ہم نے laws کی بھی باقاعدہ analysis کی ہے اُس میں ایجوکیشن میں missing facilities and equipments of Tertiary Health Care, focus of BHU's, data monitoring پر معزز ممبران نے اہمیت دی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ لاء اینڈ آرڈر میں CCTVs, non-salary budget, data monitoring, data feedback and especially feedback of citizens تو انشاء اللہ ہم اس کو مزید مستحکم کرنے کی کوشش کریں گے۔ معزز ممبران نے resource mobilization پر بات کی کہ مزید taxes نہ لگائیں۔

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میری گزارش ہے کہ ہم نے پچھلے دو تین سال میں پنجاب میں tax revenue ضرور بڑھایا ہے لیکن ہم نے کسی بھی stage پر tax revenue بڑھانے کے لئے existing tax payer پر زیادہ بوجھ نہیں ڈالا۔ ہم نے taxes اُن لوگوں سے لئے ہیں جو پہلے

taxesنہیں دے رہے تھے اور اسی طرح ہم اگلے سال بھی اسیstrategy پر عملدرآمد کریں گے۔ ہم under tax and un-tax sectorsکو tax administration improveکر کے tax netمیں لا کر اپنے sources mobilizeکریں گے تاکہ ہم اس صوبے کی ترقی کو آگے بڑھا سکیں اور معزز ممبران نے جو تجاویز دی ہیں اُن ترجیحات کو fulfillکرنے کے لئے ہمیں نہ کہیں سے پیسے چاہیئں تو ہماری strategy clearہے کہ جو لوگ tax netمیں نہیں ہیں ہم اُن کو tax netمیں لائیں گے اور tax payersپر زیادہ بوجھ نہیں ڈالیں گے۔

جناب سپیکر: اجلاس کا ٹائم 10 منٹ اور بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! میں آخر میں آپ کی وساطت سے یقین دہانی کراتی ہوں کہ یہاں پر معزز ممبران نے ہمیں جن ترجیحات کی نشاندہی کرائی ہے وہ budget makingمیں پوری طرح سے ہمارے focusمیں رہیں گی۔ ہم اپنی ترجیحات کو اُسی کی basisپر determineکریں گے۔ ہم نے ایک growth strategy بنائی ہوئی ہے اُس کے تحت ہم آپ کی ترجیحات کو accommodateکریں گے اور 18-2017 کا بجٹ بھی انشاء اللہ آپ کو ایک عوام دوست بجٹ نظر آئے گا، ایک ترقی یافتہ بجٹ نظر آئے گا، ایک progressive and latest budgetنظر آئے گا جو کہ پنجاب کے لوگوں کی quality of life and income levelکو بڑھائے گا۔ بہت شکریہ

زیرو آر نوٹس

جناب سپیکر: آپ کا بھی بہت شکریہ۔ جی، اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس نمبر 189/17 سردار علی رضا خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose ofکیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 190/17 چودھری رفاقت حسین گجر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو بھی dispose ofکیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 191/17 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو بھی dispose ofکیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 192/17 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو بھی dispose ofکیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 193/17 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو بھی

dispose of کیا جاتا ہے اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 17/194 میاں طارق محمود۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا زیرو آر نمبر 17/195 میاں محمد کاظم علی پیرزادہ کا ہے، جی پیرزادہ!

دریائے ستلج میں قصور کی ٹینریز اور فیکٹریز کا پانی ڈالنے کا انکشاف

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ قصور میں واقع Tanneries and factories کا زہر آلود پانی دریائے ستلج میں ڈالا جا رہا ہے جس کی وجہ سے دریائے ستلج کا پانی بھی زہر آلود ہو رہا ہے جس سے قصور، اوکاڑہ، بہاولنگر، بہاولپور، وہاڑی اور پاکپتن کا زیر زمین پانی آلودہ ہو رہا ہے اور آبی حیات مر رہی ہے اور زرعی زمین بنجر ہو رہی ہے لہٰذا مجھے اس مسئلے پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پیرزادہ صاحب!

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! انہوں نے مجھے جو جواب دیا ہے 1988 میں KTWMA کے نام سے ایک ایجنسی بنائی گئی تھی جس کی مشینری upto the mark نہ تھی اور اُس پر ایک کروڑ روپیہ لگا کر کچھ بہتر کیا گیا ہے جب کہ حقیقت میں حال یہ ہے کہ وہاں پر کوئی treatment plant نہیں چل رہا اور مختلف Tanneries کے پانی کو نالوں کے ذریعے channelize کر کے ایک جگہ پر لانا تھا اس کے سوا کوئی کام نہیں ہوا۔ اس کا mercury and poison material زیر زمین جا رہا ہے اور اب صورتحال اُس سے بھی بدتر یہ ہے کہ کچھ فیکٹریوں نے کنوئیں کھود کر اُن کے اندر زہر آلود پانی ڈالنا شروع کیا ہوا ہے۔ ہمارے جو اضلاع دریائے ستلج کی ٹیل پر آباد ہیں وہاں پر اس سے انسانی زندگیوں کو بہت خطرہ ہے تو آپ سے میری درخواست ہو گی کہ آپ اس ایوان کی ایک کمیٹی تشکیل دیں کیونکہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ حکومت پنجاب ایک طرف خطیر رقم سے پینے کا صاف پانی فراہم کر رہی ہے اور دوسری طرف ان tanneries کا پانی treat نہ ہونے کی وجہ سے نیچے والا پانی poisons ہو رہا ہے تو میری درخواست ہو گی کہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے اس سے انسانی جانوں کو خطرہ ہے تو اس پر ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ ضلع قصور میں چمڑہ سازی کی فیکٹریوں سے ٹینزی کے عمل سے کیمیکل والا فاضل شدہ پانی پیدا

ہوتا ہے جس کی treatment انتہائی ضروری ہوتی ہے۔ آلودہ پانی کی treatment کے لئے قصور ٹینریز ویسٹ مینجمنٹ ایجنسی نے ایک پلانٹ لگایا ہوا ہے جس میں 12600 کیوبک میٹر پانی یومیہ treat ہو سکتا ہے۔ ماحولیاتی لیبارٹری سے treat شدہ پانی کا تجزیہ بھی کروایا گیا ہے اور اس کے نتائج ماحولیاتی معیار کے مطابق نہ تھے۔ Treatment plant کا پانی سات کلو میٹر کا فاصلہ طے کرتے ہوئے پانڈو کی ڈرین میں گرتا ہے۔ محکمہ تحفظ ماحول کی طرف سے KTWMA کے خلاف کیس بنا کر ماحولیاتی عدالت میں جمع کروا دیا گیا ہے۔ جس کا نمبر 14/398 ہے اور آئندہ تاریخ سماعت 2017-04-13 ہے۔ KTWMA کی مشینری خراب ہونے کی وجہ سے کچھ عرصہ پلانٹ بند رہا ہے تاہم ڈی سی او قصور اور دیگر افسران کی کوششوں سے KTWMA میں treatment plant چلانے کے لئے منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ ابتدائی طور پر خصوصی کاوش کے باعث مشینری کو ایک کروڑ روپے کی لاگت سے ٹھیک کروا کر اسے operational کر دیا گیا ہے اور یہ پلانٹ آٹھ گھنٹے روزانہ چل رہا ہے۔ مزید یہ ہے کہ اس پلانٹ کی استعداد کار کو بڑھانے اور مالی انتظامی مسائل حل کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی اس معاملہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ جو سوال پیرزادہ صاحب نے پیش کیا ہے یہ بڑا جائز سوال ہے۔ اس میں محکمہ کی طرف سے جو response آ رہا ہے وہ بڑا نامناسب ہے۔ میں آپ کی وساطت سے ایوان کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ جس treatment plant کا ذکر کیا جا رہا ہے یہ دو phases میں تھا۔ اب جو وہاں پر processing کر رہا ہے تو اس کی pre treatment کی qualification ہے۔ اس کا جو دوسرا مرحلہ ہے وہ ابھی تک نامکمل ہے اور جب تک وہ مکمل نہیں ہوگا تو اس میں کوئی شبہ نہیں ہے یہ پانی seepage کر رہا ہے جو وہاں کی آبادی کے لئے مضر ہے۔ یہاں پر پانڈو کی ڈرین کا ذکر کیا گیا ہے اور اسے ستلج میں ڈالا جا رہا ہے۔ اس میں آگے جتنے آنے والے اضلاع ہیں وہ سارے اس سے متاثر ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ گزارش ہوگی کہ اس پر آپ محکمہ سے جواب طلب کریں اور ان سے یہ بات ضرور پوچھیں کہ treatment plant کو دو phases میں مکمل کیا جانا تھا اس کا ایک مرحلہ مکمل ہوا ہے باقی پچھلے پندرہ بیس سال سے نامکمل ہے۔ وہ مکمل کیا جانا

چاہیے یا جس طرح محرک نے یہاں پر تحریک پیش کی ہے اس طرح کیا جائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس معاملہ پر سپیشل کمیٹی بنا دی جائے تو میرے خیال میں وہ زیادہ مناسب ہو گا۔

جناب سپیکر: اس پر سپیشل کمیٹی نہیں بن سکے گی۔ اس معاملہ کو پہلے سے موجود تحفظ ماحول کی کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اس کی رپورٹ دو ماہ کے اندر ایوان میں پیش کی جائے گی۔ اب اگلا زیرو آر نوٹس ملک محمد وارث کلو کا ہے جی، ملک صاحب!

سیٹلائٹ ٹاؤن نمبر 3 قائد آباد خوشاب میں غیر مستحق افراد کو الاٹمنٹ کا انکشاف

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ سیٹلائٹ ٹاؤن نمبر 3 قائد آباد خوشاب کے پلاٹوں کی قرعہ اندازی ہوئی ہے جس میں مستحق افراد کی بجائے غیر مستحق افراد کو پلاٹ الاٹ کر دیئے گئے ہیں۔ اس بابت محکمہ انٹی کرپشن میں ایف آئی آر بھی درج ہوئی ہے مگر ایسی کوئی کارروائی مزید نہ ہو سکی ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب! بات کریں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! اس سلسلہ میں، میں ایک short statement دوں گا کہ وہاں جو low cost ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں ان کی شرائط اور قیود ہیں ان کے مطابق قرعہ اندازی ہوتی ہے۔ وہاں scrutiny نہیں ہوئی، کوئی جانچ پڑتال نہیں ہوئی تو ایک ایک گھر میں وہاں چار چار پلاٹ نکلے ہیں اور غیر مستحق افراد millionaire اور billionaire ہیں ان کو انہوں نے پلاٹ دیئے ہیں اور modus operandi یہ کرتے ہیں کہ blank form کے نمبر قرعہ اندازی میں ڈال دیتے ہیں جب ان کے نمبر نکل جاتے ہیں تو اس کے مطابق اپنی مرضی سے form filling کرتے ہیں۔ اس پر سپیشل کمیٹی بنائی جائے۔

جناب سپیکر: اس معاملہ کو ہاؤسنگ کی کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اس کی رپورٹ دو ماہ کے اندر ایوان میں پیش کی جائے گی۔

آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 17-مارچ 2017 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

جمعتہ المبارک، 17-مارچ 2017

(یوم الجمع، 17- جمادی الثانی 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: ستائیسواں اجلاس

جلد 27: شمارہ 10

807

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ17-مارچ2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

خوراک پر عام بحث

ایک وزیر خوراک پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

809

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا ستائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 17-مارچ2017

(یوم الجمع، 17-جمادی الثانی1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر35 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبد الغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِo

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
لَا تُلۡهِكُمۡ اَمۡوَالُكُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُكُمۡ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ ۚ
وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ فَاُولٰۤٮِٕكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۹﴾ وَاَنۡفِقُوۡا
مِنۡ مَّا رَزَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِىَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ فَيَقُوۡلَ
رَبِّ لَوۡلَاۤ اَخَّرۡتَنِىۡۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيۡبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنۡ مِّنَ
الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۰﴾ وَلَنۡ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفۡسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ
وَاللّٰهُ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۱﴾

سُوۡرَةُ المنَافِقون آیات9 تا11

مومنو! تمہارا مال اور اولاد تم کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دے اور جو ایسا کرے گا تو وہ لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں(9) اور جو (مال) ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس (وقت) سے پیشتر خرچ کر لو کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو (اس وقت) کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھے تھوڑی سی اور مہلت کیوں نہ دی تاکہ میں خیرات کر لیتا اور نیک لوگوں میں داخل ہو جاتا(10) اور جب کسی کی موت آ جاتی ہے تو اللہ اس کو ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے(11)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

رحمتِ دو جہاں حامی بے کساں شافع اُمتاں وہ کہاں میں کہاں
رہبرِ رہبراں سرورِ سروراں تاج دار شہاں وہ کہاں میں کہاں
اُن کی خُوشبو سے مہکے چمن در چمن تذکرے آپ کے انجمن انجمن
چاند کی چاندنی تاروں کی روشنی اُن کے رُخ سے عیاں وہ کہاں میں کہاں
مہ لقا خُوشنوا دلرُبا دلکشا مجتبیٰ مصطفیٰ رہنما پیشوا
جملہ محبوبیاں انگنت خوبیاں ہو سکے نہ بیاں وہ کہاں میں کہاں
عاشقوں کے لئے طُور سینہ بنا اُن کے قدموں سے یثرب مدینہ بنا
وہ بُلائیں مجھے یاد آئیں مجھے اُڑ کے پہنچوں وہاں وہ کہاں میں کہاں

سوالات

(محکمہ ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ ٹرانسپورٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔اس کے بعد آج ہی اللہ خیر رکھے محکمہ خوراک پر بھی بحث ہوگی۔اس بحث میں جو صاحبان حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوا دیں۔پہلا سوال نمبر 3201 میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے اور اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا بصورت دیگر یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔اگلا سوال نمبر 7587 جناب محمد شعیب صدیقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال میاں محمد اسلم اقبال کا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 7950 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے میاں محمد اسلم اقبال کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: میٹرو بس کے سٹاف، ٹکٹ اور سبسڈی سے متعلقہ تفصیلات

*7950: **میاں محمد اسلم اقبال:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میٹرو بس لاہور میں کتنے لوگ روزانہ سفر کرتے ہیں اور ان سے کتنے پیسے ٹکٹ کے چارج کئے جاتے ہیں۔

(ب) یہاں پر تعینات تمام سٹاف کی Details مع ID Cards اور ڈومیسائل ایوان میں پیش کی جائیں؟

(ج) ایک مسافر کے ٹکٹ پر کتنی سبسڈی دی جا رہی ہے سالانہ رقم بتائی جائے؟

(د) یہاں پر گزشتہ ایک سال کے بجلی کے بل اور جنریٹر ڈیزل کی رقم بتائی جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) یکم جولائی2015 سے لے کر 30- جون 2016 تک کے ریکارڈ کے مطابق لاہور میٹرو بس میں روزانہ اوسطاً129,119 مسافروں نے سفر کیا- مسافروں سے فی ٹکٹ20 روپے وصول کئے گئے۔

(ب) تمام پی ایم اے سٹاف جو خالصتاً لاہور میٹرو بس پر تعینات ہے، کی تفصیلات"Annex A" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) یکم جولائی2015 سے لے کر 30- جون 2016 تک لاہور میٹرو بس میں سفر کرنے والے مسافروں کی کل تعداد47,245,149 تھی-اسی عرصہ میں کل سبسڈی 2,071,993,840روپے دی گئی- یوں فی ٹکٹ سبسڈی43.86روپے بنتی ہے۔

(د) یکم جولائی2015 سے لے کر 30- جون 2016 تک لاہور میٹرو بس کے بجلی کے بلوں کی مد میں40,013,460روپے رقم ادا کی گئی اور اس دوران جنریٹروں کے ڈیزل کے لئے 29,789,452روپے رقم ادا کی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! جواب کے جز(ج) میں بتایا گیا ہے کہ -/2,071,993,840 روپے کی subsidy دی گئی ہے- کیا اس ٹرانسپورٹ کو no profit no loss پر نہیں چلایا جا سکتا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اگر یہ پبلک ٹرانسپورٹ no profit no loss پر چلائی جائے تو پھر کرایہ بہت زیادہ بڑھ جائے گا-2- ارب روپے کی جو subsidy دی جا رہی ہے یہ عوام پر منتقل ہو جائے گی- عوام کو سستی سفری سہولیات مہیا کرنے کی وجہ سے ہی یہ subsidy دی جا رہی ہے-اس ٹرانسپورٹ سروس سے غریب آدمی استفادہ کرتا ہے- بین الاقوامی طور پر بھی جتنی پبلک ٹرانسپورٹ چلتی ہے اس کو for the greater interest of the public subsidize کیا جاتا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ بڑا اچھا اقدام ہے کہ حکومت نے عوام کو ٹرانسپورٹ کی سہولت مہیا کی ہے اور اس پر subsidy بھی دے رہی ہے لیکن یہ کب تک چلے گا؟ آپ اس کے اخراجات کم کریں، services reduce کریں اور ٹکٹ کی قیمت زیادہ کرنے کے بارے میں بھی سوچیں-اس

ٹرانسپورٹ سروس کو مستقل طور پر چلنے کے لئے اپنے پیروں پر کھڑا ہونا پڑے گا تو حکومت اس کے لئے کیا measures adopt کر رہی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! معزز ممبر کی تجویز ہے کہ operational cost کم کی جائے اگر operational cost کم کی جائے گی تو شاید سروس اتنی بہتر نہیں رہے گی۔ عام آدمی کے لئے صاف ستھرے ماحول میں ائر کنڈیشنڈ ٹرانسپورٹ سروس مہیا کرنے کے لئے اگر حکومت subsidy دیتی ہے تو اس میں کوئی مضایقہ نہیں کیونکہ یہ subsidy directly غریب آدمی کی جیب میں جاتی ہے اس لئے اس ٹرانسپورٹ سروس کو subsidy دے کر ہی چلایا جائے گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! معزز ممبر انیس قریشی نے بڑا زبردست ضمنی سوال کیا ہے کہ یہ سبسڈی کب تک چلتی رہے گی؟ اس طرح تو اس کا کوئی end نظر نہیں آ رہا۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر مراد راس صاحب! اس سوال کا جواب منسٹر صاحب نے دے دیا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ ہر ایک مسافر کو 43 روپے subsidy دے رہے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ حکومت subsidy دے کر لوگوں کو ٹرانسپورٹ کی سہولت مہیا کر رہی ہے مگر کب تک اور یہ بوجھ کبھی نہ کبھی تو ختم ہونا چاہئے؟

جناب سپیکر: حکومت یہ subsidy عوام کی بہتری کے لئے دے رہی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ کام عوام کی بہتری کے لئے زبردست ہے مگر ہر چیز کی ایک limit ہوتی ہے آپ subsidy دینے کے لئے endless تو نہیں جا سکتے ناں!

جناب سپیکر: جی، وزیر ٹرانسپورٹ!

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ممبر موصوف کا سوال یہ ہے کہ unending subsidy نہیں ہونی چاہئے۔ اگر گورنمنٹ کو عوام اور خصوصاً غریب آدمی کے لئے subsidy دینی پڑتی ہے اور اگر وہ subsidy unending بھی ہے تو وہ دینی چاہئے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ پیسے کہاں سے نکال کر یہ subsidy دی جا رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ٹرانسپورٹ!

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ بجٹ میں reflected ہوتا ہے کہیں اور سے پیسے نکال کر subsidy نہیں دی جاتی۔ Subsidy is reflected in the budget document.

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 7264 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 7884 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں پبلک ٹرانسپورٹ کی چیکنگ کے نظام سے متعلقہ تفصیلات

*7884: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں ایم وی ایز کی کل کتنی اسامیاں ہیں اور کتنے آفیسر ز تعینات ہیں اوورلوڈنگ، اوورچارجنگ، پبلک ٹرانسپورٹ میں فلمیں اور موسیقی چلانے کی غیر قانونی کارروائیوں کو چیک کرنے کا کیا نظام ہے اور ہفتہ وار یا ماہوار کیسے اس کی مانیٹرنگ کی جاتی ہے ضلع بہاولپور کی ماہ اپریل 2016 کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے؟

(ب) ایک پبلک ٹرانسپورٹ وہیکل اپنے ماڈل کے کتنے سال تک اس مقصد کے لئے سڑکوں پر چلائی جا سکتی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں ایم وی ایز کی کل 40 اسامیاں ہیں اور ان میں سے فی الوقت 32 سیٹوں پر ایم وی ایز تعینات ہیں۔

اوورلوڈنگ اوورچارجنگ، پبلک ٹرانسپورٹ میں فلمیں اور موسیقی چلانے کی غیر قانونی کارروائیوں کو چیک کرنے کے لئے ہر ضلع میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے سیکرٹری DRTA ، MVE اور MMPI یا TSI روزانہ کی بنیاد پر چیکنگ کرتے ہیں اور اس کی رپورٹ محکمہ ہذا

میں بھجوائی جاتی ہے اس کے علاوہ ٹریفک پولیس بھی ایسی گاڑیوں کے خلاف قانونی کارروائی کرتی ہے۔

بہاولپور میں DRTA کی دو چیکنگ ٹیمیں ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر ٹریفک چیکنگ کرتی ہیں اورانہوں نے ماہ اپریل میں اوور چارجنگ کی مد میں 318 چالان کئے اور -/3,55,100 روپے جرمانہ کیا گیا جبکہ اوورلوڈنگ کی مد میں 150 چالان کئے گئے اور -/2,23,500 روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔ ٹی وی / سی ڈی اور ٹیپ ریکارڈر کی مد میں 25 چالان کئے گئے ہیں اور چار گاڑیوں کے آلات موسیقی قبضہ میں لئے گئے۔

(ب) تمام پبلک ٹرانسپورٹ وہیکلز فٹنس (Fitness) کی میعاد تک چلانے کی اجازت ہے اور فٹنس کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے حکومت پنجاب نے سویڈن کے تکنیکی اشتراک سے بین الاقوامی معیار کے مطابق کمپیوٹرائزڈ نظام Vehicles Inspection (VICS) and Certification System نافذ کر دیا ہے اور (VICS) کے تحت پہلے دو سٹیشن نے کالا شاہ کاکو اور گرین ٹاؤن لاہور میں کام شروع کر دیا ہے جبکہ پنجاب کے باقی تمام اضلاع میں جون 2017 تک (VICS) سٹیشن اپنا کام شروع کر دیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ ایک public transport vehicle اپنے ماڈل کے کتنے سال تک اس مقصد کے لئے سڑکوں پر چلائی جا سکتی ہے؟ جواب میں کوئی چار پانچ سال یا مخصوص عرصے کا ذکر نہیں ہے لیکن یہ صورتحال دیکھنے میں آتی ہے اکثر ویگنیں بارہ سیٹیں منظور ہوتی ہیں جبکہ اُس میں بائیس بائیس سیٹیں بنائی ہوئی ہوتی ہیں، اُن میں پھٹے لگائے جاتے ہیں اور سواریاں ٹانگوں میں ٹانگیں ڈال کر بیٹھی ہوتی ہیں بلکہ اتنی بھی تمیز نہیں ہے کہ مردوں اور عورتوں کو اکٹھا بٹھایا گیا ہوتا ہے اُس پر ظلم بالا یہ ہے کہ ان ویگنوں میں گیس کے سلنڈر لگائے جاتے ہیں اس طرح سے ہمارے ضلع چنیوٹ میں ایک حادثہ ہوا کہ سلنڈر کی وجہ سے ویگن میں آگ لگی تو سواریاں چونکہ ویگن میں پھنس کر بیٹھی ہوئی تھیں تو وہ چھلانگیں لگانے کی کوشش کرتے رہے لیکن وہ نکل نہ سکے اور وہیں کوئلہ ہو کر مر گئے۔ وزیر موصوف اس حوالے سے کوئی بہتر نظام متعارف کرانے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ٹرانسپورٹ!

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ممبر موصوف نے "ٹانگوں میں ٹانگیں ڈال کر بیٹھنے" والی جو بات کی ہے ان الفاظ کو حذف کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ایسے الفاظ بولنے کے حوالے سے ذرا خیال کیا جائے اگر ان الفاظ میں کوئی غلط sense ہے تو ان کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ جی، وزیر ٹرانسپورٹ!

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو تجویز دی ہے کہ ویگنوں میں بہتری لائی جائے۔ ٹرانسپورٹ کی fitness کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے VICS کا نظام متعارف کرایا جا رہا ہے جس کے لئے 2 stations نے کام شروع کر دیا ہے اور یہ سسٹم ڈویژنل ہیڈکوارٹرز اور ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز میں متعارف کرایا جائے گا۔ میں اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے ایک گزارش کر دوں کہ پاکستان کے اندر اموات کا rate 17.4 per hundred thousand ہے جبکہ سویڈن میں یہ rate 2.5 per hundred thousand ہے اسی لئے Swedish Government کے اشتراک سے پاکستان میں یہ نظام متعارف کرایا جا رہا ہے اور یہ ٹرانسپورٹ کے لئے fitness certificate جاری کریں گے اور subsequently private vehicles کو بھی یہ fitness certificate مہیا کیا جائے گا جیسا کہ سنا جاتا ہے کہ ٹائی راڈ کھل گیا ہے یا فلاں حادثہ اس وجہ سے پیش آیا کہ unfit گاڑی سڑک کے اوپر تھی تو اس سے اُن چیزوں کا تدارک کیا جائے گا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ سعودی عرب اور عرب امارات میں ہر پرائیویٹ گاڑی کو بھی ہر سال fitness certificate لینا پڑتا ہے تب ہی وہ گاڑی سڑک پر آ سکتی ہے تو وزیر موصوف کوئی یقین دہانی کروائیں گے کہ کتنے سالوں میں پنجاب کے تمام اضلاع میں یہ نظام پوری طرح سے لاگو ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ٹرانسپورٹ!

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جون 2017 تک تمام اضلاع میں VICS کا نظام متعارف کرا دیا جائے گا اور public transport میں سال میں دو دفعہ fitness certificate لینا پڑے گا تو انشاء اللہ motor vehicles fit ہوں گی اور ان حادثات پر قابو پانے میں بہت مدد ملے گی۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ب)میں پوچھا گیا ہے کہ ایک public transport vehicle اپنے ماڈل کے کتنے سال تک اس مقصد کے لئے چلائی جا سکتی ہے لیکن محکمہ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ٹرانسپورٹ!

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! رولز میں پبلک ٹرانسپورٹ کے حوالے سے کہیں پر period کا کوئی ذکر نہیں ہے جب تک کوئی پبلک ٹرانسپورٹ fit ہے اور road worthiness ہے تب تک وہ چلائی جا سکتی ہے اور اگر کوئی گاڑی testing پر پورا اُترتی ہے تو it can be any model

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس میں تھوڑی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سوال اس لحاظ سے بڑا valid ہے کہ road accidents میں لوگوں کی جانوں کا جو نقصان ہو رہا ہے وہ unfitness کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ گاڑی دیکھے بغیر fitness certificate جاری کیا جاتا ہے تو یہ نظام کب تک چلتا رہے گا؟

جناب سپیکر! 10/8 ماہ پہلے آپ Chair پر موجود تھے میرا سوال تھا کہ یہ fitness کا نظام کب تک چلے گا تو پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان) نے کہا تھا کہ ہم VICS کا نظام لا رہے ہیں لیکن آج تک اُس حوالے سے کوئی پیشرفت نہیں ہوئی ہے۔ آپ امریکہ یا جاپان میں جا کر اُن کا ٹرانسپورٹ کا سسٹم دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ انہوں نے بتا دیا ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 7964 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اورنج لائن ٹرین منصوبہ لاہور سے متعلقہ تفصیلات

*7964: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اورنج لائن ٹرین لاہور منصوبہ کتنی مالیت کا ہے؟

(ب) اس منصوبہ پر کام سے پہلے اس کی فزیبلٹی رپورٹ اور پلاننگ کس کس محکمہ سے بنائی گئی تھی؟

(ج) اس منصوبہ میں کتنے لوگوں کی زرعی اور کمرشل اراضی آئی؟

(د) ان متاثرین کو کتنی رقم کی ادائیگی کی گئی ہے۔ کتنی بقایا ہے؟

(ہ) ان متاثرین کو زرعی اور کمرشل اراضی کی رقم کی ادائیگی کس شرح سے کی گئی ہے۔

(و) کتنے افراد کو Special Package اور compensation دی گئی ہے ان افراد کے نام، پتاجات اور ان کی اراضی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ز) جب سے یہ منصوبہ شروع ہوا ہے اس وقت سے آج تک اس منصوبہ کی وجہ سے کتنے افراد ہلاک ہوئے ان کے نام، ولدیت اور ان کی حکومت نے مالی امداد کی تو کتنی کی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) لاہور اورنج ٹرین منصوبہ 1.6266 بلین ڈالر مالیت کا ہے۔

(ب) اورنج لائن ٹرین منصوبہ کی فزیبلٹی رپورٹ ایک نجی کمپنی ایم وی اے ایشیا Martin and Voorhees Associates نے بنائی تھی بعد ازاں اس فزیبلٹی رپورٹ میں نیسپاک نے ترمیم کی تھی۔

(ج) اورنج لائن ٹرین میں کل 2171 لوگوں کی اراضی زیر آمدہ ہوئی جس میں سے 237 رہائشی، 735 زرعی اور 1199 کمرشل یونٹس ایکوائر ہوئے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور special package کے تحت کمرشل اراضی کی مد میں آنے والے رقبے کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان متاثرین کو زیر ایوارڈ مبلغ۔/10,12,38,81,467 روپے ادا کئے گئے اور مبلغ 7,03,58,90,493 روپے کی ادائیگی بقایا ہے جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور بصورت special package ۔/1,39,60,26,313 روپے ادا کئے جا چکے ہیں اور ۔/26,30,73,650 روپے کی ادائیگی بقایا ہے اس طرح متاثرین کو کل میزان۔/11,51,99,07,818 روپے ادا کئے جا چکے ہیں جبکہ ۔/7,29,13,88,488 روپے کی ادائیگی بقایا ہے۔

(ہ) متاثرین کو زرعی اور کمرشل اراضی کی رقم کی ادائیگی جس شرح سے کی گئی اس کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور special package کے تحت کمرشل اراضی کا معاوضہ 35 لاکھ روپے فی مرلہ کے حساب سے دیا گیا اور رقبہ کی حدود دو مرلہ تک مقرر کی گئی تھی جبکہ کسی قسم کی زرعی اراضی کا معاوضہ special package کے تحت نہیں دیا گیا۔

(و) اب تک special package سے 371 افراد کو معاوضہ دے دیا گیا ہے جس کی تفصیل تتمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) جب سے اورنج لائن ٹرین منصوبہ شروع ہوا ہے اس وقت سے تقریباً چودہ افراد کی ہلاکت ہوئی ہے جن کے نام، ولدیت اور حکومت کی طرف سے دی جانے والی امداد کی تفصیل تتمہ (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! جز (د) میں لکھا ہے کہ ان متاثرین کو زیر ایوارڈ مبلغ 10,12,38,81,467/- روپے ادا کئے گئے اور مبلغ 7,03,58,90,493 روپے کی ادائیگی بقایا ہے جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور بصورت special package 1,39,60,26,313/- روپے ادا کئے جا چکے ہیں اور 26,30,73,650/- روپے کی ادائیگی بقایا ہے اس طرح متاثرین کو کل میزان 11,51,99,07,818/- روپے ادا کئے جا چکے ہیں جبکہ 7,29,13,88,488/- روپے کی ادائیگی بقایا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ وضاحت چاہوں گا کہ اوپر 10-ارب اور 7-ارب اور نیچے پھر کل دوبارہ 11-ارب اور 7-ارب روپے ہیں تو یہ نمبروں کا فرق کیوں ہے؟

جناب سپیکر! میں دوسرا ضمنی سوال بھی ساتھ ہی کر لیتا ہوں تاکہ ایک ہی دفعہ جواب آ جائے۔ یہ special package پر بھی روشنی ڈال دیں کہ جو کمرشل پراپرٹی خریدی گئی ہے وہ کس special package کے تحت خریدی گئی ہے اور زرعی پراپرٹی پر commercial package کیوں نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں پہلے special package کے متعلق بتا دیتا ہوں کہ کمرشل پراپرٹی special package کے تحت نہیں خریدی گئی۔ special package ان لوگوں کو دیا گیا ہے جو عمارتیں اس روٹ میں آئیں، جو لوگ وہاں پر کافی عرصہ سے قیام پذیر تھے اور ان کے پاس پراپرٹی کے مالکانہ حقوق کے کاغذات نہیں تھے لیکن ان کا قبضہ کافی عرصہ سے تھا تو ان کو package special کے تحت compensation دی گئی۔ اس کے علاوہ ان کا جو دوسرا figures سے متعلق سوال ہے کہ فرق ہے تو میرے پاس اس کی تفصیل موجود ہے جو ہم نے مہیا بھی کی ہے۔ اس کے اندر تمام لوگوں کی تفصیل موجود ہے جنہیں category wise compensation دی گئی ہے۔ اس میں فرق نہیں ہے بلکہ جواب آنے کے بعد مزید compensation دی گئی ہے جس کی وجہ سے اب یہ figure بھی تبدیل ہو گئی ہو گی۔ Land Acquisition Act کے تحت compensation award ہوتا ہے اس میں پہلے پیسے جمع کرانے پڑتے ہیں۔ اس معاملہ میں کچھ لوگوں نے وہاں سے پیسے نہیں لئے اور وہ litigation میں چلے گئے یا کسی اور وجہ سے انہوں نے وہ پیسے وصول نہیں کئے لیکن گورنمنٹ نے وہ compensation کے پیسے collector کے پاس جمع کرا دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 8351 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے اس سوال کا جواب نہیں آیا۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! بہت سے محکموں سے اس کی تفصیل حاصل کرنی تھی۔ یہ سوال دسمبر میں آیا ہے۔ ہم جلد اس کا جواب لے لیں گے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! سوال نمبر 8359 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی محکمہ ٹرانسپورٹ کو فراہم کردہ گرانٹ و دیگر تفصیلات

*8359: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی محکمہ ٹرانسپورٹ کو مالی سال 15-2014 اور 16-2015 کے دوران کتنی آمدن مدوار وصول ہوئی؟

(ب) ضلع راولپنڈی میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے کتنے ملازم عہدہ اور گریڈوار کام کر رہے ہیں؟

(ج) ضلع راولپنڈی میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے تحت کس کس روٹ پر کتنی بسیں چل رہی ہیں اور کتنے نئے روٹس شروع کئے گئے ہیں تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(د) ضلع راولپنڈی میں محکمہ ٹرانسپورٹ خواتین کے لئے علیحدہ بس چلانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) اس ضمن میں سیکرٹری ڈی آر ٹی اے راولپنڈی سے جواب طلب کیا گیا جو کہ درج ذیل ہے۔

ضلع راولپنڈی میں محکمہ ٹرانسپورٹ کو مالی سال 15-2014 اور 16-2015 کے دوران جو آمدن مدوار وصول ہوئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	مد	آمدن
1	2014-15	روٹ پرمٹ فیس	5,78,52,800/-
		پاسنگ فیس	3,36,54,400/-
		عدالتی جرمانہ	68,60,500/-
		کل	9,83,67,700/-
2	2015-16	روٹ پرمٹ فیس	7,45,50,750/-
		پاسنگ فیس	3,68,50,400/-
		عدالتی جرمانہ	52,56,850/-
		کل آمدن	11,66,58,000/-

(ب) ضلع راولپنڈی میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے ملازمین کی عہدہ اور گریڈوار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	تعداد	گریڈ
1	سیکرٹری ڈی آر ٹی اے	01	18
2	سپرنٹنڈنٹ	01	17
3	موٹر موبائل پٹرول انسپکٹر	01	16
4	اسسٹنٹ	01	16
5	سٹینوگرافر	01	14
6	سینئر کلرک	01	14
7	موٹر وہیکل ایگزامینر	02	11
8	جونیئر کلرک	04	11
9	ڈرائیور	01	04
10	نائب قاصد	01	02

11	چوکیدار	01	02
12	خاکروب	01	02
13	سپاہی	02	05
	کل تعداد	18ملازمین	

(ج) ضلع راولپنڈی میں بسوں کے منظور شدہ کل روٹ 11 ہیں جن میں سے ایک روٹ نمبر B-10 جو کہ ٹی ایم اے بلڈنگ راولپنڈی تا گوجر خان ہے جس پر 2012 میں 15 بسیں چلائی گئی تھیں۔ باقی ماندہ روٹس پر ابھی تک کوئی بس نہ چل سکی ہے تاہم ٹرانسپورٹر حضرات کو آمادہ کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں تاکہ باقی ماندہ منظور شدہ روٹس پر بھی اس سروس کا اجراء ہو سکے۔

(د) ضلع راولپنڈی میں خواتین کے لئے فی الحال علیحدہ بس سروس شروع نہیں کی جارہی کیونکہ حال ہی میں حکومتِ پنجاب کی طرف سے میٹرو بس سروس شروع کی گئی ہے جس میں خواتین کے لئے علیحدہ انتظام ہے اس کے علاوہ لوکل بسوں اور ویگنوں میں خواتین کے لئے علیحدہ سیٹیں مختص ہیں جو کہ خواتین کی سفری سہولیات کو پورا کر رہی ہیں اس لئے خواتین کے لئے علیحدہ بس سروس کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جز (ج) کے جواب میں لکھا ہے ضلع راولپنڈی میں بسوں کے منظور شدہ کل روٹ 11 ہیں جبکہ ایک روٹ پر B-10 بس چلائی جارہی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 11 روٹ ہیں اور بس صرف ایک روٹ پر چلائی جارہی ہے جبکہ راولپنڈی ایک بڑا شہر ہے اور اس کی بہت زیادہ آبادی ہے تو باقی روٹس پر بسیں کیوں نہیں چلائی جارہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! محکمہ ٹرانسپورٹ کی طرف سے ایک روٹ پر بسیں چلائی جارہی ہیں۔ ان کا سوال محکمہ ٹرانسپورٹ کی بسوں کے متعلق تھا اس کا جواب دیا گیا ہے۔ باقی روٹس پر لوکل پرائیویٹ بسیں اور ویگنیں چلتی ہیں محکمہ ٹرانسپورٹ کی ان روٹس پر کوئی ویگن یا بس نہیں چل رہی۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! راولپنڈی میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے گیارہ روٹس ہیں تو باقی پر کیوں بسیں نہیں چلائی جارہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!بتدریج بسوں میں اضافہ کیا جارہا ہے۔ جس طرح لاہور میں مزید200 بسیں عنقریب آ جائیں گی پہلے 262 بسیں چل رہی ہیں۔ اسی طرح باقی شہروں میں بھی محکمہ ٹرانسپورٹ کی بسیں بھی چلیں گی لیکن فرنچائز بھی دی گئی ہیں اور پرائیویٹ کمپنیوں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ ان روٹس پر اپنی بسیں چلائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک:جناب سپیکر!میں منسٹر صاحب کو ایک تجویز دینا چاہوں گی کہ محکمہ ٹرانسپورٹ کا سارا زور لاہور پر ہے۔ میں آج اخبار میں دیکھ رہی تھی کہ بہت بڑی بڑی سرخیاں Speedo Buses کے نام سے لگی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ!جن کا سوال ہے ان کو ضمنی سوال کرنے دیں۔ ابھی آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ لبنیٰ ریحان!

محترمہ لبنیٰ ریحان:جناب سپیکر!میرا یہی سوال ہے کہ کب تک باقی روٹس پر بھی بسیں چلائی جائیں گی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!اس کے لئے advertise کر دیا گیا ہے۔اس میں پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت جس طرح لاہور میں بسیں چلائی گئی تھیں تمام بڑے شہروں میں اسی طرح کی ٹرانسپورٹ سروس جلد ہی چل جائے گی۔

محترمہ لبنیٰ ریحان:جناب سپیکر!جز(د) میں کہا گیا ہے کہ ضلع راولپنڈی میں خواتین کے لئے فی الحال علیحدہ بس سروس شروع نہیں کی جا رہی اور اس کا ارادہ نہیں ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ راولپنڈی کے لئے وزیر اعلیٰ کی طرف سے میٹرو بس کا تحفہ بہت اچھا اقدام ہے لیکن جہاں پر میٹرو بس نہیں ہے وہاں پر خواتین کے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام ہونا بے حد ضروری ہے کیونکہ روٹس پر جو بسیں اور ویگنیں چلائی جاتی ہیں ان کی سیٹیں خواتین کے لئے ناکافی ہیں۔ میرا سوال یہی ہے کہ کیا خواتین کے لئے بھی کوئی ٹرانسپورٹ کا سلسلہ شروع کیا جائے گا یا کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!فی الحال تو ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔خواتین کے لئے بسوں میں علیحدہ compartment رکھا جاتا ہے۔اس پر عملدرآمد بھی کرایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر:جی، ٹھیک ہے۔اگلا سوال نمبر 8368 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 8339 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اس

سوال کا جواب نہیں آیا للہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3201 میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں للہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7587 جناب محمد شعیب صدیقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں للہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 7264 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اورنج لائن ٹرین منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*7264: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اورنج لائن ٹرین منصوبہ کب مکمل ہوگا؟

(ب) کیا اورنج لائن ٹرین منصوبہ پر پنجاب اپنے وسائل خرچ کر رہا ہے؟

(ج) اگر جز(ب) کا جواب نہیں میں ہے تو اس منصوبہ کے لئے کہاں سے، کن شرائط پر، کتنا قرضہ لیا گیا ہے، ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) اورنج لائن ٹرین منصوبے کی تکمیل مالی سال 18-2017 میں متوقع ہے۔

(ب) جی ہاں!

(ج) جز(ب) کے جواب کی روشنی میں جز(ج) کے جواب کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا ہے کہ اورنج لائن ٹرین منصوبہ کب مکمل ہوگا تو انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ اورنج لائن ٹرین منصوبے کی تکمیل مالی سال 18-2017 میں متوقع ہے۔ کیا یہ درست ہے اس منصوبے کے بہت سے کیسز عدالت عالیہ میں ہیں اور کچھ ایسی جگہیں ہیں جن کے کیسز ابھی تک pending ہیں ان پر کوئی فیصلہ بھی نہیں ہو پایا تو اس کا انہوں نے کیا solution نکالا ہے کیونکہ یہ تو 18-2017 کی ڈیڈ لائن دے رہے ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!جن جگہوں پر عدالت کے حکم پر کام رُکا ہوا ہے، وہ adjudication ہیں تو جو بھی عدالت کا فیصلہ ہوگا اس کے مطابق alternate سوچا جائے گا اور باقی جگہوں پر کام جاری ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!عدالت کا فیصلہ کب تک expected ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ!وہ پیروی تو کر رہے ہیں اب یہ تو نہیں پتا کہ یہ فیصلہ کب ہوگا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!عدالت سے تو نہیں پوچھا جا سکتا ناں کہ کب یہ فیصلہ ہوگا؟

جناب سپیکر: محترمہ!یہ بھی امید رکھتے ہیں کہ جلد ہی فیصلہ ہو جائے۔

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!میں نے جز(ب)میں پوچھا ہے کہ کیا اورنج ٹرین منصوبہ پر پنجاب اپنے وسائل خرچ کر رہا ہے تو اس کے جواب میں لکھا ہے کہ پنجاب اپنے وسائل خرچ کر رہا ہے میں اس کی تفصیل جاننا چاہوں گی کہ اس کی کیا تفصیلات ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!اگر یہ fresh question کریں گی تو ہم اس کی مکمل تفصیل ان کو فراہم کر دیں گے کہ کس سیکشن پر کتنے روپے لگ رہے ہیں؟ یہ سوال پوچھا نہیں گیا تھا اس لئے اس کی وہ تفصیل میں یہاں پر شاید نہ دے سکوں؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ sub-judice matter ہے لہٰذا آپ بھی احتیاط کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!یہ وہ matter نہیں ہے لہٰذا یہ تو ان کے علم میں ہونا چاہئے کہ اگر پنجاب حکومت اپنے وسائل خرچ کر رہی ہے تو وہ وسائل کتنا قرض لے کر خرچ کر رہی ہے اور حکومت پر اس کا کتنا burden ہے، کتنی اس پر سبسڈی دی جا رہی ہے مطلب کہ اس کا ہمیں کیا فائدہ یا نقصان ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!جب یہ پراجیکٹ چلے گا تو اس وقت ہی decide ہوگا اور تب ہی اس پر passengers کو سبسڈی دی جائے گی یہ تو انہوں نے subsequent question کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!وہ جو پوچھ رہی ہیں اس کے بارے میں آپ بتا سکتے ہیں یا نہیں کہ اس منصوبے پر اب تک کتنا خرچہ ہو چکا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر!اس پر کوئی extra expenditure نہیں ہے تو میں اس پراجیکٹ کی total cost آپ کو بتا سکتا ہوں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ حکومت اپنے کون سے وسائل خرچ کر رہی ہے، اس کی تفصیل بتا دیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر!اورنج لائن ٹرین منصوبے کے لئے جو پیسے مختص کئے گئے ہیں وہ تو budget document میں reflected ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!وہ بجٹ میں تو موجود ہی نہیں ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر!اس سال جو mass transit کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں وہی پیسے اس پر خرچ ہوں گے۔ اگلے سال جو باقی loan component ہو گا وہ bank سے لیا جائے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! کون سے بنک سے لیا جائے گا؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہی ہیں کہ کون سے بنک سے loan لیا جائے گا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ اگر ان کو یہ ساری تفصیل چاہیئے تو یہ fresh question دے دیں ہم ان کو exact figures دے دیں گے لہٰذا میں یہاں پر کوئی wrong figure quote نہیں کرنا چاہتا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں یہ پنجاب حکومت کتنے وسائل خرچ کر رہی ہے کیونکہ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ ہاں جی پنجاب حکومت وسائل خرچ کر رہی ہے تو اس کے بارے میں ان کے ذہن میں کچھ figure تو ہو گی کہ پنجاب حکومت کیا وسائل خرچ کر رہی ہے تاکہ ایوان کو بھی پتا چلے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ تینوں ایک ساتھ ہی سوال کر لیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں نے mover سے اجازت لے لی ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! mover نے اجازت نہیں دینی اجازت تو میں نے دینی ہے۔ جی، پوچھیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ابھی منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ اس میں loan component ہے تو اس کی مالیت کے بارے میں، میں بتا دیتا ہوں انہوں نے اگلے سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ اورنج لائن ٹرین منصوبہ 1.6266 بلین ڈالر کا ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! یہ آپ کون سے سوال کے بارے میں بات کر رہے ہیں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں صرف ان کی انفارمیشن اور ایوان کی انفارمیشن میں اضافہ کر رہا ہوں کہ لاہور اورنج لائن ٹرین کا منصوبہ 1.6266 بلین ڈالر کا ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! جب ہم اس سوال پر جائیں گے تو پھر اس کے بارے میں بات کریں ابھی اس سوال کے بارے میں بات کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ اس میں loan component ہے۔ جز(ج) میں سوال تھا کہ اگر جز(ب) کا جواب نہیں میں ہے تو اس منصوبہ کے لئے کہاں سے، کن شرائط پر، کتنا قرضہ لیا گیا؟ منسٹر صاحب نے یہ تسلیم کیا ہے کہ قرضہ لیا گیا ہے تو جز(ج) کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ جز(ب) کے جواب کی روشنی میں جز(ج) کے جواب کی ضرورت نہ ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ان کا یہ سوال تھا کہ کیا اورنج لائن ٹرین منصوبہ پر پنجاب اپنے وسائل خرچ کر رہا ہے؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ جی ہاں پنجاب اپنے وسائل خرچ کر رہا ہے اس کے لئے علاوہ جو loan component ہے اس کے لئے rolling stock اور مشینری آئے گی وہ loan component ہے، جب اس پراجیکٹ کی ساری چیزیں آئیں گی تو یہ اس وقت کا جواب ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہی گزارش کی ہے کہ اگر ان کو اس کی مکمل تفصیل چاہئے تو یہ نیا سوال کریں ہم ان کو مکمل اس کی تفصیل فراہم کر دیں گے۔ انہوں نے جو سوال پوچھا تھا اس میں یہ لکھا تھا کہ کیا گورنمنٹ اپنے وسائل خرچ کر رہی ہے؟ تو پنجاب گورنمنٹ اپنے وسائل خرچ کر رہی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اگر آپ جز(ج) میں دیکھیں تو اس میں لکھا ہوا ہے کہ اگر جز(ب) کا جواب نہیں میں ہے تو اس منصوبہ کے لئے کہاں سے، کن شرائط پر، کتنا قرضہ لیا گیا؟ قرضہ تو لیا گیا ہے جیسا کہ ابھی میرے بھائی نے صحیح فرمایا ہے کہ انہوں نے جز(ج) میں جواب دیا ہے کہ وہ جز(ب) کا جواب ہے تو کن شرائط پر قرضہ لیا گیا یہ تو ان کو بتانا چاہئے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جب وہ شرائط طے ہوں گی تو میں ان کو بتاؤں گا میں پہلے ہی کیسے ان کو بتا دوں کہ ہم نے کن شرائط پر قرضہ لیا ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ نے ایک منصوبہ شروع کیا ہوا ہے، آپ نے اس کے لئے قرضہ لیا ہوا ہے اور آپ نے ابھی تک شرائط ہی طے نہیں کیں، یہ صوبہ کس طرح سے چل رہا ہے یہ کوئی اندھیر نگری ہے کہ آپ نے ایک اتنا بڑا پہاڑ جیسا پراجیکٹ شروع کر لیا لیکن آپ نے ابھی تک اس کی شرائط ہی نہیں رکھی ہوئیں یعنی مطلب کہ آپ نے مزید کتنا عوام کو ڈبونا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! وہ منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ابھی پہلے جس طرح ایک معزز ممبر نے بتایا ہے کہ ایک اور سوال کے جواب میں اس پراجیکٹ کی total cost لکھی ہوئی ہے۔ اس میں جو loan component ہے وہ Exim Bank of China سے لیا جا رہا ہے اور یہ loan اس مشینری اور اس کے جو equipment ہیں جو کہ Chinese Company جس کے پاس یہ کنٹریکٹ ہے وہ جو مہیا کرے گی یہ loan component اس کے لئے ہے۔ اس وقت land acquisition اور civil work جو ہو رہے ہیں اس کے لئے گورنمنٹ اپنے وسائل استعمال کرتے ہوئے اس کو مکمل کر رہی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ جو مشینری لی گئی ہے وہ مفت تو نہیں دی گئی اس کے لئے کوئی نہ کوئی شرائط تو ہوں گی جس کی base پر انہوں نے یہ مشینری دی ہے لہٰذا ایسے تو نہیں ہو سکتا کہ بغیر کسی agreement کے انہوں نے کہا جی آپ اللہ واسطے یہ مشینری لے لیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!میں اسی بارے میں گزارش کر رہا ہوں کہ ان کو اگر اس کی مکمل تفصیل چاہئے تو یہ نیا سوال کریں ہم ان کو مکمل اس component کی تفصیل، کن شرائط پر، کس interest rate پر، کتنا loan کس بنک سے لیا گیا ہے وہ تمام تفصیل فراہم کر دیں گے ؟

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!منسٹر صاحب کو اصولی طور پر اس کا جواب دینا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ کے اس بارے میں کتنے سوال ہو گئے ہیں ؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ جب ایک معزز ممبر بات کر رہا ہو تو دوسرے ممبران کو اس کی بات سننی چاہئے اور اپنی نشست پر بیٹھ کر سننی چاہئے۔یہ جو cross talk والی اس اسمبلی میں روایت ہے اس کو آپ کو discourage کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!وہ مجھ سے مخاطب تھیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ اگر یہ نیا سوال کریں گی تو ہم اس کی تمام تفصیلات مہیا کر دیں گے۔میں یہاں پر کوئی غلط figure quote کرنا چاہتا ہوں اور نہ ہی میں کوئی غلط انفارمیشن اس ایوان کے سامنے دینا چاہتا ہوں۔میرے پاس جتنی انفارمیشن تھی میں نے آپ کو بتادی ہے اگر ان کو مزید کوئی انفارمیشن چاہئے تو ہم انشاء اللہ ان کو فراہم کر دیں گے and then again she stands up without seeking permission from the Chair اس کو kindly discourage ضرور کریں۔

جناب سپیکر:جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!میں اپنے بھائی معزز منسٹر صاحب سے صرف یہ کہوں گی کہ محکمہ سے پوچھا جائے کہ جز(ج)میں اس کی تفصیل مانگی گئی تھی جو کیوں نہیں دی گئی؟اب وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کو تفصیل سے آگاہ کر دیا جائے گا لیکن already جب اس میں لکھا ہوا ہے کہ کن شرائط پر قرضہ لیا گیا ہے اس حوالے سے ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے تو وہ تفصیل کیوں نہیں بتائی گئی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!میں اس کا جواب گوش گزار کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر:آرڈر پلیز۔آرڈر پلیز۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!انہوں نے سوال پوچھا تھا کہ کیا گورنمنٹ اپنے exchequer سے یہ پیسے خرچ کر رہی ہے جس پر ہم نے کہا کہ گورنمنٹ اپنے exchequer سے ہی پیسے خرچ کر رہی ہے۔اس کے اندر جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ اگر گورنمنٹ خود سے خرچہ نہیں کر رہی تو پھر انہوں نے loan کہاں سے لیا لیکن ہم خرچہ خود ہی کر رہے ہیں اور جب ہم loan component میں آئیں گے تو اس کی تفصیلات ایوان کو مہیا کر دیں گے؟

جناب سپیکر:جی، بڑی مہربانی۔اگلا سوال نمبر7884ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے لیکن یہ take up ہو چکا ہے۔اگلا سوال نمبر8351جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے اس سوال کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر8368محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر8339ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے جو کہ pending کر دیا گیا ہے۔اب سوالات ختم ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور:ماس ٹرانزٹ ٹرین چلانے کے منصوبہ کو ختم کرنے کی وجوہات و دیگر تفصیلات

*3201:میاں خرم جہانگیر وٹو:کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ٹرانسپورٹ نے 2008 میں صوبائی دارالحکومت کے شہریوں کو بہتر سفری سہولیات فراہم کرنے کی غرض سے ماس ٹرانزٹ ٹرین چلانے کے لئے ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے ساتھ معاہدہ کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس معاہدے کے مطابق فزیبلٹی رپورٹ مکمل ہو چکی تھی اور ابتدائی کام تیاری کے مراحل میں تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ معاہدہ ختم کر دیا گیا، معاہدہ ختم کرنے کی کیا وجوہات ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت دوبارہ پرانے راوی پل سے کاہنہ تک ٹرین چلانے کا منصوبہ بنا رہی ہے جو سابقاً ماس ٹرانزٹ منصوبہ ہی کی طرز پر ہے اگر ہاں تو تفصیل بتائی جائے؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سابقہ منصوبہ جو مجرمانہ غفلت کے سبب ختم ہو گیا تھا اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) حکومتِ پنجاب کی ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے ساتھ صوبائی دارالحکومت کے شہریوں کو بہتر سفری سہولیات فراہم کرنے کی غرض سے گرین لائن پر ماس ٹرانزٹ ٹرین چلانے کے لئے 2008 میں بات چل رہی تھی۔ اس سلسلے میں حکومتِ پنجاب نے ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے ساتھ کوئی معاہدہ سائن / دستخط نہیں کیا تھا۔ بات چیت میں ماس ٹرانزٹ پراجیکٹ اور قرضہ کے حصول کے لئے شرائط طے کی جا رہی تھیں۔ تاہم کوئی حتمی معاہدہ سائن / دستخط نہیں ہوا تھا۔

(ب) ایشین ڈویلپمنٹ بنک نے ماس ٹرانزٹ پراجیکٹ کی کوئی فزیبلٹی رپورٹ نہیں بنائی بلکہ حکومتِ پنجاب، محکمہ ٹرانسپورٹ نے 2006 میں MVA Asia (PVT) Ltd کمپنی کے ذریعے گرین لائن کی فزیبلٹی رپورٹ تیار کروائی تھی۔ 2008 میں حکومتِ پنجاب محکمہ ٹرانسپورٹ نے فرانس کی کمپنی SYSTRA (سسٹرا) سے گرین لائن کے لئے انجینئرنگ ڈیزائن تیار کروایا تھا۔

(ج) ایشین ڈویلپمنٹ بنک اور حکومتِ پنجاب کے درمیان کوئی معاہدہ سائن نہیں ہوا تھا لہٰذا معاہدہ ختم کرنے کے متعلق سوالات (ج) اور (ہ) غیر ضروری ہیں۔

(د) پرانے راوی پل سے کاہنہ تک ٹرین چلانے کا کوئی منصوبہ محکمہ ٹرانسپورٹ کے زیر غور نہ ہے۔

لاہور اربن ٹرانسپورٹ کے بارے میں تفصیلات

*7587: جناب محمد شعیب صدیقی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں عوام کے مفاد کے مدنظر اربن ٹرانسپورٹ روٹس پر فرنچائز بس سروسز شروع کی گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن روٹس پر فرنچائز بس سروس موجود ہے وہاں کوئی دوسری پبلک ٹرانسپورٹ نہیں چل سکتی اس کی وجوہات بیان کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ فرنچائز بس سروس کے روٹ کے لئے بسوں کی تعداد بھی مقرر کی جاتی ہے اگر ہاں تو کیا لاہور میں ہر روٹ پر بسوں کی تعداد پوری ہے اگر نہیں تو اس سلسلے میں حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اقدامات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) فرنچائز بس سروس کا آغاز لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے قیام سے قبل کیا گیا تھا جس کے تحت شہر میں مختلف اربن روٹوں پر بسیں چلائی گئی تھیں لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے قیام کا مقصد لاہور شہر اور گردونواح میں اربن ٹرانسپورٹ کی ابتر صورت حال میں فوری طور بہتری لانا تھا، سال 2011 میں پہلے غیر ملکی بس آپریٹر میسرز فوٹاں پاک بس نے لاہور شہر میں نئی 111 سی این جی /اے سی بسوں کے ساتھ بس سروس کا آغاز کیا۔ حکومت پنجاب کی طرف سے متعلقہ بس آپریٹر کو بسوں کی خریداری پر فلکس کیپیٹل سبسڈی فراہم کی گئی۔

سال 2012 میں چین سے 350 اکائی بسیں درآمد کی گئیں جن میں سے 88 بسیں ضلع لاہور کے علاوہ پنجاب کے دوسرے چھ بڑے اضلاع (فیصل آباد، راولپنڈی، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، ملتان، بہاولپور) میں چلائی گئیں۔ شہر لاہور میں 262 بسیں مختلف ملکی وغیر ملکی بس آپریٹرز کے تعاون سے چلائی گئیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1)	پلیٹ فارم (ترکی)	(2)	پاکوز (ترکی)
(3)	پاکور گلوبل (کوریا)	(4)	فرسٹ بس (پاکستان)

حکومت پنجاب نے ان بسوں کی فراہمی پر بھی متعلقہ آپریٹروں کو آپریشنل سبسڈی (روزانہ کی بنیاد پر) کے علاوہ 20 فیصد کیپیٹل سبسڈی فراہم کی تاکہ عوام الناس کو بہترین سفری سہولیات فراہم کی جا سکیں۔

(ب) شہر لاہور میں مختلف اربن روٹوں پر عوام الناس کی سفری سہولیات کو مدنظر رکھتے ہوئے سال 2006 میں ایک جامع پلان تیار کیا گیا جس کے تحت مختلف پرائیویٹ بس آپریٹرز کو اربن روٹ آلاٹ کئے گئے ہیں۔ یہ درست نہ ہے کہ بس سروس کی وجہ سے دوسری پبلک ٹرانسپورٹ کو روٹ پر چلنے کی اجازت نہ ہے بلکہ شہر میں سڑکوں کی مناسبت اور شہریوں کی

بہترین سفری سہولیات کے پیش نظر مختلف روٹوں پر موزوں پبلک ٹرانسپورٹ کی فراہمی کو ممکن بنایا جاتا ہے اور اس پبلک ٹرانسپورٹ میں بس، ویگن اور مزدا شامل ہیں۔

(ج) 312 نئی بسوں کی حتمی منظوری کے لئے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ (حکومت پنجاب) لیٹر ارسال کیا جا چکا ہے۔ حتمی منظوری آنے پر ایوان کو اگلے لائحہ عمل کے بارے میں آگاہ کر دیا جائے گا۔

لاہور شہر اور گردونواح میں اربن ٹرانسپورٹ کو لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی ریگولیٹ کرتی ہے مگر براہ راست یا بالواسطہ میٹرو بس اور نج لائن ٹرین منصوبے شہر میں اربن ٹرانسپورٹ کے شعبہ میں ایک نمایاں تبدیلی لے کر آیا ہے۔ مزید یہ کہ ایوان میں ٹرانسپورٹ کے حوالے سے حکومت پنجاب کے اقدامات کے بارے میں سوال کیا گیا تھا چونکہ مذکورہ منصوبے براہ راست حکومت پنجاب کے اقدامات میں شامل ہیں اس لئے معزز ایوان کو آگاہ کیا گیا۔

مزید یہ کہ پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی کی حالیہ سٹڈی کے مطابق لاہور شہر کی اربن ٹرانسپورٹ کو Integrated Bus Operations کا نام دیا گیا ہے جس کے تحت شہریوں کو اربن ٹرانسپورٹ کی فراہمی کے لئے 122 روٹس بنائے گئے جس پر PMA اور لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی مل کر عوام الناس کو سفری سہولیات فراہم کریں گے۔

لاہور: دھرمپورہ، مغلپورہ، اور جلو موڑ تک روٹس پر بسیں چلانے سے متعلقہ تفصیلات

*8368: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ریلوے سٹیشن سے دھرمپورہ، مغلپورہ اور جلو موڑ تک روٹس پر بسیں بند کر دی گئی ہیں جس اتھارٹی کے احکامات کے باعث ایسا ہوا اس کا نام، عہدہ اور موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک ان روٹس پر دوبارہ بسیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) مذکورہ الائنمنٹ پر بیشتر اربن روٹ مسافر حضرات کو بس سروس مہیا کر رہے ہیں جن میں ریلوے سٹیشن سٹاپ سے دھرمپورہ سٹاپ تک B-08, B-12, B-12A اور دھرمپورہ سٹاپ سے جلو موڑ سٹاپ تک B-22 عوام الناس کو سفری سہولیات مہیا کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں مزدا روٹ B-17 (ریلوے سٹیشن تا جلو پنڈ) بھی اسی روٹ پر سفری سہولیات مہیا کر رہا ہے۔

(ب) معزز ایوان کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین کے سبب شہر میں اربن بس کے تمام روٹوں کو نئے سرے سے بنایا جا رہا ہے اور مستقبل قریب میں مذکورہ الائنمنٹ پر عالمی معیار کے مطابق بس سروس کا آغاز کیا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور اورنج لائن ٹرین منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

1423: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اورنج لائن ٹرین منصوبہ کب مکمل ہو گا؟

(ب) کیا اورنج لائن ٹرین منصوبہ پر صوبہ اپنے وسائل خرچ کر رہا ہے، اگر جواب نہ میں ہے تو کہاں سے، کن شرائط پر کتنا قرضہ لیا گیا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) اورنج لائن ٹرین منصوبے کی تکمیل مالی سال 18-2017 میں متوقع ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ حکومتِ پنجاب اورنج لائن ٹرین منصوبے پر اپنے وسائل استعمال کر رہی ہے۔

لاہور: ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور تا نارنگ روٹ سے متعلق تفصیلات

1768: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی LTC نے لاہور تا نارنگ روٹ نمبر 32 بی پر 14 بسیں چلانے کا اعلان کیا تھا جبکہ گزشتہ دو سال سے مذکورہ روٹ پر صرف ایک بس چل رہی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو بقیہ 13 بسیں کب چلیں گی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

جی، یہ درست ہے کہ لاہور تا نارنگ منڈی روٹ پر ایک بس چلائی جا رہی ہے۔ مگر جلد ہی مزید بسیں مذکورہ روٹ پر چلا دی جائیں گی جس کے لئے بس آپریٹر کو ہدایات جاری کی جا چکی ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

نشان زدہ سوال نمبر 8351 کو بار بار مؤخر کرنے کی بجائے سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرنے کا مطالبہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں ایک request کرنا چاہتا ہوں۔ میرا سوال نمبر 8351 ہے جس کا جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: وہ تو pending ہو چکا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس کا جواب کئی اجلاسوں سے موصول نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا آپ ان کی بات سن رہے ہیں اور بتائیں کہ اس سوال کا جواب کب تک آئے گا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! کون سا سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8351 ہے۔ یہ 2-فروری 2017 کو بھی pending ہوا تھا اور اب بھی اس سوال کا جواب موصول نہیں ہو رہا۔ آپ kindly یہ سوال کمیٹی کے سپرد کر دیں وہ جواب لے لے گی۔

جناب سپیکر: جی، اس کے بعد اب یہ سوال pending نہیں ہو گا بلکہ اس کا پھر کچھ اور ہی ہو گا کیونکہ بار بار اس کو pending کرواتے ہیں جو اچھی بات نہیں ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں نے اس پر یہی گزارش کی تھی کہ یہ سوال ہمارے پاس دسمبر 2016 میں آیا تھا جس کا جواب بہت سارے محکموں سے لینا تھا لیکن اب اس کا جواب compile کر دیا ہے اور اگلے اجلاس سے پہلے یہ جواب آ جائے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ تو ایک پوری اتھارٹی ہے جس میں محکموں کا کوئی تعلق ہی نہیں بنتا۔ اس پر اربوں روپیہ لگا ہے تو کیا اربوں روپے کا کوئی جواب ہی نہیں ہے، دسمبر سے اس کا جواب ہی نہیں آ رہا اور یہ کیا good governance ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ اب فائنل ہے اور اس کے بعد کوئی گنجائش نہیں ہو گی۔ اگر جواب دینا ہے تو دیں گے ورنہ ایوان کی طرف سے کارروائی شروع ہو گی۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، تحاریک استحقاق نہیں ہیں لہٰذا تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 37/17 کا جواب پارلیمانی سیکرٹری جناب سجاد حیدر گجر نے دینا ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

مہاجر آباد سوڈیوال ملتان روڈ پر واقع واسا کی اراضی پر پولیس کی نگرانی میں لینڈ مافیا کا قبضہ کرنے کی کوشش

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! بحوالہ نمبر SO(A&L)9-175/17 مورخہ 16-02-2017 منجانب گورنمنٹ آف پاکستان، ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ عرض ہے کہ سوڈیوال کالونی ملتان روڈ، لاہور 53-1952 میں اربن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے گورنمنٹ ملازمین درجہ چہارم کے لئے کوارٹر تعمیر کئے، یہ کوارٹر 1974 میں Establishment Agency کے under رہے اور اس کے بعد یہ کالونی H&PP کے under آ گئی۔ اس دوران کالونی کے الاٹیوں نے اپنے کوارٹروں کے سامنے سڑک کی جگہ پر ناجائز

تعمیرات کر لیں جنہیں کئی بار مسمار کیا گیا۔ سوڈیوال کالونی کی گلیوں، سڑکوں اور پارکوں میں تجاوزات محکمہ کے وجود میں آنے سے قبل کی ہیں۔ محکمہ کی پرانی کالونیاں بشمول سوڈیوال کالونی ملتان روڈ لاہور کی گلیوں، سڑکوں، پارکوں اور دوسری تمام ضروریات کی دیکھ بھال میونسپل کارپوریشن سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ذمے ہے، اس طرح تجاوزات کو گرانا بھی انہی کی ذمہ داری ہے البتہ محکمہ کا عملہ تجاوزات گرانے میں میونسپل کارپوریشن سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔ مزید برآں اس سلسلہ میں لوکل گورنمنٹ نے مورخہ 01-02-2010 کو چٹھی جاری کی جس میں پارلیمانی سیکرٹری جناب عبدالرزاق ڈھلوں نے میٹنگ کی اور اس میں فیصلہ کیا گیا کہ ڈپٹی ڈائریکٹر ہاؤسنگ تجاوزات کا سروے کرے گا اور دوران سروے ناجائز تعمیرات گرانے کے لئے ڈی سی او، لاہور سکیورٹی فراہم کرے گا۔ کاپی لف ہے۔ دفتر ہذا نے سروے مکمل کر کے 2-مارچ 2010 کو لوکل گورنمنٹ کو ناجائز تعمیرات گرانے کے لئے تحریر کیا۔ کاپی لف ہے۔ ناجائز تعمیرات کو گرانا میونسپل کارپوریشن کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 234/17 محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ باسمہ چوھدری کی ہے۔ جی، محترمہ!

پنجاب میں بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت
سادہ لوح افراد کو لوٹنے کا انکشاف

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" کی اشاعت مورخہ 6-مارچ 2017 کی خبر کے مطابق پنجاب بھر میں نوسر باز گروہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت سادہ لوح افراد کو لوٹنے لگا۔ ذمہ داران کارروائی کرنے کی بجائے خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ نوسر باز گروہ کی جانب سے مختلف افراد کے نمبر پر ایس ایم ایس بھیج کر سادہ لوح افراد کو بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت بھاری رقم کا انعام نکلنے کا لالچ دیتے ہیں، پھر ان سادہ لوح افراد سے مختلف حیلے بہانوں سے ہزاروں روپے کا balance load کرانے کا کہتے ہیں، سادہ لوح افراد ان کی دھوکا بازی کا شکار ہو جاتے ہیں اور ان کے نمبر پر balance بھیج دیتے

ہیں جس سے یہ سادہ لوح افراد load کروائی ہوئی رقم سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ شہری حلقوں نے اس سلسلہ میں حکومت اور بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے ارباب اختیار سے مطالبہ کیا ہے کہ اس منظم نوسر بازوں کے گروہ کے خلاف آگاہی مہم چلائی جائے تاکہ موبائل فون صارفین ان نوسر بازوں کی دھوکہ بازی میں آکر اپنی رقم انہیں نہ دیں۔ اس قسم کے نوسر بازوں کے خلاف حکومتی سطح پر کوئی مناسب و مؤثر اقدامات کر کے ان لوگوں کو قانون کی گرفت میں لا کر قرار واقعی سزا دی جائے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب آنے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 235/17 جناب آصف محمود کی ہے۔ جی، جناب آصف محمود!

پنجاب میں نیلام ہونے والی نان کسٹم پیڈ گاڑیوں کی رجسٹریشن بند کرنے کا انکشاف

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ "دُنیا نیوز" کی خبر مورخہ 4-مارچ 2017 کے مطابق راولپنڈی سمیت پنجاب بھر میں نیلام ہونے والی نان کسٹم پیڈ گاڑیوں کی رجسٹریشن بند کر دی گئی ہے جس کی وجہ سے ایکسائز دفاتر کے چکر لگانے پر شہری مجبور ہیں۔ اس کی وجہ سے ٹیکس کی مد میں قومی خزانہ کو لاکھوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔ پہلے clearance letter جاری کئے گئے اور پھر گاڑیوں کی رجسٹریشن مبینہ طور پر بند کرنے کے احکامات جاری کئے تاہم یہ احکامات تحریری طور پر نہیں ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو بھی جواب آنے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 238/17 محترمہ شبینہ ذکریا بٹ کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ!

صوبائی دارالحکومت میں سرکاری بوائز و گرلز کالجوں میں اساتذہ کی بوگس حاضری کا انکشاف

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" کی اشاعت مورخہ 25- فروری 2017 کی خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت کے 50 سے زائد سرکاری بوائز اور گرلز کالجوں میں 60 فیصد اساتذہ کی بوگس حاضری کا انکشاف ہوا ہے۔ تفصیلات کے مطابق سرکاری کالجوں میں اساتذہ کی تدریسی خدمات سو فیصد یقینی بنانے کی غرض سے حکومت کی ہدایت پر محکمہ تعلیم پنجاب HED نے سخت انتظامات کا اعلان کیا تھا۔ اس سلسلے میں اساتذہ کی حاضری کو بائیو میٹرک سسٹم متعارف کروانے کا اعلان بھی کیا گیا تاہم اس پر عمل درآمد آج تک نہیں ہو سکا۔ متعدد اساتذہ نے آپس میں ملی بھگت اور سیاسی اثر و رسوخ سے غیر حاضری کے باوجود حاضری لگانے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 240 سردار علی رضا خان دریشک کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 260 میاں محمد رفیق کی ہے۔ جی، میاں صاحب!

ٹوبہ ٹیک سنگھ کی 66 فٹ چوڑی جرنیلی سڑک پیر محل شورکوٹ کو بند کرنے کا انکشاف

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اس بے حد مفاد عامہ کی تحریک پیش کرنے کے لئے وقت دینے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نیشنل ہائی وے اتھارٹی جو لاہور خانیوال سیکشن۔ III موٹروے تعمیر کروا رہی ہے۔ متذکرہ موٹروے کی تعمیر کی وجہ سے صدیوں پرانی 66 فٹ چوڑی اور ساڑھے چار کلو میٹر لمبی جرنیلی سڑک بند ہو گئی ہے۔ متذکرہ جرنیلی سڑک پیر محل شورکوٹ روڈ از شفیع پٹرولیم تا پیر محل رجانہ روڈ بالمقابل پیر محل

شہر کے مغرب جنوب اور مشرق سے آنے والے بائی پاس کے سامنے ملتی ہے اور یہ سڑک کاشتکاروں کی آمد ورفت نیز تحصیل ہیڈ کوارٹر پیر محل کے لئے بائی پاس اور رنگ روڈ کا کام دیتی ہے۔ متذکرہ موٹر وے کی تعمیر کے لئے ابتدائی سروے کرنے والے مجرمانہ غفلت کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اگر ان کو کچی سڑک نظر نہیں آتی تھی تو یہ لوگ تحصیل ہیڈ کوارٹر پیر محل محکمہ مال کے ریکارڈ سے مدد لیتے حتیٰ کہ ریونیو بورڈ لاہور کے ریکارڈ سے بھی مدد لی جاسکتی تھی۔ اب صورتحال یہ ہے کہ متذکرہ جرنیلی سڑک کی گزرگاہ مکمل طور پر بند ہو گئی ہے۔ جرنیلی سڑک پیر محل شہر کے لئے بائی پاس اور رنگ روڈ کا کام کرتی ہے اور اس کو پختہ کیا جانا حکومت پنجاب کے پروگرام میں بھی شامل ہے۔ اہلیان علاقہ کھیکھا ذیل پیر محل شہر کے قرب و جوار کے دیہاتوں میں جرنیلی سڑک کی گزرگاہ کو بند کئے جانے نیز کئی جگہوں پر واٹر کورس کو راہداری نہ دینے پر حکومت بشمول ذمہ داران کے خلاف شدید اضطراب اور غم و غصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا ابھی جواب نہیں آیا اس لئے اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ راحیلہ انور کی ہے۔ جی، محترمہ! اپنی تحریک پیش کریں۔

بورڈ آف انٹر میڈیٹ راولپنڈی میں امتحان دینے والی طالبات کے امتحانی سنٹر زان کے گھر سے دور بنانے کا انکشاف

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن راولپنڈی کی غفلت کے باعث نہم جماعت کا امتحان دینے والی طالبات کے امتحانی سنٹر ان کی رہائش گاہ کے قریب بنانے کی بجائے دوسرے شہروں میں بنا دیئے جس سے نہ صرف طالبات پریشان ہوئیں بلکہ ان کے والدین بھی چکرا کر رہ گئے۔ مثال کے طور پر گورنمنٹ ہائی سکول برائے ڈیف بلال ٹاؤن جہلم کی طالبہ مس اقراء شاہد جس کا رول نمبر 622334 اور گروپ سیکنڈ ہے، وہ ضلع جہلم کی رہائشی ہے جس کا امتحانی سنٹر ضلع جہلم میں بنانے کی بجائے بورڈ نے غفلت سے سر سید اکیڈمی (سپیشل ایجوکیشن) محمد حسین روڈ راولپنڈی میں بنا دیا ہے۔ اب یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک طالبہ روزانہ جہلم سے راولپنڈی امتحان دینے کے لئے جائے۔ بورڈ انتظامیہ کی اس غفلت

کے باعث کئی طالبات راولپنڈی شہر میں امتحان دینے پر مجبور ہیں۔ متذکرہ معاملہ اس امر کا متقاضی ہے کہ اسے فوری طور پر اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے اور متاثرہ طالبات کو ان کی رہائش کے قریب ہی سنٹر میں امتحان دینے کے لئے اقدامات اٹھائے جائیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا ابھی جواب نہیں آیا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میری بھی ایک انتہائی اہم تحریک التوائے کار تھی جو کہ میرے ہاتھ میں ہے اور اگر اجازت دیں تو اسے پڑھ دوں۔

جناب سپیکر: چلیں، اب میں آگے جا چکا ہوں اس لئے آپ تشریف رکھیں اور پھر آپ کو وقت دیا جائے گا۔ آپ کی مہربانی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ تو زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ ہر بات کو زیادتی سمجھتے ہیں جو کہ بڑے افسوس کی بات ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کل لے لیں گے؟

جناب سپیکر: جی، آپ لے آنا اس کو take up کر لیں گے۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ خوراک پر عام بحث ہو گی۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری کی تقریر سے ہو گا۔ جو ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام لکھوا دیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میری ایک قرارداد کافی دنوں سے آئی ہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: قرارداد؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جی، قرارداد جمع کروائی ہوئی ہے رینجرز کو پنجاب میں تعینات کرنے کے حوالے سے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ منگل کے روز اپنی قرارداد لے کر آئیں کیونکہ اس دن پرائیویٹ ممبر ڈے ہوتا ہے اور قراردادیں اسی دن لی جاتی ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! رینجرز کو پنجاب میں تعینات کرنے کے حوالے سے سینیٹ میں بھی بات ہو چکی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! مجھ سے مخاطب ہوا کریں۔ اس طرح اچھا نہیں لگتا اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ پہلے میری بات سنیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مجھے اس قرارداد کا متن پڑھ لینے دیں۔

جناب سپیکر: گزارش یہ ہے کہ پرائیویٹ ممبر ڈے کے لئے قراردادیں ہوتی ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پہلے آپ مجھے سن لیں کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں؟

جناب سپیکر: جب ضرورت ہو گی تو اسے دیکھ لیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! رینجرز کو پنجاب میں اختیارات دیئے گئے ہیں تو اس حوالے سے میرا اس قرارداد کے ذریعے مطالبہ تھا کہ تمام محکموں میں کرپشن کے خلاف بھی جس طرح سندھ میں ہے تو پنجاب بھر میں بھی رینجرز کو اختیارات دیئے جائیں۔ یہ قرارداد کا متن تھا اور یہ انتہائی اہم قرارداد ہے۔ سینیٹ میں بھی بات ہو گئی ہے اور آپ آج اس ایوان میں خوراک پر بحث کر رہے ہیں ناں تو یہاں پر رینجرز کی تعیناتی اور اس کے اختیارات پر بحث ہونی چاہئے تھی۔ میری یہ قرارداد کتنے دنوں سے جمع ہے اور انتہائی اہم قرارداد ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ اب تشریف رکھیں اور بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بیٹھ کر اس پر بات کریں گے۔ آپ کی مہربانی۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج سے ایک ہفتہ بعد یوم پاکستان بڑے شایان شان طریقے سے منایا جا رہا ہے تو میں اس ایوان کے توسط سے حضرت قائداعظم محمد علی جناح، علامہ اقبال اور وہ کارکنان تحریک پاکستان جنہوں نے اپنا خون دے کر ہمیں آزادی دلائی تو انہیں میں خراج عقیدت پیش کرتی ہوں کیونکہ زندہ قومیں اپنے محسنوں کو فراموش نہیں کیا کرتیں۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری اگست 2016 کے مہینے کی ایک تحریک التوائے کار pending تھی لیکن اس کا ابھی تک جواب نہیں آیا۔ راولپنڈی کا ایک مسئلہ اس میں اٹھایا گیا تھا جسے آپ نے ایک ہفتے کے لئے pending کیا تھا۔

جناب سپیکر: اس کا نمبر بتائیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے اس کا نمبر تو یاد نہیں لیکن تھانے پر حملے سے متعلقہ تھی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مجھے اپنی قرارداد پیش کرنے دی جائے۔

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں اور میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! خوراک پر بحث ہے لیکن یہاں پر ڈیپارٹمنٹ کا کوئی افسر گیلری میں نہ ہے اور ایوان میں بھی وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری صاحبان موجود نہ ہیں تو کس طرح بحث ہو گی؟

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب گیلری میں بیٹھے ہیں۔۔۔

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ایوان میں ممبران کی حالت دیکھ لیں اور منسٹر بھی نہیں ہیں تو میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں کہ کورم پورا کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے تو گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہ ہے لہٰذا دس منٹ کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر دس منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کر دیا گیا)

(وقفہ کے بعد 12 بج کر 25 منٹ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 20-مارچ 2017 سہ پہر تین بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں یہ بتاتا چلوں کہ فوڈ پر بحث جاری رہے گی اور جو صاحبان اس بحث میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنے نام بھجوا دیں۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

سوموار، 20-مارچ 2017

(یوم الاثنین، 20- جمادی الثانی 1438ھ)

سولہویں اسمبلی: ستائیسواں اجلاس

جلد 27: شمارہ 11

847

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 20-مارچ 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ جات آثار قدیمہ اور اوقاف و مذہبی امور)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

خوراک پر عام بحث

ایک وزیر خوراک پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

849

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا ستائیسواں اجلاس

سوموار،20۔مارچ2017

(یوم الاثنین،20۔جمادی الثانی1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں شام 4بج کر40منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِo

وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ ۝۱ الَّذِيۡنَ اِذَا اكۡتَالُوۡا عَلَى النَّاسِ يَسۡتَوۡفُوۡنَ ۝۲
وَاِذَا كَالُوۡهُمۡ اَوۡ وَّزَنُوۡهُمۡ يُخۡسِرُوۡنَ ۝۳ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓٮِٕكَ
اَنَّهُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ ۝۴ لِيَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ۝۵ يَّوۡمَ يَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ
الۡعٰلَمِيۡنَ ۝۶ كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الۡفُجَّارِ لَفِىۡ سِجِّيۡنٍ ۝۷ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ
مَا سِجِّيۡنٌ ۝۸ كِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ ۝۹ وَيۡلٌ يَّوۡمَٮِٕذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝۱۰
الَّذِيۡنَ يُكَذِّبُوۡنَ بِيَوۡمِ الدِّيۡنِ ۝۱۱ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعۡتَدٍ
اَثِيۡمٍ ۝۱۲

سورۃ المطفّفِین آیات 1تا12

ناپ اور تول میں کمی کرنے والوں کے لئے خرابی ہے(1) جو لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لیں(2)اور جب اُن کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں(3) کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اٹھائے بھی جائیں گے(4)(یعنی)ایک بڑے (سخت)دن میں(5) جس دن (تمام)لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے (6) سن رکھو کہ بدکاروں کے اعمال سجّین میں ہیں (7) اور تم کیا جانتے ہوں کہ سجّین کیا چیز ہے(8) ایک دفتر ہے لکھا ہوا(9)اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے (10)(یعنی) جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں(11) اور اس کو جھٹلاتا وہی ہے جو حد سے نکل جانے والا گنہگار ہے(12)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

نوری مکھڑا نالے زلفاں کالیاں
صدقے واری جان ویکھن والیاں
تیرے ویڑے کھیڈے رب دا لاڈلا
واہ حلیمہ تیریاں خوشحالیاں
سوں گئی امت تے آقا جاگدا
کیتیاں لجپال نے رکھوالیاں
کی وگاڑے گا زمانہ اوسدا
جس دیاں آقا کرے رکھوالیاں
میں ظہوری صدقے سوہنے دے نام توں
ساڈیاں جس نے بلاواں ٹالیاں

سوالات

(محکمہ جات آثار قدیمہ اور اوقاف و مذہبی امور)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات آثار قدیمہ اور اوقاف و مذہبی امور سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 8147 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شالامار باغ کے پھل دار درختوں سے متعلقہ تفصیلات

*8147: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر آثار قدیمہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شالامار باغ کے اندر کل کتنے پارک ہیں تختہ وار ان کی تفصیل بیان فرمائی جائے۔

(ب) مذکورہ پارکوں میں کل کتنے پھل دار درخت ہیں اور کتنے دوسرے، علیحدہ تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ج) شالامار باغ میں پھل والے درخت ٹھیکے پر دیئے جاتے ہیں یا کہ محکمہ خود ان کا پھل منڈی میں فروخت کرتا ہے وضاحت بیان فرمائی جائے؟

(د) کیا حکومت باغ کی خوبصورتی کو بحال رکھنے کے لئے نئے پھلدار درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر آثار قدیمہ (جناب محمد آصف ملک):

(الف)

1. پہلا تختہ فرح بخش، جس میں چار پلاٹ ہیں۔
2. دوسرا تختہ فیض بخش، جس کے درمیان میں تالاب ہے اور دونوں جانب دو پلاٹ ہیں۔
3. تیسرا تختہ حیات بخش، جس میں چار پلاٹ ہیں۔

(ب) مذکورہ پارکوں میں پھلدار درختوں کی تعداد 642 ہے اور دیگر درختوں کی تعداد 382 ہے۔

(ج) شالامار باغ میں پھلدار درخت گزشتہ سالوں میں ٹھیکہ پر دیئے جاتے رہے ہیں تاہم اس سال موسمی حالات آندھی وغیرہ کے باعث پھل مطلوبہ مقدار کے مطابق نہ لگا جس کے باعث نیلامی نہ کی گئی۔

(د) شالامار باغ کی خوبصورتی کو بحال رکھنے کے لئے ضرورت کے مطابق پھلدار اور پھولدار پودے لگائے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں نے جز(ج) میں سوال کیا تھا کہ یہاں پر جو پھلدار درخت ہیں ان کے پھلوں کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے اس کا جواب یہ آیا ہے کہ اس سال موسمی حالات اور آندھیوں کی وجہ سے وہاں پر پھل مطلوبہ مقدار کے مطابق نہیں لگا۔ کیا اس سال کوئی سپیشل آندھی آئی تھی یا کوئی سپیشل موسمی حالات تھے؟

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آثار قدیمہ (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! اس سے پچھلے سال نیلامی میں جامن کے درخت 90ہزار روپے میں فروخت ہوئے تھے۔ اس دفعہ جب محکمہ نے جامن کے درختوں کی نیلامی کے لئے اشتہار دیا تو کسی آدمی نے اس نیلامی میں حصہ نہیں لیا کیونکہ موسم کی خرابی کی وجہ سے پھل بہت کم تھا۔ یہ جامن کے درخت تقریباً دو سو سال پُرانے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا آپ نیلامی کی اطلاع عام دیتے ہیں کہ فلاں تاریخ کو جامن کے درختوں کی نیلامی ہوگی؟

وزیر آثار قدیمہ (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! بالکل اس کا باقاعدہ اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! چونکہ شالامار باغ میرے گھر کے قریب ہے اور مجھے وہاں جانے کا اتفاق ہوتا رہتا ہے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ شالامار باغ میں پھلدار درختوں کی proper care نہیں ہو رہی، ان درختوں کی جو requirements ہوتی ہیں وہ پوری نہیں کی جا رہیں اور یہ negligency ہے۔ نہ صرف پھلدار درخت بلکہ پورے باغ کے حالات ناگفتہ بہ ہیں۔ یہ ہمارا قومی ورثہ ہے۔ اس کے

سامنے سے دس بیس فٹ کے فاصلے سے گزرنے والی اورنج لائن ٹرین کے اُوپر تو حکومت اربوں روپے خرچ کر رہی ہے مگر اس قومی ورثہ کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس باغ کی بحالی کے لئے رقم کیوں خرچ نہیں کی جا رہی؟ میرا دوسرا ضمنی سوال جز(د) سے متعلق ہے۔ جواب کے جز(د) میں کہا گیا ہے کہ "شالامار باغ کی خوبصورتی کو بحال رکھنے کے لئے ضرورت کے مطابق پھلدار اور پُھولدار پودے لگائے جاتے ہیں"۔ منسٹر صاحب مجھے بتادیں کہ اس سال انہوں نے کتنے پھلدار اور پُھولدار پودے لگائے ہیں کیونکہ وہاں پر نظر تو کچھ بھی نہیں آ رہا؟

وزیر آثار قدیمہ (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! وہاں پر پھلدار درختوں کی تعداد 642 اور دیگر درختوں کی تعداد 382 ہے۔ لان یا کیاریوں میں پُھول لگانے کا کام تو سارا سال ہوتا رہتا ہے۔ درخت تو اتنے ہی ہیں اس سے زیادہ نہیں لگائے جا سکتے کیونکہ مزید space نہیں ہے البتہ موسم بہار میں پُھول لگائے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! درختوں کی یہ تعداد تو تحریری جواب میں بھی لکھی ہوئی ہے اور میں نے اسے پڑھ لیا تھا مگر وہاں موقع پر تو کوئی پُھول موجود نہیں ہیں۔ کیا منسٹر صاحب بتا سکیں گے کہ اس سال وہاں پر انہوں نے کتنے پُھول لگائے ہیں؟ محکمہ نے جواب میں بتایا ہے کہ اس باغ کے تین تختے ہیں اور ہر تختہ میں چار چار پارکس ہیں اس حساب سے تو جگہ بہت زیادہ ہے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ کیاریاں بنا کر پُھول لگاتے ہوں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس باغ کے درخت ڈیڑھ سو یا دو سو سال پُرانے ہو چکے ہیں کیا ان کو remove کر کے نئے درخت لگانے کے لئے محکمہ نے کوئی منصوبہ بندی کی ہے؟

جناب سپیکر: یہ ان پُرانے درختوں کو remove نہیں کر سکتے البتہ نئے درخت لگا سکتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر آثار قدیمہ (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! ہم پُرانے درختوں کو remove نہیں کر سکتے جبکہ نئے درخت لگانے کے لئے وہاں پر space نہیں ہے۔ جب ان درختوں کی عمر پوری ہو گی اور یہ remove ہوں گے تو پھر اس کے بعد نئے درخت لگائے جائیں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ اس باغ کو اپ گریڈ کرنے کے لئے انہوں نے کوئی منصوبہ بندی کی ہوئی ہے؟ ہم اگر وہاں پر کسی مہمان کو لے کر جاتے ہیں تو ہمیں بڑی شرمندگی ہوتی ہے۔

وزیر آثار قدیمہ (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! اس باغ میں پورا سال موسم کے مطابق پھول لگائے جاتے ہیں۔ الحمدللہ وہاں پر دس بارہ ہزار visitors جاتے ہیں۔ انشاء اللہ اس باغ کو خوبصورت بنانے کے لئے مزید توجہ دی جائے گی۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں چاہوں گی کہ منسٹر صاحب ذاتی طور پر ایک دفعہ اس باغ کا ضرور visit کریں تاکہ وہاں کے حالات کا مشاہدہ کر سکیں۔ دوسری بات یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس باغ کے تالاب میں پانی نہیں ہے اور اس میں کائی جمی ہوئی ہے۔ کیا اس تالاب کو صاف کر کے پانی سے بھرنے کا کوئی ارادہ ہے کیونکہ اس سے بھی باغ کی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب جب visit کریں گے تو پھر اس میں جو جو کمی ہو گی اس کو پورا کروائیں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ بہت اہمیت کا حامل ہمارا قومی ورثہ ہے۔ وزیر موصوف اس کا visit کریں اور اس کی ایک مفصّل رپورٹ تیار کی جائے کہ اس باغ کے ایسے خراب حالات کیوں ہیں؟ وہ رپورٹ ایوان میں بھی پیش کی جائے۔ شالامار باغ کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور ہم کسی غیر ملکی مہمان کو یہ باغ دکھا بھی نہیں سکتے۔

وزیر آثار قدیمہ (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ میں اس باغ کا جلد visit کروں گا اور ڈاکٹر نوشین حامد کو بھی دعوت دوں گا کہ وہ میرے ساتھ تشریف لے کر جائیں تاکہ ان کی موجودگی میں سارے مسائل کی نشاندہی ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 8217 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال باؤ اختر علی کا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8159 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: شالامار باغ مشینری کی خرید سے متعلقہ تفصیلات

*8159: باؤ اختر علی: کیا وزیر آثار قدیمہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شالامار باغ لاہور کے پارکوں کی گھاس کاٹنے، پودوں کی گوڈی کرنے کے لئے جنوری 2015 سے آج تک آلات خریدنے کے لئے کتنا فنڈ دیا گیا سال وار اس کی تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ افسران نے موجودہ سپروائزر کی ملی بھگت سے آلات خریدنے کے لئے فنڈز حاصل کر لیا لیکن آلات نہیں خریدے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان آفیسرز اور سپروائزر کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آثار قدیمہ (جناب محمد آصف ملک):

(الف) مالی سال 15-2014 میں مبلغ-/3,29,000 روپے بجٹ میں فراہم کئے گئے۔
مالی سال 16-2015 میں مبلغ-/4,21,000 روپے بجٹ میں فراہم کئے گئے۔
مالی سال 17-2016 میں مبلغ-/3,20,000 روپے دیئے گئے جو کہ ابھی تک خرچ نہیں کئے گئے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔

(ج) جزہائے بالا کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ "شالامار باغ لاہور کے پارکوں کی گھاس کاٹنے، پودوں کی گوڈی کرنے کے لئے جنوری 2015 سے آج تک آلات خریدنے کے لئے کتنا فنڈ دیا گیا سال وار اس کی تفصیل بیان فرمائی جائے؟" سال 15-2014 میں مبلغ -/3,29000 روپے بجٹ میں فراہم کئے گئے اور مالی سال 16-2015 میں مبلغ -/4,21,000 روپے بجٹ میں فراہم کئے گئے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا 15-2014 کا سارا بجٹ استعمال کیا گیا ہے اگر استعمال کیا گیا ہے تو اس سے کون سے equipment خریدے گئے ہیں ان کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر آثار قدیمہ (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! گوڈی کے آلات خریدے گئے ہیں، اس کے علاوہ پھولوں کے لئے بیج اور کھاد خریدی جاتی ہے۔ یہ فنڈز ان چیزوں کی خریداری کے لئے رکھے جاتے ہیں اور یہ سارے فنڈز utilize ہو گئے ہیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! جواب میں لکھا گیا ہے کہ مالی سال 17-2016 کے لئے مبلغ -/3,20,000 روپے کے فنڈز مختص کئے گئے۔ یہ فنڈز گوڈی اور گھاس کاٹنے کے equipment خریدنے کے لئے رکھے گئے ہیں۔ اس سے پہلے دو سالوں کے اخراجات کی تفصیل نہیں دی گئی۔ مالی سال 17-2016 کے فنڈز کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ ابھی تک خرچ نہیں کئے گئے۔ یہ ایک قومی ورثہ ہے اور لاہور میں آنے والے visitors شالامار باغ کی طرف ضرور جاتے ہیں۔ اس رواں مالی سال کے تقریباً نو مہینے گزر چکے ہیں لیکن ابھی تک مختص شدہ فنڈز سے ایک روپیہ بھی خرچ نہیں کیا گیا۔ کیا پچھلے دو سالوں کی طرح اس سال بھی یہ ساری رقم سرکاری افسران کی جیبوں میں جائے گی اور ابھی تک یہ فنڈز کیوں خرچ نہیں کئے گئے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! باؤ اختر صاحب کو satisfy کریں۔

وزیر آثار قدیمہ (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! سامان کی سپلائی ہو چکی ہے لیکن ابھی تک بل کی payment ہونا باقی ہے۔ دوسرا کھاد اور بیج مئی میں خریدے جاتے ہیں اس طرح مئی میں یہ سارے funds خرچ ہو جائیں گے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! شالامار باغ ہمارا ایک قومی ورثہ ہے اور اس کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ وزیر موصوف اپنے قیمتی وقت سے کچھ وقت نکال کر ذاتی طور پر اس باغ کا visit کریں تاکہ ان کو سارے حالات کا بخوبی اندازہ ہو سکے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ڈاکٹر نوشین حامد، باؤ اختر علی اور جناب محمد وحید گل کے ساتھ شالامار باغ کا visit کریں اور معزز ممبران نے جن مسائل کی نشاندہی کی ہے ان کا نوٹس لیا جائے۔ جب آپ visit کے لئے جائیں تو ان تینوں معزز ممبران کو پہلے inform کریں کہ ہم نے آج visit کے لئے جانا ہے۔

وزیر آثار قدیمہ (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! آپ کے حکم پر عمل ہوگا اور شالامار باغ میں جو کمی بیشی ہو گی اس کو دُور کیا جائے گا۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی ان تینوں معزز ممبران کو ساتھ لے کر شالامار باغ کا visit کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 8289 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کرتے ہیں۔ اگلا سوال باؤ اختر علی کا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8160 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور:۔ شالامار باغ کی کنٹینز سے متعلقہ تفصیلات

*8160: **باؤ اختر علی:** کیا وزیر آثار قدیمہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شالامار باغ لاہور کے اندر کتنی کنٹینز ہیں؟

(ب) جو کنٹینز باغ کے اندر ہیں ان کا ٹینڈر 2014 سے آج تک کب دیا گیا اور اس کا اشتہار کس اخبار میں دیا گیا ٹینڈر کی تاریخ اور اخبار کا نام بیان فرمائیں نیز ٹھیکہ لینے والے ٹھیکیداروں کے ناموں کی لسٹ فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے باغ کے اندر بغیر ٹینڈر کنٹینز بنائی ہوئی ہیں جس سے قومی خزانہ کو نقصان پہنچ رہا ہے؟

(د) شالامار باغ کی کنٹینز سے 2014 سے آج تک کتنی رقم حاصل ہوئی سال وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

وزیر آثار قدیمہ (جناب محمد آصف ملک):

(الف) صرف ایک کنٹین ہے۔

(ب) کنٹین کے 2014 کے ٹینڈر کا اشتہار PPRA کی ویب سائٹ پر مورخہ 07-11-2013 کو اپ لوڈ کیا گیا۔ 2015 کے ٹینڈر کا اشتہار PPRA کی ویب سائٹ پر مورخہ 26-11-2014 کو اپ لوڈ کیا گیا۔ 2016 کے ٹینڈر کا اشتہار روزنامہ "دی نیشن" میں 17-12-2015 کو شائع ہوا اور PPRA کی ویب سائٹ پر 18-12-2015 کو اپ لوڈ کیا گیا۔ ٹھیکیداروں کے ناموں کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) شالامار باغ کے اندر صرف ایک ہی کنٹین ہے جس کا باقاعدہ ٹینڈر کے ذریعہ ٹھیکہ دیا گیا ہے اس لئے قومی خزانہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچ رہا۔

(د) شالامار باغ کی کنٹین سے 2014 سے 2016 تک جو رقم حاصل ہوئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

2014	:	ٹھیکہ کی کل رقم مع ایکسٹینشن پیریڈ	12,27,250/- روپے
		منہا ماہ رمضان	1,05,000/- روپے
			11,72,250/- روپے
2015	:	ٹھیکہ کی کل رقم	12,90,000/- روپے
		منہا ماہ رمضان	1,07,500/- روپے
			11,82,500/- روپے
2016	:	ٹھیکہ کی کل رقم	14,50,000/- روپے
		منہا ماہ رمضان	1,20,833/- روپے
			13,29,167/- روپے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! جز (الف) کے حوالے سے وزیر موصوف سے میرا ضمنی سوال ہے کہ 2014-15, 2015-16 میں کنٹین کے ٹھیکے کے حوالے سے محکمہ نے مجھے جو دستاویزات دی ہیں اُن کے مطابق روزنامہ "دی نیشن" میں کنٹین کے ٹینڈر دیئے جاتے رہے ہیں تو ہر سال انگلش اخبار میں ہی کیوں یہ ٹینڈر دیا جاتا ہے اور کیا اردو اخبار میں بھی یہ ٹینڈر دیا جا سکتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر آثار قدیمہ!

وزیر آثار قدیمہ (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! ٹینڈر محکمہ DGPR دیتا ہے تو باؤ اختر علی کے حکم کے مطابق آئندہ اردو اخبار میں بھی اس کا ٹینڈر دیا جائے گا۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! یہ باغ بہت اہمیت کا حامل ہے لیکن اس میں بہت زیادہ لاقانونیت نظر آتی ہے۔ میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ جن لوگوں کو اس باغ کے ٹھیکے دیئے گئے ہیں اُن کے نام بتائے جائیں تو ان کے جواب کے مطابق 2013-14, 2014-15, 2015-16 and 2016-17 میں ایک ہی ٹھیکیدار کو ٹھیکہ کیوں دیا گیا ہے؟ کسی اور شخص نے اس میں کوئی quotation نہیں دی اور اگر اسی ایک شخص کو ہر سال کنٹین کا ٹھیکہ دیا جاتا ہے تو اُس کی وجہ بیان کی جائے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر آثار قدیمہ!

وزیر آثار قدیمہ (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! اس کے لئے open bid ہوتی ہے تو جس کا ریٹ سب سے زیادہ ہوتا ہے اُسی کو ٹھیکہ دیا جاتا ہے لیکن یہ بات میرے علم میں نہیں ہے کہ ہر بار ایک ہی شخص وہ ٹھیکہ لے رہا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! وزیر موصوف سے میرا ضمنی سوال ہے کہ جہاں کہیں بھی کوئی ٹھیکہ دیا جاتا ہے تو اس میں terms and conditions بھی شامل ہوتی ہیں اور اُن میں rate list بھی شامل ہوتی ہے۔ اس باغ کی کنٹین کا ٹھیکہ سالہا سال سے ایک ہی شخص کو دیا جاتا رہا ہے اور اُس نے وہاں پر اتنی monopoly بنائی ہوئی ہے کہ وہ گورنمنٹ کی rate list سے 200 گنا زیادہ پیسے وصول کرتا ہے تو کیا وزیر موصوف اس حوالے سے کوئی انکوائری کر کے اس معزز ہاؤس کو بتانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر آثار قدیمہ!

وزیر آثار قدیمہ (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! جیسا کہ پہلے ہی آپ نے اکٹھے بیٹھ کر اس معاملے کو دیکھنے کا حکم دیا ہے تو اُس میں بیٹھ کر معزز ممبر کو ہر حوالے سے satisfy کریں گے اور آئندہ انشاء اللہ باؤ اختر علی صاحب کی نگرانی میں یہ ٹھیکہ ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 8453 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8480 حاجی ملک عمر فاروق کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8473 جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8610 میاں نصیر احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8585 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں محکمہ اوقاف کے تحت چلنے والے مزارات کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*8585: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام کل کتنے مزارات ہیں نیز یہ مزارات کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات کی سالانہ آمدنی کتنی ہے یہ آمدنی کہاں کہاں اور کن کن کاموں میں صرف کی جاتی ہے؟

(ج) مذکورہ مزارات میں زائرین کی سہولت کے لئے محکمہ نے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا):

(الف) لاہور شہر میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام کل 73 مزارات ہیں جن کی تفصیل بر نشان (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 16-2015 کے دوران ان مزارات سے مبلغ۔/46,39,04,477 روپے آمدن حاصل ہوئی اور مبلغ۔/20,56,09,193 روپے اخراجات کی مد میں خرچ ہوئے اخراجات کی مدوار تفصیل بر نشان (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ اوقاف پنجاب نے ضلع لاہور میں واقع مزارات پر زائرین کی سہولت کے لئے وضو خانہ / طہارت خانہ جات تعمیر کرائے اور زائرین کو پانی کی تسلسل کے ساتھ فراہمی کو یقینی بنایا گیا۔ مزارات پر صفائی ستھرائی کا انتظام، بارش اور دھوپ سے بچنے کے لئے مناسب اقدامات کے علاوہ حسب ضرورت بوسیدہ مزارات کی عمارت کی مرمت وغیرہ اور قدیم و تاریخی مزارات کی تزئین و آرائش کی گئی۔ موجودہ ملکی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے سکیورٹی اداروں کی جانب سے حساس قرار دیئے گئے مزارات پر CCTV کیمرہ جات نصب کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے کہ اخراجات آمدن سے تقریباً آدھے ہیں تو باقی آمدن کہاں اور کن کاموں پر خرچ ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! اوقاف کی properties کا انتظام و انصرام Waqaf Properties Ordinance 1979 کے تحت ہوتا ہے اور اُس کے Section-18 کے تحت ایک سنٹرل اوقاف فنڈ قائم کیا گیا ہے تو تمام درباروں سے آنے

والی آمدن اُس فنڈ میں جمع کروادی جاتی ہے اور پھر جیسے جیسے demands آتی رہتی ہیں اُس کے تحت releases جاری کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ تمام دربار و مزارات profitable نہیں ہیں۔ 222 کے قریب مساجد اور 67 مزارات loss میں جا رہے ہیں تو اُن کے اخراجات بھی اسی فنڈ سے پورے کئے جاتے ہیں، ملازمین کی تنخواہیں، جہیز فنڈ وغیرہ اور باقی تزئین و آرائش کا کام بھی اسی فنڈ میں سے ہوتا ہے۔ محکمہ اوقاف کی ADP independent بنتی ہے تو اُس کے اوپر بھی سالانہ اخراجات ہوتے رہتے ہیں تو اس طرح سے بے شمار مدات پر اخراجات آتے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں ضلع لاہور کے تمام مزارات کی ٹوٹل آمدن اور ٹوٹل اخراجات پوچھے تھے تو جواب کے مطابق ٹوٹل اخراجات کم ہیں اور ٹوٹل آمدن زیادہ ہے۔ اب معزز پارلیمانی سیکرٹری فرما رہے ہیں کہ باقی رقم دیگر مزارات پر خرچ ہو جاتی ہیں تو محکمہ کی طرف سے جو طبع شدہ جواب آیا ہے وہ غلط ہے یا پھر معزز پارلیمانی سیکرٹری جو جواب دے رہے ہیں یہ غلط ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! میں نے پہلے ہی عرض کیا ہے کہ سنٹرل اوقاف فنڈ قائم کیا گیا ہے تو مزارات سے ٹوٹل آمدن اوقاف کے laws کے تحت اُس فنڈ میں جمع ہوتی ہے۔ اوقاف کے ایسے قوانین نہیں ہیں کہ جہاں سے جو رقم اکٹھی ہو گی وہ وہیں پر expend ہو گی۔ مثال کے طور پر لاہور میں داتا دربار ہسپتال چل رہا ہے وہ انتہائی اچھا ہسپتال ہے وہاں پر 10 روپے کی پرچی ہے تو اُس ہسپتال کے اوپر جتنے اخراجات ہو رہے ہیں وہ اُسی سنٹرل اوقاف فنڈ سے ہو رہے ہیں اور جہاں سے آمدن نہیں ہوتی وہاں پر بھی اخراجات اسی سنٹرل اوقاف فنڈ سے کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح ملازمین کی تنخواہیں، اُن کی پنشن اور انتظامی امور کے اخراجات اسی فنڈ سے پورے کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں کہ کیا جواب ہے اور کیا آپ کو سمجھ آئی ہے؟ میں دوسرا ضمنی سوال کر لیتی ہوں کہ مزارات کے ساتھ جو اراضی ہے جس پر قابضین ہیں ان سے کیا محکمہ اراضی واگزار کرا رہا ہے؟ اس کے علاوہ مزارات کے حوالے سے جو سب سے اہم مسئلہ ہے وہ منشیات کا ہے۔ ہر مزار پر منشیات کھلے عام فروخت ہو رہی ہے اور نشہ ہو رہا ہے تو اس کے بارے میں کیا اقدامات کئے جا

رہے ہیں؟مزارات کی جو اتنی آمدن بچ رہی ہے کیا وہ منشیات اور نشہ کی روک تھام کے لئے استعمال نہیں ہو سکتی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ اگر اس طرح کی کوئی چیز ہے تو میری ان سے گزارش ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: مزارات پر نہیں بلکہ جہاں کہیں بھی ہو رہی ہے اس کو روکنا چاہئے۔اس کو صرف مزارات کی حد تک محدود نہ کریں جہاں بھی ایسا کوئی کام ہو رہا ہو تو اس کو روکنا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! اگر ان کے پاس کوئی ایسی specific information ہے تو ہم اس پر کارروائی کرائیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ آپ کو لکھ کر بھیج دیں گی آپ اس کو چیک کر لیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ کوئی مزار ایسا نہیں ہے، ہمیں جتنی بھی لسٹ دی گئی ہے اس کے علاوہ بھی ہیں، یہاں لاہور کے بیٹھے ہوئے ممبران جانتے ہیں، باہر کے معزز ممبران کے بھی علم میں ہے کہ کوئی مزار ایسا نہیں ہے اور باقی جگہوں پر بھی یقیناً ایسا ہی ہے۔ہماری اسمبلی کی دیوار کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو رہا ہے۔میرے گھر کی سڑک پر بھی نشہ ہو رہا ہوتا ہے۔گنگا رام ہسپتال کی ایمرجنسی کی دیوار کے ساتھ بے شمار نشئی بیٹھے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اسمبلی کی دیوار کے ساتھ آپ نے کہاں دیکھا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سب کچھ ہو رہا ہوتا ہے جو سب جانتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسا نہیں ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اکثر کوئی نہ کوئی آ جاتا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! نہیں، ایسا نہیں ہے۔اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، صدیقی صاحب!

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! جز(ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ موجودہ ملکی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے سکیورٹی اداروں کی جانب سے حساس قرار دیئے گئے مزارات پر سی سی ٹی وی کیمرہ جات نصب کر دیئے گئے ہیں۔ میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کتنے مزارات پر انہوں نے سی سی ٹی وی کیمرے نصب کئے ہیں اور انہوں نے کیا طریق کار اپنایا ہے کہ یہ مزار حساس ہے یا نہیں ہے؟

جناب سپیکر: محترم! ایک دو کا تو ہمیں بھی پتا ہے باقیوں کا تو وہ خود بتا سکتے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! جو مزارات شہر کے اندر ہیں تقریباً ان تمام کے اندر سی سی ٹی وی کیمرے نصب ہیں۔ ان کی تعداد بیس بائیس کے قریب ہے۔ اس میں کچھ کیمروں کو internal department اپنے mechanism کے ساتھ manage کرتا ہے اور کچھ سی سی ٹی وی کیمرے ایسے ہیں جن کی پی ٹی سی ایل کے ذریعے monitoring کروائی جاتی ہے۔ اس کا پورا recorded data ہوتا ہے اور اس میں بیس پچیس لاکھ کے قریب سالانہ پی ٹی سی ایل کو ادائیگی بھی کی جاتی ہے۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری مجھے بتادیں کہ جو حساس مزارات قرار دیئے گئے ہیں تو کیا ان کی حفاظت کے لئے انہوں نے بیس بائیس کیمروں پر ہی خرچ کیا ہے یا زائرین کی حفاظت کے لئے کوئی اور کام بھی کیا ہے اور کیا یہ صرف کیمروں سے ہی مطمئن ہیں، ان کے علاوہ مزید بھی کوئی اقدامات کئے گئے ہیں تو اس بارے میں بھی ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! Definitely وہاں پر سکیورٹی گارڈز ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جز(ج) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ مزارات پر زائرین کی سہولت کے لئے وضو خانے اور طہارت خانے تعمیر کروائے گئے ہیں۔ لاہور کے بڑے بڑے مزار جیسے حضرت بابا شاہ جمال رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اور حضرت میاں عنایت حسین ولی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے جہاں میلے بھی لگتے ہیں وہاں پر ایسی کوئی سہولیات نہیں دی گئیں۔ وہاں مرد و خواتین زائرین کی بہت بڑی تعداد آتی ہے اگر

بارش ہوتی ہے تو زائرین بھیگ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ دھوپ سے بچاؤ کا انتظام بھی نہیں ہے۔ رمضان المبارک بھی آرہا ہے، لوگ وہاں نماز بھی پڑھتے ہیں تو یہ سلسلہ کب تک مکمل ہو جائے گا اور وہاں بہت آمدن ہوتی ہے تو وہ آمدن کہاں پر خرچ ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ عمومی طور پر تمام مزارات پر اس طرح کے اقدامات کئے جاتے ہیں۔ وہاں پر وضو خانے اور طہارت خانے موجود ہیں۔ ان کے علاوہ زائرین کے لئے دھوپ و بارش سے بچاؤ کے سارے اقدامات کئے جاتے ہیں۔ محترمہ نے جن دو مزارات کی بات کی ہے تو وہاں یہ سہولیات موجود ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! وہاں انتظامات کرائے جائیں کیونکہ وہاں بہت لوگ جاتے ہیں۔ میں نے خود وہاں visit کیا ہے اس لئے آپ کو بتا رہی ہوں۔ حضرت شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا مزار سندھ میں ہے جہاں ہر چیز کا انتظام ہے۔ یہاں بھی زائرین آتے ہیں ان کی سہولت کے لئے ہر چیز کا انتظام ہونا چاہئے۔ اگر آمدنی اتنی ہے تو یہ کہاں جاتی ہے، محکمہ اوقاف کہاں رکھتا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! انہیں بتا دیں کہ آمدنی کہاں جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! جن مزارات کے بارے میں انہوں نے پوچھا ہے تو میں نے عرض کی ہے کہ وہاں پر یہ سہولیات موجود ہیں اور خواتین کے لئے بھی بالکل علیحدہ سے انتظامات موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس سوال کا جواب آگیا ہے۔ اب دوبارہ سوالات کا سلسلہ شروع کرتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 8217 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8289 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8453 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8480 حاجی ملک عمر فاروق کا ہے۔ انہوں نے request کی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8473 جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جناب محمد عارف عباسی صاحب نے آپ سے request کرنے کے لئے کہا ہے کہ آج وہ فوتید گی کی وجہ سے نہیں آ سکتے اس لئے ان کا سوال pending کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب محمد عارف عباسی کا سوال نمبر 8473 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8610 میاں نصیر احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب تمام سوالات ختم ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ساہیوال: دربار پیر عبدالوہاب بخاری سے ملحقہ سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*8217: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع جرماں ضلع ساہیوال میں پیر عبدالوہاب بخاری کا دربار موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عرصہ دراز سے ناجائز قابضین نے اس دربار کی سرکاری اراضی پر قبضہ کیا ہوا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دربار مذکورہ کو محکمہ اوقاف پنجاب نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو دربار حضرت پیر عبدالوہاب بخاری کی سرکاری اراضی کو ناجائز قابضین سے واگزار کروانے اور محکمہ اوقاف اپنی تحویل میں لینے اور دربار ہذا پر زائرین کے لئے مناسب انتظامات کرنے اور اس کی بلڈنگ کو زائرین کے قیام و طعام و مسجد کے لئے استعمال کرنے اور اگر اس دربار شریف کی بلڈنگ مخدوش حالت میں ہے تو اس کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری):

(الف) جی ہاں! موضع جرماں تحصیل و ضلع ساہیوال میں پیر عبدالوہاب بخاری کا دربار موجود ہے۔

(ب) دربار پیر عبدالوہاب بخاری اور ملحقہ رقبہ تعدادی 63کنال 5مرلہ کو محکمانہ تحویل میں لینے کا نوٹیفکیشن نمبر SOP-1(16)A/2015 مورخہ 25-02-2016 جاری ہوا مگر سول عدالت سے جاری حکم امتناعی کی وجہ سے رقبہ مذکور کا دخل قبضہ بعد از نوٹیفکیشن حاصل نہ کیا جاسکا تاہم مقدمہ مذکور میں محکمہ نے فریق بنتے ہوئے عدالت سے مورخہ 20-01-2017 کو حکم امتناعی خارج کرایا اور اسی دن دخل قبضہ حاصل کر لیا۔ محکمانہ دخل قبضہ سے قبل اس اراضی پر قبضہ کی بابت محکمہ کوئی رائے دینے سے قاصر ہے۔

(ج) جز(ب) کے تحت مفصّل جواب دیا جاچکا ہے۔

(د) دربار اور اس سے ملحقہ جائیداد کے دخل قبضہ کی بابت مفصل جواب جز(ب) کے تحت دیا جاچکا ہے۔ زائرین کو سہولیات کی فراہمی کے اقدامات کئے جارہے ہیں جبکہ دربار شریف کی بلڈنگ کی دوبارہ تعمیر کے حوالہ سے فیصلہ آئندہ سال ADP میں رکھتے ہوئے کیا جائے گا۔

الصادق مسجد بہاولپور کی آمدن اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*8289: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اوقاف ومذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الصادق مسجد بہاولپور کی ماہانہ آمدن اور اخراجات کتنے ہیں۔ ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) اخراجات سے زائد رقم کن کن مدات میں خرچ ہوتی ہے؟

وزیر اوقاف ومذہبی امور (سید زعیم حسین قادری):

(الف) جامع مسجد الصادق بہاولپور کی ماہانہ آمدن مبلغ۔/3,91,008روپے ہے اور ماہانہ اخراجات مبلغ۔/2,50,266روپے ہیں اور ملازمین کی تعداد 10 ہے۔

(ب) مسجد کی آمدن ہر ماہ سنٹرل اوقاف فنڈ میں منتقل کر دی جاتی ہے ماہ بعد صدر دفتر سے ہی اخراجات بابت تنخواہ عملہ، بل بجلی، تعمیر و مرمت متفرق اخراجات کی رقوم بمطابق بجٹ دفتر ہذا کو منتقل ہوتی ہیں اور Repair/Renovation of deorhi جامع مسجد الصادق بہاولپور کے لئے مالی سال 2015-16 میں مبلغ۔/9,00,000روپے مختص کئے گئے جن میں سے 30-جون 2016 تک مبلغ۔/2,80,000روپے کا کام ہو چکا ہے اور بقایا رقم مبلغ ۔/6,20,000روپے کا کام رواں مالی سال میں کیا جائے گا۔

ساہیوال: محکمہ اوقاف کی اراضی لیز پر دینے سے متعلقہ تفصیلات

*8453: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول ننگل انبیاء نمبر 2 ساہیوال محکمہ اوقاف کے رقبہ پر قائم تھا اگر درست ہے تو کب سے اور کن شرائط پر قائم ہوا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کو وہاں سے اب شفٹ کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ رقبہ ہذا کے متصل ایک بہت بڑی اور قدیم جامع مسجد، عید گاہ اور ان کا ایک بہت بڑا مدرسہ بھی موجود ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت مذکورہ رقبہ کو لیز پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع ساہیوال کی بعض بااثر شخصیات مندرجہ بالا رقبہ کو لیز پر لینے اور اس پر ذاتی کاروبار اور ناچ گانے کے سنٹر یا سینیما قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں جس سے رقبہ سے متصل جامع مسجد عید گاہ اور مدرسہ میں دینی تعلیم کا حرج ہوگا اور مذہبی فرقہ واریت اور ٹکراؤ کا خطرہ ہے؟

(و) کیا حکومت مذکورہ رقبہ جامع مسجد، عید گاہ اور مدرسہ کو لیز پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس میں کیا امر مانع ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری):

(الف) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول ننگل انبیاء دو ساہیوال وقف رقبہ پر قائم تھا۔ بروئے نوٹیفکیشن نمبری (83)3اوقاف 60/ مورخہ یکم جون 1960 وقف جامع مسجد عید گاہ ساہیوال اور اس سے ملحقہ جائیداد محکمانہ تحویل میں لی گئی۔ محکمانہ تحویل سے قبل وقف رقبہ پر سکول قائم ہونے کی بناء پر پنجاب وقف پراپرٹیز ایڈمنسٹریشن رولز کی روشنی میں سکول مذکور کو کرایہ داری لگا دی گئی اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے باقاعدہ کرایہ وصول کیا جاتا رہا۔

(ب) مورخہ 2012-10-05 کو ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر ساہیوال کی طرف سے عمارت کو مخدوش قرار دیئے جانے کی بناء پر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے نومبر 2012 سے سکول مذکور وقف رقبہ سے دوسری بلڈنگ میں شفٹ کر دیا۔

(ج) وقف جامع مسجد عید گاہ محکمانہ تحویل میں ہے اور اس سے متصل ایک بڑا مدرسہ جامعہ اشرفیہ جو 1936 میں قائم ہوا۔ مدرسہ انتظامیہ کے زیر کنٹرول ہے۔

(د) گورنمنٹ ہائی سکول ننگل انبیاء وقف رقبہ سے دوسری جگہ شفٹ ہونے کی بناء پر خالی ہونے والی عمارت کی کرایہ داری کے لئے درج ذیل ادارہ جات کی طرف سے محکمہ کو درخواست ہائے موصول ہوئیں۔

1۔ کمانڈ کالج برائے خواتین 20 فتح شیر روڈ ساہیوال
2۔ اسلامک ایجوکیشن و ٹیکنیکل ویلفیئر ٹرسٹ
3۔ طارق بن زیاد سکول اینڈ کالج فتح شیر کالونی ساہیوال،
4۔ ناظم مدرسہ جامع اشرفیہ ساہیوال

پنجاب وقف پراپرٹیز ایڈمنسٹریشن رولز کے تحت کسی فرد یا پرائیویٹ ادارہ کو وقف رقبہ کی کرایہ داری بذریعہ نیلام عام ہی دی جا سکتی ہے کی بناء پر درخواست ہائے داخل دفتر کر دی گئیں۔ تاہم عمارت مذکور کو تعلیمی مقاصد کے لئے نیلام کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے کہ ضلع ساہیوال کی بعض بااثر شخصیات مذکورہ رقبہ پر ذاتی کاروبار۔ ناچ گانے کے سنٹر یا سینیما قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں اور نہ اس حوالہ سے کوئی درخواست محکمہ ہذا کو موصول ہوئی ہے۔

(و) وقف اربن پلاٹس / جائیداد کی ماہوار کرایہ داری کے نیلام سے قبل ابتدائی رقم گڈول و ماہوار کرایہ کے تعین کے لئے نمائندہ سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو، نمائندہ سیکرٹری ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن اور سیکرٹری اوقاف پر مشتمل کمیٹی کی تشکیل کا معاملہ پنجاب اوقاف بورڈ کے اجلاس تاریخ 01-03-2017 میں پیش کیا گیا۔ اوقاف بورڈ کی متفقہ رائے کی روشنی میں درج بالا کمیٹی کی تشکیل کی منظوری کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی خدمت میں تلخیص (سمری) ارسال کی جا چکی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے منظوری کے بعد کمیٹی مذکور کی طرف سے عمارت کی رقم گڈول / ماہوار کرایہ کے تعین کے بعد بغرض تعلیمی مقاصد اسے نیلام کیا جائے گا۔

صوبہ پنجاب میں آثار قدیمہ کے تحفظ سے متعلقہ تفصیلات

*8610: میاں نصیر احمد: کیا وزیر آثار قدیمہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں آثار قدیمہ اور ورثہ کے تحفظ اور بہتری کے لئے محکمہ کیا کام کرتا ہے؟

(ب) مالی سال16-2015اور17-2016میں حکومت نے محکمہ آثار قدیمہ کی سائٹس کی حفاظت کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے اور ان میں سے کتنے لگائے گئے اور کتنے سابقہ مالی سال کےlapse ہوئےاور موجودہ سال میں کتنے فنڈزبقایا ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایاجائے؟

وزیرآثار قدیمہ(جناب محمد آصف ملک):

(الف) محکمہ آثار قدیمہ کابنیادی کام قدیم اور تاریخی عمارات (جن کو محفوظ عمارات کی فہرست میں شامل کیاگیاہے) کی مرمت، دیکھ بھال، حفاظت، بحالی اور صفائی ستھرائی اور اس کے علاوہ موجود میوزیم کاانتظام وانصرام اور نئے میوزیمز بنانا ہے۔

(ب)

مالی سال16۔2015

جاری کردہ فنڈز:	246.668ملین
خرچ:	233.898ملین
Lapsرقم:	12.870ملین

مالی سال17۔2016

جاری کردہ فنڈز:	361.345ملین
خرچ:	217.000ملین(فروری2017تک)
بقایا:	144.345ملین

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع سرگودھامیں تاریخی عمارتوں سے متعلقہ تفصیلات

1431:چودھری عامر سلطان چیمہ:کیاوزیرآثار قدیمہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھامیں تاریخی عمارتیں کس کس جگہ پر ہیں اور ان کی حالت کیسی ہے؟

(ب) سال15۔2014کے دوران ضلع بھر کی تاریخی عمارتوں کی دیکھ بھال کے لئے حکومت نے کتنافنڈ مختص کیا تھااور کن کن عمارتوں پر خرچ کیاگیاتفصیل سے آگاہ کیاجائے؟

وزیرآثار قدیمہ(جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ آثارِ قدیمہ نے محفوظ تاریخی عمارات کے ایکٹ مجریہ1985 کے تحت جامع مسجد بھیرہ کو محفوظ ورثہ قرار دیاہے۔ جوکہ قصبہ بھیرہ تحصیل بھلوال، ضلع

سرگودھا میں واقع ہے۔ مسجد پرائیویٹ ملکیت ہے اور اس کی دیکھ بھال مقامی لوگ کرتے ہیں، مسجد کی حالت تسلی بخش تاہم قدیم نقش ونگار شکستہ حالت میں ہیں۔

(ب) سال 15-2014 کے دوران محکمہ آثارِ قدیمہ حکومت پنجاب نے ضلع سرگودھا میں کوئی فنڈ خرچ نہیں کیا تاہم کمشنر سرگودھا کی درخواست پر محکمہ آثارِ قدیمہ حکومت پنجاب نے تاریخی مسجد کی مرمت اور قدیم نقش ونگار کی بحالی کے لئے 44.09 ملین کا تخمینہ لاگت کمشنر سرگودھا کوارسال کیا ہے جس کا تاحال کوئی جواب وصول نہیں ہوا۔

شالامار باغ لاہور میں تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

1641: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر آثار قدیمہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شالامار باغ لاہور میں پارکوں کی دیکھ بھال کے لئے کتنے مالی اور بیلدار صفائی والے ہیں ان کی تعداد عہدہ اور سکیل وار بیان فرمائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مالی اور بیلدار اکثر اپنی ڈیوٹی سے غائب رہتے ہیں؟

(ج) شالامار باغ میں کام کرنے والے مالی، بیلداروں اور سپروائزر کی حاضری جنوری 2015 سے لے کر آج تک ایوان میں پیش کی جائے؟

(د) کیا حکومت ان افسران جو ملازمین سے پیسے لے کر ان کو ڈیوٹی سے غائب رکھتے ہیں ان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز پارکوں کی صفائی کب تک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آثار قدیمہ (جناب محمد آصف ملک):

(الف) شالامار باغ کی دیکھ بھال کے لئے 16 مالی (BS-02) 2 بیلدار (BS-02) اور ایک ہیڈ مالی (BS-04) کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ مالی بیلدار اکثر اپنی ڈیوٹی سے غائب رہتے ہیں۔ تمام سٹاف باقاعدگی سے اپنی ڈیوٹی پر حاضر رہتا ہے۔

(ج) شالامار باغ میں کام کرنے والے عملہ کی حاضری از جنوری 2015 تا تاریخ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) آج تک کسی افسر کے خلاف کوئی ایسی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے جو ملازمین سے پیسے لے کر ان کو ڈیوٹی سے غائب رکھتے ہیں۔ ان کی چھٹی باقاعدہ منظور کی جاتی ہے اور چھٹیوں کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ شالامار باغ کے پارکوں کی صفائی روزانہ کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

شالامار باغ لاہور سے متعلقہ تفصیلات

1647: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر آثار قدیمہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شالامار باغ لاہور کا کل کتنا رقبہ ہے؟

(ب) شالامار باغ کو سال 15-2014 کے دوران تزئین و آرائش کے لئے کتنا بجٹ دیا گیا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ شالامار باغ صبح کی سیر کرنے کے لئے آنے والوں کے لئے فری قرار دیا جا چکا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ شالامار باغ سے ملحقہ پلاٹ جہاں کبھی اتوار بازار لگا کرتا تھا کو چار دیواری بنا کر شالامار باغ کے اندر شامل کر لیا گیا ہے؟

(ہ) اگر جز (د) کا جواب اثبات میں ہے تو اس پلاٹ پر چار دیواری کب کس نے اور کس کی اجازت سے بنائی نیز اس چار دیواری بنانے پر کل کتنی رقم کس نے خرچ کی؟

وزیر آثار قدیمہ (جناب محمد آصف ملک):

(الف) شالامار باغ کا کل رقبہ 40 ایکڑ ہے۔

(ب) شالامار باغ کی تزئین و آرائش کے لئے مالی سال 15-2014 میں 22.000 ملین مہیا کئے گئے۔ ان میں سے 6.638 ملین خرچ ہوئے اور باقی رقم مبلغ -/15.362 ملین revised PC-I منظور نہ ہونے کے باعث surrender کر دی گئی۔

(ج) علاقہ کی عوام کی سہولت کے لئے شالامار باغ صبح کی سیر کے لئے فری ہے۔

(د) شالامار باغ سے ملحقہ پلاٹ جو کہ میلہ گراونڈ کے نام سے مشہور تھا اور جس کا کل رقبہ 12.5 کنال ہے، محکمہ مال (لینڈ ریونیو) نے یہ پلاٹ دسمبر 2009 میں محکمہ آثار قدیمہ پنجاب کو ٹرانسفر کیا۔ اس کے گرد چار دیواری بنا کر شالامار باغ کا حصہ بنا دیا گیا ہے جو کہ سیر کرنے والوں کی سہولت کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔

(ہ) محکمہ آثار قدیمہ پنجاب نے مالی سال 15-2014 میں بعد از منظوری از محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات اس پلاٹ کے گرد چار دیواری تعمیر کی۔ اس کی تعمیر پر مبلغ 30.534 ملین صرف ہوئے اور یہ کام بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی مدد سے مکمل ہوا۔

ڈیرہ غازی خان: محکمہ اوقاف کی زمین سے متعلقہ تفصیلات

1716: محترمہ فرزانہ بٹ: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ڈی جی خان میں محکمہ اوقاف کے تحت کہاں کہاں کتنی کتنی زمین ہے ہر علاقہ کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بیان فرمائیں اور کتنی زمین پر کہاں کہاں ناجائز قبضہ کب سے ہے اور محکمہ نے یہ قبضہ چھڑوانے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) ضلع ڈی جی خان میں محکمہ اوقاف کا کتنا زرعی رقبہ ہے اس رقبہ کا status کیا ہے پچھلے پانچ سالوں میں کتنی آمدن ہوئی تفصیل بیان کریں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری):

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں 32674 ایکڑ 2 کنال 8 مرلے اراضی زیر تحویل محکمہ اوقاف ہے کل رقبہ کی تفصیل، ناجائز قبضہ اور واگذاری کی بابت اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل بر نشان (الف) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ڈیرہ غازی خان میں 721 ایکڑ 3 کنال 17 مرلے زرعی رقبہ محکمہ کے زیر انتظام و انصرام ہے۔ اس رقبہ کے status کی تفصیل بر نشان (ب) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران اس رقبہ سے مبلغ -/2,56,53,127 روپے کی آمدن ہوئی۔

راولپنڈی میں محکمہ اوقاف کی دکانیں و کمرشل اراضی سے متعلقہ تفصیلات

1717: محترمہ فرزانہ بٹ: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ اوقاف کی کل کتنی دکانیں اور کمرشل اراضی ہے؟

(ب) ان دکانوں اور کمرشل اراضی کی سال 15۔2014 اور 16۔2015 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ج) اس وقت ضلع راولپنڈی میں کتنی دکانوں پر قبضہ ہے اور ان ناجائز قابضین سے ان دکانوں کو واگزار کیوں نہیں کروایا جارہا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اوقاف کی دکانوں کا کرایہ / لیز انتہائی کم ہے جبکہ مارکیٹ میں دکانیں محکمہ کی دکانوں سے کہیں زیادہ ماہانہ لیز پر ہیں؟

(ہ) کیا حکومت محکمہ اوقاف کی دکانوں کا کرایہ مارکیٹ ریٹ کے مطابق کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری):

(الف) محکمہ اوقاف کی ضلع راولپنڈی میں 336 عدد دکانات اور 41 کنال 13 مرلے کمرشل اراضی ہے۔

(ب) راولپنڈی ضلع میں کل دکانات کی آمدن سال 15-2014 مبلغ -/8684352 روپے اور سال 16-2015 کی آمدن مبلغ -/8684352 روپے تھی جبکہ کمرشل اراضی کی آمدن سال 15-2014 میں مبلغ -/150700 روپے اور سال 16-2015 میں کل آمدن مبلغ -/150700 روپے تھی نیز دکانوں اور کمرشل اراضی کے اخراجات نہ ہیں

(ج) محکمہ کے زیر انتظام و انصرام وقف پراپرٹیز کا محکمہ کی طرف سے وقتاً فوقتاً سروے ہوتا رہتا ہے۔ کسی بھی وقف پراپرٹی پر قبضہ کی صورت میں قابض کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس وقت راولپنڈی میں محکمہ کی تمام دکانات کرایہ داری پر ہیں جن سے باقاعدہ کرایہ وصول کیا جارہا ہے۔

(د) محکمہ اوقاف نے وقف پلاٹس پر از خود جو دکانات تعمیر کرتے ہوئے نیلام کی ہیں ان کا کرایہ مارکیٹ ریٹ کے مطابق ہی ہے جبکہ ایسی دکانات جو محکمانہ تحویل سے قبل کی تعمیر شدہ ہیں ان کا کرایہ دوسری پرائیویٹ دکانات کی نسبت کم ہے۔ پنجاب وقف پراپرٹیز ایڈمنسٹریشن رولز کے تحت محکمہ دکانات کا کرایہ یکدم بڑھاتے ہوئے مارکیٹ ریٹ کے مطابق نہ کر سکتا ہے بلکہ ہر تین سال بعد کرایہ میں 25 فیصد اضافہ کر سکتا ہے۔

(ہ) جز (د) کے تحت مفصل جواب دیا جا چکا ہے تاہم رولز میں ترامیم کا معاملہ زیر غور ہے۔ ضروری ترامیم کی منظوری کے بعد جن دکانات کا کرایہ مارکیٹ ریٹ سے کم ہے ان کو بڑھاتے ہوئے مارکیٹ ریٹ کے مطابق کیا جائے گا۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، خرم شہزاد صاحب!

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہاں ایک دو چیزیں discuss کرنا بہت ضروری سمجھتا ہوں۔ میرے حلقہ کے بالکل سنٹر میں فیصل آباد کا گھنٹہ گھر ہے۔ وہاں سے بڑا قبرستان تقریباً نصف کلو میٹر بھی دور نہیں ہے۔ ہم قبرستان میں جب جنازہ پڑھنے جاتے ہیں تو میت کو باہر سڑک سے لے کر جانا پڑتا ہے۔ وہ سڑک اصل میں تو ہے ہی نہیں بلکہ وہ سڑک وہاں پر موجود ہی نہیں ہے۔ میں متعدد بار ڈپٹی کمشنر صاحب کو درخواست اپنے لیٹر پیڈ پر دے چکا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کوئی چیز لکھ کر لائیں تو میں بھی بھیج دوں گا۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! وہاں پر بہت بڑے بڑے کھڈے ہیں اور ہفتہ میں ایک دن ایسا ضرور ہوتا ہے کہ میت گر جاتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ رانا ثناء اللہ خان یا خواجہ اسلام صاحب اپنی تختی لگا لیں۔ یہ پبلک interest کا کام ہے۔ یہ میرا کام نہیں ہے۔ یہ وہاں پر اپنی تختی لگا لیں۔

جناب سپیکر: خرم صاحب! تختی رانا صاحب لگا لیں گے ان کے ساتھ آپ بھی چلیں جائیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! وہاں پر ہفتے میں ایک مرتبہ میت ضرور گرتی ہے اور وہ آدھ کلو میٹر کی سڑک بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی بات نوٹس میں آ گئی ہے۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! میری دوسری بات بھی سن لیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ مجھے وہ لکھ کر دے دیں میں اس کو دیکھ لیتا ہوں۔ جی، دوسری بات کون سی ہے؟

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا میں پی پی-72 کا منتخب ایم پی اے ہوں اور آپ مجھے ایم پی اے مانتے ہیں؟

جناب سپیکر: شیخ صاحب! جی، میں آپ کو ایم پی اے مانتا ہوں۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! جو مجھ سے ہارا ہوا ایم پی اے خواجہ محمد اسلام ہے اس نے اپنے جعلی letter pad چھپوائے ہوئے ہیں اس پر ایم پی اے، پی پی۔72 لکھوایا ہوا ہے۔ وہ برصغیر پاک و ہند کا سب سے بڑا قبضہ مافیا ہے کیونکہ یہاں پر میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی حکومت ہے اس لئے ان کو پکڑتا کوئی نہیں ہے۔ وہاں پر انہوں نے اپنے letter pad پر سکیمیں منظور کروائی ہیں اور اس کے original letter pad میرے پاس موجود ہیں۔ ان پر کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کے sign and stamp موجود ہیں۔ یہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میں کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کے خلاف تحریک استحقاق پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یہ برصغیر پاک و ہند کا سب سے بڑا فراڈیا ہے جس کو کوئی نہیں پکڑتا وہ اسی طرح قبضہ مافیا اور فراڈ والے کام کرتا ہے۔ اس سے بڑا فراڈ کیا ہے کہ ایم پی اے میں ہوں اور وہ اپنے letter pad پر حلقہ پی پی۔72 لکھ رہا ہے؟ رانا ثناء اللہ صاحب ہنس رہے ہیں، جی، کیا بات ہے؟

جناب سپیکر: خرم صاحب! وہ چیک کریں کہ کہیں وہ آپ کا ہی تو letter pad نہیں ہے؟

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! وہاں گھنٹہ گھر سے عمران خان جیتا ہے۔

جناب سپیکر: خرم صاحب! وہ کہیں آپ کا ہی تو letter pad نہیں ہے؟

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! میرے پاس اس کے original letter pads موجود ہیں اور میں آپ کو دکھا دیتا ہوں اور اسی وجہ سے میں تحریک استحقاق پیش کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ اس ایوان کے معزز ممبر رہ چکے ہیں لہٰذا آپ ان کے متعلق ایسی بات نہ کریں۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! وہ معزز ممبر کس بات کا ہے جبکہ اس نے جعلی documents بنائے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: اگر آپ کے پاس کوئی جعلی documents ہیں تو آپ اس پر کوئی تحریک لے آئیں۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! ان پر کمشنر اور ڈپٹی کمشنر نے sign کئے ہوئے ہیں۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو میں تحریک استحقاق پڑھ دوں؟

جناب سپیکر: خرم صاحب! تحریک استحقاق نہیں بلکہ تحریک التوائے کار لے کر آئیں۔

جناب خرم شہزاد: نہیں، سر نہیں۔ یہاں میرے پاس کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کے sign موجود ہیں۔

جناب سپیکر: خرم صاحب! میرے پاس ابھی تک ایسی کوئی چیز نہیں آئی۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! میرے پاس letter pad پر کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کے sign اور stamps موجود ہیں۔ مجھے صرف اتنا بتادیں کہ میں ایم پی اے ہوں یا نہیں، مجھے رانا ثناء اللہ خان اٹھ کر اس بات کا جواب دے دیں؟

جناب سپیکر: خرم صاحب! آپ لکھ کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم شیخ صاحب نے جتنی بھی بات کی ہے اور کاغذان کے ہاتھ میں ہے، اس کی کوئی بھی کاپی انہوں نے سیکرٹریٹ کو فراہم نہیں کی لہٰذا مناسب تو یہ ہے کہ یہ جو کاغذان کے پاس ہے یہ اگر تحریک استحقاق میں دینا چاہتے ہیں وہ ان کی کاپی دے دیں اس کا جواب منگوا لیتے ہیں۔ اگر یہ جو بات فرما رہے ہیں یہ واقعی درست ہے کہ آج کی تاریخ میں یا جب سے شیخ صاحب اس حلقے سے الیکشن لڑ کر منتخب ہوئے ہیں اس سے بعد کی تاریخ میں کسی نے خود کو پی پی۔72 کا ایم پی اے لکھا ہے تو وہ غلط ہے۔ اگر کسی نے ایکس ایم پی اے لکھا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ درست ہے۔ یہ کاغذ دے دیں تو اس کا جواب منگوا لیتے ہیں اس کے مطابق کارروائی کو آگے بڑھائیں گے اور مناسب فیصلہ کریں گے۔ باقی جو انہوں نے سڑک کا حوالہ دیا ہے جو کہ قبرستان کی طرف جاتی ہے تو اس کے بارے میں تحریک التوائے کار دے دیں بالکل اس کا افتتاح میں کر دوں گا لیکن تختی وہاں پر انہی کی لگواؤں گا۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: تختی کوئی بھی لگا لے مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! اس pad پر ایکس ایم پی اے نہیں لکھا ہوا ہے وہ دونوں letter pad جو کہ 16۔دسمبر 2016 کو issue ہوئے ہیں وہ میں آپ کو صبح بھجوا دیتا ہوں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق جناب خرم شہزاد کی ہے۔ آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھ دیں۔

کمشنر اور ڈی سی او فیصل آباد کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویّہ

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پی پی۔72 سے منتخب ایم پی اے جبکہ خواجہ محمد اسلام مجھ سے الیکشن ہار گئے لیکن اس نے ایم پی اے کے لیٹر پیڈ چھپوائے ہیں جس کی original فوٹو کاپی میرے پاس موجود ہے۔ خواجہ محمد اسلام نے اس لیٹر پیڈ پر میرے حلقے کی سکیمیں کمشنر فیصل آباد، ڈی سی او فیصل آباد سے منظور کروائی ہیں اس میں ان افراد کے دستخط موجود ہیں۔ میں نے ان دونوں افسروں سے کہا کہ یہ میرے حلقے سے منتخب نہیں ہے اس کی سکیمیں کیوں منظور کی گئیں؟ ان دونوں افسروں کے روّیے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! Just یہ کاپی مجھے موصول ہوئی ہے جو انہوں نے فرمایا ہے کہ ان کے پاس copies موجود ہیں تو یہ ان کی بھی فوٹو کاپی اس کے ساتھ مجھے فراہم کر دیں اور تحریک استحقاق کو جواب آنے تک pending فرما دیں جب جواب آئے گا اس کے مطابق اس کو دیکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کو جواب آنے تک pending کیا جاتا ہے۔ اگر کسی نے جعلی letter pad بنا کر دیا ہے تو پھر ہم اس کو بھی دیکھیں گے۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اروڑا صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر آ گئے ہیں ذرا مجھے یہ پڑھ لینے دیں اس کے بعد محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی باری ہے اس کے بعد آپ کی بات سنیں گے۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جناب جعفر علی ہوچہ مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں اور یہ خیال رہے کہ کام کریں کیونکہ اس کے بعد میعاد میں توسیع نہیں دی جائے گی۔ ہوچہ صاحب! آپ یہ نوٹ فرمالیں۔

جناب جعفر علی ہوچہ: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر 2477، 3254، 6950، 6960، 7991، 7995 اور غیر نشان زدہ سوالات نمبر 407، 596، 718 اور 1245 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب جعفر علی ہوچہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Starred Questions No. 2477, 3254, 6950, 6960, 7991 and 7995
2. Un-Starred Questions No. 407, 596, 718 and 1245

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. Starred Questions No. 2477, 3254, 6950, 6960, 7991 and 7995
2. Un-Starred Questions No. 407, 596, 718 and 1245

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. Starred Questions No. 2477, 3254, 6950, 6960, 7991 and 7995
2. Un-Starred Questions No. 407, 596, 718 and 1245

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! آج 20 جمادی الثانی ہے۔ آج ہمارے نبیوں کے سردار حضرت محمدؐ کی بہت ہی لاڈلی اور پیاری صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزھرہ کا یوم پیدائش ہے تو میں چاہ رہی تھی کہ ہمیں آج ان کی عقیدت میں ان کے اسوہ حسنہ پر بات کرنے کے لئے ایوان میں اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس بارے میں کسی کو بھی انکار نہیں ہے لیکن رولز کے مطابق دیکھتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر محترمہ اس پر کوئی بات کرنا چاہتی ہیں تو بالکل کریں کیونکہ اس بات سے تو نہیں روکا جا سکتا۔ انہوں نے جس طرح سے بھی عقیدت کا اظہار کرنا ہے وہ کریں۔

جناب سپیکر: اس کو ہم general discussion کے بعد دیکھ لیں گے۔ جی، اروڑا صاحب!

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اپنی گورنمنٹ کو 19 سال بعد مردم شماری کروانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ایک بات جس پر نہ صرف پاکستانی سکھ قوم کی دل آزاری ہوئی ہے بلکہ دنیا بھر سے سکھوں نے اس پر نکتہ اعتراض اٹھایا ہے اور وہ احتجاج کر رہے ہیں۔ یہاں پر پانچ مذاہب کا ذکر کیا گیا ہے جس میں ہندو، مسلم، کرسچن، بدھش اور احمدی قادیانی بھی ہیں لیکن سکھ قوم نہیں ہے جس کی بنیاد یہ پاکستان کی دھرتی ہے۔ سکھ قوم اور مذہب کا origin یہ پاکستان کی دھرتی ہے۔ اس فارم میں سکھ کا خانہ بالکل eliminate کر دیا گیا ہے اور سکھ کو دیگر مذاہب کے ساتھ merge کر دیا گیا ہے جو کہ سکھ قوم کے ساتھ سراسر زیادتی ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ درخواست ہے کہ مردم شماری کے اس process میں سکھ مذہب کا خانہ ڈالا جائے اور وفاقی حکومت کو اس کا پابند کیا جائے تاکہ جب مردم شماری ہو تو پتا چل سکے کہ کتنا سکھ اس وقت پاکستان میں موجود ہے کیونکہ already پاکستان کو isolate کرنے کی باتیں کی جا رہی ہیں اور ہمیشہ minority کو discriminate کیا جاتا ہے لہٰذا مجھے یہ نہیں پتا چل رہا کہ کس کی یہ سازش ہے اور کس نے یہ کام کیا ہے؟ سکھ مذہب جس کا origin پاکستان ہے اُس کو مردم شماری میں بالکل eliminate کر کے سمجھ نہیں آ رہی کہ کس عالمی طاقت کو خوش کرنے کی سازش ہے لیکن جس کی بھی سازش ہے اس کو ناکام ہونا چاہئے اور سکھ مذہب کا خانہ مردم شماری میں include ہونا چاہئے۔ میری یہ request ہے کہ وفاقی حکومت کو پابند کیا جائے کہ سکھ مذہب کا خانہ مردم شماری کے فارم میں ڈالا جائے۔ شکریہ

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! آج صوبے کی ایک اعلیٰ عدالت نے سابق وفاقی وزیر مذہبی امور حامد سعید کاظمی شاہ صاحب کو باعزت بری کیا ہے۔

جناب سپیکر: اُن کو آپ مبارک دے دیں اس میں مجھے کیا اعتراض ہے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! ان کی سزا کالعدم قرار دی گئی ہے جن کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں یہاں صرف اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ادارے ایف آئی اے اور نیب کو صرف پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کے سابق وفاقی وزیر ہی نظر آتے ہیں لیکن دوسری کسی پارٹی کا لیڈر نظر آتا ہے اور نہ ہی کوئی سربراہ نظر آتا ہے۔ جن اداروں نے ایک باعزت گھرانے کے باعزت فرد کو چار سال گھسیٹا اُن کے خلاف کارروائی کی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 262/17 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کی ہے۔ جی، چنیوٹی صاحب! اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

چنیوٹ سے فیصل آباد جانے والی ویگن عبداللہ فیبر کس کے مقام پر حادثے کا شکار

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 18-مارچ 2017 کو دوپہر دو تین بجے کے درمیان چنیوٹ سے فیصل آباد جانے والی ویگن کو عبداللہ فیبر کس کے مقام پر حادثہ پیش آیا جس میں موقع پر مرد و خواتین سمیت پانچ افراد جاں بحق اور بقیہ 17 افراد شدید زخمی ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق چنیوٹ فیصل آباد روڈ پر بد قسمت ویگن کو اُس وقت حادثہ پیش آیا جب سامنے سے آنے والی کار عبداللہ فیبر کس کے مقام پر پہنچی تو ویگن سے ٹکرا گئی جس سے ویگن کا سلنڈر پھٹ گیا، ویگن کو فوراً آگ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا اور ویگن میں سواریوں کی چیخ و پکار اور آہ و بکا سن کر دِل دہل گئے۔ یہ دِل خراش منظر ایک آنکھ دیکھنے سے قاصر ہے۔ آئے روز حادثات کی وجہ سے چنیوٹ کی عوام نے حکومت سے متعدد بار مطالبہ کیا ہے کہ مذکورہ روڈ کو double کر دیا جائے مگر حکامِ بالا ٹس سے مس نہ ہوئے۔ حکومت کے اس روّیے سے چنیوٹ کی عوام میں سخت غم و غصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میری اس حوالے سے یہ گزارش ہے کہ 2009 سے اس روڈ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے تحریک التوائے کار میں بات لکھ دی ہے جو کافی ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں اور Rules کو پڑھ لیا کریں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! تحریک التوائے کار دے چکے ہیں لیکن جیسے گزارش کی گئی ہے کہ وعدے کے باوجود حکومت ٹس سے مس نہیں ہو رہی۔۔۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آئے گا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! عوام اتنی بد دل ہو چکی ہے کہ انہوں نے مجھے مجبور کیا ہے جس پر میں مجبور ہو گیا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر اس پر آواز نہیں اٹھائی جاتی اور کام نہیں کیا جاتا۔۔۔

جناب سپیکر: وزراء کرام! ان کی بات کا ذرا دھیان کریں پھر آپ کو جواب بھی دینا ہوگا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سیکرٹری مواصلات و تعمیرات نے کہا ہے کہ اگر حکومت کے پاس پیسے نہیں ہیں تو ہم ایک ایسی کمپنی کو لے آئے ہیں جو سڑک اپنے خرچے پر بنائے گی اور سڑک کے لئے زمین بھی ایک ارب 70 کروڑ روپے میں خریدے گی لیکن ان کی سمری کو بھی قبول نہیں کیا جارہا۔ ان حالات میں چنیوٹ کی عوام کہتی ہے کہ آپ کا اسمبلی میں بیٹھنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ مجھے عوام نے مجبور کیا ہے اس لئے میں بھی اس فیصلے پر مجبور ہوں کہ اگر حکومت اس کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیتی تو میں اپنا استعفیٰ آپ کی خدمت میں پیش کر دوں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی کر کے اب آپ تشریف رکھیں کیونکہ آپ کی بات ہو گئی ہے، انہوں نے سُن لی ہے اور حکومت کو اس کا جواب دینا پڑے گا۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، پوائنٹ آف آرڈر شروع ہو گئے ہیں۔ خیر ہو۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! حکومت کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جی، محترم! کیا آپ نے ان کی بات سن لی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending فرمالیں۔ ہم جواب منگوا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس تحریک التوائے کار کا جواب لیں اور مہربانی کر کے ان کے grievance کو دُور کیجئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار کا جواب لے آئیں گے اور انشاء اللہ ان کی تسلی کرائیں گے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! وہاں ہر روز چار پانچ لوگ مر جاتے ہیں۔ عوام بہت پریشان ہے۔

جناب سپیکر: چنیوٹی صاحب! آپ قاعدہ 86 پڑھ لیں اس تحریک التوائے کار کا جواب تو آنا ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب منگوالیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ جی، محترمہ شُنیلا رُوت!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں دو issues پر بات کرنا چاہتی ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ 2013 میں جب ہم اسمبلی میں آئے تھے تو ہمارے منسٹر صاحب نے ایک سمری چیف منسٹر پنجاب کو بھیجی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! ہمارے مسلمان بچوں کو حافظ قرآن پر 20 نمبر ملتے ہیں جس پر ہم نے کہا تھا کہ اسی طرح ہمارے غیر مسلم بچوں کو بھی 20 نمبر دیئے جائیں۔ اس پر سمری بھی move ہوئی تھی جس پر میں نے دستخط بھی کئے تھے کیونکہ میں سمجھتی تھی کہ یہ ہماری قوم کا معاملہ ہے لیکن ابھی تک اس کے اوپر عملدرآمد نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ میں کافی عرصے سے اس issue پر بات کر رہی ہوں کہ پنجاب اسمبلی میں minorities کے لئے کوئی بھی ایسا فورم موجود نہیں ہے جہاں پر ہم اپنے issues کو address کر سکیں۔ ہمارے رولز آف پروسیجر میں ہماری سٹینڈنگ کمیٹی موجود ہے لیکن اس پر ابھی تک عملدرآمد نہیں ہوا۔ میں نے منسٹر صاحب سے کافی دفعہ اس پر بات بھی کی جنہوں نے مجھے یقین دہانی کرائی کہ ہم اس کو کریں گے بلکہ آپ نے بھی مجھے ایک دفعہ یہ بات کی تھی۔ اب چار سال گزرنے کو ہیں لیکن ابھی تک ہم اس پر کوئی کام نہیں کر سکے۔ ویسے تو وزیر اعظم بڑے دعوے کرتے ہیں کہ ہم minorities کے لئے یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے لیکن عملی طور پر بھی کچھ کر کے دکھائیں تو پھر ہم مانیں گے۔

جناب سپیکر: جی، کیوں نہیں کریں گے؟ آپ minorities کا ذکر نہ کیا کریں بلکہ پاکستانی قوم کا ذکر کیا کریں۔ ایسا نہ کیا کریں۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا 15 منٹ کے لئے ایوان adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد 6 بج کر 28 منٹ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب میں گورنر صاحب کے آرڈر پڑھتا ہوں۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(88)/2017/1369. Dated: 20th March 2017. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Malik Muhammad Rafique Rajwana, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on Monday, 20 March 2017 after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day."

Dated Lahore, the 18th March 2017

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

AAMAR SULTAN CHEEMA, CH.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Openly sale of narcotic syrup at medical stores of Illahabad and its surroundings 513
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 30 of 2016) moved by Miss Hina Pervaiz Butt, MPA (W-353) 528

questions REGARDING- 411
-Details about DHQ Hospital Sargodha *(Question No. 7755*)* 869
-Details about historical buildings in district Sargodha *(Question No. 1431)*
-Details about new building and machinery in DHQ Hospital Sargodha *(Question No. 5393*)* 407

ABU HAFS MUHAMMAD GHIYAS-UD-DIN, MR.
DISCUSSION On-
-PRE-BUDGET FOR THE YEAR 2017-18 483

point of order REGARDING- 737
-Demand for equalizing the salaries of Members of Punjab Assembly with the salaries of Members of other Assemblies 547

Resolution REGARDING-
-Demand for taking stern action against accused persons of blasphemy against Hazrat Muhammad (صلی اللہ علیہ وسلم)

ABDUL RAZZAQ KHAN NIAZI, NAWABZADA
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 793
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Accident of wagon on Chiniot to Faisalabad Road near Abdullah Fabrics Factory 881
-Attempt to get possession of land of WASA situated in Muhajarabad, Sodiwal Multan Road by land mafia in presence of police 836
-Ban on registration of auctioned non custom paid vehicles in Punjab 838
-Closure of main road of Toba Tek Singh via Shorkot and Peer Mahal 839
-Deprivation of many Government Primary Schools from basic facilities 738
-Disclosure of looting gentlemen in the name of Benazir Income Support Programme 837

PAGE NO.

-Disclosure of proxy of teachers in Government colleges and schools in Lahore 839
-Disclosure of wasting many buses due to lack of administration in Lahore Transport Company 739
-Heavy loss to Government due to delay in auction of old uprooted trees at roads of Gujrat 512
-Increase in unlawful slaughter houses in Lahore 618
-Looting of gentleman by fraudulent persons in Sheikhupura and Sharqpur 516
-Making of examination centre of girl students far from their residence by Board of Intermediate 840
-Non-availability of heart surgeon in Mandi Bahauddin 518
-Non-availability of medical facilities in Dental Hospital Lahore 740
-Non-availability of security guards in Housing Societies of Lahore 517
-Non-availability of senior doctors in Pad Department of Mayo Hospital Lahore 511
-Openly sale of injections of getting more milk despite ban 616
-Openly sale of narcotic syrup at medical stores of Illahabad and its surroundings 513
-Payment of less price of sugarcane to farmers by Al-Huda Sugar Mill Sangal Hill 619
-Ruination of under construction hospital in Manawala before its completion 741
-Sale of injections of getting more milk with the connivance of District Administration despite ban 618
-Sale of meat at excessive price with the connivance of district management 437
-Use of narcotics in schools and colleges 743
-Use of substandard ingredients in life saving drugs 742
-Use of substandard machinery in preparation of life saving drugs 515
-Violation of "One Dish" policy in Safdarabad Sheikhupura with the connivance of administration 620

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-
-13th March, 2017 369
-14th March, 2017 489
-15th March, 2017 571
-16th March, 2017 695
-17th March, 2017 807
-20th March, 2017 847

AHMED KHAN BHACHER. MR
DISCUSSION On- 776
-PRE-BUDGET FOR THE YEAR 2017-18

question REGARDING- 575
-Production of electricity by small turbine at Kala Bagh, Indus river Mianwali *(Question No. 7735*)*

PAGE NO.

AKHTAR ALI, BAO
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 678
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Starred Question No. 7124 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356) 606
-Starred Question No. 6261 asked by Mian Tahir MPA (PP-69) 606
-Starred Question No. 7122 asked by Mrs. Raheela Anwar, MPA (W-357) 606
-Starred Questions No. 7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 606
QUESTIONS regarding-
-Details about canteen of Shalamar Garden *(Question No. 8160*)* 857
-Details about machinery purchased for Shalamar Garden Lahore *(Question No. 8159*)* 855
AKMAL SAIF CHATTHA, MR. *(Parliamentary Secretary for Environment Protection)*

zero hour NOTICE REGARDING- 801
-Throwing industrial waste water of factories of Kasur in river Satluj
ALA-UD-DIN, SHEIKH *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*

Answers to the questions REGARDING- 710
-Gandhara Art Gallery, Taxila *(Question No. 8481*)* 712
-Industrial Estate Taxila *(Question No. 8482*)*
-Performance of employees of Technology Project of Insdustries Department *(Question No. 8516*)* 700
-Posting of Circle Registrar as District Office/District Manager (TEVTA) in district Layyah *(Question No. 1775*)* 736
-Technology Institutions in Bhera, Sargodha *(Question No. 8122*)* 730
DISCUSSION On- 464

-PRE-BUDGET FOR THE YEAR 2017-18
ALIA AFTAB, DR.
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 468
AMEER MUHAMMAD KHAN, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Adjournment Motion No. 278 of 2015 moved by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271) 608
-Adjournment Motion No. 237 of 2014 moved by Mr. Ahmad Shah Khagga, MPA (PP-229) 608
-Starred Question No. 2401 asked by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271) 608

PAGE NO.

-Starred Question No. 4437 of 2016 asked by Raja Rashid Hafeez, MPA (PP-11) 608

AMJAD ALI JAVAID, MR. *(Parliamentary Secretary for Population Welfare)*
-Leave of absence 520
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 465

ARCHAEOLOGY DEPARTMENT-
questions REGARDING-
-Details about canteen of Shalamar Garden *(Question No. 8160*)* 857
-Details about employees in Shalamar Garden Lahore *(Question No. 1641)* 870
-Details about fruit trees in Shalamar Garden Lahore *(Question No. 8147*)* 851
-Details about historical buildings in district Sargodha *(Question No. 1431)* 869
-Details about machinery purchased for Shalamar Garden Lahore *(Question No. 8159*)* 855
-Details about safety of antiques *(Question No. 8610*)* 868
-Details about Shalamar Garden Lahore *(Question No. 1647)* 871

ASHFAQ SARWAR, RAJA *(Minister for Labour & Human Resources)*
Answers to the questions REGARDING-
-Medical facility provided to registered industrial labourers *(Question No. 7691*)* 504
-Transport provided to children of labourers by Punjab Workers Welfare Board Faisalabad *(Question No. 7383*)* 502

ASHRAF ALI ANSARI, CH.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Deprivation of many Government Primary Schools from basic facilities 738
-Openly sale of injections of getting more milk despite ban 616
question REGARDING-
-Projects of electricity in the province *(Question No. 7931)* 578

ASIF MEHMOOD, MR.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Ban on registration of auctioned non custom paid vehicles in Punjab 838
-Non-availability of heart surgeon in Mandi Bahauddin 518
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 649
QUESTION regarding-
-Airport employees Cooperative Housing Society Rawalpindi *(Question No. 8383*)* 707
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 13th March, 2017 401

AYESHA GHAUS PASHA, DR. *(Minister for Finance)*

PAGE NO.

DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 796-800

B

BAHADAR KHAN MAIKAN, SARDAR
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Resolution No. 238 moved by Ch. Aamir Sultan Cheema, MPA (PP-32) 609
-Resolution No. 276 moved by Mr. Ahmed Khan Bhacher, MPA (PP-45) 609
-Starred Question No. 7166 asked by Mr. Ehsan Riaz Fatyana, MPA (PP-58) 609
-Starred Questions No. 7350 and 7862 asked by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271) 609
BILL -
-The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017 (*Considered and passed by the House*) 438-445

C

Call attention Notices REGARDING 745
433
-MURDER OF BABAR BUTT WORKER OF PAKISTAN PEOPLES PARTY IN LAHORE 744
-Murder during dacoity in Taxila Rawalpindi
-Murder of Mr. Mubashir Baig in jurisdiction of Police Station Sadar Kamonki, Gujranwala
COOPERATIVES DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Airport employees Cooperative Housing Society Rawalpindi 707
(Question No. 8383)* 735
-Cooperative Housing Society in Daska, Sialkot *(Question No. 1760*)* 732
-Cooperative Socities in Daska, Sialkot *(Question No. 8439*)* 733
-Employees of Zonal office Cooperative Bank, Sahiwal *(Question No. 1103)* 725
-Land of Punjab Liquidation Board Lahore *(Question No. 8451*)* 721
-Offices of Cooperative Department in Mianwali *(Question No. 8446*)* 715
-Offices of Punjab Provincial Cooperative Bank *(Question No. 8445*)* 731
-Payment to employees of Finance Corporations *(Question No. 8438*)*
-Payment to victims of National Industrial Cooperative Credit Corporation Daska Branch *(Question No. 1758)* 734

PAGE NO.

-Recovery of loan by Cooperatvie Department in Mianwali *(Question No. 8497*)* 732

D

DISCUSSION On-

-Pre-Budget for the year 2017-18 445, 620,751,796

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

DISCUSSION On-

-Pre-Budget for the year 2017-18 773

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Starred Questions No. 2338 and 7599 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 530

points of order REGARDING-

-Demand to refer the Question No. 8351 to Standing Committee 835

-Stay of irrelevant persons in Punjab House 514

questions REGARDING-

-Complaints against Services Hospital Lahore *(Question No. 7058*)* 408

-Details about Government Hospitals in Faisalabad and Multan *(Question No. 8353*)* 412

-Details about Orange Line Train Project Lahore *(Question No. 7964*)* 817

-Offices of Punjab Provincial Cooperative Bank *(Question No. 8445*)* 715

-Transport provided to children of labourers by Punjab Workers Welfare Board Faisalabad *(Question No. 7383*)* 502

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 16th March, 2017 794

ENERGY DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Production of electricity by small turbine at Kala Bagh, Indus river Mianwali *(Question No. 7735*)* 575

-Projects of electricity in the province *(Question No. 7931)* 578

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-Adjournment Motion No. 278 of 2015 moved by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271) 608

-Adjournment Motion No. 237 of 2014 moved by Mr. Ahmad Shah Khagga,

	PAGE NO.
MPA (PP-229)	608
-Adjournment Motions No. 1093 and 618 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)	428, 430
-Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA (Leader of Opposition) on a point of order regarding allegation of corruption irregularities in procurements of medical-surgical items	430
-Privilege Motions No. 1, 12 and 20 of 2013and 31 of 2014, 5,14,18,19 and 20 of 2015, 12,14,18, 20,25, 31, 32,33, 34,35,38,39 and 44 of 2016, 2 and 3 of 2017	605
-Resolution No. 238 moved by Ch. Aamir Sultan Cheema, MPA (PP-32)	609
-Resolution No. 276 moved by Mr. Ahmed Khan Bhacher, MPA (PP-45)	609
-Starred Question No. 3620 asked by Dr Muhammad Afzal, MPA (PP-276)	529
-Starred Question No. 2401 asked by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)	608
-Starred Question No. 7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA (PP-111)	428
-Starred Question No. 7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148)	432
-Starred Question No. 6261 asked by Mian Tahir MPA (PP-69)	606
-Starred Question No. 7169 asked by Mr.Abdul Majeed Khan Niazi, MPA (PP-262)	428
-Starred Question No. 7166 asked by Mr. Ehsan Riaz Fatyana, MPA (PP-58)	609
-Starred Question No. 3020 asked by Ms. Nighat Sheikh, MPA (W-347)	430
-Starred Question No. 4437 of 2016 asked by Raja Rashid Hafeez, MPA (PP-11)	608
-Starred Questions No. 2338 and 7599 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)	530
-Starred Questions No. 7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)	606
-Starred Questions No. 3539 and 3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik Advocate, MPA (PP-222)	428, 430
-Starred Questions No. 3158 and 4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369)	529, 428
-Starred Questions No. 7183 and 7122 asked by Mrs. Raheela Anwar, MPA (W-357)	527, 606
-Starred Questions No. 2588 and 7124 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)	428, 606
-Starred Questions No. 7350 and 7862 asked by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)	609
-Starred Questions No. 2477, 3254, 6950, 6960, 7991 and 7995	878
-The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 30 of 2016) moved by Miss Hina Pervaiz Butt, MPA (W-353)	528
-The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)	611
-The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No. 6 of 2014)	

PAGE NO.

moved by Ch Shahbaz Ahmed, PP-143 430
-Unstarred Questions No. 407, 596, 718 and 1245 878
-Zero Hour Notice No. 176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 430
-Zero Hour Notice No. 175 moved by Mr. Asif Mehmood, MPA (PP-9) 430

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

Call attention Notice REGARDING 745, 747

-MURDER OF BABAR BUTT WORKER OF PAKISTAN PEOPLES PARTY IN LAHORE 379

409

questions REGARDING- 495

-Details about Multan Institute of Kidney Centre *(Question No. 7644*)*
-Details about ventilators in Sir Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 7222*)* 593
-Hospitals of Labour Department in Lahore *(Question No. 8436*)* 725
-Institutions of Special Education Department in Lahore *(Question No. 8408*)* 700
-Land of Punjab Liquidation Board Lahore *(Question No. 8451*)*
-Performance of employees of Technology Project of Insdustries Department *(Question No. 8516*)*

FAIZA MUSHTAQ, MRS.
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 633

FARZANA BUTT, MRS.

questions REGARDING-
-Commercial land and shops of Auqaf Department in Rawalpindi *(Question No. 1717)* 872
-Land of Auqaf Department in Dera Ghazi Khan *(Question No. 1716)* 872

FARZANA NAZIR, DR.
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 674

Resolution REGARDING-
-Demand for taking stern action against accused persons of blasphemy against Hazrat Muhammad (صلی اللہ علیہ وسلم) 559

FATIMA FAREEHA, MISS.
-Leave of absence 526

PAGE NO.

FAYYAZ AHMED AWAN, MALIK
-Leave of absence 522

G

GHULAM MURTAZA, CH.
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 778
GULNAZ SHAHZADI , MRS.
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 686

h

HASEENA BEGUM, MRS.
-Leave of absence 525
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 762
HINA PERVAIZ BUTT, MISS.
DISCUSSION On-
474
-PRE-BUDGET FOR THE YEAR 2017-18

questions REGARDING- 410
-Details about facilities of medical tests in Services Hospital Lahore *(Question No. 7235*)* 382
602
-Details about senior doctors and medical officers in emergency of Sir Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 7942*)*
-Details about Special Education Centres in Lahore *(Question No. 7739*)* 833
-Details about transport on routes of Dharampura, Mughalpura and Jallo Morr Lahore *(Question No. 8368*)* 424
-Repair of different machinery in Sir Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 1231)* 425
-Repair of different machines in General Hospital Lahore *(Question No. 1232)* 426
730
-Repair of different machines in Mayo Hospital Lahore *(Question No. 1233)* 603
-Technology Institutions in Bhera, Sargodha *(Question No. 8122*)*
-Women employees in Special Education in Lahore *(Question No. 7941*)*
HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, SYED
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Privilege Motions No. 1, 12 and 20 of 2013and 31 of 2014, 5,14,18,19 and 20 of 2015, 12,14,18, 20,25, 31, 32,33, 34,35,38,39 and 44 of 2016, 2 and 3 of 2017 605

PAGE NO.

I

IJAZ KHAN, MR.
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 768
INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING- 710
-Gandhara Art Gallery, Taxila *(Question No. 8481*)* 711
-Industrial Estate Taxila *(Question No. 8482*)*
-Performance of employees of Technology Project of Insdustries Department *(Question No. 8516*)* 700
-Posting of Circle Registrar as District Office/District Manager (TEVTA) in district Layyah *(Question No. 1775*)* 735
-Technology Institutions in Bhera, Sargodha *(Question No. 8122*)* 730
INFORMATION & CULTURE DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Employees of Information and Culture Department in Sargodha division *(Question No. 8498*)* 493
-Institutions of Information and Culture Department in Sahiwal *(Question No. 1654)* 505
-Payment of pension to employees of Information and Culture Department *(Question No. 8362*)* 503
IRAM HASSAN BAJWA, MRS.
-Leave of absence 525
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 637
ISHFAQ AHMED, CHAUDHERY

question REGARDING-
-Posting of Circle Registrar as District Office/District Manager (TEVTA) in district Layyah *(Question No. 1775*)* 735

J

JAFAR ALI HOCHA, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Starred Questions No. 2477, 3254, 6950, 6960, 7991 and 7995 878
-Unstarred Questions No. 407, 596, 718 and 1245 878

PAGE NO.

K

KHADIJA UMAR, MRS.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Disclosure of looting gentlemen in the name of Benazir Income Support Programme 837
-Heavy loss to Government due to delay in auction of old uprooted trees at roads of Gujrat 512
-Ruination of under construction hospital in Manawala before its completion 741
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 782
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 540

questions REGARDING-
-Details about Orange Line Train Project Lahore *(Questions No. 7264*&1423)* 824, 834
-Employees of Zonal office Cooperative Bank, Sahiwal *(Question No. 1103)* 733

Resolution REGARDING- 541
-Demand for taking stern action against accused persons of blasphemy against Hazrat Muhammad (صلی اللہ علیہ وسلم)
KHALID GHANI CHAUDHRY, MR.
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 455
KHALID MAHMOOD WARAN, SARDAR
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 631

Khalil Tahir Sindhu, mr. ***(MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS)***

zero hour NOTICE REGARDING- 565
-Demand for giving gift of Christmas to minorities by Punjab Government in time
KHURAM SHAHZAD, MR.

Privilege motion REGARDING- 877
-IMPROPER BEHAVIOUR OF COMMISSIONER AND DCO OF FAISALABAD WITH MPA
KHURRAM JAHANGIR WATTOO, MIAN
DISCUSSION On-

PAGE NO.

769
-PRE-BUDGET FOR THE YEAR 2017-18
830
question REGARDING-
-Causes of cancellation of Mass Transit Train Project *(Question No. 3201*)*

KHOLA AMJAD, BEGUM

Resolution REGARDING- 535
-Demand for modernization of class rooms and labs of Government schools

L

LABOUR & HUMAN RESOURCES DEPARTMENT-

questions REGARDING- 495
-Hospitals of Labour Department in Lahore *(Question No. 8436*)*
-Medical facility provided to registered industrial labourers *(Question No. 7691*)* 504
-Schools of Labour Department in Mianwali *(Question No. 8447*)* 500
-Transport provided to children of labourers by Punjab Workers Welfare Board Faisalabad *(Question No. 7383*)* 502

LAL HUSSAIN, CHAUDHRY
-Leave of absence 523

LEADER OF OPPOSITION
-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

LEAVE OF ABSENCE OF-
-Amjad Ali Javaid, Mr. 520
-Fatima Fareeha, Miss. 526
-Fayyaz Ahmed Awan, Malik 522
-Haseena Begum, Mrs. 525
-Iram Hassan Bajwa, Mrs. 525
-Lal Hussain, Chaudhry 523
-Mansab Ali Khan, Rai 524
-Mazhar Abbas Ran, Malik 524
-Muhammad Ashraf, Ch. 524
-Muhammad Asif Bajwa, Advocate, Mr. 523
-Muhammad Ilyas Chinioti, Al Haj 522
-Muhammad Saqib Khurshid, Mr. 521
-Najma Afzal Khan, Dr. 526
-Najma Begum, Mrs. 526
-Nighat Intisar, Mrs. 522
-Shahabuddin Khan, Sardar 523
-Sobia Anwar Satti, Mrs. 521

PAGE NO.

-Surriya Naseem, Ms. 520
-Tahia Noon, Mrs. 521
-Zafar Iqbal, Mr. 525

LIAQAT ALI, RANA
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 760
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Adjournment Motion No. 618 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 430
-Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA (Leader of Opposition) on a point of order regarding allegation of corruption irregularities in procurements of medical-surgical items 430
-Starred Question No. 3020 asked by Ms. Nighat Sheikh, MPA (W-347) 430
-Starred Question No. 3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik Advocate, MPA (PP-222) 430
-The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmed, PP-143 430
-Zero Hour Notice No. 176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 430
-Zero Hour Notice No. 175 moved by Mr. Asif Mehmood, MPA (PP-9) 430

LUBNA FAISAL, MRS.
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 645

LUBNA REHAN, MRS.
questions REGARDING-
-Details about funds granted to Transport Department Rawalpindi *(Question No. 8359*)* 820
-Payment of pension to employees of Information and Culture Department *(Question No. 8362*)* 503

M

MADIHA RANA, MRS.
QUESTION regarding-
-Medical facility provided to registered industrial labourers *(Question No. 7691*)* 504

MANSAB ALI KHAN, RAI
-Leave of absence 524

MAZHAR ABBAS RAN, MALIK
-Leave of absence 524

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*
DISCUSSION On-
-PRE-BUDGET FOR THE YEAR 2017-18 463, 653

PAGE NO.

Resolution REGARDING- 548
-Demand for taking stern action against accused persons of blasphemy against Hazrat Muhammad (صلی اللہ علیہ وسلم)
MEHWISH SULTANA, MS. *(Parliamentary Secretary for Higher Education)*
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 765
MINISTER FOR ARCHAEOLOGY
-See under Muhammad Asif Malik, Mr.
MINISTER FOR COOPERATIVES
-See under Muhammad Iqbal Channer, Malik
MINISTER FOR EXCISE & TAXATION ADDITIONAL CHARGE OF INFORMATION & CULTURE
-See under Mujtuba Shuja-ur-Rehman, Mian
MINISTER FOR FINANCE
-SEE UNDER AYESHA GHAUS PASHA,DR.
Minister for Human Rights & Minorities Affairs
-SEE UNDER KHALIL TAHIR SINDHU, MR.
MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT
-SEE UNDER ALA-UD-DIN, SHEIKH
MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCES
-See under Ashfaq Sarwar, Raja
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Sana Ullah Khan, Rana
MINISTER FOR MINES & MINERALS ADDITIONAL CHARGE OF ENERGY & TRANSPORT
-See under Sher Ali Khan, Mr.
MINISTER FOR RELIGIOUS AFFAIRS & AUQAF
-See under Zaeem Hussian Qadri, Syed
MINISTER FOR SPECIAL EDUCATION
-See under Muhammad Shafique, Ch.
MINISTER FOR SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION
-See under Salman Rafiq, Khawaja
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 540
MUHAMMAD AFZAL, DR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Non-availability of senior doctors in Pad Department of Mayo Hospital Lahore 511

PAGE NO.

MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 428
-Starred Question No. 2588 asked by Dr Nausheen Hamid, W-356 428
-Starred Question No. 7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA (PP-111) 428
-Starred Question No. 7169 asked by Mr.Abdul Majeed Khan Niazi, MPA (PP-262) 428
-Starred Question No. 3539 asked by Mr Muhammad Arshad Malik Advocate, MPA (PP-222) 428
-Starred Question No. 4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369) 428

MUHAMMAD ANEES QURESHI, MR.
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 647
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Starred Question No. 7183 asked by Mrs. Raheela Anwar, MPA (W-357) 527

MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 634

Resolution REGARDING-
-Demand for taking stern action against accused persons of blasphemy against Hazrat Muhammad (صلی اللہ علیہ وسلم) 557

MUHAMMAD ARSHAD, RANA *(Special Assistant to C.M)*
DISCUSSION On-
-PRE-BUDGET FOR THE YEAR 2017-18 759

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.
DISCUSSION On-
-PRE-BUDGET FOR THE YEAR 2017-18 477

questions REGARDING- 865
-Adjacent agricultural land of Darbar Peer Abdul Wahab Bukhari Sahiwal *(Question No. 8217*)* 867
-Details about leasing of state land in Sahiwal *(Question No. 8453*)* 399
-Details about Medical College Sahiwal *(Question No. 3729*)* 396
-Details about Shaikh Zayed bin Al-Nayan Medical college Multan *(Question No. 3725*)* 505
-Institutions of Information and Culture Department in Sahiwal *(Question No. 1654)* 566

PAGE NO.

zero hour NOTICE REGARDING-
-Demand for grant of pension to retired employees of District Councils
MUHAMMAD ASHRAF, CH.
-Leave of absence 524
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Starred Question No. 7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148) 432
MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.
-Leave of absence 523
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 485
QUESTIONS regarding-
-Cooperative Housing Society in Daska, Sialkot *(Question No. 1760*)* 735
-Cooperative Socities in Daska, Sialkot *(Question No. 8439*)* 732
-Payment to employees of Finance Corporations *(Question No. 8438*)* 731
-Payment to victims of National Industrial Cooperative Credit Corporation Daska Branch *(Question No. 1758)* 734
MUHAMMAD ASIF MALIK, MR. *(Minister for Archaeology)*

Answers to the questions REGARDING- 857
-Details about canteen of Shalamar Garden *(Question No. 8160*)* 870
-Details about employees in Shalamar Garden Lahore *(Question No. 1641)* 851
-Details about fruit trees in Shalamar Garden Lahore *(Question No. 8147*)* 869
-Details about historical buildings in district Sargodha *(Question No. 1431)*
-Details about machinery purchased for Shalamar Garden Lahore *(Question No. 8159*)* 855
-Details about safety of antiques *(Question No. 8610*)* 869
-Details about Shalamar Garden Lahore *(Question No. 1647)* 871
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 623, 639
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Starred Question No. 3620 asked by Dr Muhammad Afzal, MPA (PP-276) 529
-Starred Question No. 3158 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369) 529

question REGARDING- 811
-DETAILS ABOUT TICKETS STAFF AND SUBSIDY OF METRO BUS, LAHORE *(QUESTION NO. 7950*)* 552

PAGE NO.

Resolution REGARDING-

-Demand for taking stern action against accused persons of blasphemy against Hazrat Muhammad (صلی اللہ علیہ وسلم)

MUHAMMAD HASSAAN RIAZ, MR. *(Parliamentary Secretary for Specialized Healthcare & Medical Education)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about Medical College Sahiwal *(Question No. 3729*)* 400

-Details about Multan Institute of Kidney Centre *(Question No. 7644*)* 379

-Details about senior doctors and medical officers in emergency of Sir Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 7942*)* 383

-Details about Shaikh Zayed bin Al-Nayan Medical college Multan *(Question No. 3725*)* 396

-Details about staff in Government Nawaz Sharif Hospital Sheranwala Gate Lahore *(Question No. 7639*)* 374

-Number of staff in DHQ Hospital Gujrat *(Question No. 8280*)* 389

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

-Leave of absence 522

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Accident of wagon on Chiniot to Faisalabad Road near Abdullah Fabrics Factory 881

Resolution REGARDING-

-Demand for taking stern action against accused persons of blasphemy against Hazrat Muhammad (صلی اللہ علیہ وسلم) 544

MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY

Resolution REGARDING-

-Demand for taking stern action against accused persons of blasphemy against Hazrat Muhammad (صلی اللہ علیہ وسلم) 556

MUHAMMAD IQBAL CHANNER, MALIK *(Minister for Cooperatives)*

Answers to the questions REGARDING-

-Cooperative Socities in Daska, Sialkot *(Question No. 8439*)* 733

-Cooperative Housing Society in Daska, Sialkot *(Question No. 1760*)* 735

-Employees of Zonal office Cooperative Bank, Sahiwal *(Question No. 1103)* 734

-Payment to employees of Finance Corporations *(Question No. 8438*)* 731

-Payment to victims of National Industrial Cooperative Credit Corporation Daska Branch *(Question No. 1758)* 735

-Recovery of loan by Cooperatvie Department in Mianwali *(Question No. 8497*)* 733

PAGE NO.

MUHAMMAD JAVED IQBAL AWAN, MALIK
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 467
MUHAMMAD KAZIM ALI PIRZADA, MIAN
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 780

zero hour NOTICE REGARDING- 801
-Throwing industrial waste water of factories of Kasur in river Satluj
MUHAMMAD MAHFOOZ MASHAHDI, SAYED

Privilege motion REGARDING-
-Improper behaviour of Deputy Commissioner Mandi Bahauddin with MPA 436
MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 447
MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN, MR. *(Parliamentary Seceretary for Transport)*
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Disclosure of wasting many buses due to lack of administration in Lahore Transport Company 739
MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Closure of main road of Toba Tek Singh via Shorkot and Peer Mahal 839
DISCUSSION On-
-PRE-BUDGET FOR THE YEAR 2017-18 449, 691

Resolution REGARDING- 555
-Demand for taking stern action **against** accused persons of blasphemy against Hazrat Muhammad (صلی اللہ علیہ وسلم)
MUHAMMAD SAQIB KHURSHID, MR.
-Leave of absence 521
MUHAMMAD SAQLAIN ANWAR SIPRA, MR. *(ParliamentarySecretary for Religious Affairs & Auqaf)*

Answer to the question REGARDING-
-Details about shrines in supervision of Auqaf Department in Lahore *(Question No. 8585*)* 860
MUHAMMAD SHAFIQUE, CH. *(Minister for Special Education)*

Answers to the questions REGARDING- 602

PAGE NO.

-Details about Special Education Centres in Lahore *(Question No. 7739*)*
-Institutions of Special Education Department in Faisalabad 599
(Question No. 8450)*
-Institutions of Special Education Department in Gujranwala 588
(Question No. 8403)*
-Institutions of Special Education Department in Lahore 594
(Question No. 8408)* 604
-Women employees in Special Education in Lahore *(Question No. 7941*)*

MUHAMMAD SHOAIB SIDDIQUI, MR.
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 624
QUESTION regarding-
-Details about Urban Transport Lahore *(Question No. 7587*)* 831

MUHAMMAD WARIS KALLU, MALIK
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Use of narcotics in schools and colleges 743

zero hour NOTICE REGARDING-
-Allotment of plots to undeserving persons in Satellite Town No.3 Quaidabad Khushab 803

MUHAMMAD WASEEM, KHAWAJA *(Parliamentary Secretary for Cooperatives)*

Answers to the questions REGARDING-
-Airport employees Cooperative Housing Society Rawalpindi 707
(Question No. 8383)* 725
-Land of Punjab Liquidation Board Lahore *(Question No. 8451*)* 722
-Offices of Cooperative Department in Mianwali *(Question No. 8446*)* 715
-Offices of Punjab Provincial Cooperative Bank *(Question No. 8445*)*

MUJTUBA SHUJA-UR-REHMAN, MIAN *(Minister for Excise & Taxation Additional Charge of Information & Culture)*

Answers to the questions REGARDING-
-Employees of Information and Culture Department in Sargodha division 494
(Question No. 8498)*
-Institutions of Information and Culture Department in Sahiwal 505
(Question No. 1654)
-Payment of pension to employees of Information and Culture Department 504
(Question No. 8362)*

536

Resolution REGARDING-
-Demand for modernization of class rooms and labs of Government schools

MUKHTAR AHMED BHARATH, MALIK, DR.

PAGE NO.

Resolution REGARDING- 537
-Demand for construction of bridge over river Jhelum at Chak Nazam
MUNAWAR HUSSAIN, RANA ALIAS MUNAWAR GHOUS KHAN, RANA
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 687
MURAD RAAS, DR.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Sale of injections of getting more milk with the connivance of District Administration despite ban 618
-Use of substandard ingredients in life saving drugs 742
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 787
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 17th March, 2017 843

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-13th March, 2017 372
-14th March, 2017 492
-15th March, 2017 574
-16th March, 2017 698
-17th March, 2017 810
-20th March, 2017 850
NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 751
NABIRA INDLEEB, MRS.
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 473
NAJMA AFZAL KHAN, DR.
-Leave of absence 526
DISCUSSION On-
471
-PRE-BUDGET FOR THE YEAR 2017-18
Resolution REGARDING- 538
-Demand for including the women protection laws in syllabus of schools and collegs
NAJMA BEGUM, MRS.

PAGE NO.

-Leave of absence 526

NASEER AHMAD, MIAN.

question REGARDING- 868

-Details about safety of antiques *(Question No. 8610*)*

NAUSHEEN HAMID, DR.

questions REGARDING- 870

-Details about employees in Shalamar Garden Lahore *(Question No. 1641)* 851

-Details about fruit trees in Shalamar Garden Lahore *(Question No. 8147*)*

NAVEED ALI, MIAN *(Parliamentary Secretary for Labour & Human Resources)*

Answers to the questions REGARDING- 496

-Hospitals of Labour Department in Lahore *(Question No. 8436*)* 500

-Schools of Labour Department in Mianwali *(Question No. 8447*)*

NAZAR HUSSAIN, MR. *(Parliamentary Secretary forLaw & Parliamentary Affairs)*

Privilege motion REGARDING-

-Improper behaviour of Deputy Commissioner Mandi Bahauddin with MPA 436

NIGHAT INTISAR, MRS.

-Leave of absence 522

question REGARDING- 871

-Details about Shalamar Garden Lahore *(Question No. 1647)*

NIGHAT SHEIKH, MS.

DISCUSSION On- 445

-PRE-BUDGET FOR THE YEAR 2017-18 417

questions REGARDING- 418

-Details about doctors/nurses going abroad *(Question No. 521)* 859

-Details about nursery established on the land of Allama Iqbal Medical College Lahore *(Question No. 522)* 419

-Details about shrines in supervision of Auqaf Department in Lahore *(Question No. 8585*)* 421

-Hepatitis patients admitted in General Hospital Lahore in 2014 *(Question No. 641)* 420

-Hepatitis patients admitted in Services Hospital Lahore in 2014 *(Question No. 643)*

-Hepatitis patients admitted in Sir Ganga Ram Hospital Lahore in 2014 *(Question No. 642)*

PAGE

NO.

NOTIFICATION of-
-Prorogation of 27th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 6th March, 2017 **884**

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COOPERATIVES
-See under Muhammad Waseem, Khawaja

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR ENVIRONMENT PROTECTION
-See under Akmal Saif Chattha, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HIGHER EDUCATION
-See under Mehwish Sultana, Ms.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HOUSING & URBAN DEVELOPMENT AND PUBLIC HEALTH ENGINEERING
-See under Sajjad Haider Gujjar, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LABOUR & HUMAN RESOURCES
-See under Naveed Ali, Mian

PARLIAMENTARY SECRETARY FORLAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Nazar Hussain, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
-See under Ramzan Siddique Bhatti, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR POPULATION WELFARE
-See under Amjad Ali Javaid, Mr.

PARLIAMENTARYSECRETARYFOR RELIGIOUS AFFAIRS & AUQAF
-See under Muhammad Saqlain Anwar Sipra, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION

-SEE UNDER MUHAMMAD HASSAAN RIAZ, MR.

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR TRANSPORT
-See under Muhammad Nawaz Chohan, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR WOMEN DEVELOPMENT

-SEE UNDER SHAHEEN ASHFAQ, MS.

PAGE NO.

points of order REGARDING-

-Demand for equalizing the salaries of Members of Punjab Assembly with the salaries of Members of other Assemblies 737
-Demand for holding meeting of standing committee on Housing & Physical Planning instead of getting extension in period for submission of reports 613
-Demand to refer the Question No. 8351 to Standing Committee 835
-Stay of irrelevant persons in Punjab House 514

Privilege motions REGARDING-

-IMPROPER BEHAVIOUR OF COMMISSIONER AND DCO OF FAISALABAD WITH MPA 877

-IMPROPER BEHAVIOUR OF DEPUTY COMMISSIONER MANDI BAHAUDDIN WITH MPA 436

Prorogation-

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 27TH SESSION OF 16TH PROVINCIAL ASSEMBLY of the Punjab commenced on 6th March, 2017 884

Q

questions REGARDING-

ARCHAEOLOGY DEPARTMENT-
-Details about canteen of Shalamar Garden *(Question No. 8160*)* 857
-Details about employees in Shalamar Garden Lahore *(Question No. 1641)* 870
-Details about fruit trees in Shalamar Garden Lahore *(Question No. 8147*)* 851
-Details about historical buildings in district Sargodha *(Question No. 1431)* 869
-Details about machinery purchased for Shalamar Garden Lahore *(Question No. 8159*)* 855
-Details about safety of antiques *(Question No. 8610*)* 868
-Details about Shalamar Garden Lahore *(Question No. 1647)* 871

COOPERATIVES DEPARTMENT-
-Airport employees Cooperative Housing Society Rawalpindi *(Question No. 8383*)* 707
-Cooperative Housing Society in Daska, Sialkot *(Question No. 1760*)* 735
-Cooperative Socities in Daska, Sialkot *(Question No. 8439*)* 732
-Employees of Zonal office Cooperative Bank, Sahiwal *(Question No. 1103)* 733
-Land of Punjab Liquidation Board Lahore *(Question No. 8451*)* 725
-Offices of Cooperative Department in Mianwali *(Question No. 8446*)* 721
715

PAGE NO.

-Offices of Punjab Provincial Cooperative Bank *(Question No. 8445*)* 731
-Payment to employees of Finance Corporations *(Question No. 8438*)*
-Payment to victims of National Industrial Cooperative Credit 734
Corporation Daska Branch *(Question No. 1758)* 732
-Recovery of loan by Cooperatvie Department in Mianwali *(Question No. 8497*)*

ENERGY DEPARTMENT-
-Production of electricity by small turbine at Kala Bagh, Indus 575
river Mianwali *(Question No. 7735*)* 578
-Projects of electricity in the province *(Question No. 7931)*

INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT- 710
-Gandhara Art Gallery, Taxila *(Question No. 8481*)* 711
-Industrial Estate Taxila *(Question No. 8482*)*
-Performance of employees of Technology Project of Insdustries 700
Department *(Question No. 8516*)*
-Posting of Circle Registrar as District Office/District Manager 735
(TEVTA) in district Layyah *(Question No. 1775*)* 730
-Technology Institutions in Bhera, Sargodha *(Question No. 8122*)*

INFORMATION & CULTURE DEPARTMENT-
-Employees of Information and Culture Department in Sargodha division 493
(Question No. 8498)*
-Institutions of Information and Culture Department in Sahiwal 505
(Question No. 1654)
-Payment of pension to employees of Information and Culture Department 503
(Question No. 8362)*

LABOUR & HUMAN RESOURCES DEPARTMENT- 495
-Hospitals of Labour Department in Lahore *(Question No. 8436*)*
-Medical facility provided to registered industrial labourers 504
(Question No. 7691)* 500
-Schools of Labour Department in Mianwali *(Question No. 8447*)*
-Transport provided to children of labourers by Punjab Workers 502
Welfare Board Faisalabad *(Question No. 7383*)*

RELIGIOUS AFFAIRS & AUQAF DEPARTMENT-
-Adjacent agricultural land of Darbar Peer Abdul Wahab Bukhari 865
Sahiwal *(Question No. 8217*)*
-Commercial land and shops of Auqaf Department in Rawalpindi 872
(Question No. 1717) 867
-Details about leasing of state land in Sahiwal *(Question No. 8453*)*
-Details about shrines in supervision of Auqaf Department in Lahore 859
(Question No. 8585)*
-Income and expenditures of Masjid Al-Sadiq Bahawalpur 866
(Question No. 8289)* 872
-Land of Auqaf Department in Dera Ghazi Khan *(Question No. 1716)*

SPECIAL EDUCATION DEPARTMENT- 602
-Details about Special Education Centres in Lahore *(Question No. 7739*)*
-Institutions of Special Education Department in Faisalabad 599

PAGE NO.

(Question No. 8450)*
-Institutions of Special Education Department in Gujranwala 588
(Question No. 8403)*
-Institutions of Special Education Department in Lahore 593
(Question No. 8408)* 603
-Women employees in Special Education in Lahore *(Question No. 7941*)*
SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT- 408
-Complaints against Services Hospital Lahore *(Question No. 7058*)* 411
-Details about DHQ Hospital Sargodha *(Question No. 7755*)* 417
-Details about doctors/nurses going abroad *(Question No. 521)*
-Details about facilities of medical tests in Services Hospital Lahore 410
(Question No. 7235)*
-Details about Government Hospitals in Faisalabad and Multan 412
(Question No. 8353)* 399
-Details about Medical College Sahiwal *(Question No. 3729*)* 379
-Details about Multan Institute of Kidney Centre *(Question No. 7644*)*
-Details about new building and machinery in DHQ Hospital Sargodha 407
(Question No. 5393)*
-Details about nursery established on the land of Allama Iqbal 418
Medical College Lahore *(Question No. 522)*
-Details about senior doctors and medical officers in emergency of 382
Sir Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 7942*)*
-Details about Shaikh Zayed bin Al-Nayan Medical college Multan 396
(Question No. 3725)*
-Details about staff in Government Nawaz Sharif Hospital Sheranwala 373
Gate Lahore *(Question No. 7639*)*
-Details about ventilators in Sir Ganga Ram Hospital Lahore 409
(Question No. 7222)* 423
-Details about Aziz Bhatti Shaheed Hospital Gujrat *(Question No. 749)*
-Funds allocated for procurement of medicines in Government 414
Hospitals *(Question No. 284)*
-Hepatitis patients admitted in General Hospital Lahore in 2014 419
(Question No. 641)
-Hepatitis patients admitted in Services Hospital Lahore in 2014 421
(Question No. 643)
-Hepatitis patients admitted in Sir Ganga Ram Hospital Lahore 420
in 2014 *(Question No. 642)* 388
-Number of staff in DHQ Hospital Gujrat *(Question No. 8280*)*
-Repair of different machinery in Sir Ganga Ram Hospital Lahore 424
(Question No. 1231) 425
-Repair of different machines in General Hospital Lahore *(Question No. 1232)*
-Repair of different machines in Mayo Hospital Lahore 426
(Question No. 1233) 422
-Sanctioned posts in DHQ Hospital Gujrat *(Question No. 746)*

PAGE NO.

TRANSPORT DEPARTMENT- 830
-Causes of cancellation of Mass Transit Train Project *(Question No. 3201*)* 814
-Details about checking public transport in Punjab *(Question No. 7884*)*
-Details about funds granted to Transport Department Rawalpindi *(Question No. 8359*)* 820
-Details about Lahore to Narang route of Lahore Tranport Company *(Question No. 1768)* 835
-Details about Orange Line Train Project Lahore *(Questions No. 7964*& 7264*&1423)* 817, 824,834
-Details about tickets staff and subsidy of Metro Bus, Lahore *(Question No. 7950*)* 811
-Details about transport on routes of Dharampura, Mughalpura and Jallo Morr Lahore *(Question No. 8368*)* 833
831
-Details about Urban Transport Lahore *(Question No. 7587*)*

QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-13th March, 2017 401
-16th March, 2017 794
-17th March, 2017 843
-20th March, 2017 884

R

RAFAQAT HUSSAIN GUJJAR, ADVOCATE, CH
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 771

RAHEELA ANWAR, MRS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Making of examination centre of girl students far from their residence by Board of Intermediate 840
DISCUSSION On-
789
-PRE-BUDGET FOR THE YEAR 2017-18

RAHEELA KHADIM HUSSAIN, MRS.
question REGARDING-
-Details about staff in Government Nawaz Sharif Hospital Sheranwala Gate Lahore *(Question No. 7639*)* 373

RAHEELA YAHYA MUNAWAR, MRS.
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 652

RAMZAN SIDDIQUE BHATTI, MR. *(Parliamentary Secretary for Local Government & Community Development)*

PAGE NO.

ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Sale of meat at excessive price with the connivance of district management 437

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -
-13th March, 2017 371
-14th March, 2017 491
-15th March, 2017 573
-16th March, 2017 697
-17th March, 2017 809
-20th March, 2017 849

RELIGIOUS AFFAIRS & AUQAF DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Adjacent agricultural land of Darbar Peer Abdul Wahab Bukhari Sahiwal *(Question No. 8217*)* 865
-Commercial land and shops of Auqaf Department in Rawalpindi *(Question No. 1717)* 872
-Details about leasing of state land in Sahiwal *(Question No. 8453*)* 867
-Details about shrines in supervision of Auqaf Department in Lahore *(Question No. 8585*)* 859
-Income and expenditures of Masjid Al-Sadiq Bahawalpur *(Question No. 8289*)* 866

-LAND OF AUQAF DEPARTMENT IN DERA GHAZI KHAN (QUESTION NO. 1716) 872

Resolutions REGARDING-
-Demand for construction of bridge over river Jhelum at Chak Nazam 537
-Demand for establishment of Industrial Zone in Bahawalpur 534
-Demand for including the women protection laws in syllabus of schools and collegs 538
-Demand for modernization of class rooms and labs of Government schools 535
-Demand for taking stern action against accused persons of blasphemy against Hazrat Muhammad (ﷺ) 541

RUKHSANA KOKAB, MS.
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 637

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Disclosure of proxy of teachers in Government colleges and

PAGE NO.

schools in Lahore 839
-Increase in unlawful slaughter houses in Lahore 618
-Non-availability of medical facilities in Dental Hospital Lahore 740
-Use of substandard machinery in preparation of life saving drugs 515

DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 763

QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 20th March, 2017 884

SAJJAD HAIDER GUJJAR, MR. *(Parliamentary Secretary for Housing & Urban Development and Public Health Engineering)*

ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Attempt to get possession of land of WASA situated in Muhajarabad, Sodiwal Multan Road by land mafia in presence of police 836

SALAH-UD-DIN KHAN, DR.

questions REGARDING-
-Employees of Information and Culture Department in Sargodha division *(Question No. 8498*)* 493
-Institutions of Special Education Department in Faisalabad *(Question No. 8450*)* 599
-Offices of Cooperative Department in Mianwali *(Question No. 8446*)* 721
-Recovery of loan by Cooperatvie Department in Mianwali *(Question No. 8497*)* 732
-Schools of Labour Department in Mianwali *(Question No. 8447*)* 500

SALMAN RAFIQ, KHAWAJA *(Minister for Specialized Healthcare & Medical Education)*

Answers to the questions REGARDING-
-Complaints against Services Hospital Lahore *(Question No. 7058*)* 409
-Details about DHQ Hospital Sargodha *(Question No. 7755*)* 411
-Details about doctors/nurses going abroad *(Question No. 521)* 418
-Details about facilities of medical tests in Services Hospital Lahore *(Question No. 7235*)* 410
-Details about Government Hospitals in Faisalabad and Multan *(Question No. 8353*)* 413
-Details about new building and machinery in DHQ Hospital Sargodha *(Question No. 5393*)* 407
-Details about nursery established on the land of Allama Iqbal Medical College Lahore *(Question No. 522)* 418
-Details about ventilators in Sir Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 7222*)* 410
-Details about Aziz Bhatti Shaheed Hospital Gujrat *(Question No. 749)* 424
-Funds allocated for procurement of medicines in Government Hospitals *(Question No. 284)* 414

PAGE NO.

-Hepatitis patients admitted in General Hospital Lahore in 2014 *(Question No. 641)* 420
-Hepatitis patients admitted in Services Hospital Lahore in 2014 *(Question No. 643)* 421
-Hepatitis patients admitted in Sir Ganga Ram Hospital Lahore in 2014 *(Question No. 642)* 420
-Repair of different machinery in Sir Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 1231)* 425
-Repair of different machines in General Hospital Lahore *(Question No. 1232)* 426
427
-Repair of different machines in Mayo Hospital Lahore *(Question No. 1233)* 422
-Sanctioned posts in DHQ Hospital Gujrat *(Question No. 746)*

SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*
BILL *(Discussed upon)*-

-THE PUNJAB PRIVATE EDUCATIONAL INSTITUTIONS (PROMOTION AND REGULATION) (AMENDMENT) BILL 2017 438
434
746

Call attention Notices REGARDING
745

-MURDER DURING DACOITY IN TAXILA RAWALPINDI

-MURDER OF BABAR BUTT WORKER OF PAKISTAN PEOPLES PARTY IN LAHORE 436

-MURDER OF MR. MUBASHIR BAIG IN JURISDICTION OF POLICE STATION SADAR KAMONKI, GUJRANWALA 549

Privilege motion REGARDING-

-IMPROPER BEHAVIOUR OF DEPUTY COMMISSIONER MANDI BAHAUDDIN WITH MPA

Resolution REGARDING-

-Demand for taking stern action against accused persons of blasphemy against Hazrat Muhammad (صلی اللہ علیہ وسلم)

SHABEENA ZIKRIA BUTT, MRS.
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 458

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR
-Leave of absence 523

PAGE NO.

SHAHEEN ASHFAQ, MS. *(Parliamentary Secretary for Women Development)*
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 676
SHAHZAD MUNSHI, MR.
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 753
SHER ALI KHAN, MR. *(Minister for Mines & Minerals Additional Charge of Energy & Transport)*

Answers to the questions REGARDING- 831
-Causes of cancellation of Mass Transit Train Project *(Question No. 3201*)* 814
-Details about checking public transport in Punjab *(Question No. 7884*)*
-Details about funds granted to Transport Department Rawalpindi *(Question No. 8359*)* 821
-Details about Lahore to Narang route of Lahore Tranport Company *(Question No. 1768)* 835
-Details about Orange Line Train Project Lahore *(Questions No. 7964*& 7264*&1423)* 818, 824,834
-Details about transport on routes of Dharampura, Mughalpura and Jallo Morr Lahore *(Question No. 8368*)* 834
-Details about tickets staff and subsidy of Metro Bus, Lahore *(Question No. 7950*)* 812
-Details about Urban Transport Lahore *(Question No. 7587*)* 832
-Production of electricity by small turbine at Kala Bagh, Indus river Mianwali *(Question No. 7735*)* 575
-Projects of electricity in the province *(Question No. 7931)* 579
SHUNILA RUTH, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Non-availability of security guards in Housing Societies of Lahore 517
DISCUSSION On-
-PRE-BUDGET FOR THE YEAR 2017-18 792

zero hour NOTICE REGARDING- 564
-Demand for giving gift of Christmas to minorities by Punjab Government in time
SOBIA ANWAR SATTI, MRS.
-Leave of absence 521
SPECIAL EDUCATION DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Details about Special Education Centres in Lahore *(Question No. 7739*)* 602
-Institutions of Special Education Department in Faisalabad *(Question No. 8450*)* 599
-Institutions of Special Education Department in Gujranwala *(Question No. 8403*)* 588
-Institutions of Special Education Department in Lahore

PAGE NO.

(Question No. 8408)* 593
-Women employees in Special Education in Lahore *(Question No. 7941*)* 603

SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Complaints against Services Hospital Lahore *(Question No. 7058*)* 408
-Details about DHQ Hospital Sargodha *(Question No. 7755*)* 411
-Details about doctors/nurses going abroad *(Question No. 521)* 417
-Details about facilities of medical tests in Services Hospital Lahore *(Question No. 7235*)* 410
-Details about Government Hospitals in Faisalabad and Multan *(Question No. 8353*)* 412
-Details about Medical College Sahiwal *(Question No. 3729*)* 399
-Details about Multan Institute of Kidney Centre *(Question No. 7644*)* 379
-Details about new building and machinery in DHQ Hospital Sargodha *(Question No. 5393*)* 407
-Details about nursery established on the land of Allama Iqbal Medical College Lahore *(Question No. 522)* 418
-Details about senior doctors and medical officers in emergency of Sir Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 7942*)* 382
-Details about Shaikh Zayed bin Al-Nayan Medical college Multan *(Question No. 3725*)* 396
-Details about staff in Government Nawaz Sharif Hospital Sheranwala Gate Lahore *(Question No. 7639*)* 373
-Details about ventilators in Sir Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 7222*)* 409
-Details about Aziz Bhatti Shaheed Hospital Gujrat *(Question No. 749)* 423
-Funds allocated for procurement of medicines in Government Hospitals *(Question No. 284)* 414
-Hepatitis patients admitted in General Hospital Lahore in 2014 *(Question No. 641)* 419
-Hepatitis patients admitted in Services Hospital Lahore in 2014 *(Question No. 643)* 421
-Hepatitis patients admitted in Sir Ganga Ram Hospital Lahore in 2014 *(Question No. 642)* 420
-Number of staff in DHQ Hospital Gujrat *(Question No. 8280*)* 388
-Repair of different machinery in Sir Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 1231)* 424

-Repair of different machines in General Hospital Lahore *(Question No. 1232)* 425
-Repair of different machines in Mayo Hospital Lahore *(Question No. 1233)* 426
-Sanctioned posts in DHQ Hospital Gujrat *(Question No. 746)*

PAGE NO.

422

SURRIYA NASEEM, MS.
-Leave of absence 520

T

TAHIA NOON, MRS.
-Leave of absence 521
TAMKEEN AKHTAR NIAZI, MRS.
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 644
TARIQ MEHMOOD, MIAN

Call attention Notice REGARDING
744

-MURDER OF MR. MUBASHIR BAIG IN JURISDICTION OF POLICE STATION SADAR KAMONKI, GUJRANWALA 423

588

questions REGARDING- 388
-Details about Aziz Bhatti Shaheed Hospital Gujrat *(Question No. 749)* 422
-Institutions of Special Education Department in Gujranwala *(Question No. 8403*)*
563

-NUMBER OF STAFF IN DHQ HOSPITAL GUJRAT *(QUESTION NO. 8280*)*
-Sanctioned posts in DHQ Hospital Gujrat *(Question No. 746)*

zero hour NOTICE REGARDING-
-Abundance of encroachments at Maj (Retd) Jamil Shaheed Road Daroghawala, Lahore
TARIQ MEHMOOD BAJWA, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Payment of less price of sugarcane to farmers by Al-Huda Sugar Mill Sangal Hill 619
TARIQ SUBHANI, CH.
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 481
TRANSPORT DEPARTMENT-

questions REGARDING- 830
-Causes of cancellation of Mass Transit Train Project *(Question No. 3201*)* 814

PAGE NO.

-Details about checking public transport in Punjab *(Question No. 7884*)*
-Details about funds granted to Transport Department Rawalpindi *(Question No. 8359*)* 820
-Details about Lahore to Narang route of Lahore Tranport Company *(Question No. 1768)* 835
-Details about Orange Line Train Project Lahore *(Questions No. 7964*& 7264*&1423)* 817, 824,834

-Details about tickets staff and subsidy of Metro Bus, Lahore *(Question No. 7950*)* 811
-Details about transport on routes of Dharampura, Mughalpura and Jallo Morr Lahore *(Question No. 8368*)* 833
-Details about Urban Transport Lahore *(Question No. 7587*)* 831

U

UMAR FAROOQ, HAJI, MALIK

Call attention Notice REGARDING 433

-MURDER DURING DACOITY IN TAXILA RAWALPINDI 460

DISCUSSION On- 710

-PRE-BUDGET FOR THE YEAR 2017-18 711

questions REGARDING-
-Gandhara Art Gallery, Taxila *(Question No. 8481*)* 553
-Industrial Estate Taxila *(Question No. 8482*)*

Resolution REGARDING-
-Demand for taking stern action against accused persons of blasphemy against Hazrat Muhammad (صلی اللہ علیہ وسلم)

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Looting of gentleman by fraudulent persons in Sheikhupura and Sharqpur 516
DISCUSSION On- 755

-PRE-BUDGET FOR THE YEAR 2017-18

Resolution REGARDING- 558
-Demand for taking stern action against accused persons of blasphemy

PAGE NO.

against Hazrat Muhammad (صلی اللہ علیہ وسلم)

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED
DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 681

point of order REGARDING-
-Demand for holding meeting of standing committee on Housing & Physical Planning instead of getting extension in period for submission of reports 613

questions REGARDING-
-Details about checking public transport in Punjab *(Question No. 7884*)* 814
-Details about Lahore to Narang route of Lahore Tranport Company *(Question No. 1768)* 835
-Funds allocated for procurement of medicines in Government Hospitals *(Question No. 284)* 414
-Income and expenditures of Masjid Al-Sadiq Bahawalpur *(Question No. 8289*)* 866

Resolutions REGARDING-
-DEMAND FOR ESTABLISHMENT OF INDUSTRIAL ZONE IN BAHAWALPUR 534
-Demand for taking stern action against accused persons of blasphemy against Hazrat Muhammad (صلی اللہ علیہ وسلم) 544

Z

ZAEEM HUSSIAN QADRI, SYED *(Minister for Religious Affairs & Auqaf)*

Answers to the questions REGARDING-
-Adjacent agricultural land of Darbar Peer Abdul Wahab Bukhari Sahiwal *(Question No. 8217*)* 865
-Commercial land and shops of Auqaf Department in Rawalpindi *(Question No. 1717)* 873
-Details about leasing of state land in Sahiwal *(Question No. 8453*)* 867
-Income and expenditures of Masjid Al-Sadiq Bahawalpur *(Question No. 8289*)* 866
-Land of Auqaf Department in Dera Ghazi Khan *(Question No. 1716)* 872

ZAFAR IQBAL, MR.
-Leave of absence 525

ZEB-UN-NISA AWAN, MRS.

PAGE NO.

DISCUSSION On-
-Pre-Budget for the year 2017-18 775

zero hour NOTICES REGARDING-
-Abundance of encroachments at Maj (Retd) Jamil Shaheed Road Daroghawala, Lahore 563
-Allotment of plots to undeserving persons in Satellite Town No.3 Quaidabad Khushab 803
-Demand for giving gift of Christmas to minorities by Punjab Government in time 564
566
-Demand for grant of pension to retired employees of District Councils 801
-Throwing industrial waste water of factories of Kasur in river Satluj

ZULFIQAR GHORI, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356) 611

ZULIFQAR ALI KHAN, MR.
DISCUSSION On-
-PRE-BUDGET FOR THE YEAR 2017-18 453